حصن حصین

(اردو)

[illegible]

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بعد حمد وصلوۃ کے احقر زمن محمد [illegible] صدیقی نانوتوی عفی اللہ عنہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ [illegible] عرض کرتا ہے کہ عرصہ [illegible] برس کا ہوا کہ جناب مولانا نواب محمد قطب الدین خان صاحب مغفور دہلوی نے ترجمہ کتاب حصن حصین کا جسکا نام ظفر جلیل ہے معہ فوائد شرح اور حواشی معتبرے اردو محاورات میں کیا تھا چونکہ اس وقت میں اس زبان کا شیوع تحریرات میں نہایت کم تھا حتی کہ اخبار و مراسلات میں بالکل رائج نہ تھی نہ علوم معقول اور منقول اس میں تھے نہ دفتروں میں اس کا ذکر نہ اسکے قواعد اور محاسن منضبط نہ علوم فلسفہ اور ریاضی کا اس میں نشان نہ لوگوں کو اس زبان کا چسکا اسلئے ایسے وقت میں وہ ترجمہ نہایت غنیمت گنا گیا اور اللہ تعالیٰ نے مترجم کی سعی کو مشکور فرمایا کہ لوگوں [illegible] اس سے فائدہ اُٹھایا اب حکام وقت کے [illegible] زبان کے شیوع میں توجہ کرنے سے یہ نوبت ہوئی کہ تمام دفتروں میں اسنے رواج پایا اخبار اور مراسلات سب اسی میں ہونے لگے کوئی فن اور علم ایسا نہیں جو اس زبان میں نہوا اور کوئی قصبہ اور شہر اس کے مدارس سے خالی نہ رہا اس [illegible] ہوئے اور اس کی فصاحت اور بلاغت سے اکثر لوگوں کو واقفیت ہوئی اور باستداد زمانہ کے [illegible] بھی تبدیل و تغیر واقع ہوا تو اب وہی ترجمہ جسکو لوگ ہزار جان سے عزیز رکھتے تھے نظر [illegible] لگا اور اسکی بے محاورگی پر [illegible] لگے اور اسکے مطالب عام فہم نہ ہے لہذا قرز [illegible]

اس ترجمہ کو محاورہ حال کے موافق کر دو [illegible] نے ان کی درخواست کو رفاہ عام کے لیے منظور کیا اور مترجم نے ترجمہ

[illegible] تفصیل ذیل تصرف کیا اول تقدیم و تاخیر الفاظ کی بموجب محاورہ [illegible] جہاں مترجم سے [illegible]

[illegible] اس میں [illegible] بھی کر دیا گیا ہے سوم بعض مشکل عبارتوں کی ترکیب اور الفاظ [illegible]

کے معانی [illegible] بیان کر دیے چہارم [illegible] حدیث کا مضمون مترجم کی [illegible] واضح نہ ہوا [illegible]

[illegible] بیان کر دیا پنجم بعض اعمال مجرب [illegible] ہوئے ان کو ان کے موقع پر اضافہ کر دیا اور ہر جگہ [illegible]

[illegible] سے پہلے یہ جملہ [illegible] ششم خاتمہ کتاب جو مترجم نے اپنی طرف سے اضافہ کیا ہے اس میں [illegible]

[illegible] کے [illegible] وقت یہ بھی کہ ترجمہ کی عبارت [illegible] السطور میں [illegible]

[illegible] حدیث کا [illegible] کے [illegible] سے [illegible] تو ناظرین کو

[illegible] گزشتہ کا ترجمہ کہاں تک ہو چکا [illegible] اس ترجمہ کا [illegible] حدیث کو جدا لکھ کر اس کا ترجمہ

اور [illegible] جیسے اصل کتاب میں لکھا ہوا تھا کر دیا [illegible] کتاب کی [illegible] منزلیں لکھی ہو وظیفہ [illegible] میں ہر روز پڑھی

جاتی ہیں اور وہ منزلیں نہ لکھی جنکو [illegible] میں پڑھتے ہیں [illegible] کوئی [illegible] کی حاجت ایسی [illegible] اس کتاب کا پڑھنا

[illegible] کوئی سخت [illegible] آوے تو چاہیے کہ اس کتاب کو [illegible] میں

[illegible] اور [illegible] خدا [illegible] مصیبت [illegible] کر دیا ہے [illegible]

[illegible] صورت دکھا دیتا ہے اس کی ہر منزل کے اول [illegible]

[illegible] المطالعہ [illegible]

[illegible]

[illegible] ہیں کہ اول منزل [illegible] کی لا الہ الا اللہ [illegible]

[illegible] ہے دوسری منزل [illegible] ہے اور تیسری منزل [illegible]

[illegible] تک ہے اور چوتھی منزل [illegible] الذکر [illegible]

[illegible] کے واسطے [illegible] اختیار ہے [illegible]

[illegible] کے بعد یا اور کسی وقت [illegible] کے پڑھنے [illegible]

[illegible] جاتی ہیں اور ان کے پڑھنے کی ترکیب [illegible]

[illegible]

[illegible] منزل [illegible]

[illegible] اس [illegible] مترجم [illegible]

بات کے قبیل سے ہے بلکہ یون تصور کرنا چاہئے اگر پدر نتواند پسر تمام کند کیونکہ جس خاندان سے مترجم کو فیض
اُسی خاندان کا یہہ فقیر بھی زلہ ربا ہے میری سنداس کتاب کی یہ ہے کہ مجکو اسکی اجازت تین شخصون سے حاصل
اول مولنا احمد علی صاحب سہارنپوری دوم مرشدی شاہ عبد الغنی صاحب مجددی مہاجر سوم مولوی سبحان
شکارپوری اوران تینون حضرات کو اجازت یگانۂ آفاق مولنا محمد اسحٰق صاحب دہلوی سے ہے اوراُن کی سند
اپنے دیباچہ مین لکھی ہے تو حضرت مترجم کو مولنا محمد اسحٰق صاحب سے سند بلا واسطہ اور فقیر کو بواسطہ اور مین سے
ترجمہ کا نام بھی نہین بدلا لیکن چونکہ ظفر جلیل تاریخی نام تھا اور اس ترجمہ کی ترمیم سنہ تیرہ سو نو ہجری مین شروع ہوئی ا
ڈھنگ پر ہوگئی اسلیے ظفر جلیل (۱۳۱۰) کو تاریخی نام قرار پایا اور اس کا انجام سنہ تیرہ سو دس مین ہوا چنانچہ قطعہ تاریخ اتمام



یہہ مجموعہ عجب حصن حصین ہے
بیان قول ختم المرسلین ہے
ارادہ تھا لکھون تاریخ اتمام
کہا ہاتف نے کہا خیر متین ۱۳۱۰ ہے

اور باایں ہمہ مین اپنی بے بضاعتی کا معترف ہو کر ناظرین سے ملتجی ہون کہ جب اس کتاب سے حظ اُٹھا دین تو فقیر کو
خیر سے محروم نفرماوین اور خدا کریم سے یہہ امید ہے کہ اسکو قبول فرماوے بمنہ وکرمہ واٰخر دعونا ان الحمد للہ رب
وصلے اللہ تعالےٰ علی خیر خلقہ محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین فقط





بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے شمار اس پروردگار کو لائق ہے جس نے ہم کو اپنے ذکر کی توفیق دی اور اپنے فکر کی راہ بتائی الٰہی درود و سلام بھیج
عدد رمل [illegible] خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول امین پر اور اُن کی سب صحابہ ابرار اور آل اطہار پر اور اس عاجز کو دنیا میں
اُن کا اتباع [illegible] اور حشر میں اُن کے [illegible] محسوب کر آمین آمین آمین یا الٰہ العالمین بعد حمد و ثنا اضعف العباد
محمد قطب الدین [illegible] بھائی مسلمانوں کی خدمت میں التماس کرتا ہے کہ [illegible] حصن حصین
اور دعائیں قرآنی ہوئی سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی اس لائق ہے کہ اگر اُسکو تعویذ جان کریں تو بجا ہے اور آب زر سے
لکھیں تو زیبا کیونکہ جو برکت اور کثرت ثواب اُن دعاؤں وغیرہ میں ہوگی جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے
جلوہ [illegible] عبادات [illegible] ہر مومن کو چاہیے کہ اس کتاب کو اپنی نجات دارین کا وسیلہ
کرے [illegible] فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الآخر یعنی البتہ تمہارے لئے
افعال رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میں پیروی اچھی ہے اُن کے حق میں [illegible] اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن
کی [illegible] لئے اس عاجز نے بھائی مسلمانوں کے [illegible] واسطے اور اپنی مغفرت کا وسیلہ کر کے اُس کا ترجمہ اردو میں [illegible]
[illegible] اُس کے فوائد مشکوٰۃ اور شرح ملا علی قاری اور شرح شیخ فخر الدین رحمہم اللہ سے جو حضرت شیخ عبد الحق
[illegible] سے لکھے یعنی [illegible] وغیرہ کے فضیلت اور حل مطلب لکھ کر دوسری دعائیں [illegible]
[illegible] لئے [illegible] اور فائدہ کے تمام ہونے [illegible]
علامت [illegible] اور شرح شیخ فخر الدین [illegible] کی علامت لفظ فخر لکھا اور بعض جگہ [illegible]

شرحون کے جو فائدہ کسی کتاب یا کسی بزرگ سے لکہا ہے اُسکا نام آخر مین لکھدیا ہے اور کتاب کے آخر مین ایک خاتمہ اضا
جس مین حدیثین خوش مضمون اور بکار آمدنی مشکوۃ وغیرہ سے چنکر جو اسیطرح ترجمہ اور فائدہ کے ساتھہ مذکور ہین لکھ
وجہ اُنکے لکھنے کی یہہ ہے کہ پرہیزگاری اور نفس کی آراستگی ہر کسی کو لازم ہے تاکہ عبادت اچھی طرح مقبول ہو
امام غزالی رح نے منہاج العابدین مین لکھا ہے کہ عبادت مین تین چیزین اصل ہین اول توفیق اور مدد اللہ تعالے کی
پرہیزگارون کو ہوتی ہے جیسے خود فرماتا ہے ان اللہ مع المتقین یعنے مدد اور حفاظت اللہ کی پرہیزگارون کے ساتھہ ہے
دوم سنوارنا عمل کا وہ بھی پرہیزگارون کے لئے مخصوص ہے جیسے اللہ تعالی فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ و
قولوا قولاً سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم یعنے اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور پرہیزگاری کرو اور بات استوار کہو کہ
عمل تمہارے لیے سنوارے اور تمہارے گناہ بخشے سوم مقبول ہونا عمل کا وہ بھی پرہیزگارون کے لیے خاص
چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے انما یتقبل اللہ من المتقین یعنی خدا تعالی قبول نہین فرماتا ہے عمل کو مگر پرہیزگارون سے غرض
مدار عبادت کا ان تین چیزون پر ہوا اول توفیق چاہیئے تاکہ بندہ عمل کرے بعد اسکے عمل کو سنوارنا چاہیئے تاکہ عمل
ہو بعد اس کے قبول چاہیئے تاکہ عبادت کا ثمرہ حاصل ہو اور انھین تین چیزون کے واسطے سب عابدون کا تضرع
سوال ہوتا ہے وہ یہی سوال کرتے ہین ربنا وفقنا لطاعتک واتمم تقصیرنا وتقبل اعمالنا یعنے اے رب ہمارے ہمکو توفیق
دے اپنی طاعت کی اور ہمارے قصور دور کر اور ہمارے عمل قبول فرما اور یہہ تینون باتین تقوی سے میسر ہوتی ہین
ہوا کلام امام غزالی رح کا اور یہی مضمون سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم [illegible]
بھی آداب دعا مین اس کی طرف اشارہ کیا ہے اسی لیئے عاجز نے آخر مین ایسی حدیثین لاحق کین کہ اُن کی تاثیر سے
آدمی خواب غفلت سے بیدار اور متقی و پرہیزگار ہو جاوے تو جس کسی کو اللہ تعالی اس کتاب کی دعائین پڑھنے کی توفیق
دے اُس کو لازم ہے کہ بعد وظیفہ پورا کرنے کے جس قدر ہو سکے اُن کا مطالعہ بھی ضرور کیا کرے اور علما اس بات کا
خیال نہ کرین کہ اردو عبارت کو دیکھکر کیا کرینگے بلکہ دیکھنے کے بعد جب عجائب وغرائب اس کے معلوم کرینگے
طرح کا مطلب اور ہر امر کی حاجت براری اس مین موجود ہے خود بخود اپنے [illegible]
ہونیکو غنیمت اور بہبودی سمجھینگے کیونکہ کوئی کام دین و دنیا کا ایسا نہین کہ اس مین اُس کی عقدہ کشائی نہو اور ایک
خوبی یہہ ہے کہ بہت سی کتابین دیکھنے پر اتنے مطالب معلوم کر سکتے ہین اور اس مین بلا مشقت موجود ہین
خیر اللہ شاہ نے جو عاجز کے احباب سے ہین اس شرح کے اتمام کی تاریخ ظفر جلیل کہی اور یہی اس کا نام رکھا گیا کہ اس پر
عمل کرنے سے آدمی کامیاب و فتحیاب دارین مین ہوتا ہے اور بعد تیار ہونے کے اول سے آخر تک مخدومی
اُستادی مولوی محمد اسحاق صاحب زادہ اللہ شرفا کی خدمت مین پیش کی اور انھون نے از راہ کرم عمیم باوجود
استعدادی کے پسند فرمائی اس پر بھی اگر کوئی صاحب غلطی ملاحظہ فرمائین شرحون سے تحقیق کرکے [illegible] بندہ بہرہ

ہے ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ
لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکٰفرین آمین یا رب العالمین اور جب کو اللہ تعالیٰ توفیق
دے اس کے رواج دینے میں قصور نہ کرے کہ حدیث شریف میں آیا ہے الدال علی الخیر کفاعلہ یعنے جو شخص بھی راہ
بتاتا ہے اس کو بھی ثواب اچھی بات کرنیوالے کی مثل ہوتا ہے یا اللہ تو اس عاجز کو اور میرے والدین کو اور سب
مومنین کو اس سے بہرہ مند کر اور اپنی رحمت خاص سے ہم کو بخشدے اور ہمارے گناہوں پر خیال نہ فرما اور اس
کو مقبول اور اپنی خوشنودی کے لیے خالص کر اور ہم سے وہ کام لے جس میں تو راضی ہو آمین یا معبود الصالحین
جناب [illegible] مند ان کی اس طرح پر ہے کہ یہ کتاب پڑھی فقیر محمد قطب الدین بن محمد محی الدین بن محمد
نے بشاہ حاجی امداد اللہ دہلوی نے حضرت مخدومی مرحومی مولوی محمد اسحاق رحمہ اللہ سے اور ان کو
حضرت مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ سے اور ان کو حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے اور ان کو شیخ ابو طاہر
سے اور ان کو شیخ ابراہیم کردی سے اور ان کو شیخ احمد قشاشی سے اور ان کو شیخ احمد بن عبد القدوس شناوی سے ان کو
شیخ شمس الدین احمد بن محمد رملی سے اور ان کو شیخ زین الدین ذکریا انصاری سے اور ان کو حافظ وقت تقی الدین
محمد بن محمد بن فہد مکی سے اور ان کو مؤلف کتاب ابو الخیر محمد بن محمد بن محمد بن جزری شافعی سے احوال کتاب
مؤلف [illegible] بستان المحدثین میں لکھا ہے کہ نام ان کا قاضی القضات شمس الدین
محمد بن محمد بن علی بن یوسف بن عمر ہے اور ان کی کنیت ابو الخیر [illegible] اور ابن الجزری
مشہور میں ان کا باپ سوداگر تھا مدت دراز تک ان کے اولاد نہ ہوئی جب حج کو گئے آب زمزم پیا اولاد کے لیے
حق تعالیٰ نے ان کو ایسا فرزند بزرگوار عطا فرمایا ماہ رمضان المبارک کو شنبہ کی شب میں بعد نماز [illegible]
[illegible] اور اسی جگہ نشو و نما پایا اور فقہ اور حدیث خوب حاصل کی اور علم قراءت میں
[illegible] ایک مدرسہ بنایا [illegible] اس کے روم کے شہروں میں داخل ہوئے اور اس ملک
میں علم قراءت اور حدیث کو پھیلایا اور لوگوں کو ان سے بہت نفع پہنچا خصوصاً [illegible] اسلامیہ میں علم قراءت کی
[illegible] ان کو حاصل ہوئی اور ملک روم میں ان کو امام اعظم کا لقب دیا گیا یہ حضرت خوش شکل اور خوش لباس اور
[illegible] بیت اللہ کے طواف سے مشرف ہوئے اور آخر کو شیراز میں طرح اقامت ڈالی ان کے سب
[illegible] قرآن کا پڑھنا یا حدیث کا سننا یا عبادت کرنا اور باوجود یکہ لوگ ان [illegible]
[illegible] قراءت [illegible] تھے اور ان کی اوقات میں [illegible]
[illegible] اور اوراد و عبادات بھی کرتے اور اس قدر تصنیف کرتے [illegible]
[illegible] رہتے اور [illegible] دوشنبہ اور جمعرات کا روزہ ناغہ نہ کرتے اور ہر مہینہ کے تین روزے

بھی ایام بیض کے رکھتے اور اُن کی کتابین سب نافع ہین حصن حصین النشر فی القراءۃ العشر بہت شہرت رکھتی ہے ا
سوا اور بہت کتابین تصنیف کین جو بعضون نے اوپر چالیس شمار کی ہین اور آخر کار ۸۳۳ آٹھ سو تینتیس ہجری
پائی الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً کہ دیباچہ اس کتاب کا تمام ہوا اب متن اور اس کی شرح شروع ہوئی
منہ الاستعانۃ و علیہ التکلان و صلے اللہ علی خیر خلقہ محمد و الہ و اصحابہ اجمعین برحمتہ و ہو ارحم الراحمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عُدَّۃٌ لِلِّقَاۤئِہٖ لا الہ الا اللہ یعنے کلمہ توحید سامان ہے خدا کے دیدار کا **ف** یہہ اشارہ ہے
قدسی کے مضمون کی طرف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِیْ فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ یعنے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ کلمہ توحید
قلعہ ہے جو کوئی داخل ہوا میرے قلعہ مین امن مین ہوا میرے عذاب سے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ
وَ اَصْحَابِہٖ وَ سَلِّمْ یا اللہ رحمت خاص بھیج خلق کے سردار پر کہ اُنکا نام پاک محمد ہے اور اُن کی اولاد
اصحاب پر اور سلام بھیج **فقیر** کہتا ہے کہ حرز ثمین شرح حصن حصین مین درود شریف کو کلمہ توحید سے پہلے لکھا
بیان کیا ہے [illegible] ہیون کا طور اختیار کیا کہ بسم اللہ کے بعد درود شریف لکھا اور یہہ بھی بیان کیا
[illegible] کے بعد واقع ہوا ہے تبھی مین کہتا ہون کہ اس صورت مین کلمہ
[illegible] ہے اور درود شریف قائم مقام نعت کے ہے شاید اسی وجہ سے شارح نے بھی اُسی نسخہ
کی جسمین کلمہ توحید مقدم ہے قَالَ الْفَقِیْرُ الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ الْمِسْکِیْنُ الْمُنْقَطِعُ اِلَی اللّٰہِ الرَّاجِیْ مِنْ کَرَمِہٖ
اَنْ یُّنَجِّیَہٗ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ [illegible]
[illegible] فِیْ مَغْفِرَتِہٖ کہتا ہے بندہ محتاج ضعیف مسکین لوگون کو چھوڑ کر اللہ کی طرف [illegible]
کرم سے اس بات کی امید رکھنے والا [illegible] کو ظالمون کی قوم سے محمد بن محمد بن محمد [illegible]
نرمی کرے اللہ تعالےٰ اُسپر اُس کی بخشی مین **ف** مصنف نے اپنے آپ کو فقیر کہا اس آیت کے مضمون
واللہ الغنی وانتم الفقراء یعنی اللہ تو انگر ہے اور تم محتاج اور ضعیف کہا بموجب اس آیت کے خلق الانسان ضعیفا
پیدا کیا گیا آدمی ضعیف اور مسکین کہا اس حدیث کے مطابق اللھم احینی مسکینا و امتنی مسکینا و احشرنی فی زمرۃ المساکین
یعنے یا اللہ زندہ رکھہ مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون کے گروہ مین اور جزری نسبت ہے
ابن عمر کی طرف جس مین مصنف رہتا تھا اور دعا مین اشارہ کیا اپنے حال کا کہ ایک ظالم نے گھیر رکھا تھا

ہے کہ نازل ہوا [illegible] لطف اللہ بہ کے معنی یہ ہے ہیں کہ مہربانی کرے اللہ [illegible] سبب اس کتاب کے [illegible]

ہوا کتاب کی طرف صحیح یا [illegible] الا کہ کتاب کا کہیں اور پر ذکر نہیں ہوا باضمیر [illegible] کی طرف ہے اور [illegible]

ہے اور محاورہ میں لطف [illegible] دونوں [illegible] اور [illegible] سکین میں یہ فرق ہے [illegible]

[illegible] فی الحال [illegible] اور سکین وہ ہے [illegible] مقدور [illegible] اما بعد حمد اللہ

تعالیٰ [illegible] الفضاء والصلوٰۃ والسلام علی محمد سید الانبیاء و علی آلہ و صحبہ [illegible]

[illegible] الحصن الحصین من کلام سید المرسلین [illegible] النبی الامین [illegible]

[illegible] من لفظ [illegible] بعد تعریف اس خدا کے [illegible]

[illegible] کے لیے مقرر کیا [illegible] اور سلام کے [illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] اور [illegible] معلوم کرنا چاہیے کہ یہ کتاب [illegible] ہے رسولوں کے سردار

[illegible] ہے اور مومنوں کا [illegible] ہر ایک [illegible] اور [illegible] ہے رسول کریم کے قول سے اور

تعویذ ہے اس شخص کی کلام سے جو گناہوں سے بچاتے ہوئے اور [illegible]

[illegible] دعا [illegible] ایک [illegible] کسی [illegible]

[illegible] الفاظ سے مراد [illegible] کا کلام

[illegible] اس کتاب کی تصنیف کرنے میں

[illegible] خیر خواہی [illegible]

[illegible] اس صورت میں [illegible]

[illegible] الحدیث الصحیحہ [illegible] من شر الناس والجن [illegible]

[illegible] ہے میں نے اس کو [illegible] ظاہر کیا [illegible]

[illegible] بچنے کے لیے دوسری [illegible]

[illegible] من المصیبۃ [illegible]

[illegible] اس سے [illegible] مصیبت

[illegible] ظالم [illegible] سبب اس [illegible]

[illegible] مراد دعائیں اس کتاب کی [illegible] دعائیں [illegible]

[illegible] قبول کے فرمانے میں [illegible]

[illegible] علی [illegible] وسلم [illegible]

[illegible]

زور دکہایا میری ناتوانی پر اور نہ ڈرا اپنے نگاہبان سے کہ چہپا رکہے ہین مین نے اس کے لیے تیر راتون
امیدر کہتا ہون کہ یہہ تیر اُس کو لگین ف رقیب اُس نگاہبان کو کہتے ہین جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہو اور
پروردگار ہی مین پائی جاتی ہے بمجواے اس ارشاد خداوندی کے ولاتحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون انما
تشخص فیہ الابصار یعنے اللہ تعالے کو غافل نجان ظالمون کے عملون سے لیکن تاخیر دیتا ہے اُن کو اس دن
جس مین آنکہین پتہرا دینگے کہ وہ قیامت کا دن ہے اور تیرون سے مراد پچہلی رات کی دعائین ہین کہ بہت مقبول
ہین مقصود یہہ ہے کہ مین نے دفع دشمن کے لیے راتون مین دعائین کی ہین جو بمنزلہ تیرون کے ہین ع فقیر کے
کر قطعہ عربیہ کا ترجمہ نظم اردو مین اس طرح ہے

قطعہ

کہو اُس شخص سے جس نے نہ کیا خوف خدا	ناتوانی پہ مری زور دکہایا اپنا
خفیہ اُس کے لیے راتون مین کیے مین نے تیر	اور توقع ہے خدا سے کہ کرین اُس کو فنا

اَنْ یَّنْفَعَ بِہٖ وَاَنْ یُّفَرِّجَ عَنْ کُلِّ مُسْلِمٍ بِسَبَبِہٖ عَلٰی اَنَّہٗ مَعَ اِقْتِصَارِہٖ وَاخْتِصَارِہٖ لَمْ یَدَعْ حَدِیْثًا
صَحِیْحًا فِیْ بَابِہٖ اِلَّا اسْتَخْصَرَہٗ وَاَتیٰ بِہٖ مین اللہ برتر سے یہہ سوال کرتا ہون کہ
نفع دے یعنے سب مسلمانون کو ہر حال مین اور یہہ کہ دور کرے غم کو اس کے سبب سے ہر مسلمان سے یہہ
بنا پر ہے کہ اس کتاب نے باوجود کوتاہی اور چہوٹے ہونے کے کوئی حدیث صحیح اپنے باب مین یعنی دعا وغیرہ
مین ایسی نہین چہوڑی جسکا جمع [illegible] اقتصار اُس کو کہتے ہین کہ الفاظ و معنے دونون تہوڑے
لوتے ہین نہ لفظ ہون بہت ہون اور معنے بہت ع وَلَمَّا اَکْمَلْتُ تَرْتِیْبَہٗ وَتَھْذِیْبَہٗ طَلَبَنِیْ عَدُوٌّ
لَا حِیْلَۃَ فِیْہِ اِلَّا اللہُ تَعَالٰی فَھَرَبْتُ مِنْہُ مُخْتَفِیًا وَتَحَصَّنْتُ بِھٰذَا الْحِصْنِ الْحَصِیْنِ فَرَاَیْتُ سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
جَالِسًا عَلٰی یَسَارِیْ وَکَاَنَّہٗ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا تُرِیْدُ فَقُلْتُ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللہِ ادْعُ اللہَ لِیْ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ فَرَفَعَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
یَدَیْہِ الْکَرِیْمَتَیْنِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھِمَا فَدَعَا ثُمَّ مَسَحَ بِھِمَا وَجْھَہُ الْکَرِیْمَ اور جب اس کتاب کی ترتیب و صلاح پوری کی مجکو ایک دشمن نے
طلب کیا کہ اُسکا دفع کرنا سواے خدا تعالی کے کسی سے ممکن نہ تہا اسی لیے مین اُس سے چہپکر بہاگا اور اس قلعہ سے
اپنی محافظت کی یعنے اسکو پڑہا اور ہمیشہ وظیفہ کیا پس مین نے سردار انبیا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا ایسا
سے کہ مین آپ کے بائین طرف بیٹہا ہون اور گویا کہ آپ فرماتے ہین کہ تو کیا چاہتا ہے مین نے آپ کی خدمت مین عرض کیا
یا رسول اللہ آپ اللہ تعالے سے میرے لیے اور سب مسلمانون کے واسطے دعا فرمائین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے
اپنے دونو ہاتہ مبارک اُٹہائے یعنے جیسے ادب دعا کا ہے اور مین دونو ہاتہونکو دیکہہ رہا ہون پہر آپ نے دعا کی
دونو ہاتہون کو چہرہ شریف پر پہیر لیا ف بیٹہنا بائین طرف اس لیے تہا کہ وہ دل کی جانب ہے اور لفظ یسار سے

نسائی کی طرف اور ادع اللہ سے للمسلمین سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص دشمن دین کا تھا یا سب پر ظلم کرنیوالا
تلك ليلة الخميس فهرب العدو ليلة الاحد وفرج الله عني وعن المسلمين ببركة ما في هذا الكتاب عنه صلى الله
عليه وسلم وقد رمزت للكتب التي خرجت منها هذه الاحاديث بحروف تدل على ذلك سلكت فيها اخصر المسالك
جمعرات کی شب میں ہوا تو دشمن مذکور اتوار کی رات کو بھاگ گیا اور اللہ تعالی نے مجھ سے اور مسلمانوں سے بوجہ برکت اس
کے مضمون کے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے غم کو دور کیا اور میں نے جن کتابوں سے
حدیثیں روایت کی ہیں اُن کی طرف حرفوں سے اشارہ کیا ہے کہ اُن کتابوں پر دلالت کریں ان علامات میں
مختصر طریق میں نے اختیار کیا ہے فقیر کہتا ہے کہ جو طریق بڑی مہمات میں چار راتوں میں حصن حصین کے
کا ہم نے اپنے دیباچہ میں لکھا ہے اُس کی اصل یہی ہے کہ مصنف نے شب پنجشنبہ کو خواب دیکھا اور اُس کا
یکشنبہ کی شب میں بھاگ گیا فجعلت علامة صحيح البخاري خ ومسلم م وسنن ابي داؤد د والترمذي ت
والنسائي س وابن ماجة القزويني ق وهذه الاربعة عه وهذه الستة ع وصحيح ابن حبان حب وصحيح المستدرك
مس وابي عوانة عو وابن خزيمة مه والموطا طا وسنن الدارقطني قط ومصنف ابن ابي شيبة
ص و ١١٣١ ...

...اليوم والليلة لابن السني ی پس نشان صحیح بخاری کا میں نے خ ... سنن ابو داؤد کا د
ترمذی کا ت اور نسائی کا س اور ابن ماجہ قزوینی کا ق اور ان چاروں یعنے ابو داؤد ترمذی اور نسائی اور
ابن ماجہ کا عه اور ان چھوں یعنے بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ کا جنکو صحاح ستہ کہتے ہیں ع
اور صحیح ابن حبان کا حب اور صحیح مستدرک حاکم کا مس اور صحیح ابو عوانہ کا عو اور ابن خزیمہ کا مه اور موطا
کا طا اور سنن دارقطنی کا قط اور مصنف ابن ابی شیبہ کا مص اور مسند امام احمد کا آ اور بزار کا ر اور ابو یعلی موصلی
کا ی اور مسند دارمی کا می اور معجم کبیر طبرانی کا ط اور معجم اوسط طبرانی کا طس اور معجم صغیر طبرانی کا صط
اور کتاب دعاے طبرانی کا طب اور کتاب دعاے ابن مردویہ کا مر اور کتاب دعاے بیہقی کا قی اور
کبیر بیہقی کا سنی اور کتاب عمل الیوم واللیلہ ابن سنی کا ی فقیر کہتا ہے حصن حصین کو مہمات کے لیے پڑھنے
والے علامتیں مذکورہ بالا بھی پڑھی جاتی ہیں اُن حرکات سے جو اصل الفاظ میں ہیں مثلاً بخاری میں حرف خ مفتوح
ہے تو پڑھنے میں خ کو فتحہ سے پڑھا جائیگا اور مسلم کے میم کو ضمہ سے اور ترمذی کی ت کو کسرہ سے کل علامتیں ستائیس
ہیں سے بارہ یک حرفی ہیں اور چودہ دو حرفی اور ایک سہ حرفی یک حرفی میں صرف میم کو ضمہ سے پڑھتے ہیں اور ت
کو کسرہ سے باقی سب فتحہ سے پڑھی جاتی ہیں اور دو حرفی علامتوں میں تین علامتیں بکسر اول و سکون ثانی ہیں

حِبْ اور مِیْ اور قِیْ اور تین بضم اول وسکون ثانی ہین مسؔ اور قطؔ اور مُصؔ اور باقی رمز ہین اور سہ حرفی سُنِّیْ ہے بضم مہملہ وتشدید نون مکسورہ وسکون تحتانیہ یہہ تفصیل حرکات کی حصن حصین کی مین ہے اور فقیر کو جو سند پونہچی ہے اس مین مِیّ اور قِیّ بکسر اول وتشدید تحتیہ مفتوحہ ہے وَاُقَدِّمُ رَمْزَ مَنْ لَہُ اللَّفْظُ اور مین پہلے لاونگا علامت اُس شخص کی کتاب کی جسکی عبارت ہوگی **ف** یعنے جہان الفاظ کتابون کے مختلف ہون گے تو علامت اُس کتاب کی پہلے ہوگی جسکے الفاظ حدیث اس کتاب مین روایت کیے ہین اگرچہ رتبہ مین کم ہو مثلاً ایک حدیث بخاری مین بھی آئی ہے اور ترمذی مین بھی اور لفظون مین فرق ہے اور مصنف نے ترمذی کے الفاظ روایت کیے تو **ت** پہلے لاویگا اور اگر الفاظ مین اتفاق ہے تو ترتیب مذکور سے لاویگا وَاِنْ کَانَ الْحَدِیْثُ مَوْقُوْفًا جَعَلْتُ قَبْلَ رَمْزِہٖ مَوْ لِیُعْلَمَ اَنَّہٗ مَوْقُوْفٌ لِمَا بَعْدَہٗ مِنَ الْکُتُبِ وَذٰلِکَ قَلِیْلٌ حَیْثُ عَدِمَ الْمُتَّصِلُ اَوِاخْتُلِفَ فِیْہِ عَلٰی اَنِّیْ لَمْ اَجْعَلْ ھٰذِہِ الرُّمُوْزَ اِلَّا لِعَالِمٍ یَرُوْمُ بِنَفْسِہٖ عَنِ التَّقْلِیْدِ اَوْ لِمُتَعَلِّمٍ یَتَعَرَّفُ صَحِیْحَ الْکُتُبِ وَالْمَسَانِیْدِ اور اگر حدیث موقوف ہوگی تو اُسکی علامت سے پہلے لفظ **مو** لکھدونگا تاکہ جانا جاوے کہ یہہ حدیث موقوف ہے اُن کتابون مین جنکی علامت بعد لفظ **مو** کے مذکور ہے اگرچہ دوسری کتابون مین مرفوع ہو لیکن اُن مین موقوف ہے اور حدیث موقوف کا ذکر اس کتاب مین [illegible] یہہ حدیث متصل [illegible]

[illegible] حدیثون اور مسندون کو پہچانتا ہے **ف** حدیث موقوف سے مراد یہہ ہے کہ وہ حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک نہ پونہچی ہو بلکہ صحابی یا تابعی تک پونہچی ہو مثلاً فلان صحابی یا تابعی نے یون کہا ہے اور حدیث متصل سے مراد یہان حدیث مرفوع ہے یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک پونہچی ہوئی اور جملہ حیث عدم المتصل کے یہہ معنی کہ جہان حدیث مرفوع نہین ملی یا ملی مگر اُس مین اختلاف ہے کہ مرفوع ہے یا نہین تو ایسی حدیث کے پہلے لفظ **مو** لکھا ہے اور مسند ایسی کتاب حدیث کو کہتے ہین جس مین سندین صحابیون کی ہون بدون بابون کی ترتیب کے مثلاً مسند امام احمد بخلاف بخاری وغیرہ کے اسی لیے ان کو صحاح کہتے ہین ع وَاِلَّا فَفِی الْحَقِیْقَۃِ لَا احْتِیَاجَ اِلَیْھَا لِعُمُوْمِ النَّاسِ ورنہ درحقیقت عام لوگون کو ان علامات کی کچھ حاجت نہین فقیر کہتا ہے کہ عامیون کو اس وجہ سے ضرورت نہین ہے کہ ان کے حق مین کسی عالم کی تقلید کرلینی جائز ہے کذا فی الحرز فَلْیَعْلَمْ اَنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ جَمِیْعُ مَا فِیْہِ صَحِیْحًا فَلَا یَلْتَبِسُ پھر معلوم کرنا چاہیے کہ مجکو توقع ہے کہ سب مضمون جو اس کتاب مین ہے صحیح ہو یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تو دور ہوا شبہہ اس سے یہہ غرض ہے کہ عام لوگون کے حق مین شبہہ نہ رہا کیونکہ اس مین حدیث موضوع نہین ہے جو آنحضرت صلعم سے ثابت نہو وَقَدْ جَمَعَ بِحَمْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی ھٰذَا الْمُخْتَصَرُ اللَّطِیْفُ کَلِمًا جَمَّۃً مُھِمَّۃً اَتٰی مِنَ الْبَیْعِ وَاِذَا انْتَھٰی اَرْجُوْ مِنَ اللّٰہِ اَنْ یَّجْعَلَ فِیْ اٰخِرِہٖ فَصْلًا یَفْتَحُ مَا اُقْفِلَ مِنْ لَفْظٍ مَا فِیْہِ وَقَدْ اَشْکَلَ اور خدا کا شکر ہے کہ یہہ مختصر لطیف ہے

حدیثون کی جامع ہے کہ تالیف سابقہ مین سے بڑی بڑی جلدین اُن کو حاوی نہین اور جب یہہ کتاب تمام ہو چکے تو ہم خدا
تعالے سے امید رکھتے ہین کہ اس کے آخر مین ایک فصل ایسی لکھین جو کھولدے مقفل مضامین کو یعنی الفاظ مشکلہ کتاب کو
ف اس سے یہہ غرض ہے کہ حدیث کے الفاظ جو مشکل ہون اُن کے معنے واضح کر دین چنانچہ مصنف نے وعدہ کے
موافق منہیہ لکھا اُس کا نام مفتاح الحصن الحصین رکھا وَهٰذِهٖ مُقَدِّمَةٌ تَشْتَمِلُ عَلٰى اَحَادِيْثَ فِيْ فَضْلِ الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ
ثُمَّ اٰدَابِ الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ وَاَوْقَاتِ الْاِجَابَةِ وَاَحْوَالِهَا وَاَمَاكِنِهَا ثُمَّ اسْمِ اللّٰهِ تَعَالَى الْاَعْظَمِ وَاَسْمَآئِهِ الْحُسْنٰى
ثُمَّ مَا يُقَالُ فِي الصَّبَاحِ اِلَى الْمَسَاءِ وَفِيْ طُوْلِ الْحَيَاةِ اِلَى الْمَمَاتِ مِنْ جَمِيْعِ مَا يُحْتَاجُ اِلَيْهِ وَصَحَّ النَّصُّ عَنْهُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الذِّكْرِ الَّذِيْ وَرَدَ فَضْلُهٗ وَلَمْ يَخْتَصَّ بِوَقْتٍ مِّنَ الْاَوْقَاتِ
ثُمَّ الْاِسْتِغْفَارِ وَالَّذِيْ يَمْحُو الْخَطِيْئَاتِ ثُمَّ فَضْلِ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَسُوَرٍ مِّنْهُ وَاٰيَاتٍ
ثُمَّ الدُّعَاءِ الَّذِيْ صَحَّ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ اور یہہ
رسالہ ایک مقدمہ ہے جس مین حدیثین دعا اور ذکر کی فضیلت کی مذکور ہین پھر دعا اور ذکر کے آداب کا بیان اور دعا کے
قبول ہونے کے اوقات اور حالات اور مکانات کا ذکر پھر اسم اعظم اور اسماے حسنے کا بیان پھر اُن دعاؤن کا ذکر جو صبح
سے شام تک پڑھی جائین اور زندگی بھر مین مرنے تک سب مطالب کی دعائین جنکی انسان کو حاجت پڑتی ہے اور
اُن کی نقل صریح آنحضرت صلعم سے پایۂ صحت کو پونہچی ہے مرقوم ہین پھر اُس ذکر کا بیان ہے جسکی فضیلت حدیث مین وارد ہے
اور کسی وقت کے ساتھہ مخصوص نہین پھر استغفار کا بیان ہے جو گناہون کو نابود کرتا ہے پھر قرآن مجید کی فضیلت اور
اُس کی چند سورتون اور آیتون کی فضیلت مسطور ہے پھر اُن دعاؤن کا ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسیطرح
صحیح ہوئی ہین ف یعنے کسی وقت سے مخصوص نہین اس صورت مین لفظ کذلک کا صرف دعا سے متعلق ہے مگر
اس توجیہہ پر ملا علی قاری نے شبہہ کیا ہے اور کہا کہ یہہ لفظ استغفار اور قرارت اور دعائینون سے متعلق ہے کیونکہ انمین
سے ہر ایک کا کوئی وقت خاص نہین تو طالب کو لائق ہے کہ سب حالات اور مقامون مین ان پر مواظبت کرے اسلیے
کہ ذکر کا ہمیشہ کرنا اس آیہ سے ثابت ہے یا ایہا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا یعنی اے ایمان والو یاد کرو اللہ کو بہت سا یاد
کرنا اور قرارت قرآن کا کسی وقت خاص مین مقید نہونا اس آیہ سے معلوم ہوتا ہے اتل ما اوحی الیک من الکتاب یعنی پڑھہ
وہ مضمون کہ تیری طرف وحی کیا گیا یعنی قرآن مجید اور اسیطرح استغفار کا مقید نہونا کسی وقت سے اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے
طوبی لمن وجد فی صحیفتہ استغفارا کثیرا یعنے خوشوقتی ہے اُس شخص کو جو اپنے نامہ اعمال مین بہت استغفار پاوے ثُمَّ
خَتَمْتُهٗ بِفَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلٰى سَيِّدِ الْخَلْقِ وَرَسُوْلِ الْحَقِّ الَّذِيْ هَدَى اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ بِهٖ
مِنَ الْعَمٰى فَاَوْضَحَ الْمَحَجَّةَ وَلَمْ يَدَعْ لِاَحَدٍ حُجَّةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ پھر مین نے اس کتاب کو تمام کیا درود بھیجنے کی فضیلت پر اس

دعا کی فضیلت کا بیان

خلق کے سردار اور رسول برحق پر جنکے سبب اللہ تعالےٰ نے گمراہی سے بچایا اور نابینائی سے بینا کیا جنہون نے سیدھا رستہ روشن کیا اور کسی کے لیے حجت نہ چھوڑی اللہ تعالیٰ اُن پر رحمت خاص اور سلام بھیجے جب کبھی اُن کو یاد کرنیوالے یاد کرین اور جب کبھی اُن کے ذکر سے غفلت کرنیوالے غافل ہون **ف** مراد یہہ ہے کہ ہر وقت درود و سلام بھیجے کبھو کوئی وقت غفلت یا ذکر سے خالی نہین اور بعض محدثین نے اس درود شریف کو سب درودون سے افضل لکہا ہے **فخ** فَضْلُ الدُّعَاءِ حدیثین دعا کی فضیلت مین **ف** دعا کے معنے ہین ادنیٰ شخص کا کسی چیز کو طلب کرنا اعلیٰ شخص سے عاجزی اور مسکینی کے طور پر اور دعا کرنے کی بڑی فضیلت ہے اور اُس مین بہت ثواب ہے اللہ تعالیٰ نے قران مجید مین بہت جگہہ دعا کرنے پر رغبت دلائی ہے اور بہت سی حدیثون مین اُسکی بزرگی آئی اور صحیح حدیثون اور معتبر عالمون کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا کا مانگنا مستحب ہے ع قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ تَلَا وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ الاٰيَة مص عه حب مس **آ** رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا کرنا ہی عبادت ہے پھر آپ نے یہہ آیۃ پڑھی وقال ربکم ادعونی آخر آیت تک نقل کی یہہ حدیث ابن ابی شیبہ اور چارون اصحاب سنن یعنے ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ نے اور ابن حبان اور حاکم اور احمد نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا کے سوا کوئی چیز عبادت نہین لیکن یہہ حصر مبالغہ کے طور پر فرمایا ہے مقصود یہہ ہے کہ دعا بڑا رکن عبادت کا ہے جیسے دوسری حدیث مین فرمایا الحج عرفۃ کہ اس سے یہہ غرض ہے کہ حج کا بڑا رکن عرفات پر ٹھیرنا ہے اور ساری آیۃ اس طرح ہے وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین یعنی اور فرمایا تمہارے رب نے کہ دعا مانگو مجھ سے کہ مین تمہاری دعا قبول کرون جو لوگ تکبر کرتے ہین میری عبادت سے یعنے مجھ سے دعا مانگنے سے قریب ہے کہ داخل ہونگے دوزخ مین ذلیل ہو کر پس اس آیت سے معلوم ہوا کہ دعا کرنا اجر اور ثواب کا باعث ہوتا ہے اور جو چیز ایسی ہو وہ عبادت ہے **فخ** فقیر کہتا ہے کہ مصنف نے اپنے منہیہ مین لکہا کہ آنحضرت صلعم نے اس آیۃ کو استشہاد کے طور پر پڑھا کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان الذین یستکبرون عن عبادتی یہان عبادت سے مراد دعا ہے یعنے اس لیے کہ مطابق ادعونی کے ہوجاوے مَنْ فُتِحَ لَهٗ فِي الدُّعَاءِ مِنْكُمْ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْاِجَابَةِ مص جسکے لیے تم مین سے دعا کے بارہ مین دروازہ کہولا جاوے یعنے جس کسی کو دعا کی توفیق دیجاوے اُس کے لیے قبولیت کے دروازے کہولے جاتے ہین نقل کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے **ف** یعنی دعا کرنیکی توفیق دعا کے مقبول ہونیکی علامت ہے کذا ذکر الفحرح فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ مس کھولے جاتے ہین اُس کے لیے دروازے بہشت کے نقل کیا اس کو حاکم نے **ف** اس حدیث مین ابواب الاجابۃ کے بدلے ابواب الجنۃ آیا ہے اور مختلف روایتون کے ذکر کرنے مین ایک لطیف اشارہ ہے کہ دعا بہرحال خالی فائدہ سے نہین یا سبب قبولیت کا ہوتی ہے تو مانگی مراد ملتی ہے یا اگر بہ مصلحت وقت حصول مقصود مین توقف ہوتا ہے

توجزا ہاتھ سے نہین جاتی کیونکہ جنت کے دروازون کے کھلنے کا سبب ہوتی ہے اور آخرت مین ذخیرہ رہتی ہے اور آخرت دنیا سے بہتر ہے چنانچہ قرآن مجید مین ہے والاخرۃ خیر وابقی اور اسی لیے اخبار مین وارد ہے کہ بعض آدمی جنکی دعا دنیا مین مقبول نہوئی ہوگی جب اُس نعمت کو دیکھینگے جو آخرت مین اُن کے لیے ذخیرہ ہوگی کہینگے کاش کوئی دعا ہماری دنیا مین مقبول نہوتی تاکہ آخرت مین پورا ذخیرہ ثواب کا پاتے ع فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْاَلَ الْعَافِيَةَ ت کہولے جاتے ہین اُس کے لیے دروازے رحمت کے اور نہین مانگی جاتی اللہ تعالے سے کوئی چیز جو بہت پیاری ہو اُس کو بہ نسبت عافیت کے مانگے جانے کے نقل کیا اس کو ترمذی نے ف عافیت کے سوال سے یہہ مراد ہے کہ سلامتی کی دعا کرے سب آفتون اور بیماریون اور ظاہری اور باطنی بلاؤن سے دین اور دنیا مین کذا ذکرہ الفہ رح لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ ت حب مس نہین ہٹاتی تقدیر معلق کو کوئی چیز سواے دعا کے اور نہین بڑھاتی عمر کو کوئی چیز سوائے نیکی کے نقل کیا اُس کو ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے ف تقدیر سے مراد یہان بُری چیز ہے کہ جسکے آنیکو آدمی بُرا جانتا ہے تو جب ملکو دیجاتی ہے اللہ تعالی اُس بُرائی کو دور کر دیتا ہے یا ایسا آسان کر دیتا ہے کہ بمنزلہ دور ہو جانے کے ور بر کے معنے بظاہر طاعت کے ہین جو سب عبادتون کو شامل ہے چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ولکن البر ...س یعنی ولیکن نیکی والا وہ ہے کہ ایمان لاوے پس حدیث کے معنے دو طرح ہین اول یہہ کہ عمر کی زیادتی ...نی جب طاعت مین بسر ہوئی تو ضائع اور تلف نہوئی پس گویا زیادہ ہوئی دوسرے یہہ کہ عمر کی زیادتی حقیقتاً ...تعالی فرماتا ہے یمحو اللہ مایشاء و یثبت یعنی اللہ تعالی محو کرتا ہے اور ثابت کرتا ہے رزق اور اجل مین سے ...بھی زیادتی عمر کی کشاف مین یہہ لکھی ہے کہ لوح محفوظ مین لکھدیا گیا ہے کہ فلان شخص اگر حج کریگا اُسکی عمر ...وگی اور اگر جہاد بھی کریگا تو ساٹھ برس کی ہوگی پس اگر دونون کیے اور عمر ساٹھ برس کی ہوئی تو یہہ زیادتی عمر کی ہوئی اور اگر ایک کیا اور چالیس برس کی ہوئی تو یہہ کمی ہوئی ع لَا يُغْنِي حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ وَالدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ وَاِنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ فَيَتَلَقَّاهُ الدُّعَاءُ فَيَعْتَلِجَانِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مس د طس ڈرنا فائدہ نہین کرتا تقدیر سے یعنی ڈرنے سے جس بلا کا اُترنا مقدر ہے دفع نہین ہوتی اور دعا نفع کرتی ہے اُس بلا سے کہ نازل ہوئی یعنی دفع ہوتی ہے یا صبر آجاتا ہے اور نیز اُس بلا سے کہ نازل نہین ہوئی یعنے اوترنے کا ارادہ رکھتی ہے تو ایسی بلا کو بھی دعا ہٹا دیتی ہے یا آسان کر دیتی ہے اور بلا ارادہ اُترنے کا کرتی ہے تو دعا اُس سے ملتی ہے پھر دونون قیامت تک لڑتی ہین نقل کیا اُسکو حاکم اور بزار نے اور نیز طبرانی نے اوسط مین ف لڑتی ہین یعنی کشتی لڑتی ہین اور دعا بلا کو اُترنے نہین دیتی غرض کہ دعا بلا کے ہٹانیکا سبب ہوتی ہے اور مصیبت سے بچاتی ہے جیسے لڑائی مین سپر تیر کو روکتی ہے ع لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ ت حب مس کوئی چیز بزرگ قدر خدا ای تعالی کے نزدیک دعا کی

نسبت نہین یعنے قولی عبادتون مین سے دعا سے بڑھکر کوئی نہین تو نماز اور روزہ جو بدنی عبادات ہین دعا سے افضل
رہے نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغْضَبْ عَلَيْهِ ت مس
جو کوئی نمانگے اللہ تعالے سے یعنے زبان حال یا قال سے بے پروائی کے طور پر تو اللہ تعالی اُس پر غصہ ہوتا ہے نقل کیا
اسکو ترمذی اور حاکم نے ف غصہ اسلیئے کرتا ہے کہ دعا اُس کی محبوب چیز تھی تو جس نے دعا نہ مانگی وہ متکبرون مین
گنا گیا ع مَنْ لَّمْ يَدْعُ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ مص جو کوئی اللہ تعالی سے دعا نکرے تو وہ اُس پر غصہ ہوتا ہے
نقل کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے لَا تَعْجِزُوْا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهٗ لَنْ يَّهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ اَحَدٌ حب
مس عاجز مت ہو یعنے قصور نکرو دعا مین کیونکہ دعا کے ساتھ کوئی ہرگز ہلاک نہ ہوگا نقل کیا اسکو ابن حبان
اور حاکم نے مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ جسکو یہہ خوش معلوم
ہو کہ اللہ تعالے اُس کی دعا سختیون اور غمون کے وقت قبول کرے تو اُس کو چاہیے کہ فراخی کے حالت مین دعا بہت
کرے نقل کیا اس کو ترمذی نے ف اس لیے کہ مومن کی شان یہہ ہے کہ اللہ تعالے سے التجا کرے اضطرار سے
پہلے بخلاف کفار فجار کے کہ اُن کو جب سختی اور غم پہونچتا ہے اُس وقت دعا کرتے ہین اور فراخی مین دعا چھوڑ دیتے
ہین جیسے اللہ تعالے فرماتا ہے واذا انعمنا علی الانسان اعرض ونا بجانبه واذا مسه الشر فذو دعاء عریض یعنے جب ہم انعام
کرتے ہین آدمی پر تو موہنہ پھیر لیتا ہے اور اپنی گردن دور کر لیتا ہے اور جب اُسکو برائی پہونچتی ہے تو چوڑی دعا والا ہوتا
ہے یعنے دعا بہت کرتا ہے ع اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّيْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مس مح
دعا مومن کا ہتیار ہے یعنے دور کرتا ہے اُس سے بلا کو اپنی اُوپر سے اور غیر پر سے اور ستون دین کا ہے اور نور آسمانون
اور زمین کی روشنی یعنے اُس سے تاریکیان ظاہر و باطن آسمان و زمین والون کی جاتی رہتی ہین نقل کیا اسکو حاکم نے ف
نماز کو بھی دوسری جگہہ ستون دین کا فرمایا ہے تو کچھہ منافات نہین اس لیئے کہ ایک چہت کے کئی ستون ہوتے ہین علاوہ
اس کے نماز کے اندر دعا بھی تو ہے ع مَرَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ مُّبْتَلَيْنَ فَقَالَ اَمَا كَانَ هٰؤُلَاءِ يَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ العافية بز
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر گذری کہ کسی بلا مین گرفتار تھے تو آپ نے فرمایا کہ کیا یہہ لوگ چین کے حالت مین خدا
تعالے سے عافیت وائمی نمانگتے تھے نقل کیا اسکو بزار نے ف اس مین اشارہ ہے اس طرف کہ جس نے التزام
کیا دعا کا نرمی کی حالت مین وہ بلا سے محفوظ رہا اور جس نے دعا کو ترک کیا اور رب العالمین کی جناب مین تضرع کرنے سے
غفلت کی تو اُس کی سزا بلا مین مبتلا ہوتا ہے کذا ذکر علی مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّنْصِبُ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِيْ مَسْأَلَةٍ اِلَّا اَعْطَاهَا اِيَّاهُ
اِمَّا اَنْ يُّعَجِّلَهَا لَهٗ وَاِمَّا اَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهٗ ا جو مسلمان کہ اپنا موہنہ اُٹھاوے خدا سے تعالی کے سامنے
کسی سوال مین تو اللہ تعالے اُسکو اُس کا سوال عنایت فرماتا ہے خواہ اُسکو وہ سوال جلد دیتا ہے یعنے دنیا مین اُس کی
مراد پوری ہوتی ہے یا یہہ کہ اُسکو ذخیرہ کرتا ہے اُس کے لیئے آخرت مین نقل کیا اسکو احمد نے ف یعنے آخرت مین

اُسکا ثواب بہت دیگا یا اُس کے کچھہ گناہ معاف کرے گا غرض کہ اللہ تعالے کیونکر اپنی رضا قبول نہیں کرتا تو ناخیر کی صورت مین طالب کو دعا کا چھوڑنا نچاہیے اس لیئے کہ کلام مجید مین ہے عسیٰ ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم وعسیٰ ان تحبوا شیئا وھو شر لکم واللہ یعلم وانتم لاتعلمون یعنے بعض چیز تم مکروہ جانتی ہو اور واقع مین وہ تمہارے لیئے بہتر ہوتی ہے اور تم کسی چیز کو بہتر جانتے ہو اور وہ تمہارے حق مین بُری ہوتی ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہین جانتے پس آدمی اپنی بھلائی بُرائی نہین جانتا اسیلیے بندہ کو لازم ہے کہ بندگی کی بجا آوری مین لگا رہے اور اُسی کو حاکم پروردگار سمجھے یہہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے چنانچہ حاکم نے روایت کیا کہ اللہ تعالی ایک مومن کو قیامت مین بلا دیگا اور سامنے کھڑا کر کے پوچھیگا کہ اے میرے بندہ مین نے حکم کیا تھا کہ تو مجھسے دعا کرے اور مین نے وعدہ کیا تھا کہ مین دعا قبول کرونگا آیا تو نے دعا کی تھی وہ کہیگا کہ ہان اے پروردگار پھر اللہ فرمائیگا کہ تو نے کوئی دعا ایسی نہین کی کہ مین نے قبول نہ کی ہو کیا فلانے دن تو نے دعا نہین کی تھی کہ تیرا وہ غم کہ تجھپر اوترا تھا دور کر دون اور مین نے وہ غم تجھسے دور کر دیا وہ عرض کرے گا سچ ہے اے پروردگار پھر فرمائیگا کہ وہ دعا تو مین نے دنیا مین جلد قبول کی تھی اور فلانے روز پھر تو نے دعا کی تھی دوسرے غم کے اوترنے پر کہ اُسکو دور کر دون تو تو نے اُس غم کا دور ہونا نہ دیکھا وہ عرض کرے گا ہان اے پروردگار تو فرماے گا کہ مین نے تیرے لیئے اُس دعا کے بدلہ مین جنت کی ایسی ایسی نعمتین ذخیرہ کر رکھی ہین اسی طرح اور حاجتون کو پوچھکر یہی فرمائیگا پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن نے کوئی دعا نہ کی ہوگی کہ اللہ تعالے اُسکا ایک کرنا یا ذخیرہ رکھنا بیان نفرماے مومن اُسوقت یہہ کہیگا کہ کاش میری کوئی دعا دنیا مین جلد قبول نہ ہوتی یہہ حدیث اختصار سے ایک بڑی حدیث کا ذکر کیا اُسکو ملا علی قاری نے اور شیخ فخر الدین نے لکھا ہے کہ دعا بندہ مسلمان کی خدا کے نزدیک دنیا مین بیشک مقبول ہوتی ہے لیکن مصلحت کے لیئے کبھی اُسکو دنیا ہی مین دیتا ہے اور کبھی آخرت مین اس کے لیئے ذخیرہ کرتا ہے حاصل یہہ کہ دعا وہ بندگی ہے کہ بلا کے اوترنے یا اوترنیکے خوف کے وقت بندہ کو اُسکا حکم ہوا ہے جیسے نمازون کے لیئے اُن کے وقت آنے پر حکم ہوا ہے ✤

نظم

از دعا نبود مراد عاشقان ✤ جز سخن گفتن بآن شیرین دہان ✤ ای اخی دست از دعا کردن مدار ✤ با قبول و بارد او چکار گر اجابت کردشان فہو المراد ✤ ورنہ با دیدار نقد آیند شاد ✤ ورکند رد لذت آن بیشتر ✤ بہر تقریب سخن بار دگر

الذکر کو یہہ بیان ہے ذکر کی فضیلت کا **ف** ذکر کی فضیلت قرآن مجید کی آیتون سے ثابت ہے مثل اس آیہ کی فاذکرونی اذکرکم یعنے تم یاد کرو مجکو مین یاد کرونگا تم کو اور سفیان ابن عیینہ نے کہا ہے کہ مجھے حدیث قدسی پہونچی ہے کہ حق سبحانہ وتعالے نے فرمایا کہ مین نے اپنے بندون کو ایسی چیز دمی ہے کہ اگر جبرئیل و میکائیل کو دیتا تو اُن کو بڑی نعمت دیتا وہ یہہ آیہ ہے فاذکرونی اذکرکم اور احیاء العلوم مین ثابت بنانی سے نقل کیا ہے کہ اُنھون نے کہا کہ مین جانتا ہون جسوقت کہ پروردگار مجکو یاد کرتا ہے یارون نے تعجب کیا اور پوچھا کہ کیونکر جانتے ہو اُنھون نے کہا کہ جب مین اُس کو

یاد کرتا ہون تو وہ بھی مجھے یاد کرتا ہے اور شیخ علی متقی نے لکھا ہے کہ ذکر یہہ ہے کہ غفلت و نسیان سے نجات ہو اور حضور قلب ہمیشہ حق کے ساتھہ خدا تعالے کا نام زبان و دل سے لیتا رہے اور افضل یہہ ہے کہ ذکر دل اور زبان دونو سے ہو اور اگر ایک سے ہو تو دل سے ذکر کرنا افضل ہے ایسا ہی کہا ہے نووی نے شرح مسلم مین برابر ہے کہ ذکر اسم ذات کا ہو یا کسی صفت کا صفات آلہی یا کسی حکم کا اُس کے احکام سے یا کسی فعل کا اُس کے افعال سے اس صورت مین علم کلام اور فقہ کا تقریر کرنے والا اور مدرس اور مفتی اور واعظ ذاکر ہین اور اللہ تعالے کی عظمت اور جلال کو سوچنے والا بھی ذاکر ہے نحو یقول اللّٰہ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُ الحديث خ م ت س ق اللہ تعالے فرماتا ہے کہ مین اپنے بندہ کے اُس گمان کے ساتھہ ہون جو مجھسے رکھتا ہے اور مین اُس کے ہمراہ ہون یعنے توفیق اور رحمت اور مدد سے جب وہ مجکو یاد کرتا ہے تو وہ اگر مجکو یاد کرتا ہے اپنے جی مین تو مین اُسکو یاد کرتا ہون اپنے جی مین اور اگر وہ یاد کرتا ہے مجکو جماعت مین یعنے آدمیونکی تو مین یاد کرتا ہون اُسکو اُس جماعت مین کہ بہتر ہے اُس کی جماعت سے یعنے فرشتون کی جماعت مین آخر حدیث تک نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسای ابن ماجہ نے ف مین بندہ کے اُس گمان کے ساتھہ ہون جو مجھسے رکھتا ہے اس کا یہہ مطلب ہے کہ بندہ سے اُس کے گمان کے موافق معاملہ کرتا ہون اور اُس سے وہ ہی کرتا ہون جو مجھسے توقع رکھتا ہے اور غرض اس سے رغبت دلانی ہے اس بات کی کہ اللہ تعالے کے خوف پر امید کو غالب رکھے اور گمان اچھا رکھے کہ وہ مجکو معاف کرے گا چنانچہ ایک روایت مین آیا ہے کہ اللہ تعالے ایک شخص کو دوزخ مین لیجانے کا حکم فرمائیگا جب وہ دوزخ کے کنارہ پر پہونچے گا تو پھر اہیگا اور عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار میرا گمان تیرے ساتھہ اچھا تھا اللہ تعالی فرمائیگا کہ اُس کو پھیر لاؤ انا عند ظن عبدی بی اور امید کی حقیقت یہہ ہے کہ عمل کرے اور بخشش کا امیدوار رہے بدون عمل کے امید رکھنا بے فائدہ ہے اور ذکر نفس سے مراد دل سے ذکر کرنا یا زبان سے آہستہ پڑھنا ہے اور اللہ تعالے کے جی مین یاد کرنے سے یہہ مقصود ہے کہ اُس کی حال کی اطلاع کسی مخلوق کو نہ ہو یا یہہ کہ ثواب اُسکو خفیہ اپنے آپ ہی عنایت فرماتے کسی دوسرے کے حوالہ نکرے یہہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ ذکر قلبی افضل ہے پھر زبان سے آہستہ ذکر کرنا کیونکہ وارد ہوا ہے کہ وہ ذکر خفی کہ جسکو فرشتہ اعمال لکھنے والے نہ سنین ستر درجہ افضل ہے اور یہہ بھی وارد ہوا ہے کہ ذکر مین سے بہتر ذکر خفی ہے اور جماعت بہتر سے مراد ملائکہ مقربین اور ارواح انبیا کی جماعت ہے تو یہہ حدیث مذہب معتزلہ کی دلیل نہین ہوسکتی جو کہتے ہین کہ فرشتہ افضل ہین سب انبیا اور بشر سے اور اس حدیث کا آخر یہہ ہے کہ اگر کوئی نزدیکی ڈھونڈے اور میری طرف ایک بالشت آوے تو مین نزدیکی ڈھونڈون اور اُس کی طرف ایک ہاتھ آؤن اور اگر کوئی میری طرف ایک ہاتھہ نزدیک ہو تو مین اُس کی طرف ایک پرس یعنے چار ہاتھہ نزدیک ہون اور اگر میرے پاس میانی چال سے آوے تو مین اُس کی طرف تیز چال سے آؤن حاصل یہہ کہ بندہ اگر تھوڑا سا رجوع خدا کیطرف کرتا ہے تو وہان سے توجہ اور التفات

اور رحمت اُس سے زیادہ ہوتی ہے ع وفخ اَلَا اُخبِرُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَزْکَاھَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ ت ق مس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مین تمکو نہ بتاؤن ایسی بات کہ تمہارے اعمال مین سب سے بہتر ہو اور تمہارے بادشاہ یعنے پروردگار کے نزدیک بہت ستھری ہو اور تمہارے درجون مین سب سے زیادہ بلند ہو یعنی جنت مین اور بہتر ہو تمہارے حق مین سونے اور چاندی کے خرچ کرنے سے اور نیز تمہارے لیے بہتر ہو اس بات سے کہ تم اپنے دشمنون یعنے کافرون سے جہاد مین ملو اور تم اُن کو مار ڈالو اور وہ تمکو مار ڈالین اصحاب نے عرض کیا کہ ہان خبر دیجئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بات اللہ کا ذکر ہے نقل کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ حاکم احمد نے ف اچھا ہونا ذکر کا اور اُس کا بلند درجہ ہونا اس لیئے ہے کہ تمام عبادات مالیہ اور بدنیہ شاقہ مثل سونے اور چاندی کے خرچ کرنے اور کفار سے لڑنے کے وسیلہ ہین خدا تعالےٰ کے تقرب کے اور ذکر اُن مین سے مقصود اعلیٰ ہے کیونکہ حدیث قدسی مین اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ انا جلیس من ذکرنی یعنے مین اُس کا ہمنشین ہون جو مجکو یاد کرتا ہے پس ذکر خلاصہ عبادات وطاعات کا ہوا اور ذکر کے اقسام مین سے تلاوت قرآن شریف افضل ہے چنانچہ اُس کی فضیلت آخر کتاب مین آویگی اور صرف ذکر کی نسبت پڑھنا پڑھانا علوم دین کا افضل ہے جیسے کہ اکثر حدیثون سے معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ یہہ ذکر بامعنی ہے اور عمل کا سبب ہے اور مشہور یہہ ہے کہ عبادت متعدی جس کا نفع غیر کو پہونچے عبادت لازم سے جس کا نفع خاص کرنے والے کو ہو افضل ہے لیکن یہہ حکم ذکر کے سوا اور عبادتون سے مخصوص ہے اور ذکر اُن سے مستثنیٰ ہے ولذکر اللہ اکبر ع وفخ مَا صَدَقَۃٌ اَفْضَلُ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ طس کوئی صدقہ بہتر خدا کے ذکر سے نہین نقل کیا اس کو طبرانی نے اوسط مین ف صدقہ اُس مال کو کہتے ہین جسکے دینے مین اللہ تعالےٰ سے ثواب کا امیدوار ہو اس حدیث مین فقراء صابرین کی تسلی ہے ع اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً یَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَھْلَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ تَنَادَوْا ھَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِکُمْ قَالَ فَیَحُفُّوْنَھُمْ بِاَجْنِحَتِھِمْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا الحدیث خ م ت اللہ تعالیٰ کے کچھہ فرشتہ ہین یعنے سوائے حفظہ کے کہ اُن کا مقصود ذکر کے حلقہ ہین راہون مین پھرتے ہین ذکر کرنے والون کو تلاش کرتے ہین یعنی تاکہ اُن سے ملین اور اُن کے لیئے دعا کرین تو جب اُن مین سے بعض ایک جماعت ایسی پاتے ہین جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہین تو آپس مین ایک دوسرے کو پکارتے ہین کہ آؤ اپنی حاجت کے پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتہ گھیر لیتے ہین ذاکرون کو اپنے پرون سے آسمان دنیا تک فرمایا آخر حدیث تک نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نے ف باقی حدیث یہہ ہے کہ جب فرشتہ جناب باری مین جاتے ہین تو پروردگار عالم اُن سے پوچھتا ہے حالانکہ انکی نسبت وہ زیادہ جانتا ہے کیا کہتے ہین میرے بندہ ملائکہ جواب مین عرض کرتے ہین کہ تجکو پاکی اور بڑائی سے

یاد کرتے ہین اور تیری تعریف کرتے ہین اور تجکو بزرگی سے یاد کرتے ہین تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ کیا اُنھون نے مجکو
دیکھا ہے فرشتہ عرض کرتے ہین کہ قسم اللہ کی اُنھون نے تجکو نہین دیکھا رب العزت فرماتا ہے کہ کیا حال ہو اگر وہ مجکو دیکھین فرشتہ
کہتے ہین کہ اگر وہ تجکو دیکھین تو تیری عبادت بہت کرین اور تیری بزرگی اور تسبیح زیادہ کرین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ پھر مجھسے کیا
مانگتے ہین فرشتے عرض کرتے ہین کہ تجھسے بہشت مانگتے ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا اُنھون نے بہشت دیکھی ہے عرض کرتے
ہین کہ قسم اللہ کی اے ہمارے رب اُنھون نے بہشت نہین دیکھی فرماتا ہے کہ کیا حال ہو اگر وہ بہشت دیکھین عرض کرتے ہین
کہ اگر دیکھین تو نہایت بہت زیادہ حریص ہون اور اُس کی طلب اور رغبت زیادہ کرین پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ کس چیز سے
پناہ مانگتے ہین فرشتہ عرض کرتے ہین کہ وہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہین فرماتا ہے کیا اُنھون نے دوزخ کو دیکھا ہے فرشتہ
کہتے ہین کہ اے رب قسم ہے اللہ کی اُنھون نے اُس کو نہین دیکھا فرماتا ہے کہ کیا حال ہو اگر وہ اُس کو دیکھین عرض کرتے ہین
کہ اگر وہ اُس کو دیکھین تو اُس سے بہت بھاگین اور اُس سے نہایت درجہ کو ڈرین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین تمکو گواہ کرتا ہون
کہ مین نے اُن کے گناہ بخشدیئے ایک فرشتہ اُن فرشتون مین سے عرض کرتا ہے کہ فلان شخص ذکر کرنے والون مین آبیٹھا
تھا وہ خود ذکر کرنے والا نہ تھا بلکہ کسی کام کو آیا تھا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ ایسے ہین کہ اُن کے پاس بیٹھنے والا بھی
بدبخت نہین ہوتا کذا فی المشکوۃ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ رَبَّهٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ خ۔ م۔
مثال اُس شخص کی کہ اپنے پروردگار کو یاد کرتا ہے یعنی ہمیشہ یا کبھی کبھی اور اُس شخص کی کہ اپنے پروردگار کو یاد نہین کرتا
یعنی مطلق یا کبھی کبھی مثال زندہ اور مردہ کی ہے نقل کیا اس کو بخاری اور مسلم نے ف حاصل یہ ہے کہ ذکر ذاکر کے دل کی
حیات ہے اور غفلت ذکر سے دل کی موت ہے تو جیسے زندہ اپنی زندگی سے بہرہ مند ہوتا ہے ایسا ہی ذاکر اپنے ذکر سے
بہرہ مند ہوتا ہے اور نہ یاد کرنے والا جسکو اپنے عمل سے بہرہ نہین مردہ کی مانند ہے جسکو زندگی سے کچھ فائدہ نہین ہوتا

شعر زندگانی نتوان گفت حیاتیکہ مراست ۔۔۔ زندہ آنست کہ با دوست وصالے دارد

ع وعنہ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ
عِنْدَهٗ م ت ق ف نہین بیٹھتی ایک قوم کہ یاد کرے اللہ تعالیٰ کو مگر اُن کو فرشتہ گھیر لیتے ہین یعنی وہ جو ذکر والون کو ڈھونڈتے
پھرتے ہین اور اُن کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور اُن پر خاطر کی تسکین اترتی ہے اور اللہ تعالیٰ اُن کو اُن لوگون مین یاد
کرتا ہے جو اُس کے پاس ہین نقل کیا اُسکو مسلم ترمذی ابن ماجہ نے ف سکینہ سے مراد دل جمعی ہے جس کے سبب سے دنیا
کی لذتون کی خواہش اور ماسوا اللہ کی لذت دل سے نکل جاتی ہے اور اللہ کے ساتھ حضور حاصل ہوتا ہے اور مراد ان لوگون
سے کہ اللہ تعالےٰ کے پاس ہین مقرب فرشتے ہین جنہون نے حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کے وقت جناب باری
مین عرض کیا تھا کہ تو ایسے شخص کو پیدا کرتا ہے کہ زمین مین فساد اور خونریزی کرے اللہ تعالیٰ اُن سے بطور فخر کے ذاکرون کا
ذکر فرماتا ہے کہ باوجود موانع نفس اور شیطان اور دوسرے علائق کے ہمارے ذکر سے غافل نہین رہتے ع یا رسول اللہ

اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَنْبِئْنِي بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ت ق حب مس

مص ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسلام کے احکام مجھپر بہت ہو گئے مجکو ایسی چیز بتاؤ جسکو دستاویز بناؤن آپ نے فرمایا کہ تیری زبان ہمیشہ تر رہے اللہ کے ذکر سے نقل کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے ف شرائع اسلام سے مراد اسلام کی علامتین ہین مثل نوافل کے جو مسلم کے صدق اسلام پر دلالت کرتی ہین اور کثرت کے یہہ معنے کہ تعداد مین اس حد کو پہونچین کہ مین سب کے کرنے سے عاجز ہون اور بعض کر دن تو یہہ حیرانی ہے کہ کونسی فضل ہے جسکو اختیار کرون اور تر زبان رہنے سے کنایہ ہے سہولت اور آسانی اور زبان کی روانی کا جیسے زبان کی خشکی سے کنایہ اُس کے رکنے کا ہوتا ہے پھر زبان سے مراد یا دل کی زبان ہے کیونکہ مونہہ کی زبان ہمیشہ ذکر سے تر نہین رہ سکتی یا مبالغہ کے طور سے مونہہ کی زبان کو فرمایا ہو یا اس سے یہہ غرض ہے کہ طاقت کے موافق تر رکھنی چاہیئے یا یہہ مقصود ہے کہ دل اور زبان دونون متفق رہین تو یہہ صورت نور علی نور ہے ع اٰخِرُ كَلَامٍ فَارَقْتُ عَلَيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ قُلْتُ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ حب ر ط

معاذ بن جبل کہتے ہین کہ آخر کلام جسپر مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا یعنی ین کو رخصت ہونیکے وقت یہہ تھا کہ مین نے عرض کیا کہ کونسا عمل اللہ کے نزدیک بہت پیارا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ عمل یہہ ہے کہ تو اُس حال مین مرے کہ تیری زبان تر ہو اللہ کے ذکر سے نقل کیا اس کو ابن حبان بزار طبرانی نے ف تر ہو یعنی بسہولت تیری زبان پر ذکر جاری ہو اس مین اس بات کا اشارہ ہے کہ اعمال کا خلاصہ ذکر آلہی ہے اور اُس کا مدار حسن خاتمہ پر ہے جیسے کہ وارد ہوا ہے کہ جو بندہ لا الٰہ الا اللہ کہے اور اسی کلمہ پر مرے وہ بہشت مین داخل ہو گا اور نیز اشارہ ہے اس بات کا کہ ذکر کا لازم کرنا حالت حیات مین مرنیکے وقت ذکر کرنے کا سبب ہوتا ہے چنانچہ روایت کیا گیا ہے كَمَا تَعِيْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ وَكَمَا تَمُوْتُوْنَ تُحْشَرُوْنَ یعنے جس طرح جیتے رہو گے اُسی طرح مروگے اور جسطرح مروگے اُسی طرح اُٹھائے جاؤگے قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ مَا اسْتَطَعْتَ وَاذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ كُلِّ حَجَرٍ وَّشَجَرٍ وَّمَا عَمِلْتَ مِنْ سُوْءٍ فَاَحْدِثْ لِلّٰهِ فِيْهِ تَوْبَةً اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةُ بِالْعَلَانِيَةِ ط معاذ ابن جبل کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مجکو کچھہ نصیحت کرو آپ نے فرمایا کہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کا تقوی لازم کر جب تک تو طاقت رکھے اور اللہ کو یاد کر ہر پتھر اور درخت کے پاس اور جو کچھہ تو نے برائی یعنے گناہ یا غفلت کی ہو تو خالص اللہ کے واسطے اُس بُرائی کے باب مین توبہ پیدا کر پوشیدہ تو بہ پوشیدہ گناہ مین اور ظاہر تو بہ ظاہر گناہ مین نقل کیا اسکو طبرانی نے ف معاذ بن جبل نے یمن کو جانیکے وقت ہی یہہ عرض کیا تھا مگر ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ امر حدیث سابق سے پیشتر عرض کیا ہو گا اور تقوی کے معنے ہین حرام چیزون سے پرہیز کرنا اور متابعت ہوا اور ارتکاب فواحش سے بچنا اور حقیقت مین تقوی یہہ ہے کہ حدود آلہی کی محافظت کرے اور اُس کے عہدون کو وفا کرے اور یہہ کئی قسم پر ہے عوام کا تقوی تو یہی ہے کہ احکام

آلہی کی فرمان برداری کرے اور منع کی ہوئی چیزون سے بچارہے اور خواص کا تقوی یہہ ہے کہ بندہ اپنے پروردگار
کے ساتھ اُس چیز مین کہ اُسکے حق مین مقدر ہے موافق رہے حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ متقی وہ ہے جو اپنے
حق مین کسی سے سواے خدا کے نیکی کی امید نرکھے آور یاد کرنا نزدیک ہر درخت اور پتھر کے اشارہ ہے مقام مشاہدہ کیطرف
کہ ہر چیز دلیل ہے خداتعالی کی وحدانیت پر یعنے جو چیز دیکھے جانے کہ اُس کی قدرت کاملہ سے پیدا ہوئی ہے اور اُس کا بنانیوالا
ایک ہے کوئی اُسکا شریک نہین اور حدیث کے جملہ اخیر سے یہہ معلوم ہوا کہ جیسا گناہ کیا ہے ویسے ہی توبہ کرے اگر گناہ پوشیدہ
کیا تھا تو توبہ بھی پوشیدہ کرے اور اگر ظاہر کیا تھا توبہ بھی ظاہر کرے مستحب یون ہی ہے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ بمجرد گناہ کے صادر
ہونیکے توبہ کرنی واجب ہے چنانچہ نووی سے منقول ہے کہ بعد گناہ کے توبہ کرنی بغیر ڈھیل کے واجب ہے اگرچہ گناہ
صغیرہ ہو پس اگر توبہ مین تاخیر کرے گا تو ایک دوسرا گناہ ترک واجب کا اُسکے ذمہ ہوگا ح وفخر مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ عَمَلاً أَنْجَى لَهُ
مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ط ا مص کسی آدمی نے کوئی عمل نہین کیا کہ اُسکو اللہ کے عذاب سے
زیادہ نجات دینے والا ہو بہ نسبت ذکر آلہی کے نقل کیا اسکو طبرانی احمد ابن ابی شیبہ نے ف یعنے ذکر کی برابر کوئی عمل اللہ کے
عذاب سے قیامت کو چھٹکارا نہین کروانے کا تو اس سے معلوم ہوا کہ ذکر سب سے افضل ہے قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا أَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ حَتّٰى يَنْقَطِعَ قَالَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ط مص طس
صط صحابہ نے عرض کیا اور نہ جہاد اللہ کی راہ مین یعنی کیا جہاد بھی زیادہ چھٹکارا کرانے مین ذکر کی برابر نہین آپ نے
فرمایا کہ نہ جہاد اللہ کی راہ مین مگر اس طرح کہ اپنی تلوار سے مارے یہان تک کہ تلوار ٹوٹ جاوے فرمایا اسکو یعنی ولا الجہاد کو
حتی ینقطع تک تین بار نقل کیا اسکو طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے اور طبرانی نے اوسط اور صغیر مین ف اور نہ جہاد یعنی جو جہاد
ذکر سے خالی ہو اور جس جہاد مین ذکر بھی ہو تو وہ نرے ذکر سے افضل ہوگا حاصل یہہ کہ نرا ذکر افضل ہے دوسرے نری عبادت
سے جو ذکر سے خالی ہو لیکن جب ذکر کسی عمل کے ساتھ ہوگا تو بیشک وہ عمل نرے ذکر سے افضل ہوگا کذا ذکر علی او نہیقی نے
عبداللہ بن عمرؓ سے اس طرح روایت کیا ہے ولا ان یضرب بسیفہ یعنی بجای الا کے ولا روایت کیا ہے اس روایت سے
معلوم ہوا کہ اگر جہاد اس مرتبہ کو پہونچے کہ تلوار ٹوٹ جائے تب بھی ذکر سے افضل نہین پس ان دونون حدیثون مین مخالفت
ہوئی حنفی نے کہا کہ ترجیح ایک حدیث کی دوسرے پر ضروری ہوئی یا کہین کسی راوی کو وہم ہوا اور کوہستانی نے آسان توجیہ
نقل کی ہے وہ یہہ ہے کہ الا ان یضرب بسیفہ بدل ہے جہاد سے اور لفظ الا زائد ہے اس صورت مین یہہ حدیث ابن عمرؓ کے
اس حدیث کے مخالف نہین کہ بیہقی نے روایت کی ہے اور نہ حدیث الا اخبرکم بخیر اعمالکم کے اور نہ باقی اُن حدیثون کے جو دلالت
رکھتی ہین ذکر کی فضیلت پر جہاد خاص سے فخر فقیر کہتا ہے کہ حرز ثمین مین ہے کہ ضمیر ینقطع کی سیف کی طرف ہے اور
حنفی نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ ضمیر راجع ہو جہاد کرنے والے یا کافر کی طرف یعنے تلوار سے مارے یہان تک کہ خود فنا ہو یا دشمن
مرجاوے انتہے لَوْ أَنَّ رَجُلًا فِيْ حِجْرِهِ دَرَاهِمُ يُقَسِّمُهَا وَآخَرُ يَذْكُرُ اللّٰهَ كَانَ الذَّاكِرُ لِلّٰهِ أَفْضَلُ ط

انتہی

اگر ایک ہو کہ اُس کی گود مین درم ہون وہ اُن کو بانٹتا ہو یعنے اور ذکر نکرتا ہو اور دوسرا آدمی ذکر کرتا ہو اللہ کا یعنے اور درم نہ بانٹتا ہو تو اللہ کا ذکر کرنے والا افضل ہوگا یعنے درم بانٹنے والے سے نقل کیا اُس کو طبرانی نے ف اس لیئے کہ جو اللہ کو یاد کرتا ہے اللہ بھی اُسکو یاد کرتا ہے اور اللہ کا یاد کرنا اپنے بندہ کو ہر چیز سے افضل ہے ع اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ جب تم گذرو جنت کے باغون مین تو میوہ کھاؤ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ جنت کے باغ کیا ہین آپ نے فرمایا کہ ذکر کے حلقہ نقل کیا اس کو ترمذی نے ف معنے یہہ ہین کہ جب گذرو تم ایسے لوگون پر کہ یاد کرتے ہون اللہ کو ایک مکان مین تم بھی اُن کے ساتھ اللہ کا ذکر کرو یا اُن کے ذکر سنو اس لیئے کہ وہ جنت کے باغون مین ہین اب بھی اور آیندہ کو بھی اللہ تعالی نے فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان یعنی جو شخص کہ اپنے پروردگار کے پاس کھڑے ہونے سے ڈرے اُس کے لیئے دو جنت ہین بعضون نے دو جنت کے معنے یہہ بھی لکھے ہین کہ ایک جنت دنیا مین یعنے ذکر کے حلقہ اور دوسرے عقبے مین اور میوہ کھاؤ کے یہہ معنے کہ ایسی چیز کرو کہ جنت کے باغون کا میوہ حاصل ہونیکا سبب ہو مثل تسبیح اور تحمید اور تہلیل کے اور بعضے شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ ذکر کے حلقون سے مراد مسجدین ہین اس دلیل سے کہ دوسری حدیث مین یون وارد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنت کے باغون مین گذرو تو تم اُن مین چرو ابوہریرہ رضی نے عرض کیا کہ وہ کیا ہین آپ نے فرمایا کہ مسجدین ابوہریرہ رضی نے کہا کہ اُن کا چرنا کیا ہے آپ نے فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر مگر ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ ظاہر تر یہہ ہے کہ یہان مطلق حلقہ مراد ہین اور مسجد کے حلقہ افضل ہوتے ہین اور نووی نے کہا کہ اس حدیث مین اس کا اشارہ ہے کہ جیسے ذکر کرنا مستحب ہے ذکر کے لیئے بیٹھنی بھی مستحب ہے ع وَفِيْ خَبَرٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سَيَعْلَمُ اَهْلُ الْجَمْعِ الْيَوْمَ مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ فَقِيْلَ مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ مِنَ الْمَسَاجِدِ ص اللہ تعالی فرماتا ہے قریب ہے کہ جانین گے جمع والے یعنے قیامت والے اُس دن کہ کون ہین لایق اکرام کے یعنے جن پر اللہ تعالی انعام اور بخشش کریگا صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کون ہین اکرام والے آپ نے فرمایا کہ ذکر کی مجلسون یعنی مسجد والی نقل کیا اس کو ابن حبان طبرانی ابو یعلی نے ف من المساجد بیان ہے مجالس کا اور بعض نسخون مین فی ہے بجاے من کے یعنے وہ مجلس والے ذکر کے کہ مسجد مین واقع ہے مقصود یہہ کہ دنیا اور بازار دنیا کو ترک کر کے مسجدون مین ذکر آلہی مین مشغول ہوے اس حدیث مین اشارہ ہے کہ اللہ کا ذکر کرنا مسجدون مین غیر مسجدون کی نسبت افضل ہے ع مَا مِنْ اٰدَمِيٍّ اِلَّا لِقَلْبِهٖ بَيْتَانِ فِيْ اَحَدِهِمَا الْمَلَكُ وَفِي الْاٰخَرِ الشَّيْطَانُ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ وَضَعَ الشَّيْطَانُ مِنْقَارَهٗ فِيْ قَلْبِهٖ وَوَسْوَسَ لَهٗ ۔ مص کوئی آدمی ایسا نہین جسکے دل مین دو مکان نہ ہون اُن مین سے ایک مین فرشتہ ہوتا ہے یعنے جو اچھی باتین اور خدا کا ذکر الہام کرتا ہے اور دوسرے مین شیطان ہوتا ہے کہ وسوسون اور غفلت کا پردہ ڈالتا ہے تو جب آدمی اللہ کو یاد کرتا ہے یعنی فرشتہ کی الہام کی وجہ سے تو شیطان پیچھے کو کھسک جاتا ہے اور جب اللہ کو یاد نہین کرتا یعنی الہام کے فرشتہ کی روگردانی سے تو شیطان اپنی چونچ اُس کے

دل مین رہتا ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے ف وسوسہ ڈالتا ہے کہ غفلت کے باعث ہون
اور جب تلک آدمی ذکر نہین کرتا اُس کے ساتھ شیطان کا یہی حال رہتا ہے ع فقیر کہتا ہے کہ مرقات مین ہے کہ
بعض عارفون نے اللہ تعالی سے التجا کی کہ کیفیت شیطان کے وسوسہ کی مجکو دکھلا دے تو اُس بزرگ نے شیطان کو دیکھا کہ
بائین شانہ کی ہڈی کے پیچھے مچھر کی سی سونڈ لیے بیٹھا ہے اور اسی سونڈ کو دل مین رکھکر آدمی کو وسوسہ مین ڈالتا ہے انتہے ۔
مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ
وَعُمْرَةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ وَدت انْقَلَبَ بِأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ۔ ط ۔ جو کوئی فجر کی نماز پڑھے جماعت مین پھر بیٹھا ہوا یاد کرتا رہے
اللہ کو یہان تک کہ آفتاب نکلے یعنی نیزہ کی مقدار اونچا ہو جائے کہ نماز کی کراہت نہ رہے اُس وقت وہ شخص دو رکعت نماز
پڑھے تو اُس کو ثواب مثل حج کے ثواب کے ہوتا ہے یعنی بوجہ جماعت مین فرض کے ادا کرنیکے اور مثل ثواب پوری پوری
پوری عمرہ کے یعنی بوجہ اس سنت کے ادا کرنیکے نقل کیا اس کو ترمذی نے اور طبرانی کی روایت مین کانت لہ الی آخرہ کی
عوض یون آیا ہے انقلب الخ یعنی پھرتا ہے وہ شخص حج اور عمرہ کا ثواب لیکر ف بیٹھا ہوا یاد کرتا رہے یعنی برابر ذکر کی
حالت مین رہے خواہ کھڑا ہو یا بیٹھا ہو یا لیٹا ہو لیکن بیٹھے رہنا افضل ہے ہان جس صورت مین کوئی دوسری عبادت پیش
آوے مثلاً طواف کے لیے یا نماز جنازہ کے واسطے یا مثل درس مین حاضر ہونیکو کھڑا ہو تو ایسی صورتون مین بیٹھے رہنے
کی فضیلت نہ رہے گی اور اس نماز کو نماز اشراق کہتے ہین اور اس حدیث مین اشارہ ہے اس بات کا کہ لازم نہین کہ جہان
نماز پڑھے وہین بیٹھا رہے بلکہ جائز ہے کہ صف مین سے جگہہ بدل کر جہان چاہے ذکر کے لیئے بیٹھے کیونکہ مقصود اصلی
وقت کا ذکر مین مشغول رہنا ہے اگرچہ گہر مین ہو یا دوکان مین ہان افضل یہی ہے کہ مسجد مین جہان نماز پڑھی ہے وہین
بیٹھا رہے ع ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ بِمَنْزِلَةِ الصَّابِرِ فِي الْفَارِّينَ ۔ ر طس ۔ اللہ کا یاد
کرنے والا غافلون مین یعنی جو لوگ بازارون کی بیع وشرا مین مشغول ہو کر خدا کی یاد سے غافل ہون بجاے صابر یعنی نمازی
مجاہد کی ہے بھاگنے والون مین یعنی کفار کی لڑائی سے نقل کیا اس کو بزار نے اور طبرانی نے اوسط مین ف اگرچہ
بھاگنا جائز ہو تب بھی صبر کرنے کا بڑا درجہ ہے کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے ان اللہ مع الصابرین یعنی اللہ تعالے صبر
کرنے والون کے ساتھ ہے ۔ ع ۔ مَا مِنْ قَوْمٍ جَلَسُوا مَجْلِسًا وَتَفَرَّقُوا مِنْهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيهِ إِلَّا كَأَنَّمَا
تَفَرَّقُوا عَنْ جِيفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔ مس ۔ ت ۔ حب ۔ اس ۔ جو لوگ بیٹھین کسی مجلس
مین اور اُس سے علحدہ ہون اور اُس مین خدا کا ذکر نکرین تو وہ گویا جدا ہون گے گدہے کے لاش سے اور یہہ مجلس اُن پر
حسرت ہوگی قیامت کے دن نقل کیا اُس کو حاکم ابوداؤد ترمذی ابن حبان احمد نسائی نے ف اس حدیث مین غفلت سے
نفرت دلانی اور ذکر کی رغبت دلانی ہے تو ذکر کرنے والے حلال کہانے والون کے مشابہ ہون گے اور گدہے کے
تخصیص اسلیئے ہے کہ حیوانات مین سے برا ہے خلاصہ یہہ کہ غفلت کی مجلس گدہے مردار کی مانند ہے اور اُس سے

علیحدہ ہونا ایسا ہے جیسے مردار سے جدا ہونا ع - وَمَا مَشٰى اَحَدٌ مَّشْيًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً وَمَا
اَوٰى اَحَدٌ اِلٰى فِرَاشِهٖ لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً نس حب اور جو کوئی چلا کسی راہ مین کہ اُسمین اللہ کو یاد نکیا تو یہہ ذکر نکرنا اُسپر
حسرت کا موجب ہوگا نقل کیا اسکو نسائی احمد ابن حبان نے ف اسی لئے حضرت صدیق اکبرؓ فرماتے تھے کہ کاش
مین گونگا ہوتا غیر ذکر خدا سے ع فقیر کہتا ہے کہ ترۃ بکسر فوقیہ وتخفیف اس کے معنے حسرت یا نقصان کے ہین مصنف نے
اپنے حاشیہ مین بمعنی نقصان لکھا ہے اور ایک نسخہ مین بجای ترۃ کی تبعۃ بفتح فوقیہ وسکون موحدہ ہے جسکے معنے انجام بد کے
ہین کذا فی الحرز اِنَّ الْجَبَلَ يُنَادِي الْجَبَلَ بِاسْمِهٖ اَیْ فُلَانُ هَلْ مَرَّ بِكَ اَحَدٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فَاِذَا قَالَ نَعَمْ اِسْتَبْشَرَ الْحَدِيثَ ط -
ایک پہاڑ پکارتا ہے دوسرے پہاڑ کو اُس کے نام سے یعنی جس نام سے مشہور ہو جیسے جبل احد وغیرہ اے فلان یعنے
اُس کا نام لیکر کہتا ہے کہ کیا گذرا تجھپر کوئی شخص جسنے اللہ کو یاد کیا ہو تو جب دوسرا پہاڑ کہتا ہے کہ ہان گذرا ہے تو پوچھنے والا
پہاڑ خوش ہوتا ہے فرمایا آخر حدیث تک نقل کیا اس کو طبرانی نے ف انسؓ سے روایت ہے کہ اسی طرح ہر صبح وشام زمین کا
ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑے سے پوچھتا ہے کہ آیا تجھپر کسی نے نماز پڑھی ہے یا ذکر کیا ہے جب دوسرا ٹکڑا کہتا ہے کہ ہان
تو پوچھنے والا ٹکڑا اُس کو اپنے آپ سے بزرگ جانتا ہے اور جو بندہ کسی زمین کے ٹکڑے پر نماز پڑھتا ہے یا ذکر کرتا ہے
تو وہ ٹکڑا اُس کے حق مین اُس کے پروردگار کے سامنے اُس کی نماز یا ذکر کی گواہی دیگا اور جس دن وہ بندہ مرتا ہے
وہ ٹکڑا اُس پر روتا ہے ع اِنَّ خِيَارَ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُرَاعُوْنَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ وَالْاَظِلَّةَ لِذِكْرِ اللّٰهِ مس
اللہ کے اچھے بندے وہ ہین جو سورج اور چاند اور ستارون اور سایون یعنی درختون اور دیوارون وغیرہ کے سایون کی
یاد الٰہی کے واسطے محافظت کرتے ہین نقل کیا اس کو حاکم نے ف یعنے ستارون کے چلنے اور نکلنے اور ڈوبنے کا
انتظار کرتے ہین حاصل یہہ کہ اچھے بندے وہ ہین کہ اکثر اوقات ذکر اور نماز اور وظائف مین مشغول رہتے ہین اور اوقات کے
پہچاننے کیواسطے ان چیزون کو دیکھتے رہتی ہین طخ لَيْسَ يَتَحَسَّرُ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَّا عَلٰى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ وَلَمْ
يَذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى فِيهَا طس جنت والے حسرت نکرینگے مگر اُس ساعت پر کہ اُن پر گذری ہو جس مین اُنھون نے اللہ تعالیٰ
کو یاد نکیا نقل کیا اس کو طبرانی اور ابن سنی نے ف یہہ حسرت قیامت مین جنت مین داخل ہونیسے پہلے ہوگی اس لئے
کہ بعد دخول جنت کے کچھہ حسرت نہوگی اُس مین چین وفراغت کے سوا اور کچھہ نہ ہوگا آور نہ یاد کیا ہو اللہ کو یعنی اگرچہ چپکا
رہا ہو تو کیا حال ہوگا اُن کا جو اُس ساعت مین بیہودہ اور گناہ کی باتون مین مشغول رہین مقصود یہہ ہے کہ دنیا ایک
ساعت ہے اس مین طاعت کرتا کہ روز قیامت ندامت نہ ہو ع اَكْثِرُوا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ حب ا ص ي ك
اللہ کی یاد بہت کرو یہان تک کہ لوگ کہین ذاکر کو کہ دیوانہ ہین نقل کیا اس کو ابن حبان احمد ابو یعلی ابن سنی نے ف یعنی
بعض جاہل اور غافل ذاکر کے حق مین کہین کہ دیوانہ ہے اسی لیئے امام غزالی رح نے کہا ہے کہ اگر اصحاب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم ہماری زمانہ مین ہوتے تو لوگ اُن کو دیوانہ کہتے اور وہ لوگون کو یہہ کہتے کہ یہہ لوگ قیامت پر ایمان نہین لائے ہین

پس ذاکر کو لائق ہے کہ لوگون کے کہنے پر خیال نکرے اور ذکر بہت کرتا رہے اور حقیقت مین بڑی بزرگی ہے کہ انبیا
علیہم الصلوٰۃ کا خطاب جو افضل بشر ہین ذاکر کو ملتا ہے کیونکہ بعض احمق انبیا کو بھی دیوانہ کہتے تھے - ع كَانَ يَأْمُرُهُنَّ
يُرَاعِيْنَ التَّكْبِيْرَ وَالتَّقْدِيْسَ وَالتَّهْلِيْلَ وَاَنْ يَّعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ - د - ت -
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حکم فرمایا کرتے کہ اللہ اکبر اور سبحان الملک القدوس اور لا الہ الا اللہ کی نگہبانی کیجائے
اور یہہ کہ ہریک ان کلمات سے اونگلیون پر گنے جاوین اس کی وجہ یون فرمائی کہ اونگلیان پوچھی جائنگی اور اُن کو بلوایا جایگا
یعنے اللہ تعالے اونگلیوان مین گویائی پیدا کریگا تاکہ اونگلیون والیکے عمل پر گواہی دین نقل کیا اسکو ابوداؤد و ترمذی نے ف
نگہبانی کیجاوین یعنی گنتی کے ساتھ پڑہے جائین چنانچہ حدیثون مین تعداد دسوا اور تینتیس وغیرہ نماز کے بعد بعض کلمات کے لیئے
آئی ہے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ شمار کرنا تسبیحات وغیرہ کا اونگلیون سے مستحب ہے ع وفخر فقیر کہتا ہے
کہ اونگلیون پر شمار کرنے کو عقد انامل کہتے ہین ہر عدد کے لیئے اونگلیون کو ایک وضع خاص پر رکہنا ہوتا ہے اکثر لوگ اُس کی
کیفیت سے واقف ہین اور دونون ہاتون کی اونگلیون پر ایک کم دس ہزار شمار ہو سکتے ہین - عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ
وَالتَّقْدِيْسِ وَالتَّهْلِيْلِ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ - مص اے عورتو لازم کر واپنے اوپر سبحان اللہ اور
سبحان الملک القدوس اور لا الہ الا اللہ کہنا اور ذکر سے غافل نہو ورنہ رحمت سے بہولائی جاؤگی نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے
ف فقط ان الفاظ پر رغبت دلانی مقصود نہین بلکہ ہر طرح کا ذکر اور ہر وقت غفلت کا دور ہونا مراد ہے اور معنی یہہ ہین کہ اگر
تم ذکر کو چھوڑ دوگی تو رحمت سے باز رہوگی اور ثواب سے محروم اللہ تعالی فرماتا ہے فاذکرونی اذکرکم تم مجکو یاد کرو مین تمکو
یاد کرونگا اور نیز فرمایا کذلک اتتک ایاتنا فنسیتہا وکذلک الیوم تنسی یعنی اسیطرح تیرے پاس ہماری آیتین آئین اور تو اُن کو
بھولا اور اسیطرح آج تو بھلایا جاویگا یعنے رحمت سے بوجہ ذکر کے بھولنے کے - ع رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ بِيَمِيْنِهٖ س ابن عمرؓ کہتے ہین کہ مین نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ سبحان اللہ کہنے کو اپنی دہنے
ہاتھ پر گنتے تھے نقل کیا اس کو نسائی نے - لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَّذْكُرُوْنَ اللهَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ
الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَعْتِقَ اَرْبَعَةً مِّنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَّذْكُرُوْنَ اللهَ تَعَالٰى مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ
اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَعْتِقَ اَرْبَعَةً د آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا بیٹھنا اُن لوگون کے ساتھ کہ اللہ کو
یاد کرتے ہین فجر کی نماز کے بعد سے آفتاب کے نکلنے تک مجکو اس سے زیادہ محبوب ہے کہ مین آزاد کرون چار شخص اسمعیل
علیہ السلام کی اولاد سے اور میرا بیٹھنا اُن لوگون کے ساتھ کہ اللہ کو یاد کرتے ہین عصر کی نماز سے لیکر آفتاب کے غروب تک
مجکو محبوب تر ہے اس بات سے کہ آزاد کرون چار شخصون کو روایت کیا ابوداؤد نے ف حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد کو
اسلیئے فرمایا کہ وہ عرب سے افضل و حسب و نسب مین آپ کے شریک ہین اور ان دونون وقتون کی تخصیص اسلیئے فرمائی کہ فرشتے
اعمال لکہنے والے جمع ہوتے ہین اور آدمیون کے آرام اور خرید و فروخت کا وقت ہوتا ہے کذا ذکر علی - سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ

قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۞ مرت قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ ۞ مر قَالَ الْمُسْتَهْتَرُوْنَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَثْقَالَهُمْ فَيَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِفَافًا ۞ ت آگے بڑھ گئے مفردون یعنی تنہا چلنے والی سبکبار صحابہ نے عرض کیا کہ کون ہین مفردون یارسول اللہ نقل کیا اس کو مسلم اور ترمذی نے یعنی سوال کے روایت کرنے مین دونون متفق ہین اور جواب مین مختلف آپ نے فرمایا کہ مفردون وہ مرد ہین کہ خدا کو بہت یاد کرین اور وہ عورتین ہین کہ خدا کو بہت یاد کرین نقل کیا اس جواب کو مسلم نے اور ترمذی نے یہہ جواب نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا مفردون وہ لوگ ہین کہ شیفتہ و فریفتہ ہوں اللہ کی یاد مین کہ ذکر دور کرے گا اُن سے اُن کی بوجھ یعنے گناہ تو وہ قیامت کے دن ہلکے پھلکے آوینگے ف المفردون صفت کا سوال ہے یعنے کیا صفت ہے مفردون کی آپ نے جواب مین فرمایا کہ تنہائی حقیقی اعتبار کے لائق وہ ہے جو نفس کے تنہائی اللہ کے ذکر کے لیئے ہو اور یہہ ارشاد اُس وقت تھا کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کوہ جمدان پر کہ مدینہ سے ایک منزل ہے پہونچے تو صحابہ مشتاق وطن کے ہوئے بعضے چھڑے ہوکر اوروں سے پہلے وطن کو روانہ ہوئے پیچھے رہنے والون کو آپ نے فرمایا کہ گھر قریب پہونچا جلد چلو کہ بعض چھڑے ہوکر آگے پہونچ گئے صحابہ نے صفت چھڑون کی پوچھی آپ نے ارشاد فرمایا جسکا حاصل یہ ہے کہ معنے ان مفردون کے ظاہرین اس سے کیا سوال کرتے ہو بلکہ نیکیون کے سبقت کرنے والون کو پوچھو اور یہہ وہ لوگ ہین جنہون نے اللہ کے ذکر کے لیے اپنے نفس کو خالص اور تنہا کیا اور کثرت ذکر سے مراد مواظبت اور ہمیشگی ذکر کی ہے بدون غفلت کے اور اگر غفلت ہو بھی جاوے تو جلد اس سے ہوشیار ہو کر ذکر مین مشغول ہو اور ابن عباس رضؓ نے کہا کہ ذکر کی کثرت حاصل ہوتی ہے نمازون کے بعد اور صبح و شام سوتے بیٹھتے ذکر کرنے سے چنانچہ حدیث شریف مین منقول ہے۔ سیل و ع۔

اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ يَحْيٰى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ يَّعْمَلَ بِهَا وَيَاْمُرَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يَّعْمَلُوْا بِهَا وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اَنْ قَالَ وَاٰمُرُكُمْ اَنْ تَذْكُرُوا اللّٰهَ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِيْ اَثَرِهٖ سِرَاعًا حَتّٰى اِذَا اَتٰى عَلٰى حِصْنٍ حَصِيْنٍ فَاَحْرَزَ نَفْسَهٗ مِنْهُمْ كَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى ۞ ت حب مس اللہ تعالے نے یحیی پسر زکریا علیہما السلام کو پانچ باتون کا حکم کیا یعنے توحید اور نماز اور روزہ اور صدقہ اور ذکر کا کہ وہ خود عمل کرے اُن پر اور بنی اسرائیل کو حکم کرے کہ وہ بھی اُن پر عمل کرین اور بیان فرمایا حضرت نے حدیث کو یعنی حدیث طویل ہے ساری بیان فرمائی یہان تک کہ یحیی علیہ السلام نے کہا کہ مین تمکو حکم کرتا ہون کہ اللہ کو یاد کرو کیونکہ یاد کرنے والے کی مثال اُس شخص کے مانند ہے کہ دشمن اُس کے پیچھے دوڑتا ہوا نکلا یعنی تاکہ اُس کو پکڑ لے یہان تک کہ جب وہ آیا ایک مضبوط قلعہ پر تو اپنی جان کو اُس دشمن سے بچا لیا اسیطرح بندہ اپنے نفس کو شیطان سے نہین بچاتا مگر اللہ تعالی کے ذکر سے نقل کیا اس کو ترمذی ابن حبان حاکم نے ف میرک شاہ نے کہا کہ باقی حدیث یحیی علیہ السلام کی ان یعملوا بہا کے بعد یون ہے وانہ کان یبطی بہا الی آخرہ ہم اختصار کرکے

لیئے فقط معنے بیان کرتے ہین یعنی یحیی علیہ السلام ان باتون کے بجالانے مین تاخیر کرتے تھے اُن کو عیسے علیہ السلام نے
کہا کہ تمکو خدا تعالے نے پانچ باتونکا حکم دیا ہے کہ ان پر خود عمل کرو اور بنی اسرائیل سے کہو کہ عمل کرین تو اب تم یا خود اُن کو حکم
کر دیا یہہ کہ مین حکم کرون یحیی علیہ السلام نے کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ اگر تم مجہپر سبقت کروگے ان باتون پر عمل کرنیمین تو مین زمین میتن
دھنسایا جاؤن یا کوئی اور عذاب مجہپر آوے غرضکہ یحیی علیہ السلام نے لوگون کو بیت المقدس مین جمع کیا اور خود کھڑے ہوئے
اور لوگ بلندی پر بیٹہ گیئے پہر آپ نے لوگون سے کہا کہ اللہ تعالے نے مجکو حکم کیا ہے پانچ باتونکا کہ اُن پر خود عمل کرون اور
تمکو اُن پر عمل کرنے کا حکم دون اول اُن پانچ باتون کی یہہ ہے کہ تم عبادت کرو اللہ کی اور اُس کی ساتھہ کسی چیز کو شریک
نکرو جو کوئی اللہ کے ساتھہ شریک کرتا ہے اُس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی آدمی اپنے مال خاص سے سونے چاندی
کے بدلے ایک غلام خرید کر اُس سے کہے کہ یہہ میرا گھر ہے اور یہہ میرا کام ہے تو تو کام کر اور کمائی میرے حوالہ کر غلام
نے عمل کیا اور کمائی مالک کے سوا دوسرے کو دی تو بتاؤ کہ تم مین سے کون خوش ہوگا اگر اُس کا غلام ایسا ہو دوسرے
بات یہہ ہے کہ اللہ تعالے نے تمکو حکم کیا نماز کا تو جب تم نماز پڑھو تو دوسرے طرف التفات نکرو کیونکہ اللہ تعالی اپنے
بندہ کی نماز مین اپنا مونہہ اُس کی مونہہ کے مقابل رکہتا ہے جب تک کہ وہ دوسری طرف التفات نکرے تیسرے بات
یہہ کہ تمکو حکم کیا روزہ رکہنے کا اور روزہ دار کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی آدمی جماعت مین مشک کی تہیلی رکہتا ہو تو جماعت
کے سب آدمی اُس سے خوش ہوتے ہین یا مشک کی خوشبو اُن کو خوش کرتی ہے اسی طرح روزہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک
زیادہ خوشبو دار ہے بہ نسبت مشک کے اور چوتھی بات یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے تمکو صدقہ دینے کا حکم کیا اور اُس کی
مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی کو اُس کی دشمنون نے قید کیا اور اُسکے مشکین باندھکر آگے کر لیا تاکہ اُس کی گردن مارے
اُسنے کہا کہ مین تمکو اپنا سارا مال عوض دیتا ہون اور اپنے نفس کے بچانے کو سب مال دیدیا اور پانچوین بات یہہ ہے کہ
تمکو اللہ تعالے نے حکم کیا کہ یاد کرو تم اللہ کو فرمایا آخر تک یعنے جیسے متن مین مذکور ہے بعد اُس کے آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ آؤ مین تمکو اُن پانچ باتونکا حکم کرتا ہون کہ اللہ تعالے نے مجکو اُنکا حکم کیا ہے یعنے حاکم کے حکم کا سننا اور
اُس کی اطاعت اور جہاد کرنا اور ہجرت کرنا اور جماعت مین رہنا کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت علحدہ ہوا اُسنے
اسلام کا پہندا اپنی گردن سے نکال ڈالا مگر اس صورت مین کہ پہر آوے اور جو شخص جاہلیت کی پکار پکارے تو وہ دوزخیون
مین سے ہے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ نماز روزہ ادا کرتا ہو آپ نے فرمایا اگرچہ نماز پڑہتا ہو اور روزہ رکہتا ہو
پس تم پکارو اللہ تعالے کے پکارنے پر کیونکہ اے بندگان خدا تمہارا نام اللہ نے مسلمان مومن رکہا ہے یہہ روایت
ترمذی مین ہے اور نسائی نے روایت کیا کہ یہہ جو فرمایا کہ جو کوئی پکارے پکارنا جاہلیت کا یعنے کفار مین رسم تھی کہ جب
کوئی لڑائی مین عاجز ہوتا پکارتا یا آل فلان یعنی اپنی قوم کو پکارتا تو وہ لوگ اُس کی مدد کو دوڑ آتے خواہ پکارنے والا ظالم
ہوتا یا مظلوم تو آپ نے اس سے منع فرمایا کہ ظلم پر نہ پکارو اور نہ دوسرے کی اُسمین مدد بھی نکرو بلکہ اسلام اور حق کیطرف بلاؤ

ع ولیذکرن الله قوم فی الدنیا علی الفرش الممهدة یدخلهم الجنات العلی ص
قسم ہے اللہ کی کہ یاد کرینگے اللہ کو دنیا مین کچھ لوگ بچھے ہوئے فرشون پر اللہ اُن کو بلند بہشتون مین دخل کرے گا
نقل کیا اس کو ابو یعلی نے ف مصنف نے کہا کہ یہہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ بادشاہون اور امیرون اور
آسایش والون کو اُن کی رفاہیت وحشمت اللہ کی ذکر سے مانع نہین اُن کو بھی ذکر کا ثواب دیا جائیگا اور اللہ تعالے ذکر کے
عوض مین اُن کو خلد برین مین دخل کرے گا ان الذین لا تزال السنتهم رطبة من ذکر الله یدخلون الجنة
وهم یضحکون مو مص - جو لوگ ہمیشہ تر زبان رہین گے اللہ کی یاد سے وہ بہشت مین داخل
ہون گے ہنستے ہوئے نقل کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے موقوفا

دعا کے آداب کا بیان

آداب الدعاء یہہ آداب دعا کے ہین ف آداب
جمع ادب کی ہے ادب اُس کو کہتے ہین کہ اُس کا کرنا قول مین اور فعل مین اچھا ہو - ع منها ما یبلغ ان یکون
رکنا وان یکون شرطا وان یکون غیر ذلک من مامورات ومنهیات وغیرها بعض اُن مین سے
وہ ہین کہ رکن کے درجہ کو پہونچتے ہین اور بعض آداب شرط ہین اور بعض ان دونون کے سوا یعنے حکم کی ہوی چیزین
جیسے مستحبات اور منع کی ہوی چیزین جیسے مکروہات اور اس کے سوا جنکا کرنا بہتر ہو نکرنیسے ف رکن اُس کو کہتے ہین
کہ جس پر چیز موقوف ہو اور وہ چیز کے اندر داخل ہو جیسے تکبیر تحریمہ اور قیام اور قرات کہ نماز کے رکن ہین اور شرط اُس کو
کہتے ہین جو چیز کہ باہر ہو اور چیز اُس پر موقوف ہو جیسے نماز مین طہارت اور ستر عورت اور قبلہ رو ہونا شرط ہین ع
وهی تجنب الحرام فی المآکل والمشرب والملبس والمکسب م ت - اور آداب دعا کے یہہ ہین حرام سے بچنا کہانے مین
اور پینے مین اور پہننے مین اور کمائی مین نقل کیا اسکو مسلم اور ترمذی نے ف یہہ آداب دعا کی شرطین ہین اور حدیث
کے الفاظ مذکور نہین ہوے بلکہ مطلب اور حاصل حدیث کا ہے کہ حدیث مین آیا ہے کہ حرام سے پرہیز کرو کیون کہ
جس پیٹ مین حرام کا لقمہ ہوگا چالیس دن تک اُس کی دعا قبول نہ ہوگی فخر والاخلاص لله تعالی مس
اور خالص اللہ تعالے کے واسطے دعا کرنا نقل کیا اس کو حاکم نے ف دعا مین اخلاص کے یہہ معنی کہ دوسرے کو
اللہ کا شریک نکرے اور دکھلاوا نہ ہو اخلاص دعا کا رکن ہے اللہ تعالی فرماتا ہے فاذا رکبوا فی الفلک دعوا الله مخلصین
له الدین یعنی جب کشتی مین سوار ہوتے ہین تو اللہ سے دعا کرتے ہین درحالیکہ اللہ کے لیئے دین کو یعنی دعا کو خالص کرنے
والے ہوتے ہین ع وتقدیم عمل صالح وذکره عند الشدة م ت د اور اچھے عمل کا پہلے کرنا یعنی دعا سے پہلے کچھ
نیک کام کرے مثلا نماز پڑھے یا صدقہ دے یا اور کوئی نیکی کرے اور اچھے عمل کا یاد کرنا سختی کے وقت یعنی کچھ اپنی نیکی
یاد کرکے دعا کرے جیسے قصہ غار والون کا مشہور ہے اور اس کتاب کے خاتمہ مین مذکور نقل کیا اسکو مسلم ترمذی اور
ابو داود نے فقیر کہتا ہے کہ غار والون کے قصہ سے وہ قصہ مراد ہے جو حدیث مین مذکور ہے نہ قصہ اصحاب کہف اور
غار والون کا قصہ مختصر یون ہے کہ تین شخص کسی پہاڑ کی کہو مین تھے کہ اُس کے مونہہ پر ایک بڑا پتھر آگرا اُن مین سے

ایک نے والدین کی خدمت یاد کرکے دعا کی تو آسمان سوجھنے لگا دوسرے نے زنا سے اپنے محفوظ رہنے کا حال یاد
کرکے دعا کی تو پتھر زیادہ سرک گیا تیسرے نے ایک مزدور کی مزدوری نہین دی تہی اُسکو تجارت سے بڑہا کر بہت مال
اُسکے حوالہ کیا یہہ حال یاد کرکے دعا کی کہو کا موہنہ بالکل کہل گیا - وَالتَّنَظُّفُ وَالتَّطَهُّرُ عَلٰى حب مس اور صفائی یعنی
میل کچیل سے اور پاک ہونا یعنی نجاست سے نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان اور حاکم نے - وَالْوُضُوْءُ ع
وَاسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ ع وَالصَّلٰوةُ عَلٰى حب مس - اور دعا کے آداب مین سے ہے وضو کرنا یہہ صحاح ستہ مین
ہے اور قبلہ کیطرف موہنہ کرنا یہہ بھی صحاح ستہ مین ہے اور نماز پڑہنی نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان و حاکم
نے ف مراد یہہ ہے کہ دعا مانگنا بعد نماز کے واقع ہو کیونکہ نماز کا پہلے پڑہنا عمل صالح کے پیشتر کرنیکی قبیل سے
ہے وَالْجُثُوُّ عَلَى الرُّكَبِ عو اور دوزانو بیٹھنا نقل کیا اس کو ابو عوانہ نے وَالثَّنَاءُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَوَّلًا وَّاٰخِرًا
ع - اور دعا کے اول و آخر مین خدا تعالے کی تعریف کرنی نقل کیا اس کو صحاح ستہ مین وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ د ن س حب مس اور درود بہیجنا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح یعنی دعا کے اول
و آخر مین نقل کیا اس کو ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے وَبَسْطُ الْيَدَيْنِ ت مس اور کہولنا دونون
ہاتون کا یعنی مٹہیان بند نرکہے نقل کیا اس کو ترمذی حاکم نے ف منیۃ المصلی مین لکہا ہے کہ اگر ہاتھ کہلے نہین کہہ سکتا
تو ایسا کرے کہ ایک ہاتھ دوسرے پر رکہے فخر وَرَفْعُهُمَا ع وَاَنْ يَّكُوْنَ رَفْعُهُمَا حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ د امر
اور اُٹھانا دونون ہاتونکا آسمان کے طرف نقل کیا اس کو صحاح ستہ مین اور یہہ اُٹھانا دونون ہاتونکا مونڈہون کے
برابر ہو نقل کیا اسکو ابو داؤد احمد حاکم نے ف ہاتونکا اُٹھانا سینہ کے برابر بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت
ہوا ہے اور مستحب ہے کہ ہاتھ اُٹھانے مین مبالغہ کرے اگر کوئی امر مشکل پیش آوے کذا ذکر الفخر اور مطلق ہاتونکا اُٹھانا مستحب
نہین کیونکہ مستحب اُسی صورت مین ہے جس مین سنت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی وارد ہوئی ہو اسی لیے مثل حالت طواف
اُٹھانا مستحب نہین ع وَكَشْفُهُمَا مو اور کھلا رکہنا دونون ہاتونکا یعنی آستین وغیرہ سے نہ ڈہانکے یہہ حدیث موقوف ہے
ف خطابی پر موقوف ہے کہ شارحین حدیث سے ہے اور لانا لفظ مو کا اس جگہہ کہ نہ صحابی پر موقوف ہے نہ تابعی پر
اور نہ اس کی ساتھ کوئی رمز خالی مصنف کے تساہل سے نہین فخر وَالتَّاَدُّبُ م د ت س اور آداب پکڑنا یعنے
ادب سے رہنا نقل کیا اس کو مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نے ف یعنی اچھے اخلاق پیدا کرنا مثل سچ بولنے اور امانت
اور سخاوت وغیرہ کے ظاہر اور باطن اور قول و فعل مین یا یہہ کہ لحاظ ادب کرے اگرچہ بتکلف ہو فخر ع وَالْخُشُوْعُ مو
مص اور فروتنی کرنا دل سے نقل کیا اس کو موقوفا ابن ابی شیبہ نے ف مراد خشوع سے باطن کا سکون ہے
جسکو ظاہر کا سکون لازم ہے ح وَالتَّمَسْكُنُ مَعَ الْخُضُوْعِ ع ت اور ظاہر کرنا مسکینی اور ذلت کا تمام اعضا کی فروتنی کے
ساتھ نقل کیا اس کو ترمذی نے وَاَنْ لَّا يَرْفَعَ بَصَرَهٗ اِلَى السَّمَاءِ م س اور یہہ کہ دعا کرنے والا اپنی آنکھ آسمان کیطرف

نہ اُٹھاوے نقل کیا اس کو مسلم اور نسائی نے ف مصنف نے کہا کہ آنکھ کا آسمان کو نہ اُٹھانا نماز کی حالت مین مراد ہے
اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ کسی دعا مین نہ اُٹھاوے خواہ نماز مین ہو یا خارج نماز کے وَاَنْ یَّسْئَلَ اللّٰہَ تَعَالٰے
بِاَسْمَائِہِ الْحُسْنٰی وَصِفَاتِہِ الْعُلٰی حب مس۔ اور یہہ کہ اللہ تعالی سے دعا کرے بوسیلہ اُس کے اچھے نامون کے
اور بطفیل اُس کی بڑی صفتون کے نقل کیا اس کو ابن حبان حاکم نے ف وصفاتہ عطف تفسیری ہے اس لیئے کہ اسماء
حسنی شامل ہین صفات کو با سماء حسنی سے مراد وہ اسم ہین جو علم ہین اور صفات سے مراد اسماء صفتی ع وَاَنْ یَّجْتَنِبَ السَّجْعَ
وَتَکَلُّفَہٗ خ اور یہہ اجتناب کرے قافیہ بندی سے اور بہ تکلف قافیہ لانیسے نقل کیا اس کو بخاری نے ف وتکلفہ بھی
عطف تفسیر ہے سجع پر حاصل یہہ کہ تکلف کر کے قافیہ بندی منع ہے اس لیئے کہ یہہ امر حضور قلب سے باز رکھتا ہے اور اگر
خو بخود بہ مقتضای طبیعت شگفتہ قافیہ ظاہر ہو تو مضایقہ نہین بلکہ اچھا ہے جیسے دعاء سرور عالم مین ہے اللہم انی اعوذ بک
من علم لاینفع وقلب لایخشع ودعاء لایسمع ونفس لاتشبع۔ ع وَاَنْ لَّا یَتَکَلَّفَ التَّغَنِّیَ بِالْاَنْغَامِ مو اور یہہ کہ تکلف نکرے
دعا کے گانے کا خوش آوازیون سے یعنی موسیقی کی طور پر نقل کیا اس کو موقوفا ف یہہ بھی خالی تسامح سے نہین فخ
فقیر کہتا ہے کہ حرز ثمین مین ہے کہ اس روایت کا ابتک پتا نہین لگا کہ کس صحابی پر موقوف ہے اور کونسی کتاب مین مذکور
ہے وَاَنْ یَّتَوَسَّلَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِاَنْبِیَائِہٖ خ رمس اور یہہ کہ دعا مین وسیلہ پکڑے اللہ تعالی کیطرف اُسکی
پیغمبرون کا نقل کیا اس کو بخاری بزار حاکم نے ف وسیلہ پکڑنا عمر فاروق کی حدیث سے دعا طلب بارش مین ثابت
ہے یعنی اُنھون نے اس طرح دعا مانگی اللہم انا کنا نتوسل الیک بنبینا صلے اللہ علیہ وسلم فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا
فاسقنا فیسقون اور نیز حدیث عثمان بن حنیف سے کہ اندہے کے باب مین ہے وسیلہ ثابت ہوتا ہے اور ایسا ہی دعاء
آدم علیہ السلام سے کہ اُنھون نے یہہ کہا تھا یارب اسالک بحق محمد ان تغفرلی مؤلف نے کہا کہ وسیلہ پکڑنا مستحبات مین
سے ہے فخ ع فقیر کہتا ہے کہ عثمان بن حنیف کی حدیث ترمذی مین ہے جس کا مختصر مضمون یہہ ہے کہ ایک اندہے نے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ آپ میری بینا ہونے کے لیئے دعا فرمائے آپ نے خود دعا نہین
فرمائی بلکہ اُس کو یہہ ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر کے یون دعا کرے کہ الہی مین تجھسے سوال کرتا ہون اور تیری بارگاہ مین
تیری پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو سفارشی پیش کرتا ہون آخر حدیث تک وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِہٖ خ اور وسیلہ پکڑے
نیکون کا یعنی انبیا کے سوا صدیقون اور علما و صلحا کا وسیلہ پکڑے نقل کیا اسکو بخاری نے ف صالح وہ ہے جو اللہ
تعالے کے حق کو پورا ادا کرنے پر قائم ہو جیسے بندون کے حق ادا کرنیکو قائم ہوتا ہے۔ ع وَخَفْضُ الصَّوْتِ۔ ع
اور آواز کا پست کرنا نقل کیا اس کو صحاح ستہ مین ف یہہ کمال ادب ہے کہ اپنے مولی کے سامنے آہستہ کلام کرے
کیونکہ وہ جانتا ہے چپکے سے دعا کرنیکو اور آیہ ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ یعنے دعا کرو اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے سے اسی

سلہ یعنے الٰہی ہم اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ تیرے سامنے کیا کرتے تھے تو ہمکو مینہ دیتا تھا اور اب ہم تیرے سامنے فدیعہ کرتے اپنے پیغمبر کے
چچا یعنے حضرت عباس کو تو ہمکو مینہ عنایت کر تو اس دعا سے اُن پر مینہ برستا تھا ۱۲

مضمون پر دلالت کرتی ہے اور بعض سلف سے منقول ہے کہ آہستہ سے دعا کرنا ستر درجہ فضیلت رکہتا ہے پکار کر دعا کرنے سے
ع وفح والاعتراف بالذنب ع اور اپنے گناہ کا اقرار کرنا نقل کیا اس کو صحاح ستہ میں ۔ واختیار الادعیۃ
الصحیحۃ المأثورۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فانہ لم یدع حاجۃ الی غیرہ د س اور اختیار کرنا ان صحیح دعاؤنکا جو
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین کیونکہ انہون نے کوئی حاجت نہین چہوڑی اپنے سوا دوسرے کی طرف یعنی دعا
اور غیر دعا کے باب مین آپ کے سوا دوسرے کی احتیاج نہین ہے نقل کیا اس کو ابو داؤد اور نسائی نے ف
اولے یہہ ہے کہ وہ دعائین پڑہے ہر حال مین جو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوئی ہین ملا علی قاری نے
کہا کہ مین نے وہ دعائین جمع کی ہین جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین اور کسی وقت اور حالت سے مخصوص نہین
مین نے اس مجموعہ کا نام حزب اعظم اور ورد افخم رکہا ہے وہ بلا شک ان دعاؤن سے بہتر ہے کہ بعض مشائخ کیا رنے
جمع کی ہین مثلاً حزب البحر اور چہل اسما اور اوراد کبرویہ اور زینیہ دوسرے دعاؤن کا تو کیا ذکر ہے مثل دعا سیفی اور اقداح
وغیرہ کے کہ ان کی اصل ہی معلوم نہین وتخیر الجوامع من الدعاء د اور اختیار کرنا جمع کرنے والی دعاؤنکا نقل کیا
اس کو ابو داؤد نے ف جامع دعائین وہ ہین جنکے لفظ تھوڑے ہون اور معنی بہت اور دین و دنیا کے مطالب کو
شامل ہون مثلاً ربنا اٰتنا فی الدنیا آخر آیہ تک ع ۔ وان یبدأ بنفسہ وان یدعو لوالدیہ واخوانہ المؤمنین م
اور یہہ کہ شروع کرے اپنے نفس سے اور دعا کرے اپنے ماباپ کے واسطے اور اپنے مؤمنین بہائیوں کے لیئے نقل کیا
اس کو مسلم نے ف اپنے نفس سے شروع کرے یعنی اول اپنے لیئے دعا مانگے پہر جس کے لیئے چاہے مثلاً یون
کہے اللہم اغفرلی ولوالدی وان لا یخص بالدعاء ان کان اماما دت ق اور یہہ کہ اپنے نفس کو خاص نکرے
دعا سے اگر امام ہو نقل کیا اس کو ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ نے ف یہہ ادب منہیات سے ہے معنی یہہ ہین کہ اگر
لوگون کا امام دعا مین ہو مثلاً قنوت وغیرہ پڑہے اور وہ دعا کرتا رہے اور مقتدی آمین کہتے رہین جیسے مذہب امام شافعی ح
کا ہے تو اس صورت مین اگر اپنے نفس کو دعا مین خاص کرے تو خیانت ہے لیکن جب سجدہ مین یا التحیات یا ان کے
سوا مین امام اپنے نفس کے لیئے دعا کرے تو خیانت نہین چنانچہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے کذا فی الحصین
اور اگر امام نے اپنے لیئے بہی دعا کی اور پیچہے مقتدیون کو بہی شریک کر لیا تو اپنے نفس کا خاص کرنا نہوا بلکہ اگر ساری
دعا مین اپنے لیئے ہی دعا کرتا رہے تو یہہ صورت تخصیص کی ہے اور یہی ممنوع ہے کذا قال استاذی وان یسأل العزم
ع اور یہہ کہ سوال کرے پختہ قصد سے یہہ صحاح ستہ مین ہے ف یعنی مثلاً یون دعا کرے اغفرلی واعطنی یعنے
تو مجکو بخشش اور تو مجکو دے یون نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو دے اور نچاہے تو مت دے ع ۔ وان یلح عو ویعظم الرغبۃ عو
اور یہہ کہ دعا کرے رغبت یعنی نہایت خواہش سے نہ بے پروائی سے نقل کیا اس کو ابن حبان ابو عوانہ نے وان یحضر
قلبہ ویحسن رجاءہ مس ۔ اور یہہ کہ دعا کو تہ دل سے نکالے

کوشش اور محنت سے اور اپنے دل کو حاضر کرے اور اپنی اچھی امید رکھے نقل کیا اسکو حاکم نے ف الفاظ حدیث کے
یہہ ہین ادعوا الله وانتم موقنون بالاجابة فان الله لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاه یعنے الله سے دعا کرو پذیرا ہونیکے یقین کیساتھ
اسلیئے کہ الله تعالی دعا قبول نہین کرتا غافل اور کہیلنے والے دل سے اور دعا کے قبول ہونے مین اپنے گناہون کی
نظر نکرے بلکہ پروردگار کے رحمت اور کرم پر نظر کرے شیطان نے اپنی زندگی قیامت تک مانگی اُس کی دعا قبول کی
پھر تمکو کیسے محروم کرے گا ع وَاَنْ یُّکَرِّرَ الدُّعَاءَ خ م ۔ اور یہہ کہ دعا کئی دفعہ کرے یعنی ایک ہی مجلس مین یا کئی مجلسون مین
نقل کیا اس کو بخاری اور مسلم نے واقله التثلیث د ے اور کم سے کم تکرار دعا کو تین بار کہا ہے نقل کیا اسکو
ابو داؤد اور ابن سنی نے ف ابن مسعود رضی الله عنه سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے الله علیه وسلم دوست رکہتے
تھے کہ کم سے کم دعا تین بار ہو اور اوسط پانچ بار اور اکمل سات بار کذا فی فتح المبین وَاَنْ یُّلِحَّ فِیْهِ س مس عو اور یہہ کہ دعا مین
مبالغہ کرے نقل کیا اسکو نسائی حاکم ابو عوانہ نے ف مقصود یہہ ہے کہ دعا پر مداومت کرے ایک دو بار پر اکتفا نکرے
کیونکہ آنحضرت صلے الله علیه وسلم نے فرمایا ان الله یحب الملحین فی الدعاء یعنی الله تعالی دوست رکھتا ہے دعا مین
مبالغہ کرنے والون کو مص وَاَنْ لَّا یَدْعُوَ بِاِثْمٍ وَّلَا قَطِیْعَةِ رَحِمٍ م ت اور یہہ کہ دعا نکرے گناہ کے لیئے اور
ناتے کے کاٹنے کے واسطے نقل کیا اس کو مسلم اور ترمذی نے ف گناہ کی دعا سے یہہ مراد ہے کہ ایسی چیز کی
دعا کرے جسکے سبب سے گناہ مین پڑے مثلاً یون دعا کرے کہ الٰہی مجکو بہت مال دے کہ ناچ رنگ مین خرچ کرون یا
اسی طرح کی اور کوئی دعا کرے کہ بڑی بے ادبی ہے اور ناتے کے کاٹنے کی دعا اس طرح ہے کہ الٰہی فلانے رشتہ دار
سے مجھسے جدائی ہو جاوے اور مین اُس سے سلوک نکرون تو یہہ صورت تخصیص بعد تعمیم ہوی کیونکہ قطع رحم گناہ مین
داخل ہے تو پھر اُس کو زیادتی اہتمام کے سبب سے جدا بیان کر دیا ع وَاَنْ لَّا یَدْعُوَ بِاَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ س
اور یہہ کہ دعا نکرے اُس بات کی جس سے کہ فراغت ہو چکی ہو نقل کیا اس کو نسائی نے ف یعنی مثلاً جسکا قد لمبا ہو گیا
وہ یون دعا نکرے کہ ٹھنگنا ہو جاؤن اور اس کے سوا اور ایسی ہی چیزین بہت ہین ع وَاَنْ لَّا یَعْتَدِیَ فِی الدُّعَاءِ
بِاَنْ یَّدْعُوَ بِمُسْتَحِیْلٍ اَوْ مَا فِیْ مَعْنَاهُ خ ۔ اور یہہ کہ حد سے تجاوز نکرے دعا مین اس طرح کہ محال یا کسی
دعا مانگے مثلاً نبوت طلب کرے یا ایسی دعا کہ محال کے معنے مین ہو نقل کیا اس کو بخاری نے ف محال کے معنی مین جو
جیسے یون دعا کرے کہ آسمان نیچے اُتر آوے اور زمین اوپر چڑھ جاوے اور زندہ جاوید رہنے اور جوانی کے پھر آنی
کی دعا بھی محال یا معنے محال مین سے ہے کیونکہ ہر امر مقدر کا بدلنا محال ہے ع وَاَنْ لَّا یَتَحَجَّرَ د س ق
اور یہہ کہ تنگ نکرے خدا کی رحمت کو نقل کیا اس کو بخاری ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے ف یعنے یون کہے کہ یا الله
مجکو بخش میری سوا کسی کو نہ بخش کیونکہ ایسا کہنا الله کی رحمت کو تنگ کرتا ہے ع وَاَنْ یَّسْاَلَ حَاجَاتِهٖ کُلَّهَا ت حب
اور یہہ کہ خدا سے اپنی سب حاجتین مانگے نقل کیا اس کو ترمذی ابن حبان نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ چاہیے

کہ تم مین سے ایک اپنے پروردگار سے اپنی تمام حاجتین مانگے یہان تک کہ اگر تسمہ جوتی کا ٹوٹ جاوے ور ہانڈی کے
نمک کے حاجت ہو تو وہ بھی اسی سے مانگے فخ - وَتَامِیْنُ الدَّاعِیْ وَالْمُسْتَمِعِ خ م د س اور آداب دعا
مین سے ہے دعا کرنے والے اور سننے والے کا آمین کہنا یعنی بعد دعا کے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابو داؤد نسائی نے
ف حدیث مین مروی ہے کہ جو لوگ جمع ہون اور بعض دعا کرین اور بعض آمین کہین اللہ تعالے ان کی دعا قبول
کرتا ہے فخ وَمَسْحُ وَجْهِهٖ بِيَدَيْهِ بَعْدَ فَرَاغِهٖ د حب ق مس اور اپنے دونون ہاتھ دعا سے فراغت پانے کے
بعد موتہہ پر پھیرنا یعنی ایک ہاتھ متکبرون کی طرح نہ پھیرے نقل کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی ابن حبان ابن ماجہ حاکم نے
ف موتہہ پر ہاتھ اس لیے پھیرتے ہین کہ قبول ہونیکی برکت کہ ہاتھ پر پہونچتی ہے موتہہ پر پہونچ جاوے جو اشرف
اعضا ہے وَاَنْ لَّا يَسْتَعْجِلَ بِاَنْ يَّسْتَبْطِئَ الْاِجَابَةَ اَوْ يَقُوْلَ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ خ م د س ق
اور یہہ کہ جلدی نکرے اس طرح کہ قبول ہونے مین دیر سمجھے یا یون کہے کہ مین نے دعا کی تھی میرے واسطے مقبول
نہوی نقل کیا اس کو بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے ف دونون باتون مین یہہ فرق ہے کہ اول صورت
امید کے مقام مین ہوتی ہے اور دوسرا قول نا امیدی کے مقام مین ع اٰدَابُ الذِّكْرِ یہہ ذکر کے آداب ہین
کہ ان کی رعایت ذکر کے وقت لازم اور مستحب ہے قَالَ الْعُلَمَاءُ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ الْمَوْضِعُ الَّذِيْ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ
نَظِيْفًا خَالِيًا حدیث کے علمانے بیان کیا ہے کہ لائق یون ہے کہ جس جگہہ مین اللہ تعالے کا ذکر کرے وہ
پاکیزہ اور خالی ہو ف یعنے پاکیزہ کوڑے کرکٹ میل کچیل سے تو نجاست سے بطریق اولی پاک ہونا چاہیئے کیونکہ یہہ
اللہ تعالے کی تعظیم ہے اسی لئے مستحسن ہے کہ ذکر بزرگ مکانون مین مانند مساجد وغیرہ کے کرے بلکہ چاہیئے کہ ذکر کی
مجلس کو خوشبو سے معطر رکھے کہ حضور ملائکہ کی جگہہ ہے اور خالی ہو ایسی چیزون سے کہ وسوسہ ڈالین غرضکہ یہہ تنبیہہ ہے
اسپر کہ دل جو رب کا گھر ہے دنیا کی محبت کی نجاست سے پاک ہو اور غیرون کے رہنے سے خالی یعنے دل مین خطرہ
ماسوی اللہ کا نہ آوے ع فخ وَاَنْ يَّكُوْنَ الذَّاكِرُ عَلٰۤى اَكْمَلِ الصِّفَاتِ الْمُتَقَدِّمَةِ اور یہہ کہ ذکر کرنے والا
پیشتر کی کامل صفات سے متصف ہو ف یعنی جو صفتین آداب دعا مین مذکور ہوئین مثلاً حرام سے بچنا اور طہارت
اور اخلاص کرنا اور با وضو ہونا اور دوزانو بیٹھنا وغیرہ سب ذکر کے بھی مناسب ہین اور کامل تر اس لئے کہا کہ ذکر کا مرتبہ
افضل ہے کیونکہ ولذکر اللہ اکبر یعنی اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے منصوص ہے ع وَاَنْ يَّكُوْنَ فَمُهٗ نَظِيْفًا اور یہہ کہ اس کا موتہہ پاک ہو
ف یعنی حقیقی نجاست سے اور حکمی سے مانند جھوٹ اور غیبت اور دوسرے بری باتون کے ع وَاِنْ كَانَ فِيْهِ تَغَيُّرٌ
اَزَالَهٗ بِالسِّوَاكِ اور اگر موتہہ مین کچہہ تغیر ہو یعنی چپ رہنے یا کہانے یا سونے کے باعث تو اسکو مسواک سے دور
کرے ف اور اگر دل مین تغیر ہو تو اسکو توبہ سے دور کرے ع وَاِنْ كَانَ جَالِسًا فِيْ مَوْضِعٍ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ اور اگر کسی جگہہ مین
بیٹھا ہو تو قبلہ کو موتہہ کرلے ف اس مین اشارہ ہے کہ چلنے والے کو قبلہ رو ہونا شرط نہین اور چاہیئے کہ ذکر کو

آداب ذکر

بیٹھنے کے حالت پر موقوف نرکھے اور خدا کی یاد سے غافل نرہے خواہ کہڑا ہو یا بیٹھا اور اگر کہڑا ہو یا کروٹ سے لیٹا
یا چت لیٹا ہو تب ہی قبلہ رو ہو جاوے کہ وارد ہوا ہے خیر المجالس ما استقبل بہ القبلۃ یعنے بہتر ین مجلس وہ ہے
جس مین قبلہ کو مونہہ کیا گیا ہو ع متخشعا متذللا بسکینۃ ووقار یا فروتنی کرنے والا ہو یعنی دل مین
ذلیل جاننے والا ہو یعنی ظاہر مین فروتنی اور ذلت اگرچہ بتکلف حاصل ہون تسکین اور خاطر جمعی کے ساتھ ف آنکہ
بند کرنی اس باب مین بڑا دخل رکہتی ہے کیونکہ اس فعل سے ظاہر کے حواس رک جاتے ہین اور باطن کے حواس کہلنے کا
باعث ہوتا ہے شعر چشم بند ولب بہ بند و گوش بند ۔ گر نہ بینی نور حق بر ما بخند ع وحضور قلب یا اور حضور دل کے
ساتھ ف حضور دل سے ذکر کرنا ذکر کے اقسام مین افضل ہے کیونکہ ذکر سے مقصود حضور قلب ہی ہے پروردگار کے
ساتھ اگرچہ غافل ذکر کرنے والے کو بھی ثواب ہوتا ہے مگر مرتبہ مین بہت فرق ہوتا ہے یتدبر ما یذکرہ ویتعقل
تامل کرے اُن الفاظ مین جن سے ذکر کرتا ہے اور اُن کے معنی سمجھے فان جھل شیئا تبین معناہ تو اگر کسی چیز کو یعنی
جو متعلق لغت اور اعراب سے ہے نجانے تو اُس کے معنی تحقیق کرے ف اس مین تنبیہ ہے اس بات کی کہ حضور کے
ساتھ تھوڑا سا ذکر کرنا بہتر ہے بہت سے ذکر سے جس مین جہالت اور سستی ہو ع ولا یحرص علی تحصیل الکثرۃ بالعجلۃ
اور حرص نہ کرے بہت سا ذکر حاصل کرنیکی جلد پڑہنے کے سبب سے ف اس لیئے کہ جلد بازی باعث ہوتی ہے ذکر
مین غفلت کرنیکی اور یہہ بات مطلوب کے خلاف ہے اسلیئے کہ مقصود حضور ہے محبوب کے ساتھ ع فلذا استحبوا
ان یمد صوتہ بقولہ لا الہ الا اللہ تو اسی واسطے یعنی تامل اور سمجھنے اور حرص نکرنے کے واسطے علمانے
یہہ بات پسند کی ہے کہ لا الہ الا اللہ کہنے پر اپنی آواز لمبی کرے ف آواز لمبی کرے یعنی جہان مد چاہیئے مثلاً الف لفظ
لا پر اور اُسکو بھی پانچ الف کی مقدار سے زیادہ نکرے اور لفظ اللہ پر ٹہرنا جائز نہین کہ اُس سے کفر کا خوف ہے پھر معلوم
کرنا چاہیئے کہ آواز کے طول کرنے سے چلانا نہین سمجھا جاتا کیونکہ چلانا ممنوع ہے اور ہمارے بعض علمانے تصریح
کی ہے کہ مسجد مین آواز کا بلند کرنا اگرچہ ذکر مین ہو حرام ہے ع وکل ذکر مشروع واجبا کان او مستحبا لا یعتد
بشیء منہ حتی یتلفظ بہ ویسمع نفسہ اور جو ذکر شریعت مین اُس کا حکم ہے فرض ہے یا مستحب ہے یا
اس مین سے کچھہ معتبر نہین یہان تک کہ اگر اُسکو زبان سے بولے اور اپنے نفس کو سناوے ف یہہ حکم اس ذکر کا ہے
جسکو شارع نے زبان سے ادا کرنیکا حکم دیا ہے جیسے نماز مین قراءت اور التحیات وغیرہما کا پڑھنا تو اُسکے یہہ معنی نہین
کہ جو کوئی اللہ کو اپنے دل مین بدون زبان سے بولنے کے یاد کرے وہ شرع مین معتبر نہین اسلیئے کہ ذکر کی ہمیشگی ان
ذکر قلبی سے متصور نہین ہوتی بلکہ دل کا ذکر افضل قسم ہے کہ وارد ہوا ہے خیر الذکر الخفی وخیر الرزق ما یکفی یعنی بہتر ذکر خفی ہے
اور بہتر رزق وہ ہے جو کفایت کرے ع وافضل الذکر القرآن الا فیما شرع بغیرہ ۔
اور بہترین ذکر کا قرآن پڑہنا ہے مگر ایسی جگہہ مین کہ قرآن کے سوا دوسرا ذکر مشروع ہے ف مثلا رکوع اور سجدہ مین

تسبیحات مشروع ہین تواس جگہہ قرآن پڑہنا مکروہ ہے ع وَلَيْسَ فَضْلُ الذِّكْرِ مُنْحَصِرًا فِي التَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ
وَالتَّكْبِيْرِ بَلْ كُلُّ مُطِيْعٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِيْ عَمَلٍ فَهُوَ ذَاكِرٌ اور فضیلت ذکر کی لاالہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنے
مین منحصر نہین بلکہ جو کوئی کسی کام مین اللہ تعالے کی فرمان برداری کرنے والا ہے تو وہ ذکر کرنے والا ہے یعنے حکما
ف یہی مضمون سعد بن جبیر رح نے اس شعر مین لکھا ہے شعر ذکر گفتن ہمہ آن نیست کہ گوئی اللہ + ذکر آنست کزو
یاد کنی وقت گناہ + فحو فقیر کہتا ہے کہ عمل سے مراد مطلق کام ہے مثلاً چلنا اور بیٹھنا اور سونا اور خرید و فروخت اور کہانا
اور پینا وغیرہ اور حکما اس لئے کہا کہ اُسنے خدا تعالے کا حکم اپنے فعل مین ملحوظ رکہا تو گویا اُسنے خدا کو یاد رکہا اور اُس کے
حکم سے غافل نہین ہوا کذا فی الحرز قَالُوْا وَاِذَا وَاظَبَ الْعَبْدُ عَلَى الْاَذْكَارِ الْمَاْثُوْرَةِ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ صَبَاحًا وَّمَسَاءً وَّفِي الْاَحْوَالِ وَالْاَوْقَاتِ الْمُخْتَلِفَةِ لَيْلًا وَّنَهَارًا كَانَ مِنَ
الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ علما نے کہا کہ جب بندہ مداومت کرتا ہے اُن ذکرون پر کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے منقول ہین صبح مین اور شام مین اور مختلف احوال اور وقتون مین رات کو اور دن کو تو ایسا شخص اُن لوگون
مین سے ہوتا ہے جو اللہ تعالی کا بہت ذکر کرین مرد ہون یا عورت ف یعنی جس مرد اور عورت نے منقول ذکرونکی
مداومت کی تو وہ اللہ کے بہت ذکر کرنے والے مردون اور عورتون سے متصور ہون گے جن کی فضیلت پہلے
گذری اور اُن کے حق مین اللہ نے فرمایا اعد اللہ لہم مغفرۃ واجرا عظیما یعنے اللہ نے اُن کے لیے گناہون کی بخشش اور
بڑا ثواب مہیا کیا ہے ع وَيَنْبَغِيْ لِمَنْ كَانَ لَهٗ وَظِيْفَةٌ فِيْ وَقْتٍ مِّنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ اَوْ عَقِيْبَ صَلٰوةٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَفَاتَتْهُ
اَنْ يَّتَدَارَكَهٗ وَيَاْتِيَ بِهٖ اِذَا اَمْكَنَهٗ اور جس شخص کا کوئی وظیفہ کسی وقت مین رات یا دن سے یا نماز کے بعد یا اس کے
سوا یعنے ہفتہ مین یا مہینہ مین یا سال مین مقرر ہو اور وہ اُس سے فوت ہو جاوے یعنے عذر سے یا بلا عذر تو اُس کو
لائق ہے کہ اُسکا تدارک کرے اور جب اُس سے ہو سکے وظیفہ مذکور پڑہ لے ف یعنے جس وقت قادر ہو وظیفہ
ادا کرے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کا رات کا وظیفہ فوت ہو جاوے اور وہ اُسکو فجر اور ظہر کی نماز
کے درمیان ادا کرے تو لکہا جاتا ہے کہ گویا اسنے رات ہی کو پڑہا تہا ع وَلَا يُهْمِلُهٗ لِيَعْتَادَ الْمُلَازَمَةَ عَلَيْهِ
وَلَا يَتَسَاهَلَ فِيْ قَضَائِهٖ اور اُسکو بالکل نہ چہوڑے تاکہ ملازمت کے عادت پڑی رہے یعنی وظیفہ
مداومت اور محافظت کی عادت رہے اور اُس کے قضا پڑہنے مین سستی نکرے اَوْقَاتُ الْاِجَابَةِ دعا کے قبول
ہونے کے اوقات کا بیان یعنی ایسے وقت جن مین دعا بہت قبول ہوتی ہے لَيْلَةُ الْقَدْرِ ت س ق مس
اون اوقات مین سے ایک شب قدر ہے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نے ف طبرانی نے بہت سے
علما سے نقل کیا ہے کہ شب قدر مین درخت سجدہ کرتے ہین اور اُس شب مین بیدار رہنے کا بڑا ثواب آیا ہے اور
مختار یہہ ہے کہ اکثر رات یعنے آدہی سے زیادہ جاگتے رہنا معتبر ہے اور اگر ساری رات جاگے اور ملال و خلل کا

موجب فرائض اور سنتون مؤکدہ کے ادا کرنے مین نہ ہو تو افضل ہے ورنہ جس قدر قیام کی توفیق پاوے مقصود حاصل ہے
فـ فقیر کہتا ہے کہ شب قدر کی بیداری مین بہت سی حدیثین ہین اُن مین سے ایک یہہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو کوئی
ایمان اور طلب ثواب کی راہ سے شب قدر کو جاگے اور طاعت آلہی مین بسر کرے اُس کے پیشتر کے گناہ سب معاف ہو جاتے
ہین اور اسمین اختلاف ہے کہ وہ کونسی شب ہے زیادہ مشہور یہہ قول ہے کہ رمضان مبارک کی ستائیسوین شب ہے
اور شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے تفسیر عزیزی مین اسی کو ترجیح دی ہے اس دلیل سے کہ سورہ قدر مین لفظ لیلۃ القدر جس مین
نو حرف ہین تین جگہہ واقع ہوا ہے جن کا مجموعہ ستائیس ہوا اور ہزار مہینون سے بہتر ہونا اس رات کا خود منصوص قرآنی ہے اور
احادیث مین ارشاد ہے کہ اس رات کو رمضان کے عشرہ آخر کی طاق راتون مین ڈھونڈو۔ وَيَوْمُ عَرَفَةَ ت اور
عرفہ کا دن یعنی نوین تاریخ ماہ ذیحجہ کی دعا کی قبول ہونے کا وقت ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے وَشَهْرُ رَمَضَانَ ر اور
رمضان مبارک کا مہینہ نقل کیا اسکو بزار نے وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ ت مس اور جمعہ کی رات نقل کیا اسکو ترمذی اور حاکم نے وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ د س ق حب مس
اور جمعہ کا دن نقل کیا اسکو ابو داود و نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے وَنِصْفُ اللَّيْلِ ط اور آدہی رات نقل کیا اسکو طبرانی نے وَالثَّانِي ا ص آدہی رات اخیر نقل کیا
اسکو احمد اور ابو یعلی نے ف روایت اول کی بموجب ٹہیک آدہی رات قبولیت کا وقت ہے اور دوسرے روایت کے موافق تمام نصف اخیر فـ وَثُلُثُ
اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ا ص اور پہلی تہائی رات نقل کیا اسکو احمد اور ابو یعلی نے وَثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ ا اور اخیر تہائی رات نقل کیا اسکو احمد نے ف حدیث شریف
مین آیا ہے کہ ہر شب جب تہائی رات رہتی ہے اللہ تعالی آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے یعنے رحمت اور فضل سے تجلی فرماتا ہے
اور ارشاد فرماتا ہے کہ کوئی ہے کہ مجہسے سوال کرے تو مین اُسکو دون اور کوئی ہے کہ مجہسے بخشش چاہے تو مین اُسکو
بخشون اسی طرح صبح تک فرماتا ہے فـ وَجَوْفُهُ د ت س مس ط ر ترجمہ
اور تہائی رات آخر کا درمیان یعنے رات کے چہٹے حصہ کا شروع نقل کیا اسکو ابو داود و ترمذی نسائی حاکم طبرانی
بزار نے وَوَقْتُ السَّحَرِ ع اور سحر کے کا وقت نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین ف بعضون نے کہا کہ سحر اُس وقت کو کہتے ہین
جو صبح سے پہلے ہو اور بعضون نے رات کے اخیر چہٹے حصہ کو کہا ہے بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ بہشت کی نعمتون کا نمونہ
جو اللہ تعالے نے دنیا مین رکہا ہے وہ یہی وقت ہے یعنے اہل اللہ اس وقت مین عجیب لذت پاتے ہین شعر ہر گنج سعادت
کہ خداداد بحافظ ✤ از یمن دعاء شب و ورد سحری بود فـ وَسَاعَةُ الْجُمُعَةِ أَرْجَى ذَلِكَ وَوَقْتُهَا مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ
الْإِمَامُ فِي الْخُطْبَةِ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ م د ۔ اور جمعہ کے ساعت ان وقتون مین بہت توقع
والی ہے یعنی سب وقتون مین جمعہ کی ساعت مین قبول دعا کی امید قوی ہے اور ساعت جمعہ کا وقت امام کے خطبہ کے لیئے
منبر پر بیٹہنے سے لیکر نماز کے پورا ہونے تک ہے نقل کیا اسکو مسلم ابو داود نے ف ظاہر یہہ ہے کہ امام کے
بیٹہنے سے شروع خطبہ کے پیشتر کا بیٹہنا مراد ہے اور یہہ وہی وقت ہے کہ جس مین امام کے غیر کو بولنا حرام ہے کذا قال علی
اور بعضی نے بیٹہنے سے دونون خطبون کے درمیان کا بیٹہنا مراد رکہا ہے اور ایک روایت مین جمعہ کی ساعت یون

مذکور ہے وَمِنْ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ اِلَى السَّلَامِ مِنْهَا تِ ق اور جس وقت سے کہ نماز قائم کی جاوے نماز سے سلام پہیرنے
تک نقل کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ نے وَالدَّاعِيْ قَائِمٌ يُصَلِّيْ خ م س ق اور حال یہہ کہ دعا کرنے والا کہڑا ہوا نماز پڑہتا ہو
نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی ابن ماجہ نے ف ترجمہ ساری حدیث کا یون ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جمعہ مین ایک ساعت ہے کہ جو بندہ مسلمان اُس حال مین کہ کہڑا نماز پڑہتا ہوا اللہ سے کچہہ خیر مانگے تو اللہ تعالیٰ اُسکو عنایت
فرماتا ہے اور آپ اپنے دست مبارک سے اُس ساعت کے کم ہونے کا اشارہ فرماتے تھے ع وَقِيْلَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى
غُرُوْبِ الشَّمْسِ مو ت اور بعض نے کہا کہ وہ ساعت عصر سے پیچہے آفتاب کے غروب تک ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے موقوفا
وَقِيْلَ اٰخِرُ سَاعَةٍ مِّنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ د س مو ط د ت س مس اور بعض نے کہا کہ جمعہ کی دن کی آخر ساعت ہے نقل کیا
ابو داود و نسائی نے مرفوعا اور مالک ابو داود و ترمذی نسائی حاکم نے موقوفا وَقِيْلَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ
وَقِيْلَ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اور بعضون نے کہا کہ طلوع صبح صادق کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے جمعہ کے
دن ہے اور بعضون نے کہا کہ آفتاب کے نکلنے کے پیچہے ہے وَذَهَبَ اَبُوْ ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ اِلٰى اَنَّهَا بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ
بِيَسِيْرٍ اِلٰى ذِرَاعٍ ابو ذر غفاری صحابی رض اس طرف گئی ہین کہ وہ ساعت آفتاب کے تھوڑا سا ڈھلنے سے ایک ہاتھ ڈھلنے
تک ہے قُلْتُ وَالَّذِيْ اَعْتَقِدُهٗ اَنَّهَا وَقْتُ قِرَاءَةِ الْاِمَامِ الْفَاتِحَةَ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ اِلٰى اَنْ يَّقُوْلَ اٰمِيْنَ جَمْعًا
بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ الَّتِيْ صَحَّتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَمَا بَيَّنْتُهٗ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ
مصنف نے کہا کہ مین کہتا ہون کہ جس بات کا مین اعتقاد کرتا ہون وہ یہہ ہے کہ ساعت جمعہ امام کے نماز جمعہ مین الحمد پڑہنے
سے اُس کی آمین کہنے تک ہے تا کہ جو حدیثین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پایہ صحت کو پہونچی ہین مطابق ہو جائین جیسا مین نے
اُسکو اس جگہہ کے سوا دوسری جگہہ لکہا ہے ف فخر الدین رہ نے کہا کہ مصنف نے اپنے تنبیہہ مین تین حدیثین روایت
کین اور اُن سے یہہ وقت ثابت کیا اور کہا کہ مین نے اور میرے سوا دوسرون نے جو میرے قول سے واقف ہوے
تجربہ کیا ہے کہ اس وقت مین دعا قبول ہوتی ہے پہر مصنف قول اول کے ترجیح کے لیئے امام نووی کے قول کی تائید لایا
اور کہا وَقَالَ النَّوَوِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالصَّحِيْحُ بَلِ الصَّوَابُ الَّذِيْ لَا يَجُوْزُ غَيْرُهٗ مَا ثَبَتَ
فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اور نووی نے شرح مسلم مین کہا ہے
کہ صحیح بلکہ بہتر اور راست کہ سوا اُس کی دوسرا قول درست نہین وہ ہی ہے جو صحیح مسلم مین بروایت ابو موسی اشعری رض ثابت
ہوا ہے ف یعنی ابو موسی اشعری رض نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ ساعت جمعہ امام کے خطبہ کے لیئے
منبر پر بیٹہنے سے لیکر نماز کے آخر تک ہے اور صحیح یہان ضعیف کے مقابل ہے اور صواب خطا کے مقابل کذا ذکر علی
اور روز جمعہ کے یہہ اعمال ہین کہ اپنی بی بی سے ہم بستر ہوا ور لبین اور ناخن کترا وے اور نہاوے اور خوشبو لگاوے اور
بالون مین تیل ڈالے اور کنگہی کرے اور جو کچہہ میسر ہو اللہ دے اور دن ڈہلنے کے بعد اپنے لوگون کی مجلس مین حاضر نہ ہو

دعا کے قبول ہونے کے احوال

اور آفتاب ڈوبنے تک ذکر اور دعا مین مشغول رہے کہ صحیح قول کے بموجب دعا کے قبول ہونیکی ساعت غروب سے
پہلے ہے اور جمعہ کے نماز کے بعد بھائی مسلمانون سے ملاقات کرے اور بیمارون کی عیادت کرے اور جنازہ میں
حاضر ہو اور قبور کی زیارت کرے اور نکاح کی مجلس مین شریک ہو اور علم کی طلب کرے اور حلال کمائی سے روزی پیدا
کرے اور جمعہ کے دن اور رات مین سات بار یہہ دعا پڑھے[1] اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وابن امتک
وفی قبضتک وناصیتی بیدک امسیت علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء بنعمتک وابوء بذنبی فاغفر
ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اور جو کوئی بدون ضرورت کے جمعہ چھوڑنیکی عادت کرے منافق لکھا جاتا ہے اُس
کتاب مین کہ نہ مٹای جاوے نہ بدلی جاوے یعنی لوح محفوظ مین اور اللہ تعالے اُس کے دل پر مہر کر دیتا ہے اور
اُس کی طاعت اور عبادت مقبول نہین ہوتی اسی طرح ثابت ہوا ہے احادیث صحاح سے کذا فی وظائف النبی

احوال الاجابۃ یہہ بیان ہے دعا کے قبول ہونیکی حالتونکا **ف** حال دعا کرنے والے کا وصف ہے
اور وقت اُس کے لئے ظرف ہے تو اس سے فرق اوقات الاجابۃ اور احوال الاجابۃ کے درمیان معلوم ہوا **ع**
عند النداء بالصلوۃ د مس - ایک حال یہہ ہے کہ نماز کے لئے اذان ہونے پر دعا کرے
نقل کیا اس کو ابو داؤد و حاکم نے **ف** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو چیزین درگاہ عزت و کبریا سے رد نہین
ہوتین ایک اُن مین سے دعا کرنا ہے اذان ہونے پر **فقیر** کہتا ہے کہ دوسرے بات دعا کرنا ہے صف جنگ
ملاقات کی حالت مین کذا فی الحرز **و بین الاذان والاقامۃ د ت س حب** اور اذان اور
تکبیر کے بیچ مین نقل کیا اس کو ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن حبان نے **ف** میرک شاہ رح نے کہا کہ ترمذی نے اتنا اور
زیادہ کیا کہ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کیا کہین یعنی اذان اور تکبیر کے درمیان مین آپ نے فرمایا سلوا اللہ العافیۃ
فی الدنیا والآخرۃ یعنی اللہ سے مانگو تندرستی دنیا اور آخرت مین اور عام ہے کہ دعا اذان سے متصل کرے یا کچھ فاصلہ سے
مگر بہتر یہی ہے کہ متصل کرے **ع و فر و بعد الحیعلتین لمن نزل بہ کرب او شدۃ مس**
اور حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کے بعد اُس شخص کی دعا مقبول ہے جس پر غم یا سختی نازل ہو نقل کیا اسکو حاکم نے
ف کرب کہتے ہین فکر اور سخت غم کو اور شدت کہتے ہین عذاب اور محنت کو اور ہوسکتا ہے کہ لفظ او راوی کا شک
یعنے حضرت نے لفظ کرب ارشاد فرمایا یا لفظ شدت **ع وعند الصف فی سبیل اللہ حب ط مو ط**
اور حالت صف باندھنے جنگ کے جہاد مین نقل کیا اس کو ابن حبان اور طبرانی نے مرفوعا اور مالک نے موطا مین موقوفا

[1] یعنے یا اللہ تو میرا پروردگار ہے کوئی معبود سوا تیرے نہین تو نے مجکو پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور تیری لونڈی کا بیٹا اور تیرے قبضہ مین
ہون اور میری پیشانی کے بال تیرے ہاتھ مین ہین مین نے تیرے عہد اور وعدہ پر جتنا مجھسے ہوسکا شام کی تیری پناہ چاہتا ہون اُس فعل کی بُرائی سے
جو مین نے کیا تیری نعمت کا اقرار کرتا ہون اور اپنے گناہ کا معترف ہون تو تو میرے گناہ بخش کیونکہ گناہون کو تیرے سوا کوئی نہین بخشتا ۱۲

وَعِنْدَ الْتِحَامِ الْحَرْبِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا د اور لڑائی کرنے والون کے ملنے کی حالت مین ایک دوسرے
نقل کیا اس کو ابو داؤد نے ف یعنی جب مسلمان کافرون پر حملہ کر کے ملجائین اور زخم پر زخم لگنے لگین ع فقیر کہتا ہے
کہ بعضہم مرفوع ہے اس لئے کہ فاعل مصدر التحام کا ہے اور ہو سکتا ہے کہ مجرور ہو بوجہ بدل ہونے کے حرب سے کذا فی الحرز
وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ ت س اور فرض نمازون کے پیچھے نقل کیا اس کو ترمذی اور نسائی نے ف کیونکہ
یہہ وقت افضل ہے اُس مین دعا کے قبول ہونیکی زیادہ امید ہے اور یہہ وقت فرض سے متصل سلام کے بعد ہے اور
اگر معمولی سنتون اور ذکر ماثور کے بعد مراد لین تب بہی یہی توقع ہے کیہی حکم ہو فحرع وَفِي السُّجُودِ م د س
اور سجدہ کی حالت مین نقل کیا اس کو مسلم ابو داؤد نسائی نے ف اس لئے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
سجدہ کی حالت مین بندہ اپنے پروردگار سے بہت نزدیک ہوتا ہے تو اس وقت مین بہت دعا کیا کرو فحر فقیر کہتا ہے
کہ مراد سجدہ سے نماز کا سجدہ ہے نہ یہہ کہ اکیلا سجدہ بدون نماز کے تقرب کے طور پر کیا جائے امام اعظم رح کے نزدیک
اکیلا سجدہ بدون نماز کے تقرب نہین جیسے قیام اور رکوع اکیلا تقرب نہین ہوتا اور علما مین اختلاف ہے کہ تنہا سجدہ
کرنا بلا کراہت جائز ہے یا نہین حرز ثمین مین اسکو بڑی بحث کے ساتھ لکھا ہے جسکو دیکھنا منظور ہو اُس مین دیکھہ لے
وَعَقِيبَ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ ت اور قرآن پڑھنے کے پیچھے نقل کیا اس کو ترمذی نے وَلَا سِيَّمَا الْخَتْمِ ط
مص اور خاص ختم قرآن کے پیچھے یعنی اس وقت مین قبولیت کی بہت امید ہے نقل کیا اس کو طبرانی نے مرفوعا اور
ابن ابی شیبہ نے موقوفا خُصُوصًا مِنَ الْقَارِئِ ط خاص کر پڑھنے والیکے طرف سے یعنے اُس کی
دعا بہت قبولیت رکہتی ہے بہ نسبت سننے والیکے نقل کیا اسکو ترمذی طبرانی نے وَعِنْدَ شُرْبِ مَاءِ زَمْزَمَ مس
اور چاہ زمزم کے پانی پینے کے حالت مین نقل کیا اسکو حاکم نے وَالْحُضُورِ عِنْدَ الْمَيِّتِ م عه اور شخص قریب المرگ کے یا
مردہ کے پاس حاضر ہونیکی حالت مین نقل کیا اسکو مسلم نے اور چارون نے ف اسلئے کہ ملائکہ آمین کہتے ہین اور لفظ حضور کو اگر
پیش پڑہین تو ترجمہ یہہ ہوگا کہ جملہ احوال اجابت سے حضور کی حالت ہے اور یہی روایت قوی ہے لیکن اگر زیر سے پڑہین تو یہہ
معنی ہونگے کہ مردہ کے پاس حاضر ہونیکے وقت ع اور اسی طرح اعراب اور معنی لفظ صیاح اور اجتماع کے ہین وَصِيَاحِ الدِّيَكَةِ
خ م ت س اور مرغون کے آواز کے نزدیک نقل کیا بخاری مسلم ترمذی نسائی نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جب تم سنو مرغ کی آواز تو اللہ تعالی سے اُسکے کرم کی زیادتی مانگو کہ وہ مرغ دیکھتا ہے فرشتہ کو ع وَاجْتِمَاعِ الْمُسْلِمِينَ
ع۔ اور مسلمانون کے جمع ہونیکی حالت مین نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین ف یعنی جہان اجتماع زیادہ ہو مثلاً جمعہ اور عیدین
اور عرفات مین تو وہان قبولیت کی امید زیادہ ہے ع وَفِي مَجَالِسِ الذِّكْرِ خ م ت اور ذکر کی مجلسون مین نقل کیا اس کو
بخاری مسلم ترمذی نے ف اس مین علم اور تلاوت قرآن کی مجالسین بہی داخل ہین ع وَعِنْدَ قَوْلِ الْإِمَامِ وَلَا الضَّالِّينَ
م د س ق اور امام نماز کے لفظ ولا الضالین کہنے کیوقت یعنی اسوقت بہی فرشتے آمین کہتے ہین نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے وَعِنْدَ

دس ق اور میت کی آنکھہ بند کرنیکی حالت مین یعنی جان نکلنے کے بعد نقل کیا اسکو مسلم ابو داوٗد نسائی ابن ماجہ نے
وَعِنْدَ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ ط ھر اور نماز کی تکبیر ہونیکے وقت نقل کیا اسکو طبرانی اور ابن مردویہ نے وَعِنْدَ نُزُوْلِ الْغَيْثِ د
ط مر - اور مینہ برسنے کی حالت مین نقل کیا اسکو ابو داوٗد طبرانی ابن مردویہ نے رَوَاہُ الشَّافِعِيُّ فِي الْاُمِّ مُرْسَلاً
وَقَالَ قَدْ حَفِظْتُ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ طَلَبَ الْاِجَابَةِ عِنْدَہٗ امام شافعی نے اس کو روایت کیا اپنی کتاب ام مین ارسال کے طور پر
اور کہا کہ مین بہت سے علماء متقدمین سے یاد رکھتا ہون مینہ برسنے کی حالت مین قبولیت کا پانا فقیر کہتا ہے کہ محدثین
کے اصطلاح مین ارسال اسکو کہتے ہین کہ تابعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرے اور بیچ مین صحابی کا
نام نہ لے قُلْتُ وَعِنْدَ رُؤْيَةِ الْكَعْبَةِ ط مصنف رحمہ اللہ نے کہا کہ مین کہتا ہون کہ کعبہ کے دیکھنے کی حالت مین
دعا مقبول ہے نقل کیا اس کو طبرانی نے ف کعبہ کے نظر آنے پر جو دعا چاہے سو کرے اور بعضون نے کہا
کہ یہہ آیۃ پڑھے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار کہ یہہ دعا جامع ہے ع وَبَيْنَ الْجَلَالَتَيْنِ فِي
الْاَنْعَامِ حَفِظْنَا ذٰلِكَ مُجَرَّبًا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَنَصَّ عَلَيْهِ الْحَافِظُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ الرَّسْعَنِيُّ
فِي تَفْسِيْرِہٖ عَنِ الشَّيْخِ الْعِمَادِ الْمَقْدِسِيِّ اور سورہ انعام مین دو لفظ مبارک اللہ کے بیچ مین
ہم اسکو مجرب یاد رکھتے ہین بہت علماء سے اور اس مضمون کو کہ دعا جلالتین مین مقبول ہوتی ہے حافظ عبد الرزاق رسعنی نے
اپنے تفسیر مین شیخ عماد مقدسی سے مصرح بیان کیا ہے ف لفظ اللہ کا مکرر سورۂ انعام مین ایک جگہہ آیا ہے اس
آیۃ مین مثل ما اوتی رسل اللہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ پس رسل اللہ کے بعد محل قبولیت ہے اور حافظ سے مراد حافظ حدیث
ہے اور اصطلاح مین حافظ حدیث وہ ہے جو لاکہہ حدیثین مع متن و سند کے جانتا ہو فَهٰذِهِ اَمَاكِنُ الْاِجَابَةِ فَكَذَا
الْمَوَاضِعُ الشَّرِيْفَةُ دعا کے قبول ہونیکے مکان بزرگ جگہین ہین یعنے مثل مساجد وغیرہ کے ف کاف فکذا المواضع کا
زائد ہے یعنے جن مکانات مین دعا کی قبولیت مروی ہے وہ بزرگ مکان ہین تو مصنف کو چاہیے تہا یون کہتا ہی المواضع الشریفۃ
ع قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رح فِيْ رِسَالَتِهٖ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ اِنَّ الدُّعَاءَ يُسْتَجَابُ هُنَالِكَ فِيْ
خَمْسَةَ عَشَرَ مَوْضِعًا حسن بصری رح نے اپنے نامہ مین کہ مکہ والون کو بہیجا تہا یہہ کہا ہے کہ دعا اس جگہہ پندرہ
مکانون مین قبول کی جاتی ہے ف جب حضرت حسن بصری رح مکہ سے بصرہ کو جانے لگے تو اہل مکہ کو نامہ لکہا انہین
وہ حدیثین لکہین جنمین وہان کی اقامت کی فضیلت وارد ہے اور یہہ بہی لکہا ان الدعاء الخ اور پندرہ پر حصر نہین کیا بلکہ تھوڑے سے
ذکر کئے ہین ان کے سوا اور بہی ہین جیسے رکن یمانی کے پاس اور حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان اور سوا ہے انکے
ع فِي الطَّوَافِ وَعِنْدَ الْمُلْتَزَمِ طواف کی جگہہ مین یعنی جس کو مطاف کہتے ہین طواف کے وقت وہان دعا قبول ہوتی ہے
اور ملتزم کے پاس ف ملتزم اس جگہہ کو کہتے ہین کہ دروازہ کعبہ اور حجر اسود کے درمیان ہے لوگ وہان تبرک کیلئے
چمٹتے ہین اس وجہ سے ملتزم نام رکہا گیا اس کی مقدار اتنی ہے کہ اگر ایک ہاتھ حجر اسود پر رکہین تو دوسرا ہاتھ پہیلا کر

دعا کے قبول ہونیکے مکانات

کعبہ کے دروازہ پر پہونچے فحز وَتحتَ المِیزَابِ وَفِی البَیتِ وَعِندَ زَمزَمَ اور کعبہ کے پرنالہ کے نیچے اور خانہ کعبہ

کے اندر اور چاہ زمزم کے پاس ف یعنے چاہ زمزم کے قریب جس وقت کھڑے ہوکر اُس کا پانی پیوین ع

وَعَلَی الصَّفَا وَالمَروَۃِ وَفِی المَسعٰی وَخَلفَ المَقَامِ وَفِی عَرَفَاتٍ وَفِی المُزدَلِفَۃِ وَفِی مِنٰی

وَعِندَ الجَمَرَاتِ الثَّلٰثِ اور صفا اور مروہ پر اور اُن دونون کے بیچ مین دوڑنے کی جگہہ اور مقام

ابراہیم کے پیچھے یعنے دوگانہ طواف کے پڑھنے کے بعد اور عرفات مین یعنے عرفہ کے دن احرام کیحالت مین زوال کے

بعد سے صبح تک اور مزدلفہ مین یعنی ذیحجہ کے دسوین شب مین طلوع آفتاب سے پہلے تک اور منے مین اور تینون جمرات

کے پاس یعنی کنکرین مارنے کے وقت ف ظاہر یہہ ہے کہ تمام منے محل قبولیت کا ہے اس لئے کہ یہہ حاجیون کا

مکان ہے خصوصا مسجد خیف مین عبادت کے وقت دعا مقبول ہے اور ملتزم مین یون دعا کرے کہ طواف کے بعد کعبہ کا

غلاف پکڑے اور اپنا مونہہ اور رخسارہ اُسپر رکھے اور تمام بدن اُس سے لگاوے اور یہہ دعا پڑہے اللّٰھم انی وقفت ببابک

والتزمت باعتابک ارجو رحمتک واخشی من عذابک اللھم حرم شعری وجسدی علی النار ع وَقُلتُ وَاِن لَم یُجَبِ الدُّعَاءُ

عِندَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَفِی اَیِّ مَوضِعٍ یُستَجَابُ عَلٰی اَنَّا قَد رُوِّینَا فِی اِستِجَابَۃِ الدُّعَاءِ

فِی المُلتَزَمِ حَدِیثًا مُسَلسَلًا مِن طَرِیقِ اَھلِ مَکَّۃَ مصنف نے کہا کہ مین کہتا ہون کہ اگر دعا قبر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

قبول نکیجاوے تو پھر کس جگہہ مقبول ہوگی یعنی اس لئے کہ قبر شریف زمین کی جگہون مین سے افضل ہے علاوہ ازین ہمکو روایت

کی گئی ہے ملتزم مین دعا کے مقبول ہونیکے باب مین ایک حدیث مسلسل مکہ والونکی روایت سے ف حدیث مسلسل اُس

حدیث کو کہتے ہین کہ اُس کے راوی روایت کے وقت ایک حالت پر ہون مثلاً روایت کے وقت سب نے قسم کہائی ہو

یا اسی طرح کوئی اور فعل کیا ہو کذا ذکر علی اور مضمون حدیث کا یہہ ہے کہ ابن عباس رض نے کہا کہ مینے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا

کہ وہ فرماتے تھے کہ ملتزم ایسی جگہہ ہے جس مین دعا مقبول ہوتی ہے کوئی بندہ اُس مین جو دعا کرتا ہے اللہ تعالےٰ

اُسکی دعا قبول کرتا ہے اور اس حدیث کے ہر ایک راوی نے مصنف تک روایت کے وقت اس طرح کہا ہے کہ

قسم ہے خدا کی کہ مین نے کبہی اللہ تعالیٰ سے اس مقام پر ایسی دعا نہین کی کہ اللہ تعالےٰ نے میری دعا قبول نکی ہو فقط

فحز اَلَّذِینَ یُستَجَابُ دُعَاؤُھُم یہہ اُن لوگون کا بیان ہے جنکی دعا مقبول ہوتی ہے یعنے اکثر مقبول ہی ہوتی ہے اَلمُضطَرُّ

خ م د اُن مین سے ایک بیچارہ ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابو داؤد نے ف مضطر غم زدہ اور مصیبت رسیدہ کو کہتے

ہین جسکو کوئی وسیلہ اللہ تعالےٰ کے سوا نہو شیخ داؤد دیمانی رح ایک بیمار کی عیادت کو گئے جسکو اپنی زندگی کی مطلق امید

نہ تھی اُسنے کہا اے شیخ میری شفا کے لئے دعا کرو شیخ نے فرمایا کہ تو دعا کر کہ تو مضطر ہے اور مضطر کی دعا کے لئے قبولیت کے

دروازہ کہلے ہین کیونکہ اُس کی نیاز زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ بیچارون کی نیاز کو پسند فرماتا ہے فحز وَالمَظلُومُ ع

اور ایک ستم رسیدہ ہے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین ف ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ تین آدمی ہین جنکی دعا رد

نہین ہوتی اُن مین سے ایک ستم رسیدہ ہے اللہ تعالےٰ اسکی دعا ابر پر اُٹھاتا ہے اور قبول کرتا ہے اور آسمان کے دروازے
اُسکے لیئے کہولے جاتے ہین اور فرماتا ہے کہ قسم ہے مجھے اپنی بزرگی کی کہ مین تیری مدد کرونگا اگرچہ ایک مدت کے بعد
ہو **مص** اور ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ تم مظلوم کی بددعا سے بچو کہ وہ آسمان کو شعلہ کی طرح چڑھتی ہے **ع** فقیر کہتا ہے
کہ اسی مضمون کے قریب کسی نے یہہ شعر کہا ہے **شعر** بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن * اجابت از در حق بہر استقبال
می آید * اور مترجم نے ابوہریرہ کی حدیث مین سے ایک شخص مستجاب الدعا کو لکہا دوسرا شخص روزہ دار ہے جو افطار کے
وقت دعا کرے اور تیسرا شخص بادشاہ عدل گستر ہے **وَاِنْ كَانَ فَاجِرًا اَرْ مص** اگرچہ ستم رسیدہ گنہگار ہو یعنی تب
بھی اُسکی دعا مقبول ہے نقل کیا اسکو احمد بزار ابن ابی شیبہ نے **وَلَوْ كَانَ كَافِرًا حب** اگرچہ وہ مظلوم کافر ہو نقل کیا اسکو
ابن حبان احمد نے **ف** علماء حنفیہ نے اختلاف کیا ہے کہ کافر کی دعا قبول ہوتی ہے یا نہین فتوی اسپر ہے کہ قبول
ہوتی ہے چنانچہ برجندی نے ذکر کیا ہے اور تحقیق یہہ ہے کہ اضطرار کی حالت مین کفار کی دعا دنیا مین قبول ہوتی ہے
اور اللہ تعالےٰ کا یہہ ارشاد وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلَالٍ آخرت کی دعا کا بیان ہے کہ وہان بہت کچھہ چلائینگے کوئی نہین
سنے گا **ع وَالْوَالِدِ د ت ق** اور باپ کی دعا نقل کیا اسکو ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ نے **ف** یعنے باپ اپنے بیٹے کے
حق مین جو دعا کرے بُری ہو یا اچھی قبول ہوتی ہے اور مان کی دعا کا بھی یہی حکم ہے دیلمی نے مسند فردوس مین یہہ
حدیث روایت کی ہے کہ باپ کی دعا اپنے بیٹے کے لئے ایسی ہے جیسے پیغمبر کی دعا اپنی امت کے لیئے لفظ حدیث
کے یہہ ہین دعاء الوالد لولدہ کدعاء النبی لامتہ **ع وَالْاِمَامِ الْعَادِلِ ت ق حب** اور بادشاہ عادل کی دعا یعنی جو
بادشاہ اللہ تعالےٰ اور بندونکا حق ادا کرے نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نے **وَالرَّجُلِ الصَّالِحِ خ م ق**
اور مرد نیک بخت کی نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابن ماجہ نے **ف** بندہ صالح وہ ہے جو بندگی کا حق ایسا ادا کرے جیسا
اسکو حکم ہوا ہے اور مستقیم رہے **مص وَالْوَلَدِ الْبَارِّ بِوَالِدَيْهِ م** اور بیٹے کی دعا جو اپنے ماباپ سے سلوک کرنیوالا ہو
نقل کیا اس کو مسلم نے **ف** بر کے یہہ معنے کہ ان سے سلوک کرے اور انکا حق ادا کرے اور ان کی رضا کا طالب ہو
مص وَالْمُسَافِرِ د مص ق اور مسافر کی نقل کیا اس کو ابوداؤد بزار ابن ماجہ نے **ف** مسافر سے مراد اسکی راہ کا مسافر ہے
مثلاً حج اور جہاد اور طلب علم کا سفر کرنے والا اور یہہ بھی احتمال ہے کہ مطلق مسافر مراد ہو **ع وَالصَّائِمِ حِيْنَ يُفْطِرُ ت**
ق حب اور روزہ دار کی دعا جب افطار کرے نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نے **ف** یعنی افطار سے پہلے
کہ تضرع اور انکسار کا وقت ہے اور اگر افطار کے بعد مراد لین تب بھی جائز ہے **ع وَالْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ م د**
مص اور مسلمان کی دعا جو اپنے بھائی مسلمان کے لئے اُسکی پیٹھ پیچھے مانگے نقل کیا اس کو مسلم ابوداؤد ابن ابی شیبہ نے
ف اسلئے کہ پیٹھ پیچھے کی دعا ریا سے خالص ہوتی ہے اور اگر اُس کے سامنے بھی دعا کرے اس طرح کہ اُس کو
خبر نہ ہو غائبانہ مین داخل ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کی دعا اپنے بھائی کے لیئے غائبانہ قبول

ہوتی ہے دعا کرنے والے کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہے کہ جب وہ اپنے بھائی کے لئے دعاء خیر کرتا ہے تو
فرشتہ آمین کہتا ہے اور دعا گو کے لئے کہتا ہے کہ تجھے بھی اُسی کی مانند خیر ہو پہنچی فخ فقیر کہتا ہے بظہر الغیب
مین لفظ ظہر زائد ہے مقصود بالغیب سے ہے وَالْمُسْلِمُ مَالَمْ يَدْعُ بِظُلْمٍ اَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ اَوْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ
فَلَمْ اُجَبْ مص اور مسلمان کی دعا جب تک کہ کسی پر ارادہ ظلم کی دعا نکرے یا ناتے کے کاٹنے کی یا جبتک
یون نہ کہے کہ مین نے دعا کی تو میری دعا پذیرا نہ ہوی نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے ف یعنی مسلمان کی دعا
مقبول ہوتی ہے جب تک کہ ظلم کے لئے اور قطع رحم کے لئے دعا نکرے یا جب تک یون نہ کہے کہ مین نے
دعا کی اور قبول نہ ہوی جب یہہ کہتا ہے تو قبول نہین ہوتی ع اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عُتَقَاءَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ
لِكُلِّ عَبْدٍ مِّنْهُمْ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ ا اللہ غالب اور بزرگ کے کچھہ بندہ آزاد ہین یعنی دوزخ کی آگ سے کہ ہر دن اور رات مین
اُن مین سے ہر بندہ کی ایک دعا مقبول ہے نقل کیا اس کو احمد نے ایک نسخہ مین بعد لفظ مستجابۃ کے یہہ عبارت زیادہ آئی ہے
وَفِيْ جَامِعِ اَبِيْ مَنْصُوْرٍ اَلدُّعَاءُ الصَّحِيْحُ دَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ یعنی جامع ابو منصور مین منقول ہے کہ صحیح دعا
حاجی کی دعا ہے جب تک کہ حج سے مراجعت کرے صحیح مقبول دعا ہے وَاسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى الْاَعْظَمُ الَّذِيْ اِذَا
دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ مس اور اللہ برتر کا بہت بڑا نام
کہ جب اُس کے ذریعہ سے اُس سے دعا کیجاے تو قبول کرتا ہے یعنی اکثر مقبول ہوتی ہے یا جسوقت دعا کی شرطین
پائی جاوین اور اگر اُس کے وسیلہ سے اُس سے کچھہ مانگا جاوے تو عنایت فرماتا ہے وہ اسم اعظم اس آیت مین ہے

اسم اعظم کا بیان

لا الہ الا انت الآیہ یعنی کوئی معبود نہین سوا تیرے تیری پاکی بیان کرتا ہون بے شک مین ہون ظلم کرنے والون مین سے
نقل کیا اسکو حاکم نے ف جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فضیلت اس آیہ کی بیان فرمائی تو یہہ بھی فرمایا کہ
یونس علیہ السلام کی دعا یہی آیہ تھی ایک شخص نے عرض کیا کہ آیا یونس علیہ السلام ہی کے لئے خاص تھی یا سب مسلمانون کے
لئے آپ نے فرمایا کہ آیا تم نہین سنتے اللہ تعالے کا یہہ ارشاد فنجیناہ من الغم وکذلک ننجی المومنین یعنے ہمنے یونس کو غم سے
نجات دی اور اسی طرح نجات دیتے ہین ہم مومنون کو غرض کہ سب مسلمانون کے لئے ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ اسم اعظم
اسماء الٰہی مین پوشیدہ ہے مثل شب قدر کی لیکن جمہور کہتے ہین کہ اسم اعظم اللہ ہے اور قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ
نے فرمایا ہے کہ یہہ اسم ذات اس شرط سے اسم اعظم ہے کہ تو اللہ کہے اور تیرے دل مین اُس کے سوا کوئی نہ ہو اس
صورت مین اُس کی تاثیر ہوگی اور حضرت امام زین العابدین نے رب العزت سے سوال کیا کہ مجکو اسم اعظم تعلیم فرما اللہ
تعالے نے اُن کو خواب مین دکھایا کہ اسم اعظم یہہ ہے ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو رب العرش العظیم اور اسم اعظم کے باب مین
اولیاء اللہ کے بہت سے قول وارد ہین جلال الدین سیوطی نے ایک علحدہ رسالہ اس کی تحقیق مین تصنیف کیا ہے
کتاب کے بڑھجانے کے خوف سے مین اس عبارت پر کفایت کرتا ہون کہ بعض محققین نے کہا ہے کہ یہہ دعا جامع

سب اقوال کی ہے یعنے دعاء ذیل مین جتنے اسم اعظم کہ بزرگون نے نقل کئے ہین سب آجاتے ہین اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِاَنَّ
لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا خَیْرَ الْوَارِثِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا سَمِیْعَ الدُّعَاءِ یَا اَللّٰہُ
یَا اَحَدُ یَا اَللّٰہُ یَا عَالِمُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا مَالِکَ الْمُلْکِ یَا مَلِکُ یَا سَلَامُ یَا حَقُّ یَا قَدِیْمُ یَا قَائِمُ یَا غَنِیُّ یَا مُحِیْطُ یَا حَکِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا قَاہِرُ یَا رَحْمٰنُ
یَا رَحِیْمُ یَا سَرِیْعُ یَا کَرِیْمُ یَا مُغْنِیْ یَا مُعْطِیْ یَا مَانِعُ یَا مُحْیِیْ یَا مُقْسِطُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا وَہَّابُ
یَا غَفَّارُ یَا قَرِیْبُ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اَنْتَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ع مصف و اسْمُ اللّٰہِ تَعَالَی الْاَعْظَمُ
الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ
الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ عہ حب مس ا ۔ اور اللہ تعالی کا اسم اعظم
کہ جب اُس کے ذریعہ سے اُس سے کچھہ مانگا جاے تو عنایت کرے اور جب اُسکے وسیلہ سے اُس سے کچھہ دعا
کیجاے تو قبول کرے وہ اس دعا مین ہے اللھم انی اسالک الخ یعنے اللہ مین تجھسے اپنا مطلب اور مقصود مانگتا ہون
اس ذریعہ سے کہ مین گواہی دیتا ہون یعنے یقین کرتا ہون کہ بیشک توہی اللہ ہے کوئی معبود سوا تیرے نہین تو ایک ہے
ایسا بے پروا کہ نہ کسی کو جنا اور نہ کسی سے پیدا ہوا اور کوئی اُسکا ہمسر نہین نقل کیا اس کو چارون نے اور ابن حبان حاکم احمد نے
اور لفظ الاعظم کا شروع حدیث مین ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ
الْاَحَدُ الصَّمَدُ اِلٰی اٰخِرِہٖ مص یا اسم اعظم یون آیا ہے اللھم انی اسالک الی خرہ یعنے یا اللہ مین مانگتا ہون تجھسے اس وسیلے سے
کہ توہی تنہا اللہ ہے بے پروا آخر تک یعنے باقی الفاظ مثل پہلے روایت کے ہین نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے ۔ و
اسْمُ اللّٰہِ تَعَالَی الْعَظِیْمُ عہ حب مس الاعظم مص الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ق وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ الْحَنَّانُ حب الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ عہ حب مس امص اور اللہ برتر کا بڑا نام بہت بڑا کہ جب اس کے ذریعہ سے
کچھہ اس سے دعا کیجاے تو قبول کرے اور جب اُسکے وسیلہ سے اس سے کچھہ مانگا جاے تو عنایت کرے اس دعا مین ہے
اللھم انی اسالک الی اخرہ یعنی اللہ مین تجھسے مانگتا ہون اس وسیلہ سے کہ تعریف تیرے ہی لئے ہے کوئی معبود برحق

ك الٰہی مین تجھسے سوال کرتا ہون اس وجہ سے کہ تجھی کو تعریف ہے کوئی معبود سوا تیرے نہین اے شفقت کرنے والے احسان کرنے والے آسمان زمین
کے بے نمونہ پیدا کرنے والے اے بزرگی اور توقیر والے اے سب وارثون کے بہتر اے سب مہربانون سے زیادہ رحیم اے دعا کے سننے والے اے
اللہ تین بار اے جاننے والے اے سننے والے اے بہت جاننے والے اے بردبار اے ملک کے مالک اے بادشاہ اے عیبون سے بری اے
سچے اے ہمیشہ رہنے والے اے موجود اے غنی اے گھیرنے والے اے حکمت والے اے برتر اے غالب اے نہایت مہربان اے رحم والے اے
گناہگارون کے جلد پکڑنے والے اے کرم والے اے چھپانے والے اے دینے والے اے روکنے والے اے زندہ کرنے والے اے عدل کرنے والے
اے زندہ رہنے والے اے زیادہ لائق تعریف کے اے تعریف یارب پانچ بار اے نعمت دینے والے گناہ بخشنے والے اے نزدیک اے وہ شخص کہ کوئی معبود سوا تیرے نہین تو پاک ہے

تیرے سوا نہین تو ایک ہے کوئی تیرا شریک نہین تو مہربان ہے بہت دینے والا اسمانون اور زمین کا پیدا کرنے والا اے بزرگی
اور بخشش والے نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان حاکم احمد ابن ابی شیبہ نے اور احمد اور ابن ابی شیبہ کی روایت مین لفظ
الاعظم کا ہی اور باقیون کی روایت مین لفظ العظیم کا اور وحدک لاشریک لک فقط ابن ماجہ کی روایت مین آیا ہے اور لفظ الحنان کا
ابن حبان کی روایت مین اسی لئے رموزان کے اوپر لکھنے چاہئین اور ایک روایت مین اس دعا مین یہہ زیادہ آیا ہے
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ عہ حب مس ا اے زندہ اے جہان کے انتظام کرنے والے نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان
حاکم احمد نے وَاسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی الْاَعْظَمُ فِیْ هَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِیْمُ وَفَاتِحَةِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ د ت ق مص اور اللہ برتر کا اسم اعظم ان دونون آیتون
مین ہے اول والٰهکم اله واحد الآیہ یعنے تمہارا معبود ایک معبود ہے کوئی معبود نہین اُس کے سوا وہ بخشنے والا ہے مہربان
اور دوسری آیہ سورہ آل عمران کی ابتدا ہے الم اللہ لا الہ الا ہو یعنے کوئی معبود نہین سوا اُس کے وہ زندہ ہے جہان کی خبر
گیری کرنے والا نقل کیا اس کو ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے ۔ وَاسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰی الْاَعْظَمُ فِیْ ثَلٰثِ سُوَرٍ
الْبَقَرَةِ وَاٰلِ عِمْرَانَ وَطٰهٰ مس اور اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم تین سورتون مین ہے سورہ بقرہ اور آل عمران اور طہٰ مین
نقل کیا اس کو حاکم نے ۔ قَالَ الْقَاسِمُ فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُّهَا اَنَّهُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ قُلْتُ وَعِنْدِیْ اَنَّهُ اَللّٰهُ
لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ مُجْمَعًا بَیْنَ الْحَدِیْثَیْنِ قاسم اس حدیث کے راوی نے کہا کہ مین نے ان
سورتون کو ڈھونڈا تو پایا کہ اُن سورتون مین اسم اعظم الحی القیوم ہے مصنف نے کہا کہ مین کہتا ہون کہ میرے نزدیک اسم اعظم
اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہے واسطے مطابقت دونون حدیثون کے ف یعنی اسما کی حدیث سے جو متن مین مذکور ہے
معلوم ہوتا ہے کہ اسم اعظم لا الہ الا ہو اور اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہے اور دوسرے حدیث ابوامامہ کی دلالت کرتی ہے کہ
اسم اعظم تین سورتون یعنی بقرہ اور آل عمران اور طہٰ مین ہے اور ان سورتون مین اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم آیا ہے بقرہ اور
آل عمران مین تو بعینہ اسی ترتیب سے مذکور ہے لیکن سورہ طہٰ مین یہہ سارا جملہ دو بار کرکے آیا ہے اول اللہ لا الہ الا ہو
له الاسماء الحسنے ہے اور پہر وعنت الوجوہ للحی القیوم مذکور ہے تو مصنف نے دونون حدیثون کی مطابقت کے لئے
یہہ نکالا کہ اسم اعظم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہے فحز - وَلِمَا رُوِّیْنَاهُ فِیْ كِتَابِ الدُّعَاءِ لِلْوَاحِدِیِّ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ
عَبْدِ الْاَعْلٰی وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ اور میرے نزدیک اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کا اسم اعظم ہونا اُس حدیث کی رو سے بھی ہے جو کہ
کتاب الدعا تصنیف واحدی مین یونس بن عبد الاعلیٰ سے پہونچی اور اللہ تعالیٰ بہت جانتا ہے یعنی وہ حدیث بھی
دلالت کرتی ہے کہ اسم اعظم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہے وَالْقَاسِمُ هٰذَا هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشَّامِیُّ التَّابِعِیُّ
صَاحِبُ اَبِیْ اُمَامَةَ صَدُوْقٌ اور یہہ قاسم جو مذکور ہوا عبد الرحمن کا بیٹا اور شام کا رہنے والا شاگرد ابوامامہ
باہلی صحابی کا سچا آدمی ہے وَاَسْمَاءُ اللّٰهِ تَعَالَی الْحُسْنٰی الَّتِیْ اُمِرْنَا بِالدُّعَاءِ بِهَا تِسْعَةٌ

احصاها دخل الجنة خ م ت س ق مس حب لا یحفظها الا دخل الجنة خ اور اللہ برتر کے اچھے نام جنکے ساتھ اللہ
تعالے کے پکارنیکا ہمکو حکم ہے ننانوی نام ہین جو کوئی اُن کو یاد کرے بہشت مین داخل ہو نقل کیا اس کو بخاری مسلم
ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم ابن حبان نے اور بخاری نے اخیر جملہ اس طرح روایت کیا کہ کوئی اُن کو یاد نکریگا کہ جنت مین
داخل نہ ہو ف ہمکو اُن سے پکارنیکا حکم ہوا یعنی اس آیہ مین ولله الاسماء الحسنى فادعوه بها یعنے اللہ کے لئے ہین
اچھے نام تو اُس کو اُن نامون سے پکار مصنف نے کہا کہ علما نے احصاہا کے معنون مین اختلاف کیا ہے بخاری
وغیرہ نے کہا اور یہی قول صحیح ہے کہ اُس کے معنی ہین اُن کو یاد کیا کیونکہ بعض روایت مین حفظہا آیا ہے اور بعض نے
کہا ہے کہ یہہ معنی ہین کہ اُن کو پڑہا یا ایمان لایا یا اُن کے معانی جانے اور اُن کے معانی پر عمل کیا اور بعض نے کہا کہ یہہ
معنے ہین کہ قرآن یاد کیا اس لئے کہ قرآن مین یہہ سب نام موجود ہین اور اس حدیث مین اسماء حسنے کا حصر ننانوی پر
نہین بلکہ یہہ مقصود ہے کہ جو خاصیت ان کی مذکور ہوئی ہے وہ انہین نامون سے مخصوص ہے توامع النجوم مین
لکھا ہے کہ اللہ تعالی کے ایک ہزار نام ہین کہ اُس کے سوا اُن کو کوئی نہین جانتا اور ایک ہزار نام اور ہین کہ اُن کو فرشتے
جانتے ہین اُن کے سوا کوئی نہین جانتا اور ایک ہزار نام مسلمانون کی زبان پر جاری ہین اُن مین سے تین سو توریت
مین اور تین سو انجیل مین اور تین سو زبور مین اور سو کلام اللہ مین ہین جنمین سے ننانوی لوگون پر ظاہر ہین اور ایک پوشیدہ
وہ اسم اعظم ہے اور ابو عبید اللہ سے منقول ہے کہ مین نے اسماء باری تعالی کو قرآن مین ڈہونڈا تو ایک سو تیرہ پائے
لیکن بعض مکرر تھے مثلاً غافر اور غفور اور غفار اور مانند ان کے تو مکرر کے دور کرنے کے بعد ننانوی باقی رہے
ع و فخ - هو الله الذي لا اله الا هو وہ اللہ وہ ہے کہ کوئی معبود برحق نہین اُ... اللہ نام ہے
ذات واجب الوجود کا کہ معبود برحق ہے اور یہہ نام خدا تعالے کے سوا دوسرے پر ...
اورون پر بولتے ہین گو مجاز کے طور پر ہون اس وجہ سے یہہ نام سب نامون سے بڑا ہوا اور بندہ کو چا... بعضے
نامون کے معانی سے متصف ہو یعنے اپنے آپ مین وہ خصلتین پیدا کرے ہم نامون کی شرح مین اس بات کو لفظ
بندہ سے تعبیر کرینگے اور لفظ اللہ تعلق کے لئے ہے تخلق یعنی خلق پکڑنے کے لئے اور بندہ کا نصیب اس نام
یہہ ہے کہ اُس سے لگاؤ کرے چنانچہ مان سے لگاؤ کرتا ہے یعنے اپنا دل اُس کی یاد مین مستغرق رکھے اور اُسکے
سوا دوسرے کی طرف التفات نکرے اور نہ اُس کے غیر سے کچھ امید رکھے نہ اُس کے غیر سے ڈرے خاصیت
جو کوئی اس نام کو ہزار بار پڑہے یقین والا ہو اور اگر اس نام کو نماز کے بعد سو بار پڑہے تو اُس کا باطن کشادہ ہو
اور کشف ہونے لگے الرحمن الرحیم بخشنے والا مہربان ف ان دونون نامون سے بندہ کا نصیب یہہ ہے
کہ خلق پا مہربان ہو اور سب کو نظر رحمت سے دیکھے اور اپنے سب کام خدا کو سونپے کہ نعمت دینے والا وہی ہے اور
اُس کے غیر سے مدد نہ چاہے اور بری چیز کے دفع کرنے مین سعی کرے اور حتی المقدور محتاجون کی حاجت بے غرضانہ

اور بدون عوض کے پوری کرے **خاصیت** جو کوئی نماز کے بعد الرحمن الرحیم کہے حق تعالیٰ غفلت اور بھول اور سختی
اُس کے دل سے دور کرے اور جو کوئی ہر روز سو بار رحیم کہے تمام خلق اُسپر مہربان ہو **اَلْمَلِکُ** بادشاہ حقیقی کہ دو جہان
کا ملک اُسی کے قبضہ قدرت مین ہے اور وہ سب سے بے نیاز اور سب اُس کے محتاج **ف** تو جب بندہ نے یہہ
جان لیا تو اُسی کی درگاہ کا غلام اور اُس کی گلی کا گدا بنے اور اُس کی خدمت اور اطاعت سے اپنی عزت کا طالب ہو اور
واجب ہے کہ اُس کی جناب قدرت اور تصرف سے پیوند حاصل کرے اور سب سے بالکل بے نیاز ہو اور اُن سے
اپنی حاجت ظاہر نکرے اور نہ بیم و رجا رکہے اور اپنے دل اور قالب کی مملکت مین اپنا تصرف کرے اور اپنے اعضا او
قوی کا مالک ہو کر اُن کو طاعت حق اور حکم شرع کے لئے مسخر کرے تاکہ اپنے عالم وجود کا بادشاہ ہو بعض مشائخ سے
کسی نے وصیت چاہی فرمایا کہ دنیا اور آخرت کا بادشاہ ہو جا یعنی اپنی حاجت اور خواہش کو دنیا سے قطع کر کیونکہ بادشاہی
اور ملک رانی آزادی اور بے نیازی کا نام ہے **خاصیت** جو کوئی اس نام کو القدوس کے ساتھ ملا کر ہمیشہ پڑہے
اگر صاحب ملک ہو حق تعالےٰ اُسکے ملک کو قائم و دائم رکہے اور اگر صاحب ملک نہ ہو تو اُس کا نفس اُسکا فرمان بردار ہو اور
اگر عزت و حرمت کے لئے پڑہے تو مجرب ہے **اَلْقُدُّوْسُ** نہایت پاک اور سب نقصانون سے منزہ **ف** نصیب بندہ
کا اس سے یہہ ہے اپنے علم کو بُرے خیالون سے اور اپنے ارادون کو بشریت کی لذتون سے پاک کرے **خاصیت**
جو کوئی زوال کے وقت اس نام کو پڑہے اُس کا دل صاف ہو اور جو کوئی جمعہ کی نماز کے بعد اس نام کو السبوح کے ساتھ
ملا کر روٹی کے ٹکڑہ پر لکہکر کہا وے فرشتہ صفت ہو جاوے اور دشمنون سے پناہ حاصل ہو نیکو بھاگنے کے وقت جس قدر
پڑہ سکے پڑہے اور اگر مسافر راہ مین اس کی مداومت کرے کبہی ماندہ اور عاجز نہ ہو اور اگر تین سو اونیس بار شیرینی پر پڑھکر
دشمن کو دے تو مہربان ہو جاوے **اَلسَّلَامُ** سلامت اور بے عیب **ف** بندہ کا نصیب اس مین یہہ ہے کہ بُرے
اخلاق اور بیکار کامون سے بے عیب ہو **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو ایک سو پندرہ مرتبہ بیمار پر پڑہے حق تعالےٰ اُسکو
صحت شفا عطا کرے اور اگر اس پر مداومت کرے خوف سے نڈر ہو **اَلْمُؤْمِنُ** امن دینے والا خلق کو دنیا اور آخرت مین
آفتون سے **ف** بندہ کا نصیب اس سے یہہ ہے کہ خلق کو اپنی بُرائی اور غیر کی بُرائی سے مامون رکہے **خاصیت** جو کوئی
اس اسم کو پڑہے یا اپنے ساتھ رکہے حق تعالیٰ اُسکو شیطان کی شر سے محفوظ رکہے اور کوئی اُس پر قدرت نہ پاوے اور
اُس کا ظاہر و باطن حق تعالیٰ کی امان مین رہے اور جو کوئی اُس کو بہت پڑہے خلق اُس کی مطیع اور منقاد ہو **اَلْمُهَيْمِنُ**
ہر چیز کا نگہبان کمال قدرت کے ساتھ اور خلق کے رزقون اور اجلون سے واقف **ف** بندہ کا نصیب یہہ ہے کہ اپنے
دل کا مراقب اور محافظ بنے اور اُس کے احوال و اسرار پر مطلع ہو اور اپنے اوصاف پر غالب **خاصیت** جو کوئی غسل کر کے
اس اسم کو ایک سو پندرہ بار پڑہے تو باطنون اور غیبون پر مطلع ہو اور اگر اس کی مواظبت کرے تمام آفتون سے پناہ پاوے
اَلْعَزِيْزُ غالب حکم مین اور بے ہمتا کہ کوئی اُس پر غلبہ نہ پاوے **ف** بندہ کا نصیب یہہ ہے کہ اپنے نفس اور ہوا نفسانی

اور شیطان پر غالب ہو اور طمع اور سوال اور ذلت کے سبب سے اہل دنیا کے دروازہ پر اپنی آبرو ریزی نکرے اور اپنی حاجت سوا خدا تعالیٰ کے اور کسی سے ظاہر نکرے اور علم اور عمل اور عرفان مین بے مثل بنے خاصیت جو کوئی بعد نماز فجر کے اکتالیس بار اس اسم کو پڑھے کسی کا محتاج نہو اور خواری کے بعد عزت والا ہو اور اس اسم مین عجیب و غریب خاصیتین لکھی ہے اَلْمُتَکَبِّرُ بڑے ہوئے کامونکا درست کرنے والا اور بزرگ کہ کسی کا ادراک اُس کی بزرگی کے گرد نہین پہونچ سکتا ف بندہ کا نصیب اس سے یہہ ہے کہ اپنے نفس کے نقصانون کو کمال و فضائل کے حاصل کرنے سے درست کرے اور اپنے نفس سرکش پر غالب ہوکر لزوم تقوی اور دوام طاعت سے مرتبہ کمال کو پہونچے خاصیت جو کوئی بعد سبعات عشر کے اکیس بار یہہ اسم پڑھے ظالمون کی شر سے محفوظ رہے اور جو کوئی اسپر مداومت کرے خلق کی عیب جوئی اور بدگوئی سے مامون ہو اور دولت و سلطنت والا ہو جاوے اور اگر انگوٹھی پر نقش کرکے پہنے تو اُس کی ہیبت و شوکت خلق کے دلمین قائم ہو فقیر کہتا ہے کہ سبعات عشر سے یہہ دس چیزین مراد ہین جنکو معہ بسم اللہ سات سات دفعہ پڑھا کرتے ہین الحمد سورہ فلق سورہ ناس سورہ اخلاص سورہ کافرون آیۃ الکرسی کلمہ تمجید درود شریف اور یہہ دعا اللّٰھم اغفرلی ولوالدی وارحمھما کما ربیانی صغیرا اللھم اغفر لجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم والاموات انک مجیب الدعوات یا قاضی الحاجات ویا رافع الدرجات برحمتک یا ارحم الراحمین اور یہہ دعا اللّٰھم یا رب افعل بی وبھم عاجلا وآجلا فی الدین والدنیا والآخرۃ ما انت لہ اہل ولا تفعل بنا یا مولنا ما نحن لہ اہل انک غفور حلیم جواد کریم روف رحیم اَلْمُتَکَبِّرُ بزرگ اور خاص و عام سے نیاز اور اس سے برتر کہ عقل و وہم اُس کی قدر معلوم کرے ف بندہ کا نصیب یہہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جناب پاک مین پہونچنے کے سوا اور پہونچنے کے سامان کے سوا دنیا کی لذت کی تمام چیزون کو بلکہ آخرت کی لذیذ چیزون کو بھی حقیر سمجھے اور دنیا اور اہل دنیا کی چکنی چیزون اور لذتون کی طرف مائل نہو اور نہ اُن کی قدر جانے اس وجہ سے کہ انسان کی شان بڑی اور دین کا مرتبہ اونچا ہے نہ اس سبب سے کہ اپنے نفس کو بزرگ اور اپنی ذات کو بڑا جانے خاصیت اگر اس اسم کو اپنی حلال منکوحہ سے صحبت کرنیسے پہلے دس بار پڑھے حق تعالیٰ اُسکو فرزند رشید اور پرہیزگار عطا فرماوے اور اگر ہر کام کے ابتدا مین بہت کہے تو مراد کو پہونچے اَلْخَالِقُ اندازہ کرنے والا خلق کا اپنے مشیت اور حکمت کے موافق۔ اَلْبَارِئُ خلق کا پیدا کرنے والا اَلْمُصَوِّرُ مخلوق کا صورت اور ہیئت دینے والا ف بندہ کا نصیب ان تین نامون سے بعض نے یہہ کہا ہے کہ جب اوراد و وظائف سے فارغ ہو تو کچھ کام ایسا کرے کہ اُس سے اپنی وجہ معیشت پیدا ہو خصوصاً وہ کام کرے جس کا اثر اُس کی موت کے بعد باقی رہے اور لوگونکو اس سے فائدہ پہونچے مثلاً کلام مجید لکھا جاوے یا کوئی اور دینی کتاب خاصیت جو کوئی اسم الخالق پر ملازمت کرے حق تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرے کہ اُس کے لیئے قیامت تک عبادت کرتا رہے اور اُس کے چہرہ کو منور فرماتا ہے اور جو کوئی ہفتہ مین سو بار اسم الباری پڑھے خدا تعالیٰ اُسکو قبر مین نہ چھوڑے بلکہ ریاض قدس کے طرف لیجاوے اور جسکی بی بی بانجھ ہو سات روز روزہ رکھے اور افطار کے وقت اکیس بار

اسم المصور پڑہے اور پانی پر دم کرکے پلاوے تو بی بی اُس کی حاملہ ہو اور فرزند نیک جنے انشاء اللہ تعالیٰ اَلْغَفَّارُ
بندون کا گناہ بخشنے والا اور اُن کے عیبونکا چھپانے والا **ف** بندہ کا نصیب یہہ ہے کہ لوگون کے گناہ معاف کرے
اور اُن کے عیب چھپاوے **خاصیت** جو کوئی نماز عصر کے بعد سو بار کہے یا غفار اغفرلی تو حق تعالیٰ اُسکو بخشے ہوئے
لوگونکے زمرہ مین کر دیتا ہے اَلْقَهَّارُ غالب کہ تمام عالم اُس کے قبضہ قدرت کے نیچے عاجز اور مغلوب ہین **ف**
نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے بڑے دشمنون پر کہ نفس و شیطان ہین غالب ہو **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہتا ہے
حق تعالیٰ دنیا کی محبت اُسکے دل سے اُٹھا دیتا ہے اور اُس کا خاتمہ بخیر ہوتا ہے اور خدا کی محبت اور شوق اُسکے دل مین پیدا
ہو جاتا ہے اَلْوَهَّابُ بہت دینے والا بدون عوض کے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے جان و مال کو اللہ کے
واسطے بے غرض اور بے عوض خرچ کرے **خاصیت** جس کسی کو فقر و فاقہ کا رنج ہو وہ اس اسم پر مداومت کرے حق
تعالیٰ اُسکو ایسی نجات دیتا ہے کہ وہ حیران رہتا ہے اور جو کوئی اسکو لکھکر اپنے پاس رکھے وہ بھی ویسا ہی ہوتا ہے اور اگر
چاشت کے نماز کے بعد کوئی آیت سجدہ کی پڑہکر سجدہ کرے اور سجدہ مین سات بار اس اسم کو پڑہے تو خلقت سے بے پروا
ہو جاتا ہے اور اگر کوئی حاجت رکھتا ہو تو رات کے وقت گھر کے یا مسجد کے صحن مین تین بار سجدہ کرکے ہاتھ اُٹھاوے
اور سو بار اس اسم کو پڑہے تو اُس کی حاجت روا ہوتی ہے اَلرَّزَّاقُ روزی کا پیدا کرنے والا اور مخلوقات کو اُس کا
پہونچانے والا **ف** بندہ کا نصیب یہہ ہے کہ خلق کو روحانی اور جسمانی رزقون سے نفع پہونچاوے **خاصیت** جو کوئی
نماز فجر سے پہلے اور طلوع صبح صادق کے بعد اپنے گھر کے چارون کونون مین دس دس بار اس اسم کو کہے تو اُس گھر مین
ہرگز ضعف و مفلسی نہو چاہیئے کہ داہنے کونے سے شروع کرے اور مونہہ قبلہ کی طرف رکہے اَلْفَتَّاحُ رزق اور رحمت کے
دروازون کا کہولنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خلق کی مشکلات حل کرے **خاصیت** جو کوئی فجر کی نماز کے بعد
دونون ہاتھ سینہ پر رکہے اور ستر بار یہہ اسم پڑہے اُس کے دل سے زنگ جاتا رہے اور نور اور صفائی مرحمت ہو اَلْعَلِيْمُ
پوشیدہ اور آشکارا کا جاننے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ رب زدنی علما کی دعا مین مشغول ہو کر کثرت علم کا آرزومند ہو
خاصیت جو کوئی اس اسم کو بہت کہے حق تعالیٰ اُس کو اپنی معرفت عنایت فرماوے اور جو کوئی بعد ذکر کے سو بار کہے
یا عالم الغیب تو حق تعالیٰ اُسکو کشف والہام کرے اَلْقَابِضُ بندونکی روزی یا اُن کا دل تنگ کرنے والا اور اُن کی روحکا
قبض کرنے والا **ف** **خاصیت** جو کوئی اسم القابض کو چالیس روز چار لقمون پر لکھکر کہاوے قبر کے عذاب و بہوک
سے محفوظ رہے اور خاصیت اسم الباسط کی جو آگے آتا ہے یہہ ہے کہ جو کوئی سحر کے وقت ہاتھ اُٹھاوے اور دس بار یا
پڑہے اور مونہہ پر ہاتھ پھیرے کبھی اس کا محتاج نہو کسی سے کچھہ چاہے۔ اَلْبَاسِطُ روزی یا بندونکی دل کا فراخ
کرنے والا **ف** بندہ کا نصیب ان دونون اسمون سے یہہ ہے کہ بندونکا دل خوف الٰہی سے تنگ کرے اور بیان رحمت
رحمت اور فضل نامتناہی سے اُسکو فراخ کرے اَلْخَافِضُ الرَّافِعُ کافرون کا پست کرنے والا اپنے قرب سے اور مومنونکا

بلند کرنے والا اپنے قریب اُنکی نیک بختی کی وجہ سے **ف** بندہ کا نصیب یہہ ہے کہ باطل کو پست کرے اہل باطل کے ساتھہ عداوت رکھنے سے اور حق کو بلند کرے اہل حق کے محبت رکھنے سے **خاصیت** جو کوئی تین روزے رکھے اور چوتھے روز ایک مجلس مین ستر بار الخافض کہے دشمن پر فتح پاوے اور جو کوئی چودھوین رات کے آدھی رات مین ہر مہینہ سو بار الرافع کہے حق تعالے اُس کو خلائق سے برگزیدہ اور توانگر اور بے احتیاج فرمائے ۔ اَلْمُعِزُّ اَلْمُذِلُّ ۔ بندونکا عزت دینے والا دونون جہان مین اور اُن کا خوار کرنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ عزت کری اُن کی جنکو الله تعالی نے علم اور معرفت کے سبب سے عزت دی اور خوار کرے اُن کو جنکو الله تعالی نے کفر اور گمراہی کی وجہ سے خوار کیا **خاصیت** جو کوئی اسم المعز کو دوشنبہ یا جمعہ کی رات مین بعد نماز مغرب کے ایک سو چالیس بار پڑہے خلق کے نظر مین اُس کی ہیبت اور حرمت ظاہر ہو اور کسی سے سواے خدا کے نڈرے اور جو کوئی کسی ظالم یا حاسد سے ڈرتا ہو تو پچہتر بار اسم المذل کو پڑہے اور سجدہ مین جاکر کہے کہ یا الله فلان ظالم کی شر سے امن دے حق تعالی اُس کی شر کو اُس کے سر سے دفع کرتا ہے اَلسَّمِیْعُ اَلْبَصِیْرُ سننے والا دیکہنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خلاف شرع کے کہنے اور دیکہنے اور سننے سے احتراز کرے اور الله تعالی کو اپنی حرکات اور سکنات پر حاضر ناظر جانے **خاصیت** جو کوئی اسم السمیع کو پنجشنبہ کے دن نماز چاشت کے بعد پانسو بار اور ایک قول کے موافق ہر روز سو بار پڑہے اور بات نکرے اور اُس کے بعد دعا کرے تو دعا اُس کی مقبول ہووے جو کوئی اسم البصیر کو پنجشنبہ کے دن فجر کی سنتون اور فرض کے درمیان درست اعتقاد سے سو بار پڑہے حق تعالی اُس کو نظر خاص سے مخصوص فرماوے اَلْحَکَمُ حکم کرنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ رفع خصومت اور حکومت مین عدالت پر کار بند ہووے اور اپنے نفس پر منصف اور حاکم رہے **خاصیت** جو کوئی جمعہ کی رات کو یہہ اسم اتنا پڑہے کہ بے خود ہو جائے تو حق تعالے اُس کے باطن کو اپنے بہید ونکی کان بناوے اَلْعَدْلُ انصاف کرنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خلق اور حق کے معاملات مین عدالت کرے **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو جمعہ کے دن بیس لقمون پر لکھکر کہاوے حق تعالی الخلق کو اُس کا مطیع کرے اَللَّطِیْفُ باریک بین کہ دور و نزدیک اُس کے سامنے برابر ہے اور بندون پر نیکی اور نرمی کرنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خلق کو خدا کیطرف لطف اور نرمی کے ساتھہ بلاوے **خاصیت** جس کے پاس معیشت کا سامان نہ ہو اور فقر فاقہ مین رہتا ہو یا تنہائی مین کوئی مونس نملے یا بیمار ہے کہ اُس کا غمخوار نہین یا لڑکی رکہتا ہو کہ کوئی اُس کے نکاح کا پیغام نہین کرتا تو وہ اچہی طرح سے وضو کرے اور دوگانہ نماز پڑہکر اس اسم کو اپنے مطلب کی نیت سے سو بار پڑہے تو حق تعالے اُس کی مہم سرانجام کرے ۔ اَلْخَبِیْرُ سب چیزون سے آگاہ اور دل کی باتون سے واقف **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ دین و دنیا کے کامون مین خبردار اور باریک بین ہووے **خاصیت** جو کوئی نفس کے ہاتون مین گرفتار ہو اس اسم کو بہت پڑہے تا کہ اُس بند سے چہٹکارا پاوے اَلْحَلِیْمُ بردباری کرنے والا گناہونکی معاف کرنے مین **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ بدبختونکی ایذا دینے پر تحمل کرے اور زیردستونکے تکلیف دینے مین بردباری کرے **خاصیت** جو کوئی

اس اسم ایک کاغذ پر لکھکر دھووے اور اُس کا پانی اپنی کھیتی پر چھڑکے تو حق تعالیٰ اُس کی کھیتی آفت سے محفوظ رکھے اَلْعَظِیْمُ بزرگ اور برتر اپنی ذات و صفات مین یعنی وہمون کی حد سے برتر **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنی ہمت بلند رکھے اور دنیا کی طرف مائل نہ ہو اور کونین کی سلطنت کو اللہ تعالیٰ کی عظمت کے مقابلہ مین حقیر سمجھے اور ون کمالات حاصل کرے جنسے اُس کی قدر بڑہے **خاصیت** جو کوئی اس نام کو ملا ناغہ جسقدر ہو سکے لازم کرکے پڑہے خلق کے نظر مین عزیز اور بزرگ ہو اَلْغَفُوْرُ بہت بخشنے والا **ف** نصیب بندہ وہی ہے جو غفار کے بیان مین گذرا **خاصیت** جس کسی کو کوئی مرض ہو مثلاً تپ اور درد سر وغیرہ یا غم والندوہ اسپر غالب ہو تو اس اسم کو کاغذ پر لکھے اور اُس کا نقش روٹی سے جذب کرکے کہالے حق تعالےٰ اُس کو مرض سے شفا اور غم سے نجات بخشے اور اگر اس کو بہت پڑہے تو اُسکے دل سے سیاہی دور ہو اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ جو کوئی سجدہ کرے اور سجدہ مین یا رب اغفرلی تین بار کہے تو حق تعالےٰ اُسکے گناہ پہلے اور پیچھے کے معاف فرماوے اَلشَّکُوْرُ قدردان اور بڑا ثواب دینے والا تھوڑے عمل پر **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ واجب تعالےٰ کا شکر کرے اس طرح کہ سب نعمتوں کو اُسی کی طرف سے جانکر ہر عضو کو جسواسطے پیدا کیا ہے اُس مین صرف کرے **خاصیت** جس شخص کو معاش کی تنگی ہو یا اُسکے دل مین کدورت پہونچے یا آنکھہ مین تاریکی واقع ہو اس اسم کو پانی پر اکتالیس بار پڑہے اور یہہ پانی اپنی آنکھہ پر ملے حق تعالیٰ اُس کو شفا اور خلاصی بخشے اَلْعَلِیُّ بلند مرتبہ **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنی طاقت علم اور عمل حاصل کرنیکے لیئے خرچ کرے تاکہ اپنے ہم جنس سے زائد ہو **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو ہمیشہ پڑہے یا اپنے پاس رکہے اگر خوار اور بے قدر ہوگا تو اللہ تعالےٰ اُسکو بزرگی عنایت فرمایگا اور اگر فقیر ہوگا تو غنی کریگا اور اگر سفر مین سرگردان ہوگا تو اُسکو وطن مالوف مین پہونچا دیگا اَلْکَبِیْرُ ایسا بڑا کہ اسیر کوئی بڑا متصور نہین **ف** نصیب بندہ کا وہی ہے جو العلی مین گذرا **خاصیت** جو کوئی اس نام کو بہت پڑہے بزرگ اور عالی قدر ہو اور اگر حکام اور والیان ملک اُس پر عداوت کرین تو سب لوگ اُن سے ڈرین اور اُن کی مہین بخوبی سرانجام کو پہونچین اَلْحَفِیْظُ عالم کا نگاہ رکھنے والا ضائع ہونے اور آفتون سے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے آپ کو ظاہر و باطن کی مہلکات یعنے گناہون سے محفوظ رکھے **خاصیت** جسکو ڈوبنے یا جلنے یا زخمی ہونے کا خوف ہو یا پریون کا وہم اور گھبراہٹ رکھتا ہو یا حرام نگاہ ہونے سے ڈرتا ہو تو اس اسم کو اپنے بازو پر باندہے حق تعالےٰ اُسکو ان چیزون سے مامون رکہے اَلْمُقِیْتُ غذا دینے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ لوگون کو کہانا کہلاوے اور غافلون کو راہ بتاوے **خاصیت** اگر کسی کو غریب دیکھے یا خود اُس کو غریبی پیش آوے یا لڑکا بدخوئی کرے یا بہت روے تو سات بار خالی آبخورے پر اس اسم کو پڑھکر دم کرے پھر اُس مین پانی ڈالکر خود پیوے یا دوسرے کو پلاوے اپنے مقصود کو پہونچے اور اگر روزہ دار کو روزہ سے ہلاک ہونے کا ڈر ہو تو پہول پر دم کرکے سونگھے اُس کو اتنی قوت ہو جائیگی کہ روزہ رکہہ سکے اَلْحَسِیْبُ کفایت کرنے والا ہر حال مین یا بندونسے قیامت کے دن حساب لینے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ محتاجونکی حاجت کو پورا کرے اور اپنے نفس سے حساب لے **خاصیت** جو کوئی چور

یا دشمن یا بُرے ہمسایہ یا نظر بد لگنے سے ڈرے تو آٹھ دن تک صبح اور شام شہتر بار کہے حسبی اللہ الحسیب اور پنجشنبہ سے شروع کرے حق تعالےٰ اُس کو ان چیزون کی شر سے بچا وے اَلْجَلِیْلُ بزرگ قدر **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے نفس کو کمال کی صفتون سے آراستہ کرے **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو مشک اور زعفران سے لکھکر اپنے ساتھ رکھے یا دھو کر پیوے تو تمام مخلوق اُس کی تعظیم اور توقیر کرے اَلْکَرِیْمُ بخشش کرنے والا اور گناہ گارون کے گناہ بدون کسی سفارش کے بخشنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ کرم اور عادت نیک حاصل کرنیکے لیئے سعی کرے **خاصیت** جو کوئی اپنے بچھونے پر لیٹ کر اس اسم کو بہت کہے یہان تک کہ کہتے کہتے سو جاوے تو فرشتہ اُس کے حق مین دعا کرین اور اکرمک اللہ کہین یعنی خدا تعالیٰ تجکو مکرم اور معزز کرے اور کہتے ہین کہ اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب رضہ اس اسم کو بہت پڑہتے تھے اس سبب سے اُن کے لیئے دعا کرنے مین کرم اللہ وجہہ کہتے ہین اَلرَّقِیْبُ مخلوقات کا نگاہ رکہنے والا مصیبتون اور ایذا دینے والی چیزون سے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے اپنے نفس کا نگہبان ہو اور دل اور نفس کے عوارض دور کرے اور اللہ تعالےٰ کو جانے کہ مجھے دیکہتا ہے **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو سات بار اپنے زن و فرزند اور مال پر پڑہے اور ان کے گرد دم کرے سب دشمنون اور آفتون سے امن مین رہے اَلْمُجِیْبُ بیچارون کی دعا کا قبول کرنے والا اور پکارنے والونکا جواب دینے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی فرمان برداری اُس کے اوامر اور نواہی مین کرے اور حاجت والونکو نرمی کے ساتھ جواب دے **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو بہت کہے پھر دعا کرے تو اُس کی دعا قبول ہو اور اگر لکھکر اپنے پاس رکہے تو بلاؤن سے مامون رہے اَلْوَاسِعُ فراخ علم والا کہ اُس کی نعمت سب کو پہونچے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ فراخی علم اور سخاوت اور معارف مین سعی کرے اور سب سے ہر حال مین کشادہ پیشانی رہے **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو بہت کہے حق تعالیٰ اُسکو قناعت اور برکت عطا کرے اَلْحَکِیْمُ استوار کار اور دانا حقائق اسرار کا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے کام محکم کرے **خاصیت** جس کسی کو کوئی کام پیش آوے کہ اُس کی کفایت اور سرانجامی نہو تو اس اسم پر مداومت کرے مہم اُس کی کفایت کو پہونچے اَلْوَدُوْدُ فرمان بردارون کا دوست رکہنے والا یا اپنے اولیا کے دلون مین محبوب **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خدا کے سوا کسی چیز کو دوست نرکہے **خاصیت** اگر خاوند اور بی بی مین ناموافقت ہوا اور جھگڑا پڑے تو اس اسم کو ایک ہزار ایک بار کہانے پر دم کرے اور جس کی طرف سے ناموافقت ہو وہ کہانا اُس کو کہلایا جاوے اُن کے بیچ مین اتفاق اور الفت ہو جائیگی اَلْمَجِیْدُ بزرگ اور شریف اپنی ذات اور افعال مین **ف** نصیب بندہ کا اسم اعظم مین معلوم ہوا **خاصیت** جس کسیکو آتشک یا جذام یا کوڑھ ہو تو وہ تیرہوین چودھوین پندرہوین کو روزہ رکہے اور افطار کے وقت بہت دفعہ پڑہکر پانی پر دم کرکے پی لے تو خدا کی عنایت سے شفا پاوے اور جس کو اپنے ابنا جنس مین عزت و حرمت نہو ہر صبح کو ننانوی بار پڑہکر اپنے اوپر دم کر لیا کرے عزت و حرمت حاصل ہوگی اَلْبَاعِثُ اُٹھانے والا اور زندہ کرنے والا مردونکا اُن کی قبرون مین سے اور غافلون کے دل کو خواب غفلت سے بیدار کرنے والا

ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ مردہ دلون کو علم کے سکہانے سے زندہ کرے کیونکہ علم حیات ابدی کا سبب ہے خاصیت
جو کوئی چاہے کہ میرا دل زندہ ہو جاوے تو سونے کیوقت سینہ پر ہاتھ رکہکر اس اسم کو ایک سو ایک بار کہے حق تعالی اُسکے
دل کو محل انوار بناوے اَلشَّهِيدُ حاضر اور مطلع بندہ کے ظاہر و باطن پر ف نصیب بندہ کا اسم خبیر اور علیم مین بیان ہوا
خاصیت جس کسی کا فرزند نافرمان ہو یا لڑکی نیک نہو تو صبح کے وقت ہاتھ اُسکے ماتھے پر رکہکر مونہہ آسمان کو کرے اور
کہیں یا شہید کہے حق تعالی اُسکو فرمان بردار اور نیک بخت کرے اَلْحَقُّ شہنشاہی پر ثابت اور خدائی کے لائق
ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ ماسوے اللہ کو باطل جانے اور متابعت حق پر کہ شریعت نبوی ہے صلے اللہ علیہ وسلم ثابت
رہے اور حقانیت کے وصف سے متصف ہو خاصیت جس کسی کا اسباب جاتا رہا ہو کاغذ کے چارون کونون پر اس نام کو
لکہے اور آدہی رات کے وقت اُس کو اپنی ہتیلی پر رکہکر آسمان کیطرف نظر کرے اور اس نام کو شفیع لاوے تو وہ چیز یا اُس سے
بہتر ملجایگی اور اگر قیدی آدہی رات مین سر کو ننگا کرکے ایک سو آٹھ بار کہے تو قید سے رہائی پاوے اَلْوَكِيلُ بندون کا کارساز
ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ ضعیفون اور عاجزون کے کام مین کوشش کرے اور اُن کی حاجت روائی مین ایسی سعی کرے
کہ گویا اُن کا وکیل ہے خاصیت اگر بجلی یا ہوا یا پانی یا آگ سے خوف ہو تو اس نام کو اپنا وکیل کرے اُس سے مامون ہو اور
اگر خوف کی جگہہ مین بہت سا کہے تو امن ہو جاوے اَلْقَوِيُّ الْمَتِينُ قوت والا سب امور مین استوار ف نصیب بندہ کا
یہہ ہے کہ خواہش نفسانی پر قوی اور غالب اور دین مین سخت اور چست رہے اور احکام شرع کے جاری کرنے مین سستی کو
راہ ندے خاصیت جس کسی کا دشمن قوی ہو کہ اُسکے دفع کرنیسے عاجز ہو تو تھوڑا آٹا گوندہے اور اُس کی ایک ہزار گولیان
بناوے اور ایک ایک گولی اُٹھا کر یا قوی کہے اور دشمن کے دفع ہونیکی نیت سے مرغ کے آگے ڈالے حق تعالے اُسکے
دشمن کو مغلوب اور پست کرے اور جس کسی کے دودہ پیتا بچہ ہو اور اُس کی مان کے دودہ نہ ہو تو اسم المتین کو لکہکر پانی مین گہولے
اور وہ پانی اُس کی مان کو پلاوے دودہ بہت ہو جاوے اَلْوَلِيُّ مددگار اور دوست رکہنے والا مومنون کا ف
نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ مسلمانون سے دوستی کرے اور تائید دین مین کوشش اور خلق کی حاجت روائی مین سعی بجالاوے
خاصیت جو کوئی اس نام کو بہت پڑہے خلقت کے بہیدون سے آگاہ ہو جاوے اور جو کوئی اپنی بی بی یا لونڈی کی خصلت
سے ناخوش ہو تو جسوقت اُس کے سامنے جاوے اس نام کو بہت پڑہے اللہ تعالی اُسکو نیک خصلت کرے اَلْحَمِيدُ
تعریف کرنے والا اپنی ذات و صفات کا یا تعریف کیا گیا ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ ہمیشہ حق کا تعریف کرنے والا
اور کمال کی صفتون کے ساتھ متصف رہے یا خدا تعالی اور بندون کے نزدیک تعریف کیا گیا ہو خاصیت جو کوئی اس
اسم کو بہت کہے نیکوکار ہو یعنے اُس سے اچھے فعل صادر ہون اور جسپر بدزبانی اور فحش کہنا غالب ہو جاوے اور اُس سے
بچ نہ سکے اس نام کو پیالہ پر لکہے اور ہمیشہ اُس پیالہ مین پانی پیا کرے فحش کہنے سے مامون ہو جاویگا اَلْمُحْصِي ہر چیز کو
اُسکا علم گہیرنے والا اور گنتی سب مخلوقات کی اُسکے نزدیک ظاہر ہے ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے اعمال کو شمار

کرے اس سے پیشتر کہ وہ گنے جاوین اور اپنے اعمال اور احوال باطن پر مطلع ہونے کے لیئے کوشش کرے **خاصیت**
جو کوئی جمعہ کی رات مین اس نام کو ایک ہزار بار کہے عذاب قبر اور حساب قیامت سے بے خوف ہو اور کہتے ہین کہ جو کوئی
اس اسم کی کثرت کرے ہرگز غلطی نکرے **اَلْمُبْدِئُ اَلْمُعِیْدُ** پہلی بار پیدا کرنے والا اور دوبارا پیدا کرنے والا **ف**
نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ نیکیون کے پیدا کرنے مین سعی کرے اور جو نیکی اُس سے رہ گئی ہو اور اُس مین قصور ہوا ہو
اُسکو دوبارا کرے **خاصیت** جس کسی کی بی بی کو حمل ہو اور ڈرے کہ بچہ ناتمام گرجایگا تو وہ اپنی انگشت شہادت اُس کے
پیٹ پر پھیرے اور نوے دفعہ کہے المبدئ حق تعالے اُسکے حمل کو گرنے اور دیر تک رہنے سے محفوظ رکھے اور جس
کسی کا کوئی شخص غائب ہو اور وہ چاہے کہ پھر آوے یا اُس کی خبر معلوم ہوجاوے تو جب گھر کے آدمی سب سوجاوین
اسم المعید کو گھر کے چارون کونون مین ستر بار پڑہے اور اُس کے بعد کہے یا معید ردّ علی فلانا سات روز نگذرینگے کہ وہ غائب
پھر آویگا یا اُس کی کچھ خبر ملیگی **اَلْمُحْیِیْ** دونونکا زندہ کرنے والا ایمان سے اور مخلوقات کا حیات دینے والا بدنون مین
ف نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خلق کو علم کا فائدہ دینے سے اور اپنے دل کو معرفت الٰہی سے زندہ کرے **اَلْمُمِیْتُ**
بدنون کو مارنے والا اور دل کو خواب غفلت اور نادانی سے مارنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنی خواہشون نفسانی
اور خطرون شیطانی کو مارے **خاصیت** جس کسی کو درد اور رنج اور اپنے اعضا مین سے کسی عضو کے ضائع ہونیکا ڈر ہو تو
اسم المحیی کو سات بار پڑہے ان چیزون سے مامون ہو اور جو کوئی اپنے نفس پر قادر نہ ہو اور اس کا نفس فرمان برداری نکرے
تو سونیکے وقت سینہ پر ہاتھ رکھے اور اسم الممیت کو اتنا پڑہے کہ سوجاوے حق تعالے اُسکے نفس کو اُس کا تابع کرے
اَلْحَیُّ زندہ سب سے پہلے اور سب کے بعد **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ پروردگار کی یاد سے زندہ ہو اور اپنی جان
اُس کی راہ مین خرچ کرے تاکہ حیات ابدی پاوے **خاصیت** اگر کوئی آدمی بیمار ہو اس اسم کو بہت کہے صحت پاوے یا بیمار پہ
دم کرے تو اُس کو صحت حاصل ہو **اَلْقَیُّوْمُ** قائم رہنے والا اپنی ذات و صفات مین اور مخلوقات کی خبر گیری کرنے والا **ف**
نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ ماسوے اللہ سے بے پروا ہو اور اُس کے بندون کے کام سنوارے **خاصیت** جو کوئی
اسم القیوم کو سحر کے وقت بہت پڑہے خلق کے دلون مین اُس کا تصرف زیادہ ہو اور جو کوئی خلوت مین بہت پڑہے تونگر
ہوجاوے **اَلْوَاجِدُ** غنی اور سب سے بے پروا کہ کسی چیز مین کسی کا محتاج نہین **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ کمال ضروری کے
حاصل کرنے مین بہت سعی کرے **خاصیت** جو کوئی اپنے کہانیکے وقت اس اسم کو کہے وہ کہانا اُس کے پیٹ مین نور ہو
اَلْمَاجِدُ بزرگ **ف** نصیب بندہ کا وہی ہے جو پیشتر گذرا یعنی عظیم مین **خاصیت** جو کوئی خلوت مین اس اسم کو اتنا پڑہے
کہ خودی سے بے خود ہوجاوے تو اُس کے دل پر انوار ظاہر ہون **اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ** یگانہ اپنی صفات و ذات مین **ف** نصیب
بندہ کا یہہ ہے کہ خدا تعالی کی بندگی مین یگانہ ہو جیسے کہ وہ خدائی مین یگانہ ہے اور فضائل کے سات ایسا موصوف ہو کہ اسکے
ہم جنس ویسے نہ ہون **خاصیت** جس کسی کا دل تنہائی سے ہراسان ہو وہ ایک ہزار ایک بار اس اسم کو پڑہے خوف اُس کے

دل سے جاتا رہے اور درگاہ حق کا مقرب ہو اور طلب فرزندگی ہو تو اس اسم کو لکھکر اپنے پاس رکھے خدا تعالیٰ فرزند عنایت کرے
اَلصَّمَدُ بے پروا کسی کا محتاج نہین اور سب اُس کے محتاج ہین نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ خلق سے بے نیاز ہو اور
نیازمندونکی کارسازی اور حاجتمندونکی حاجت روائی مین سعی کرے **خاصیت** جو کوئی کچھہ رات رہے صبح کیوقت
قریب یا آدہی رات کے وقت سجدہ مین سر رکھکر ایک سو پندرہ بار اس اسم کو پڑہے حال اور قال مین سچا ہو اور کسی ظالم
کے ہاتھہ مین گرفتار نہ ہو اور اگر بہت کہے تو بہوکا نہ ہو اور وضو کی حالت مین کہے تو بے نیاز اور بے پروا ہو اَلْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ
قدرت والا قدرت ظاہر کرنے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ نفس کے باز رکھنے پر خواہشون اور لذتون سے قادر ہو
خاصیت اگر اعضا کے دہونیکے وقت ہر جوڑ پر اسم القادر کو پڑہے کسی ظالم کے ہاتھہ مین گرفتار نہ ہو اور کوئی دشمن اُسپر
فتح نہ پاوے اور اگر کوئی کام مشکل پیش آوے تو اکتالیس بار پڑہے وہ کام آسان ہوجاوے گا اور اگر اسم المقتدر کو ہمیشہ
پڑہے اُس کی غفلت آگاہی سے بدل جائیگی اور جو کوئی سوتے سے اُٹھنے کے وقت المقتدر کو بیس بار کہے اس کے
تمام کام حقانی ہون اَلْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ دوستون کو آگے کرنے والا قرب رحمت سے اور دشمنون کو پیچہے ڈالنے والا
اپنے الطاف سے **ف** نصیب بندہ کا دونون اسم مقدس سے یہہ ہے کہ نیکیون کی طرف سبقت کرنے سے اپنے
آپ کو مقدم کرے اور اُن لوگون کو کہ درگاہ عزت کے مقرب ہین پیشوا بناتے اور اپنے نفس اور شیطان اور ہر دو وان درگاہ
کو پیچہے ڈالے **خاصیت** جو کوئی لڑائی کے معرکہ مین اسم المقدم کو پڑہے یا اپنے پاس رکہے کوئی سختی اور رنج اُسکو نہ
پہونچے اور اگر اس کی کثرت کرے تو اس کا نفس طاعت الٰہی مین فرمان بردار ہو اور جو کوئی اسم المؤخر کو سو بار پڑہے تو اُس کا
دل بدون حق کے آرام نہ پکڑے اَلْاَوَّلُ الْاٰخِرُ سب سے پہلے سب سے پیچہے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے
کہ اللہ تعالیٰ کی طاعت مین اور شریعت کے اوامر بجالانے مین جلدی کرے اور اللہ کے لیئے جان خرچ کرے تاکہ حیات
ابدی پاوے **خاصیت** اگر کسی کے یہان فرزند نہ ہو چالیس دن ہر روز چالیس بار اسم الاول کو پڑہے اُس کی مراد پوری
ہو اور جس کسی کی عمر آخر ہو اور نیک اعمال نرکہتا ہو تو اسم الآخر کو اپنا ورد اور وظیفہ کرے حق تعالےٰ اُس کی عاقبت بخیر کرے
اَلظَّاهِرُ الْبَاطِنُ آشکار مصنوعات کے اعتبار سے جو دلالت کرتے ہین اُسکے صفات کمال پر پوشیدہ وہم و
خیال سے کنہہ ذات کے لحاظ سے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ انسان بشریت کے لحاظ سے سب کی نظر مین ظاہر
ہے اور چونکہ صفات ملائکہ سے متصف ہے اُسوقت لوگون کی نظر سے پوشیدہ **خاصیت** جو کوئی بعد نماز اشراق کے
اسم الظاہر کو پانسو بار پڑہے حق تعالیٰ اُس کی آنکہہ روشن کرے اور جو کوئی ہر روز تینتیس بار کہے یا باطن تو اسرار الٰہی کے
جاننے والون سے ہوجاوے اَلْوَالِیُّ کارساز و مالک **ف** نصیب بندہ کا مثل نصیب الوکیل کے ہے **خاصیت**
جو کوئی چاہے کہ اُس کا گھر یا دوسرے کا معمور اور آباد ہو اور آندہی اور مینہ اور تمام آفتون سے محفوظ رہے تو الوالی کو کوزے
آبخورے پر جس سے پانی نہ نکلا ہو لکہے اور اُس آبخورے مین پانی بھرے اور اُس سے دیوار کے اطراف پر پانی چھڑکے تو وہ

گھر سب آفتون سے سلامت رہے اور اگر کسی کے تسخیر کے نیت سے پڑہے تو چاہیئے کہ گیاں بار پڑہے وہ شخص مطیع اور
فرمان بردار ہوجاسے گا اَلْمُتَعَالِی بہت بلند ف نصیب بندہ کا وہی ہے جو العلی مین گذرا خاصیت جو کوئی
اس اسم کو بہت کہے اُس کی دشواریان آسان ہون بعض نے کہا کہ جو عورت اپنے حیض کے حالت مین المتعالی کو بہت
پڑہے اُس کی آفتون سے رہائی پاوے اَلْبَرُّ نیکی کرنے والا کہ نیکی اور احسان کا ہونا اُسی کی ذات سے ہے ف
نصیب بندہ کا یہ ہے کہ ماباپ اور اُستاد اور مشائخ اور اقارب اور تمام حق والون کے ساتھ نیکی کرے خاصیت
جو کوئی ہوا و موس کی آفتون سے ڈرتا ہو وہ اس اسم کو پڑہے امین ہوجاے گا اور جس کسی کے چھوٹا بچہ ہو اور وہ اس اسم کو
سات بار پڑہے اُس لڑکے کو حق تعالےٰ کے کرم کے سپرد کرے تو وقت بلوغ تک وہ لڑکا محفوظ رہے گا بعض نے
کہا کہ کوئی شراب خواری اور زناکاری مین مبتلا ہو ہر روز اُس کو سات بار پڑہے اُس کا دل ان باتون سے سرد ہوجائیگا
اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنے والا ف نصیب بندہ کا یہ ہے کہ خلق کا عذر قبول کرے اگرچہ کئی بار ہو خاصیت
جو کوئی اس اسم کو چاشت کی نماز کے بعد تین سو ساٹھ بار پڑہے حق تعالیٰ اُس کو توبہ نصوح عنایت فرماوے اور جو کوئی اسکی
کثرت کرے اُسکے کام درست ہون اور اُس کا نفس طاعت آلہی مین آرام پکڑے اَلْمُنْتَقِمُ کافرون اور سرکشون سے
بدلا لینے والا ساتھ عذاب کے ف نصیب بندہ کا یہ ہے کہ اپنے بڑے دشمنون یعنی نفس اور شیطان سے بدلا لے خاصیت
جو کوئی دشمن کی مقاومت پر قادر نہ ہو اور اُن سے ظلم کا بدلہ نہ لے سکے تو تین جمعہ تک اس اسم کی کثرت کرے اُس کے دشمن
خوش ہوجائین اور غیر ابو ہریرہ کی روایت مین المنعم بہی آیا ہے جو کوئی المنعم کی مداومت کرے تو کبہی کسی کا محتاج نہ ہو فقیر کہتا ہے
کہ اسم المنعم اگرچہ بعض روایت مین آیا ہے مگر قرآن مجید مین وارد نہین ہوا اَلْعَفُوُّ گناہون اور تقصیرات سے درگذر کرنے والا
ف نصیب بندہ کا وہی ہے جو غفور مین گذرا خاصیت جس کسی کے گناہ بہت ہو وین وے اس اسم کو بلا ناغہ پڑہے
حق تعالےٰ اُسکے تمام گناہ بخشدے اَلرَّؤُفُ مہربان ف نصیب بندہ کا مثل نصیب الرحیم کے ہے خاصیت
جو کوئی چاہے کہ کسی مظلوم کو کسی ظالم کے پہندے سے چھوڑا وے اس اسم کو دس بار پڑہے وہ ظالم اُس کی سفارش قبول
کرے گا اور جو کوئی اُسکو ہمیشہ پڑہتا رہے تو اُس کا دل مہربان ہوجاوے اور تمام آدمی اُسپر مہربان ہون مَالِكُ الْمُلْكِ
خداوند جہان کا ف نصیب بندہ کا اسم الملک مین گذرا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بزرگی اور بخشش والا ف نصیب
بندہ کا یہ ہے کہ اپنے نفس کے لئے بزرگی حاصل کرے اور بندگان خدا کا اکرام جیسا چاہیئے ویسا کرے خاصیت
جو کوئی اس نام کو یعنے مالک الملک کو ہمیشہ پڑہتا رہے تو انگر ہوجائے اور کوئی حاجت اور مشکل لوگونکی طرف نہ رہے اور
یہی خاصیت ذوالجلال والاکرام کی ہے اَلْمُقْسِطُ عدل کرنے والا ف نصیب بندہ کا اسم العادل مین گذرا خاصیت
جو کوئی اس اسم کو سو بار پڑہے شیطان کی بدی اور اُسکے وسوسہ سے امون رہے اور اگر سات سو بار پڑہے جو مقصود
رکہتا ہو وہ حاصل ہو اَلْجَامِعُ لوگونکا جمع کرنے والا قیامت مین ف نصیب بندہ کا یہ ہے کہ علم کو عمل کیساتھ اور

کمالات جسمانی کو نفسانی کے ساتھہ اور وظائف عبادت کو اوراد و اذکار کے ساتھہ جمع کرے اور فکر اور تسکین دل جمعیت مع اللہ
کے جمع کرنے مین سعی کرے **شعر** جمعیت کوش تا ہمہ ذات شوی ✤ ترسم کہ پراگندہ شوی مات شوی ✤ **خاصیت**
جس کسی کے اہل و اقارب متفرق ہوگئے ہون وہ چاشت کے وقت غسل کرے اور آسمان کے طرف مونہہ کرکے اس
اسم کو دس بار پڑہے اور ایک اُنگلی بند کرے پھر اپنے ہاتھہ مونہہ پر ملے تھوڑے ہی عرصہ مین اُن کے درمیان اجتماع
ہو جاوے **اَلْغَنِیُّ الْمُغْنِیْ** ہر چیز سے بے پروا اور بے نیاز کرنے والا جسکو چاہے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ
ماسوے اللہ سے بے نیازی حاصل کرے **خاصیت** جو کوئی طمع کی بلا مین گرفتار ہو اپنے بدن کے ہر جوڑ پر یعنے مونہہ
اور آنکہہ اور کان اور ناک اور ہاتھہ پاؤن وغیرہ پر ہاتھہ رکھکر الغنی کو پڑہے پھر ہاتھہ اُتارلے حق تعالیٰ اُسکی بلا دفع کرے
اور جو کوئی ہر روز ستر بار پڑہے اُسکے مال مین برکت ہو اور کسیوقت محتاج نہ ہو اور جو کوئی اسم المغنی کو دس جمعہ بلا ناغہ ہمیشہ
پڑہے ہر جمعہ کو ہزار دفعہ کبہی خلق سے بے پروا ہو فقیر کہتا ہے کہ حضرت شیخ المشائخ شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ نے اپنی
بعض تصانیف مین لکھا ہے کہ گیارہ بار درود شریف اول و آخر اور یا مغنی بقدر تعداد اعداد حروف اپنے گیارہ سو
گیارہ مرتبہ ہر روز وظیفہ کرنا غنائے ظاہر و باطن کے لیئے نہایت مفید ہے **اَلْمَانِعُ** باز رکہنے والا ہلاک و نقصان کا دین و
دنیا مین بندون سے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے نفس و طبیعت کو نفسانی خواہشون سے باز رکہے **خاصیت**
جب میان بی بی کے درمیان خفگی اور جھگڑا واقع ہو تو جسوقت اپنے بچھونے پر جاوے اس اسم کو بیس مرتبہ پڑہے حق تعالے
اس غصہ کو دفع کرے اور بعض روایتون مین المعطی بہی آیا ہے جو کوئی یا معطی السائلین بہت پڑہے کسی سوال کا محتاج نہ ہو
فقیر کہتا ہے کہ المعطی بہی قرآن مجید مین نہین آیا **اَلضَّآرُّ النَّافِعُ** ضرر پہونچانے والا جسکو چاہے اور فائدہ پہونچانیوالا
جسکو چاہے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ کسی مسلمان کو اپنے ہاتھہ اور زبان سے ضرر نہ پہونچاوے اور جہانتک
ہو سکے مخلوق کو فائدہ پہونچاوے **خاصیت** جو کوئی کسی حال اور مقام عرفان پر پہونچ جاوے اور جمعہ کی رات مین
اسم الضار کو سو بار پڑہے تو حق تعالے اُس کو اس مقام مین ثابت قدمی عنایت فرماوے اور انجام کو اہل قرب کے
مرتبہ پر پہونچے اور جو کوئی کشتی مین سوار ہو اور ہر روز النافع کو پڑہتا رہے کوئی آفت اُسکو نہ پہونچے اور ہر کام کے شروع
مین اگر اکتالیس بار النافع کہہ لیا کرے تو سب کام اُسکے خاطر خواہ سرانجام ہون **اَلنُّوْرُ** روشن کرنے والا زمین اور
آسمان کا ستارون سے اور مومنون کے دل کا نور معرفت اور طاعت سے **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ اپنے
دل کو نور ایمان اور عرفان سے منور کرے **خاصیت** جو کوئی جمعہ کی رات مین سات دفعہ سورہ نور اور ایک ہزار ایک
بار اس اسم کو پڑہے اُس کا دل منور ہو اور اگر صبح کیوقت اُسکا پڑہنا لازم کرے تو اُس کا دل ہمیشہ روشن رہے
اَلْھَادِیْ راہ دکہانے والا **ف** نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ بندگان خدا کو اُسکی راہ دکہاوے **خاصیت** جو کوئی
ہاتھہ اُٹھاوے اور آسمان کے طرف مونہہ کرکے اس اسم کو بہت کہے اور بعد کو ہاتھہ چہرہ پر ملے معرفت اولون کا

مرتبہ پاوے اَلْبَدِیْعُ عالم کا پیدا کرنے والا بدون مثال کے **ف** نصیب بندہ کا اسم الباری مین بیان ہوچکا
خاصیت جس کسی کو کوئی غم یا مہم پیش آوے او رستر بار اور ایک روایت مین ہزار بار یا بدیع السموات والارض کہے تو وہ
مہم کفایت کو پہونچے اور اگر وضو سے اسقدر پڑہے کہ سو جاوے تو جو کچھ چاہے خواب مین معلوم ہو جاوے اَلْبَاقِیْ
ہمیشہ رہنے والا **خاصیت** جو کوئی جمعہ کی رات مین سو بار پڑہے اُسکے تمام عمل قبول ہون اور کسی سے اسکو رنج و سختی
نہ پہونچے اور دشمن کے دفع کرنیکو اور دکہہ اور رنج بیماریون کے دور ہونیکو اُس کی کثرت کرے اَلْوَارِثُ باقی بعد فنا
موجودات کے اور مالک تمام مخلوقات کا **ف** نصیب بندہ کا دونون اسماسے یہہ ہے کہ جو اعمال باقیات صالحات
سے ہون اُن مین کوشش کرے جیسے پڑہنا پڑہانا اور صدقہ جاریہ اور دوسری چیزین **خاصیت** جو کوئی ہر روز آفتاب
کے طلوع ہونے کے وقت اس اسم کو سو بار پڑہے کوئی رنج و سختی اُسکو نہ پہونچے اور جب وفات پاوے تو حق سبحانہ وتعالےٰ
اُس کی مغفرت فرماوے اور کہتے ہین کہ جو کوئی اُسکی کثرت کرے اپنے زمانہ کے لوگون سے فائق ہو اَلرَّشِیْدُ عالم کا رہنما
ف نصیب بندہ کا وہی ہے جو ہادے مین گذرا **خاصیت** جو کوئی اپنے کام کی تدبیر نہ جانے اس اسم کو مغرب و عشا کے
نماز کے درمیان ہزار بار پڑہے جو کچھہ صواب اور بہتر ہو گا اُسپر ظاہر ہو جایگا اور اگر اسپر مداومت کرے تو اُس کی مہمات
اور کار و بار بدون اسکی سعی کے بن جاوین اَلصَّبُوْرُ **مشرجب** بردبار کہ گنہگارون کے عذاب کرنے مین شتابی نہین
کرتا نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن حبان نے **ف** نصیب بندہ کا اسم الحلیم مین گذرا **خاصیت** جس کسی کو کوئی رنج یا درد
یا مشقت پیش آوے اس اسم کو ایک ہزار ایک بار پڑہے اطمینان باطن کا حاصل ہو اور اگر خوف ہو جاتا رہے اور اگر ہر روز پڑہا
کرے تو حاسدون اور دشمنون کی زبان بند ہو جاوے اور بادشاہ کا غصہ دفع ہو واللہ اعلم بالصواب الحمد للہ کہ بیان اسمائے حسنیٰ کا
شیخ عبدالحق اور شیخ فخر الدین رحمہما اللہ کی شرحون سے تمام ہوا الٰہی تو ہم سب کو اسپر عمل نصیب کر فقیر کہتا ہے کہ شروع حدیث
مین گنتی اسماء حسنیٰ کی ننانوے لکہی ہے اور اسم الصبور تک پورے سو تمام ہوے اسکی وجہ یہہ ہے کہ اسم الواحد اور الاحد مین
سے بعض روایتون مین الواحد آیا ہے اور بعض مین الاحد تو یہہ دونون شمار مین ایک تصور کرنے چاہئین وَسَمِعَ رَجُلًا
وَّهُوَ يَقُوْلُ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ **ت** اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک شخص کو سنا کہ وہ کہہ رہا ہے یا ذوالجلال والاکرام تو آپ نے فرمایا کہ تیرے لئے قبولیت ہوئی یعنے تو دعا کے قبول
ہونیکا مستحق ہوا تو مانگ جو چاہے نقل کیا اس کو ترمذی نے اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا مُّوَكَّلًا بِمَنْ يَّقُوْلُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
فَمَنْ قَالَهَا ثَلٰثًا قَالَ لَهُ الْمَلَكُ اِنَّ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ قَدْ اَقْبَلَ عَلَيْكَ فَسَلْ **مس** - اللہ کا ایک فرشتہ اُس شخص کے
پاس معین رہتا ہے جو یا ارحم الراحمین کہے تو جو کوئی اس کلمہ کو تین بار کہتا ہے تو وہ فرشتہ اُس سے کہتا ہے کہ ارحم الراحمین
تیری طرف متوجہ ہوا تو اب مانگ جو چاہے یعنے دعا کے قبول کرنے اور نظر عنایت فرمانیکو تجہپر متوجہ ہوا نقل کیا اسکو
حاکم نے وَمَرَّ بِرَجُلٍ وَّهُوَ يَقُوْلُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ فَقَالَ لَهُ سَلْ فَقَدْ نَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْكَ **مس**

اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر گذرے کہ وہ کہہ رہا تھا یا ارحم الراحمین آپ نے اُسکو فرمایا کہ سوال کر اللہ تعالیٰ نے
تیری طرف رحمت و عنایت کی نظر سے دیکھا نقل کیا اسکو حاکم نے وَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ
اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ ت س
ق حب مس جو کوئی اللہ تعالیٰ سے تین بار بہشت مانگے تو بہشت کہتی ہے کہ الٰہی اُسکو بہشت مین داخل کر اور
جو کوئی تین بار دوزخ کی آگ سے پناہ مانگے تو آگ کہتی ہے کہ الٰہی اُسکو آگ سے بچا نقل کیا اس کو ترمذی نسائی ابن ماجہ
ابن حبان حاکم نے مَنْ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ الْخَمْسِ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
ط طس ترجمہ جو کوئی دعا کرے اور یاد کرے اللہ کو ان پانچ کلمون سے تو کوئی چیز
اللہ سے مانگے گا کہ وہ اُسکو عنایت نفرماوے وہ پانچ کلمہ یہہ ہین لا الٰہ الخ یعنے کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے کہ وہ اکیلا
ہے کوئی اُس کا شریک نہین لہ الملک الخ یعنے اُسیکے لیئے ہے بادشاہت اُسیکے لیئے ہے سب تعریف وہو علے الخ
یعنے وہ ہر چیز پر قادر ہے لا الٰہ الا اللہ کوئی معبود نہین سوا خدا کے ولا حول الخ یعنی نہین ہے پھرنا گناہون سے اور نہ
قوت عبادت پر مگر اللہ کے مدد سے نقل کیا اسکو طبرانی نے کبیر مین اور اوسط مین ف دوسرا کلمہ مصنف نے لہ الملک لکھا
اور ملا علی قاری نے ولہ الحمد کو دوسرا کہنا بہتر کہا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِجَابَةِ الدُّعَاءِ دعا قبول ہونے پر الحمد للہ کہنے
کا بیان مَا يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ اِذَا عَرَفَ الْاِجَابَةَ مِنْ نَفْسِهٖ فَشُفِيَ مِنْ مَرَضٍ اَوْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَنْ يَقُوْلَ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ مس مص کون چیز روکتی ہے تم مین سے کسی کو اس بات سے جب
وہ پہچانے اپنے دعا کا قبول ہونا یعنی مثلاً بیمار کی شفا کے لئے یا سفر سے کسی کے آنیکے لیئے یا اپنے واپس آنیکو دعا کرتا تھا
تو شفا دیا جاوے بیماری سے یا آجاوے سفر سے کہ وہ یون کہے الحمد للہ الذی آخر تک یعنی سب تعریف اُس خدا کے لیئے
ہے جسکے غلبہ اور بزرگی کے سبب سے سب اچھے کام پورے ہوتے ہین یعنی اچھی حاجتین بر آتی ہین نقل کیا اسکو حاکم
ابن سنی نے ف مقصود یہہ ہے کہ جس کسیکی مراد دعا کرنیکے بعد پوری ہو وہ ان کلمات کو کہنا نچھوڑے ع اَلَّذِيْ
يُقَالُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَائِهٖ یہہ بیان ہے اُن دعاؤن کا کہ ہر روز کی صبح و شام مین پڑہی جائین بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ
مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ عه حب مس مص صبح یا شام کی ہمنے اُس خدا
کے نام پر کہ اُس کے نام کے ذکر کرنے سے کوئی چیز خواہ کہانیکے قسم ہو یا دشمن وغیرہ ضرر نہین کرتی زمین مین نہ آسمان مین اور
وہ سننے والا اور جاننے والا ہے ہر چیز کا اسکو تین بار پڑہے نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے
ف صبح کے وظیفہ مین بسم اللہ کے پہلے لفظ اصبحنا مقدر ہوگا یعنے ہمنے صبح کی اور شام کے وظیفہ مین لفظ امسینا یعنے
ہمنے شام کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی صبح اور شام کو تین تین بار یہہ دعا پڑہے تو اُس دن

اور رات مین اُسکو بلا نہ آگہا نی نہین پہونچتی مشکوٰۃ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ طس وفی
المَسَاءِ فقط مُعه طس ہی ی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ب ن س ے مے مین پناہ مانگتا ہون اللہ کے
کلمون یعنے اسما رحسنی اور اُتری ہوی کتابون سے کہ پوری ہین یعنے بے نقصان اس چیز کی برائی سے کہ اُسنے پیدا کی نقل کیا
اسکو طبرانی نے اوسط مین اور فقط شام مین نقل کیا مسلم نے اور چارون نے اور طبرانی نے اوسط مین اور دارمی ابن سنی نے یعنے
پچھلی روایت مین صبح اور شام دونون کے وظیفہ مین یہہ دعا پڑہنی آئی ہے اور ان کتاب والون نے فقط شام کے وظیفہ مین
پڑھنا روایت کیا ہے تین بار پڑہے نقل کیا اسکو ترمذی دارمی ابن سنی نے ف معقل بن یسار صحابی سے روایت
ہے کہ جسنے یہہ دعا پڑہی اُسپر ستر ہزار فرشتہ مقرر ہوتے ہین کہ اُسکے لیے دعا بخشش کرین اور اگر وہ وفات پاتا ہے تو شہید مرتا ہے
اور حدیث کے الفاظ یہہ ہین من قاله وكل به سبعون الف ملك يصلون عليه وان مات مات شهيدا اور صحیح مسلم مین مروی ہے کہ
ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ آج رات کو ایک بچھو کے کاٹنے سے مین نے
بہت ایذا اُٹھائی آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو اگر تو شام کو یہہ کہہ لیتا اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق تو تجھکو ضرر نہ پہونچاتا اور
جو کوئی منزل پر اُتر کر یہہ دعا پڑھلے تو اُسکو کوچ کرنے تک کوئی چیز ضرر نہین کرتی کذا فی المشکوٰۃ وشرح القاری اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ
الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ من ح ی مین پناہ مانگتا ہون اللہ سننے والے جاننے والے کی شیطان مردود سے
یہہ جملہ تین بار پڑہے پھر یہہ آیۃ پڑہے ہو اللہ الذی الآیہ جس کا ترجمہ یہہ ہے کہ اللہ وہ ہے کہ کوئی معبود نہین اُسکے سوا وہ جاننے
والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہے وہ ہی ہے بخشش کرنے والا مہربان وہ خدا ہے کہ کوئی معبود نہین سوا اُسکے بادشاہ ہے نہایت
پاک سب عیبون سے سلامت امن مین رکہنے والا نگہبان غالب زبردست بزرگ دار پاکی ہے خدا کو اُن باتون سے کہ جاہل کیا
کرتے ہین یعنے بت وغیرہ کو اُس کا شریک ٹہراتے ہین وہ خدا پیدا کرنے والا درست کرنے والا صورت بنانے والا ہے اُسکے
لیے ہین اچھے نام اُسکو پاکی سے یاد کرتی ہے وہ چیز کہ آسمانون اور زمین مین ہے اور وہ غالب ہے حکمت والا نقل کیا اسکو ترمذی
دارمی ابن سنی نے ف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس اعوذ کو ان تین آیتون آخر سورہ حشر کے ساتھ
صبح کو پڑہتا ہے اللہ تعالی اُسپر ستر ہزار فرشتہ مقرر کرتا ہے کہ اُس کے لیے شام تک دعا بخشش کرتے ہین اور اگر وہ اُس دن
مین مرتا ہے تو شہید مرتا ہے اور جو کوئی اُسکو شام کو پڑہتا ہے تو یہی درجہ پاتا ہے کذا فی المشکوٰۃ والشرحین قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ د ت س ی قل ہو اللہ
تین بار پڑہے اور قل اعوذ برب الفلق تین بار اور قل اعوذ برب الناس تین بار نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی نسائی ابن سنی نے ف

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ اخلاص اور سورہ فلق اور سورہ ناس کا صبح شام کو تین تین بار پڑہنا ہر چیز سے
کفایت کرتا ہے یعنے ہر برائی کو دفع کرتا ہے مشکوۃ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ
تُخْرَجُوْنَ ذ ی تو تم تسبیح کرو اللہ کی جس وقت کہ رات کرتے ہو یعنے مغرب اور عشا کی نماز پڑہو اور جس وقت کہ صبح کرتے ہو یعنے
فجر کی نماز پڑہو اور اُسی کے لیئے ہے سب تعریف آسمانون اور زمین مین اور تسبیح کرو تیسرے پہر یعنے عصر کی نماز پڑہو اور جس وقت
کہ ظہر کرتے ہو یعنے ظہر کی نماز پڑہو اللہ تعالیٰ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے یعنے جانور کو انڈے سے اور حیوان کو نطفہ سے یا
مومن کافر سے اور ذاکر کو غافل سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے یعنے انڈے کو جانور سے اور نطفہ کو حیوان سے اور
اور کافر کو مومن سے اور غافل کو ذاکر سے اور جلاتا ہے زمین کو یعنے سرسبز کرتا ہے اُسکے مرنیکے یعنے خشک ہونیکے پیچھے
اور اس نکالنے کی طرح پر تم نکالے جاؤ گے یعنے قبرون سے نقل کیا اسکو ابو داؤد ابن سنی نے **ف** مراد تسبیح سے اللہ کی
پاکی بیان کرنی بری باتون سے ہے یا نماز پڑھنی اور لفظ وعشیا عطف ہے حین پر یعنے پاکی یاد کرو عشا کے وقت و له الحمد
آخر تک جملہ معترضہ ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی صبح کو فسبحان اللہ حین تمسون کو تخرجون تک پڑہے تو
اُسکو اُس نیکی اور وظیفہ کا ثواب ملتا ہے جو اُس دن اُس سے فوت ہو گیا ہو اور جو کوئی اس آیہ کو شام کے وقت پڑہتا ہے
تو ثواب اس وظیفہ کا پاتا ہے جو اُس رات مین فوت ہو جاوے مشکوۃ۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ ط
یہہ آیہ پڑہے اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنے ایۃ الکرسی نقل کیا اسکو طبرانی نے وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ وَالْاٰيَتَيْنِ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ غَافِرٍ اِلٰى
قَوْلِهٖ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ حِبَّانُ ی اور پڑہے آیت الکرسی اور شروع کی آیہ سورہ غافر کی الیہ المصیر تک نقل کیا اسکو ابن حبان
احمد ترمذی ابن سنی نے **ف** شروع کی ساری آیہ یون ہے حٰمٓ[1] تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب قابل التوب
شدید العقاب ذی الطول لا الہ الا ہو الیہ المصیر حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص یہہ دونون آیتین یعنے آیۃ الکرسی اور سورہ
غافر کی شروع کی آیہ کو صبح کے وقت پڑہے محفوظ رہتا ہے یعنے سب بلاؤن اور شیطانون سے شام تک بوجہ ان آیتونکی
برکت کے اور جو کوئی شام کو پڑہتا ہے ان کی برکت سے صبح تک محفوظ رہتا ہے ... اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ
هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ
وَسُوْٓءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ م د ت س مص ہمنے صبح کی اور ملک نے
صبح کی اللہ کے واسطے اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اُس کا شریک نہین

[1] یہہ کتاب اتاری ہوئی اللہ کی ہے جو غالب ہے دانا گناہ کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا احسان کرنے والا ہے کوئی
معبود اُس کے سوا نہین اُسی کی طرف پھرنا ہے ۱۲

اُسیکے لیے ہے بادشاہت اور اُسیکے لیئے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے میرے پروردگار مین تجھسے
مانگتا ہون بھلائی اُس چیز کی کہ اُسدن مین ہے یعنے جو مقدر ہے کہ اسدن مین واقع ہو اور مانگتا ہون بھلائی اُس چیز کی
کہ اس دن کے بعد ہے اور مین تیری پناہ مانگتا ہون اُس چیز کی برائی سے کہ اسدن مین ہے اور اُس چیز کی برائی سے کہ
اُسکے پیچھے ہے اے میرے پروردگار مین تیری پناہ مانگتا ہون کاہلی سے یعنے جو تیری طاعت مین ہو اور بڑہاپے کی
برائی سے اے میرے پروردگار مین تیری پناہ مانگتا ہون اُس عذاب سے کہ آگ مین ہو اور اُس عذاب سے کہ قبر مین ہو
نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے ف الفاظ اصبحنا اور اصبح اور ہذا الیوم اور بعدہ پر الفاظ بالکل
امسینا اور امسی اور ہذہ اللیلۃ اور بعدہا لکھا ہوا ہے اُنسے یہہ غرض ہے کہ وہ الفاظ رات کے وظیفہ کے ہین یعنی صبح کے وظیفہ
مین اصبحنا واصبح الملک پڑہین اور شام کے وظیفہ مین امسینا وامسی الملک اور دن کے وظیفہ مین ہذا الیوم اور رات کے وظیفہ
مین ہذہ اللیلۃ اور دن کو ابعدہ اور رات کو بعدہا پڑہین اور رات دن کی برائی اور اُن کے بعد کی برائی سے وہ چیز مراد ہے کہ
دین و دنیا مین ضرر کرے اور مولی کے خدمت سے روکے اور بڑہاپے کی برائی یہہ ہے کہ اُسکی وجہ سے عقل جاتی ہے
اور اللہ تعالی کی بندگی اچھی طرح نہ ہوسکے اسلیئے بڑہاپے کی برائی سے پناہ مانگی ورنہ خود بڑہاپے کی فضیلت آئی ہے
کہ خوش حال ہے وہ شخص جسکی عمر طویل ہو اور اُسکے عمل اچھے ہون ع اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ ق
سُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ م یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون کاہلی سے اور بہت بوڑہا ہونے سے کہ بعض
اعضا کام سے باز رہین اور بڑہاپے کی برائی سے اور دنیا کے فتنہ سے یعنے دنیا کی محبت کے سبب سے فتنہ مین پڑنے
سے یا اُس فتنہ سے کہ دنیا مین ہو اور عقبے اور مولی سے باز رکہے اور پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے نقل کیا اس کو
مسلم نے اَصْبَحْنَا (اَمْسَيْنَا) وَاَصْبَحَ (وَاَمْسَی) الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ (هٰذِهِ اللَّيْلَةِ) فَتْحَهٗ (فَتْحَهَا) وَنَصْرَهٗ (هَا)
وَنُوْرَهٗ (هَا) وَبَرَكَتَهٗ (هَا) وَهُدَاهُ (هَا) وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ (هَا) وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ (هَا) د ہمنے اور ملک نے صبح کی
اللہ کے واسطے کہ سارے جہانون کا پروردگار ہے یا اللہ مین تجھسے مانگتا ہون اس دن کی بہلائی یعنی اُسکی فتح اور مدد
یعنے دشمن ظاہری اور باطنی کے دفع کرنے پر تو اسدن مین مدد کر اور مانگتا ہون اُسکی روشنی اور برکت یعنے طاعت کی مداومت
اور اُس کی ہدایت اور تیری پناہ مانگتا ہون اُس چیز کی برائی سے جو اُس مین ہے اور اُس چیز کی برائی سے کہ اُس کے پیچھے ہے
نقل کیا اسکو ابوداؤد نے ف رات دن کی فتح یہہ ہے کہ اللہ تعالی بندہ کی مراد رات دن مین اُسکے خاطر خواہ پوری
کرے اور نور سے مقصود اللہ تعالی کا بندہ کو آگاہ کرنا ہے جس سے راہ حق دیکہے اور ہدایت سے مراد ہمیشہ کو راہ استقامت
دکہلانا ہے یہان تک کہ خاتمہ بخیر ہو ع فقیر کہتا ہے کہ اس دعا مین بہی اوپر کے الفاظ رات کے وظیفہ مین اور متن کے
الفاظ دن کے وظیفہ مین پڑہنے چاہین اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ
النُّشُوْرُ عه حب اعو یا اللہ تیری قدرت کے سبب سے ہمنے صبح کی اور تیری مدد کے سبب

ہمنے شام کی اور تیرے ہی سبب سے ہم جیتے ہین اور تیرے ہی سبب سے ہم مرتے ہین اور تیرے ہی طرف اُٹھنا ہے
مرنیکے بعد نقل کیا اس کو چارون نے اور ابن حبان احمد ابو عوانہ نے **ف** شام کے وظیفہ مین اُلٹا پڑھے یعنے یون
کہے بِکَ اَمْسَینا وبِکَ اَصْبَحنا اور مصنف نے کہا کہ مناسب یہہ ہے کہ صبح کے وظیفہ مین الیک النشور کہا جاوے اور وظیفہ
شام مین الیک المصیر اور یہی صحیح ہوا ہے اُس حدیث مین جسکو ابو عوانہ نے روایت کیا مگر ملا علی قاری نے اس قول پر
تنبیہ کرکے کہا ہے کہ اس کا عکس ہی ثابت ہوا ہے واللہ اعلم اَصْبَحْنَا (اَمْسَینا) وَاَصْبَحَ (اَمسیٰ) الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَاشَرِيْكَ
لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ (المصیر) **رک ے** ہمنے اور ملک نے صبح کی اللہ کے واسطے اور سب تعریف
اللہ کے لئے ہے کوئی اسکا شریک نہین کوئی معبود سوا اُسکے نہین اور اُسیکی طرف اُٹھنا ہے نقل کیا اس کو بزار ابن سنی نے
اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ **د ت س حب مس مص** یا اللہ آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے والے پوشیدہ
اور ظاہر کے جاننے والے اے ہر چیز کے پروردگار اور اُسکے مالک مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود نہین سوا تیرے
مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے نفس کی برائی یعنی خواہش نفس سے جو ہدایت کے خلاف ہو اور شیطان کی برائی اور اُسکے
شریک سے یعنے شرک اور کفر مین ڈالنے سے نقل کیا اسکو ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے
ف حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ کوئی دعا مجھے بتائیے کہ
صبح وشام پڑھا کرون آپ نے فرمایا کہ یہہ دعا پڑھ اور بعض روایتون مین جملہ آیندہ زیادہ آیا ہے **ع** فقیر کہتا ہے کہ
روایت مشہور تر مین شرک بکسر معجمہ وسکون مہملہ ہے اور بعض روایتون مین بفتحتین ہے جسکے معنے جال اور پھندے کے ہین
یعنی تیری پناہ مانگتا ہون شیطان کے پھندون سے کذا فی المرقات وَاَنْ نَّقْتَرِفَ عَلٰٓى اَنْفُسِنَا سُوْٓءًا اَوْ نَجُرَّهٗٓ اِلٰى
مُسْلِمٍ **ت** اور ہم پناہ مانگتے ہین کہ اپنے نفسون پر برائی کماوین یعنی گناہ یا ظلم ہم پہونچاوین یا برائی کو کسی
مسلمان کی طرف کھینچین یعنی اُسکے ذمہ لگاوین اور وہ اُس برائی سے پاک ہو یا یہہ کہ کسی کو ضرر پہونچاوین نقل کیا اسکو
ترمذی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَصْبَحْتُ (اَمسیت) اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ **طس ت** یا اللہ مین نے صبح کی
اُس حالت مین کہ تجھکو گواہ کرتا ہون اور تیرے عرش کے اُٹھانے والون کو اور تیرے تمام فرشتون کو اور تیری تمام
مخلوق کو گواہ کرتا ہون اسبات کا کہ تو معبود ہے کوئی معبود تیرے سوا نہین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے بندہ
اور تیرے رسول ہین نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اور ترمذی نے **ف** تجھکو گواہ کرتا ہون یعنے اپنے اس اقرار پر
کہ تو معبود اور پروردگار ہونے مین یگانہ ہے تو یون کہنا ہر صبح وشام کو گواہی کا اقرار اور تجدید اسلام ہے اور اپنے
نفس کا حال بتانا کہ مین غافلون مین سے نہین ہون اور عرش کے اُٹھانے والے آٹھ فرشتہ ہین جنکے کان اور

کندھے کے بیچ مین دو ہزار برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور ایک روایت مین سات ہزار برس کی راہ کا اور جو کوئی اس دعا کو پڑھے
اللہ تعالی اسکے رات دن کے گناہ بخشدیتا ہے ع اللّٰھم انی اصبحت (امسیت) اشھدک واشھد حملۃ عرشک و
ملٰئکتک وجمیع خلقک انک انت اللّٰہ لا الٰہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک اربع
مرات د ت س ی یا اللہ مین نے صبح کی اس حال مین کہ تجکو گواہ کرتا ہون اور تیرے عرش اُٹھانیوالون کو گواہ کرتا ہون اور
تیرے فرشتون اور تیری تمام مخلوق کو اس بات پر کہ بیشک تو معبود ہے کوئی معبود تیرے سوا نہین تو اکیلا ہے کوئی تیرا شریک
نہین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے بندہ اور رسول ہین یہہ دعا چار بار پڑھے نقل کیا اسکو ابوداؤد ترمذی نسائی نے ف
حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس نے یہہ دعا ایک بار پڑھی تو اللہ تعالی اُسکی چوتھائی آگ سے آزاد کرتا ہے اور جس نے دوبار
پڑھی اسکا آدھا آگ سے آزاد کرتا ہے اور جس نے تین بار پڑھی تو تین چوتھائی اور جس نے چار بار پڑھی تو سارے کو آگ سے آزاد فرماتا ہے
ذکر کیا اس کو میرک نے اللّٰھم انی اسالک العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ اللّٰھم انی اسالک العفو والعافیۃ فی
دینی ودنیای واھلی ومالی اللّٰھم استر عورتی وامن روعتی اللّٰھم احفظنی من بین یدی
ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتک ان اغتال من تحتی د ق س حب
مس مص یا اللہ مین مانگتا ہون تجہسے سلامتی یعنی سب آفات اور بلیات ظاہر و باطن سے دنیا اور آخرت مین یعنی اُن کے
امور مین یا اللہ مین تجہسے مانگتا ہون گناہونکا معاف ہونا اور سلامتی اپنے دین اور دنیا مین اور اپنے اہل یعنے اقارب اور خادمون
اور اپنے مال مین یا اللہ تو میرے عیب ڈہانک اور میرے خوف کو امن کر یعنی خوف کی چیزون سے مجکو مامون رکھہ یا اللہ تو میری
محافظت کر میرے آگے اور پیچھے اور دہنے اور بائین اور اوپر سے اور مین تیری بزرگی کی پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ
دہنسایا جاؤن اپنے نیچے کے جانب سے یعنی زمین مین نقل کیا اسکو ابوداؤد ابن ماجہ نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے
ف پہلی عافیت سے مراد عذاب کا نہونا ہے اور دوسری سے مقصود عیبون سے خلاص ہونا مصنف نے کہا کہ عافیت کے
معنے سلامت رہنے کے ہین تو دین مین سلامتی سے یہہ غرض ہے کہ کجی سے بچا رہے اور دنیا مین سلامتی سے یہہ مقصود ہے
کہ بیماریون اور بلاؤن سے محفوظ رہے اور عورت اُسکو کہتے ہین کہ جسکے ظاہر ہونے سے آدمی شرم کرے اور برا جانے اور
ان طرفون کو اسلئے بیان کیا کہ جو بلا آتی ہے انہین جہتون سے آتی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صبح و شام ان کلمات
کے پڑہنے کو کبھی نہ چھوڑتے تھے ع لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت
وھو حی لا یموت وھو علی کل شیء قدیر د س ق مص ی کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے
کوئی اسکا شریک نہین اُسیکے لئے ہے سلطنت اور اُسیکے لئے ہے تعریف زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ایسا زندہ ہے
کہ نہین مرتا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نقل کیا اسکو ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نے اور لفظ یحیی لا یموت تک فقط
ابن سنی نے روایت کیا ہے ف اس دعا کے پڑہنے کی فضیلت حدیث شریف مین یہہ آئی ہے کہ جس نے اسکو صبح کو پڑھا گویا

پاتا ہے اُس غلام کے آزاد کرنیکے برابر جو حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد مین سے ہو اور دس نیکیان اُسکے نامۂ اعمال مین
لکھی جاتی ہین اور اُسکے دس درجہ بلند ہوتے ہین اور رات تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور جو شام کو پڑھے تو یہی
ثواب پاتا ہے اور صبح تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے روایت کیا اس حدیث کو ابن عیاش نے اور ایک شخص نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے خواب مین دیکھکر پوچھا یا رسول اللہ ابن عیاش آپ سے یہہ روایت کہتا ہے آپ نے فرمایا
کہ ابن عیاش سچ کہتا ہے مشکوۃ۔ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا
وَّرَسُوْلًا عه مس ا ط ہم راضی ہوے اللہ سے اُسکے رب ہونے پر یعنے ہمنے اللہ کے رب ہونیکی خوب تصدیق کی
اور راضی ہوے اسلام سے اُسکے دین ہونے پر اور راضی ہوے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے اُن کے رسول پیغمبر ہونے پر
یعنی ہمنے اُن کی رسالت و پیغمبری کی خوب تصدیق کی نقل کیا اسکو چارون نے اور حاکم احمد طبرانی نے ف اکثر نسخون مین
بعد لفظ رسولا کے لفظ نبیا کا بہی ساتھ رمز احمد اور طبرانی کے ہے اسلئے مستحب ہے کہ دونون کو جمع کر لے کذا قال النووی
فقیر کہتا ہے کہ مترجم سے اس فائدہ مین تسامح ہوا اصل یہہ ہے کہ بعض معتمد نسخون مین رسولا سے پہلے لفظ نبیا اط کے ساتھ اس
غرض سے آیا ہے کہ احمد اور طبرانی نے نبیا روایت کیا ہے اور باقی نے رسولا اور ایک نسخہ مین رمز ترمذی بہی اط کے ساتھ
مذکور ہے اور نووی کا قول اذکار مین اسی کا مؤید ہے کہ یون کہا ہے کہ ابو داؤد وغیرہ کی روایت مین بمحمد رسولا واقع ہے
اور ترمذی کی روایت مین نبیا اسلئے دونون کا جمع کرنا مستحب ہے یعنے کہے نبیا رسولا اور ایک پر اکتفا کرے تو حدیث کا
عامل اس صورت مین بہی ہوگا انتہی اور نبیا کو مقدم اسلئے کیا کہ نبوت کا وجود رسالت کے تحقق پر مقدم ہے کذا فی الحرز الثمین
رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مص ی مے مین راضی ہوا اللہ سے اُسکے
رب ہونے پر اور اسلام سے اُسکے دین ہونے پر اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے اُنکے نبی ہونے پر یہہ دعا تین بار پڑہے
نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ ابن سنی نے ف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی صبح و شام کو تین تین بار یہہ دعا پڑہے
تو اللہ تعالے پر حق ہوا کہ اُسکو قیامت کے دن راضی کرے مشکوۃ۔ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ
خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ د س حب ی
یا اللہ جو کوئی نعمت صبحکو مجہپر ہوئی یا تیری مخلوق مین سے کسی پر تو وہ تیری ہی طرف سے ہے یعنی جو دین و دنیا کی نعمت مجہے
ہوئی یا کسی اور مخلوق کو وہ خاص تیری ہی عنایت سے ہے تو یگانہ ہے تیرا کوئی شریک نہین تو تیرے ہی لئے تعریف ہے اور
تیرے ہی لئے شکر ہے یعنے اُس نعمت کے مقابل ہمپر شکر لازم ہے زبان اور دل اور اعضا سے نقل کیا اسکو ابو داؤد
نسائی ابن حبان ابن سنی نے ف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبح کو یہہ دعا پڑہی اُس دن کا شکر
ادا کیا اور جس نے شام کو پڑہی اُس رات کا شکر ادا کیا کذا فی المشکوۃ اور بعض روایت مین آیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے
کہا کہ خداوند تیری نعمتین مجہپر بہت ہوئین ہین اُنکا شکر کیونکر ادا کرون حکم ہوا کہ اے داؤد جب تو نے یہہ معلوم کر لیا کہ جو نعمت

تیرے پاس سے ہے وہ میری ہی طرف سے ہے تب تو نے اُس کا شکر ادا کر دیا **فجر** اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **د س ی** یا اللہ مجکو سلامتی دے میرے بدن مین یعنی میرے تمام اعضا سے کوئی گناہ کی چیز نہو یا اللہ مجکو سلامتی دے میرے سننے مین یعنی بھرا نہ ہوجاؤن یا ایسی چیز کے سننے سے جس کا سننا درست نہ ہو مثل غیبت اور جھوٹھ اور گانے بجانے کے باز رہون یا اللہ مجکو سلامتی دے میری بینائی مین کوئی معبود نہین سوا تیرے یعنی تجھی سے عافیت مانگتے ہین نہ تیرے سوا دوسرے سے اس دعا کو تین بار پڑھے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون کفر اور محتاجگی سے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے کوئی معبود نہین سوا تیرے یعنی اسی لئے تجھی سے پناہ مانگی جاتی ہے اس دعا کو تین بار پڑھے نقل کیا اسکو ابو داؤد و نسائی و ابن سنی نے **ف** بینائی کی سلامتی سے یہہ مقصود ہے کہ اندھا ہونے سے محفوظ رہے یا قدرت کی نشانیان نہ دیکھنے یا حرام چیزون کی طرف نظر کرنے مثلاً اجنبی عورت اور امرد کی طرف نظر ڈالنے اور میلون تماشون کے دیکھنے سے بچا رہے اور کفر سے مقصود یا کفر مشہور ہے یا کفران نعمت اور محتاجگی سے مراد دل کا محتاج ہونا ہے کہ آدمی بے صبر ہو کر تقدیر اور خدا تعالیٰ کا شاکی ہو یا خلق کی طرف محتاج ہونا یا مال کا کم ہونا اسی طرح کہ قناعت اور صبر نہو اور حرص بہت کرے **ع** سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا **د س ی** مین پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی وابستہ اُسکی تعریف سے بندہ کو قوت نہین حرکت اور سکون پر مگر اللہ کے قدرت دینے سے جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو اُسنے نچاہا وہ نہ ہوا مین جانتا ہون کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ نے ہر چیز کو گھیرا ہے اپنے علم مین یعنی وہ ہر چیز کو جانتا ہے نقل کیا اسکو ابو داؤد و نسائی و ابن سنی نے **ف** جو اُس نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا وہ نہ ہوا یعنے برابر ہی کہ بندہ چاہے یا نچاہے اور یہی معنی ہین اس آیہ کے وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ یعنے تم نہین چاہتے ہو مگر اس صورت مین کہ خدا چاہے اور حدیث قدسی مین ہے کہ ترید وارید ولا یکون الا ما ارید فمن رضی فلہ الرضا ومن سخط فلہ السخط ویفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید یعنے اے بندہ تو ایک کام کا ارادہ کرتا ہے اور مین بھی ارادہ کرتا ہون اور ہوتا وہی ہے جو مین چاہتا ہون تو جو شخص راضی ہوا یعنی میرے ارادہ پر تو اُسکے لئے میری خوشنودی ہے اور جو خفا ہوا میرے ارادہ سے اُسکے لئے میری خفگی ہے اور اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس نے یہہ دعا صبح کو پڑہی شام تک محفوظ رہا اور جس نے شام کو پڑہی صبح تک محفوظ رہا **ع** اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ **ا ط** فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ **س** فِي الصَّبَاحِ فقط یعنے صبح کی اسلام کی اصل پیدایش اور کلمہ اخلاص یعنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر اور اپنے پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دین پر اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے ملت پر کہ وہ توحید کرنے والے تابعدار تھے اور مشرکون مین سے نہ تھے نقل کیا اسکو احمد و طبرانی نے صبح اور شام کے وظیفہ مین اور

نسائی نے نقل کیا فقط صبح کے وظیفہ مین ف یعنے دعاء اصبحنا علی فطرۃ الاسلام آخر تک کو احمد و طبرانی نے صبح و شام مین
پڑھنا نقل کیا ہے اور نسائی نے فقط صبح مین اور یا حی یا قیوم جو آگے آتا ہے جداگانہ عبارت ہے اس دعا سے کچھ علاقہ نہ رکھتی
نہین ایسا ہی مصنف نے کہا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ دعا پڑھی تا کہ لوگ سنکر سیکھین اور ظاہر یہہ ہے کہ آنحضرت
کو بھی اپنے اوپر ایمان لانے کا حکم تھا چنانچہ اذان کے جواب مین آیا ہے کہ جب موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ
کہتا تھا تو آپ فرماتے انا انا یعنی مین بھی گواہی دیتا ہون ع یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَانِیْ
کُلَّہٗ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ س مس ر اے زندہ اے ہمیشہ رہنے والے مین تیری رحمت سے فریاد کرتا ہون
اور ہر چیز مین مدد چاہتا ہون میرے لئے میرا تمام حال درست کر اور مجکو میرے نفس کے حوالہ ایک پلک مارنے مت کر یعنے
نعمت امداد سے مجکو محروم مت کر نقل کیا اسکو نسائی حاکم بزار نے ف حضرت علی مرتضیٰ روایت کرتے ہین کہ مین جنگ بدر
مین کفار سے لڑا پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو مین نے دیکھا کہ آپ سجدہ مین یا حی یا قیوم پڑھ رہے ہین
پھر مین چلا گیا اور کفار سے لڑا پھر آکر دیکھا تو آپ بدستور سجدہ مین یا حی یا قیوم پڑھ رہے ہین اسی لئے اللہ تعالی نے اُن کو فتح
عنایت فرمائی ع اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ
مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا
اَنْتَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ خ س یا اللہ تو میرا رب ہے کوئی معبود نہین سوا تیرے تو نے مجھے پیدا کیا اور
مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے عہد اور وعدہ پر ہون یعنی تجھپر ایمان لانے کا اور خالص عبادت کرنے کا جو عہد اور وعدہ
کہ تجھسے میثاق کے دن کیا ہے مستقیم ہون بقدر اپنی طاقت کے اس سے غرض اپنی عاجزی کا اقرار ہے کہ جس طرح واجب
ہے ویسا ادا نہین ہوتا مین اقرار کرتا ہون تیرے سے لئے تیری اُس نعمت کا کہ مجھپر ہے اور معترف ہون اپنے گناہ کا پس تو
مجکو بخشدے کیونکہ گناہونکو سوا تیرے کوئی نہین بخشتا مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کردار کی برائی سے یعنے اپنے
بداعمال سے تیری پناہ مانگتا ہون کہ اُن کو معاف فرمادے نقل کیا اسکو بخاری نسائی نے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ
مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ د ے ۔ یا اللہ تو میرا رب ہے کوئی معبود سوا تیرے نہین تو نے مجھے پیدا کیا اور مین تیرا بندہ
ہون اور مین تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر اپنے طاقت بھر ہون مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کردار کی برائی سے اقرار
کرتا ہون تیری نعمت کا کہ مجھپر ہے اور معترف ہون اپنے گناہ کا تو بخشدے مجکو کہ گناہونکو سوا تیرے کوئی نہین بخشتا نقل کیا
اسکو ابو داؤد و ابن سنی نے فقیر کہتا ہے کہ پہلی دعا اور یہہ دعا سید الاستغفار کہلاتی ہے اور بیان استغفار مین مترجم تفصیل کیساتھ
بیان کرے گا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُکِرَ وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَاَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِیَ وَاَرْاَفُ مَنْ مَلَکَ وَاَجْوَدُ

مَنْ سُئِلَ وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰی اَنْتَ الْمَلِكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَالْفَرْدُ لَا نِدَّ لَكَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَكَ لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِكَ وَلَنْ تُعْصٰی اِلَّا بِعِلْمِكَ تُطَاعُ فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰی فَتَغْفِرُ اَقْرَبُ شَهِيْدٍ وَاَدْنٰی حَفِيْظٍ حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِيْ وَكَتَبْتَ الْاٰثَارَ وَنَسَخْتَ الْاٰجَالَ وَالْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِيَةٌ وَالسِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ اَلْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّيْنُ مَا شَرَعْتَ وَالْاَمْرُ مَا قَضَيْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَاَنْتَ اللّٰهُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ اَنْ تُقِيْلَنِيْ فِيْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ وَفِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ وَاَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ ؕ ط ب

ترجمہ یا اللہ تو ذکر کا مستحق تر ہے اُن سے کہ جنکا ذکر کیا جاوے یعنے تیرا ذکر ہر مذکور سے زیادہ لایق ہے اور تو لایق تر عبادت کا ہے اُن سے جنکی عبادت کیجاوے یعنے تیری عبادت کے سوا سب کی عبادت باطل ہے اور تو بہت مدد کرنے والا ہے اُن سے جنکی مدد ڈھونڈھی جاوے اور تو بہت مہربان ہے اُن سے جو مالک ہون یعنی مجازی مالکون سے تو زیادہ مہربان ہے اور تو زیادہ سخی ہے اُن سے جنسے سوال کیا جاوے اور تو عطا مین فراخ تر ہے اُن سے جو عطا کرتے ہین تو بادشاہ ہے کوئی تیرا شریک نہین اور تو یکتا ہے کوئی تیرا ہمسر نہین ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہے تیری ذات کے سوا تو ہرگز عبادت نہین کیا جاتا مگر اپنی توفیق دینے سے اور تیری نافرمانی کبھی نہین ہوتی مگر تیرے علم سے تیری اطاعت کرتے ہین تو ثواب عنایت فرماتا ہے اور نافرمانی کرتے ہین تو گناہ بخشتا ہے تو بہت قریب ہے ہر حاضر سے یعنی اس مین اشان ہے نحن اقرب الیہ من حبل الورید کے طرف اور تو زیادہ نزدیک ہے ہر نگہبان سے تو حائل ہوا نفسون کے پاس اور تو نے پکڑے پیشانیون کے بال یعنے سب تیرے قبضہ قدرت مین ہین اور تو نے عملون کو لکھا یعنی لوح محفوظ مین اور تو نے عمرین لکھین محفوظ مین دل تیری تجلیات کی گنجایش رکھتے ہین اور پوشیدہ بات تیرے نزدیک ظاہر ہے حلال وہ چیز ہے جسکو تو نے حلال کیا اور حرام وہ چیز ہے جسکو تو نے حرام کیا اور دین وہ ہے جسکو تو نے مقرر کیا اور معاملہ وہ ہے جسکو تو نے حکم کیا یعنے تمام امور کہ دنیا مین ہوتے ہین تیرے ہی حکم اور ارادہ سے ہوتے ہین اور سب مخلوق تیری پیدا کی ہوئی ہے اور سب بندہ تیرے بندہ ہین اور تو ہے معبود بہت مہربان بخشنے والا مین تجھسے مانگتا ہون بوسیلہ تیری ذات کے اُس نور سے جسکے سبب سے آسمان و زمین روشن ہین اور مانگتا ہون بوسیلہ تیرے حق کے یعنے جو مخلوق پر ہے مثل اطاعت عبادت وغیرہ کے اور بوسیلہ سائلون کے حق کے جو تجھپر ہے یعنے تیرے کرم اور وعدہ کے سبب سے وہ تجھپر حق رکھتے ہین ورنہ تجھپر کسی کا حق نہین یہہ مانگتا ہون کہ تو مجھکو اس دن مین یا اس رات مین معاف کرے یعنی صبح کے وظیفہ مین فی ہذہ الغداۃ کہے اور شام کے وظیفہ مین فی ہذہ العشیۃ اور یہہ مانگتا ہون کہ تو مجھکو امن دے آگ سے اپنی قدرت سے نقل کیا اسکو طبرانی نے کبیر مین اور کتاب الدعا مین ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی یہہ دعا پڑھے اُسکے لیئے دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور دس برائیان دور

لیجاتی ہین اور دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اللہ تعالی اُسکو شیطان سے پناہ دیتا ہے کذا ذکر علی اور یہہ
جو کہا کہ نافرمانی نہین کیا جاتا مگر اپنے علم سے اس مین اشارہ ہے اس بات کا کہ طاعت خدا تعالی کے ارادہ اور امر کے
سبب ہوتی ہے اور معصیت ارادہ کے سبب ہے نہ امر کے سبب اور تو حائل ہوا نفسون کے پاس اس سے یہہ مراد ہے
کہ لوگون کے اور اُن کی خواہشون نفسانی کے درمیان تو حائل ہے اسلئے وہ یہہ طاقت نہین رکہتے کہ ایمان لاوین یا کفر
کرین مگر اس صورت مین کہ تو ارادہ کرے حاصل یہہ ہے کہ تو لوگونکا مالک ہے اُن کو جدہر چاہتا ہے پہیر دیتا ہے ع
حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ی کفایت ہے مجکو اللہ کوئی
معبود نہین اُسکے سوا اُسی پر مین نے بہروسہ کیا یعنے نہ اُسکے غیر پر غرض کہ کسی سے سوائے اُسکے نہ امید رکہتا ہون نہ ڈر
اور وہ بڑے عرش کا پروردگار ہے اس دعا کو سات بار پڑہے نقل کیا اسکو ابن سنی نے ف حدیث شریف مین
آیا ہے کہ جو کوئی صبح شام یہہ آیۃ سات بار پڑہے تو اللہ تعالی اُسکے دنیا اور آخرت کے غم کو کفایت کرتا ہے اور بعض مشائخ
شاذلیہ نے کہا ہے کہ اگر کسی شخص کا ورد سوائے اسکے اور کچہہ نہ ہو تو اُسکو یہی بس ہے اور اللہ تعالی نے بہی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو اُسکے پڑہنے کا ارشاد فرمایا اس آیۃ مین فان تولوا فقل حسبی اللہ آلایۃ ع لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ س حب ط ی کوئی معبود نہین سوائے اللہ کے وہ
اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اُسکے لئے بادشاہت ہے اور اُسیکے لئے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اس کو
دس بار پڑہے نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان احمد طبرانی ابن سنی نے سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ مِائَۃَ مَرَّۃٍ م د
ت س مس حب عو مین پاکی بیان کرتا ہون اللہ بزرگ کی اور پاکی کہتا ہون اُسکے تعریف سے لگی ہوئی اسکو
سو بار پڑہے نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی حاکم ابن حبان ابو عوانہ نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ
جس نے صبح کو سبحان اللہ وبحمدہ سو سو بار پڑہا تو قیامت کو اسکے عمل سے بہتر دوسرا شخص کوئی عمل نہ لائیگا لیکن وہ شخص کہ
مثل اُسکے پڑہے یعنے اس صورت مین دونون کے عمل برابر ہونگے یا اس سے زیادہ پڑہے یعنے اس صورت مین
زیادہ پڑہنے والا اس سے افضل ہوگا انتہی اور اگر ان تسبیحات وغیرہ کو شمار مذکور سے زیادہ بہی پڑہے گا تو یہہ بہی ثواب
پاویگا اور زیادتی کا جدا ثواب پاویگا تو شمار اس جنس کے نہین کہ اُس سے زیادہ پڑہنا منع ہو جیسے طہارت کی زیادتی
کہ تین بار سے زیادہ اعضا کو دہونا منع ہے کذا قال علی اور اسیطرح شیخ فخر الدین نے بسم اللہ الذی لا یضر کے بیان مین مصنف
کا قول نقل کیا ہے اور بعض علما اسکے برعکس کہتے ہین واللہ اعلم سُبْحَانَ اللّٰہِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ ت سبحان اللہ سو بار الحمد للہ سو بار لا الہ الا اللہ سو بار اللہ اکبر سو بار نقل کیا اسکو ترمذی نے
ف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی صبح شام سو سو بار سبحان اللہ پڑہے اسکو ثواب سو حج کرنے والے کا
ہوگا اور جو صبح شام کو الحمد للہ سو سو بار پڑہے اُس شخص کو ثواب اُس آدمی کی برابر ہوگا کہ سو گہوڑے جہاد کے لئے دیوے یہہ

فرمایاکہ سو جہاد کئے اور جو کوئی لا الہ الا اللہ صبح شام سو سو بار پڑہے تو اُسکو ثواب سو غلام آزاد کرنے والیکی برابر ہوگا
ایسے غلام کہ اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہون اور جو اللہ اکبر صبح شام کو سو سو بار پڑہے اُس دن مین اس سے بہتر کوئی
عمل والا نہ ہوگا بجز اُس شخص کے کہ اُسکی برابر پڑہے یعنے وہ ثواب مین برابر ہوگا یا اُس سے زیادہ پڑہے یعنے وہ ثواب
مین زیادہ ہوگا مشکوٰۃ ـ وَیُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ مَرَّاتٍ ط اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر دس بار
درود بہیجے نقل کیا اسکو طبرانی نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی صبح شام کو دس دس بار مجہپر درود
بہیجے اُسکو قیامت کے دن میری شفاعت ملیگی اور فرمایا جو کوئی مجہپر صبح کی نماز کے بعد بات کرنیسے پہلے درود بہیجے اللہ
تعالے اُسکی سو حاجتین پوری کرتا ہے سو مین سے تیس کو جلد عنایت فرماتا ہے اور ستر کو تاخیر سے دیتا ہے اور بعد نماز
مغرب کے بہی ایسا ہی ثواب پاتا ہے کذا ذکر المصنف فی المنبہیہ اور اس مقام کے مناسب ایک درود لکہا جاتا ہے کہ اگر
اُسکو پڑہے تو بہت مناسب ہے دارقطنی نے افراد مین اور ابن بخار نے اپنی تاریخ مین حضرت ابو بکر رضہ سے روایت کیا ہے
کہ اُنہون نے کہا کہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹہا تہا کہ ایک شخص حاضر ہوا اور سلام کیا آپ نے اُسکو جواب دیا
اور خوش ہو کر اپنے پہلو مین بٹہا لیا جب وہ شخص اپنی حاجت عرض کر کے اُٹہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے
ابو بکر یہہ وہ شخص ہے کہ اسکے لئے عمل سب روے زمین والون کے عمل کی برابر بلند کئے جاتے ہین مین نے عرض کیا کہ
اسکا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا کہ یہہ شخص جب صبح ہوتی ہے مجہپر ایک درود بہیجتا ہے جو سب خلق کے درود کی برابر
ہوتا ہے مین نے پوچہا وہ درود کونسا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ یہہ ہے اللھم صل علی محمد النبی عدد من صلی علیہ من خلقک
وصل علے محمد النبی کما ینبغی لنا ان نصلی علیہ وصل علے محمد النبی کما امرتنا ان نصلے علیہ یعنی یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر جناب محمد کے
کہ پیغمبر ہین بقدر شمار اُن لوگونکی جو تیری مخلوق مین سے اُنپر درود بہیجتے ہین اور رحمت خاص بہیج محمد صلے اللہ علیہ وسلم پیغمبر پر
جیسے کہ ہمکو لائق ہے اُنپر درود بہیجین اور رحمت خاص بہیج محمد پیغمبر پر جیسے تو نے ہمکو حکم کیا کہ اُنپر درود بہیجین کذا فی الدر المنثور

وَاِنِ ابْتُلِیَ بِھَمٍّ اَوْ دَیْنٍ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ
الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ د اگر کوئی شخص غم مین یا قرض مین مبتلا ہو تو وہ یون کہے اللھم انی اعوذ بک الخ
یعنے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون فکر سے اور غم سے اور تیری پناہ مانگتا ہون عاجزی سے یعنے کمال کے حاصل کرنے مین
اور کاہلی سے یعنے اعمال مین اور تیری پناہ مانگتا ہون نامردی سے یعنے دشمن کے ڈر سے جو جہاد سے باز رکہے اور بخیلی سے
اور تیری پناہ مانگتا ہون قرض کے بوجہہ سے اور آدمیون کے قہر سے یعنے بادشاہون کے قہر اور ظالمون کے غلبہ اور
بدعقیون کی جفا کاری سے نقل کیا اسکو ابو داؤد نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک شخص نے سرور عالم صلے اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ مجکو بہت سے غم اور قرض لاحق ہوے آپ نے فرمایا کہ کیا مین تجہکو نہ سکہادون ایسی دعا
کہ جب تو اسکو پڑہے تو اللہ تعالی تیرا غم دور کرے اور تیرا قرض تجہپر سے ادا کرے اُسنے عرض کیا کہ فرمائیے آپ نے فرمایا

کہ ہر صبح شام کو یہہ دعا پڑہا کرو وہ شخص کہتا ہے کہ مین نے یہہ دعا پڑہی تو اللہ تعالی نے میرا غم دور کیا اور میرا قرض ادا کیا
حدیث تمام ہوئی مصنف نے کہا کہ عجز اُس چیز کا ترک کرنا ہے جسکا کرنا اچھا ہو اور قرض کے غلبہ سے پناہ اسلیئے مانگی کہ دوسرے
حدیث مین آیا ہے الدین شین الدین یعنی قرض دین کا عیب ہے اور فرمایا لاہم الاہم الدین ولا وجع الا وجع العین یعنے
قرض کے سوا کوئی غم نہین اور آنکہہ کے درد کے سوا کوئی درد نہین پہلی حدیث کا ملاقہ تمام ہوا اور ایک روایت مین آیا ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے دن ستر بار پڑہے اللھم اغننی بحلالک عن حرامک وبفضلک عمن سواک
تو اُسپر دو جمعہ نگذرینگے کہ اللہ تعالے اُسکو غنی نفرماوے کذا ذکر علی عن الفردوس الی ھنا یقال فی الصباح والمساء
جمیعًا و لکن یقال فی المساء مکان اصبح امسی و مکان ھذا الیوم ھذہ اللیلۃ و مکان التذکیر التانیث
و مکان النشور المصیر کما کتبناہ بالحمرۃ فوق کل کلمۃ یہان تک
پڑہا جاے صبح وشام دونون کے وظیفہ مین لیکن شام کے وظیفہ مین اصبح کی جگہہ امسی اور اصبحت کے جگہہ امسیت اور اصبحنا
کی جگہہ امسینا اور ہذا الیوم کی جگہہ ہذہ اللیلۃ اور مذکر کی جگہہ مونث یعنے ہ کی جگہہ ہا اور نشور کے جگہہ مصیر چنانچہ ہمنے شام
الفاظ کو سرخی سے ہر جگہہ کے اوپر لکہدیا ہے و یزاد فی المساء فقط امسینا و امسی الملک للہ والحمد
للہ اعوذ باللہ الذی یمسک السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ من شر ما خلق و ذرأ و برا
ط - اور فقط شام کے وظیفہ مین زیادہ کیا جاوے یعنی صبح مین نہ پڑہے جاوے یہہ دعا امسینا و امسی الملک الخ
یعنے ہمنے اور ملک نے شام کی اللہ کے لیئے اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے اور مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی جسنے تھام
رکہا ہے آسمان کو اس بات سے کہ زمین پر گر پڑے مگر اُسکے حکم سے اُس چیز کی برائی سے پناہ مانگتا ہون جسکو اُس نے اندازہ کیا
اور پہیلایا اور پیدا کیا اسکو نقل کیا طبرانی نے فقیر کہتا ہے کہ خلق سے مراد یہہ ہے کہ تقدیر کے موافق ایجاد کیا اس مین سب
موجودات آگئے اور ذرأ تخصیص بعد تعمیم کے ہے یعنے پہیلانا نسل کی پیدایش سے مخصوص ہے مقصود یہہ کہ ثقلین کی
نسل کو پہیلایا کذا فی الحرز و یزاد فی الصباح فقط اصبحنا و اصبح الملک للہ والکبریاء والعظمۃ والخلق
والامر واللیل والنہار وما یضحی فیہما للہ وحدہ اللھم اجعل اول ھذا النہار صلاحًا و اوسطہ
فلاحًا و اخرہ نجاحًا اسألک خیر الدنیا والاخرۃ یا ارحم الراحمین مص
اور فقط صبح مین نہ شام مین یہہ دعا زیادہ کیجاے اصبحنا و اصبح الملک الخ یعنے ہمنے اور ملک نے صبح کی اللہ کے واسطے
اور ذات کی بزرگی اور صفات کی بزرگی اور پیدا کرنا اور حکم کرنا اور رات اور دن اور جو چیز کہ رات دن مین ظاہر ہوتی ہے
سب اللہ ہی کے واسطے ہے جو یکتا ہے یا اللہ اس دن کے اول کو نیکی کا سبب کر دیجئے تاکہ اسکو طاعت مین بسر کرین اور
اس دن کے درمیان کو کامیابی کا سبب فرما اور اُسکے آخر کو آفتون سے نجات کا باعث کر مین تجہسے مانگتا ہون دنیا
اور آخرت کی بہلائی اے سب مہربانون سے زیادہ مہربان نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے لبیک اللھم لبیک

لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَاِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ اَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيَّتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ مَا شِئْتَ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَا يَكُوْنُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰى مَنْ صَلَّيْتَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنٍ فَعَلٰى مَنْ لَعَنْتَ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ ی مس - ا ط

مین حاضر ہون تیری خدمت مین یا اللہ مین حاضر ہون تیری خدمت مین پھر حاضر ہون اور تیری طاعت مین مستعد ہون اور بھلائی تیری ہاتون مین یعنی تیری تصرف اور قدرت مین ہے اور ہمکو بھلائی تجھسے ہی پہونچنے والی ہے اور تیری ہی طرف ہمارا حال اور مآل رجوع کرنے والا ہے یا اللہ جو کچھہ مین نے بات کہی یا قسم کہائی یا نذر مانی تو ان سب سے پہلے تیری خواہش ہے جو تو نے چاہا وہ ہوا اور جو تو نچاہے گا نہ ہوگا اور پھر نا گنا ہون سے اور قوت عبادت پر نہین ہے بجز تیری مدد کے تو ہر چیز پر قادر ہے یا اللہ جو کچھہ مین نے دعا کی تو اُسکے حق مین ہو جسکے لئے تو نے دعا کی اور اُس کو دعا کے لائق کیا اور جو کچھہ مین نے لعنت کی تو یہہ اُسپر کر جسکو تو نے لعنت کی تو میرا مالک ہے دنیا اور آخرت مین مجکو وفات دے اسلام پر اور مجکو ملا نیک بختون سے یعنے نبیون اور رسولون سے نقل کیا اسکو ابن سنی حاکم احمد طبرانی نے **ف** مروی ہے کہ مرتے دم اخیر کلام حضرت ابو بکر صدیق رض کا یہہ تھا رب توفنی مسلما والحقنی بالصالحین ع اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَشَوْقًا اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ ق یا اللہ مین مانگتا ہون تجھسے اپنا راضی رہنا تقدیر کے بعد یعنے جو تقدیر مصیبت وبلا کی مجھپر جاری ہو اُسپر راضی رہون اور مانگتا ہون عیش کی ٹھنڈک مرنے کے بعد اور تیری ذات دیکھنے کا مزا اور تیرے ملنے کا شوق کہ سختی کی حالت مین نہ ہو جو نقصان پہونچانے والی ہو اور بدون فتنہ گمراہ کرنے والیکے **ف** عیش کے معنے زندگی کے ہین تو مرنیکے بعد عیش کے ٹھنڈک سے یہہ مراد ہے کہ بعد مرنیکے اچھی زندگانی ہو کیونکہ یہان کی زندگانی فانی ہے اور وہان کی باقی تو اصل وہان ہی کا آرام وچین ہے اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہان کا آرام مانگا۔ اور مراد اس عبارت سے کہ سختی کی حالت مین نہ ہو جو نقصان پہونچانے والی ہو یہہ ہے کہ ایسا شوق مانگتا ہون جو میرے سلوک مین نقصان نکرے اور نہ میری استقامت مین ادب اور احکام کی راہ پر کیونکہ شوق مین کبھی سکر کی حالت ہو کر باتین خلاف ادب ہو جاتی ہین اور یہی مراد ہے الفاظ لا فتنۃ مضلۃ سے یعنے کوئی ایسی مصیبت وبلا لاحق نہ ہو کہ میری گمراہی یا دوسرے کی گمراہی کا سبب ہو ع وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَعْتَدِيَ اَوْ يُعْتَدٰى عَلَيَّ اَوْ اَكْسِبَ خَطِيْئَةً اَوْ ذَنْبًا لَّا تَغْفِرُهُ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَاِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ شَهِيْدًا اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَّلِقَاءَكَ حَقٌّ وَّالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّارَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تَكِلْنِيْ اِلٰى ضَعْفٍ وَّعَوْرَةٍ وَّذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ وَّاِنِّيْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ **مس ط** اور مین تیری کہ مین ظلم کرون کسی پر یا کوئی مجھپر ظلم کرے یا تعدی کرون یعنے اپنے نفس پر یا غیر پر زیادتی کرون یا مجھپر کوئی زیادتی کرے یا مین کوئی گناہ خطا کرون یا قصداً ایسا گناہ کرون کہ تو اسکو نہ بخشے یعنے شرک یا اللہ پیدا کرنے والے آسمان زمین کے اے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر چیز کے اے بزرگی اور بخشش والے مین عہد کرتا ہون تیرے سامنے اس دنیا کی زندگی مین اور مین تجکو گواہ کرتا ہون اور تو ہی گواہ کافی ہے وہ عہد یہہ ہے کہ مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ کوئی معبود نہین سوا تیرے تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہین تیرے ہی لئے بادشاہت ہے اور تیرے ہی لئے سب تعریف اور تو ہر چیز پر قادر ہے اور مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے بندہ اور رسول ہین اور مین اس بات کی گواہی دیتا ہون کہ تیرا وعدہ حق ہے اور تیرا ملنا یعنے تیرے سامنے حاضر ہونا یا تجکو دیکھنا حق ہے اور قیامت آنے والی ہے اس مین شک نہین اور تو اٹھائیگا ان لوگون کو جو قبرون مین ہین اور مین یہہ گواہی دیتا ہون کہ تو اگر مجکو میرے نفس کے سپرد کرے گا تو مجکو ناتوانی اور عیب اور قصداً گناہ کے اور خطا کے حوالہ کرے گا اور مین گواہی دیتا ہون کہ مین اعتماد نہین کرتا سوائے تیری رحمت یعنے انعام و احسان کے پس تو میرے لئے میرے گناہ بخشدے کہ تیرے سوا گناہون کو کوئی نہین بخشتا اور تو میری توبہ قبول کر یا مجکو توبہ کی توفیق عنایت کر تو البتہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے نقل کیا اسکو حاکم احمد طبرانی نے **ف** زید بن ثابت رضہ سے روایت ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو بلاکر یہہ دعا تعلیم فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اسکو ہمیشہ پڑہا کرو اور نفس کے حوالہ کرنیسے یہان یہہ غرض ہے کہ نظر عنایت رب کی بندہ پر نرہے غرضکہ بالکل سونپنا مراد نہین کیونکہ اگر بندہ کے سب عمل اُسکے نفس کے حوالہ ہون تو سب تباہ اور موجود سے معدوم ہو جائین ع وَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا **م و م** جب آفتاب نکلے تو یہہ دعا پڑہے الحمد للہ الذی الخ یعنے سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمارے گناہ ہمارے اسدن مین معاف کئے اور ہمکو ہمارے گناہون کے سبب سے ہلاک نہ کیا نقل کیا اسکو موقوفاً مسلم نے فقیر کہتا ہے کہ لم یہلکنا علت ہے پہلے جملہ کی یعنے چونکہ ہمکو گناہون کے باعث سزا ندی اسلئے معلوم ہوا کہ ہمارے گناہ معاف فرمائے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَنَا هٰذَا الْيَوْمَ وَاَقَالَنَا فِيْهِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ يُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ **مو ط** سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمکو یہہ دن بخشا اور اُس مین ہماری لغزشین یعنے چوک اور برائی معاف کی اور ہمکو آگ سے عذاب ندیا نقل کیا اسکو موقوفاً طبرانی ابن سنی نے فقیر کہتا ہے کہ لم یعذبنا سے یہہ مراد ہے کہ دنیا مین اُن لغزشون کے باعث ہمکو عذاب ندیا تو ہمکو یہہ توقع ہے کہ آخرت مین بھی آتش دوزخ

سے ہمکو اپنا اندسے کذا فی الحزر ثم یُصَلِّی رَکْعَتَیْنِ ط پھر دو رکعت نماز پڑھے نقل کیا اسکو ترمذی طبرانی نے ف
صبح کی نماز پڑھکر طلوع آفتاب تک ذکر مین مشغول رہے پھر دو رکعت پڑھکر اُٹھے اس نماز کو اشراق کہتے ہین جو کوئی
اسطرح نماز پڑھے حج کا اور پوری عمرہ کا ثواب پاوے گا یہہ مضمون ایک حدیث کا ہے جو مشکوۃ مین ہے عن اللہ تعالیٰ
یَا ابْنَ اٰدَمَ اِرْكَعْ لِيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَوَّلَ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ ت د س ن پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے
خدا تعالےٰ کی طرف سے حدیث قدسی بیان فرمائی کہ اے آدم کے بیٹے میرے لئے چار رکعتین دن کے اول مین پڑھ
مین تجکو کفایت کرونگا اس دن کے آخر تک نقل کیا اسکو ترمذی ابوداؤد نسائی نے ف مقصود کفایت کرونگا سے
یہہ ہے کہ تیری سب حاجتین برلاؤنگا اور تیرا دل نچنت کرونگا اسلئے کہ جو کوئی اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اللہ تعالےٰ اُسپر انعام
فرماتا ہے اور اس حدیث مین اشارہ اس بات کا ہے کہ جس نے اپنی جوانی اللہ کی بندگی مین صرف کی اللہ تعالی اُسکی حاجتین
ضعیفی اور آخر عمر مین روا کرے گا اور ایسا ہی جو شخص اُسکے بندگی مین دنیا کی زندگی مین قائم رہے گا اللہ تعالی اُسکی مہمات کو
عقبےٰ مین کفایت کرے گا اور یہہ چار رکعتین یہی اشراق کی نماز ہے یا چاشت کی کذا ذکر علی اور وارد ہوا ہے کہ ان رکعتون مین
سورۃ شمس اور والضحےٰ اور آیت الکرسی اور سورۃ اخلاص پڑھے کذا فی وظائف النبی مَا يُقَالُ فِي النَّهَارِ بیان اُن دعاؤن کا
جو دن مین پڑھی جاتی ہین یعنے صبح کی قید نہین سارے دن مین جب چاہے پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ خ م ت س ق مص مائتی مرۃ [illegible] نہین سوا
اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اُسیکے لئے ہے بادشاہت اور اُسیکے لئے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر
ہے اسکو سو بار پڑھے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے یعنے سو بار پڑھنا اور احمد نے اسکا
دو سو بار پڑھنا روایت کیا ہے ف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا حاصل یہہ ہے کہ جو کوئی دن کو یہہ کلمات
سو بار پڑھے اُسکو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوتا ہے اور سو نیکیان اُسکے لئے لکھی جاتی ہین اور اُسکے سو گناہ دور
کیے جاتے ہین اور تمام دن تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور قیامت کو کوئی عمل بہتر اس سے کوئی شخص نہ لائیگا
مگر وہ شخص کہ اس سے زیادہ پڑھے۔ کذا فی المشکوۃ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ م ت س مص سبحان اللہ وبحمدہ
پڑھے سو بار یعنے مین پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی وابستہ اُسکی تعریف سے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے
مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فِي الْيَوْمِ عَشْرَ مَرَّاتٍ مِّنَ الشَّيْطَانِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا يَرُدُّ عَنْهُ الشَّيَاطِيْنَ
ص جو کوئی دن مین دس بار اللہ کی پناہ مانگے شیطان سے اللہ تعالی اُسکے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو رد
کرتا ہے اُس سے شیطانون کو یعنے شیطانون کے وسوسہ کو نقل کیا اسکو ابو یعلی نے ف اللہ کی پناہ مانگنے سے
یہہ مراد ہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان کہے یا اعوذ باللہ کے جگہہ استعیذ باللہ یا التجئ الی اللہ یا الوذ باللہ کہے کہ سب کے
معنے یہی ہین کہ مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی مگر اعوذ باللہ افضل ہے اور کلام اللہ کے پڑھنے سے پہلے اعوذ کے لفظ مین

اختلاف ہے جمہور کے نزدیک اعوذ باللہ کہنا اولی ہے اور بعض علما سلفیہ نے استعیذ باللہ اختیار کیا ہے ع فقیر کہتا ہے کہ وجہ انکے اختیار کرنیکی یہہ ہے استعیذ مشتق استعاذہ سے ہے اور قرآن مجید مین استعاذہ کے لیے حکم ہے اس آیہ مین فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من ا ستغفر للمؤمنين والمؤمنات كل يوم سبعا وعشرين مرة او خمسا وعشرين مرة احد العددين كان من الذين يستجاب لهم ويرزق بهم اهل الارض كط - جو کوئی بخشش چاہے مومن مردون اور مسلمان عورتون کے لیے ہر روز ستائیس بار یا پچیس بار دونون عددون مین سے آپ نے ایک فرمایا تو وہ ان لوگون مین ہوتا ہے جنکی دعا مقبول ہوتی ہے اور انکی برکت کے سبب سے زمین والون کو رزق دیا جاتا ہے یعنے اولیا اور بزرگون مین سے ہو جاتا ہے نقل کیا اسکو طبرانی نے ف ظاہر یہہ ہے کہ لفظ او راوی کا شک ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ستائیس فرمایا یا پچیس اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ جو کوئی مومن مردون اور عورتون کے لئے استغفار کرتا ہے اللہ تعالے ہر مومن مرد اور عورت کے عوض ایک ایک نیکی اُسکے نامہ اعمال مین لکھتا ہے ع ايعجز احدكم ان يكسب كل يوم الف حسنة يسبح مائة تسبيحة فيكتب له الف حسنة او يحط عنه الف خطيئة م ت س حب ترجمہ ایا عاجز ہے کوئی تم مین سے یعنے کیا اُس کو طاقت نہین کہ حاصل کرلے ہر دن مین ہزار نیکیان پھر آپ نے فرمایا کہ وہ صورت یہہ ہے کہ سبحان اللہ کو سو بار کہے اسکے کہنے سے اُسکے لئے ہزار نیکیان لکھی جاینگی یا دور کی جاینگی یہہ مسلم کی روایت ہے اور دور کی جاینگی ترمذی نسائی ابن حبان کی روایت ہے اُسکے ذمہ سے ہزار خطائین نقل کیا اس تمام روایت کو اختلاف مذکور کے ساتھہ مسلم ترمذی نسائی ابن حبان نے ف او یحط مین لفظ او یا تنویع کے لیے ہے یعنے متقیون کے لیے حسنات لکھی جاتی ہین اور گناہگار کے ذمہ سے خطائین دور ہوتی ہین یا او جمع کے واو کے معنے مین ہے یعنے دونون باتین ہوتی ہین چنانچہ روایت ویحط کے واو کے ساتھ اُسپر دلالت کرتی ہے فخ ويقول عند اذان المغرب اللهم هذا اقبال ليلك وادبار نهارك واصوات دعاتك فاغفر لي د ت مس اور چاہیے کہ اذان مغرب کے وقت یہہ دعا پڑھے اللہم ہذا الخ یعنے یا اللہ یہہ وقت ہے تیری رات کے آنے کا اور تیری دن کے پیٹھ پھیرنے کا اور تیری پکارنے والونکی آوازونکا یعنے موذنونکی اذان کا تو تو مجکو بخش نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی حاکم نے ما يكفي في الليل آمن الرسول الايتين او اخر البقرة ع وہ دعا کہ رات مین پڑھی جاے یعنے خواہ اول شب مین یا اوسط مین یا آخر مین غرض کہ کچھ قید نہین شب مین جسوقت چاہے پڑھے آمن الرسول یعنی دو آیتین سورہ بقرہ کے آخر کی ہین نقل کیا اس کو صحاح ستہ مین ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس نے دو آیتین اخیر سورہ بقرہ کی رات مین پڑھین اسکو کفایت کرینگی یعنے تہجد سے کافی ہونگی یا ہر بری چیز سے بچاینگی مشکوٰۃ قل هو الله احد خ م س

قل ہو اللہ احد یعنے سورہ اخلاص کا پڑھنا ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے وَقِرَاءَةُ مِائَةِ اٰيَةٍ مس
وَقِرَاءَةُ عَشْرِ اٰيَاتٍ مس اور پڑھنا سو آیتونکا نقل کیا حاکم نے اور پڑھنا دس آیتونکا بھی نقل کیا حاکم نے ف
حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس نے سو آیتین رات مین پڑہین وہ غافلون مین نہ لکھا جائیگا اور یہی ثواب دس آیتونکا
حاکم کی روایت مین آیا ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جس نے سو آیتین رات مین پڑہین اُسکے لیے ثواب قنوت کا
لکھا جاوے گا ع وَقِرَاءَةُ عَشْرِ اٰيَاتٍ اَرْبَعٍ مِّنْ اَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَاٰيَةِ الْكُرْسِيِّ وَاٰيَتَيْنِ بَعْدَهَا وَخَوَاتِيْمِهَا مو ط
اور پڑھنا دس آیتونکا کہ چار آیتین شروع سورہ بقرہ سے یعنے مفلحون تک اور ایک آیت الکرسی اور دو آیتین آیت الکرسی کے
بعد یعنے خالدون تک اور تین آیتین سورہ بقرہ کے آخر کی یعنے للہ ما فی السموات سے آخر سورہ تک نقل کیا اسکو موقوفا
طبرانی نے ف طبرانی کی حدیث کا مضمون ابن مسعودؓ سے یہہ ہے کہ جس نے یہ دس آیتین پڑہین شیطان اُس کے
گھر مین صبح تک داخل نہ ہوگا ع وَقِرَاءَةُ يٰسٓ حب اور سورہ یٰس کا پڑھنا نقل کیا اسکو ابن حبان نے ف
جو کوئی سورہ کہف کی آخر کی آیتین یعنی ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سے لیکر آخر سورہ تک سوتے وقت پڑھے
تو جسوقت چاہے گا اُسی وقت جاگے گا کذا فی الجامع الصغیر مَا يُقَالُ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ جَمِيْعًا سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَللّٰهُمَّ
اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ مَنْ قَالَهَا ع
مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ خ س ن
وہ دعائین کہ رات دن دونون مین پڑھی جائین اُن مین سے ایک سید الاستغفار ہے وہ اللّٰھم انت ربی سے دوسرے
الا انت تک ہے جس کا ترجمہ یہہ ہے کہ الٰہی تو میرا پروردگار ہے کوئی معبود سوا تیرے نہین تو نے مجھے پیدا کیا اور
مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے عہد اور وعدہ پر اپنی طاقت بھر ہون مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کرتوت کی برائی
سے مین اقرار کرتا ہون تیرے لیے اُس تیری نعمت کا کہ مجھپر ہے اور معترف ہون اپنے گناہونکا تو تو میرے گناہونکی
مغفرت کر کیونکہ گناہون کو سوا تیرے اور کوئی نہین بخشتا جو شخص اس دعاء استغفار کو دن مین پڑھے اور یقین کرتا ہو
اسکے مضمون پر پھر مرجاوے تو وہ اہل جنت سے ہوگا اور جو کوئی اُسکو رات مین پڑھے اور اُسکے مضمون کا یقین کرتا
پھر مرجاوے تو وہ اہل بہشت سے ہوگا نقل کیا اسکو بخاری نسائی نے ف لفظ موقنا مین اشارہ اس بات کا ہے
کہ مدار اس ثواب کا معانی کے سمجھنے اور یقین کرنے پر ہے اگرچہ تکرار لفظ بھی ثواب سے خالی نہین مَنْ قَالَ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فِيْ يَوْمٍ اَوْ فِيْ لَيْلَةٍ اَوْ فِيْ شَهْرٍ ثُمَّ مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ
اَوْ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ اَوْ فِيْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ خ س ت جو کوئی یہہ دعا پڑھے لا الہ الا اللہ سے الا باللہ تک نہین

رات مین یا مہینہ مین پھر اُس دن یا اُس رات یا اُس مہینہ مین مرجاے تو اسکے گنا و بخشے جاینگے ترجمہ دعا کا یہہ ہے
کہ کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے کوئی معبود نہین سوا خدا کے وہ یگانہ ہے کوئی معبود نہین
سوا اللہ کے اور کوئی اُس کا شریک نہین کوئی معبود نہین سوا خدا کے اُسیکے لئے بادشاہت ہے اور اُسیکے لئے
تعریف ہے کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اور نہین پھرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے نقل کیا اسکو
بخاری نسائی نے دَعَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْمَانَ فَقَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللهِ يُرِيْدُ اَنْ يَّمْنَحَكَ كَلِمَاتٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ
تَرْغَبُ اِلَيْهِ فِيْهِنَّ وَتَدْعُوْهُنَّ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِيْ اِيْمَانٍ وَاِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّ
نَجَاحًا تَتْبَعُهُ فَلَاحٌ وَرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا طس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی صحابی کو بلایا اور
فرمایا کہ اللہ کا پیغمبر یہہ چاہتا ہے کہ تجکو عنایت کرے یعنے سکہاوے چند کلمہ کہ خدا کی طرف سے اترے ہین تاکہ
تو رغبت کرے اللہ کی طرف اُن کی مواظبت مین یعنی اگر تو ان کلمات پر مداومت کریگا تو اللہ تعالے کی محبت
اور شوق تیرے دل مین پیدا ہوگا اور تاکہ تو دعا کرے ان سے رات اور دن مین وہ کلمات یہہ ہین اللھم انی اسالک الخ
یعنے یا اللہ مین تجہسے مانگتا ہون صحت ایمان مین یعنی ایمان کامل اور تصدیق کہ جس مین شبہہ نہ ہو اور مانگتا ہون ایمان
اچھی عادت مین یعنے ایسا کامل ایمان کہ حسن خلق کے ساتھہ ملا ہوا ہو اور مانگتا ہون خلاصی دنیا مین جسکے پیچھے کامیابی
آوے یعنے عقبے مین چھٹکارا ہو اور مانگتا ہون تیری رحمت اور سلامتی یعنی دنیا اور آخرت کی آفتون سے اور مانگتا ہون
تیری بخشش اور تیری رضامندی یعنے طاعت کے سبب سے نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین ف واسطی نے
نقل کیا ہے کہ حسن خلق یہہ ہے کہ خلق سے خصومت نہ رکہے اور محنت اور راحت مین ان کو راضی رکہے فحج وَاِذَا
دَخَلَ بَيْتَهٗ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا
تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلٰى اَهْلِهٖ د- اور جب اپنے گھر مین آوے تو چاہیئے کہ یہہ دعا اللھم سے توکلنا تک
جسکے یہہ معنے ہین کہ الٰہی مین تجہسے مانگتا ہون گھر مین آنیکی بھلائی اور گھر سے نکلنے کی بھلائی یعنے داخل ہونا اور نکلنا
دونون اچھے اور بھلائی کے سبب ہون اللہ کے نام سے ہم داخل ہوے اور اللہ کے نام سے ہم نکلے اور اللہ ہی پر
کہ ہمارا پروردگار ہے ہمنے بہروسہ کیا یعنے آنے اور نکلنے اور سب معاملون مین پھر اپنے گھر والون پر سلام کہے
نقل کیا اس کو ابوداود نے ف اور بیہقی کی ایک روایت مین آیا ہے کہ جب تم گھر مین آو اپنے گھر والون پر سلام
کرو اور جب گھر سے نکلو تو گھر والون سے سلام کے ساتھہ رخصت ہوا و بعض علما نے کہا ہے کہ اگر گھر مین کوئی نہ ہو
تو لفظ سلام اسطرح کہے السّلام علینا و علے عباد اللہ الصالحین اور فرشتونکی نیت کرے کذا ذکر علی اور سہل ابن سعد سے
روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آکر شکوہ اپنی محتاجی اور تنگدستی کا کیا آپنے
اُسکو فرمایا کہ جب تو اپنے گھر مین داخل ہو سلام علیک کر گھر مین کوئی ہو یا نہ ہو بعد اسکے مجہپر سلام بہیج اور ایک بار قل ہو اللہ

ـه اسلام [illegible] ۱۲

گھر مین جانے اور نکلنے کی دعا

اُس شخص نے ایسا ہی کیا اللہ تعالےٰ نے اُسکو بہت رزق دیا یہان تک کہ اُسنے اپنے ہمسایون اور اقارب کو تقسیم کیا
کذا ذکر المصنف فی المنہیۃ وَاِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ وَعِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ لَا مَبِیْتَ
لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ فَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ
طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ م د س ق ے اور جب آدمی اپنے
گھر مین آدمی یعنی سکونت کی جگہہ مین خواہ اصلی گھر ہو یا عارضی اور گھر مین داخل ہونیکے وقت اور اپنا کہانا کہانیکے وقت اللہ کو یاد کرے تو شیطان
کہتا ہے یعنی اپنے تابعین کہ تم کو نہ رات کے رہنے کی جگہہ ہے نہ رات کا کہانا یعنی تمہارا حصہ ان گھر والون کے یہان کچہہ نہین اور اگر گھر مین داخل ہوا اور
گھر مین آنیکے وقت خدا کو یاد نکرے تو شیطان کہتا ہے کہ تم نے رات کے رہنے کی جگہہ پائی اور جب اپنا کہانا کہانیکے وقت بہی خدا کو یاد نکرے
تو شیطان کہتا ہے کہ تم نے رات کے رہنے کی جگہہ اور رات کا کہانا پایا یعنے اس گھر سے جدا نہ ہونا اور گھر مین
اور کہانے مین گھر والون کے شریک ہونیکے امیدوار رہنا نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن سنی نے اِذَا
کَانَ جُنْحُ اللَّیْلِ فَکُفُّوْا صِبْیَانَکُمْ فَاِنَّ الشَّیَاطِیْنَ تَنْتَشِرُ حِیْنَئِذٍ فَاِذَا ذَھَبَ سَاعَۃٌ مِّنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوْھُمْ
وَاَغْلِقْ بَابَکَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَاَطْفِ مِصْبَاحَکَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَاَوْکِ سِقَاءَکَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَخَمِّرْ اِنَاءَکَ
وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَلَوْ اَنْ تَعْرِضَ عَلَیْہِ شَیْئًا ۔ ع ۔ جب سر شام ہو تو تم اپنے لڑکون کو باہر نکلنے یعنے
گہر سے باہر جانے اور کہیلنے مین پہرنے سے منع کرو کیونکہ اس وقت مین شیطان پہیلتے ہین اور جب رات کی ایک
ساعت گزرے تو اُن کو چہوڑ دو اور اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کا نام یاد کر یعنے بند کرنیکے وقت بسم اللہ کہے اور اپنا چراغ
بجہا اور اللہ کا نام یاد کر اور اپنی مشک کا مونہہ باندہ اور خدا کا نام یاد کر اور اپنا برتن ڈہانک اور اللہ کا نام یاد کر اگرچہ برتن پر
کچہہ چوڑا ہی مین رکہدے یعنے اگر سرپوش نہ ہو تو برتن کے مونہہ پر کوئی لکڑی وغیرہ رکہدے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین
ف ایک روایت مین آیا ہے کہ شیطان بند دروازہ کو نہین کہولتا اور اسی پر اور چیزون کو قیاس کرنا چاہئے اور چراغ
بجہانا اس غرض سے کہ نیند آوے اور اسراف نہ ہو اور نیز اس سے احتیاط ہے کہ چوہا جلتی بتی لیجاوے اور گہر جلادے
ع و فخ عند النوم اُن دعاؤن کا بیان کہ سونیکے وقت پڑہی جائین اِذَا اَتٰی فِرَاشَہٗ وَھُوَ طَاھِرٌ د جب کوئی اپنے
بستر پر آنے کا ارادہ کرے اُس حال مین کہ وہ پاک ہو تو دعا ذیل پڑہے نقل کیا اسکو ابو داؤد نے ف یہہ جملہ حدیث
کا ٹکڑا ہے باقی حدیث جس مین دعا ہی رہگئی مصنف کی غرض اتنا جملہ لکہنے سے طہارت کا ثابت کرنا ہے اور ایک روایت
مین لفظ فرشتہ کے بعد یون آیا ہے اَوْ فَلْیَتَطَھَّرْ طس یا چاہئے کہ پاک ہو نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اَوْ فَلْیَتَوَضَّأْ وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ
ع یا چاہئے کہ وضو کرے مثل اپنے وضو کے نماز کے لئے یعنی وضو کامل یہہ روایت صحاح ستہ مین ہے ف حدیث شریف مین آیا ہے
کہ جو شخص رات کو اپنے بدن کی طہارت کرتا ہے تو اُسکے ساتہہ رات بہر فرشتہ رہتا ہے جب یہہ کروٹ لیتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے
اللھم اغفر لہ یعنی خدایا اُسکو بخشدے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جو کوئی طہارت سے سوتا ہے اور اُسی رات مین وفات پاتا ہے تو شہید مرتا ہے

اور لفظ او مصنف کے کلام سے ہے تنویع کے لئے یعنے بعض روایت مین یون آیا ہے اور بعض مین یون ع
ثُمَّ یَاْتِیْ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَیَنْفُضُہٗ بِصَنِفَۃِ ثَوْبِہٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ لِیَقُلْ بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُہٗ
اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلَھَا وَاِنْ اَرْسَلْتَھَا فَاحْفَظْھَا بِمَا تَحْفَظُ بِہٖ عِبَادَکَ الصّٰلِحِیْنَ ع مص پھر اپنے بستر پر آوے اور
اُسکو تین بار اپنے کپڑے کے پلے سے جھاڑے پھر یہہ دعا پڑھے باسمک ربی الخ جسکے یہہ معنے ہین کہ اے میرے
پروردگار مین نے تیرے نام سے اپنا پہلو رکھا اور تیری ہی مدد سے اُسکو اُٹھاؤنگا یعنے بستر پر سے اگر تو میری جان
بند کرے یعنے روح کو قبض فرماوے تو اُسکو بخشدے اور اگر اُسکو چھوڑے تو اُسکی حفاظت کر ایسی بات سے جس سے
تو حفاظت کرتا ہے اپنے نیک بندونکی نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین اور ابن ابی شیبہ نے ف یعنے جیسے تو نیک
بندونکو گناہ سے محفوظ رکھتا ہے اور مدد کرتا ہے اور توفیق دیتا ہے ویسے ہی میرے نفس کو محفوظ رکھہ اور اُسکی
مدد کر اور اچھی توفیق دے اور یہہ جو فرمایا کہ پھر یہہ دعا پڑھے یعنے پہلو رکھنے کے بعد یا پہلو رکھنے سے پہلے اس
صورت مین وضعت جنبی کے یہہ معنے ہونگے کہ مین نے پہلو رکھنے کا ارادہ کیا ع وَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّہِ
الْاَیْمَنِ م ع اور چاہئے کہ اپنی دہنی کروٹ پر لیٹے نقل کیا اسکو مسلم نے اور صحاح ستہ مین ف نیند
موت کی بہن ہے تو اس طرح کے لیٹنے سے موت کا وقت یاد آتا ہے ع وَلْیَتَوَسَّدْ بِیَمِیْنِہٖ د اَیْ یَضَعُھَا تَحْتَ
خَدِّہٖ د ت س اور تکیہ کرے اپنے دہنے ہاتھ سے نقل کیا اسکو ابو داؤد نے یعنے ہاتھ کو اپنے گال کے نیچے رکھے
نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی نسائی نے ثُمَّ یَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاخْسَأْ
شَیْطَانِیْ وَفُکَّ رِھَانِیْ وَثَقِّلْ مِیْزَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی د مس پھر کہے یعنے بعد لیٹنے کے بسم اللہ
وضعت الی آخر یعنے مین نے اللہ کے نام سے اپنا پہلو رکھا یا اللہ تو میرے گناہ بخش اور میرے شیطان کو دور کر رکھہ
اور میری گردن کو چھوڑا اور میرے عملون کی ترازو بھاری کر اور مجھکو بلند مجلس مین کر یعنی مقرب فرشتون اور انبیا
کی مجلس مین نقل کیا اسکو ابو داؤد و حاکم نے ف گردن سے مراد آدمی کا نفس ہے جو عمل کے عوض گرو ہے معنے
یہہ ہین کہ میرے نفس کو اپنے حق اور بندونکے حق اور گناہون سے رہائی دے ع اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ
عِبَادَکَ د مص ثَلٰثَ مَرَّاتٍ د س ت یا اللہ مجکو اپنے عذاب سے بچا اُسدن کہ تو اپنے بندون کو
اُٹھائیگا نقل کیا اسکو بزار اور ابن ابی شیبہ نے یہہ دعا تین بار پڑھے نقل کیا اسکو ابو داؤد و نسائی ترمذی نے بِاسْمِکَ
رَبِّیْ فَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ ا اے میرے پروردگار مین نے تیرے نام سے یعنے پہلو رکھا تو میرے لئے میرے گناہ بخشدے
نقل کیا اسکو احمد نے بِاسْمِکَ وَضَعْتُ جَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ مص تیرے نام سے مین نے اپنا پہلو رکھا تو مجکو بخشدے
نقل کیا ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی خ م د ت س یا اللہ مین تیرے نام کے ساتھ مرتا ہون
اور جیتا ہون یعنے سوتا ہون اور جاگتا ہون نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نے سُبْحَانَ اللّٰہِ

ثلثا وثلثين والحمد لله ثلثا وثلثين والله اكبر اربعا وثلثين خ م د ت س حب سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار
اور اللہ اکبر چونتیس بار پڑھے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان نے **ف** کتاب ابو داود مین لکھا ہے
کہ حضرت علی مرتضی رض نے ابن اعبد سے فرمایا کہ مین تیرے روبرو ایک بات اپنی اور فاطمہ رض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کی
بیان کرتا ہون اور فاطمہ حضرت کو سب گھر والون مین سے بہت پیاری تھین اور میرے نکاح مین تھین چکی یہان تک پیستین
کہ انکے ہاتون مین گٹے پڑ گئے تھے اور مشک مین پانی لاتین یہان تک کہ انکے سینہ مین نشان ہوگیا اور گھر مین جھاڑو دیتین
یہان تک کہ کپڑے خاک آلودہ ہوتے اور ہانڈی پکاتین یہان تک کہ انکے کپڑے میلے ہوگئے تھے اور ان چیزون کے سبب سے
انکو بہت مشقت اور محنت تہی مین نے سنا کہ کسی جہاد مین سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لونڈی غلام آئے ہین مین نے
فاطمہ زہرا سے کہا کہ تم اپنے باپ کے پاس جاؤ اور ان سے ایک خادم مانگو جو تم کو ان کامون سے راحت دے فاطمہ زہرا حضرت
کے پاس آئین اور آپ کے پاس چند نوجوانون کو بیٹھے پایا تو حیا کے مارے واپس آئین لیکن حضرت عائشہ نے یہہ قصہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین بیان کیا آپ یہہ قصہ سنکر حضرت فاطمہ رض کے گھر تشریف لائے حضرت علی مرتضی کہتے ہین
کہ جب آپ ہمارے پاس آئے تو ہم اپنے بستر پر کپڑے اوڑھے لیٹے ہوئے تھے ہمنے ارادہ کیا کہ کھڑے ہون آپ نے فرمایا
کہ اسیطرح لیٹے رہو غرضکہ آپ تشریف لاکر میرے اور فاطمہ کے بیچ مین بیٹھ گئے یہان تک کہ مین نے آپ کے دونون قدم
مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینہ مین پائی پھر آپ نے فاطمہ رض سے فرمایا کہ تم ہمارے پاس کیا حاجت لائین تھین وہ چپکی ہو رہین
دوبار مارے حیا کے کچھ نہ کہہ سکین حضرت علی مرتضی رض نے کہا کہ قسم ہے خدا کی مین آپ کے سامنے ان کی حاجت بیان کرونگا
یارسول اللہ یہہ میرے پاس چکی پیستی ہین کہ انکے ہاتون مین گٹے پڑ گئے اور پانی کی مشکین ڈھوتی ہین کہ انکے سینہ مین نشان
ہوگیا اور گھر مین جھاڑو دیتی ہین کہ ان کے کپڑے خاکی ہوجاتے ہین اور کھانا پکاتی ہین کہ ان کے کپڑے میلے ہوجاتے ہین
اور ہمکو خبر ملی تہی کہ آپ کے پاس لونڈی غلام آئے ہین اسلئے مین نے ان سے کہا تھا کہ تم ایک خادم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
سے مانگو آپ نے فرمایا کہ مین تمکو تمہاری مانگی چیز سے بہتر بتائے دیتا ہون وہ یہہ ہے کہ جب سونیکا ارادہ کرو اور اپنے بستر مین
لیٹو تو تیس بار سبحان اللہ اور تیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو یہہ کہنا تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے دوسرے روایت
مین آیا ہے کہ حضرت فاطمہ رض زہرا اور حضرت علی مرتضی کبھی اسکو نہ چھوڑتے تھے تمام ہوئی حدیث اور ایک روایت مین آیا ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتین ایسی ہین کہ جو کوئی انپر محافظت کرے جنت مین داخل ہو ایک یہہ ہے کہ
دس دس بار سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر ہر نماز کے پیچھے پڑھے تو سارے کلمات پانچون نماز کے ڈیڑھ سو ہونگے اور میزان عمل مین
ڈیڑھ ہزار نیکیان ان کے عوض ملینگی اور دوسرے خصلت یہہ ہے کہ سوتے وقت سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور
اللہ اکبر چونتیس بار پڑھے یہہ سب ملکر سو ہوئے اور میزان مین ہزار ہون گے مشکوۃ ق و يجمع كفيه ثم ينفث فيهما فيقرأ
قل هو الله احد و قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس ثم يمسح بهما ما استطاع من جسده يبدء بهما

عَلٰى رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ خ ع ــه اور اپنی دونون ہتیلیان
جمع کرے یعنے جب پھونکنے پر جگہہ لے پھر ہتیلیون مین دم کرے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پڑہے پھر دونون ہاتون کو جہان تک ہو سکے اپنے بدن پر پہیرے یعنے جہان تک ہاتھ پہونچے ہاتون کا پہیرنا اپنے
سر اور مونہہ اور بدن کی اگلی جانب سے شروع کرے یعنے پھر پیچھے کی جانب پر پہیرے کر غسل مسنون کی طرح تمام کرے
ان سب امور کو یعنے ہاتون کے جمع کرنے اور دم کرنے اور ہاتھ پہیرنے کو تین بار کرے نقل کیا اسکو بخاری اور
چارون نے ف پہلے دم کرنا پھر پڑہنا اسلیئے ہے کہ ساحرون کے ساتھ مشابہت نہو یا یہہ معنی ہین کہ دونون ہتیلیکو
جمع کرے پھر دم کرنے کا ارادہ کرے پھر پڑھکر دم کرے اس صورت مین دم کرنا پڑھنے کے بعد ہوگا ع فقیر کہتا ہے
کہ قرارت سے پہلے دم کرنے کا کوئی قائل نہین تو یعنے ثم نیفث کے یہی ہین کہ دم کرنیکے ارادہ سے یہہ تینون صورتین
پڑہکر دم کرے کذا فی الحرز وَ يَقْرَاُ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ خ س مص اور آیت الکرسی پڑہے نقل کیا اسکو بخاری نسائی
ابن ابی شیبہ نے ف حدیث شریف مین آیا ہے جس کا حاصل یہہ ہے کہ جس نے سوتے وقت آیت الکرسی پڑہی
اللہ تعالے کی طرف سے ایک فرشتہ اُس کا محافظ رہتا ہے اور صبح تک شیطان اُسکے پاس نہین آتا اور جو کوئی اسکو
بستر پر جگہہ لیکر پڑہے اللہ تعالی اُسکے گہر کو اور اُس کے ہمسایہ کے گہر کو اور اُس کے گرد کے چند گہرون کو محفوظ رکہتا ہے
مشکوٰۃ - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَّا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ لَهٗ م د ت س سب تعریف
خدا کے لئے ہے جسنے ہمکو کہانا کہلایا اور پانی پلایا اور ہمارے سب مہمات کو کفایت کیا اور برائی اور نقصان سے محفوظ
رکہا اور ہمکو جگہہ دی بہت ایسے لوگ ہین کہ نہ کوئی اُنکا کافی ہے اور نہ جگہہ دینے والا نقل کیا اسکو مسلم ابو داؤد ترمذی
نسائی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَاٰوَانِيْ وَاَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ وَاَفْضَلَ وَالَّذِيْ اَعْطَانِيْ فَاَجْزَلَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ د ت س حب
مس عو سب تعریف خدا کے لئے ہے جو مجکو کافی ہوا اور جس نے مجکو جگہہ دی اور جس نے مجکو کہلایا اور پلایا اور
جس نے مجہپر احسان کیا یعنے اُن چیزون کے دینے سے جنکی حاجت تہی اور زیادہ دیا یعنے حاجت سے اور جس نے
مجکو عطا کیا اور بہت دیا شکر اللہ ہی کے لئے ہے بہر حال یا اللہ ہر چیز کے پروردگار اور مالک اور ہر چیز کے معبود مین تیری
پناہ مانگتا ہون دوزخ کی آگ سے نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابو عوانہ نے فقیر کہتا ہے کہ بعض
روایات مین اس دعا مین اتنا اور زیادہ آیا ہے ونعوذ باللہ من حال اہل النار کذا فی الحرز له اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَشِرْكِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ
سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ ىو ا - ط یا اللہ آسمانون اور زمین کے پروردگار اور اے جاننے والے

له یعنے ہمکو بری دعا سے بچا اور دوزخیون کے حال سے ۱۲

پوشیدہ اور ظاہر کے تو ہر چیز کا پروردگار ہے مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ کوئی معبود نہین سوا تیرے تو اکیلا ہے
کوئی تیرا شریک نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے بندہ اور رسول ہین اور فرشتہ بھی گواہی
دیتے ہین یعنی ان باتون کی جو اوپر گذرین مین پناہ پکڑتا ہون تیری شیطان سے یعنے اُسکے وسوسون سے اور اُس کے
شرک سے یعنے شرک مین ڈالنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ اپنے نفس پر برائی کماؤن یا برائی کو کسی
مسلمان کی طرف لگاؤن یعنی کسی پر ظلم یا بہتان کرون نقل کیا اسکو احمد طبرانی نے اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ د ت
س حب مس مص اے اللہ آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے والے اے پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے
اے ہر چیز کے پروردگار اور مالک مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے نفس کی برائی سے یعنی اس سے کہ اُس کے مقابلہ مین
عاجز ہون اور مین پناہ مانگتا ہون شیطان کی برائی اور اُس کے شرک سے نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان
حاکم ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا
وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ م س یا اللہ تو نے میری جان کو
پیدا کیا اور تو ہی اُسکو مارے گا اُس کی موت اور زندگی تیرے ہی لئے ہے اگر تو اُسکو جلاوے یعنے جگائے تو بلیات سے
اُس کی حفاظت کر اور برائیون مین مبتلا ہونیسے مامون رکھہ اور اگر تو اُسکو مارے تو اُسکو بخشدے یا اللہ مین مانگتا ہون
تجھسے سلامتی یعنی دنیا اور آخرت مین سوتے اور جاگتے نقل کیا اسکو مسلم نسائی نے ف مماتہا و محیاہا اشارہ ہے
اس آیۃ کی طرف محیای ومماتی للہ رب العالمین یا یہہ معنے ہین کہ اس کا مارنا اور جلانا تیرے ہی لئے ہے یعنی تیری قدرت
مین نہ تیرے سوا دوسرے کی قدرت مین ع اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ
مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ
وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ د س مص یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری ذات کریم کی اور تیری
پورے کلمون کی یعنی تیری کتابون اور اسما کی اُس چیز کی برائی سے جسکی پیشانی کے بال تو پکڑنے والا ہے یعنے جو تیرے
قبضہ قدرت مین ہے یا اللہ تو دور کرتا ہے قرض اور گناہ کو الٰہی نہین شکست دیا جاتا تیرا لشکر اور نہین خلاف ہوتا تیرا وعدہ
اور نفع نہین دیتی دولت مند کو تیرے عذاب سے اُسکی دولت مندی مین تیری پاکی بیان کرتا ہون وابستہ تیری تعریف
سے نقل کیا اسکو ابو داؤد ونسائی ابن ابی شیبہ نے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ت مین بخشش مانگتا ہون اُس اللہ سے کہ کوئی معبود نہین سوا اُسکے کہ زندہ ہے تدبیر کرنے والا
اور مین اُسکی طرف رجوع کرتا ہون یہہ استغفار تین بار پڑھے نقل کیا اسکو ترمذی نے ف حدیث شریف مین آیا ہے
کہ جو کوئی اس استغفار کو تین بار بچھونے پر جگہہ لینے کے وقت پڑھتا ہے اُسکے گناہ بخشے جاتے ہین اگرچہ دریا کے جھاگ

یا درختون کے پتون یا عالج جنگل کے ریت یا دنیا کے دنون کی برابر ہون کذا فی المشکوٰۃ عالج ایک جنگل کا نام ہے زمین مغرب مین کہ وہان ریت بہت ہے اور توبہ کے معنے لغت مین پہرنے کے ہین اور شرع مین اسکو کہتے ہین کہ گناہ سے پہرے او صدق ارادت کے ساتھ اُس سے پشیمان ہو اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ سے پوچھا گیا کہ توبہ کیا چیز ہے اُنھون نے فرمایا کہ گناہ کا بھول جانا یعنی گناہ کی حلاوت دل سے ایسی نکلے کہ گویا اُسکو جانتا ہی نہین **حز** لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ **حب د موص** کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اُس کا شریک نہین اُسیکے لئے ہے بادشاہت اور اُسیکے لئے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہین ہے پھرنا گناہون سے ورنہ قوت عبادت کی مگر اللہ کی مدد سے اللہ پاک ہے اور اللہ کے لئے ہے تعریف اور کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے نقل کیا اسکو ابن حبان نے اور موقوفا نسائی نے **ف** حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس نے اس دعا کو بچھونے پر جگہ لینے کے وقت پڑہا اُس کے گناہ او خطائین بخشی جاتی ہین اگرچہ سمندر کے جھاگ کی برابر ہون **ع** وَيَقُوْلُ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ **م عه مص ص** اور پڑہے یہہ دعا جسوقت کہ وہ کروٹ سے لیٹا ہو اللهم رب السموات الخ یعنی اے اللہ آسمانون کے پروردگار اور زمین کے پروردگار اور بڑے عرش کے پروردگار ہمارے اور ہر چیز کے پروردگار اور اے دانہ اور گٹھلی کے چیرنے والے یعنے اوگانے کے لئے اور اے اوتارنے والے توریت اور انجیل اور قرآن کے مین تیری پناہ مانگتا ہون ہر چیز کی برائی سے جسکے پیشانی کے بال تو پکڑنے والا ہے یعنے تیرے قبضہ قدرت مین ہے الٰہی تو سب سے پہلے ہے کوئی چیز تجھسے پہلے نہین اور تو سب سے پیچھے ہے کہ کوئی چیز تیرے پیچھے نہین اور تو ہی ظاہر ہے یعنی باعتبار صفات کے یا غالب ہے تو کوئی چیز تجھسے اوپر نہین اور تو ہی پوشیدہ ہے یعنے باعتبار ذات کے کہ خلق کی نظر اور وہمون سے چھپا ہوا ہے تو نہین ہے کوئی تجھسے نیچے یعنے تو سب سے زیادہ پوشیدہ ہے ادا کر ہمارا قرض اور ہمکو محتاجی سے بے پروا کر نقل کیا اسکو مسلم او چارون نے اور ابن ابی شیبہ اور ابویعلی نے **ف** احتمال ہے کہ قرض سے مراد اللہ کے اور بندون کے حقوق ہون اور محتاجگی سے مراد خلق کیطرف حاجت مند ہونا ہے یا یہہ معنے کہ دل کی حاجت سے بے نیاز کر مخلوقات سے بے پروائی کے جہت سے اور ذخار عقبےٰ مین حضرت ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس خادم مانگنے کے لئے حاضر ہوئین تھین آپ نے فرمایا کہ یہہ دعا پڑہا کرو اللهم رب السموات الخ **ع** فقیر کہتا ہے کہ لفظ دون اگر معنون مین آتا ہے ایک یعنی غیر اس صورت مین یہہ معنے ہین کہ تیرے سوا باطن چیزون مین زیادہ باطن کوئی نہین اور ایک قریب کے معنے تو اب یہہ معنے ہوئے کہ کوئی چیز پوشیدگی مین تیرے قریب نہین کذا فی المرقات اور

شرح شیخ عبدالحق مین مذکور ہے کہ دون یہان فوق کے ضد ہے بسم اللہ س خدا کے نام سے مین لیٹتا ہون نقل کیا
اسکو نسائی نے ف یعنے نسائی کی روایت مین ذیل کی دعا بسم اللہ کے ساتھ ہے اور اور ون کی روایت مین اللھم
سے شروع ہوتی ہے ع اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَّرَھْبَۃً
اِلَیْکَ لَامَلْجَاَ وَلَامَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ
وَلْیَجْعَلْھُنَّ اٰخِرَ مَا یَتَکَلَّمُ بِہٖ ع یا اللہ مین نے اپنی ذات کو منقاد کیا تیری طرف یعنی تیرے حکم کا مطیع
اور تیری قضا پر راضی اور تیری تقدیر پر قانع اور مین نے اپنے دین و دنیا کا کام سب تجھے سونپا اور مین نے تجھپر بھروسہ کیا تیرے
ثواب کی خواہش اور تیرے عذاب کے ڈر سے کوئی پناہ اور نجات تیرے عذاب سے نہین سوائے تیرے مین ایمان لایا تیری
کتاب پر جو تونے اوتاری اور تیرے نبی پر جسکو تونے بھیجا اور چاہیے کہ ان کلمات کو آخر اپنی ساری کلمات کا کرے یعنے اس
دعا کے بعد کوئی کلام نکرے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین ف یعنے سب دعاؤن کے پیچھے اس دعا کو پڑھے اور بعد اسکے اور
کلام دنیاوی نکرے لیکن اگر کوئی آیت قرآنی مثل سورہ کافرون وغیرہ کے پڑھے تو کچھ مضائقہ نہین کذا قال الفقیر اور حدیث شریف
مین آیا ہے کہ جب تو بستر پر آوے تو وضو نماز کی طرح وضو کر پھر دہنی کروٹ پر لیٹ پھر یہہ دعا پڑھ اللھم اسلمت سے ارسلت
تک تو اگر اس رات مین مرے گا تو دین اسلام پر مرے گا اور اگر صبح کریگا تو بھلائی کو پہونچیگا مشکوٰۃ ۔ وَلْیَقْرَأْ قُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ
اور چاہیے کہ سورہ کافرون پڑھے یعنے سونیکے ارادہ کے وقت نقل کیا اسکو طبرانی نے ثُمَّ لْیَنَمْ عَلٰی خَاتِمَتِھَا دت
س حب مس مصحہ پھر چاہیے کہ سووے سورہ کافرون کے ختم پر نقل کیا اسکو ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ
ف حدیث شریف مین یہہ مضمون آیا ہے کہ آدمی اسکے پڑھنے سے شرک سے پاک ہوتا ہے مشکوٰۃ ۔ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ یَّرْقُدَ وَیَقُوْلُ اِنَّ فِیْھِنَّ اٰیَۃً خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰیَۃٍ
دت س اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ مسبحات پڑھتے تھے یعنی جن سورتون کے سرے پر سبحان یا سبح یا یسبح
یا سبح آیا ہے سونے سے پہلے پڑھتے اور فرماتے کہ ان مین ایک آیت ہے ہزار آیتون سے بہتر نقل کیا اسکو ابوداؤد ترمذی نسائی
نے ف وہ آیت لیلۃ القدر کے اور ساعت جمعہ کی مانند معلوم نہین جب سب سورتین پڑھے تو اُسکا ثواب ملیگا کذا ذکر العلی
وَھُنَّ الْحَدِیْدُ وَالْحَشْرُ وَالصَّفُّ وَالْجُمُعَۃُ وَالتَّغَابُنُ وَالْاَعْلٰی مو س اور وہ مسبحات سورہ حدید اور سورہ حشر
اور سورہ صف اور سورہ جمعہ اور سورہ تغابن اور سورہ سبح اسم ربک الاعلی ہین نقل کیا اسکو موقوفا نسائی نے فقیر کہتا ہے کہ
مسبحات سات سورتین ہین چھہ یہان مذکور ہین اور ساتوین سبحان الذی اسری اور متن کا قول موقوف ہے معاویہ بن صالح پر
کہ راویان حدیث مین سے ہے تو شاید انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انھین چھہ پر اکتفا کرتے ہونگے کذا فی المرقات وَکَانَ لَا یَنَامُ حَتّٰی یَقْرَأَ
الٓمّٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَۃِ وَتَبَارَکَ الْمُلْکُ سرت مص مس اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نہ سوتے یہان تک کہ سورہ الم سجدہ
اور سورہ ملک کو نہ پڑھ لین نقل کیا اسکو نسائی ترمذی ابن ابی شیبہ حاکم نے ف خالد جہنی نہ صحابی سے روایت ہے کہ تم سورہ نجات

ہونے والیکو پڑھو یعنے جو عذاب دنیا اور آخرت سے بچا وے وہ سورہ الم تنزیل السجدہ ہے مین نے سنا ہے کہ ایک شخص نے
اُسکو اپنا ورد کیا تھا اُسکے سوا دوسرا ورد نہین پڑھتا تھا اور وہ شخص بہت گنہگار تھا جب وہ مرا تو اس سورہ نے اُس کو
اپنی پناہ مین کر لیا اور جناب باری مین عرض کیا کہ اے میرے رب اس شخص کو بخشدے کہ یہ مجھے بہت پڑھا کرتا تھا اللہ تعالے
نے اُسکی شفاعت قبول کی اور فرشتون کو فرمایا کہ اُسکے ہر گناہ کے عوض ایک نیکی لکھو اور اُسکا درجہ بلند کرو اور خالدؓ نے یہہ
بھی کہا کہ یہہ سورہ اپنے پڑھنے والے کے لئے قبر مین جھگڑتی ہے عرض کرتی ہے کہ خدایا اگر مین تیری کتاب سے ہون
تو میری شفاعت اُسکے حق مین قبول فرما اور اگر تیری کتاب مین سے نہین ہون مجکو کتاب مین سے مٹا ڈال اور یہہ سورہ
پرند کی مانند پڑھنے والے پر اپنے بازو پھیلاتی ہے اور اُسکی شفاعت کرتی ہے اور اُسکو عذاب قبر سے بچاتی ہے اور سورہ ملک
کی بھی یہی فضیلت بیان کی اور خالدؓ خود نہ سوتے جب تک کہ ان دونون کو نہ پڑھ لیتے اور طاؤس تابعی نے کہا ہے کہ یہہ
دونون سورتین سب سورتون پر فضیلت دی گئی ہین ساٹھہ نیکیون کی مشکوۃ وَكَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالزُّمَرَ ت س مش
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ سوتے یہان تک کہ سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر پڑھ لیتے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی
حاکم نے مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَعْقِلُ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ الْآيَاتِ الثَّلَاثَ الْأَوَاخِرَ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مو صحیح
حضرت علی مرتضےؓ فرماتے ہین کہ مین کسی عاقل کو نہین دیکھتا تھا کہ سوجاوے پہلے اس سے کہ تین آیتین آخر سورہ بقرہ کی پڑھے
یعنے للہ ما فی السموات سے آخر سورہ تک یہہ حدیث موقوف اور صحیح ہے ف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آیتین دو
آخر سورہ بقرہ کی مجکو عرش کے خزانہ سے ملی ہین یعنی آمن الرسول سے آخر تک تو تم اُن کو سیکھو اور اپنی عورتون کو سکھاؤ کہ انہین
بخشش کی طلب ہے اور اللہ کا تقرب اور دعا اور کسی نبی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا یہہ آیتین نہین ملین جو کوئی انمین سے
دعا کی آیتین پڑھتا ہے مقبول ہوتی ہین کذا فی المشکوۃ فقیر کہتا ہے کہ مصنف نے یہان اپنے وعدہ کے خلاف کیا دیباچہ
مین اُسنے وعدہ کیا تھا کہ حدیث موقوف کے بعد اُس کی رمز لکھونگا جس نے اُسکو موقوفا روایت کیا ہو یہان رمز موقوف کے بعد
فقط صحیح لکھا اور یہہ نہ لکھا کہ کس کتاب مین کس صحابی پر موقوف ہے بلکہ یہہ لکھا کہ اسکی اسناد صحیح ہے امام نووی رحہ نے
اذکار مین اس عقدہ کو حل کیا کہ بیان کیا کہ امام حافظ ابوبکر بن ابی داؤد نے اپنی اسناد سے حضرت علی مرتضےؓ سے روایت
کی ہے ما کنت اری الخ کذا فی الحرز چنانچہ مترجم نے شروع ترجمہ پر لکھدیا ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہین إِذَا وَضَعْتَ جَنْبَكَ
عَلَى الْفِرَاشِ وَقَرَأْتَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَدْ أَمِنْتَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا الْمَوْتَ ذ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جب تو اپنا پہلو بچھونے پر رکھے اور سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص پڑھے تو تو مامون ہوا ہر چیز یعنے ہر بلا سے سوا موت کے
نقل کیا اسکو بزار نے مَا مِنْ رَجُلٍ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ فَيَقْرَأُ سُورَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكًا
يَحْفَظُهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهُبَّ مِنْ نَوْمِهِ مَتَى هَبَّ ا - جو آدمی کہ اپنے بچھونے پر جگہہ پکڑے
اور کوئی سورہ کلام اللہ کی پڑھے تو اللہ تعالی اُسکے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اُسکی حفاظت کرتا رہتا ہے ہر چیز سے کہ اُس کو

ایذا دے یہان تک کہ اپنی نیند سے جاگے جب کبھی جاگے نقل کیا اسکو احمد نے اِذَا اَوَی الرَّجُلُ اِلٰی فِرَاشِہٖ اِبْتَدَرَہٗ
مَلَکٌ وَشَیْطَانٌ فَیَقُوْلُ الْمَلَکُ اخْتِمْ بِخَیْرٍ وَیَقُوْلُ الشَّیْطَانُ اخْتِمْ بِشَرٍّ فَاِنْ ذَکَرَ اللّٰہَ ثُمَّ
نَامَ بَاتَ الْمَلَکُ یَکْلَؤُہٗ الْحَدِیْثَ یَاْتِیْ تَتِمَّتُہٗ س ن حب مس ص جب آدمی اپنے بچھونے پر آتا ہے
تو اُسکی طرف فرشتہ اور شیطان جھپٹتے ہین یعنے دونون حملہ کرتے ہین تاکہ اُسپر مسلط ہوون تو فرشتہ کہتا ہے کہ ختم کر بھلائی پر یعنے
اپنا عمل اور کلام سوتے وقت ذکر پر تمام کر اور نیکی کر اور شیطان کہتا ہے برائی پر ختم کر پس آدمی خدا کو یاد کرکے سو رہے تو
فرشتہ رات گذارتا ہے اور اُسکی حفاظت کرتا ہے آخر حدیث تک جس کا بقیہ آویگا نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم ابویعلی نے
ف بقیہ اس حدیث کا مصنف نے کتاب علت مین بیان کیا ہے وہ یہہ ہے فان وقع عن سریرہ فمات دخل الجنۃ یعنے اور اگر
گر پڑیگا اپنی چارپائی پر سے اور مر جاویگا تو بہشت مین داخل ہوگا کذا فی الفتح المبین اور اس سے یہہ سمجھا گیا کہ اگر اللہ تعالی کا ذکر نکیا
تو فرشتہ نگہبانی نہین کرتا بلکہ شیطان شب بسر کرتا ہے اور جاگنے کے وقت اُسکے بہکانے اور وسوسہ ڈالنے کا منتظر رہتا ہے
کذا ذکر علی - اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی سورہ دخان رات کو پڑہتا ہے صبح کرتا ہے ایسے حال مین کہ اُسکے لئے ستر ہزار
فرشتے بخشش چاہتے ہین اور جو کوئی سورہ آل عمران کا آخر یعنے ان فی خلق السموات والارض سے آخر تک رات کو پڑہتا ہے اُسکے
لئے ثواب ساری رات کے جاگنے کا لکھا جاتا ہے یہہ دونون روایتین مشکوۃ مین ہین فقیر کہتا ہے کہ حرز ثمین مین بقیہ اس
حدیث کا یہہ لکھا ہے واذا انتبہ من النوم فقال الحمد للہ الذی رد الی نفسی الحدیث اور بظاہر یہی صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ لفظ یاتی تتمتہ
اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ بقیہ حدیث اسی کتاب مین مذکور ہو - واللہ اعلم - وَاِذَا رَاٰی فِیْ مَنَامِہٖ مَا یُحِبُّ فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ
عَلَیْھَا وَلْیُحَدِّثْ بِھَا خ م س اور جو کوئی اپنے خواب مین ایسی چیز دیکھے جسکو پسند کرتا ہو یعنی اچھی چیز
تو چاہیے کہ اُسپر خدا کا شکر کرے اور اُسکو بیان کرے یعنے لوگون سے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے وَلَا یُحَدِّثْ بِھَا
اِلَّا مَنْ یُّحِبُّ خ م اور بیان اُسی شخص سے کرے جسکو دوست رکھتا ہو نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے **ف** اسلئے کہ دوست اچھی
تعبیر کہے گا اور دشمن بری تعبیر دیگا جو اندوہ کا سبب ہوگی اور جیسے تعبیر بیان کریگا ویسا ہی واقع ہوگا کیونکہ حدیث مین آیا ہے کہ خواب
پرند کے پاؤن پر ہے جب تک کہ تعبیر بیان نکیجاے یعنے اُسکو قیام نہین اور جب تعبیر بیان کی گئی تو تعبیر کے موافق واقع ہوتا ہے
چنانچہ ایک روایت مین آیا ہے کہ ایک عورت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ مین نے خواب
مین دیکھا ہے کہ گویا میرے گھر کا آستانہ ٹوٹ گیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا غائب شخص آویگا پس اُس کا
خاوند سفر سے واپس آیا بعد اسکے پھر وہ سفر کو گیا اور اُسکی عورت نے پھر وہی خواب دیکھا اور جناب رسالت مآب صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی آنحضرت کو نہ پایا حضرت صدیق رض سے عرض کیا اُنہون نے فرمایا کہ تیرا خاوند مر جائیگا بعد اسکے
خواب کو حضرت کی خدمت مین عرض کیا آپ نے پوچھا کہ اپنا خواب کسی سے ذکر کیا ہے اُسنے عرض کیا کہ ہان آپ نے فرمایا ویسا ہی
ہوگا جیسے تعبیر بیان کی گئی قاعدہ ہے کہ برا خواب کسی سے نکہے اور اچھا دوست سے کہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

اپنا خواب صحابہ کرام رضہ سے کہتے اور تعبیر بہی فرماتے اور اُن کے خواب پوچہتے اور اُن کی تعبیر کہتے فخ وَاِذَا رَاٰی مَا یَکْرَہُ

فَلْیَتْفُلْ خ م اَوْ لِیَبْصُقْ م اَوْ لِیَنْفُثْ ع ثَلٰثًا ثَلٰثًا عَنْ یَسَارِہٖ ع اور جب خواب مین ایسی چیز دیکہے جسکو برا جانتا ہے

تو تہتکارے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے یا تہوکے نقل کیا اسکو مسلم نے یا پہونکے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین تین تین بار اپنے

بائین طرف نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین ف یعنے بعض روایت مین لیتفل ہے اور بعض مین لیبصق اور بعض مین لینفث فقیر کہتا ہے

کہ لیبصق بصاق سے مشتق بمعنی بزاق سے ہے ایسا تہوکنا جس مین بہت تہوک نکلے اور اُس سے کم درجہ تفل ہے جس مین تہوڑا تہوک نکلے

اُس سے کم نفث ہے جس مین چہینٹین نکلین سب سے کم درجہ نفخ ہے جسکو دم کرنا کہتے ہین اُس مین تہوک کچہہ نہین ہوتا کذا فی الحرز

وَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ وَمِنْ شَرِّہَا ع ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَلَا یُذْکُرُہَا اَحَدًا خ م د س ق

اور پناہ مانگے خدا کے شیطان مردود اور خواب کی برائی سے یعنی یون کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ومن شر ہذہ الرؤیا نقل کیا اسکو صحاح ستہ اور نے

یہہ اعوذ تین تین بار پڑہے اور اس خواب کو کسی سے ذکر نہ کرے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے فَاِنَّہَا لَا تَضُرُّہٗ ع کہ وہ خواب اُسکو ضرر نہ کریگا

یعنے اعوذ پڑہنے اور بیان نہ کرنے سے یہہ فائدہ ہوگا نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین وَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِہِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ م

اور چاہیئے کہ اپنی اُس کروٹ سے پہر جاوے جسپر تہا یعنے کروٹ بدلے نقل کیا اسکو مسلم نے اور بعض روایت مین لیتحول الی آخرہ کی جگہہ یون

آیا ہے اَوْ لِیَقُمْ فَلْیُصَلِّ خ یا چاہیئے کہ کہڑا ہو جاوے اور نماز پڑہے نقل کیا اسکو بخاری نے ف کروٹ کے بدلنے کو

حال کے بدلنے مین بڑا دخل ہے اور نماز کی برکت سے بہی ضرر دفع ہوتا ہے ع وَاِذَا فَزِعَ اَوْ وَجِلَ وَحْشَۃً اَوْ اَرِقَ

فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ہَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ

وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو یُلَقِّنُہَا مَنْ عَقَلَ مِنْ وَلَدِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَعْقِلْ کَتَبَہَا فِیْ صَکٍّ ثُمَّ عَلَّقَہَا فِیْ عُنُقِہٖ د ت س مستدرک

اور جب ڈرے یا گہبراوے یا نیند اچٹ جاوے تو چاہیئے کہ یہہ دعا پڑہے اعوذ بکلمات اللہ سے یحضرون تک یعنے مین

پناہ مانگتا ہون خدا کے پورے کلمے یعنے کتابون اور اسمائے الٰہی کی اُسکے غصہ اور اُسکے عذاب اور اُسکے بندون کی برائی اور

شیطانون کے وسوسون اور اُن کے اپنے پاس حاضر ہونے سے یعنے اُن کے ظاہر مین تصرف کرنے سے نقل کیا اسکو احمد نے

اور عبداللہ بن عمرو بن العاص کا دستور تہا کہ یہہ دعا اپنے سمجہہ دار بیٹون کو سکہا دیتے تہے اور جو لڑکا عقل نہ رکہتا تہا تو عبداللہ

اس دعا کو ایک کاغذ پر لکہکر اُسکے گلے مین لٹکا دیتے تہے نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی نسائی حاکم نے ف اس حدیث سے

تعویذ باندہنا لڑکون کے گلے مین جائز معلوم ہوا مگر شرط یہی ہے کہ تعویذ مین آیت یا اسمائے الٰہی کے سوا اور کچہہ نہ ہو اور

منکہ وغیرہ ڈالنے حرام ہین کذا ذکرہ ع فخ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُہُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ

وَمَا یَعْرُجُ فِیْہَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْہَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَفِتَنِ النَّہَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ

اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَّا رَحْمٰنُ ط * مین پناہ مانگتا ہون خدا کے اُن پورے کلمون کی جنسے نہ نیک

علحدہ ہو سکتا ہے نہ بد اُس کی برائی سے جو آسمان سے اوترے یعنی بلائین اور حادثہ اور اُس چیز کی برائی سے جو آسمان کو چڑہے

Margin note: ڈرنے اور نیند اچٹ جانیکا بیان

یعنے برے اعمال اور اُس چیز کی برائی سے جو اللہ تعالی نے زمین مین پیدا کی اور اُس چیز کی برائی سے جو زمین سے نکلتی ہے اور رات کے فتنون کی برائی اور دن کے فتنون کی برائی سے اور رات اور دن کے حادثون کی برائی سے مگر جو حادثہ کہ بھلائی کے ساتھ آوے یا رحمن نقل کیا اسکو طبرانی نے ف آیا ہے کہ جنات سے محاربہ کی رات مین ایک شیطان نے آگ کا شعلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاکر آپ کو ضرر پہونچانا چاہا اُسوقت حضرت جبرئیل ع نے آکر یہہ دعا آپ کو پڑہائی اسکے پڑہنے سے وہ شعلہ بجھ گیا اور سب شیاطین بہاگ گئے ع فقیر کہتا ہے کہ قاموس مین ہے کہ فتنہ بالکسر بہت معنے مین آتا ہے تحیر ہونا اور گمراہی اور گناہ اور کفر اور رسوائی اور عذاب اور دیوانگی اور محنت اور آزمایش اور یہان سب معنے ہو سکتے ہین ع و فی الارق وَاللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى عَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ طس مص اور نیند اوچٹنے مین یہہ دعا پڑہے اللہم رب السموات الی آخرہ یعنے اے اللہ ساتون آسمانون کے پروردگار اور اُن چیزون کے جنپر آسمانون نے سایہ ڈالا ہے اور اے زمینون کے پروردگار اور اُن چیزون کے جنکو زمینون نے اُٹھایا ہے یعنی مخلوقات کے اور اے شیطانون کے پروردگار اور اُن لوگون کے جنکو شیاطین نے بہکایا تو میرے لئے محافظ ہو اپنے سب مخلوقات کی برائی سے اسطرح کہ اُن مین سے کوئی مجھپر غالب ہو یا یہہ کہ حد سے تجاوز کرے تیری پناہ چاہنے والا غالب ہوتا ہے اور تیرا نام بابرکت ہے نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اور ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَأَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَهْدِئْ لَيْلِيْ وَاَنِمْ عَيْنِيْ ى یا اللہ ستارہ چھپ گئے یعنے آفتاب اور آنکھون نے آرام پکڑا اور تو زندہ تدبیر کرنے والا ہے کہ تجکو اونگہ نہین آتی اور نہ نیند اے زندہ اے تدبیر کرنے والے میری رات کو آرام دے یعنے مجکو نیند آنے کے سبب سے رات کو آرام دے اور سُلا میری آنکہ کو نقل کیا اسکو ابن سنی نے وَاِذَا انْتَبَهَ مِنَ النَّوْمِ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اِلَيَّ نَفْسِيْ وَلَمْ يُمِتْهَا فِيْ مَنَامِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ س حب مس ص اور جب نیند سے جاگے تو یہہ دعا پڑہے الحمد للہ الذی الی آخرہ یعنے سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے میری جان کو میری طرف ہٹایا اور اُسکو سوتے مین نمارا سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے تہام رکہا ہے آسمانون اور زمین کو اس سے کہ اپنی جگہہ سے ٹل جاوین اور اگر وہ ٹل جاوین تو کوئی اُنکا تہامنے والا اُسکے سوا نہین بیشک وہ بردبار بخشنے والا ہے سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے آسمان کو تہام رکہا ہے اس سے کہ زمین پر گرے مگر اُسکے ارادہ سے البتہ اللہ لوگون پر مہربان ہے رحم کرنے والا ہے نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم ابویعلی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُحْيِي الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مس سب تعریف اللہ کو ہے جو مُردون کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نقل کیا اسکو حاکم نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ خ د ت س مص

رات کو اٹھنے کی دعا کا بیان

تعریف خدا کو ہے جس نے ہمکو زندہ کیا یعنے جگایا بعد اسکے کہ ہمکو مارا یعنے سلایا اور اسکی طرف پراگندہ ہونا ہے نقل کیا
بخاری ابوداود ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ لَا شَرِيْكَ لَكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ
وَاَسْاَلُكَ رَحْمَتَكَ اللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ
اَنْتَ الْوَهَّابُ د ت س حب مس کوئی معبود نہین سوا تیرے تیرا کوئی شریک نہین
مین تیری پاکی بیان کرتا ہون الٰہی مین تجھسے بخشش مانگتا ہون اپنے گناہونکی اور تجھسے تیری رحمت مانگتا ہون الٰہی مجکو علم
زیادہ دے اور میرا دل ٹیڑہا مت کر بعد اسکے کہ تونے مجکو راہ حق کی دکہائی اور تو بخش مجکو اپنے پاس سے رحمت یعنی بڑی
قسمت عنایت فرما کہ تو ہی ہے زیادہ دینے والا نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ
الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ س حب مس کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ
اکیلا ہے قہر کرنے والا آسمانون اور زمین کا اور ان چیزونکا جو ان دونون کے درمیان ہے پروردگار ہے غالب بہت بخشنے والا
نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے ف ایک روایت مین آیا ہے کہ جو کوئی جاگنے کے وقت یہہ کلمات کہے لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر تو اللہ تعالی اسکے سب گناہ بخشدیتا ہے اگرچہ سمندر کے جہاگ کی برابر
ہون پہر اپنا سر چہت کی طرف اٹھا کر یون کہے سبحانک اللہم بحمدک واستغفرک واتوب الیک اور جب کپڑے پہنے تو بسم اللہ کہے
اور اسیطرح بسم اللہ کہنا ہر کام مین مستحب ہے اور کپڑا پہننا دہنی طرف سے شروع کرے اسی طرح جوتا دہنے پاؤن مین اول پہنے
پہر دعائین کپڑا پہننے کی جو آیندہ مذکور ہونگی پڑہے کذا فی وظائف النبی مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اَوْ دَعَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ
تَوَضَّاَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ خ عه جو کوئی رات کو جاگے اور کچھ بولے اور یہہ کہے لا الہ الا اللہ سے اغفر لی تک
جسکے یہہ معنے ہین کہ کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہین اسکے لیے ہے بادشاہت اور اسکیلیے
ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے سب تعریف اللہ کو ہے اور پاکی اللہ کو ہے اور کوئی معبود سوائے اللہ کے
نہین اور بہت بڑا ہے اور نہین ہے پہرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے یا اللہ تو مجھے بخش یا سوا
بخشش کے کوئی اور دعا کرے تو انکی دعا مقبول ہوتی ہے اور اگر وضو کرکے نماز پڑہے تو انکی نماز مقبول ہوتی ہے نقل کیا
اسکو بخاری اور چارون نے ف اکثر استعمال تعار اس جاگنے مین آتا ہے جسکے ساتھ آواز ہو جیسا جاگنے کے وقت عادت
ہوتی ہے کہ کہانستے ہین یا اللہ کا نام لیتے ہین اور لفظ او دعا ولید بن مسلم راوی کا شک ہے کہ آپ نے اللہم اغفر لی فرمایا تھا
یا دعا اور یہہ ارشاد کہ استجیب لہ اسکے یہہ معنے کہ جو شخص شب کو آنکھ کہلنے کے وقت یہہ کلمات پڑھکر دعا کرے اسکی دعا مقبول
ہوتی ہے بعض علما نے کہا ہے کہ اس دعا کا نام درالکیس ہے یعنے جیسے آدمی اپنے کیسہ مین درم رکہتا ہوا جس وقت

چاہیے سے لے ایسے ہی یہہ دعا ہے کہ اجابت اُسکے لئے قریب اور مہیا ہے مُحز مَنْ قَالَ حِيْنَ يَتَعَارُّ مِنَ
اللَّيْلِ بِسْمِ اللهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَّسُبْحَانَ اللهِ عَشْرًا وَّاٰمَنْتُ بِاللهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ عَشْرًا وُقِيَ كُلَّ شَيْءٍ يَّتَخَوَّفُهٗ
وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ يُّدْرِكَهٗ اِلٰى مِثْلِهَا طس جو کوئی رات کو کروٹ لیتے کیوقت دس بار بسم اللہ اور دس بار سبحان اللہ کہے اور دس بار
یہہ الفاظ کہے امنت باللہ وکفرت بالطاغوت یعنے مین ایمان لایا اللہ پر اور منکر ہوا باطل معبودونکا بت ہون یا شیطان
تو وہ شخص محفوظ رہے گا ہر چیز سے جس سے وہ ڈرتا ہے اور کسی گناہ کو لائق نہین کہ اُس شخص سے لاحق ہو یا اُسکو ہلاک کرے
اُس ساعت جیسے وقت تک جس مین اُسنے حرکت کرکے یہہ کلمات پڑھے غرض یہہ کہ رات دن ایذا دینے والی چیزون
اور گناہ سے محفوظ رہے گا نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین وَاِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ عَنْ فِرَاشِهٖ ثُمَّ عَادَ اِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ
بِصَنِفَةِ اِزَارِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ وَاِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِيْ
وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ رَدَدْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ
ت ے اور جب کوئی رات کو اپنے بچھونے سے اُٹھے اور پھر دوبارہ بستر پر جاوے تو چاہیے کہ اُسکو اپنی لنگی کے
کنارہ سے تین بار جھاڑے کیونکہ وہ نہین جانتا کہ کون چیز اُسکے پیچھے بستر پر آ گئی یعنی شاید کوئی کیڑا وغیرہ اُسپر گرا ہوا اور جب لیٹے
تو یہہ دعا پڑھے باسمک اللہم الخ یعنے یا اللہ مین نے اپنا پہلو تیرے نام سے رکھا اور تیرے ہی نام سے اُسکو اُٹھاؤنگا جو میری
جان روک رکھے یعنے روح کو قبض کرلے تو اُسپر رحم کرنا اور جو تو اُسکو پھیرے یعنے جگا دے تو اُسکی حفاظت کر ایسی باتون سے
جنسے تو حفاظت کرتا ہے اپنے نیک بندون کی نقل کیا اسکو ترمذی ابن سنی نے وَاِذَا قَامَ لِيَتَهَجَّدَ فَاِنْ دَخَلَ الْخَلَاءَ
فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللهِ مص ے اور جب اُٹھے اس غرض سے کہ تہجد پڑھے تو اگر پاخانہ مین جاوے یعنے داخل ہونیکا
ارادہ کرے تو بسم اللہ کہے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ ابن سنی نے ف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بسم اللہ کہنے
سے پردہ ہوجاتا ہے میری امت کی برہنگی اور جنات کی آنکھون کے درمیان مین علی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ
وَالْخَبَائِثِ ع مص - یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون ناپاک جنون اور ناپاک جنیون سے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین
اور ابن ابی شیبہ نے فقیر کہتا ہے کہ خبث بضمتین جمع خبیث کی یعنی مذکر ایذا دہندہ جنات اور شیاطین مین سے اور خبائث
جمع خبیثہ کی یعنے مؤنث اور پاخانہ کے لئے یہہ دعا اسلئے مخصوص ہوئی کہ وہان شیطان آتے ہین کیونکہ اُن مقامات مین
ذکر اللہ متروک رہتا ہے اور بعض علما کہتے ہین کہ خبث بسکون موحدہ بمعنی کفر اور شرک اور مطلق بری چیز کے ہے اور
خبائث سے مراد افعال ذمیمہ وعقائد باطلہ ہین کذا فی المرقات وَاِذَا خَرَجَ غُفْرَانَكَ حب عہ مصد اور جب پاخانہ سے
نکلے کہے کہ مین مانگتا ہون تیری بخشش نقل کیا اسکو ابن حبان اور چارون اور ابن ابی شیبہ نے ف پاخانہ مین جاتے وقت
پناہ چاہے اسلئے کہ وہ شیاطین کے حاضر ہونیکی جگہہ ہے چنانچہ یہہ مضمون زید بن ارقم نے صریح حدیث مین روایت کیا ہے
اور شیخ ابن حجر نے کہا ہے کہ جو لوگ ایسے وقت مین ذکر کرنا مکروہ جانتے ہین جیسے کہ جمہور کا مذہب ہے وہ یہہ تفصیل کرتے ہین

ب فاغفر لہا
ن احلہا

کہ اگر ایسا مکان ہو کہ پاخانہ ہی کے لئے بنا ہو تو ان کلمات کو داخل ہونے سے پہلے کہے اور اگر ایسا مکان نہ ہو بلکہ جنگل وغیرہ ہو
تو شروع کے وقت کہے اور اگر بھول جاوے اور عین حالت پاخانہ پھرنے مین یاد آوے تو زبان سے نکہے بلکہ دل سے
کہے اور نکلنے کے وقت بخشش چاہنے کے دو سبب ہین ایک یہہ کہ ذکر زبانی جو اُس وقت مین نہین ہو سکا اُس کی بخشش
مقصود ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ذکر زبانی ترک نہین فرماتے تھے مگر حاجت کے وقت تو گویا آپ نے اسکو
تقصیر جانکر اُسیکا تدارک استغفار سے کیا اور دوسرا سبب یہہ کہ اپنے کہانیکا ہضم ہونا اور ایذا دہندہ فضلہ کا نکلنا ایک
نعمت الٰہی ہے جسکے شکر بجالانے مین تقصیر ہوتی ہے اسلئے اُس سے بخشش چاہے کذا ذکر الفخر اور مستحب ہے کہ پاخانہ مین ایسی
چیز نہ لیجاوے کہ جس مین خدا اور رسول کا نام ہو جیسے مُہر اور روپیہ اور پردہ مین بیٹھے اور جنگل مین دور جاوے کہ کوئی اُس کو
نہ دیکھے اور چادر سے اپنا سر ڈہانکے اور کپڑا برہنگی سے نہ اُٹھاوے جب تک کہ زمین کے قریب نہو جاوے اور اگر سہارا
لینا منظور ہو تو بائین ہاتھ سے سہارا لے اور قبلہ اور بیت المقدس اور سورج اور ہوا کی طرف پیٹھ اور موتہہ نکرے اور تین
ڈھیلون سے استنجا کرے اور ہڈی اور کوئلہ اور گوبر سے استنجا نکرے اور گرمی کے موسم مین اول ڈھیلا پیچھے کو لیجاوے اور
دوسرا آگے کو اور تیسرا پھر پیچھے کو اور جاڑے مین اسکا عکس کرے اور عورت ہر موسم مین اول ڈھیلا آگے ہی کو لاوے
اور اللہ تعالے کا نام نہ لے اور پاخانہ مین کُلّی نکرے مگر جب ایسی ضرورت ہو اور نہ کھنکارے نہ تھوکے نہ ناک سنکے
نہ چھینک کا جواب دے نہ سلام کا جواب دے نہ موذن کا جواب دے ہان ان چیزون کا جواب دل سے دے اور
نہ ہاتھ شرم گاہ کو نہ لگاوے اور گھاٹ پر اور سڑک پر اور درخت وغیرہ کے سایہ مین جہان لوگ آرام پاتے ہون پاخانہ
نہ پھرے پھر ہاتھ دہووے اور بائین ہاتھ سے ڈھیلے اعضا کر کے پانی سے استنجا کرے مگر جب روزہ سے ہو تو احتیاط
سے کرے اور پانی سے استنجا کرنے مین اول بیچ کی اُنگلی اونچی کر کے مقعد کو رگڑے پھر چھنگلیا کی پاس کی اُنگلی سے پھر
چھنگلیا سے پھر شہادت کی اُنگلی سے یہان تک کہ خوب خاطر جمع کرے پھر استنجے سے فارغ ہونیکے بعد ہاتھ دہووے
اور بسم اللہ کہے اول بھی اور بعد بھی اور جب پاخانہ سے نکلے دہنا پاؤن نکالکر دعاء مذکورہ پڑہے اور داخل ہونیکے وقت پہلے
بایان پاؤن رکھے اور اسیطرح پیشاب کرنے مین قبلہ وغیرہ کیطرف پشت اور موتہہ نکرے اور ہوا کے رخ سے بچے تاکہ چھینٹین
نہ پڑین اور نرم زمین پر پیشاب کرے پتھر پر اور جاری اور ٹھہرے پانی مین نکرے نہ میوہ دار درخت کے نیچے نہ بہتی نہر کے
کنارہ اور نہ نہانے کے جگہہ نہ کھڑے ہو کر نہ پرنالہ کے نیچے نہ نجاست کے کہتہ پر کرے اور پیشاب برتن مین جمع نکرے
اور کلام نکرے بعدہ ڈھیلے سے خشک کرے اور چہل قدمی کر کے اور کھنکار کر پانی سے دہووے کہ قطرہ کی بند ہونیکے لئے
داغ دینے کی برابر ہے کذا فی وظائف النبی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْہَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ س ن ی م و ص
سب تعریف اللہ کو ہے جس نے مجھسے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھکو چین دی نقل کیا اسکو نسائی ابن سنی نے اور
مرفوعًا ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا تَوَضَّاَ فَلْیُسَمِّ اللّٰہَ دت ق اور جب وضو کرے تو چاہئے کہ بسم اللہ کہے

نقل کیا اسکو ابوداود و ترمذی ابن ماجہ نے ف وضوسے پہلے بسم اللہ کہنی جمہور کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے اور
ہدایہ مین مذہب حنفی مین مستحب لکہا ہے اور حنبلیون کے نزدیک فرض ہے تو ایسی سنت کو ترک نکرنا چاہئے اور سلف سے
وضو کے بسم اللہ کے باب مین یہہ الفاظ منقول ہین بسم اللہ العظیم والحمد للہ علے دین الاسلام اور بعضون نے کہا کہ افضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے کذا ذکر العلی والفخر ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ
س ی پہر کہے یعنے وضو کرنے مین یا اللہ تو میرے لیے میرے گناہ بخش اور میرے لیے میرے گہر مین فراخی کر یعنے
دنیا اور قبر مین اور آخرت مین اور تو میرے رزق مین برکت دے یعنے خواہ دنیا کا ہو یا آخرت کا یا ظاہر کا یا باطن کا نقل کیا
اسکو نسائی ابن سنی نے ف ابو موسی اشعری روایت کرتے ہین کہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وضو کے لئے پانی
لایا آپ نے وضو کیا اور مین نے سنا کہ آپ یہی دعا پڑہتے تہے اللہم اغفر لی الخ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے سنا
کہ آپ ایسی ایسی دعا پڑہتے تہے آپ نے فرمایا کہ آیا مین نے کچہہ چہوڑ دیا ہے یعنے مین نے ایسی دعا کی کہ دنیا اور آخرت کی
بہلائیونکی جامع ہے کوئی بہلائی اُس سے چہوٹی نہین ع وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ رَفَعَ نَظْرَةً اِلَى السَّمَاءِ د س وَيَقُوْلُ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ م د س ق
مص ے ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ق مص ے اور جب وضو سے فارغ ہو اپنی نظر
آسمان کو اٹہاوے نقل کیا اسکو یعنے فقط نظر اُٹہانیکو ابوداود نسائی نے اور یون کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ الخ یعنے مین گواہی
دیتا ہون کہ کوئی معبود سواے اللہ کے نہین وہ اکیلا ہے کوئی اُس کا شریک نہین اور یہہ گواہی دیتا ہون کہ محمد صلے اللہ
علیہ وسلم اُسکے بندہ اور رسول ہین نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نے اس دعا کو تین بار پڑہنے
تین بار پڑہنا نقل کیا ہے ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی بعد وضو کے اس
کلمہ کو پڑہے اُسکے لیے آٹہون دروازہ بہشت کے کہل جاتے ہین کہ جس دروازہ سے چاہے بہشت مین داخل ہو
کذا فی المشکوٰۃ اور بعض روایت مین اس کلمہ کے ساتہہ یہہ دعا بہی آئی ہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ
الْمُتَطَهِّرِیْنَ ت یا اللہ تو مجکو توبہ کرنے والون مین سے اور پاکیزگی کرنے والون سے کر نقل کیا اسکو ترمذی نے
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ مس س پاکی ہے تجکو یا اللہ
وابستہ تیری تعریف سے مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ کوئی معبود نہین سوا تیرے تجہسے بخشش مانگتا ہون اور تیرے سامنے
توبہ کرتا ہون نقل کیا اسکو حاکم نسائی نے مَنْ تَوَضَّأَ وَقَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ كُتِبَ لَهٗ
فِیْ رَقٍّ ثُمَّ جُعِلَ فِیْ طَابَعٍ فَلَمْ يُكْسَرْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ طس اور جو کوئی وضو کرے اور یہہ الفاظ کہے سبحانک اللہم وبحمدک استغفرک واتوب الیک
لکہا جاتا ہے یہہ کہنا بعینہ یا اُس کا ثواب اُسکے لیے ایک پرچہ کاغذ مین پہر مہر لگایا جاتا ہے یہہ مہر قیامت تک توڑی ہی
نہین جاتی یعنے کوئی چیز اُسکو باطل نہین کرتی نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین ف وضو مین مسواک کرنی بہی سنت ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لازم کر و اپنے اوپر مسواک کرنا کیونکہ اُس مین دس خصلتین ہین مونہہ کو پاک کرتی ہے رب راضی ہوتا ہے شیطان ناخوش ہوتا ہے ملائکہ اعمال لکہنے والے اُسکو دوست رکہتے ہین مسوڑہ مضبوط ہوتے ہین بلغم کٹتا ہے مونہہ مین خوشبو آتی ہے تپ کو دور کرتی ہے بینائی کو روشن کرتی ہے اور دانتون کے مرض کو دور کرتی ہے اور وہ سنت بہی ہے پہر آپ نے فرمایا کہ مسواک والی نماز ستر درجہ افضل ہے اُس نماز سے جس مین مسواک نہ ہو کذا فی المنبہات اور جو کوئی وضو پر وضو کرتا ہے اُسکے لیئے دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور وضو کے لیئے قبلہ رخ اونچی جگہہ پر بیٹہے اور کوئی شخص وضو نکراوے مگر عذر کے ساتھہ دوسرے سے وضو کرانا مضائقہ نہین اور بے ضرورت بات نکرے اور نماز کے وقت کے آنے سے پہلے وضو کرے اور آداب وضو کے بہت ہین فقہ کی کتابون مین دیکہنے چاہین اور بعض فقہانے پڑہنا اُن دعاؤنکا جو آگے علما سے منقول ہین وضو مین مستحسن لکہا ہے یعنے بعد بسم اللہ اور نیت کی یہہ دعا پڑہے الحمد للہ الذی جعل الماء طہورا اور کلی کے وقت یہہ دعا اللھم اسقنی من حوض نبیک صلے اللہ علیہ وسلم کاسا لا اظمأ بعدہ ابدا اللھم اعنی علی تلاوۃ القران وذکرک وشکرک وحسن عبادتک اور ناک مین پانی دینے کے وقت یہہ کہے اللھم لا تحرمنی رائحۃ نعیمک وجنانک اور مونہہ دہوتے وقت اللھم بیض وجہی یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ اور دہنے ہاتھہ پر پانی ڈالنے کے وقت اللھم اعطنی کتابی بیمینی وحاسبنی حسابا یسیرا اور بائین ہاتھہ پر پانی ڈالنے کے وقت اللھم لا تعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظہری اور سر کے مسح کے وقت اللھم حرم شعری وبشری علی النار واظلنی تحت عرشک یوم لا ظل الا ظلک اور کانون کے مسح کے وقت اللھم اجعلنی من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اور گردن کے مسح کے وقت اللھم اعتق رقبتی من النار اور دہنے پاؤن دہوتے وقت اللھم ثبت قدمی علی الصراط یوم تزل الاقدام اور بائین پاؤن دہونے پر اللھم اجعل ذنبی مغفورا وسعیی مشکورا وتجارتی لن تبورا اور ہر عضو دہونیکے وقت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجے اور بعد وضو کے کنگہے کرنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہین ہوئی بلکہ فرمایا ہے کہ ایک دن بیچ کنگہی کیا کرو پہر دوگانہ تحیۃ الوضو ادا کرے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام آنحضرت پر اول وحی لائے تو آپ کو وضو سکہایا اور بعد اُسکے دوگانہ ادا کرنیکا حکم کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان وضو کرے اور وضو کو اچہی طرح کرے یعنے سنت کی رعایت کے ساتھہ پہر کہڑا ہو کر دوگانہ حضور دل سے اخلاص کے ساتھہ

---

۵۳ الٰہی تو مجکو محروم مت کر اپنے نعمت اور جنتون کی خوشبو سے ۱۲ ۵۴ الٰہی تو میرا چہرہ روشن کر جس روز کہ مونہہ روشن ہون گے اور میرا چہرہ سیاہ مت کر اُس روز کہ مونہہ سیاہ ہونگے ۱۲ ۵۵ الٰہی تو میرا نامہ اعمال میرے دہنے ہاتہہ مین عطا کر اور مجہسے آسان حساب لے ۱۲ ۵۶ الٰہی تو میرا نامہ اعمال میرے بائین ہاتہہ مین مت دینا اور نہ میرے پیٹہہ پیچہے سے ۱۲ ۵۷ الٰہی میرے بال اور میری کہال آگ پر حرام کر اور مجکو اپنے عرش کے نیچے سایہ دے اُس روز مین کہ کوئی سایہ سوا تیرے عرش کے سایہ کے نہوگا ۱۲ ۵۸ الٰہی مجکو اُن لوگون اور اُس مین سے اچہے کے پیروی کرین ۱۲ ۵۹ الٰہی میرا قدم پل صراط پر ثابت رکہہ جس روز کہ قدم پہسلین ۱۲ ۶۰ الٰہی میرا گناہ بخشا ہوا کر اور میری سعی کو سوپہل اور میری تجارت کو ایسی کر کہ برباد نہو ۱۲

بدون ریا کے پڑھے تو اُسکے لئے جنت واجب ہوتی ہے اور مستحب ہے کہ اس دوگانہ کے اول رکعت مین بعد الحمد کے یہہ آیۃ پڑھے والذین اذا فعلوا فاحشۃ سے ونعم اجر العاملین تک اور دوسرے مین یہ آیۃ پڑھے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم سے توابا رحیما تک کذا فی وظائف النبی

التھجّد نماز تہجد کا بیان اَفْضَلُ الصَّلوٰۃِ بَعْدَ الْمَکْتُوْبَۃِ الصَّلوٰۃُ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ م

نماز فرض کے سوا سب نمازون سے ثواب مین بہتر نماز پڑہنا رات کے درمیان ہے نقل کیا اسکو مسلم نے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تم مین سے کسیکے سر کی گدی پر جسوقت وہ سوتا ہے تین گرہ لگاتا ہے ہر گرہ مین اس مضمون کو باندہتا ہے کہ رات بہت ہے سو رہ پس اگر وہ جاگا اور اللہ تعالی کو یاد کیا تو ایک گرہ کہل جاتی ہے اور اگر اُٹھکر وضو کیا تو دوسری گرہ کہلتی ہے پہر اگر نماز پڑہی تو تیسری گرہ کہلتی ہے اور صبح کو شادان اور خوشدل اُٹھتا ہے اور اگر یہہ باتین نہ ہوئین تو بد دل اور کاہل اُٹھتا ہے اور نیز فرمایا کہ اپنے اوپر رات کو نماز تہجد پڑہنا لازم کرو کیونکہ یہہ اچہے لوگونکا طریقہ ہے جو تمسے پہلے تھے اور سبب ہے تمہاری نزدیکی کا تمہارے پروردگار سے اور گناہونکے دور ہونیکا موجب اور گناہ سے باز رہنے کا باعث ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رات کو اتنا قیام کیا کہ آپ کے پاے مبارک سوج گئے لوگون نے عرض کیا کہ آپ ایسا کیون کرتے ہین اللہ تعالی نے تو آپ کے اگلے پچہلے گناہ معاف کر دئے ہین آپ نے فرمایا کہ کیا مین بندہ شکر گذار نہ ہون اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا کہ تمام رات سوتا رہتا ہے نماز تہجد کے لئے صبح تک نہین اُٹھتا آپ نے فرمایا کہ شیطان اُسکے کانون مین پیشاب کر جاتا ہے اور نیز فرمایا کہ تین لوگ ہین جنسے اللہ راضی ہوتا ہے ایک وہ شخص کہ رات کو نماز کیلئے قیام کرے اور ایک وہ لوگ کہ نماز جماعت مین صف باندہین اور ایک وہ لوگ کہ جہاد مین صف باندہین اور فرمایا کہ اللہ رحم کرے اُس شخص پر جو رات کو اُٹھے اور خود نماز پڑہے اور اپنی بی بی کو جگادے اور وہ بہی نماز پڑہے اور اگر بی بی انکار کرے تو خاوند اُسکے مونہہ پر پانی چہڑکے اور خدا اُس عورت پر رحم کرے جو رات کو اُٹہکر نماز پڑہے اور اپنے شوہر کو جگاوے اور وہ بہی نماز پڑہے اور اگر شوہر انکار کرے تو وہ عورت اُسکے مونہہ پر پانی چہڑکے اور فرمایا کہ جنت مین ایسے بالاخانہ ہین کہ اُنکے باہر کا رخ اندر سے اور اندر کا باہر سے معلوم ہوتا ہے یعنے نہایت صاف و لطیف ہین اللہ تعالی نے انکو ان لوگونکے لئے بنایا ہے جو کلام نرم کرتے ہین اور کہانا لوگونکو کہلاتے ہین اور روزے کثرت سے پیاپے رکہتے ہین اور رات کو نماز پڑہتے ہین جسوقت کہ لوگ سوتے ہون اور فرمایا کہ اللہ تعالی ہر شب آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے یعنی انکی رحمت خاص رات کو نازل ہوتی ہے جسوقت کہ آخر کی تہائی رات رہتی ہے اور فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجہسے دعا کرے اور مین قبول کرون کون ہے کہ مجہسے سوال کرے اور مین اُسکو دون کون ہے کہ مجہسے گناہون کی بخشش چاہے اور مین اُسکو معاف کرون پہر اللہ تعالے اپنے قدرت کو پہیلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون ہے کہ اُس ذات کو قرض دے جو نہ مفلس ہے نہ ظالم اس سے اپنی ذات مبارک کو مراد رکہتا ہے اور قرض یہہ ہے کہ میری عبادت کرے مین اُسکا بدلہ دونگا ضایع نہین کرونگا صبح تک یون ہی فرماتا رہتا ہے اور فرمایا کہ جب آدمی اپنی بی بی کو جگاوے اور دونون اُٹہکر نماز پڑہین تو ذاکرین اور ذاکرات مین لکہے جاتے ہین

یعنے خدا کے یاد کرنے والون مین جنکے حق مین بڑی بزرگی وارد ہوئی ہے اور فرمایا کہ میری امت کے اشراف قرآن کے حامل ہین یعنے وہ لوگ جو قرآن یاد کرین اور اُسپر عامل ہون اور رات والے لوگ ہین یعنی تہجد گذار اور فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ ایک زمین پر اُٹھین گے اور ایک پکارنے والا یہ کہیگا کہ وہ لوگ کہان ہین جنکے پہلو بسترون سے علحدہ رہتے تہے یعنے تہجد گذار اُٹھین گے اور بہت تہوڑے ہونگے اور جنت مین بیحساب جائینگے پہر باقی لوگون کو حساب کا حکم ہوگا کذا فی المشکوۃ اور کسی شخص نے حضرت جنید بغدادی رح کو انتقال کے بعد خواب مین دیکہا اور پوچہا کہ کہو اللہ تعالے نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا اُنہون نے فرمایا کہ مین جو حقائق اور معارف کی باتین کیا کرتا تہا سب بیکار گئین کچہہ کام نہ آئین البتہ چند خفیف تہجد کی رکعتین جو آدہی رات کو پڑہتا تہا وہ ہی کام آئین اللہ تعالے ہم سب کو اسپر عمل نصیب کرے آمین آمین آمین ع اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ صَلٰوۃُ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ خ م بہترین نماز سوائے فرض کے آدمی کا اپنے گہر مین نماز پڑہنا ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے ف یعنے نماز فرض مسجد ہی مین افضل ہے اور نفل گہر مین اور سنتین موکدہ فرض کے حکم مین داخل ہین ہمارے زمانہ مین یعنے اُنکو ہی مسجد ہی مین پڑہے تاکہ رفضی ہونیکی تہمت نہ لگے ع صَلٰوۃُ اللَّیْلِ خ م وَالنَّہَارِ مَثْنٰی مَثْنٰی خ م ا ‑ رات کی نماز بروایت بخاری مسلم اور دن کی نماز بروایت احمد دو دو رکعت ہین نقل کیا اسکو بخاری مسلم احمد نے ف امام شافعی رح اور امام مالک اور امام احمد کے نزدیک نماز نفل رات اور دن دونون مین دو دو رکعت پڑہنی افضل ہین اور امام اعظم کے نزدیک چار چار افضل ہین اور صاحبین کے نزدیک رات کو دو دو پڑہنے افضل ہین اور دن مین چار چار اور ہر ایک کے سند حدیث سے ہے کذا ذکر العلی وَکَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَتَہَجَّدُ قَالَ اللّٰہُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْہِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْہِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْہِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاءُکَ حَقٌّ وَقَوْلُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰہُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ عو اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ خ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ اَنْتَ اِلٰہِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ع عو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑہنے اُٹہتے تو یہہ دعا پڑہتے اللہم لک الحمد الخ یعنے یا اللہ تیرے ہی لئے سب تعریف ہے توہی قائم رکہنے والا آسمان اور زمین اور اُن کے درمیان کی چیزونکا ہے اور تجہی کو سب تعریف ہے توہی آسمانون اور زمین کا بادشاہ اور اُن کے درمیانکی چیزون کا ہے اور تیرے ہی لئے سب تعریف ہے توہی آسمانون اور زمین کا اور اُن کے درمیان کی چیزونکا روشن کرنیوالا ہے یعنے تجہی سے سب ہدایت پاتے ہین اور تجہی کو سب تعریف ہے توہی ثابت و موجود ہے یعنے تیرے سوا سب کو فنا لگی ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا دیدار حق ہے اور تیرا کلام سچا ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور سب پیغمبر حق ہین اور

محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہین اور قیامت حق ہے یا اللہ مین تیرا فرمانبردار ہوا اور تجھپر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور
تیری ہی طرف مین نے رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے مین نے جھگڑا کیا یعنی دین کے دشمنون سے اور تیری ہی طرف
مین فریاد لایا تو ہمارا رب ہے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے تو تو میرے وہ گناہ معاف کر جو مین نے پہلے کئے اور جو پیچھے
کئے اور جو پوشیدہ کئے اور جو ظاہر کئے اور وہ گناہ جسکو تو میری نسبت زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے یعنی
جسکو چاہے اورون سے پہلے بخشدے یا شفاعت پہلے قبول فرمائے اور تو ہی پیچھے رکھنے والا ہے تو ہی میرا معبود ہے
کوئی معبود برحق نہین سوا تیرے - نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین اور ابو عوانہ نے - اور ایک روایت مین پہلی دعا کے ساتھ
زیادہ آیا ہے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ خ اور نہین ہے پھرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت کی مگر اللہ کی مدد
سے - نقل کیا اسکو بخاری نے **ف** فتح الباری مین لکھا ہے کہ بعض حدیثون سے سمجھا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اس دعا کو نماز مین بعد تکبیر تحریمہ کے پڑھتے تھے اور ذکر احمد اسلیئے ہے کہ جن امور کے شروع پر حمد آئی ہے وہ حمد کے
باعث ہین اور انت ربنا والیک المصیر فقط ابو عوانہ نے زیادہ کیا ہے اور والیک حاکمت سے یہ مراد ہے کہ جو کوئی حق
کا انکار کرے اسکی فریاد فیصلہ کے لئے تیرے ہی پاس لایا نہ تیرے سوا کاہن وغیرہ کے پاس اور جملہ انت الٰہی فقط مسلم
نے زیادہ کیا ہے **فروع** فقیر کہتا ہے کہ حرز ثمین مین ہے کہ جملہ وانت اعلم منی فقط بخاری نے زیادہ کیا ہے
سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ **ت** اللہ تعالی نے قبول فرمائی اُس شخص کی تعریف جسنے خدا کی تعریف
کی سب تعریف خدا ہی کو ہے جو سارے جہانون کا پروردگار ہے - نقل کیا اسکو ترمذی نے - یعنی بعض روایت مین یہ
دعا بھی پڑھنی آئی ہے سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ **د س** پاکی ہے اللہ کو جو سب عالمون
کا پروردگار ہے - پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی وابستہ اسکی تعریف سے - نقل کیا اسکو ابوداؤد نسائی نے وَقَعَدَ
الثُّلُثَ الْاٰخِرَ مِنَ اللَّيْلِ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَ
النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ اٰلِ عِمْرَانَ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّاَ وَاسْتَنَّ
فَصَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ **م د س ق**
اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی تہائی رات مین اُٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھا اور یہ آیتین ان فی خلق السمٰوٰت سے لیکر
سورۂ آل عمران کے آخر کی دس آیتین اُسکے ختم ہونے تک پڑھین جنمین سے پہلی آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ آسمانون اور زمین
کے پیدا کرنے اور رات اور دن کے اختلاف آنے جانے مین نشانیان ہین عقل والون کو پھر سب پڑھکر آپ کھڑے ہوئے
اور وضو کیا اور مسواک کی یعنی سوتے سے اُٹھنے کے بعد یا وضو مین کلی کے وقت یا نماز مین کھڑے ہونے کے وقت پھر آپنے
گیارہ رکعتین پڑھین یعنی اٹھ تہجد کی اور تین وتر کی پھر بلال نے صبح کی اذان دی اُسوقت آپ نے دو رکعتین پڑھین
یعنی صبح کی سنتین پھر مسجد کو نکلے اور صبح کی نماز پڑھی - نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نے **ف**
رات اور دن کا اختلاف یہ ہے کہ دن سے رات ہوتی ہے رات سے دن کبھی اُجالا ہوتا ہے کبھی اندھیرا کبھی گرمی

کبھی جاڑا اور بعد لاولی الالباب کے باقی آیتین یون ہین الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلے جنوبہم ویتفکرون
فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ہذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار۔ ربنا انک من تدخل النار
فقد اخزیتہ وما للظالمین من انصار ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا
ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا وتوفنا مع الابرار ربنا واتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ
انک لا تخلف المیعاد فاستجاب لہم ربہم انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثی بعضکم من بعض فالذین
ہاجروا واخرجوا من دیارہم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا لاکفرن عنہم سیئاتہم ولادخلنہم جنات
تجری من تحتہا الانہار ثوابا من عند اللہ واللہ عندہ حسن الثواب۔ لا یغرنک تقلب الذین کفروا
فی البلاد متاع قلیل ثم ماوٰہم جہنم وبئس المہاد لکن الذین اتقوا ربہم لہم جنات تجری من تحتہا الانہار
خالدین فیہا نزلا من عند اللہ وما عند اللہ خیر للابرار وان من اہل الکتاب لمن یومن باللہ وما انزل
الیکم وما انزل الیہم خاشعین للہ لا یشترون بایات اللہ ثمنا قلیلا اولئک لہم اجرہم عند ربہم ان اللہ
سریع الحساب۔ یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔ اور شرح ہدایہ
مین ابن ہمام نے لکھا ہے کہ شعبی نے کہا کہ مین نے عبد اللہ بن عمر رض اور عبد اللہ بن عباس رض
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد کی رکعتین پوچھین دونون نے کہا آپ تیرہ رکعت پڑھتے تھے آٹھ تہجد کی اور
تین وتر کی اور دو فجر کی سنتین ع وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ
لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ خ م اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات مین تیرہ رکعت نماز پڑھتے یعنی کبھی
پڑھتے انھین سے پانچ رکعتون سے وتر کرتے کسی رکعت مین سوائے رکعت آخر کے نہ بیٹھتے یعنی بقصد سلام۔ نقل کیا
اسکو بخاری مسلم نے ف حنفی اسکے یہ معنی کہتے ہین کہ وتر کی رکعتین انھین سے تین ہی ہوتی ہین مگر دو رکعتین تہجد کی
کہ وتر کی رکعتون سے ملی ہوتی تھین انکو بھی شمار کرکے وتر کی پانچ کہین واللہ اعلم ع۔ فقیر کہتا ہے کہ ابن ملک نے
کہا ہے کہ ان رکعتون مین سے آٹھ دو سلامون سے پڑھتے تھے اور ابن حجر نے شرح شمائل مین کہا ہے کہ آٹھ کو چار سلامون
سے پڑھتے اور ہوسکتا ہے کہ آپ نے چار ایک سلام سے پڑھی ہون اور چار دو سلامون سے تاکہ دونون قول مطابق ہوجائین
کذا فی المرقات۔ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ خ م اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
رات مین نماز پڑھتے یعنی کبھی گیارہ رکعتین وتر کرتے ایک رکعت سے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے ف یعنی پانچ دوگانہ
پڑھتے اخیر دوگانہ مین ایک رکعت اور ملاکر وتر کرتے تو جو دوگانہ اس رکعت سے پہلے ہوتا وہ اسکے ساتھ ملکر وتر ہوجاتا تو وتر
واقع مین تین رکعتین ہوتین مگر چونکہ طاق آخری رکعت سے ہوتا اسلئے یوتر بواحدۃ کہا ع وَاِذَا قَامَ لِصَلٰوةِ اللَّيْلِ كَبَّرَ
عَشْرًا وَحَمِدَ عَشْرًا وَسَبَّحَ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا د س ق مص حب اور جب کوئی رات کو نماز
یعنی تہجد کے لئے اٹھتے تو دس بار اللہ اکبر اور دس بار الحمد للہ اور دس بار سبحان اللہ اور دس بار استغفار پڑھی نقل کیا اسکو

ابوداود ونسائی ابن ابی شیبہ ابن حبان نے وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ د س ق
مص عشرا حب اور یہ دعا پڑھی اللهم اغفرلی الخ یعنی اے اللہ تو مجھکو بخش اور مجھکو دین کی راہ دکھا اور مجھکو روزی
دے اور مجھکو عافیت دے یعنی دنیا کی بلاؤن سے جو آخرت کی نعمتون سے باز رکھے نقل کیا اسکو ابوداود ونسائی ابن ماجہ ابن
ابی شیبہ نے اس دعا کا دس بار پڑھنا نقل کیا ہے ابن حبان نے وَيَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
د س ق مص عشرا حب اور اللہ کی پناہ مانگے مکان کی تنگی سے قیامت کے دن۔ نقل کیا اسکو ابوداود
نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے اور ابن حبان نے اسکا دس بار پڑھنا روایت کیا ہے ف یعنی اعوذ باللہ من ضیق المقام
یوم القیامۃ اور لکھا ہے کہ محشر کا میدان لوگون پر ایسا تنگ ہوگا کہ اُسکی سختی اور ہول سے دوزخ مین جانیکی آرزو کرینگے کذا ذکر المغز
اور شریق ہوزنی کہتے ہین کہ مین حضرت عائشہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور اُنسے یہ حال پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم جب رات کو جاگتے تو پہلے کیا چیز کرتے اُنہون نے کہا کہ تو نے مجھسے ایسی بات پوچھی کہ تجھ سے پہلے کسی نے نہین
پوچھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم رات کو جاگتے تو دس بار اللہ اکبر اور دس بار الحمد للہ اور دس بار سبحان اللہ وبحمدہ اور دس
بار سبحان الملک القدوس اور دس بار استغفار اور دس بار لا آلہ الا اللہ اور دس بار اللهم انی اعوذ بک من ضیق الدنیا وضیق
یوم القیمۃ پڑھتے پھر نماز تہجد ادا کرتے کذا فی المشکوٰۃ۔ غرضکہ یہ معشرات سبعہ ہین بمقابلہ مسبعات عشر کے یعنی جیسے صوفیہ
کرام کے نزدیک دس چیزین سات سات بار پڑھی جاتی ہین جو مشہور ہین ویسے ہی یہ سات چیزین دس دس بار پڑھی
جاتی ہین وَاِذَا افْتَتَحَ صَلٰوةَ اللَّيْلِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ
الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ م عه حب اور جب تہجد کی نماز شروع کرے
تو یہ دعا پڑھے اللهم رب جبرئیل الخ یعنی اے اللہ جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار اے آسمانون اور زمین کے
پیدا کرنے والے اے پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے تو حکم کریگا اپنے بندون مین یعنی قیامت کو اُس امر مین کہ وہ
اختلاف کرتے ہین تو مجھکو راہ حق دکھا اُس امر مین جس مین خلاف کیا گیا ہے اپنی توفیق اور حکم سے بیشک تو راہ
دکھاتا ہے جسکو چاہے سیدھی راہ کی طرف۔ نقل کیا اسکو مسلم اور چارون اور ابن حبان نے ف اُس امر مین جسمین
اختلاف کرتے ہین یعنی دین حق مین جو لوگ اختلاف کر رہے ہین تو اُنکے باب مین حکم فرمائیگا کہ حق والون کو نجات دیگا
اور باطل والون کو عذاب اور لفظ من الحق ماموصولہ کا بیان ہے یعنی جو امر کہ حق ہو مجھکو اُسکی راہ بتا اور اُسپر ثابت رکھ ع
وفخر وَاِذَا صَلَّى الْوِتْرَ ثَلٰثًا فَيَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي
الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ د ت س اق حب ی وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ د اق ت حب
اور جب وتر کی تین رکعتین پڑھے تو پہلی مین سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری مین قل یا ایہا الکفرون اور تیسری مین قل
ہو اللہ احد پڑھے یعنی بعد فاتحہ کے۔ نقل کیا اسکو ابوداود وترمذی نسائی احمد ابن ماجہ ابن حبان ابن سنی نے اور قل اعوذ

برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا پڑھنا نقل کیا ابو داؤد احمد ابن ماجہ ترمذی ابن حبان نے یعنی ان کتابون مین
تیسری رکعت مین تینون سورتین پڑھنی آئی ہین وَيَفْصِلُ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ بِتَسْلِيمَةٍ يُسْمِعُنَاهَا اور وتر کے پیشتر
کے دوگانہ اور نماز وتر کے درمیان سلام پھیرنے سے جدائی کرے ایسی طرح کہ لوگون کو سنا دے نقل کیا اسکو احمد نے فقیر
کہتا ہے کہ مختصر الدرر مین ہے کہ اس جملہ کے یہ معنی ہین کہ تہجد پڑھکر پکار کے سلام پھیرے پھر وتر کی تین رکعتین پڑھے اَوْ
لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ سن ی یا سلام نہ پھیرے یعنی نماز وتر کی تین رکعتون کے آخر مین۔ نقل کیا اسکو نسائی ابن
سنی نے ف ملا علی قاری رح نے لکھا ہے ۔ لا یسلم کا او سے روایت اور درایت کے موافق ہے اور جس صورت مین او
ہو تو روایت کی تنویع کے لئے ہوگا یعنی بعض روایت مین یون بھی آیا ہے اَوْ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ سنخ مر اَوْ بِخَمْسٍ اَوْ
بِسَبْعٍ قط سنی اَوْ بِتِسْعٍ اَوْ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ سنے یا وتر پڑھے ایک رکعت سے
یعنی ایک دوگانہ ملا کر نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے یا وتر پڑھے پانچ رکعتون یا سات سے نقل کیا اسکو دار قطنی بیہقی نے یا وتر
پڑھے نو رکعتون یا گیارہ یا اس سے زیادہ یعنی تیرہ رکعتون سے نقل کیا اسکو بیہقی نے ف یعنی تین رکعتین انمین سے
وتر کی ہون اور باقی تہجد کی اور چونکہ تہجد کی نماز وتر کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے اسلئے کسی راوی نے ساری نماز کو وتر شمار کیا
ہے حالانکہ تہجد کی نماز تیرہ رکعتون سے زیادہ ثابت نہین ہوئی اور اسمین بھی اختلاف واقع ہوا ہے بعضون نے کہا ہے کہ
وتر اور فجر کی سنتون کے ساتھ تیرہ ہوتے تھے اور بعضون نے فجر کی سنتون کے سوا تیرہ کہے ہین اور صحیح یہی ہے کہ سنت
فجر کے سوا وتر سمیت تیرہ ہوتے تھے۔ علی و شیخ عبدالحق رح وَيَقْنُتُ فِي الْاٰخِرَةِ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ
مس اور وتر کی آخر رکعت مین دعاء قنوت پڑھے جب رکوع سے اپنا سر اٹھاوے نقل کیا اسکو حاکم نے ف یہ
حدیث امام شافعی رح کے مذہب کے موافق ہے اور امام اعظم رح نے دوسری بہت حدیثون سے رکوع سے پہلے دعاء قنوت پڑھنا
ثابت کیا ہے چنانچہ شرحون مین وہ حدیثین مذکور ہین ع فقیر کہتا ہے منجملہ اُن حدیثون کے وہ حدیث ہے کہ ابن
ماجہ اور نسائی وغیرہما نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وتر مین رکوع سے پہلے قنوت پڑھا کذافی
المرقات فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ
شَرَّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ
تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ عه حب مس مص وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى
النَّبِيِّ مس اور دعاء قنوت اسطرح پڑھے اللهم اهدنی فیمن هدیت الخ یعنی یا اللہ تو مجھکو راہ دکھا اُن لوگون مین جنکو تو نے
راہ دکھائی یعنی مجھکو ہدایت یافتہ لوگون مین سے کر اور مجھکو عافیت دے اُن لوگون مین جنکو تو نے عافیت دی اور مجھکو دوست
رکھ اُن لوگون مین جنکو تو نے دوست رکھا اور میرے لئے برکت دے اُس چیز مین کہ تو نے مجھکو عنایت کی اور مجھکو بچا
اُس چیز کی برائی سے جسکو تو نے مقدر کیا تو حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اور تجھپر حکم نہین کیا جاتا اور وہ شخص ذلیل نہین
ہوتا جسکو تو نے دوست رکھا اور نہ وہ شخص عزیز ہو جسکو تو نے دشمن رکھا تو برکت والا ہے اے ہمارے پروردگار اور

تو برتر ہے ہم تجھسے بخشش مانگتے ہین اور تیرے ہی طرف رجوع کرتے ہین - نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان
اور حاکم اور ابن ابی شیبہ نے - اور نسائی کی روایت مین وصلی اللہ علی النبی بھی آیا ہے یعنی اللہ رحمت خاص بھیجے پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم پر **ف** یعنی نسائی کی روایت مین بعد دعا قنوت کے درود پڑھنا بھی آیا ہے اور سیوطی نے کتاب عمل الیوم
واللیلہ مین بعد قنوت کے یہ درود روایت کیا ہے صلی اللہ علی النبی محمد وآلہ وسلم اور نووی نے لکھا ہے کہ قنوت کے بعد اسی
درود کا پڑھنا مستحب ہے - اور تقدیر کی برائی سے یہ مراد ہے کہ تقدیر پر راضی نہ ہو اور بیصبری اور جزع فزع کرے اور نووی
نے لکھا ہے کہ اگر قنوت پڑھنے والا امام ہو تو جمع کی ضمیرین کہے مثلاً اہدنی کی جگہ اہدنا اسیطرح وقنا تک اور اگر مفرد ضمیرین
پڑھے تب بھی جائز ہے کراہت کے ساتھ کیونکہ امام کو فقط اپنے نفس کے لئے دعا نکرنی چاہیئے اور مستحب ہے کہ اللھم
انا نستعینک کے ساتھ اِس قنوت کو بھی ملاوے اور پہلے اسکو پڑھے جیسے کہ ہمارے بعض علمانے تصریح کی ہے لیکن
ابن ہمام نے لکھا ہے کہ اس قنوت کو پیچھے پڑھے کیونکہ صحابۂ کرام نے اتفاق کیا ہے اللھم انا نستعینک کے پڑھنے پر
اور اگر کبھی یہ قنوت پڑھے اور کبھی وہ تو بھی جائز ہے **فخر و علی** اور بعض روایت مین یہ دعا قنوت آئی ہے اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ
وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ
رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَاۤءَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ الَّذِيْ
لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ
عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ
نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ اِنَّ
عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ **مو مص نسئی** یا اللہ تو بخش ہمکو اور مومن مردون اور عورتون اور مسلمان مردون
اور عورتون کو اور انکے دلون مین الفت ڈال اور انکے درمیان اصلاح کر یعنی انکے دین کے امور اور دنیا کی حالتون کو جو آپس
مین واقع ہین درست کردے تاکہ وہ خطا سے بچین اور بندون اور شہرون مین فساد نکرین اور انکو مدد دے اور انکے دشمنون
پر یعنی شیطان اور کافرون پر اے اللہ کافرون کو رحمت سے دور کر جو لوگون کو تیری راہ سے روکتے ہین اور تیرے رسولون
کو جھٹلاتے ہین اور تیرے دوستون سے لڑتے ہین الٰہی انکی باتون مین خلاف ڈال یعنی تاکہ آپس مین ایک دوسرے
کی مخالف ہوکر اتفاق ٹوٹ جاوے اور انکے قدم ڈگا یعنی لڑائی مین ثابت قدم نرہین اور انپر اپنا عذاب اُتار جسکو تو کافرون
پر سے نہین روکتا - بسم اللہ الرحمن الرحیم ہم تجھ سے مدد چاہتے ہین اور تجھسے بخشش مانگتے ہین اور تیری تعریف کرتے ہین بھلائی
سے اور تیری نعمت کی ناشکری نہین کرتے ہم دل سے بیزار ہوتے ہین اور چھوڑتے ہین یعنی ظاہر مین ایسے شخص کو جو تیری
نافرمانی کرتا ہے - بسم اللہ الرحمن الرحیم یا اللہ ہم تجھی کو عبادت کرتے ہین اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہین اور سجدہ کرتے
ہین اور تیری ہی عبادت کی طرف کوشش کرتے ہین اور خدمت کی طرف دوڑتے ہین اور ہم تیرے عذاب سے ڈرتے

ڈرتے ہین جو حق ہے اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہین تیرا عذاب جو حق ہے کافرون کو ملنے والا ہے سنقل کیا اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے **ف** بسم اللہ دونون اللہم کے پیشتر خاص بیہقی کی روایت مین آئی ہے اور بعض روایت مین آیا ہے کہ یہ دونون قرآن کی سورتین ہین جنکی تلاوت منسوخ ہوگئی ہے اور مدد مانگتے ہین سے یہ مراد ہے کہ طاعت کے کرنے اور گناہ کے چھوڑنے پر اور نفس اور شیطان اور تمام کافرون پر غالب ہونیکے لیے مدد چاہتے ہین کذا ذکر الفخر وَاِذَا سَلَّمَ مِنْهُ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ صَوْتَهٗ فِي الثَّالِثَةِ وَيَرْفَعُ **س دمص قط** رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ **قط** اور جب وتر کا سلام پھیرے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہے یعنی پاکی بیان کرتا ہون بادشاہ نہایت پاک کی اور تیسری دفعہ مین اپنی آواز کو کھینچے اور بلند کرے نقل کیا اسکو نسائی ابوداود ابن ابی شیبہ دارقطنی نے اور دارقطنی کی روایت مین رب الملائکۃ والروح بھی آیا ہے یعنی فرشتون اور جبرئیل کا پروردگار **ف** یعنی دارقطنی کی روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رب الملائکۃ والروح کو سبحان الملک القدوس کے ساتھ ملا کر کہتے۔ کذا ذکر علی اور یہ دعا بھی بعد وتر کے پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ **عه طس مص** یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری تیری خوشنودی کے ساتھ تیرے غضب سے یعنی یہ مانگتا ہون کہ تو راضی ہو غصہ نکرے اور پناہ مانگتا ہون تیری عافیت کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری رحمت کی تیرے عذاب سے مین تیری تعریف نہین گن سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تونے اپنے نفس کی تعریف کی۔ نقل کیا اسکو چارون نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن ابی شیبہ نے **ف** یعنی مین طاقت نہین رکھتا کہ تیری تعریف تیرے لایق بتفصیل ادا کرون لیکن مجمل کہتا ہون کہ تو ایسا ہے جیسا تو نے اپنی تعریف کی **فخر** فقیر کہتا ہے کہ مرقات مین اعوذ بک منک کے یہ معنی لکھے ہین کہ پناہ مانگتا ہون تیری ذات کی تیرے آثار صفات سے اور اسمین اشارہ ہے آیۂ ویحذرکم اللہ نفسہ انتہی اور حاصل یہ ہے کہ مین پناہ مانگتا ہون تیری صفات جمالی کی تیری صفات جلالی سے واللہ اعلم وَاِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ **م حب** اور جب دو رکعتین سنت فجر کی پڑھے تو پہلی رکعت مین قل یا اور دوسری مین قل ہو اللہ پڑھے نقل کیا اسکو مسلم ابن حبان نے اَوْ فِي الْاُوْلٰى قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ الْاٰيَةَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا الْاٰيَةَ **م** یا پہلی رکعت مین قولوا آمنا باللہ ساری آیت اور دوسری مین قل یا اہل الکتاب تعالوا ساری آیت پڑھے نقل کیا اسکو مسلم نے **ف** پہلی آیت پوری یون ہے قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ والنبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون۔ اور دوسری ساری آیت یون ہے قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا

حزب سوم ازمان

بعضا اربابًا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون وَیَقُوْلُ وَهُوَ جَالِسٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ
وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
مس ی اور فجر کی سنت کے سلام کے بعد بیٹھا ہوا یہ دعا پڑھے اللہم رب جبرئیل سے من النار تک تین بار یعنی یا اللہ
رب جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کی آگ سے نقل کیا حاکم
ابن سنی نے ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ د ت پھر سنت فجر کے بعد چاہئے کہ اپنے داہنے پہلو پر لیٹ جائے نقل کیا اسکو
ابوداؤد ترمذی نے ف یہ لیٹنا آرام کے لئے ہے تاکہ قیام شب سے آرام پاکر فرض بہ نشاط ادا کرے اور یہ لیٹنا مستحب ہے ع وَاِذَا
خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ د س ق مس اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَزِلَّ اَوْ
نُضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا عه مس ی اور جب اپنے گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھے بسم اللہ توکلت
علی اللہ یعنی مین اللہ کے نام سے نکلتا ہون مین نے خدا پر بھروسہ کیا نقل کیا اسکو ابوداود و نسائی ابن ماجہ حاکم نے۔
اللہم انا نعوذ بک الخ یعنی یا اللہ ہم پناہ مانگتے ہین تیری اس سے کہ لغزش کرین یعنی بدون قصد کے گناہ کرین یا پھسلا دین یعنی
دوسرے کو گناہ مین ڈالین یا ہم گمراہ کرین یا ہم ظلم کرین یا ہم کسی پر جہالت کرین یعنی ظالمون کی طرح کسیکو ایذا پہونچائین
یا ہم پر جہالت کی جائے یعنی لوگ ہمسے جاہلون کا سا معاملہ کرین۔ نقل کیا اسکو چارون نے اور حاکم ابن سنی نے بِسْمِ
اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَلتُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ مس ق ی مین اللہ کے نام سے نکلتا ہون نہین ہے
پھرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت کی مگر اللہ کی مدد سے توکل خدا پر ہے۔ نقل کیا اسکو حاکم ابن سنی نے بِسْمِ اللّٰهِ
تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ د ت س حب ی مین خدا کے نام سے نکلتا ہون مین نے
خدا پر بھروسہ کیا نہین ہے پھرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت کی مگر اللہ کی مدد سے۔ نقل کیا اسکو ابوداؤد ترمذی نسائی
ابن حبان ابن سنی نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی گھر سے نکلنے کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے اُسکو کہا
جاتا ہے کہ تو نے راہ راست پائی اور تیرے سب کام بن پڑے اور تو سب برائیون سے محفوظ رہا پس شیطان اُس سے
علیحدہ ہو جاتا ہے اور اُسکے بہکانے اور گمراہ کرنے اور ایذا دینے سے باز رہتا ہے اور دوسرا شیطان کی تسلی کے لئے کہتا
ہے کہ تجھکو تسلط اور تعرض ایسے شخص پر کسطرح میسر ہوگا جو کفایت اور ہدایت کیا گیا اور سب برائیون سے محفوظ ہو گیا اور
اسی کی مثل ترمذی نے روایت کیا ہے کہ جب بندہ اللہ سے مدد مانگتا ہے بذریعہ اُن نامون مبارک کے تو اللہ اسکو
ہدایت کرتا ہے اور راہ نیک دکھاتا ہے اور اُسکے امور دینی و دنیوی مین اُسکی مدد کرتا ہے اور جب بندہ توکل کرتا ہے اور
اپنا کام اللہ کو سونپتا ہے تو اللہ تعالی اُسکو کفایت کرتا ہے اور اُسکا کارساز ہو جاتا ہے کیونکہ خود فرماتا ہے ومن یتوکل علی
اللہ فہو حسبہ یعنی جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ اُسکو کافی ہے اور جو شخص لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے تو اللہ
تعالی اُسکو شیطان کی برائی سے بچاتا ہے اور شیطان کو اُسپر مسلط نہین کرتا ع مَا خَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ بَيْتِيْ قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ

اَذِلَّ اَوْ اُذَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ دق حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہین کہ جب کبھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے نکلتے تو اپنی نظر آسمان کی طرف اُٹھاتے اور یہ دعا پڑھتے۔ اللهم انی اعوذ بک الخ یعنی یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری اس سے کہ مین خود گمراہ ہون یا مجھے کوئی گمراہ کرے یا خود مین پھسلون یا کوئی مجھے پھسلاوے یا مین ظلم کرون یا مجھپر ظلم کیا جاے یا مین جہالت کرون یا مجھپر جہالت کی جاے نقل کیا اسکو ابوداؤد وابن ماجہ نے فَاِذَا خَرَجَ لِلصَّلٰوةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا خ م د س ق وَفِيْ عَصَبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لَحْمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ دَمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ شَعْرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَشَرِيْ نُوْرًا خ م د س ق وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا م وَاجْعَلْنِيْ نُوْرًا س مس اور جب اپنے گھر سے نماز فجر کے لئے سنت پڑھنے کے بعد نکلتے تو اثناے راہ مین یہ دعا پڑھتے اللهم اجعل فی قلبی نورًا الخ یعنی یا اللہ میرے دل مین روشنی کر اور میری بینائی مین نور اور میری سماعت مین نور اور میری داہنی طرف نور اور میری بائین طرف نور اور میرے پیچھے نور اور میرے لئے روشنی کر۔ نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداؤد و نسائی ابن ماجہ نے اور انہین پانچون نے ایک روایت مین اسی دعا مین یہ الفاظ بھی روایت کئے ہین وفی عصبی نورًا الخ یعنی میرے پٹھون مین نور کر اور میرے گوشت مین نور اور میرے خون مین نور اور میرے بال مین نور اور میری کھال مین نور اور ایک روایت مین یہ بھی زیادہ آیا ہے وفی لسانی نورًا الخ اور میری زبان مین نور اور میری جان مین نور کر اور میرے لئے [illegible] کر۔ نقل کیا اسکو [illegible] ین روشنی کرسے یہ [illegible] کہ ا[illegible] سے [illegible] طلب کرنے سے یہ مقصود ہے کہ نور معرفت اور طاعت سے روشن ہوجاوین اور جہالت گناہون اور غفلت کی تاریکی سے خالی ہون اور میرے لئے بڑی روشنی کر۔ اس سے یہ غرض ہے کہ ایسا بڑا نور جو سب اعضا کو گھیر لے تو یہ گویا اجمال ہے تفصیل کے بعد اور مجھکو سارے کو نور کر۔ اس سے یہ مقصود ہے کہ اپنی نورانیت ایسی نصیب کر کہ میرے ظاہر و باطن و جسم و روح اور میرے سب طرفون کو گھیر لے بلکہ خود مجھکو نور کردے۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمہ نے کتاب عوارف مین لکھا ہے کہ مین نے جس کسیکو دیکھا کہ اس دعا کی مداومت کرتا ہے اسکے پاس ایک برکت اور نورانیت معلوم ہوتی ہے علی وفرز اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا م د س یا اللہ تو میرے دل مین روشنی کر اور میری زبان مین اور میری سماعت مین اور میری بینائی مین روشنی کر اور میرے پیچھے روشنی اور میرے آگے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی یا اللہ تو مجھے روشنی دے۔ نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد و نسائی نے ف کتاب ابن سنی مین حضرت عمر فاروق رضہ سے منقول ہے کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل

نقل کرتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ جب تم مین سے کسی پر روزی تنگ ہو تو اُسکو کیا چیز مانع ہے کہ اپنے گھر سے نکلتے وقت
اس دعا کو پڑھے بسم اللہ علی نفسی ومالی ودینی اللھم رضنی بقضائک وبارک لی فیما قدرت لی حتی لا احب تعجیل ما اخرت
ولا تاخیر ما عجلت یہ روایت امام نووی کی کتاب الاذکار مین ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی گھر
سے نماز کے لئے نکلے اور یہ دعا پڑھے اللھم انی اسألک بحق السائلین علیک واسألک بحق ممشائی ہذا فانی لم اخرج
اشرا ولا بطرا ولا ریاء ولا سمعة وخرجت اتقاء سخطک وابتغاء مرضاتک فاسألک ان تعیذنی من النار وان تغفرلی ذنوبی
فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - تو اللہ تعالی اُسکی طرف بذات خود متوجہ ہوتا ہے اور اُسکے لئے ستر ہزار فرشتے استغفار
کرتے ہین - یہ روایت ابن ماجہ مین ہے وَعِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ
سُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ د اور مسجد مین داخل ہونیکے ارادہ کے وقت یہ دعا پڑھے اعوذ باللہ العظیم
الخ یعنی مین پناہ مانگتا ہون بڑے اللہ کی اُسکی بزرگ ذات کی اور اُسکی قدیم بادشاہت کی شیطان مردود سے نقل کیا
اسکو ابوداؤد نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب کوئی مسجد مین جانیکے وقت یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان کہتا
ہے کہ یہ شخص مجھسے تمام دن محفوظ رہا کذا فی المشکوٰۃ - اور مسجد مین داخل ہونے کے آداب یہ ہین کہ پہلے دایان پاؤن
رکھے اور بایان پیچھے اور نکلنے کے وقت پہلے بایان پاؤن نکالے اور پیچھے داہنا - منقول ہے کہ ایک دفعہ حاتم رح نے
مسجد مین جانے کے وقت پہلے بایان پاؤن رکھا اُسیوقت اُنکا رنگ بدل گیا اور گھبرا کر نکلے اور داہنا پاؤن رکھا لوگون
نے اسکا سبب پوچھا فرمایا کہ مین نے مسجد کے آداب مین سے ایک ادب چھوڑ دیا تھا تو یہ خوف ہوا کہ مبادا اللہ تعالی ولایت
وفضل کی نعمت مجھسے چھین نہ لے - اور مشہور ہے کہ سفیان ثوری رح نے مسجد مین پہلے بایان پاؤن رکھا تھا اُنکے
اُستاد نے اُنکو تنبیہاً ثور کہا یعنی بیل ہے کہ مسجد کا ادب نہین جانتا جب سے سفیان ثوری مشہور ہوے پس اولیاء اللہ کا حال اتباع
شرع شریف مین یہ تھا کہ مستحب کے چھوڑنے سے خود ڈرتے تھے اور دوسرے کو ملامت کرتے تھے نہ یہ کہ فقیری کا نام رکھکر
بالکل شریعت کو ترک کرین - اور ایک مسجد کا ادب یہ ہے کہ دنیا کا کلام بضرورت نہ کرے - اشباہ ونظائر مین لکھا ہے
کہ مسجد مین کلام دنیوی کرنا عملون کو ایسا کھوتا ہے جیسے لکڑیون کو آگ جلاتی ہے بلکہ چاہئے کہ چُپکا اللہ کی طرف متوجہ
رہے - کذا ذکر علی - اور یہ امر مسنون ہے کہ نماز کے لئے اچھی صورت بناوے اور زینت کرے اور چلنے مین قدم پاس پاس
وقار سے رکھے دوڑے نہین اور نظر نیچی رکھے اور آواز پست کرے - راستہ کی طرف متوجہ رہے اور کھیلے نہین اور
بیہودہ کلام نہ کرے اور نہ کسی پر نظر بد ڈالے اور ہاتون کی اُنگلیون کو ایک دوسرے مین نہ ڈالے غرضکہ حتی المقدور اُن
چیزون سے پرہیز کرے جنسے نمازی پرہیز کرتا ہے کیونکہ جب سے نماز کا ارادہ کیا ہے گویا نماز ہی مین ہے اور جب مسجد
مین داخل ہونے لگے داہنا پاؤن رکھکر دعا مذکور پڑھے اور مسجد کے اندر ذکر الہی اور نماز اور تلاوت قرآن اور علوم
دینی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین مصروف رہے کذا فی وظائف النبی وَاِذَا دَخَلَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ د س ق حب مس ی اور جب مسجد مین داخل ہو تو چاہئے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ

وسلم پر سلام بھیجے نقل کیا اسکو ابوداود ونسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نے **فقیر** کہتا ہے کہ سلام بھیجے یعنی یون کہے السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا یون کہے السلام علی رسول اللہ یا کوئی اور صیغہ اسیطرح کا کہے کذا فی مختصر الدرر۔ وَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ **م د س ق حب مس ی** اور چاہیے کہ کہے اللہم افتح الخ یعنی یا اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازہ کھول۔ نقل کیا اسکو مسلم ابوداود ونسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نے اور ایک روایت مین یون دعا آئی ہے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَھِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ **ق عو** یا اللہ ہمارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول یعنی نماز کی توفیق ہو یا نماز مین اُسکے حقایق کھلین اور ہمارے لئے اپنے رزق کے دروازے آسان کر یعنی رزق کے اقسام بے مشقت بے طلب حاصل ہون نقل کیا اسکو ابن ماجہ ابو عوانہ نے اَوْ یَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ **ق ت مص مه** یا یون کہے یعنی بجاے سلام کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بسم اللہ الخ یعنی خدا کے نام سے مین داخل ہوتا ہون اور سلام ہو رسول خدا پر اور داخل ہوتا ہون رسول خدا کے طریقہ پر نقل کیا اسکو ابن ماجہ ترمذی ابن ابی شیبہ ابن خزیمہ نے اور جملہ وعلی سنۃ رسول اللہ فقط ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ **مه** یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد کے تابعدارون پر نقل کیا اسکو ابن خزیمہ نے **ف** یہ درود بجاے پہلے سلام کے پڑھے یا وہ بھی پڑھے اور یہ بھی کذا ذکرالفقیر اور ایک روایت مین ہے کہ درود کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ **ق ت مص مه** یا اللہ تو بخش میرے گناہ اور میرے لئے اپنے رحمت کے دروازے کھول یعنی اپنی طاعت کے جو رحمت کا سبب ہے نقل کیا اسکو ابن ماجہ ترمذی ابن ابی شیبہ ابن خزیمہ نے وَبَعْدَ دُخُوْلِهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ **مو مس** اور مسجد مین داخل ہونیکے پیچھے یون کہے السلام علینا الخ یعنی سلام ہو ہم پر یعنی حاضرین پر اور اللہ کے نیک بندون پر یعنی خواہ حاضر ہون یا غائب نقل کیا اسکو موقوفا حاکم نے فَاِذَا خَرَجَ مِنْهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ **س حب مس ی** الرَّجِیْمِ **ق** اور جب مسجد سے نکلے تو چاہیے کہ سلام بھیجے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اور یون کہے اللہم اعصمنی الخ یعنی یا اللہ بچا مجھکو شیطان سے نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نے اور ابن ماجہ نے الرجیم بھی بعد الشیطان کے روایت کیا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ **م د س** یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون تیرا فضل نقل کیا اسکو مسلم ابوداود ونسائی نے **ف** احتمال ہے کہ فضل سے مراد رزق حلال ہو جسکی طلب کو مسجد سے نکلنے کے بعد جاوے یا مسجد مین پھر آنا مقصود ہو **فقر** اَوْ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ **مص ت ق مه** یا یہ الفاظ کہے کہ مین نکلتا ہون اللہ کے نام سے اور سلام ہو رسول خدا پر نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ **مه** یہ درود پڑھے یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد اور تابعان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نقل کیا اسکو ابن خزیمہ نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ

فَضْلِكَ مُصْ تِ قَ مَهْ اور یون کہے یا اللہ تو بخش میرے لئے میرے گناہ اور میرے لئے اپنے برکت کے دروازے کھول نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ نے وَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی یُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ خ مُ اور نہ بیٹھے مسجد مین جاکر یہانتک کہ دو رکعتین پڑھ لے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے ف اس دوگانہ کو تحیۃ المسجد کہتے ہین اور اسی حدیث سے امام شافعیؒ نے اس دوگانہ کا واجب ہونا ثابت کیا اور ہمارے نزدیک یہ دوگانہ مستحب ہے - اور علماء رحمہ نے لکھا کہ اگر مسجد مین اگر قضا نماز پڑھے یا سنتین یا اور کوئی نماز تب بھی تحیۃ المسجد کا ثواب حاصل ہو جائیگا اور اگر نفل نماز کے مکروہ ہونیکا وقت ہو تو قضا نماز پڑھے اگر اُسکے ذمہ ہو ورنہ یہ کلمات پڑھے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اور اولیٰ یہ ہے کہ جب مسجد مین آوے اعتکاف کی نیت کرلے کہ مین اعتکاف کرتا ہون جب تک مسجد مین رہون اور مسجد حرام مین کعبہ کا طواف قائم مقام تحیۃ المسجد کے ہو جاتا ہے فخ و علی وَاِنْ سَمِعَ مَنْ یَّنْشُدُ ضَالَّۃً فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ لَا رَدَّھَا اللّٰہُ عَلَیْکَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِھٰذَا م د ق اور اگر مسجد مین ایسے شخص کی آواز سنے جو گم ہوئی چیز کو ڈھونڈتا ہے تو چاہئے کہ یون کہے کہ اللہ اُسکو تجھپر نہ پھیرے یعنی خدا کرے کہ وہ چیز تجھے نہ ملے کیونکہ مسجدین اس کام کے لئے نہین بنائی گئین نقل کیا اسکو مسلم ابو داود ابن ماجہ نے ف ظاہر ہے کہ دعا کے ساتھ اخیر جملہ کو بھی ملا لے اور اُسکی تنبیہ کے لئے زبان سے دعا کرے نہ نہ دل سے تاکہ پھر ایسی حرکت مسجد مین نکرے اور اگر دل سے بھی اس غرض سے کرے کہ یہ شخص اپنی حرکت کی سزا کو پہونچے تو کچھ بعید نہین واللہ اعلم اور اسی حکم مین ایسی سب چیزین داخل ہین جنکے لئے مسجد نہین بنائی گئی مثلاً خرید و فروخت اور دنیا کا کلام اور سینا اور اُجرت پر لکھنا اور لڑکون کو پڑھانا اور جن چیزون سے نماز پڑھنے والیکا دھیان بٹے یہانتک کہ ہمارے بعض علما نے کہا ہے کہ مسجد مین آواز بلند کرنا اگرچہ ذکر سے ہو حرام ہے اور اسی وجہ سے بعض اگلے عالم صدقہ دینا ایسے سائل کو کہ مسجد مین پکار اور گڑگڑا کر مانگے ممنوع اور حرام کہتے تھے علی و فخ وَاِنْ رَاٰی مَنْ یَّبِیْعُ اَوْ یَبْتَاعُ فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ لَا اَرْبَحَ اللّٰہُ تِجَارَتَکَ تِ سَ مُسْ حِبْ اور اگر کسیکو دیکھے کہ مسجد مین بیچتا ہے یا خرید کرتا ہے تو اُسکو یون کہے کہ اللہ تیری سوداگری مین فائدہ نہ دے - نقل کیا اسکو ترمذی نسائی حاکم ابن حبان نے وَالْاَذَانُ تِسْعَ عَشْرَۃَ کَلِمَۃً مَعْرُوْفٌ عَۃ اَ مَۃ اور اذان انیس کلمے مشہور ہین نقل کیا اسکو چارون نے اور احمد اور ابن خزیمہ نے ف انیس کلمے امام شافعی رح اور امام مالک رح کے نزدیک ہین اسلئے کہ وہ شہادتین کو دو دو بار آہستہ کہکر پھر دو دو بار پکار کر کہتے ہین اسکا نام ترجیع ہے اور امام اعظم رح کے نزدیک اذان کے پندرہ کلمے ہین اور مشہور اور قوی حدیثون سے اُنکو ثابت کیا ہے اور اذان سنت مؤکدہ ہے پنجگانہ نمازون اور جمعہ کے لئے فخ وَیُزَادُ فِیْ اَذَانِ الصُّبْحِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ مَرَّتَیْنِ دَ قُطْ مَۃ اور صبح کی اذان مین دو بار یہ جملہ زیادہ کیا جاوے الصلوۃ خیر من النوم یعنی نماز بہتر ہے نیند سے - نقل کیا اسکو ابو داود دار قطنی ابن خزیمہ نے وَاِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَلْیَقُلْ کَمَا یَقُوْلُ عَ ی اور جب کوئی مؤذن سے سنے یعنی اُسکی اذان تو چاہے کہ خود کہے جیسے مؤذن کہتا ہے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین اور

ابن سنی نے **ف** یعنی جو کلمہ کہ مؤذن کہے سننے والا بھی اسکے بعد کہے مؤذن کا جواب ہر سننے والے پر واجب ہے اگرچہ حالت جنابت میں ہو اور اگر کئی مؤذن اذان کہیں تو اول ہی کا جواب دینا ضرور ہے اور جو سننے والا مسجد میں ہو اسپر جواب اذان واجب نہیں کذا فی فتاوے قاضی خان اور اگر تلاوت قرآن کرتا ہو تو اسکے جواب دینے میں دو قول ہیں مختار یہ ہے کہ وہ جواب نہ دے کذا ذکر العضر اور اگر زبان سے جواب دے اور بلا عذر مسجد میں حاضر نہو تو جواب ادا نہوگا چاہئے کہ زبان سے جواب دے اور پاؤں سے حاضر ہو اسوقت جواب پورا ادا ہوگا کذا فی وظائف النبی وَبَعْدَ الْحَيْعَلَةِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ **خ م د س** اور حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے بعد جواب میں کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود ونسائی نے **ف** جمہور علما میں مشہور یہی ہے کہ بعد حیعلتین کے لاحول پڑھے اور پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھی مؤذن کے کہنے کے موافق حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کہے تو ہوسکتا ہے کبھی اسطرح جواب دے کبھی اسطرح اور برجندی میں جو بعد حیعلتین کے ماشاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن کہنا لکھا ہے صحیح حدیثون سے اسکی کچھ اصل نہیں پائی جاتی مگر فتاوی عالمگیری میں غرائب سے نقل کیا ہے ہو الصحیح واللہ اعلم کذا قال العضر - اور جب مؤذن الصلوٰۃ خیر من النوم کہے تو جواب میں یون کہے صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ خیر من النوم - اللہم نبہنی من نوم الغفلۃ[1] اور تکبیر میں قد قامت الصلوٰۃ کے کہنے کے وقت یون کہے اقامہا اللہ وادامہا کذا فی وظائف النبی + إِذَا قَالَ ذٰلِكَ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ **م د س** جب کہیگا اسکو یعنے اذان کے جواب کو اپنے دل سے یعنی اعتقاد اور اخلاص سے تو بہشت میں داخل ہوگا نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد ونسائی نے مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ **م عه ی** جو کوئی کہے جب سنے مؤذن سے یعنی اوائل اذان میں شروع کے وقت یا اذان سے فراغت کے بعد یہ دعا پڑھے اشہد ان لا الہ سے دینا تک یعنی میں گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بندے اور رسول ہیں میں راضی ہوا اللہ سے اسکے رب ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے رسول ہونے پر اور اسلام سے اسکے دین ہونے پر تو اس شخص کے لئے اسکے گناہ بخشے جاتے ہیں - نقل کیا اسکو مسلم نے اور چارون نے اور ابن سنی نے مَنْ قَالَ مِثْلَ مَقَالِهِ يَعْنِي الْمُؤَذِّنَ وَشَهِدَ مِثْلَ شَهَادَتِهِ فَلَهُ الْجَنَّةُ **ص** جو کوئی کہے اسکے کہنے کے موافق مقصود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مقالہ کی ضمیر سے مؤذن ہے اور گواہی دے یعنی شہادتین کے جواب میں وحدانیت اور رسالت پر گواہی دے مؤذن کی گواہی کی طرح تو اسکے لئے بہشت ہے - نقل کیا اسکو ابو یعلی نے وَكَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ وَأَنَا وَأَنَا **د حب مس** اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب مؤذن کو سنتے کہ شہادتین کہتا ہے تو فرماتے میں بھی گواہی دیتا ہون میں بھی گواہی دیتا ہون - نقل کیا اسکو ابوداؤد و ابن حبان حاکم نے **ف** انا کا مکرر لانا شہادتین کے جواب کے لئے ہے یعنی جب مؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمد رسول اللہ

[1] یعنی تو نے سچ کہا اور اچھا کام کیا اور حق سے بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا کہ نماز نیند سے بہتر ہے الہی تو مجھے خواب غفلت سے بیدار کر ۱۲

کہتا تو آپ اُسکے جواب مین انا انا فرماتے ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَسْئَلُ اللّٰهَ
لَهُ الْوَسِيْلَةَ فَرْدُ دُتْ بِسْ بِي پھر درود بھیجے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی اذان کے جواب سے فارغ ہونے کے بعد
پھر خدا سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مقام وسیلہ کی درخواست کرے نقل کیا اسکو مسلم ابو داود ترمذی نسائی ابن سنی نے
ف وسیلہ سے مراد اس حدیث مین درگاہ الٰہی کا قرب اور اللہ کے نزدیک درجہ کی بلندی ہے اور بعض کہتے ہین
کہ وسیلہ سے مراد مقام شفاعت بروز قیامت ہے اور بعض نے کہا کہ وسیلہ ایک مکان ہے جنت کے مکانون مین
سے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ پھر مانگو میرے لئے اللہ سے وسیلہ جو جنت کا ایک مکان ہے کہ کسیکے لئے شایان
نہین مگر اللہ کے بندون مین سے ایک خاص بندہ کو اور مجھکو توقع ہے کہ وہ مین ہونگا اور جسنے میرے لئے وسیلہ مانگا
اُسکے لیے میری شفاعت واجب ہوئی۔ **فضیلت** علی یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ
الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ خ عه
حب سني اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ سني وسیلہ کے لئے اذان کا سنکے الا یہ دعا پڑھے اللّٰہم رب ہذہ
الدعوۃ الخ یعنی یا اللہ اس پوری پکار کے پروردگار اور نماز موجود کے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عنایت
کر اور اُسکو مقام محمود مین جسکا تو نے وعدہ کیا ہے اُٹھا نقل کیا اسکو بخاری نے اور چارون اور ابن حبان اور بیہقی نے
اور جملہ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ فقط بیہقی نے زیادہ روایت کیا ہے یعنی تو وعدہ کو خلاف نہین کرتا **ف** دعوت
تامہ یعنی پوری پکار سے مقصود توحید کی طرف بلانا یعنی لا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا اذان کے کلمات مراد ہین کہ وہ
نماز کی طرف بلاتے ہین۔ اور فضیلت کے معنی کہ قدر اور مرتبہ سب خلائق سے بلند اور ظاہر یہ ہے کہ والفضیلۃ مین
عطف تفسیری وسیلہ کا ہے یعنی فضیلت بھی وسیلہ کو کہتے ہین یا کوئی دوسرا مرتبہ ہے وسیلہ کے سوا۔ اور مقام
محمود سے مراد وہ مقام ہے کہ اُس مقام والا سب کی زبان پر تعریف کیا جاوے اور تمام خلق اُسپر رشک لیجاوے وہ
قرب اور شفاعت کا مقام ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس مقام مین کھڑے ہوکر شفاعت کرینگے اور اولین وآخرین
حیران و سرگردان رہینگے اور اس مقام کی دہشت سے تمام انبیا و رسول دم نہ مارین گے مقام محمود کے بیان مین مشہور
تر یہی قول ہے اور علما نے اور بھی بہت سے قول لکھے ہین اور جسکا تو نے وعدہ کیا اشارہ ہے اس آیت کی طرف
عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا اور اگر کوئی کہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرما لیا تو دعا کی کیا حاجت رہی
اُسکا جواب یہ ہے کہ دعا اسلئے ہے کہ امت بھی ثواب پاوے یا آپنے براہ تواضع اور کسر نفسی کے ایسا فرمایا کہ باوجود
اس وعدہ کے بھی بے نیاز سے حاجت رکھتا ہون۔ **علی و فخر** اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے
اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھی اُسکے لیے میری شفاعت قیامت کے دن لایق اور واجب ہوئی کذا فی البخاری
مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّسْمَعُ النِّدَآءَ فَيُكَبِّرُ وَيُكَبِّرُ وَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَاجْعَلْهُ فِي الْاَعْلَيْنَ دَرَجَتَهٗ

ط قریب ہے کہ تجکو تیرا رب محمود مین

وَفِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهُ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط جو کوئی مسلمان کا اذان سنے اور موذن اللہ اکبر کہے وہ بھی اللہ اکبر کہے یعنی موذن کا جواب دے اور موذن اشہدان لا الہ الا اللہ اور اشہدان محمد رسول اللہ کہے اور وہ بھی اسی طرح کہے پھر یعنی اذان کی فراغت اور جواب کے تمام کرنیکے بعد یہ دعا کہے اللھم سے ذکرہ تک یعنی یا اللہ حضرت محمد کو وسیلہ اور فضیلت مرحمت فرما اور انکا مرتبہ بلند ترین مرتبہ والون مین کر یعنی اُن کا درجہ رسولوں کے درجہ اعلیٰ علیین مین ثابت رکھ اور انکی محبت برگزیدہ لوگوں کے دل مین کر اور مقربون یعنی انبیا اور ملائکہ کی زبان پر انکا ذکر کر تو اسکے لئے شفاعت قیامت کے دن واجب ہوگی یعنی جو مسلمان اذان کا جواب دیگا اور دعا مذکور پڑھیگا اسکے لئے آپکی شفاعت ضرور ہوگی۔ نقل کیا اسکو طبرانی نے مَنْ قَالَ حِيْنَ يُنَادِي الْمُنَادِيْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَائِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَارْضَ عَنِّيْ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَهُ اِسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَهُ اَطْ مس ی جو کوئی اسوقت کہ موذن اذان دے یعنی شروع اذان کے وقت یا فراغت کے بعد یہ دعا پڑھے اللھم رب سے لا تسخط بعدہ تک یعنی یا اللہ اس پکار ہمیشہ رہنے والی کے پروردگار اور اس نماز مفید کے پروردگار یعنی جسکا ادا کرنیوالا عذاب سے نجات پاتا ہے رحمت خاص بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مجھ سے راضی ہو یعنی تھوڑے سے عمل پر ایسا خوشنود ہو کہ اسکے پیچھے تو خفا نہو تو خدا تعالیٰ اسکی دعا قبول کرتا ہے یعنی جو کوئی اذان کے وقت ان کلمات کو پڑھکر دعا کریگا اسکی دعا قبول ہوگی خواہ یہ دعا ہو خواہ دوسری نقل کیا اسکو احمد اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن سنی نے مَنْ نَزَلَ بِهٖ كَرْبٌ اَوْ شِدَّةٌ فَلْيَتَحَيَّنِ الْمُنَادِيَ فَاِذَا كَبَّرَ كَبَّرَ وَاِذَا تَشَهَّدَ تَشَهَّدَ وَاِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ وَاِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الصَّادِقَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا دَعْوَةِ الْحَقِّ وَكَلِمَةِ التَّقْوٰى اَحْيِنَا عَلَيْهَا وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِيَارِ اَهْلِهَا اَحْيَاءً وَاَمْوَاتًا ثُمَّ يَسْئَلُ اللّٰهَ حَاجَتَهُ مس ی جس کسی پر غم یا سختی اُترے تو چاہیئے کہ موذن کا وقت تلاش کرے یعنی اذان کے وقت کا منتظر رہے اور جب موذن اللہ اکبر کہے خود اللہ اکبر کہے اور جب وہ شہادتین کہے خود شہادتین کہے اور جب موذن حی علی الصلوۃ کہے سننے والا بھی حی علی الصلوۃ کہے اور جب وہ حی علی الفلاح کہے تو خود بھی یہی لفظ کہے پھر ساری اذان کے جواب دینے کے بعد یہ دعا پڑھے اللھم رب سے امواتا تک یعنی یا اللہ اس سچی دعا مقبول کے پروردگار کہ وہ دعا حق اور کلمہ تقویٰ ہے ہمکو اسپر زندہ رکھ یعنی اسکے اعتقاد پر اور اسکے موافق عمل کرنے پر زندگی مین مستقیم رکھ اور ہمکو وفات دے اسپر اور ہمکو اسپر اٹھا اور ہمکو بہترین اہل دعا مین سے کر یعنی ہمکو زمرۂ مؤمنین کامل سے حالت زندگی اور حالت موت مین کر پھر دعا پڑھنے کے بعد خدا تعالیٰ سے اپنی حاجت جسمین مبتلا ہے مانگے۔ نقل کیا اسکو حاکم ابن سنی نے ف وہ دعا کلمہ تقویٰ ہے اس سے یہ غرض تقوے والوں کا کلمہ ہے جو شرک سے پرہیز کرتے ہین یا کلمہ کی اضافت تقوے کی طرف اسلئے ہے کہ اسکے سبب سے

۱۰۰۱/۱۰۰

آدمی آگ سے بچتا ہے بہرحال اُس سے مقصود کلمۂ شہادت کا ہے کذا ذکر علی قاری وَالدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لَا
يُرَدُّ د ت س حب ص فَادْعُوا ص فَاسْئَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ت
اور اذان اور تکبیر کے بیچ مین دعا رد نہین ہوتی نقل کیا اسکو ابوداود و ترمذی نسائی ابن حبان ابویعلی نے اور ابویعلی کی روایت
مین اسکے بعد یہ بھی منقول ہے کہ دعا کرو اللہ تعالی سے دنیا اور آخرت مین عافیت کا سوال کرو۔ نقل کیا اسکو ترمذی نے
یعنی بجائے فادعوا کے ترمذی نے فاسئلوا اللہ الخ روایت کیا ہے **ف** ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ
دعا اذان اور تکبیر کے درمیان مقبول ہوتی ہے خواہ اذان کے متصل ہو یا فرق سے مگر متصل اولی ہے تاکہ حدیث الدعاء
مستجاب عند النداء کے مطابق پڑے یعنی دعا مقبول ہوتی ہے اذان کے وقت واللہ اعلم کذا ذکر علی وَالْإِقَامَةُ اللهُ
أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ا د ق مه ت
اور تکبیر کے الفاظ یہ ہین اللہ اکبر دوبار شہادتین ایک ایک بار حیعلتین ایک ایک بار قد قامت الصلوۃ دوبار اللہ اکبر دوبار
اور لا الٰہ الا اللہ ایکبار اور معنی سب الفاظ کے پیشتر گذر چکے نقل کیا اسکو احمد ابوداود و ابن ماجہ ابن خزیمہ ترمذی نے
یہ صورت تکبیر کی مذہب شافعی کے موافق ہے اور امام اعظم کے مذہب مین سب کلمات اذان کی طرح دو دو بار ہین جیسے
مابعد سے ثابت ہوتا ہے اور امام طحاوی نے کہا کہ متواتر آثار سے ثابت ہے کہ حضرت بلال رض کلمات تکبیر کو مرتے دم تک دو
دوبار کہتے تھے اور یہ حدیث اگر صحیح ہے تو آیندہ کی حدیث سے منسوخ ہے ع أَوْ هِيَ كَالْأَذَانِ إِلَّا فِي التَّرْجِيعِ وَزِيَادَةِ
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اعه مه یا تکبیر اذان ہی کی مانند ہے مگر ترجیع مین اور دوبار قد قامت
الصلوۃ کی زیادتی مین نقل کیا اسکو احمد اور چارون نے اور ابن خزیمہ نے **ف** یعنی تکبیر مین ترجیع نہین یعنی شہادتین مکرر
نہین کہی جاتی اذان مین مکرر ہوتی ہین اور تکبیر مین قد قامت الصلوۃ دوبار زیادہ ہے پس امام شافعی رح کے نزدیک ترجیع
کے ساتھ اذان کے اُنیس کلمے ہین اور تکبیر کے گیارہ اور مذہب حنفی مین اذان کے پندرہ اور تکبیر کے سترہ کلمے ہین ع۔
وَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ حب ت قَالَ م عه حب بَعْدَ التَّكْبِيرِ م ت وَجَّهْتُ
وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلٰوتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ
إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ
وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ
وَأَتُوبُ إِلَيْكَ م عه حب ط اور جب کوئی کھڑا ہو نماز فرض کے لیے نقل کیا اسکو ابن حبان تہنی نے
کہے نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اور ابن حبان نے بعد تکبیر تحریمہ کے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نے یعنی پڑھنا دعا کا بعض نے

پہلے تکبیر تحریمہ سے روایت کیا اور بعض نے تکبیر تحریمہ کے بعد بخیر شک کہ اور نماز فرض کے وقت یہ دعا پڑھتے ہے وجہت وجہی سے
اتوب الیک تک نقل کیا اسکو مسلم اور جابر ن نے اور ابن حبان طبرانی نے اور ترجمہ دعا کا یہ ہے کہ مین نے اپنا منہ اُس
ذات کی طرف متوجہ کیا جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا مین توحید کرنیوالا ہون اور مشرکون مین سے نہین میری نماز اور
میری عبادت اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا خاص اللہ عالمون کے پروردگار کے لئے ہے یعنی طاعت اور ایمان جسپر کہ مین
زندگی کی حالت مین ہون اور جسپر مین مرونگا سب خالص خدا کے لئے ہے کوئی اُسکا شریک نہین اور اسی توحید اور
اخلاص کا مجھکو حکم ہوا ہے اور مین مسلمانون مین سے ہون یا اللہ تو بادشاہ ہے کوئی معبود تیرے سوا نہین تو میرا پروردگار ہے
اور مین تیرا بندہ ہون مین نے اپنی جان پر ظلم یعنی بندگی اور طاعت مین قصور کرنے کی وجہ سے اور مین نے اپنے گناہون
کا اقرار کیا یعنی امید مغفرت پر کہ تو نے فرمایا ہے کہ جو کوئی گناہونکا معترف ہوکر میری درگاہ مین آتا ہے مین اُسکے صدق کے
سبب سے بخشدیتا ہون پس تو بخشدے میرے لئے میرے سب گناہ یعنی صغیرہ ہون یا کبیرہ چوک سے ہون یا دانستہ
کیونکہ گناہونکو کوئی نہین بخشتا سوا تیرے اور مجھکو اچھی عادتون کی راہ دکھا کہ اچھی عادتون کی راہ کوئی نہین دکھاتا سوا
تیرے اور مجھ سے بری عادتین دور کر مجھ سے بری عادتون کو کوئی دور نہین کرتا سوا تیرے مین حاضر ہون تیری خدمت
اور تیرے حکم کے بجالانے مین اور تمام بھلائیان تیرے ہاتھ مین یعنی قبضہ قدرت مین ہین اور بُرائی تیری طرف نہین
لگائی جاتی مین تیرے ہی سبب سے موجود ہوا اور مین تیرے ہی طرف رجوع کرتا ہون تو بابرکت ہے اور تو بلند ہے
مین تجھ سے بخشش چاہتا ہون اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہون **ف** واسطی رحمہ نے لکھا ہے کہ ادنیٰ مرتبہ حسن خلق کا یہ
ہے کہ خلق سے جھگڑنا ترک کرے اور رنج و راحت مین اُنکو راضی رکھے اور سہل تستری رحمہ نے لکھا ہے کہ ادنیٰ مرتبہ حسن خلق
کا یہ ہے کہ خلق سے جفا کھینچے اور بدلا نہ لے اور ظالم پر رحمت اور شفقت کرے اور اُسکی مغفرت چاہے اور یہ جو کہا کہ برائی تیری
طرف نہین لگائی جاتی اس سے یہ غرض ہے کہ اگرچہ شر کا خالق بھی اللہ ہی ہے لیکن بپاس ادب اللہ کو خالق الشر
نہین کہتے جیسے خالق الکلاب یعنی کتّونکا پیدا کرنے والا نہین بولتے یا یہ معنی ہین کہ تیری درگاہ مین شر مقبول نہین اور
اُس سے تقرب حاصل نہین کر سکتے بلکہ تو اچھی بات کو قبول کرتا ہے چنانچہ خود فرماتا ہے الیہ یصعد الکلم الطیب یعنی اُسکی
طرف چڑھتی ہین اچھی باتین اور تکبیر کے بعد جو دعا پڑھتے ہین اُسکو دعاء استفتاح کہتے ہین اور وہ صحیح سندون سے کئی طرح
پر مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت مین مختلف پڑھتے تھے کبھی کوئی کبھی کوئی نہ یہ کہ سب کو ہمیشہ پڑھتے ہون
اور اگر کوئی سب کو ایک ساتھ پڑھے تو جائز ہے اور بعض مشائخ نے جو یہ اختیار کیا ہے کہ وجہت وجہی کو نیت کے شروع
کرنے سے پہلے پڑھتے ہین وہ خلاف روایت و درایت ہے اور اس سے اقامت کے بعد جماعت قایم ہونے کے وقت تکبیر
تحریمہ مین دیر لازم آتی ہے ع وفخ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ خ م د س ق ایک دعاء استفتاح یہ ہے اللھم
باعد الخ یعنی یا اللہ مجھ مین اور میرے گناہون مین ایسی دوری ڈال جیسے تو نے دوری ڈالی مشرق اور مغرب مین یا اللہ

میرے گناہ دھو پانی اور برف اور اولون سے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے **ف** دونون صورتون
مین مبالغہ مقصود ہے گناہون کے محو ہونیکے لئے کیونکہ مشرق اور مغرب مین بڑا فرق ہے اسیطرح گناہ دور ہون اور جو
کپڑا تین چیزون سے کئی بار دھویا جاتا ہے نہایت صاف ہوجاتا ہے اسیطرح مجھکو پاک کر اور طرح طرح کی بخششین نازل
کر یہ طریق تمثیل کے فرمایا ہے اسکی حقیقت مقصود نہین ع ۔ فقیر کہتا ہے توربشتی نے بیان کیا ہے کہ پاک کرنیوالی
چیزون کے اقسام اسوجہ سے ذکر کئے کہ انواع مغفرت کا بیان ہو مقصود یہ ہے کہ جیسے طہارت کاملہ بدون اقسام ان
مطہرات مین سے نہین ہوتی اسیطرح خطاؤنکا دور ہونا بدون تیری مغفرت کے اقسام کے نہین ہوسکتا اور خصوصیت ان
آسمانی پانیون کی اسلئے ہے کہ یہ اپنی اصل خلقت پر ہوتے ہین نہ آدمی کا ہاتھ پانوانمین لگا ہوتا ہے نہ جانورکا بخلاف
حوضون اور نہرون کے پانی کے کہ دست مال اور پامال رہتا ہے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى
جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ **د ت ق مس ط مو** ایک دعاء استفتاح یہ ہے سبحانک اللہم الخ یعنی
مین پاکی بیان کرتا ہون تیری یا اللہ وابستہ تیری تعریف سے اور بابرکت ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری بزرگی اور کوئی
معبود سوا تیرے نہین ۔ نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی ابن ماجہ حاکم طبرانی نے اور موقوفاً مسلم نے **ف** امام اعظم اور محمد رح
کا مذہب اور ظاہر مذہب امام مالک اور امام احمد رح کا یہ ہے کہ بعد تکبیر تحریمہ کے سبحانک اللہم کے آخر تک پڑھے اور وجہت
وجہی آخر تک نہ پڑھے اور امام ابو یوسف کے نزدیک دونون پڑھے اور طحاوی رح کا مختار بھی یہی ہے مگر پہلے سبحانک اللہم پڑھنا
اولی ہے اور ہر ایک کی سند حدیث سے ہے کسی پر طعن نکرنا چاہئے اور اس مقام کو شرح مین دیکھنا چاہئے کذا ذکر الفقیر اَللّٰهُ
اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا **م ت س** اور ایک دعاء استفتاح یہ ہے
اللہ اکبر کبیرا الخ یعنی اللہ بہت بڑا ہے اور تعریف بہت خاص خدا کے لئے ہے اور پاکی سے یاد کرتا ہون اللہ کو صبح اور شام
نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا **م د س** فِيْهِ **د س** اور ایک
صیغہ یہ ہے الحمد للہ الخ یعنی تعریف اللہ کے لئے ہے بہت سی تعریف پاک آمیزش ریا سے برکت والی نقل کیا اسکو مسلم ابوداود
نسائی نے اور ایک روایت مین ابوداود و نسائی نے لفظ فیہ کا بھی زیادہ کیا ہے یعنی جس تعریف مین برکت دی گئی ہو پہلی
روایت مین فیہ مقدر ہے اور دوسری مین مذکور اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ ذُنُوْبِيْ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ
الْمَغْرِبِ وَنَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ مِنَ الدَّنَسِ **ط** اور ایک صیغہ ثنا کا یہ ہے اللہم باعد الخ یعنی
یا اللہ مجھ مین اور میرے گناہون مین دوری ڈال جیسے تو نے دوری ڈالی مشرق و مغرب مین اور مجھکو میرے گناہون سے
پاک کر جیسے تو نے کپڑے کو پاک کیا میل سے نقل کیا اسکو طبرانی نے وَفِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ **د** اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا
ثَلٰثًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا ثَلٰثًا سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ثَلٰثًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ **ق** مِنْ
نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ **د ق حب مس مص** سُنّی اور نماز نفل مین پڑھے نقل کیا اسکو ابوداود
نے یعنی اس دعا کا نفل مین خاص ہونا فقط ابوداود کی روایت مین آیا ہے دعا یہ ہے اللہ اکبر کبیرا تین بار الحمد للہ کثیرا تین بار

سبحان اللہ بکرۃً واصیلاً تین بار اعوذ باللہ الخ ایکبار اوپر کے تین کلمات کے معنی گذر چکے اور آخر دعا کے یہ معنی ہین کہ مین پناہ مانگتا ہون شیطان مردود سے اُسکے تکبر اور اُسکے سحر اور اُسکے وسوسہ سے نقل کیا اِسکو ابوداود ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ بیہقی نے **ف** تطوع کا استعمال اکثر غیر مقرری سنتون مین آتا ہے اور لفظ الرحیم کا فقط ابن ماجہ اور بیہقی نے نقل کیا ہے اسی لیئے رمز اوپر لکھنا چاہیئے اور نفخ سے مراد شیطان کا تکبر اور خود پسندی ہے وہ آدمی کو بھی ایسا ہی بنا دیتا ہے کہ اپنے آپکو دوسرون سے بڑا جانے اور دوسرے کو حقیر تصور کرے اور نفث سے مراد سحر ہے کہ شیطان آدمی پر سحر کرکے اپنا تابعدار کرلیتا ہے یا سحر کا باعث ہوتا ہے کہ لوگون سے سحر کراتا ہے ع وفی **سُبْحَانَ ذِی الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ طس** اور ایک صیغہ یہ ہے سبحان ذی الملکوت الخ یعنی پاک ہے بادشاہت اور غلبہ والا اور بزرگواری اور بزرگی والا نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین **ف** جبروت مبالغہ ہے جبر مین جسکے معنی قہر کے ہین اور کبریا ذات کی بزرگی اور عظمت صفت کی بزرگی کذا ذکر علی **فقیر** کہتا ہے ملکوت بفتحتین بمعنی ملک کے ہے تا فوقانی اس مین مبالغہ اور کثرت کے لیئے اور جب ملک اور ملکوت دونون بولتے ہین تو اول سے ملک ظاہر اور دوسرے سے ملک باطن مراد لیتے ہین یا اول سے عالم سفلی اور دوسرے سے عالم علوی اور اس جگہ ملکوت ان دونون معنی سے عام ہے جیسا کہ اس آیہ مین۔ وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض کذا فی الحرز **وَاِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَلْيَقُلِ الْمَأْمُوْمُ اٰمِيْنَ يُجِبْهُ اللّٰهُ م د س ق** اور جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھے تو مقتدی کو چاہیئے کہ آمین کہے اللہ تعالی اُسکی دعا قبول کریگا۔ نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے **وَاِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَلْيُؤَمِّنِ الْمَأْمُوْمُ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ خ م** اور جب امام آمین کہے تو مقتدی بھی آمین کہے کیونکہ جسکا آمین کہنا فرشتون کے آمین کہنے سے مطابق پڑتا ہے تو اُسکے گناہ جو پیشتر گذر چکے ہون بخشے جاتے ہین نقل کیا اِسکو بخاری و مسلم نے یعنی جب امام آمین کہتا ہے تو فرشتے بھی آمین کہتے ہین اسی لئے اُسوقت مقتدیون کو اُنکی موافقت کرنی چاہیئے کہ گناہون کی بخشش کا سبب ہے ع **وَلَمَّا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمِيْنَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ د ت مص رَفَعَ بِهَا صَوْتَهٗ د** اور جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تو اپنی آواز کو اس لفظ پر بڑھاتے نقل کیا اسکو احمد ابوداود ترمذی ابن ابی شیبہ نے بلند کرتے تھے آمین کے کہنے مین اپنی آواز کو نقل کیا اِسکو ابوداود نے **ف** امام اعظم رح کا مذہب یہ ہے کہ آمین آہستہ کہے مقتدی ہو خواہ امام سری نماز ہو خواہ جہری اور اُنکی سند یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ چار چیزین ہین جنمین امام اخفا کرے بسم اللہ اور اعوذ اور آمین اور تشہد اور ایک روایت مین آیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رض اور حضرت علی مرتضی رض بسم اللہ اور اعوذ اور آمین جہر سے نہ کہتے تھے اور احمد اور ابویعلی اور طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے علقمہ سے اور علقمہ نے وایل سے روایت کیا ہے کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی جب آپنے ولا الضالین کہا آمین چپکے سے کہی۔ اور ایک دلیل اُنکی یہ ہے کہ آمین دعا ہے جسکے معنی

ہین کہ الٰہی قبول کر اور دعا آہستہ کرنی اولیٰ ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ادعوا ربکم تضرعًا وخفیة یعنی اپنے رب کو عاجزی اور پوشیدگی سے پکارو اور شیخ الاسلام نے مبسوط مین لکھا ہے کہ ہمارا مذہب علی مرتضیٰ رضہ اور عمر فاروق رضہ اور عبداللہ ابن مسعود رضہ کا مذہب ہے اور ابن مسعود رضہ نے فرمایا کہ صحابہ رضہ نے پکارکر آمین کہنا۔ اسلئے موقوف کیا ہے کہ وہ جانتے تھے کہ جہر سے آمین کہنا منسوخ ہوگیا اور جہر کی حدیثین بہت اور صحیح ہین اور امام شافعی اور احمد رح کا مذہب بھی یہی ہے تو ہوسکتا ہے کہ اول اسلام مین جہر صحابہ کی تعلیم کے لئے ہو جیسے اور دعاؤن مین تاجب صحابہ سیکھ چکے تو اُسکا اخفا کیا غرضکہ اسطرح جہر اور اخفا دونون ثابت ہوے واللہ اعلم فخ وَکَانَ اِذَا قَالَ اٰمِیْنَ یُسْمِعُ مَنْ یَّلِیْهِ مِنَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ د ق فَیَرْتَجُّ بِهَا الْمَسْجِدُ ق اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب آمین کہتے تو وہ شخص جو آپکے قریب صف اول مین ہوتا تھا وہ اُسکو سنتا تھا۔ نقل کیا اسکو ابوداود و ابن ماجہ نے اور گونجتی تھی اُس آواز سے مسجد نقل کیا اِسکو ابن ماجہ نے وَقَالَ اٰمِیْنَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ط اور آپنے تین بار آمین کہے یعنی کبھی نقل کیا اسکو طبرانی نے وَحِیْنَ قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ اٰمِیْنَ ط اور جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ولا الضالین پڑھتے تو بعض اوقات یہ فرماتے رب اغفرلی آمین یعنی اے رب مجھکو بخش میری دعا قبول کر نقل کیا اسکو طبرانی نے وَاِذَا رَکَعَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ مرعه حب مس ر ثَلٰثًا ر وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ د اور جب رکوع کرے تو سبحان ربی العظیم کہے یعنی پاک ہے میرا بڑا پروردگار نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اور ابن حبان حاکم بزار نے اور ایک روایت مین بزار نے اسکا تین بار پڑھنا نقل کیا ہے اور تین بار کہنا ادنیٰ درجہ ہے نقل کیا اسکو ابوداود نے

ف یعنی ادنیٰ درجہ کمال سنت کا ہے نہ جواز کا ادنیٰ درجہ کیونکہ جواز کا ادنیٰ درجہ ایکبار ہے اور تین بار کہنا کمال مین داخل ہے لیکن کمال کا ادنیٰ ہے اور افضل پانچ بار یا سات بار ہے اور کمال کے اعلیٰ درجہ کی کچھ حد نہین بعضون نے دس تک کہا ہے اور بعضون نے قیام کے مقدار کے قریب ہے اور مظہر نے کہا کہ کمال کی نہایت سات بار ہے اور یہ سب حالتین تنہائی مین ہین اور امام مقتدیون کے حال کی رعایت کرے۔ سفیان ثوری رح نے کہا ہے کہ امام رکوع اور سجدہ کی تسبیحین پانچ بار کہے ع وفخ اور ایک روایت مین رکوع کی یہ تسبیح آئی ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خ مر دس ق پاکی ہے تجھکو یا اللہ اے ہمارے پروردگار وابستہ تیری تعریف سے الٰہی تو مجھکو بخش نقل کیا اِسکو بخاری مسلم ابوداود ونسائی ابن ماجہ نے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اط ایک تسبیح رکوع کی یہ ہے کہ تین بار سبحان اللہ وبحمدہ کہے یعنی مین پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی وابستہ اُسکی حمد سے نقل کیا اسکو احمد طبرانی نے اور ایک تسبیح یہ ہے اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ م د س یعنی یا اللہ مین نے تیرے ہی لئے رکوع کیا اور تجھی پر ایمان لایا اور تیرے ہی لئے مسلمان ہوا تیرے واسطے فروتنی کی میری سماعت نے اور میری بینائی نے اور میرے مغز نے اور میری ہڈی نے اور میرے پٹھے نے نقل کیا اسکو مسلم ابوداود ونسائی نے ف یہ کنایہ ہے کمال خشوع خضوع سے کہ تمام اعضا اللہ کے لئے فروتنی کرین فخ

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ مُرکسَ اور ایک تسبیح یہ ہے سبوح الخ یعنی تو پاک ہے نہایت
پاکی والا فرشتون اور جبرئیل کا پروردگار نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد نسائی نے - اور ایک تسبیح یہ ہے رَكَعَ لَكَ
سَوَادِي وَخَيَالِي وَآمَنَ بِكَ فُؤَادِي أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ هٰذِهٖ يَدَايَ وَمَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِي ز
یعنی تیرے لئے رکوع کیا میرے ظاہر اور میرے باطن نے اور ایمان لایا تجھپر میرا دل اقرار کرتا ہون تیری نعمت کا
جو مجھپر ہے یہ میرے ہاتھہ ہین جو کچھہ مین نے اپنی جان پر گناہ کیا نقل کیا اسکو بزار نے ف یعنی میرے پاس گناہ
بہت موجود ہین اور مین اُنکا معترف ہون اور اس سے مقصود اپنی عاجزی کا ظاہر کرنا اور طاعات مین قصور کرنے
اور اوامر اور نواہی کے بجا نہ لانے کا اقرار کرنا ہے ع اور ایک تسبیح یہ ہے سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَ
الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ دسَ یعنی پاک ہے غلبہ اور بادشاہت والا اور بلندی ذات اور بلندی صفات والا - نقل
کیا اسکو ابوداود نسائی نے وَإِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ مُرعہ ط اور جب رکوع
سے کھڑا ہو تو کہے سمع اللہ لمن حمدہ یعنی اللہ نے قبول کیا اُس کا قول جسنے اسکی تعریف کی نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اور طبرانی
نے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ خ مرت س د رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ خ م رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ خ رَبَّنَا وَ
لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ خ دسَ اور یہ کہے اللهم ربنا لک الحمد یعنی یا اللہ ہمارے پروردگار
تیرے ہی لئے تعریف ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی ابوداود نے اور بخاری مسلم نے ربنا ولک الحمد بھی نقل کیا ہے اور فقط بخاری نے
ربنا لک الحمد بدون واو کے - اور ایک روایت مین ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا الخ ہے یعنی اے ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے بہت سی تعریف ہے جو ریا
اور شرک سے پاک اور حضور کی زیادتی کے ساتھہ ہو نقل کیا اسکو بخاری ابوداود نسائی نے ف شیخ فخر الدین نے نقل کیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو کہ جس کسیکا قول ملائکہ کے قول سے مطابق پڑیگا اُسکے پیشتر کے گناہ بخشے
جائینگے - امام اعظم رح کے مذہب مین جب امام ہو سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی ربنا لک الحمد اور اگر اکیلا نماز پڑھتا ہو تو دونون کہے اور صاحبین کے نزدیک
امام بھی دونون کہے چنانچہ امام طحاوی نے یہی اختیار کیا ہے لیکن ربنا کو چپکے سے کہے کذا فی الہدایہ و شروحہ اور وظائف النبی مین بھی
لکھا ہے کہ امام دونون کہے - اور یہی صحیح ہے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ
مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا
كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ مردت ق اور ایک صیغہ قومہ مین تسبیح کا یہ ہے اللهم لک الحمد الخ
یعنی یا اللہ تیرے لئے سب تعریف ہے آسمانون اور زمین بھر اور اُس چیز کے بھرنے کی مقدار جسکو تو آسمان و زمین کے سوا
چاہے یا اللہ مجھکو پاک کر برف اور اولے اور ٹھنڈے پانی سے یا اللہ تو مجھکو گناہون اور خطاؤن سے پاک کر جیسے سفید
کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے نقل کیا اسکو مسلم ابوداود ترمذی ابن ماجہ نے ف جسکو تو آسمان اور زمین کے سوا چاہے
یعنی جیسے عرش اور اُسکے اوپر اور تحت الثری اور یہ تمثیل ہے اور حمد کی کثرت مقصود ہے غرضکہ اگر حمد کا جسم فرض کیا جاے
تو اسقدر ہو کہ یہ چیزین بھر جائین ع اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ

قومہ کا بیان

ما شئت من شيء بعد اهل الثناء والمجد احق ما قال العبد وكلنا عبد لا مانع لما اعطيت ولا معطي
لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد م د س اور ایک صیغہ یہ ہے اللہم ربنا لک الحمد یعنی یا اللہ ہمارے پروردگار
تیرے ہی لئے تعریف ہے آسمانون اور زمین بھر اور بقدر بھرنے اُنکے درمیان کی چیزون کے اور بقدر بھرنے اُس چیز کے جس چیز کو تو اُنکے سوا
چاہے اے تعریف و بزرگی والے تو زیادہ مستحق اُس تعریف کا ہے جسکو بندہ کہے اور ہم سب تیرے بندے ہین جس چیز کو تو عنایت کرے اسکا کوئی روکنے والا
نہین اور جس چیز کو تو روکے اُسکا کوئی دینے والا نہین اور دولتمند کو تیرے عذاب سے اُسکی دولتمندی مفید نہین نقل کیا
اسکو مسلم ابوداود و نسائی نے اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما بينهما وملء ما
شئت بعد اهل الثناء واهل الكبرياء والمجد لا مانع لما اعطيت ولا ينفع ذا الجد منك الجد ط
اور کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قومہ مین پہلی دعا کو اسطرح پڑھتے تھے اللہم ربنا لک الحمد الخ یعنی اسمین احق ما قال العبد
وکلنا لک عبد ولا معطی لما منعت نہین آیا ہے اور باقی الفاظ سب پہلی دعا کی طرح ہین جسکا ترجمہ گذر چکا اسکو طبرانی نے نقل
کیا ہے واذا سجد سبحان ربي الاعلى مه عه د حب مس ثلثا ر وذلك ادناه د اور جب سجدہ
کرے سبحان ربی الاعلی کہے یعنی پاک ہے میرا پروردگار بہت بڑا نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اور بزار ابن حبان حاکم نے
اور بزار کی ایک روایت مین اسکا تین بار پڑھنا منقول ہے اور تین بار کہنا اسکا ادنی درجہ ہے نقل کیا اسکو ابوداود نے +
اللهم اني اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصي ثناء عليك
انت كما اثنيت على نفسك م عه اور کبھی سجدہ مین آپ فرماتے اللہم انی اعوذ الخ یعنی یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون
تیری خوشنودی کی تیرے غضب سے اور پناہ تیری عافیت کی یعنی تیرے نجات دینے کی تیرے عذاب سے اور پناہ
مانگتا ہون تیرے صفات جمالی کی تیری صفات جلالی سے مین نہین گن سکتا تجھپر تیری تعریف کو تو ویسا ہی ہے جیسا
تونے تعریف کی اپنے نفس کی نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اللهم لك سجدت وبك آمنت ولك اسلمت
سجد وجهي للذي خلقه وصوره فاحسن صوره وشق سمعه وبصره تبارك الله احسن الخالقين م د س
اور دعا سجدہ مین یہ بھی مروی ہے اللہم لک سجدت الخ یا اللہ مین نے تیرے لئے سجدہ کیا اور تجھی پر مین ایمان لایا اور مین
تیرے ہی واسطے مسلمان ہوا یعنی ظاہر مین اطاعت کی میرے مونہہ نے یعنی میری ذات نے سجدہ کیا اُس ذات
کے لئے جسنے اُسکو پیدا کیا اور اُسکی صورت بنائی پھر اُسکی اچھی صورتین بنائین اور جسنے اُسکے کان کھولے
اور اُسکی آنکھین کھولین اور وہ اللہ بہت برکت والا ہے سب پیدا کرنے والون سے بہتر نقل کیا اسکو مسلم ابوداود و نسائی نے
ف فاحسن صوره فقط ابوداود اور نسائی نے روایت کیا ہے مقصود یہ ہے کہ اسکو سب مخلوقات مین سے اچھی باتون
کے ساتھ مخصوص کیا مثلاً قد سیدھا بنایا اور خوبصورتی عنایت کی مزاج کا معتدل کیا وغیرہ اور پیدا کرنے والون مین سے
بہتر اس سے مقصود یہ ہے کہ حقیقت مین پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے مگر ظاہر کے اعتبار سے مجازاً خالقین فرمایا گویا خالقین کے
معنی مصانعین کے ہین ع و فر خشع سمعي وبصري ومخي وعظمي وعصبي وما استقلت به قدمي

بِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ س حب اور دعاء سجدہ ایک یہ ہے خشع سمعی الخ یعنی میرے کان نے عاجزی کی اور میری آنکھون
نے اور میرے خون اور گوشت اور ہڈی اور پٹھے نے اور اُن چیزون نے جنکو میرے پاؤن نے اٹھا رکھا ہے یعنی میرے تمام
اعضا نے خدا عالمون کے پروردگار کے لئے فروتنی کی نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان نے ف اسکا کلام متعلق خشع سے ہے
یعنی ان سب چیزون نے اللہ تعالیٰ کے لئے فروتنی کی ع اور ایک صیغہ سجدہ مین یون آیا ہے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ
وَالرُّوْحِ م د س یعنی تو پاک ہے نہایت پاکیزہ فرشتون اور جبرئیل کا پروردگار نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نسائی نے
سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ خ م د س ق ایک صیغہ دعاء سجدہ کا یہ ہے سبحانک اللھم الخ یعنی مین پاکی بیان
کرتا ہون تیری اے اللہ ہمارے پروردگار وابستہ تیری تعریف سے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے۔ اور
ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ م د یعنی یا اللہ
میرے لئے بخش میرے سب گناہ چھوٹے اور بڑے اور اگلے اور پچھلے یعنی جو کرچکا ہون اور جو آئندہ کہ مقدر ہین اور ظاہر اور پوشیدہ
نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نے ف جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم گناہون سے پاک تھے کیونکہ انکے اگلے پچھلے گناہ
معاف ہوچکے تھے لیکن یہ دعا فقط اسلئے کرتے تھے کہ اللہ کی بندگی ظاہر کرین اور اسکی طرف حاجت باوجود اس رتبہ کے
ثابت ہو اور نعمت مغفرت گناہونکا شکر ادا ہو یا امت کی تعلیم کے لئے یہ دعا فرماتے تھے فخر اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ
سَجَدَ لَکَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ وَبِکَ اٰمَنَ فُؤَادِیْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَھٰذَا مَا جَنَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ یَا عَظِیْمُ
اغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِیْمَۃَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِیْمُ مس یعنی یا اللہ تیرے لئے سجدہ کیا میرے ظاہر
اور باطن نے اور تجھپر ایمان لایا میرا دل مین اقرار کرتا ہون تیری اُس نعمت کا کہ مجھپر ہے اور یہ کہ جو کچھ مین نے گناہ کیا اپنی
جان پر یعنی میرے گناہ پاس موجود ہین اور مین اُنکا معترف ہون اے بزرگ اے عظیم تو مجھکو بخش کیونکہ بڑے گناہون کو
کوئی نہین بخشتا سوا اے بڑے پروردگار کے نقل کیا اسکو حاکم نے سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی
الْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ اَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ
سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ جَلَّ وَجْھُکَ مس اور ایک صیغہ یہ ہے سبحان ذی الملک الخ یعنی پاک ہے سلطنت
ظاہر اور باطن والا پاک ہے عزت اور قہر والا پاک ہے وہ زندہ کہ نہ مریگا مین پناہ مانگتا ہون تیرے معاف کرنیکی تیرے عذاب
سے اور پناہ مانگتا ہون تیری خوشنودی کی تیرے غضب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری صفت جمالی کی تیری صفت جلالی
سے بزرگ ہے تیری ذات نقل کیا اسکو حاکم نے اور ایک صیغہ یہ ہے رَبِّ اَعْطِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ
زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلٰھَا ا یعنی اے میرے پروردگار میرے نفس کو اُسکا تقویٰ عنایت کر اسکو پاک کر یعنی ظاہر اور
باطن کی برائیون سے تو بہترین ان شخصون کا ہے جو نفس کو گناہون سے پاک کرتے ہین تو نفس کا کارساز اور مالک ہے نقل
کیا اسکو احمد نے ف تقویٰ یعنی نیک کاری اور حرام چیزون سے پرہیز کرنا اور زیادتی حرص و ہوا سے احتراز کرنا اور
محقق لکھتے ہین کہ نفس کا پاک کرنا دلکی صفائی کا سبب ہوتا ہے جب نفس ہوا اور ریاکی آمیزش سے صاف ہو جاتا ہے فوراً

دل باسواد حق کی آلودگی سے صاف ہو جاتا ہے شعر تا نفس مبرا ز مناہی نشود ✤ دل آئینہ نور الٰہی نشود ✤ اور لفظ مولی
سے یہ اشارہ ہے کہ میرے نفس کو پاک اور باادب رکھ جیسے مولی اپنے غلام کو باادب رکھتا ہے ع و فخر اور ایک
صیغہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ مص یا اللہ تو بخش میرے لئے وہ گناہ جو مین نے
پوشیدہ کئے اور جو مین نے ظاہر کئے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا
وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَّ
اَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا مص یا اللہ تو میرے دل مین روشنی کر اور میری سماعت مین روشنی کر اور میری بینائی مین اور میرے آگے اور میرے پیچھے نور
کر اور میرے نیچے روشنی کر اور میرے لئے بڑی روشنی کر نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے ف رکوع اور سجدہ کے آداب ہین کہ رکوع اور سجدہ اور قومہ
اور جلسے مین ٹھیرے جلدی نہ کرے کہ جلدی مین سخت وعید آئی ہے اور امام سے پہلے رکوع اور سجدہ نکرے ورنہ قیامت کو اسکا سر گدھے کا سا ہوگا
کذا فی منح الف النبی اور باقی آداب کتب فقہ مین دیکھنے چاہئین وَفِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ
وَقُوَّتِهٖ س د ت مس مرادًا د فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ مس اور قرآن کے سجدون مین یہ دعا پڑھے سجد
وجہی للذی الخ یعنی میرے چہرے نے اُس ذات کے لئے سجدہ کیا جسنے اُسکو پیدا کیا اور صورت دی اور کان اور آنکھین کھولین
اپنی قدرت اور طاقت سے نقل کیا اسکو نسائی ابوداود ترمذی حاکم نے اور ایک روایت مین ابوداود نے اسکا کئی بار پڑھنا
نقل کیا اور حاکم نے ایک روایت مین فتبارک اللہ احسن الخالقین زیادہ کیا یعنی برکت والا ہے اللہ پیدا کرنے والون مین
سے نیک تر اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ عِنْدَكَ بِهَا اَجْرًا وَّضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا
وَّتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ ت ق حب مس یا اللہ تو میرے لئے اپنے پاس اس سجدہ کے سبب
سے ثواب لکھ اور مجھ سے اسکے سبب گناہونکا بوجھ دور رکھ اور اسکو میرے لئے اپنے پاس ذخیرہ کر اور اسکو مجھ سے قبول فرما
جیسے تو نے اسکو اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے قبول کیا۔ نقل کیا اسکو ترمذی ابن حبان حاکم نے ف حدیث شریف
مین آیا ہے کہ ایک شخص نے جناب رسالت مآب علیہ الف الف صلوٰۃ کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ آج رات مینے
خواب مین دیکھا کہ گویا ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتا ہون اور جب مینے سجدہ کیا تو اُس درخت نے بھی سجدہ کیا اور یہ
دعا پڑھی اللہم اکتب لی الخ پس جناب سرور عالم نے ایک سجدہ کی آیت قصدًا پڑھی اور سجدہ کر کے یہی دعا پڑھی مشکوٰۃ و فخر
مَا وَضَعَ رَجُلٌ جَبْهَتَهٗ لِلّٰهِ سَاجِدًا فَقَالَ يَا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ثَلٰثًا اِلَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ وَقَدْ غُفِرَ لَهٗ مو مص
جس کسی نے اپنی پیشانی اللہ کے لئے سجدہ کی حالت مین رکھی اور یہ دعا مانگی یارب اغفرلی یعنی اے میرے پروردگار تو
مجھکو بخش اور اس دعا کو تین بار کہا تو اپنا سر ایسی حالت مین اُٹھاویگا کہ اُسکے گناہ معاف ہو چکے ہونگے نقل کیا اسکو
موطا ابن ابی شیبہ نے ف یعنی جو کوئی اس دعا کو سجدہ مین تین بار پڑھے سر اُٹھانے سے پہلے اُسکے گناہ بخشے
جائینگے اور علما کو سجدۂ تلاوت مین اختلاف ہے امام اعظم رح اور صاحبین رح کے نزدیک قرآن مین چودہ جگہ سُننے والون
اور پڑھنے والون پر سجدہ واجب ہے اور دوسرے ائمہ کے نزدیک سنت ہے اور سجدہ مین اگر سبحان ربی الاعلیٰ پڑھے تو کافی

سجدۂ تلاوت کا بیان

ہے لیکن جو دعائین حضرت سے اِس سجدہ مین ثابت ہوئی ہین اُنکا پڑھنا افضل ہے اور سجدونکی چودہ جگہ یہ ہین سورہ اعراف
کے آخر مین اور رعد مین اور نحل مین اور بنی اسرائیل مین اور مریم مین اور پہلا سجدہ سورۂ حج کا اور فرقان اور نمل اور الم سجدہ
اور ص اور حم السجدہ اور نجم اور اذا السماء انشقت اور اقرأ مین مصحف عثمان مین اسیطرح لکھے ہین اور امام شافعی اور امام
احمد رح کے نزدیک بھی چودہ ہین مگر یہ فرق ہے کہ اُنکے نزدیک سجدہ سورۂ ص کی جگہ دوسرا سجدہ سورۂ حج کا ہے سورۂ ص
مین اُنکے نزدیک سجدہ مؤکد نہین اور امام مالک رح کے نزدیک گیارہ سجدے ہین سورۂ نجم اور اذا السماء انشقت اور اقرأ مین
اُنکے نزدیک سجدہ نہین فخ وَاِذَا جَلَسَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ

جلسۂ استراحت کی دعا

د ت ق مس سنی وَاجْبُرْنِيْ ت سنی وَارْفَعْنِيْ مس ق سنی اور جب دونون سجدون
کے بیچ مین بیٹھے تو یہ دعا پڑھے اللهم اغفرلی الخ یعنی یا اللہ تو مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو تندرستی عنایت فرما اور مجھکو دین کی
راہ دکھا اور تو مجھکو رزق مرحمت کر نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی ابن ماجہ حاکم بیہقی نے اور جو چیز مجھ سے جاتی رہی ہو اُسکا
اچھا عوض عنایت کر اسکو ترمذی اور بیہقی نے نقل کیا اور میرا مرتبہ بلند کر نقل کیا اسکو حاکم ابن ماجہ بیہقی نے یعنی ان کتاب
والون نے یہ الفاظ پہلی دعا مین زیادہ نقل کئے فقیر کہتا ہے کہ مترجم نے واجبرنی کا ترجمہ لکھا ہے کہ مجھکو غنی کر اور لغات
حدیث اسکے مساعد نہین اصل مین یہ لفظ جبر سے ہے جسکے معنی ٹوٹے کی اصلاح کرنے کے ہین اور نہایہ مین ہے کہ معنی
یہ ہین جو چیز مجھ سے جاتی رہی ہو وہ ہٹا دے یا اُسکا عوض عنایت کر کذا فی الحرز وَيَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ مس مو مص

قنوت فجر کا بیان

اور دعا قنوت پڑھے فجر کی نماز مین نقل کیا اسکو بزار حاکم نے اور موقوفا ابن ابی شیبہ نے ف صبح کی نماز مین ہمیشہ
دعاء قنوت پڑھنا مذہب شافعی مین سنت مؤکدہ ہے اور امام اعظم رح کے نزدیک منسوخ ہے یہ سند بہت سی حدیثون سے
لاتے ہین اور قنوت کی حدیثون کو اسپر محمول کیا ہے کہ رعل اور ذکوان کے دو قبیلون نے جو قاریون کو شہید کیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک مہینے تک اُنکے حق مین بد دعا کی پھر یہ دعا منع کی گئی اور چھوڑ دی چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق
اور عثمان غنی اور علی مرتضی رضی اللہ عنہم بھی نہین پڑھتے تھے فخ وَفِيْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ اِنْ نَزَلَ نَازِلَةٌ اِذَا قَالَ
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهٗ ا د اور تمام نمازون مین قنوت پڑھے اگر کوئی حادثہ
قوی اُترے یعنی اُسکے رفع کے لئے دعا کرے جب امام اخیر رکعت مین سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی جو اُسکے پیچھے ہون
آمین کہین نقل کیا اسکو احمد ابوداود نے فقیر کہتا ہے کہ مصیبت کے وقت سب نمازون مین قنوت پڑھنا محدثین کا مذہب
ہے حنفیون کے نزدیک مصیبت کا قنوت صرف نماز فجر کی دوسری رکعت کے رکوع کے بعد ہے اور بعض علماء نے جہری نمازون
مین پڑھنا لکھا ہے کذا فی الشامی مختصرا وَاِذَا جَلَسَ لِلتَّشَهُّدِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ

التحیات کا بیان

عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ع سنی جب التحیات کے واسطے بیٹھے تو یون پڑھے التحیات
للہ والصلوات الخ یعنی زبان کی سب عبادتین اور بدن کی تمام عبادتین اور مال کی ساری عبادتین خاص اللہ کے لئے

ہین سلام ہو تمپر اے پیغمبر اور خدا کی رحمت اور اُسکی برکتین ہون سلام ہو ہم موجود مسلمانون پر اور خدا کے نیکبخت بندون پر مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ کوئی معبود سوا اللہ کے نہین ہے اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے اور رسول ہین نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین اور بیہقی نے **ف** حنفی مذہب مین یہی تشہد پڑھتے ہین یہ ابن مسعودؓ سے مروی ہے اور خدا کے نیکبخت بندے سب مراد ہین حاضر ہون یا غائب اور بندۂ صالح وہ ہے کہ بندگی کا حق ایسا ادا کرے جیسا اُسکو حکم ہوا ہے اور اسپر مستقیم رہے کہ کوئی خلل اور فساد اُسکے ظاہر اور باطن مین راہ نپاوے اور حضرت غوث الثقلینؓ نے لکھا ہے کہ صلاح اُس حالت کو کہتے ہین جسمین اپنے ارادہ کا زوال اور فنا ہو اور حق کی مراد پر قائم ہو کذا ذکر الفخر

اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ **م ع ہ حب** ایک صیغہ التحیات کا یہ ہے التحیات المبارکات الخ یعنی زبان کی عبادتین بابرکت بدن کی عبادتین اور مالی عبادتین سب اللہ کے لئے ہین سلام ہو تمپر اور خدا کی رحمتین اور اُسکی برکتین اے پیغمبر سلام ہو ہمپر اور خدا کے نیکبخت بندون پر مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود سوا اللہ کے نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہین۔ نقل کیا اسکو مسلم اور چارون اور ابن حبان نے **ف** اکثر شافعیہ کا مختار یہی تشہد ہے فخر فقیر کہتا ہے کہ اس تشہد کو تشہد ابن عباسؓ کہتے ہین جیسے کہ پہلا تشہد ابن مسعودؓ کا تشہد کہلاتا ہے اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ **م د س ق** ایک صیغہ یہ ہے التحیات الطیبات الخ اسمین اور تشہد ابن مسعودؓ مین اتنا فرق ہے کہ وہان للہ پہلے تھا اور والصلوات والطیبات واو کے ساتھ تھا اور یہان سب الفاظ کی تقدیم تاخیر ہو گئی التحیات الطیبات اُسکے بعد الصلوات دونون بدون واو کے اور سب کے پیچھے للہ آیا ہے اور ایک فرق یہ ہے کہ اسمین لا الہ الا اللہ کے بعد وحدہٗ لا شریک لہ ہے اور ابن مسعودؓ کے تشہد مین یہ نہ تھا باقی الفاظ اور معانی ایک ہین نقل کیا اس تشہد کو مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نے اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ **د** اور ایک صیغہ ابو داود نے نقل کیا ہے التحیات الطیبات الخ یعنی زبانی عبادتین مالی عبادتین اور بدنی عبادتین اور بادشاہت سب خدا کے لئے ہین بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ **س ق مس** اور ایک صیغہ یہ ہے بسم اللہ الخ یعنی شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے اور اللہ کی توفیق سے باقی الفاظ کے وہی معنی ہین جو تشہد ابن مسعودؓ مین گذرے نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ حاکم نے **ف** نووی کے اذکار مین ہے کہ نسائی اور بخاری نے کہا ہے کہ بسم اللہ کی زیادتی تشہد کے شروع مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پایہ صحت کو نہین پہونچی اور کسی محدث نے یہ تشہد اختیار بھی نہین کیا فخر اَلتَّحِيَّاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَلطَّيِّبَاتُ اَلصَّلَوَاتُ

للہ السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان
لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله **مؤمن طا** اور ایک صیغہ یہ ہے التحیات للہ الزاکیات
الخ یعنی زبانی عبادتین خدا کے لئے ہین اعمال صالحہ خدا کے لئے ہین مالی عبادتین بدنی عبادتین خدا کے لئے ہین باقی وہی الفاظ
کے معانی ہین جو تشہد ابن مسعود رض مین گذرے اسمین الزاکیات للہ زائد آیا ہے اور الطیبات الصلوات دونون بدون واو کے
ہین اور انکے بعد للہ زائد ہے نقل کیا اس تشہد کو موقوفا حاکم ور مالک نے **ف** یہ تشہد امام مالک رح نے اختیار کیا ہے فیض
اور مختصر درر مین ہے کہ زاکیات کے معنی کامل اور پاک یعنی ریا سے اور مراد انسے اعمال نیک ہین انتہی بسم الله وبالله
خیر الاسماء التحیات الطیبات الصلوات لله اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد
ان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشیرا ونذیرا وان الساعة اٰتیة لا ریب فیها السلام علیک
ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اللهم اغفر لی واهدنی
طس ۰ اور ایک صیغہ یہ ہے مین شروع کرتا ہون خدا کے نام سے اور خدا کی توفیق سے کہ سب نامون سے بہتر
ہے زبان کی عبادتین اور مال کی اور بدن کی عبادتین خدا کے لئے ہین گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود نہین سوا خدا کے وہ
اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ سلم اسکے بندے اور رسول ہین جنکو اسنے دین
حق کے ساتھ بھیجا اس حال مین کہ وہ خوشخبری دینے والے ہین یعنی ایماندارون کو بہشت کی اور ڈرانے والے ہین یعنی کافرون
کو دوزخ سے اور مین گواہی دیتا ہون کہ قیامت آنیوالی ہے اسمین کچھ شک نہین سلام ہو تمپر اور اللہ کی رحمت اور اسکی
برکتین اے پیغمبر سلام ہو تمپر اور خدا کے نیکبخت بندون پر یا اللہ تو بخش مجھکو اور دین کی راہ دکھا نقل کیا اسکو طبرانی نے کبیر
اور اوسط مین **ف** چونکہ اس بات کے متعصبین کے مزاج مین انگلی اٹھانے سے انحراف واقع ہوا ہے بلکہ بعضے ناجائز ہونے اور
حرام ہونیکا فتوی دیا ہے اسلئے ضرور ہوا کہ بھائی مسلمانون کی خیرخواہی کے لئے چند روایتین حدیث اور فقہ کی جو اس امر کے
مسنون ہونے مین واقع ہین بیان کی جائین تاکہ لوگ راہ راست پر آجائین شیخ مجد الدین فیروزآبادی مصنف قاموس جو
محدثین کے سردار ہین اپنی کتاب سفر السعادة مین جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ عبادتین اور عادتین جو صحیح حدیثون
سے ثابت ہین فقہا کے مذاہب سے قطع نظر کرکے بیان کی ہین لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم التحیات مین بیٹھتے
داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور ترپن کی گنتی کے طور پر تین انگلیان بند کرتے اور شہادت کی انگلی کو کلمۂ اشہد ان لا اله الا
الله پر اٹھاتے اور ہلاتے انتہی اور اس کتاب کے شارح شیخ عبد الحق رح فرماتے ہین کہ داہنے ہاتھ کی انگلیون کا بند کرنا صورت
مذکورہ بالا پر اور انگشت شہادت سے اشارہ کرنا صحیح حدیثون مین واقع ہوا ہے اور جامع الاصول مین صحاح ستہ سے اس
باب مین حدیثین وارد ہوئی ہین اور ائمہ حدیث اور فقہا مجتہدین اور بہت سے صحابہ اور تابعین کا مذہب یہی ہے اور حق یہ
ہے کہ امام اعظم رح اور صاحبین رح کا مذہب بھی یہی ہے متقدمین علماء حنفیہ نے اسکی تصریح کی ہے مگر متاخرین مین کچھ خلاف
واقع ہوا ہے شیخ کا کلام تمام ہوا ۔ اور امام محمد نے موطا مین اور کتاب مشیخت مین اشارہ انگشت شہادت کا صریح بیان کیا

ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے کہ آپ یہ اشارہ کرتے تھے بعد اسکے کہا کہ جو کچھ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے وہ ہم بھی کرتے ہین اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا اور ہمارا ہے۔ اسیطرح سغنانی شارح ہدایہ نے کہا ہے
اور شیخ الاسلام نے نہایہ مین مبسوط سے بھی نقل کیا ہے اور شیخ ابو المکارم نے شرح مختصر وقایہ مین مضمرات
سے نقل کیا ہے کہ بموجب قول امام اعظم اور امام محمد رح کے یہ امر سنت ہے اور علامہ نجم الدین زاہدی نے نقل کیا ہے کہ ہمارے
تینون اماموں کی روایتین متفق ہین اسپر کہ یہ امر سنت ہے اور اسی طرح بہت سے علماء مدنی اور کوفی اس عقیدہ پر ہین اور معدن
شرح کنز مین محیط سے لکھا ہے کہ نماز کی سنتون مین سے ہے داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت کا التحیات مین اٹھانا نزدیک امام
اعظم اور محمد اور شافعی رح کے اور یہی مروی ہے ابو یوسف اور مالک اور احمد بن حنبل وغیرہم سے اور اسی پر فتوی ہے کذا فی الدر
اور نقایہ کی بعض شرحون مین مذکور ہے کہ ہمارے سب اصحاب سے مروی ہے کہ اٹھانا انگشت شہادت کا سنت ہے اور تحفہ مین کہا
کہ مستحب ہے وہو الاصح اسیطرح بہت سی روایتین ہین اختصار کے لئے انہین پر اکتفا کیا گیا سہ درخانہ اگر کس است حرفیش بس است
حاصل یہ کہ اسپر عمل کرنا ضرور ہے اللہ تعالی ہم سب کو اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی توفیق عنایت کرے اور رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کو وقار کے خلاف کہنا کمال نادانی اور بے ادبی ہے اسلئے کہ اس قول کے موافق تو رکوع اور سجدہ
مین بھی وقار اور سکون کا خلاف لازم آتا ہے عین ادب و وقار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہے کمال نفسانیت ہے
کہ اتنی روایتون پر کہ قریب تواتر کے ہین عمل نکرنا اور اُنکے مقابلہ مین دلیل عقلی لاکر اپنی سخن پروری کے لئے ایسی سنت کو ترک
کرنا جسکے حق مین وارد ہے کہ اُنگلی کا اُٹھانا شیطان پر بہ نسبت نیزہ وغیرہ مارنے کے زیادہ سخت ہے **فصل وَكَيْفِيَّةُ الصَّلٰوةِ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ ع** اور طریق درود پڑھنے کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ ہے یعنی بعد التحیات کے اللہم صل علی محمد الی آخرہ یا اللہ تو
رحمت خاص بھیج حضرت محمد اور اُنکے تابعدارون پر جیسے تو نے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم پر اور حضرت ابراہیم کے تابعدارون
پر تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے الٰہی تو برکت اُتار محمد اور تابعین محمد پر جیسے برکت آتاری ابراہیم اور تابعین ابراہیم پر تو تعریف
کیا گیا بزرگ ہے۔ یعنی اپنے کمال و بندگی کے موافق درود اور برکت بھیج نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین **ف** صلوۃ اصل
مین استغفار اور دعا اور رحمت اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے معنون مین ہے اور بعض نے کہا ہے کہ صلوۃ اللہ
تعالی کی طرف سے معنی رحمت ہے اور بندون کی طرف سے دنیا اور آخرت کی رحمت کا خدا سے اُسکے حبیب کے لئے مانگنا ہے
اور اللہم صل علی محمد کے یہ معنی ہین کہ یا اللہ تو اُنکی تعظیم دنیا مین کر اسطرح کہ اُنکا ذکر بلند اور اُنکا دین ظاہر اور اُنکی شریعت باقی
رہے اور آخرت مین اُنکی تعظیم کر اسطرح کہ بہت سا ثواب دے اور امت کی شفاعت کے لئے مقام محمود مین اُنکو قائم کر
اور جمہور علما کی تحقیق کے نزدیک مختار یہ ہے کہ صلوۃ اور سلام خاص انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کا شعار ہے غیر کے لئے درست
نہین البتہ اُنکے ساتھ مین درست ہے مثلاً یون کہنا اللہم صل علی آل محمد و اصحاب محمد درست نہین اور حضرت کی بعیت

ابتدا منزل دوم روز جمعہ جہات کے لیے

کے ساتھ مثلا یون کہنا اللہم صل وسلم علی محمد وعلی آل محمد واصحاب محمد درست ہے اور صحاح مین لکھا ہے کہ لغت مین آل سے
مراد اہل اور عیال اور تابعدار ہوتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ حدیث مین تابعدار مراد ہون اور بعض علمانے آل کی تفسیر اہل بیت
سے کی ہے اہل بیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بنی ہاشم ہین جنپر صدقہ حرام ہے اور فخر رازی نے کہا ہے اولی یہ ہے
کہ آپکے اہل بیت اولاد اور ازواج ہون صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم اور برکت آثار سے یہ غرض ہے کہ اپنی خیر اور نعمت زیادہ کرکہ
برکت کے معنی زیادتی کے ہین اور بعضون نے اسکے معنی ہمیشگی اور لزوم کے لکھے ہین اور اس درود کے ذکر کرنے سے اشارہ
ہے کہ یہ درود سب صیغون سے صحیح تر ہے تو طالب کو چاہئے کہ اسپر محافظت اور مداومت کرکے انوار و اسرار حاصل کرے
فحر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ خ م س اور ایک صیغہ یہ ہے اللہم صل
الخ یعنی یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد اور تابعین محمد پر جیسے تونے رحمت بھیجی ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے یا اللہ برکت
اتار محمد اور تابعین محمد پر جیسے تونے برکت اتاری ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے
اسمین دونون جگہ علی آل ابراہیم نہین ہے اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ خ
س یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد اور انکے تابعین پر جیسے تونے رحمت بھیجی ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے
یا اللہ برکت اتار حضرت محمد اور تابعین محمد پر جیسے تونے برکت اتاری تابعین ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے نقل کیا
اسکو بخاری نسائی نے ف آل ابراہیم مین لفظ آل کا زائد ہے مقصود حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین یا آل ابراہیم سے مراد
انکی ذات اور انکے تابعین ہین جیسے کہ آیہ ونجیناکم من آل فرعون واغرقنا آل فرعون مین خود فرعون اور اسکے تابع مراد ہین
فحر اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ خ م د س ق حب اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ هر یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد اور آپکی بیبیون اور آپکی اولاد پر جیسے تونے رحمت بھیجی ذات ابراہیم
پر اور برکت اتار حضرت محمد اور آپکی بیبیون اور آپکی اولاد پر جیسے تونے برکت اتاری ذات ابراہیم پر نقل کیا اسکو بخاری
مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے اور مسلم کی ایک روایت مین انک حمید مجید بھی زیادہ آیا ہے اور ایک صیغہ یہ
ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ خ س ق یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر کہ تیرے بندے اور تیرے
رسول ہین جیسے تونے رحمت بھیجی خود ابراہیم پر اور برکت اتار محمد اور تابعین محمد پر جیسے تونے برکت اتاری خود ابراہیم
پر نقل کیا اسکو بخاری نسائی ابن ماجہ نے۔ اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ خ یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد

پر جیسے تونے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم پر اور برکت اُتار محمد اور تابعین محمد پر جیسے تونے برکت اتاری ابراہیم اور تابعین
ابراہیم پر نقل کیا اِسکو بخاری نے۔ اور ایک صیغہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
مُ دت س یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد پر اور تابعین محمد پر جیسے تونے رحمت بھیجی ابراہیم پر اور برکت اُتار محمد پر
اور تابعین محمد پر جیسے تونے برکت اُتاری ابراہیم پر جو پیغمبر ہین عالمون مین تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ۔ نقل کیا اِسکو مسلم
ابو داؤد ترمذی نسائی نے فقیر کہتا ہے کہ لفظ فی العالمین متعلق اظہر صیغہ امر محذوف کا ہے جسپر مضمون عبارت دلالت
کرتا ہے یعنی یہ ہین کہ صلوٰة و برکت محمد اور اُنکی آل پر عالمون مین ظاہر فرما جیسے یہ دونون چیزین تونے ابراہیم اور اُنکے تابعین
پر عالمون مین ظاہر کین کذا فی المرقاة اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ د س ایک صیغہ
یہ ہے یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد پر جو پیغمبر اَن پڑھ ہین اور تابعین محمد پر نقل کیا اسکو ابو داود و نسائی نے اور ایک روایت مین
نسائی نے یہ بھی اِسمین زیادہ کیا ہے كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ س یعنی جیسے تونے رحمت بھیجی ابراہیم پر اور برکت اُتار محمد نبی امی پر جیسے تونے
برکت اُتاری ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ نقل کیا اسکو نسائی نے ف امی اُسکو کہتے ہین جو لکھ پڑھ نجانے۔ یہ
لقب خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جو توریت اور انجیل اور تمام کتب الٰہی مین مذکور ہوا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی
فضیلت ہے کہ بدون لکھے پڑھے علم اولین و آخرین عنایت کئے گئے قحہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ک ایک صیغہ یہ ہے یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد
پر اور برکت اُتار محمد پر اور تابعین محمد پر جیسے تونے رحمت بھیجی اور برکت اُتاری ابراہیم پر تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ نقل کیا اسکو
بزار نے اَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ اِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا عَلَيْكَ فِيْ صَلٰوتِنَا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْكَ قَالَ فَصَمَتَ حَتّٰى اَحْبَبْنَا اَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ قَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ نِ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ حب حس ایک آدمی آیا یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے بیٹھا اور ہم گروہ صحابہ آپکی خدمت مین موجود تھے اُسنے عرض کیا کہ اے رسول خدا کے آپ پر سلام بھیجنا تو ہمنے
جان لیا یعنی سلام کی کیفیت اور اُسکے الفاظ آپکی تعلیم کی وجہ سے التحیات مین ہمکو معلوم ہین لیکن آپ پر درود کسطرح بھیجین
جب آپ پر درود بھیجنے کا ارادہ کرین اپنی نماز مین خدا کی رحمت ہو آپ پر ابو سعید راوی اس حدیث کے کہتے ہین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہے یعنی وحی کے انتظار مین یہانتک کہ ہمکو یہ اچھا معلوم ہوا کہ کاش یہ آدمی آپ سے کچھ نہ پوچھتا۔
پھر آپنے فرمایا کہ جب تم مجھپر درود بھیجو یعنی خواہ نماز مین ہو یا غیر نماز مین تو یون کہا کرو اللھم صل علی محمد الخ یعنی یا اللہ رحمت خاص

محمد نبی اُمّی پر اور تابعین محمد پر جیسے تو نے برکت اتاری ابراہیم اور تابعان ابراہیم پر کہ تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ نقل
کیا اسکو ابن حبان حاکم احمد نے **ف** یعنی کلام اللہ مین جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا
تسلیما یعنی اے ایمان والو محمد پر درود بھیجو اور سلام بھیجو تو اس آیۃ پر عمل کرنا ضرور ہے اور سلام کی کیفیت تو ہمکو معلوم ہے کہ
التحیات مین آپنے سکھادیا کہ یون کہا کرو السلام علیک ایہا النبی مگر درود کسطرح بھیجا کرین جسکا ہمکو حکم ہے وہ آپ تعلیم
فرمائیے اور یہ جو راوی نے کہا کہ ہمکو اچھا معلوم ہوا الخ یعنی اسلئے کہ ہمکو خوف ہوا کہ شاید اس شخص کا سوال آپ کو ناخوش
معلوم ہوا کہ آپنے سکوت کیا **مخ** مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ
فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ **د** جسکو یہ اچھا معلوم ہو کہ ثواب کو پورے پیمانہ سے ماپ لے یعنی جسکو
ثواب کامل لینا منظور ہو تو جب ہمپر کہ اہل بیت نبوت ہین درود بھیجے تو چاہئے کہ یہ درود پڑھے اللہم صل علی محمد النبی
الامی الخ یعنی یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد نبی اُمّی پر اور آپکی بیبیون پر کہ ایمان والون کی مائین ہین اور آپکی آل اور انکی اولاد
اور اُنکے اہل بیت پر جیسے تو نے رحمت بھیجی خود ابراہیم پر کہ تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ نقل کیا اسکو ابوداود نے **ف**
مائین ہین یعنی جیسے ماؤن کی بزرگی اور عزت کرنی لازم ہے اور اُنسے نکاح حرام ہے ویسی ہی آپ کی بیبیون کی توقیر اور
عزت کرنی لازم تھی اور اُنسے نکاح کرنا حرام تھا اور لفظ اہل بیت خاص کے بعد عام ہے کہ غلام لونڈی تک اسمین داخل
ہین **ع** مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ
ر ط طس جو کوئی درود بھیجے محمد پر اور بعد درود کے یہ دعا پڑھے اللہم انزلہ سے یوم القیٰمۃ تک تو اُسکے لئے
میری شفاعت واجب ہوگی۔ معنی دعا کے یہ ہین یا اللہ اُتار اُنکو اُس مقام مین کہ تیرے نزدیک مقرب ہے یعنی مقام
محمود مین قیامت کے دن نقل کیا اسکو بزار نے اور طبرانی نے کبیر اور اوسط مین ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ
فَيَدْعُوْ **خ** پھر نمازی کو چاہئے کہ جو دعا اُسکو زیادہ اچھی معلوم ہو اُسکو اختیار کرے اور اُسی سے دعا مانگے نقل کیا اسکو
بخاری نے **ف** یعنی نماز کے قعدۂ اخیر مین درود کے بعد جو دعا اچھی معلوم ہو پڑھے مگر لوگون کے کلام سے مشابہ نہو
اس سے یہ غرض کہ ایسی دعا نہو جو کوئی آدمی دوسرے سے مانگ لیتا ہو مثلاً یون کہنا اللہم اعطنی مالا او خبزا یعنی یا اللہ
مجھکو مال یا روٹی دے ایسی دعا سے امام اعظم کے مذہب مین نماز فاسد ہو جاتی ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ وہ دعا پڑھے
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو **مخ** وَلْيَسْتَعِذْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ
وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ **م ع ه حب**
اور چاہئے کہ پناہ مانگے یعنی اسطرح کہے اللہم انی اعوذ بک الخ یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور
قبر کے عذاب سے اور زندگانی اور موت کے فتنے سے اور کانے دجال کے فتنے کی برائی سے نقل کیا اسکو مسلم اور چارون
نے اور ابن حبان نے **ف** زندگی کا فتنہ راہ حق سے پھرنا اور صبر کا نہونا اور راضی برضا نہونا اور دنیا کی آفتون

التحیات کے بعد کی دعائین

مین گرفتار ہونا اور سب سے بڑھکر خاتمہ بخیر ہونا ہے اور موت کا فتنہ مرنے کے وقت شیطان کا وسوسہ ہے اور قبر کا عذاب
اور منکر نکیر کا سوال اور عذاب کی چیزون سے دہشت کا ہونا ہے اور دجال بعض شام کے جزیرون مین زنجیرون سے بندھا
ہوا ہے قیامت کے قریب نکلکر خدائی کا دعوی کریگا اور بہتون کے ایمان لیگا مسلمانون مین بڑا تہلکہ پڑیگا اُسکا قصہ بڑا
ہے انجام کار حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسکو مارینگے نعوذ باللہ منہ **فقیر** کہتا ہے کہ مسیح کے معنی ممسوح یعنی مٹے ہوے
یعنی اُسکی ایک آنکھ مٹی ہوئی ہوگی اور دجال مبالغہ ہے دجل کا جسکے معنی ہین خلط کرنا اور فریب دینا یعنی بڑا مکار کذا فی
المجمع اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ **خ م د س** ایک صیغہ
استعاذہ کا یہ ہے اللہم انی اعوذ بک الخ یعنی یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہون
کانے دجال کے فتنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہون زندگی اور موت کے فتنے سے یا اللہ تیری پناہ مانگتا ہون گناہ سے
اور قرض سے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود نسائی نے **ف** پناہ ایسے قرض سے مقصود ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا
کے خلاف مین ہو مثلاً ناچ رنگ اور نامشروع چیزون کے لئے قرض لے یا ایسے قرض سے پناہ ہے کہ جسکے ادا کی طاقت
نہو اور جو قرض ضرورت کے لیئے لیا جائے اور اسکے ادا کی طاقت بھی ہو تو وہ برا نہین نہ اُس سے پناہ مانگنا مقصود ہے فقط
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَآ اَسْرَفْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ
مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ **م د ت س** اور دعا منقول آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے بعد درود کے یہ ہے اللہم اغفر لی الخ یعنی یا اللہ تو میرے وہ گناہ معاف کر جو مین نے پہلے کئے اور پیچھے کئے اور جو پوشیدہ
کئے اور جو ظاہر کئے اور جو کچھ مین نے فضول خرچی کی اور ایسے گناہ جنکو تو میرے نسبت زیادہ جاننے والا ہے تو ہی آگے کرنے
والا ہے یعنی جسکو چاہے توفیق اور مدد اور قرب درگاہ مین بڑھاوے اور تو ہی پیچھے ڈالنے والا ہے یعنی جسکو چاہے اپنے لطف
سے پیچھے ہٹادے کوئی معبود سوا تیرے نہین نقل کیا اسکو مسلم ابوداود ترمذی نسائی نے **ف** پہلے پچھلے گناہ سے نئے پرانے
گناہ مراد ہین یا پچھلے سے ایسے گناہ مراد ہین کہ ہنوز واقع نہین ہوے تو مقصود یہ ہے کہ جب مجھسے وہ گناہ سرزد ہون تو معاف کر کذا ذکرہ الفخر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ
اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ **خ م ت س ق** ایک دعا ماثور یہ ہے اللہم انی ظلمت الخ یعنی یا اللہ مین نے اپنی جان
پر بہت سا ظلم کیا اور گناہ ہون کو کوئی سوا تیرے نہین بخشتا تو تو مجھکو بخش اپنے پاس کی بخشش خاص سے یعنی محض اپنی رحمت
سے بخشدے بدون کسی چیز کی مداخلت کے اور مجھپر رحم کر کہ تو بخشنے والا مہربان ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی
ابن ماجہ نے **ف** نووی نے کہا کہ مسلم کی بعض روایت مین کبیرا با موحدہ سے آیا ہے تو بہتر یہ ہے کہ دعا کرنیوالا دونون
لفظون کو جمع کرلے یعنی ظلمًا کبیرًا کثیرًا کہے کذا ذکر الفخر اور ملا علی قاری رح نے کہا ظاہر تر یہ ہے کہ کبھی کبیرا با موحدہ سے کہے اور
کبھی کثیرا ثا مثلثہ سے اور مشکوٰۃ مین آیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رض نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو ایسی دعا سکھاؤ کہ

کہ مین اپنی نماز مین پڑھا کرون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی دعا سکھائی اللھم انی ظلمت نفسی الخ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ یَا اَللّٰہُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ د س مس ایک دعا ماثور یہ ہے اللھم انی اسالک الخ یا اللہ مین تجھ سے سوال کرتا ہون اے خدا یگانہ بے نیاز جسنے نہ کسی کو جنا اور نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہین ہے اُسکے جوڑ کا کوئی یہ مانگتا ہون کہ تو میرے لیے گناہ بخشے کہ تو بخشنے والا مہربان ہے نقل کیا اسکو ابوداود نسائی حاکم نے اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا مس ایک صیغہ یہ ہے اللھم حاسبنی الخ یعنی یا اللہ تو مجھسے حساب لینا آسان حساب یعنی قیامت کو نقل کیا اسکو حاکم نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ آسان حساب یہ ہے کہ بندہ کو نامۂ اعمال دکھائینگے تاکہ اپنے عمل دیکھکر اپنے مجرم ہونیکا یقین کرے پھر اللہ تعالی اُس سے درگذر کریگا اور مواخذہ نفرماویگا کذا ذکر الفخر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ م یہ صیغہ استعاذہ کا ہے کچھ تقدیم تاخیر کے ساتھ پیشتر گذر چکا اور اسکے معنی بھی بیان ہو چکے اسکو مسلم نے نقل کیا ہے و لیقل اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَکَ بِہٖ عِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْہُ عِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ مو مص اور چاہیے کہ یہ دعا پڑھے اللھم انی اسالک الخ یا اللہ مین تجھ سے وہ ساری بھلائیان مانگتا ہون جنکو مین جانتا ہون اور جسقدر مین نہین جانتا یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون اُس چیز کی بُرائی کہ تجھ سے تیرے نیک بخت بندون نے یعنی انبیا اور اولیا نے مانگی ہو اور تیری پناہ مانگتا ہون اُس چیز کی بُرائی سے جس سے تیرے اچھے بندون نے پناہ مانگی ہو اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے تو ہمارے لیے ہمارے گناہ بخشدے اور ہمکو آتش دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ اے ہمارے پروردگار اور ہمکو وہ چیز عنایت کر جسکا تو نے وعدہ اپنے پیغمبرون کی زبان سے کیا ہے اور ہمکو قیامت کے دن رسوا مت کر تو اپنے وعدہ کو خلاف نہین کرتا نقل کیا اسکو موقوفًا ابن ابی شیبہ نے یعنی یہ قول حضرت ابن مسعود کا ہے ف دنیا کی بھلائی یہ چیزین ہین طاعت اور عبادت کی توفیق اور اُسپر مستقیم رہنا اور چین اور تندرستی اور آخرت کی بھلائی یہ باتین ہین ثواب کا ملنا اللہ تعالی کا راضی ہونا حساب کی آسانی جنت مین جانا خدا کا دیدار ہونا اس آیت کی تفسیر مین تین سو قول علما کے ہین اختصار کے لیے اسیقدر پر کفایت کیا اور آتش دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ یعنی ایسے گناہون سے کہ دوزخ مین جانیکے سبب ہون بچاوے۔ یہ دعا یعنی پہلا ربنا سب دین و دنیا کے مطالب کا جامع ہے اکثر اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یہی آیت تھی اور حضرت انس رضہ سے منقول ہے کہ کسی نے اُنسے دعا کا سوال کیا اُنھون نے یہی آیت پڑھی پھر دعا کی طلب مین لوگون نے مبالغہ کیا تو آپنے کہا اور کیا چاہتے ہو دنیا اور آخرت کی بھلائی تو مانگ چکا اور یہ جو کہا کہ ہمکو رسوا مت کر یعنی بموجب

اس آیۃ کریمہ کے یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ یعنی اُسدن کہ اللہ تعالی خوار نکریگا پیغمبر اور اُن لوگون کو جو اُسکے ساتھ ایمان لائے کذا فی الفجر سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ یَّقُوْلَ الرَّجُلُ اِذَا جَلَسَ فِیْ صَلٰوتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ر سید الاستغفار یعنی استغفار کے صیغون کا سردار یہ ہے کہ جب آدمی اپنی نماز مین بیٹھے یعنی بعد التحیات اور درود کے یہ الفاظ کہے اللہم انت ربی الخ یعنی یا اللہ تو میرا پروردگار ہے کوئی معبود سوا تیرے نہین تونے مجھکو پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے عہد اور وعدہ پر اپنی طاقت بھر مستقیم ہون مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے عمل کی برائی سے مین اقرار کرتا ہون تیری نعمت کا جو مجھپر ہے اور اپنے گناہ کا معترف ہون تو تو مجھکو بخشدے [illegible] سوا تیرے نقل کیا اسکو بزار نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے [illegible] الثبات فی الامر والعزیمۃ علی الرشد واسالک شکر نعمتک وحسن عبادتک [illegible] واعوذ بک من شر ما تعلم واستغفرک لما تعلم کذا فی المشکوۃ یعنی یا اللہ مین [illegible] بھلائی پر قصد کرنیکو اور تجھسے مانگتا ہون تیری نعمت کا شکر اور تیری عبادت کی خوبی اور تجھسے [illegible] دل سالم یعنی جو عقائد باطلہ اور نفسانی خواہشون سے پاک ہو اور تجھسے مانگتا ہون [illegible] اس چیز کی بھلائی جسکو تو جانتا ہے اور تیری پناہ مانگتا ہون اس چیز کی برائی سے جسکو تو جانتا ہے [illegible] جسکو تو جانتا ہے وَاِذَا سَلَّمَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ [illegible] وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ خ م د س ر ط ی اور جب نماز سے سلام پھیرے تو یہ دعا پڑھے لا الہ الا اللہ الخ یعنی کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اُسیکے لئے بادشاہت اور اُسیکے لئے سب تعریف ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے اُسیکے قبضہ مین بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے الٰہی کوئی روکنے والا نہین جس چیز کو تو عنایت کرے اور کوئی دینے والا نہین جس چیز کو تو روک رکھے اور فائدہ نہین دیتی تیرے عذاب سے دولتمند کو اُسکی دولتمندی نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود نسائی بزار طبرانی ابن سنی نے ف بزار اور طبرانی کی روایت مین جملہ یحیی ویمیت زائد ہے اور ابن سنی کی روایت مین یہ بھی ہے اور بیدہ الخیر بھی ہے اسلیئے اُنکی رموز اوپر لکھنی چاہیئے ع اور ایک روایت مین لا مانع سے لیکر آخر تک نہین آیا اُسمین فقط یون ہے اَوْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ خ س یعنی خواہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر تین بار پڑھے نقل کیا اسکو بخاری نسائی نے اَوْ مَرَّۃً وَبَعْدَہٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ م د س مص یا ایکبار یہی کلمہ پڑھے اور اسکے بعد یہ پڑھے

لاحول ولاقوۃ الخ یعنی گناہون سے پھرنا اور قوت عبادت کی نہین مگر اللہ کی مدد سے کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اور ہم کسیکی عبادت نہین کرتے سوا اُسکے اُسیکی لیئے ہے انعام یعنی نعمت دنیا اور احسان کرنا اُسیکے درگاہ سے ہے اور اُسیکے لیئے ہے فضل یعنی احسان کی زیادتی نعمت کے عطا کرنے مین اُسیکو لائق ہے اور اُسیکے لیئے ہے اچھی تعریف ہم یہ کہتے ہین کہ کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اس حالت مین کہ ہم اُسیکے لئے دین کو خالص کرنے والے ہین یعنی اپنی طاعت کو شرک و ریا سے پاک کرنیوالے ہین اگرچہ بُرا جانین کافر یعنی ہمارا اخلاص کے دیکھنے کو نقل کیا اِسکو مسلم ابوداود و نسائی ابن ابی شیبہ نے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ م ع ہ ط ی لفظ استغفر اللہ تین بار پڑھے پھر یہ دعا پڑھے اللھم انت السلام الخ یعنی یا اللہ تو سالم ہے سب عیبون سے اور تجھ سے ہے ہماری سلامتی یعنی سب آفتون اور ظاہری اور باطنی بلاؤن سے تو برکت والا ہے اے بزرگی اور بخشش والے نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے اور طبرانی اور ابن سنی نے **ف** بعض روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین بار یہ پڑھتے تھے استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ اور یا ذا الجلال مین لفظ یا مسلم اور طبرانی اور ابن سنی کی روایت مین آیا ہے اور ونکی روایت مین نہین اور بعض شخص جو دعا مین بعد منک السلام کے والیک یرجع السلام حینا ربنا بالسلام و ادخلنا ربنا دار السلام اور بعد تبارکت کے ربنا وتعالیت زیادہ پڑھتے ہین اس زیادتی کی کچھ اصل صحیح نہین پائی جاتی کذا ذکر العلی والفخر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ لِیَكُوْنَ مِنْهُنَّ كُلُّهُنَّ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ مَرَّةً خ م س ی یہ دعا پڑھے سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر اسقدر کہ ان کلمات مین سے ہر ایک تینتیس ۳۳ بار ہو جاوے نقل کیا اِسکو بخاری مسلم نسائی نے **ف** یعنی ان تینون کلمات کو اتنا پڑھے کہ سب تینتیس ۳۳ ہون تو ظاہر یہ ہے کہ تینون کو ملا کر تینتیس ۳۳ بار پڑھے تاکہ ہر ایک تینتیس ۳۳ بار ہو جاوے جیسے اور تمام روایتون مین علیحدہ علیحدہ پڑھنا منقول ہے اور یہی افضل ہے اور مشائخ کا عمل بھی اسی پر ہے یا ہر ایک کو جدا گانہ تینتیس ۳۳ بار پڑھے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ معنی یہ ہون کہ ہر ایک کو گیا گیارہ بار پڑھے تاکہ سب ملکر تینتیس ۳۳ بار ہو جائین کذا ذکر الفخر۔ حدیث شریف مین آیا ہے کہ فقراء مہاجرین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور عرض کیا کہ مال والے بڑے درجون اور آسائش دائمی کو پہونچگئے آپنے فرمایا کس سبب سے تو فقرا نے عرض کیا کہ اس وجہ سے کہ وہ نماز پڑھتے ہین جیسے ہم پڑھتے ہین اور روزے رکھتے ہین جیسے ہم رکھتے ہین اور خیرات کرتے ہین یہ ہمسے نہین ہو سکتی آپنے فرمایا کہ مین تمکو ایسی چیز نہ بتلادون جسکے سبب سے تمکو درجہ پہلے مسلمان ہونیوالیکا ملے اور تم بڑھ جاؤ اُس شخص سے کہ تمہارے بعد ہو اور تمسے افضل کوئی نہ ہو بجز اُس شخص کے کہ وہ عمل کرے جو تم کرتے ہو انہون نے عرض کیا کہ آپ ہمکو بتادین یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر ہر نماز فرض کے بعد تینتیس تینتیس ۳۳ بار پڑھا کرو اسکے بعد فقرا پھر آئے اور عرض کیا کہ ہمارے بھائی مالدارون نے بھی سنا جو کچھ ہم پڑھتے تھے تو انہون نے بھی اُسکو پڑھنا اختیار کیا آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہتا ہے عنایت کرتا ہے کذا فی المشکوٰۃ اِحْدٰی عَشْرَةَ وَاِحْدٰی عَشْرَةَ وَاِحْدٰی عَشْرَةَ فَذٰلِكَ كُلُّهٗ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ م اس روایت مین یون آیا ہے کہ گیارہ بار سبحان اللہ اور گیارہ بار

الحمد للہ اور گیارہ بار اللہ اکبر پڑھے یہ سب تینتیس ۳۳ ہوئے نقل کیا اسکو مسلم نے اِحْدٰی عَشْرَةَ اِحْدٰی عَشْرَةَ اِحْدٰی عَشْرَةَ مخ یا دس بار
سبحان اللہ اور دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر پڑھے نقل کیا اسکو بخاری نے مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا
وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ ثُمَّ قَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ
مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ م د س جو کوئی پیچھے ہر نماز فرض کے تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ پڑھے اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور تینتیس بار
اللہ اکبر پھر سو کے پورے ہونے کے لئے یہ الفاظ کہے لا الٰہ الا اللہ سے کل شیء قدیر تک تو اسکے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ سمندر
کے جھاگ کے برابر یعنی بہت ہوں نقل کیا اسکو مسلم ابوداود و نسائی نے مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ
دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً
م ت س چند کلمے پیچھے آنے والے ہیں یعنی نماز کے بعد پڑھے جاتے ہیں کہ محروم نہیں ہوتا انکا کہنے والا یا فرمایا انکا
کرنے والا یعنی اچھے ثواب کے پانے سے ہر نماز فرض کے بعد اور وہ کلمات یہ ہیں تینتیس بار سبحان اللہ پڑھنا اور تینتیس بار
الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی نے مَنْ سَبَّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ مِائَةً وَّكَبَّرَ مِائَةً
وَهَلَّلَ مِائَةً وَّحَمِدَ مِائَةً غُفِرَ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ س جو کوئی ہر نماز فرض کے بعد سو
بار سبحان اللہ پڑھے اور سو بار اللہ اکبر اور سو بار لا الٰہ الا اللہ اور سو بار الحمد للہ تو بخشے جاتے ہیں اسکے لئے اسکے گناہ اگرچہ سمندر
کے جھاگ سے زیادہ ہوں نقل کیا اسکو نسائی نے اَوْ مِنْ كُلٍّ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ س حب مس یا چاروں کلمات
میں سے ہر ایک کو پچیس بار پڑھے نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے ف یعنی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ پچیس
بار سبحان اللہ پڑھے اور پچیس بار الحمد للہ اور پچیس بار لا الٰہ الا اللہ اور پچیس بار اللہ اکبر یہ سب ملکر سو ہوں اَوْ مِنْ كُلٍّ مِّنَ التَّسْبِيْحِ
وَالتَّحْمِيْدِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَالتَّكْبِيْرِ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ ت س یا سبحان اللہ
اور الحمد للہ تینتیس ۳۳ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار اور لا الٰہ الا اللہ دس بار نقل کیا اسکو ترمذی نسائی نے وَكَذٰلِكَ وَالتَّكْبِيْرِ
ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ س یا اسی طرح پڑھے اور اللہ اکبر بھی تینتیس ۳۳ بار نقل کیا اسکو نسائی نے ف یعنی اس روایت میں سبحان
اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر تینتیس بار اور لا الٰہ الا اللہ دس بار آیا ہے اَوْ مِنْ كُلٍّ مِّنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ مِائَةً
مِائَةً مَعَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَوْ كَانَتْ خَطَايَاهُ مِثْلَ زَبَدِ
الْبَحْرِ لَمَحَتْهَا أ یا ہر ایک سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر کو سو سو بار پڑھے ان کلمات کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ تو اگر پڑھنے والے کے گناہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہونگے تو بیشک یہ کلمات اُن گناہوں کو
مٹا دینگے نقل کیا اسکو احمد نے ف مع لا الٰہ الا اللہ حال ہے یعنی کلمات کے شمار تین سو اسی حالت میں ہوگا کہ لا الٰہ الا
اللہ الخ کے ہمراہ ہو تو یہ کلمہ ایک بار ہوگا اور وہ تینوں الفاظ تین سو بار یا یہ مقصود ہے کہ ہر سیکڑے کے ساتھ کلمہ لایا جائے اس
صورت میں یہ کلمہ تین بار ہوگا فجر وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا

أَنْ يَمُوتَ س حب ى كَانَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ إِلَى الصَّلٰوةِ الْأُخْرٰى [illegible] اور جو پڑھے آیۃ الکرسی کو ہر نماز فرض
کے بعد پڑھے واسطے اسکے بہشت مین داخل ہونے سے مانع نہین ہے مگر اس بات سے کہ مرے [illegible] نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان و
ابن سنی نے اور ایک روایت مین بجائے لفظ [illegible] آخر تک کے [illegible]
تک نقل کیا اسکو طبرانی نے ف مگر اس بات سے کہ مرے اسکا [illegible]
اٹھ جائیگی فی الحال بہشت مین داخل ہوگا کہ قبر اسکی باغ ہے جنت کے باغون [illegible]
تو اسی وقت بہشت مین داخل ہوتا چونکہ موت حائل ہے اسلیئے موت کے بعد داخل [illegible] الْمُعَوِّذَاتِ [illegible]
دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ت د س حب مس ى اور چاہیے کہ پڑھے [illegible] قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس نقل کیا اسکو ترمذی ابوداود نسائی ابن حبان حاکم ابن سنی نے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ
أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ خ
ت س اور یہ دعا بھی بعد سلام کے آئی ہے اللہم انی اعوذ بک الخ یعنی یا اللہ [illegible] بزدلی سے
اور تیری پناہ مانگتا ہون کہ زیادہ خوار عمر کیطرف پھیرا جاؤن اور تیری پناہ مانگتا ہون دنیا کے فتنہ سے اور تیری پناہ مانگتا ہون
قبر کے عذاب سے نقل کیا اسکو بخاری ترمذی نسائی نے ف [illegible]
مین باز رکھے خواہ ظاہر کا دشمن ہو یا باطن کا مثلاً کافر اور نفس اور شیطان اور [illegible]
سے بھی اسی جنس کی ہے اور عمر کی خواری سے یہ غرض ہے کہ حواس باقی نرہین [illegible]
رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ م عو ایک دعا یہ ہے [illegible]
مجھکو اپنے عذاب سے محفوظ رکھ اس دن مین کہ تو اٹھاوے یا فرمایا جمع کرے [illegible] نقل کیا
اسکو ابو عوانہ مسلم اور چارون نے تصغیر کہتا ہے کہ حصن حصین مین [illegible]
مگر مصنف نے الفاظ ابو عوانہ کے اختیار کئے اور مسلم وغیرہ کے چھوڑ دیے اسکی کوئی وجہ خاص معلوم نہین ہوئی کیونکہ [illegible] اور
جمع معنون مین متفاوت ہین اگرچہ مآل اور اعتبار کی راہ سے ایک ہین انتہیٰ اور مترجم نے شیخ فخر الدین سے منہیہ مین نقل
کیا ہے کہ حنفی نے لکھا ہے کہ لفظ او شک راوی کا ہے یا تخییر کے لئے ہے کہ پڑھنے والا کبھی یون پڑھے کبھی یون واللہ اعلم
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي عو ایک دعا یہ ہے اللہم اغفر لی الخ یعنی یا اللہ مجھکو بخش اور مجھپر رحم
کر اور مجھکو سیدھی راہ دکھا اور اسپر مستقیم رکھ اور مجھکو روزی دے یعنی حلال طیب۔ نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے اَللّٰهُمَّ رَبَّ
جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ أَعِذْنِي مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ حص ایک دعا یہ ہے اللہم رب
جبرئیل الخ یعنی یا اللہ جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار مجھکو آتش دوزخ کی گرمی اور عذاب قبر سے محفوظ رکھ نقل
کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اور ایک دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا
أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

[illegible] اے اللہ تو بخش میرے وہ گناہ جو مین نے پہلے کئے اور جو پیچھے کئے یعنی اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر اور جو
[illegible] ظاہر کئے اور جو مین نے فضول خرچی کی اور وہ گناہ جنکو تو میری نسبت زیادہ جاننے والا ہے تو ہی
[illegible] معبود نہین سوا تیرے نقل
[illegible] ترمذی ابن حبان نے فقیر کہتا ہے کہ اسرفت کے معنی مترجم نے لکھے ہین جو مین نے فضول خرچی
کی اور مقصود اس سے یہ ہے کہ مین نے اپنے نفس پر زیادتی کی گناہون کے ارتکاب سے یا لوگون کے حقوق دبانے سے
اس صورت مین یہ لفظ تعمیم بعد تخصیص ہے کذا فی الحرز اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ
د س حب مس ی ایک دعا یہ ہے اللھم اعنی الخ یا اللہ تو میری مدد کر اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی
حُسنِ عبادت پر یعنی یہ چیزین بہت کیا کرون نقل کیا اسکو ابو داؤد نسائی ابن حبان حاکم ابن سنی نے **ف** حسن عبادت
سے مراد یہ ہے کہ عبادت کے ارکان پورے ادا ہون اور عاجزی اور فروتنی حاصل ہو معاذ بن جبل رض نقل کرتے ہین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ مین تمکو دوست رکھتا ہون مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین بھی آپکو دوست
رکھتا ہون آپنے فرمایا کہ اس دعا کا پڑھنا ہر نماز کے پیچھے مت چھوڑنا پھر آپنے رب اعنی علی ذکرک الخ پڑھی کذا فی المشکوۃ
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّكَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ
اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ
اَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ اِخْوَةٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اِجْعَلْنِيْ مُخْلِصًا لَكَ وَاَهْلِيْ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ س
د ی ایک دعا یہ ہے اللھم ربنا الخ یعنی یا اللہ ہمارے اور ہر چیز کے پروردگار مین گواہی دیتا ہون کہ تو پروردگار یگانہ ہے
کوئی تیرا شریک نہین یا اللہ ہمارے اور ہر چیز کے پروردگار مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول
ہین یا اللہ ہمارے اور ہر چیز کے پروردگار مین گواہ ہون کہ مسلمان بندے سب آپسمین بھائی ہین یعنی دین مین شریک ہین
نسبونکا اعتبار جیسا جاہلیت مین تھا نہین رہا یا اللہ ہمارے اور ہر چیز کے پروردگار مجھکو اور میرے اہل کو ہر ساعت مین اپنا
مخلص کر دنیا اور آخرت کے امور مین اے بزرگی اور بخشش والے سن یعنی میری ثنا اپنی خوشی اور رضامندی سے سن
اور میری دعا قبول کر خدا تعالی بہت بڑا ہے بزرگ مجھکو اللہ کافی ہے اور اچھا کارساز ہے یعنی جو کوئی اسکے کرم پر اعتماد
کرے اُسکی مہمات کو کفایت کرے خدا تعالی بہت بڑا ہے بزرگ۔ نقل کیا اسکو نسائی ابو داود ابن سنی نے **ف** ہر ساعت
امور دنیا اور آخرت مین اس سے یہ مراد ہے کہ کوئی ساعت تیری طاعت سے خالی نہو خواہ وہ ساعت امر دنیا مین مصروف
ہو یا امر آخرت مین ہر حالت مین اخلاص اور تیری طاعت سے نہ مین خالی رہون نہ میرے گھر والے کذا ذکر الحرز فقیر کہتا ہے
کہ لفظ الاکبر مین لام تعریف اور حرکت رفع کی ہے تاکید کے لئے مکرر آیا ہے اسمین یہ اشارہ ہے کہ یہ لفظ خواہ معرفہ ہو یا
نکرہ خدا ہی کے لئے شایان ہے اور ایک صحیح نسخہ مین کسرہ کے ساتھ مروی ہے اس بنا پر کہ مقصود اکبر الاکبر سے یہ ہے کہ

کرخدا ہر اکبر سے برتر ہے اس صورت مین اسکا لام جنس کے لئے ہے کذا فی الحرز اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ س مس مص ی ایک دعا یہ ہے اللہم انی اعوذ بک الخ یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون کفر
سے اور محتاجی اور قبر کے عذاب سے نقل کیا اسکو نسائی حاکم ابن ابی شیبہ ابن سنی نے اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ
جَعَلْتَهٗ عِصْمَةَ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْهَا مَعَاشِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ
سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَ
لَا رَادَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ س حب ایک دعا یہ ہے اللہم اصلح لی یعنی یا اللہ درست
کر میرا دین جسکو تونے میرے معاملہ کی حفاظت کا سبب کیا ہے اور درست کر میری دنیا جسمین تونے میری زندگانی ٹھہرائی
ہے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون تیری خوشنودی کی تیرے غضب سے اور پناہ مانگتا ہون تیرے معاف کرنیکی تیرے انتقام
سے اور پناہ مانگتا ہون تیری صفت جمالی کی تیری صفت جلالی سے کوئی منع کرنے والا نہین جس چیز کو تو عنایت کرے اور
کوئی دینے والا نہین جس چیز کو تو منع کرے اور کوئی ٹالنے والا نہین جس چیز کو تو حکم کرے اور دولتمند کو تیرے عذاب سے
اسکی دولتمندی مفید نہین نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان نے ف دین کو معاملہ کی حفاظت کا سبب اسلئے کہا کہ دین
سب چیزونکا نگہبان ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا حاصل یہ ہے کہ مجھکو حکم الٰہی ہوا ہے کہ کافرون
سے لڑون یہانتک کہ وہ اللہ تعالی کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی دین اور نماز پڑھین اور زکوٰۃ دین اور جب وہ
یہ باتین کرین یعنی مسلمان ہوجائین تو اپنا خون اور مال مجھ سے محفوظ کرینگے مگر اسلام کے حق کی وجہ سے یعنی اگر کوئی تقصیر
اسلام مین اُنسے ہو جاویگی تو اُسکی سزا اُنکو دونگا اور اُنکا حساب اللہ تعالی پر منحصر ہے یعنی باطن کو خدا جانے تو اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ دین کے سبب سے آدمی کی ہر چیز محفوظ رہتی ہے اور دنیا کی اصلاح سے یہ مقصود ہے کہ وجہ معیشت مال
حلال سے حاصل ہو جو امور طاعت پر تقویت دیتی ہے اور آفات مخل اوقات سے بچاتی ہے کذا ذکر الحرز اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِیْ خَطَایَایَ وَعَمْدِیْ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ بِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ لَا یَهْدِیْ لِصَالِحِهَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَهَا
اِلَّا اَنْتَ ط ایک دعا یہ ہے اللہم اغفر لی الخ یا اللہ تو بخش میرا وہ گناہ جو مین نے چوک سے کیا ہو اور جو قصداً کیا ہو الٰہی تو
مجھکو راہ دکھا اچھے عملون اور اچھی عادتون کی کوئی اچھے عملون کی راہ نہین دکھاتا اور نہ کوئی بُرے عملون سے ہٹاتا ہے
سوائے تیرے نقل کیا اسکو بزار نے یعنی مجھکو بُرے عملون سے باز رکھنا تیرا ہی کام ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ عو مس
ایک دعا یہ ہے اللہم انی الخ یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری دوزخ کے عذاب اور قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنے اور
کانے دجال کی برائی سے نقل کیا اسکو ابو عوانہ اور حاکم نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَایَایَ وَذُنُوْبِیْ كُلَّهَا اَللّٰهُمَّ انْعَشْنِیْ وَ
اَحْیِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّهٗ لَا یَهْدِیْ لِصَالِحِهَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَهَا
اِلَّا اَنْتَ مس ط ی ایک دعا یہ ہے اللہم اغفر لی الخ یا اللہ تو میرے گناہ صغیرہ اور گناہ کبیرہ سب گناہون کو

خطایای

بخشنے والا یا اللہ مجھکو زندہ رکھ اور مجھکو رزق دے اور مجھکو اچھے اعمال اور نیک عادتوں کی راہ دکھا نیک عملوں اور عادتوں کی راہ کوئی نہیں دکھاتا اور نہ کوئی بُرے عملوں کو پھیرتا ہے سوا تیرے۔ نقل کیا اسکو حاکم طبرانی ابن سنی نے فقیر کہتا ہے کہ النعشنی نعش سے ہے بمعنی بلند کرنا مصدر فتح یفتح سے آتا ہے اور احینی سے مراد یہ ہے کہ عمدہ زندگانی عنایت کر جسمین قناعت اور کفایت اور طاعت اور تندرستی ہو اور طبرانی کی روایت مین اس لفظ کی جگہ اجبرنی ہے جسکے یہ معنی کہ میرا حال درست کر واللہ اعلم اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ ا ط ص ایک دعا یہ ہے اللہم اصلح الخ یا اللہ تو درست کر میرا دین اور فراخ کر میرے لئے میرے گھر مین یعنی میری معیشت اور برکت عنایت کر میرے لئے میرے رزق مین۔ نقل کیا اسکو احمد طبرانی ابو یعلی نے ف میرے گھر مین معیشت فراخ کر یعنی بدون محنت اور سوال کے حاصل ہو یا گھر کی فراخی سے مراد یہ ہے کہ میرے مسکن مین کشادگی کر کذا ذکرہ الفخر سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ص ی ایک صیغہ یہ ہے سبحان ربک الآیۃ یعنی پاک ہے تیرا پروردگار غلبہ والا اُس چیز سے جو کافر بیان کرتے ہین اور سلام ہو رسولون پر اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو پروردگار ہے عالمونکا نقل کیا اسکو ابو یعلی ابن سنی نے ف اِس آیت مین تسبیح اور حمد اور سلام سب موجود ہے وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى وَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ مَسَحَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى رَاْسِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ ر ط س ی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب نماز پڑھتے اور اپنی نماز سے فراغت پاتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے سر مبارک یعنی سر کے آگے کی جانب پھیرتے اور یہ ارشاد فرماتے بسم اللہ الذی الخ یعنی مین اُس خدا کے نام سے شروع کرتا ہون کہ کوئی معبود نہین اُسکے سوا وہ بخشنے والا مہربان ہے یا اللہ تو دور کر مجھ سے فکر اور غم کو نقل کیا اسکو بزار اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن سنی نے ف معلوم کرنا چاہئے کہ ان حدیثوں مین بہت سی دعائین ... نماز کے ... ہوئی ہین تو نمازی کو یہ ضرور نہین کہ سب ہمیشہ پڑھا کرے بلکہ جسقدر اُن مین سے پڑھیگا ... ہوگا خواہ سب پڑھے یا تھوڑی اور ظاہر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل بھی ... تمام اوقات مین سب دعاؤن پر مواظبت کرتے ہون پھر یہ جاننا چاہئے کہ امام محی الدین نووی نے لکھا ہے کہ استغفار نماز کے پیچھے سب ذکرون سے مقدم رکھے اور بعضون نے کہا ہے کہ اسکے بعد اللہم انت السلام اور اسکے بعد لا الٰہ الا اللہ سے قدیر تک پڑھے کذا ذکرہ الشیخ ابن حجر المکی اور نیز جاننا چاہئے کہ بعد نماز سے یہ مقصود نہین کہ نماز کے متصل بدون فاصلہ پڑھے یہ صورت دشوار ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ نماز اور ذکر مین کوئی ایسی بات ... نہو جو نماز کے لواحق مین سے نہو اور نہ ایسی چیز مین مشغول ہو کہ عرف مین اُس مشغولی کو یہ سمجھین کہ ذکر سے اعراض اور نسیان کیا اور اگر اتنا سکوت کرے کہ عرف مین اسکو بہت نجانے تب بھی ضرر نہین غرضکہ بعد فراغ نماز کے بطور مذکور بالا اگر کچھ فاصلہ بھی ہو جاویگا تب بھی نماز ہی کے پیچھے گنا جائیگا مثلاً اگر معمولی سنتون کے بعد یہ اذکار پڑھیگا تو نماز کے بعد ہی پڑھنا کہلاویگا ہان جس صورت مین یہ معلوم ہو کہ نماز کی ہیئت ہی پر پڑھے تو اسکو اُسی ہیئت پر پڑھنا چاہئے فقیر

وَدُبُرَ صَلوٰةِ الصُّبْحِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ دت س طس ى قَبْلَ اَنْ يَتَكَلَّمَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ دت س مِائَةَ مَرَّةٍ طس ى اور نماز صبح کے بعد اُس حالت مین کہ اسپنے دونو پاؤن موڑے ہو یعنی جسطرح التحیات کے لئے پاؤن موڑکر بیٹھتا ہے اسیطرح بیٹھے ہوے دعاے آیندہ پڑھے نقل کیا اسکو ابو داؤد ترمذی اور نسائی نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن سنی نے اور ایک روایت مین ترمذی اور نسائی نے یہ زیادہ کیا ہے کہ بات کرنے سے پہلے پڑھے دعا یہ ہے لاآلہ الا اللہ قدیر تک یعنی کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ یگانہ ہے کوئی اسکا شریک نہین اسیکی بادشاہی ہے اور اُسیکے لئے سب تعریف ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے اُسیکے قبضہ مین بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اسکا دس بار پڑھنا ترمذی و نسائی نے نقل کیا ہے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن سنی نے سو بار پڑھنا روایت کیا ہے ف بیدہ الخیر فقط نسائی اور طبرانی نے اوسط مین روایت کیا اُنکی رغبت اوپر دونون پاؤن کی چاہئین حدیث مذکورہ مین آیا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ جو کوئی یہ دعا صبح اور مغرب کی نماز کے بعد نماز کی ہیئت پر بیٹھے ہوے بولنا اور نماز سے علیحدہ ہونے سے پیشتر دس بار پڑھے اُسکے لئے ہر کلمہ کے بدلے دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور اُسکی دس بُرائیان مٹائی جاتی ہین اور اُسکے دس درجے بلند کئے جاتے ہین اور اُس دن رات مین وہ ہر بُرے امر سے اور شیطان کے وسوسون سے بچا رہتا ہے اور اسکو ایسا گناہ لاحق نہین ہوتا جو اُسکو گھیرلے اور اُس دن رات مین اُسکو ہلاک کردے یعنی استغفار کی توفیق کے سبب یا عفو کردگار کے باعث کوئی گناہ مہلک نہین کرتا ہان اگر شرک کریگا تو ہلاک کردیگا اور یہ شخص عمل مین سب لوگون سے بہتر ہوتا ہے بجز اُس شخص کے کہ اس دعا کو اُس سے زیادہ پڑھے اور نسائی کی روایت مین یہ بھی آیا ہے کہ ہر کلمہ کے عوض مین ایک غلام کے آزاد کرنیکا ثواب حاصل ہوگا اور ایک روایت مین بیدہ الخیر پہلے ہے یحیی و یمیت سے شکوٰۃ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا صط ى ایک دعا نماز فجر کے بعد یہ ہے اللہم انی الخ یا اللہ مین تجھ سے رزق حلال مانگتا ہون اور علم نفع دینے والا اور عمل مقبول۔ نقل کیا اسکو طبرانی نے صغیر مین اور ابن سنی نے وَدُبُرَ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ جَمِيْعًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ س حب ط حم يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيَثْنِيْ رِجْلَيْهِ مِنْهُمَا اور نماز مغرب اور صبح دونون کے بعد یہ دعا پڑھے لاالہ الا اللہ سے قدیر تک دس بار نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان احمد طبرانی نے اور احمد کی ایک روایت مین آیا ہے کہ دونون نمازون سے پھرنے سے پیشتر اور اپنے دونون پاؤن کھولنے سے پہلے دعا مذکور پڑھے ف یحیی و یمیت ترمذی کی روایت مین زیادہ آیا ہے اور بیدہ الخیر احمد اور طبرانی کی روایت مین اُنکی رغبت اوپر ہونی چاہئین اور لفظ منہما متعلق بنیغرف سے ہے مقصود یہ ہے کہ جسطرح التحیات کے لئے بیٹھتا ہے اُسی ہیئت پر بیٹھے ہوے پڑھے ع وَبَعْدَ صَلٰوتَيِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ اَيْضًا قَبْلَ اَنْ يَتَكَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ د س حب اور نماز صبح اور مغرب کے بعد یہ دعا بھی کلام کرنے سے پہلے سات بار پڑھے اللہم اجرنی من النار یعنی یا اللہ مجھکو آگ سے بچا نقل کیا اسکو ابو داؤد نسائی ابن حبان نے ف

دعا صبح و مغرب کی بعد نماز کے

دعا نماز صبح و مغرب کے بعد

مین آیا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ جب تونے صبح کو یا شام کو یہ دعا پڑھی اور اُسدن یا رات مین مرگیا تو تجھکو دوزخ کی آگ سے نجات ہوگی کذا فی المشکوٰۃ وَبَعْدَ صَلٰوۃِ الضُّحٰی اَللّٰھُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ ی اور نماز چاشت کے پیچھے یہ دعا پڑھے اللہم بک احاول الخ یعنی یا اللہ مین تجھی سے مانگتا ہون اپنے مقاصد اور تیری ہی مدد سے دین کے دشمنون پر حملہ کرتا ہون اور تیری ہی مدد سے جہاد کرتا ہون نقل کیا اسکو ابن سنی نے وَاِذَا دُعِیَ اِلٰی طَعَامٍ فَلْیُجِبْ مُ دَ تِ سں اور جب کوئی بلایا جاوے کھانا کھانے کے لئے تو چاہیئے کہ دعوت قبول کرے اور حاضر ہو نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نے ف حاضر ہو دعوت مین یعنی بھائی مسلمان کی خاطر کے لئے ظاہر صیغہ امر یہ چاہتا ہے کہ حاضر ہونا واجب ہو تو اس صورت مین اگر دعوت قبول نکریگا تو گنہگار ہوگا جیسے ابوداؤد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جب کوئی دعوت مین بلایا جاوے اور قبول نکرے تو اُسنے خدا کی اور اُسکے رسول کی نافرمانی کی مگر یہ اُس صورت مین ہے کہ مجلس دعوت مین یا اثناء راہ مین کوئی بات خلاف شرع مثل مزامیر وغیرہ کے نہو ورنہ قبول نکرنا جائز بلکہ مستحب ہے اور بعضون نے کہا کہ دعوت کا قبول کرنا سنت ہے اور حاضر ہونیکے بعد کھانا کھانیکا اختیار ہے غرضکہ حاضر ہونا سنت یا واجب ہے اور کھانا مستحب اگر روزہ دار نہو اور اگر نفل روزہ ہو اور دعوت کرنیوالا نہ کھانے سے رنجیدہ ہوتا ہو تو روزہ افطار کرے اور کھانا کھالے پھر روزہ کو قضا رکھے کذا ذکر الفخر وَلَا سِیَّمَا وَلِیْمَۃُ الْعُرْسِ د ق عو خصوصًا شادی کے ولیمہ کی دعوت قبول کرے نقل کیا اسکو ابوداؤد و ابن ماجہ ابو عوانہ نے ف ولیمہ اُس کھانے کو کہتے ہین کہ دلہن یا دولہا عقد نکاح یا زفاف پر دعوت کرے اور اکثر علما کہتے ہین کہ ولیمہ کرنا سنت ہے اور بعض مستحب کہتے ہین صحیح یہی ہے ولیمہ کا کھانا خاوند کی حیثیت کے موافق ہو اور ولیمہ کے قبول کرنیکو بعضون نے واجب کہا ہے اور بعضون نے فرض کفایہ اور ولیمہ کی دعوت کا قبول کرنا جو واجب ہے تو کئی چیزون سے ساقط ہوجاتا ہے مثلاً کھانا شبہ کا ہو یا خاص تو انگرون کی دعوت ہو یا ہمنشین بُرے ہون یا اپنی بڑائی جتانے کو دعوت کی ہو یا معصیت پر مدد کرنا ہو یا کوئی بات خلاف شرع ہو ان صورتون مین قبول کرنا واجب نہین ہوتا اور دو دن سے زیادہ ولیمہ کرنے مین علما نے اختلاف کیا ہے بعض علما نے مکروہ کہا ہے اور امام مالک نے تو انگر کو ایک ہفتہ تک مستحب کہا ہے کذا ذکر الفخر فَاِنْ کَانَ صَائِمًا صَلّٰی مُ د تِ سں اور اگر مہمان روزہ دار ہو تو دعا کرے نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نے ف یعنی دعوت کرنیوالے کے حق مین دعاے مغفرت اور برکت کی کرے اور یہ معنی بھی ہوسکتے ہین کہ نماز پڑھے کذا ذکر الفخر وَدَعَا وَبَرَّكَ د ق عو اور دعا کرے اور برکت مانگے یعنی یہ کہے بارک اللہ فیکم یعنی خدا تم مین اور تمہارے مال مین برکت کرے نقل کیا اسکو ابوداؤد و ابن ماجہ ابو عوانہ نے وَاِذَا اَفْطَرَ قَالَ ذَھَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی مُ د سں مس اور جب روزہ افطار کرے تو یہ دعا پڑھے ذہب الظمأ الخ یعنی پیاس جاتی رہی پانی پینے کے سبب سے اور رگین تر ہوئین اور ثواب ثابت ہوگیا اگر خدا چاہیئے نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد نسائی حاکم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ مو مس ق ی ایک دعا افطار کی یہ ہے اللہم انی اسألک الخ

یا اللہ مین تجھ سے پناہ مانگتا ہون بذریعہ تیری رحمت کے جو ہر چیز کو محیط ہے یہ کہ تو میرے لیے میرے گناہ بخشدے نقل کیا اسکو موقوفًا حاکم ابن ماجہ ابن سنی نے فَاِنْ اَفْطَرَ عِنْدَ قَوْمٍ قَالَ اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ق حب د اور اگر کسی قوم کے پاس افطار کرے یعنی دعوت مین تو یہ دعا پڑھے افطر عندکم الخ یعنی تمہارے پاس روزہ دار افطار کرین اور نیکبخت تمہارا کھانا کھاوین اور تمہارے حق مین فرشتے دعاء مغفرت کرین نقل کیا اسکو ابن ماجہ ابن حبان ابوداود نے **ف** روزہ کے آداب یہ ہین کہ زبان اور آنکھ اور کان کو بری باتون اور بے فائدہ چیزون سے محفوظ رکھے کیونکہ صحیح حدیثون مین آیا ہے کہ جسنے جھوٹ اور گناہ کی باتون اور غیبت اور فحش وغیرہ کو روزہ مین نہ چھوڑا تو اللہ کو کچھ حاجت نہین کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑے اور اکثر روزہ دار ایسے ہین کہ انکو انکے روزے سے سوا پیاس اور بھوک کے کچھ حاصل نہین یعنی ثواب اخروی نہین ملتا اور اگر روزہ دار سے کوئی لڑے تو روزہ دار جواب مین یون کہے کہ مین تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہون مین روزہ دار ہون اگر فرض روزہ ہو تو یہ الفاظ زبان سے کہے ورنہ روزہ چھپانے کے لئے دل مین کہے اور دنون کی نسبت کھانا کم کھاوے اور ستارون کے نکلنے اور نماز مغرب سے پہلے روزہ افطار کرے اور چھوارے سے روزہ کھولے اگر وہ نہ ملے تو خشک خرما سے یا میوہ سے یا شیرینی سے کھولے اگر کچھ نہ پاوے تو پانی سے افطار کرے اور سحر دیر کر کھاوے اگرچہ ایک چھوارا اور ایک گھونٹ پانی ہی کا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارے اور یہود کے روزہ مین فرق سحر کا کھانا ہے اور نیز فرمایا کہ سحر کھانا برکت کا موجب ہے پھر جاننا چاہیے کہ فرض روزے ماہ رمضان کے ہین اور سنت پندرہوین شعبان کا اور نوین دسوین محرم کا کہ اُس سے ایک برس کے گناہ دور ہوتے ہین اور نوین بقرعید کا جس سے دو برس کے گناہون کا کفارہ ہوتا ہے اور تین روزے ہر مہینے مین کہ کئی طرح سے آئے ہین مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ایام بیض یعنی تیرھوین چودھوین پندرھوین کو روزہ رکھتے تھے اور سفر اور حضر مین اُنکو نہ چھوڑتے تھے اور آپ پیر اور جمعرات کو بھی روزہ رکھتے اور فرماتے کہ ان دونون دنون مین اللہ تعالی مسلمانون کو بخشتا ہے اور بندون کے اعمال اُسکے سامنے پیش ہوتے ہین تو مین یہ پسند کرتا ہون کہ میرے اعمال ایسے وقت مین پیش ہون کہ مین روزے سے ہون اور چھ روزے ماہ شوال مین جنکو شش عید کہتے ہین اُنکے حق مین آپنے فرمایا کہ جو کوئی ماہ رمضان کے سب روزے رکھے اور چھ ماہ شوال کے تو وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا سال بھر کے روزے رکھے کذا فی المشکوۃ و وظائف النبی اور انکے سوا اور روزے بھی حضرتؐ سے ثابت ہوئے ہین طوالت کے خوف سے اسی قدر پر اکتفا کیا اگر کسیکو دیکھنا منظور ہو تو بڑی کتابون مین دیکھے وَاِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ فَلْیُسَمِّ اللّٰہَ وَلْیَاْکُلْ مِمَّا یَلِیْہِ بِیَمِیْنِہٖ خ م ت س اِنَّ الشَّیْطَانَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِیْ لَایُذْکَرُ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ م د س اور جب کھانا آوے تو چاہیئے کہ بسم اللہ کہے اور اُسطرف سے کھاوے جو اُسکے پاس ہے یعنی اپنے آگے سے اپنے داہنے ہاتھ سے کھاوے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی نے کیونکہ شیطان اپنے اوپر حلال کر لیتا ہے اُس کھانے کو جسپر خدا کا نام نہ لیا جاوے یعنی بسم اللہ نہ پڑھی جاوے نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نسائی نے **ف** یعنی جس کھانے پر بسم اللہ نہین کہی جاتی شیطان اُسپر قادر ہوتا ہے اور اُسمین اپنا حصہ کر لیتا

اور اُسکو سنگدلی اور فساد اور گناہ کرنیکا سبب کردیتا ہے تو اگر آدمی نے اللہ تعالیٰ کا نام شروع مین یا درمیان مین یا آخر مین لے لیا
تو شیطان حلال نہین کرسکتا - اِس حدیث مین یہ اشارہ ہے کہ فقط بسم اللہ کہنا کافی ہے مگر اولیٰ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہے - اور امام غزالی رح نے احیاء العلوم مین لکھا ہے کہ پہلے لقمہ پر بسم اللہ کہے اور دوسرے پر بسم اللہ الرحمن اور تیسرے پر بسم اللہ
الرحمن الرحیم - اور مستحب یہ ہے کہ بسم اللہ پکار کر کہے تاکہ اورون کو بھی یاد آجاے اور اگر ہر لقمہ پر بسم اللہ کہے تو بہت ہی خوب
ہے اور علما مین اختلاف ہے کہ بسم اللہ کہنی مستحب ہے یا واجب سفر السعادت والے نے لکھا ہے کہ محققین اہل حدیث کے
نزدیک واجب ہے اور اکثر فقہا کے نزدیک مستحب - اور داہنے ہاتھ سے کھانا سب علما کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے اور قہستانی
نے لکھا ہے کہ اپنے ہاتھ کی جگہ سے کھانا واجب ہے اور دوسرے کے ہاتھ کی جگہ سے کھانا حرام ہے اور یہ اُس صورت
مین ہے کہ کھانا ایک طرح کا ہو اور جو مختلف قسمون کا ہے مثلاً میوہ وغیرہ تو جائز ہے کہ جدھر سے چاہے چُنکر کھاوے کذا ذکر
الفقہ اور مستحب ہے کہ کھانے سے پہلے اور پیچھے ہاتھ دھوے اور چکنے ہاتھ سے رات نہ گذارے کہ مضر ہے اور کھانا تین انگلیون
سے چوتھی کے اعانت کے ساتھ کھاوے اور رکابی کی تہ مین سے اور اُسکے گرد سے نہ کھاوے اور نہ اوپر سے اور درمیان
سے بلکہ اپنے سامنے سے کھاوے اور گلا ہوا گوشت اور روٹی چھری سے نہ کاٹے اور فارغ ہونیکے بعد اُنگلیان چاٹ لے
اور برتن کو اُنگلی سے صاف کرکے چاٹے اور ریزہ جو دسترخوان پر گر جاے اُس سے مٹی وغیرہ چھٹا کر کھا جاوے شیطان
کے لیئے اُسکو دسترخوان پر پڑا نہ چھوڑے اور دو زانو یا اکڑو یا داہنا پاؤن کھڑا کرکے کھانے کے لیئے بیٹھے اور چار زانو ہوکر
اور لیٹ کر اور کھڑے ہوکر اور مسند وغیرہ پر بیٹھکر متکبرون کی طرح نہ کھاوے اور نہ خوان پایہ دار پر تشتری پیالہ رکھکر کھاوے
اور کھانے مین کچھ عیب بیان نہ کرے اور نہ اُسکو سونگھے اور پھونکے اور نہ بہت گرم کھانا کھاوے اور عین العلم مین لکھا ہے
کہ پیتل اور تانبے کے برتن سے پرہیز کرے یعنی بے قلعی کے اور مسنون یہ ہے کہ لکڑی اور مٹی کے برتن مین کھاے اسلیئے
کہ یہ صورت تواضع کے قریب ہے اور پیتل اور تانبے کے برتن سے وضو کرنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت بھی ہوا ہے
تو یہ کھانے کے آداب اگرچہ سنن زوائد ہین لیکن طالب کو چاہیئے کہ اپنے ہر قول و فعل مین دلکو اچھی نیت سے خالی نرکھے
اور ان آداب کے بجالانے مین اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ملحوظ رکھے تاکہ عادات عبادات
ہوجائین اور اُنکا ثواب ملے - اور یہ بھی ضرور ہے کہ کھانے اور پینے وغیرہ مین طلب حلال کرے اور حرام مشتبہ سے نہایت
درجہ کا پرہیز کرے کیونکہ جسکا کھانا اور پینا اور لباس وجہ حرام سے ہوتا ہے اُسکی دعا اور نماز مقبول نہین ہوتی اور حرام
غذا سے جو گوشت بنتا ہے وہ آتش دوزخ کے لیئے زیادہ لایق ہوتا ہے اور اصل کلی اور مقصود اصلی یہ ہے کہ کھانے سے
بقدر ضرورت پر اکتفا کرے یعنی چند لقمے کھاوے جس سے اُسکے پیٹھ اور پیٹ قائم رہین یا تہائی پیٹ کھاوے اور تہائی
پانی کے لیئے اور تہائی سانس کے لیئے خالی رکھے اسپر ہرگز زیادہ نکرے کہ بہت کھانے سے دل مرجاتا ہے اور سنگدلی
پیدا ہوتی ہے اور علوم غیبیہ کے دروازے بند ہوتے ہین اور رات دن مین ایکبار کھاوے لیکن اگر خوف ضعف کا ہو تو
دونون وقت کچھ کھالے اور لذیذ کھانون اور پینے مین منہمک رہنے سے بہت پرہیز کرے - عین العلم مین ایک حدیث روایت

کی ہے کہ میری امت کے بُرے وہ لوگ ہین جنکو اقسام نعمت کی غذا دیجاتی ہے اور اُس سے اُنکا گوشت بڑھتا ہے اُنکی
ہمت صرف طرح طرح کے کھانون اور لباس ہی مین ہوتی ہے غرضکہ تو ان اصول کو یاد رکھ اور اُنسے غافل نہ ہو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والونکا خیال کر کہ کبھی دو دن متواتر بھی جو کی روٹی سے سیر نہ ہوے اور نہ خود آپنے کبھی چپاتی
ادھینی بکری کھائی انسان کا حق غذا مین سے صرف اتنا ہے کہ خشک روٹی کا ٹکڑا کھاے اور کپڑا ایسا پہنے کہ گرمی اور سردی
کو دور کرے اور ایک گھر جس سے سردی اور گرمی کی ایذا نہ پائے اس سے اگر زیادہ کریگا تو قیامت کے دن اُس سے حساب
لیا جاویگا پس عاقل کو چاہئے کہ ان چیزون مین احتیاط کرے بجز دینی اور بدنی ضرورتون کے اُنسے پرہیز کرے کذا فی
وظائف النبی قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَاْکُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّکُمْ تَاْکُلُوْنَ مُتَفَرِّقِیْنَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ
فَاجْتَمِعُوْا عَلٰی طَعَامِکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ یُبَارِکْ لَکُمْ فِیْہِ **ق دس** صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم
کھانا کھاتے ہین اور سیر نہین ہوتے آپنے فرمایا کہ شاید تم جدا جدا کھاتے ہوگے اُنہون نے عرض کیا کہ البتہ اسیطرح کھاتے
ہین آپنے فرمایا کہ اپنے کھانے پر جمع ہو جایا کرو اور بسم اللہ کہا کرو تمہارے لئے کھانے مین برکت دیجائیگی نقل کیا اسکو ابن
ماجہ ابوداؤد و نسائی نے **ف** اکھٹے ہوکر کھانا اور اُسپر خدا کا نام لینا ہر ایک برکت کا موجب ہے اور جو دونو باتین جمع ہون
تو برکت زیادہ ہوگی کذا ذکر الفخر وَاَمَرَ الصَّحَابَۃَ فِی الشَّاۃِ الْمَسْمُوْمَۃِ الَّتِیْ اَھْدَتْھَا اِلَیْہِ الْیَھُوْدِیَّۃُ اَنِ اذْکُرُوا
اسْمَ اللّٰہِ وَکُلُوْا فَاَکَلُوْا فَلَمْ یُصِبْ اَحَدًا مِّنْھُمْ شَیْءٌ **مستدرک** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس زہریلی بکری کے
گوشت کے بارہ مین جسکو ایک یہودیہ یعنی زینب بنت حارث نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بھیجا تھا صحابہ کو
یہ ارشاد فرمایا کہ بسم اللہ کرکے کھاؤ اُنہون نے بسم اللہ کہکر وہ گوشت کھایا کسیکو اُنمین سے کچھ زہر کا ضرر نہ پہونچا نقل کیا اسکو
حاکم نے **ف** صحابہ کو ارشاد فرمایا یعنی اس امر پر مطلع ہونیکے بعد کہ زہر آلودہ ہے کیونکہ معجزہ سرور عالم کی رو سے اُس گوشت
نے خود آپکو مطلع کیا تھا کہ مجھ مین زہر ہے فخر وَفِیْ حَدِیْثِ مَسِیْرِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ
اِلٰی بَیْتِ اَبِی الْھَیْثَمِ وَاَکْلِھِمُ الرُّطَبَ وَاللَّحْمَ وَشُرْبِھِمُ الْمَاءَ قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذَا
ھُوَ النَّعِیْمُ الَّذِیْ تُسْاَلُوْنَ عَنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَلَمَّا کَبُرَ عَلٰی اَصْحَابِہٖ قَالَ اِذَا اَصَبْتُمْ مِّثْلَ ھٰذَا وَضَرَبْتُمْ
بِاَیْدِیْکُمْ فَقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ فَاِذَا شَبِعْتُمْ فَقُوْلُوا الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا
وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا وَاَفْضَلَ فَاِنَّ ھٰذَا کَفَافٌ ھٰذَا **مس** اور اس قصہ حدیث کے باب مین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضہ اور حضرت عمر فاروق رضہ کے ساتھ ابوہیثم صحابی کے گھر پر تشریف لیگئے اور خرما تر اور گوشت تناول
فرمایا اور ٹھنڈا پانی پیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے کہ یہ کھانا اور پینا ایسی نعمت ہے کہ تم سے اُسکی پوچھ ہوگی یعنی اُسکے
ادا شکر کی قیامت کے دن پرسش ہوگی اور جب یہ بات اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر دشوار ہوئی تو آپنے فرمایا کہ
جسوقت تمکو ایسی چیز ملے اور تم اپنے ہاتھ اُسمین ڈالو یعنی کھانا شروع کرو تو بسم اللہ وعلی برکۃ اللہ کہو یعنی خدا کے نام
سے اور خدا کی برکت پر ہم کھاتے ہین اور جب سیر ہو جاؤ تو یہ دعا پڑھو الحمد للہ الذی سے وافضل تک یعنی سب تعریف

خدا کے لئے ہے جسنے ہمکو سیر اور سیراب کیا اور ہمپر انعام کیا اور بہت دیا یعنی حاجت سے زیادہ نعمت دی تو یہ کہنا بدلہ اُس نعمت کا ہے اور ادائے شکر نعمت اس کہنے سے ذمہ پر نہین رہتا نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** مختصر قصہ حدیث کا یہ ہے کہ ابو ہیثم رضا ایک صحابی تھے جنکے پاس کھجورون کے درخت اور بکریان بہت تھین حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان صحابہ کرام رض کے ساتھ اُنکے یہان رونق افزا ہوئے وہ اُسوقت باہر گئے ہوئے تھے اُنکی بی بی نے بہت خوشی سے آپکو بٹھایا جب ابو ہیثم رض آ گئے عرض کیا کہ آپ پر میرے ماں باپ فدا ہون اور نہایت بشاشت سے خاطر داری کی باتین کرکے اُس سرو باغ رسالت کو اپنے باغ مین بٹھایا اور ہر قسم کی کھجورین حاضر کین اور خود ابو ہیثم کھانے کی تیاری مین مشغول ہوئے بعد اسکے بکری کا گوشت تیار کرکے حاضر کیا جب آپ تناول فرما چکے اور پانی نوش کر چکے تو یہ حدیث انّ ہذا ہو النعیم آخر تک فرمائی جب صحابہ رض کو دشوار ہوا کہ اگر ایسی چیزون کی باز پرس ہوگی تو کیا ٹھکانا ہے آپنے قیامت کی باز پرس کا تدارک تعلیم فرمایا کذا ذکر الفخر وَاِنْ نَسِیَ التَّسْمِیَۃَ اَوَّلَ الطَّعَامِ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ **د ت ر س حب مس** اور اگر کوئی کھانے سے پہلے بسم اللہ کہنی بھول جائے تو یون کہے کہ بسم اللہ کہتا ہون کھانے سے پہلے اور کھانے سے پیچھے نقل کیا اسکو ابو داؤد و ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے **ف** یعنی کھانیکے درمیان اگر یاد آوے تو اُسیوقت کہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اگر کھانے کے بعد یاد آئے تب بھی کہہ لے کذا ذکر الفخر وَاِنْ اَکَلَ مَعَ مَجْذُوْمٍ اَوْ ذِیْ عَاہَۃٍ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ ثِقَۃً بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلًا عَلَیْہِ **ت د ق حب مس ی** اور اگر کسی جذامی کے ساتھ یا کسی آفت والے کے کھانا کھاوے تو یون کہے بسم اللہ ثقۃً باللہ و توکلاً علیہ یعنی کھاتا ہون مین خدا کے نام سے ایسے حال مین کہ خدا پر اعتماد اور توکل کرتا ہون نقل کیا اسکو ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نے **ف** آفت والے سے مراد وہ شخص ہے جو کسی مرض متعدی مین مبتلا ہو لوگ اپنے وہمون کے باعث مرض کو لگجانے والا تصور کرتے ہین ورنہ شریعت مین کوئی مرض ایک کا دوسرے کو نہین لگتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر بیمار کے ساتھ کھانا درست ہے اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ جذامی سے بھاگ جیسے شیر سے بھاگتا ہے ان دونون حدیثون مین مطابقت اسطرح ہے کہ اُس سے پرہیز کرنا جائز ہے اور اُسکے ساتھ کھانا توکل کے طور پر ہے تو اگر توکل پختہ حاصل ہو تو کھاوے اور نہین تو بچے کذا ذکر الفخر فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا **خ عہ** اور جب کھانے پینے یعنی دونون یا ایک سے فارغ ہوا اور دستر خوان اُٹھایا جاوے تو یہ دعا پڑھے الحمد للہ حمداً کثیراً الخ یعنی سب تعریف خدا کو شایان ہے بہت سی تعریف پاکیزہ بابرکت کہ نہ اُسپر کفایت ہوا ور نہ اُسکو چھوڑا جائے نہ اُس سے بے پروائی ہو اے ہمارے پروردگار ہماری حمد قبول کر۔ نقل کیا اسکو بخاری اور چارون نے **ف** نہ اسپر کفایت ہو یعنی وہ تعریف پوری نہین کیونکہ انسان کی قدرت تعریف خدا کے حق کو کسیطرح ادا نہین کرسکتی اور نہ چھوڑی گئی سے یہ مراد ہے کہ خدا کی تعریف ترک نہین کی جاتی بلکہ اُسمین باوجود نقصان کیفیت کے ہمیشہ مشغولی رہتی ہے اور نہ اُس سے

بے پروائی ہو اسکا مطلب یہ کہ تعریف کسی وقت مین موقوف نہین ہوتی بلکہ ہمیشہ لازم ہے کیونکہ ہر لحظہ خدا کی نعمتین پیاپے ہوتی رہتی ہین کذا ذکر الفخر **فقیر** کہتا ہے کہ ربنا اگر بالفتح پڑھا جاوے تو یہی معنی ہین جو مترجم نے لکھے اور اگر مرفوع پڑھین تو اُس صورت مین فاعل مستغنی کا ہوگا یعنی ہمارا پروردگار تعریف سے بے نیاز نہین۔ اور جر کے ساتھ بھی مروی ہے اُس صورت مین بدل اسم سے ہوگا کذا فی الحرز **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَفَانَا وَاٰوَانَا غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مَکْفُوْرٍ ح** ایک دعا کھانے کے بعد کی یہ ہے الحمد للہ الذی الخ یعنی سب تعریف اُس اللہ کو جسنے ہمکو کفایت کیا یعنی ہماری سب ضرورتون کھانے وغیرہ مین کافی ہوا اور جسنے ہمکو سیراب کیا اور وہ نہ کفایت کیا گیا ہے اور نہ ناشکری کیا گیا نقل کیا اسکو بخاری نے **ف** نہ کفایت کیا گیا یعنی کوئی بندہ اُسکو کفایت نہین کرسکتا بلکہ وہی سبھونکا کافی ہے کذا ذکر الفخر **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ع ہ ی** ایک دعا یہ ہے سب تعریف اُس خدا کو ہے جسنے کھلایا اور پلایا او ہمکو مسلمانون مین سے کیا نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن سنی نے اور ایک دعا یہ ہے **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا د س حب** سب تعریف اُس خدا کو ہے جسنے کھلایا اور پلایا اور کھانے پانی کا نگلنا آسان کیا اور اُسکے لئے نکلنے کی جگہ ٹھیرائی۔ نقل کیا اسکو ابوداود و نسائی ابن حبان نے **ف** آسان کیا یعنی چبانے کے لئے دانت پیدا کئے اور نرم کرنیکو لعاب اور مونہہ مین پھرانیکو زبان اور نگلنے کے لئے حلق پیدا کیا کذا ذکر الفخر **فقیر** کہتا ہے کہ مخرج ظرف مکان ہوسکتا ہے جیسا مترجم نے لکھا اور یہ بھی احتمال ہے کہ مصدر یا ظرف زمان ہو کذا فی الحرز۔ اور ایک دعا یہ ہے **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ د ت ق مس ی** سب تعریف اُس خدا کو ہے جسنے مجھکو یہ کھانا کھلایا اور مجھکو یہ نصیب کیا بدون میری حرکت اور قوت کے نقل کیا اسکو ابوداود و ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن سنی نے **وَاِذَا اَکَلَ الطَّعَامَ فَلْیَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ د ت ق** اور جب کھانا کھاوے یعنی کھا چکے تو یہ دعا پڑھے اللھم بارک الخ یا اللہ تو ہمارے لئے اسمین برکت کر اور ہمکو اس سے بہتر کھلا۔ نقل کیا اسکو ابوداود و ترمذی ابن ماجہ نے **فَاِنْ کَانَ لَبَنًا فَلْیَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ د ت ق** تو اگر وہ کھانا دودھ ہو تو دعا یون پڑھے اللھم بارک الخ یا اللہ تو ہمکو اسمین برکت دے اور اس سے زیادہ ہمکو عنایت کر نقل کیا اسکو ابوداود و ترمذی ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دودھ سب کھانون سے بہتر ہے کیونکہ اسمین دوسرے کھانون کی طرح یہ نفرمایا کہ ہمکو اس سے بہتر دے بلکہ یہی ارشاد فرمایا کہ اسی کو زیادہ دے کذا ذکر الفخر **اِنَّ اللّٰهَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاَکْلَةَ فَیَحْمَدَهٗ عَلَیْهَا اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَیَحْمَدَهٗ عَلَیْهَا م ت س ی** البتہ اللہ تعالی اُس بندے سے خوش ہوتا ہے یعنی اُسکو دوست رکھتا ہے جو ایک بار کھانا کھا کر اُسپر خدا کی تعریف کرے یا ایکبار پانی پیکر اُسکی تعریف اُسپر کرے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن سنی نے **ف** اکلہ بفتح ہمزہ کے معنی اوپر بیان ہوے اور بضم ہمزہ کے معنی لقمہ کے ہین ع **فقیر** کہتا ہے کہ حرز ثمین مین ہے کہ اگر لقمہ کے معنی لئے جائین تو اداء حمد باری مین زیادہ مبالغہ ہے لیکن ختم کی رعایت شربہ کے زیادہ موافق ہے انتہی کذا **فاغسل**

يَدَهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ مَنَّ عَلَیْنَا فَھَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُکَافَاً وَلَا مَکْفُوْرٍ وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ
وَسَقٰی مِنَ الشَّرَابِ وَکَسٰی مِنَ الْعُرْیِ وَھَدٰی مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰی وَفَضَّلَ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ
خَلَقَ تَفْضِیْلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ **س حب مس** اور جب کھانے کے بعد اپنے ہاتھ دھووے تو یہ دعا
پڑھے الحمد للہ الذی الخ سب تعریف اُس خدا کو شایان ہے جو کھلاتا ہے اور خود کھلایا نہیں جاتا یعنی سب اُسکے محتاج ہین
اور وہ کسیکا محتاج نہین اُسنے ہمپر احسان کیا تو ہمکو سیدھی راہ دکھائی یعنی دین و دنیا کے امور مین اور اُسنے کھانا کھلایا اور
پانی پلایا اور ہمپر اچھی نعمت کا احسان کیا سب تعریف اللہ کو ہے حالانکہ وہ نعمت نہ چھوڑی گئی ہے نہ عوض دی گئی نہ
ناشکری کی گئی نہ اُس سے بے پروائی کی گئی بلکہ اُسکی حاجت ہمیشہ ہے۔ سب تعریف اُس خدا کو ہے جسنے کھانیکی چیز کھلائی
اور پینے کی چیز پلائی اور برہنگی سے پوشاک پہنائی اور گمراہی سے راہ دکھائی اور نابینائی سے بینا کیا یعنی اُسنے ہمکو بھوکا
اور پیاسا اور برہنہ اور گمراہ اور اندھا نہین کیا۔ اِن سب باتون سے محفوظ رکھا اور اپنی مخلوق سے بہتون پر بزرگی دی۔
سب تعریف اللہ کو ہے جو پروردگار عالمون کا ہے۔ نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے **ف** نہ عوض دی گئی یعنی
اُسکے مقابلہ مین ادار شکر کا عوض نہین ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے انعام کا عوض کون اُتار سکتا ہے اور نہ ناشکری کی گئی یعنی
مقدور بشری کے موافق اُس کا شکر ادا کرتے ہین گو وہ اُسکے لائق نہ ہو کذا ذکرہ الفخر اَللّٰھُمَّ اَشْبَعْتَ وَاَرْوَیْتَ فَھَنِّئْنَا وَ
رَزَقْتَنَا فَاَکْثَرْتَ وَاَطَبْتَ فَزِدْنَا **مو مص** یا اللہ تونے سیر کیا اور سیراب فرمایا تو اِس ہمارے کھانے پینے کو گوارا
کر کہ انجام بخیر ہو اور تونے رزق دیا اور زیادہ دیا اور ہمارا حال اچھا کیا تو ہمکو زیادہ عنایت کر اپنی نعمتین نقل کیا اسکو موقوفاً
ابن ابی شیبہ نے وَیَدْعُوْا لِاَھْلِ الطَّعَامِ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ فَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ **م ت**
س مص اور کھلانے والے کے حق مین یہ دعا کرے اللھم بارک لھم الخ یا اللہ تو اُنکو برکت دے اُس چیز مین کہ تونے روزی
دی اور اُنکو بخش اور اُنپر رحم کر۔ نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ
مَنْ سَقَانِیْ **م** ایک دعا کھلانے والے کے لئے یہ ہے اللھم اطعم الخ یا اللہ میوے بہشت کے کھلا اُسکو جسنے مجھکو کھلایا اور
پلا اُسکو جسنے مجھے پلایا۔ نقل کیا اسکو مسلم نے **ف** یعنی حوض کوثر کا پانی اور شراب طہور پلا یا کھانا پانی دنیا کا مراد ہو اور غرض یہ ہو کہ تشخیص
دنیا مین محتاج نہو اور اگر دونون مراد رکھین تو اولیٰ ہے کذا ذکرہ الفخر وَاِذَا لَبِسَ شَیْئًا قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَا ھُوَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا ھُوَ لَهٗ **ی** اور جب کچھ کپڑا پہنے تو یہ دعا پڑھے
اللھم انی اسألک الخ یا اللہ مین تجھ سے سوال کرتا ہون اُسکی بھلائی اور اُس چیز کی بھلائی جسکے لئے یہ کپڑا ہے اور تیری پناہ
مانگتا ہون اُسکی برائی اور اُس چیز کی برائی سے جسکے لئے یہ کپڑا ہے یعنی تکبر اور فخر سے نقل کیا اسکو ابن سنی نے **ف**
کپڑے کی بھلائی یہ کہ خیریت سے بدن پر رہے اور اُسکے سبب سے کوئی آفت و ضرر نہ پہونچے اور اُس چیز کی بھلائی جسکے لئے
کپڑا پہنے اس سے یہ غرض ہے کہ کپڑا برہنگی کے ڈھکنے اور سردی گرمی کے دور کرنیکے لئے ہے تو یہ چاہتا ہون کہ اسی قصد

سے پہنون نہ تکبر اور فخر کے لئے یا یہ کہ استعمال اُسکا طاعت مین ہو کذا ذکرالفخر وَاِنْ کَانَ جَلَّ یَدًا اِسْمًا ہُ بِاِسْمِہٖ عِمَامَۃً اَوْ قَمِیْصًا اَوْ غَیْرَہٗ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ د ت س حب مس اور جو کپڑا نیا ہو تو اُسکا نام لے شلاً پگڑی یا کرتا یا اُسکے سوا پھر یون کہے اللھم لک الحمد الخ یا اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا یعنی بدون میری مشقت کے مین تجھ سے سوال کرتا ہون اسکی بھلائی اور اُس چیز کی بھلائی سو جسکے لئے یہ کپڑا بنایا گیا ہے اور تیری پناہ مانگتا ہون اُسکی بُرائی اور اُس چیز کی بُرائی سے جسکے واسطے یہ بنایا گیا ہے نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے ف اُس کپڑے کا نام لے یعنی شلاً یون کہے رزقنی اللہ ہذہ العمامۃ او کسانی ہذا القمیص اسی طرح دوسرے کپڑونکا نام لے اور اُسکے بعد دعاء مذکور پڑھے ع اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیٰوتِیْ ت ق مس مص ایک دعا لباس پہنے کی یہ ہے الحمد للہ الذی الخ سب تعریف اللہ کو ہے جسنے مجھکو وہ کپڑا پہنایا جس سے مین اپنا ستر چھپاتا ہون اور اپنی زندگی مین اُس سے آرایش ظاہر کرتا ہون نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ نے وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ د ت ق مس وَمَا تَاَخَّرَ د اور جو کوئی کپڑا پہنے یعنی نیا ہو یا پُرانا اور یون کہے الحمد سے ولاقوۃ تک یعنی سب تعریف خدا کو ہے جسنے مجھکو یہ لباس پہنایا اور یہ لباس مجھے بدون میرے حیلے اور قوت کے عنایت کیا تو اُسکے وہ گناہ جو پہلے ہو چکے ہین بخشے جاتے ہین نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی ابن ماجہ حاکم نے اور ایک روایت مین ابوداود کے یہ بھی آیا ہے کہ جو گناہ اُسنے پیچھے کئے ہین غرضکہ اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہین وَاِذَا رَاٰی عَلٰی صَاحِبِہٖ ثَوْبًا جَدِیْدًا قَالَ لَہٗ تُبْلِیْ وَیُخْلِفُ اللّٰہُ د مص اور جب کوئی اپنے ساتھی پر نیا کپڑا دیکھے تو اُسکو یون کہے تبلی ویخلف اللہ یعنی تو پُرانا کرے اور اللہ اُسکے پیچھے اور کپڑا عنایت کرے نقل کیا اسکو ابوداود ابن ابی شیبہ نے ف یہ دعا ہے اُسکے عمر کے بڑھنے کے لئے خ اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ خ د کہنہ کر اور پُرانا کر پھر کہنہ کر اور پُرانا کر پھر کہنہ کر اور پُرانا کر نقل کیا اسکو بخاری اور ابوداود نے ف مطلب حدیث کا یہ ہے کہ تیری عمر دراز ہو تا کہ بہت سے کپڑے پہنے اور پُرانے کرے کذا ذکر العلی فَاِذَا خَلَعَ ثِیَابَہٗ فَسِتْرُ مَا بَیْنَ اَعْیُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَتِہٖ اَنْ یَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰہِ مص ی اور جب کپڑے اپنے بدن سے اُتارے تو جن کی آنکھون اور اُسکی برہنگی کے درمیان بسم اللہ کہنا حجاب ہے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ ابن سنی نے ف یعنی جو کوئی کپڑے اُتارنے کے وقت بسم اللہ کہیگا تو جنات اُسکی برہنگی نہ دیکھ سکینگے وَاِذَا ھَمَّ بِاَمْرٍ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ لِیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ بِفَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ

استخارے کی دعا

وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ **خ ع ه** اور جب کسی کام کا قصد کرے تو چاہیے کہ سوائے فرض کے دوگانہ نفل پڑھے پھر یہ دعا پڑھے اللهم انی استخیرک الخ یعنی یا اللہ مین تجھ سے خیر طلب کرتا ہون اُس کام مین تیرے علم کی مدد سے اور تجھ سے قدرت طلب کرتا ہون خیر کے پانے پر بوسیلہ تیری قدرت کے اور تیرے فضل سے مطلب پانی طلب کرتا ہون کیونکہ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور مین کسی چیز پر قدرت نہین رکھتا اور تو جانتا ہے اور مین نہین جانتا اور توچھپی باتونکا زیادہ جاننے والا ہے یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے حق مین میرے دین اور میری زندگی اور میرے انجام کار مین بہتر ہے یا اس جہان اور اُس جہان مین بہتر ہے تو اُسکو میرے لئے مُہیا کر اور میرے حق مین اُسکو آسان کر پھر اُسمین مجھکو برکت عنایت کر اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دین اور زندگی اور انجام کار مین بُرا ہے یا اِس جہان اور اُس جہان مین بُرا ہے تو اُسکو مجھ سے ہٹا دے اور مجھکو اُس سے پھیر دے اور میرے لئے مہیا کر بھلائی جہان کہین ہو پھر مجھکو اُس سے راضی کر نقل کیا اسکو بخاری اور چارون نے **ف** جب قصد کرے کسی کام کا یعنی ایسا کام کہ مباح ہو اور اُسکے کرنے نکرنے مین اُسکو تردد ہو مثلاً سفر اور تعمیر اور نکاح وغیرہ لیکن معمولی کامون مین مثل کھانے پینے وغیرہ کے استخارہ نچاہیے اسیطرح واجب اور مستحب کے کرنے مین اور حرام اور مکروہ کے چھوڑنے مین استخارہ نکیا جائے اور استخارہ پڑھنے سے جو بات اُسکے حق مین مناسب ہوگی اُسپر دل جم جائیگا اور سوائے فرض کے دوگانہ پڑھے یعنی دو رکعتین نفل پس اگر سنتون معمولی کی دو رکعت یا تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضوء پڑھکر دعا کریگا تب بھی جائز ہے لیکن اولی یہی ہے کہ دو رکعتین جدی پڑھے اور جس وقت چاہے مکروہ وقتون کے سوا اور جونسی سورت چاہے پڑھے اور بعض روایتون مین قلیا اور قل ہو اللہ آئی ہے اور احیاء العلوم مین اسیطرح ہے اور اگلے علما سے بھی یہی منقول ہے اور او عاجل امری مین حافظ ابن حجر نے لفظ او راوی کا شک لکھا ہے یعنی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فرمایا ان تینون لفظون کے عوض عاجل امری وآجلہ فرمایا اور ہذا الامر سے مراد وہ کام ہے جو اُسکو درپیش ہو اور جسکے کرنے نکرنے مین مثل سفر وغیرہ کے متردد ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہذا الامر کہکر اپنی حاجت دل سے یا زبان سے ذکر کرے واللہ اعلم کذا ذکرہ الفخر اور ایک روایت مین بعد ذکر کرنے ابتداء دعا کے یون آیا ہے۔

اِنْ كَانَ خَيْرًا فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَادِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ شَرًّا فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَادِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَقَدِّرْ لِيَ الْخَيْرَ وَرَضِّنِيْ بِهٖ **حب مص** اگر یہ کام بہتر ہو میرے دین او آخرت اور زندگی اور انجام کار مین تو اُسکو میرے لئے مہیا اور آسان کر اور اُسمین مجھکو برکت دے اور اگر یہ کام بُرا ہو میرے دین او آخرت اور زندگی اور انجام کام مین تو اُسکو مجھسے ہٹادے اور مجھکو اُس سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی مہیا کر اور مجھکو اُس سے راضی کر نقل کیا اسکو ابن حبان اور ابن ابی شیبہ نے۔ اور ایک روایت مین بعد ان کان کے یون آیا ہے خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَخَيْرًا لِّيْ فِيْ مَعِيْشَتِيْ

خَيْرًا لِّي فِي عَاقِبَةِ اَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاِنْ كَانَ غَيْرُ ذٰلِكَ خَيْرًا لِّي فَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ
مَا كَانَ وَرَضِّنِي بِقَدَرِكَ حب یعنی اگر کارمطلب میرے لئے بہتر ہو میرے دین مین اور بہتر ہو میری زندگی مین
اور اچھا ہو میرے انجام کار مین تو اسکو میرے لئے مہیا کر جہان کہین ہو اور اپنی تقدیر پر مجھکو راضی کر نقل کیا اسکو ابن حبان نے اور ایک
روایت مین یون ہے خَيْرًا لِّي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَعَاقِبَةِ اَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَاِنْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لِلْاَمْرِ الَّذِي
يُرِيدُ شَرًّا لِّي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَعَاقِبَةِ اَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي ثُمَّ اقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ اَيْنَمَا كَانَ لَا حَوْلَ وَ
لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ حب یعنی اگر ہو وہ کام میرے حق مین بہتر میرے دین اور زندگی اور انجام کار مین تو اسیکا حکم میرے لئے
کر اور اسکو میرے واسطے آسان کر اور اگر فلان امر یعنی وہ کام جسکو استخارہ کرنے والا چاہتا ہے میرے حق مین برا ہو میرے دین اور
زندگی اور انجام کار مین تو اسکو مجھسے ہٹا دے اور میرے لئے بھلائی کو حکم کر جہان کہین ہو نہین ہے بچنا گناہون سے اور نہ
قوت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے نقل کیا اسکو ابن حبان نے فقیر کہتا ہے کہ اس روایت مین امر مطلوب کا اشارہ کذا وکذا کو پڑھتے
اسجگہ اپنے کارمطلوب کا ذکر کرے اور آخر کو لاحول ولا قوۃ الا باللہ زائد ہے پہلی روایتون مین نہین تھا اور ایک روایت مین
بعد استقدرک بقدرتک کے یون آیا ہے وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهُمَا بِيَدِكَ لَا يَمْلِكُهُمَا اَحَدٌ سِوَاكَ
فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا الْاَمْرُ الَّذِي يُرِيدُهُ
خَيْرًا لِّي فِي دِينِي وَفِي دُنْيَايَ وَعَاقِبَةِ اَمْرِي فَوَفِّقْهُ وَسَهِّلْهُ وَاِنْ كَانَ غَيْرُ ذٰلِكَ خَيْرًا لِّي فَوَفِّقْنِي لِلْخَيْرِ
حَيْثُ كَانَ ک اور تجھ سے سوال کرتا ہون تیرے فضل و رحمت کو یہ دونو تیرے قبضۂ قدرت مین ہین کوئی ان دونو کا مالک سوا
تیرے نہین کہ تو جانتا ہے اور مین نہین جانتا اور تو قدرت رکھتا ہے اور مین نہین رکھتا اور تو غیب کی باتین زیادہ جانتا ہے یا اللہ اگر
یہ کام یعنی وہ کام جسکو استخارہ کرنیوالا چاہتا ہے بہتر ہو میرے لئے میرے دین اور دنیا اور انجام کار مین تو اسکی توفیق دے اور اسکو
آسان کر اور اگر اس کام کے سوا میرے حق مین بہتر ہو تو مجھکو بہتری کی توفیق دے جہان ہو نقل کیا اسکو بزار نے فَاِنْ كَانَ
زِوَاجًا فَلْيَكْتُمِ الْخِطْبَةَ ثُمَّ لْيَتَوَضَّأْ فَيُحْسِنْ وُضُوءَهُ ثُمَّ لْيُصَلِّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ لْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَيُمَجِّدْهُ ثُمَّ
لْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ فَاِنْ رَاَيْتَ اَنَّ فِي فُلَانَةَ وَيُسَمِّيهَا
بِاسْمِهَا خَيْرًا لِّي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِي فَاقْدُرْهَا لِي وَاِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا مِّنْهَا لِي فِي دِينِي وَاٰخِرَتِي
فَاقْدُرْهَا لِي حب مس اور اگر جس کام کے لئے استخارہ کرتا ہے نکاح کرنا ہو تو چاہئے کہ منگنی کو پوشیدہ کرے پھر اچھی طرح
وضو کرے پھر نماز پڑھے جسقدر کہ خدا نے اسکے لئے مقدر کی ہو پھر اللہ تعالی کی تعریف کرے اور اسکو بزرگی سے یاد کرے پھر یہ دعا
پڑھے اللہم انک تقدر الخ یعنی یا اللہ تو قادر ہے اور مین قادر نہین ہون اور تو جانتا ہے اور مین نہین جانتا اور تو پوشیدہ باتون
کا زیادہ جاننے والا ہے اگر تو یہ جانتا ہے کہ فلان عورت کے نکاح کرنے مین اور لفظ فلان کی جگہ اس عورت کا نام لے جس سے
نکاح منظور ہے میرے حق مین بہتری ہے میری دین اور دنیا اور آخرت مین تو اس سے نکاح کرنا میرے لئے نصیب کر
اور اگر اس عورت کے سوا میرے حق مین بہتر ہو میرے دین اور آخرت مین تو اس دوسری کو میرے لئے نصیب کر نقل کیا

استخارۂ نکاح

اسکو ابن حبان حاکم نے ف نماز پڑھے جسقدر اللہ نے مقدر کی اس سے یہ مراد ہے کہ جسقدر ہو سکے پڑھے اور ادنی یہ ہے کہ
دو رکعتین پڑھے پہلی رکعت مین الحمد کے بعد قل یا اور دوسری مین قل ہو اللہ اور بعضون نے کہا کہ پہلی رکعت مین یہ آیۃ پڑھے
وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امراً ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالاً مبیناً اور
دوسری مین یہ پڑھے وربک یخلق ما یشاء ویختار ما کان لہم الخیرۃ سبحان اللہ وتعالی عما یشرکون وربک یعلم ما تکن صدورہم
وما یعلنون وہو اللہ لا الٰہ الا ہو لہ الحمد فی الاولی والآخرۃ ولہ الحکم والیہ ترجعون۔ اور اس حدیث مین جو دوسری جگہ لفظ دنیا کی
نہین فرمایا تو شاید یہ اشارہ ہے کہ دین والی عورت دنیا والی سے بہتر ہے یعنی جو عورت تقوی رکھتی ہو اور اسکو دین پر
تقویت کی باعث ہو تو وہ اُس عورت سے بہتر ہے جو خوبصورت ہو اور تقوی نہ رکھتی ہو ع و فخر فقیر کہتا ہے کہ منگنی کے
چھپانے مین یہ حکمت ہے کہ ظاہر کرنیکی صورت مین لوگ مختلف رائین دینگے تو شاید لوگون کی رائے سے دل مین تذبذب ہو
اور بعد استخارہ کے کسی طرف نہ جھکے واللہ اعلم مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ اِسْتِخَارَتُهُ اللّٰهَ وَمِنْ شِقْوَتِهٖ تَرْكُهُ اِسْتِخَارَةَ
اللّٰهِ حم ش ت آدمی کی نیک بختی کی بات ہے اللہ سے بہتری چاہنی اور اُسکی بدبختی کی بات ہے اللہ تعالی سے خیر کا
طلب نکرنا نقل کیا اسکو حاکم ترمذی نے ف استخارہ کے معنی اللہ تعالی سے فیض مانگنے کے ہین چنانچہ اوپر کی حدیثون مین
مذکور ہوا۔ اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استخارہ کی دعا صحابہ کرام کو ایسی طرح تعلیم فرماتے جیسے
قرآن کی سورتین اُنکو تعلیم کرتے تھے اور جامع الاصول مین یہ روایت ہے کہ جس کسی نے اللہ سے استخارہ کیا وہ ہرگز زیانکار نہوا
اور جسنے شورہ کیا اُسنے ندامت نہ اُٹھائی اور جسنے معیشت مین میانہ روی کی وہ فقیر نہ ہوا اور حضرت انس رض سے روایت ہے
کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو یہ ارشاد فرمایا کہ اے انس جب تو کسی کام کا قصد کرے اُسکے لئے سات بار اللہ تعالی سے استخارہ
کر پھر دیکھ کہ تیرے دلمین کیا القا ہوا اور اُسی پر جرأت کر کہ وہی بہتر ہوگا اور ایک روایت مین مختصر استخارہ یون آیا ہے اللہم خرلی
واخترلی ولا تکلنی الی اختیاری یعنی یا اللہ تو میرے لئے خیر چھانٹ دے اور میرے لئے پسند کر یعنی جس بات کو تو میرے حق
مین مناسب سمجھے اور مجھکو میرے اختیار کے حوالے مت کر کذا ذکرہ الفخر وَاِنْ تَوَلّٰی عَقْدًا فَخُطْبَتُهٗ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ
وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ
لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ
بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا
يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ اَلْاٰيَةَ عہ مس عو اور اگر متولی ہو عقد نکاح کا یعنی کسیکا نکاح
باندھنا چاہے تو نکاح کا خطبہ یہ ہے الحمد للہ نحمدہ الخ یعنی سب تعریف اللہ کو ہے اُسکی ہم تعریف کرتے ہین اور اُس سے مدد
چاہتے ہین اور اُس سے بخشش مانگتے ہین اور ہم اُسکی پناہ مانگتے ہین اپنے نفسونکی برائیون اور اپنے عملون کی خرابیون سے جسکو

خدا راہ دکھا وے کوئی اُسکا گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو وہ گمراہ کرے کوئی اُسکا راہ دکھانے والا نہین اور مین گواہی دیتا ہون
کہ کوئی معبود سوا خدا کے نہین وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین - اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے
اور رسول ہین یا ایہا الناس اتقوا الآیۃ یعنی اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو جسنے تمکو ایک جان سے یعنی حضرت آدم علیہ السلام
سے پیدا کیا اور اُس سے اُسکا جوڑا بنایا یعنی حضرت حوا علیہا السلام اور اُن دونون سے بہت سے مرد اور عورتین پھیلائین اور
خدا سے ڈرو جسکے نام سے آپسمین مانگتے ہو اور ناتا کاٹنے سے ڈرو یعنی آپسمین محبت رکھو کہ اللہ تمپر نگہبان ہے یعنی تمہاری سب
باتون اور احوال پر مطلع ہے - آیۃ یا ایہا الذین امنوا الآیۃ اے ایمان والو خدا سے ڈرو اُس سے ڈرنیکا حق اور ہرگز نمرو مگر ایسی
حالت مین کہ تم مسلمان ہو یعنی ہمیشہ اسلام پر قایم رہو یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا الآیۃ یعنی اے ایمان والو اللہ سے ڈرو
اور ٹھیک بات کہو یعنی جھوٹ نہ بولا کرو خدا تعالی تمہارے لئے تمہارے عمل سنوار یگا آخر آیت تک نقل کیا اِسکو چارون نے
اور حاکم ابو عوانہ نے **ف** اخیر کی آیت باقی یون ہے ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما یعنی اور اللہ تعالی
تمہارے گناہ بخشیگا اور جو کوئی اللہ اور اُسکے رسول کی اطاعت کریگا تو وہ مراد کو پہونچیگا بڑی کامیابی کو ان تینون آیتون
کو پڑھکر نکاح کرنے والا ایجاب وقبول کرائے یعنی دولہا سے یون کہے کہ فلان عورت نے اِتنے روپیون کے عوض اپنا نفس
تیری زنی اور زوجیت مین دیا تونے قبول کیا دولہا کہے کہ مین نے قبول کیا اور الفاظ ایجاب وقبول کو دو گواہونکا بھی
سننا شرط ہے بغیر دو گواہونکے کہ دو مرد ہون نکاح درست نہ ہوگا اور پہلی آیۃ مین جو فرمایا کہ جسکے نام سے تم آپسمین مانگتے
ہو اسکے معنی کہ ایک دوسرے سے بذریعہ اُسکے نام بزرگ کی آپسمین قسم دیتے ہو **فخرج** اور ایک روایت مین بعد لفظ
ورسولہ کے جو شہادتین مین ہے اسقدر زیادہ آیا ہے اَرۡسَلَهٗ بِالۡحَقِّ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا بَيۡنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنۡ
يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَقَدۡ رَشَدَ وَمَنۡ يَّعۡصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفۡسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيۡئًا **د** یعنی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم خدا کے بندے اور رسول ہین اللہ نے اُنکو حق کے ساتھ بھیجا کہ خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے ہین قیامت
کے عذاب سے یعنی اُس سے متصل جو شخص خدا تعالی اور اُسکے رسول کی پیروی کرے اُسنے سیدھی راہ پائی اور جو کوئی اللہ
اور رسول کی نافرمانی کرے وہ اپنی ہی جان کو نقصان پہونچاتا ہے نقل کیا اسکو ابو داؤد نے اور ایک روایت مین بعد
پہلی دعا کے یہ دعا پڑھنی آئی ہے وَنَسۡاَلُ اللّٰهَ اَنۡ يَّجۡعَلَنَا مِمَّنۡ يُّطِيۡعُهٗ وَيُطِيۡعُ رَسُوۡلَهٗ وَيَتَّبِعُ رِضۡوَانَهٗ
وَيَجۡتَنِبُ سَخَطَهٗ فَاِنَّمَا نَحۡنُ بِهٖ وَلَهٗ **مود** اور ہم اللہ سے یہ مانگتے ہین کہ ہمکو اُن لوگون مین کرے جو اللہ کی
اطاعت اور اُسکے رسول کی اطاعت کرتے ہین اور اُسکے غضب سے بچتے ہین یعنی ایسی چیزون سے اجتناب کرتے
ہین کہ اُسکے غصہ کی سبب ہون کیونکہ ہم اُسی سے قایم ہین اور اُسیکے مطیع ہین - نقل کیا اِسکو موقوفاً ابو داؤد نے *
وَيَقُوۡلُ لِمَنۡ تَزَوَّجَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ **خ مر** اور ناکح سے یہ الفاظ کہے بارک اللہ لک یعنی اللہ تعالی تجھکو برکت
دے یعنی اولاد پیدا ہو نقل کیا اِسکو بخاری مسلم نے وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيۡكَ وَجَمَعَ بَيۡنَكُمَا فِيۡ خَيۡرٍ **عہ حب مس** اور اللہ برکت دے تجھپر اور تم دونو مین اتفاق دے خیر مین - نقل کیا اِسکو چارون نے اور ابن حبان حاکم نے

دولہا کیلئے دعا کا بیان

فقیر کہتا ہے کہ مشکوٰۃ کی روایت مین علیکما ہے اور یہی مناسب ہے اگلی ضمیر جمع بینکما سے اور فی خیر کے یہ معنی کہ طاعت
اور صحت اور نرمی اور حُسنِ معاشرت اور اچھی عادات کی کثرت مین کذا فی المرقات اَوْ فَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ خ م

ت س یا اِنکے سے یون کہے کہ اب خدا تجھپر برکت اُتارے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی ترمذی نے وَلَمَّا زَوَّجَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَاطِمَةَ وَدَخَلَ الْبَيْتَ فَقَالَ لِفَاطِمَةَ اِئْتِيْنِيْ بِمَاءٍ فَقَامَتْ اِلَى قَعْبٍ فِي الْبَيْتِ فَاَتَتْ فِيْهِ بِمَاءٍ فَاَخَذَهُ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ
لَهَا تَقَدَّمِيْ فَتَقَدَّمَتْ فَنَضَحَ بَيْنَ ثَدْيَيْهَا وَعَلَى رَأْسِهَا وَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ
الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَالَ لَهَا اَدْبِرِيْ فَاَدْبَرَتْ فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيْهَا وَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَ
ذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِمَاءٍ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَلِمْتُ الَّذِيْ يُرِيْدُ فَقُمْتُ
فَمَلَأْتُ الْقَعْبَ مَاءً وَاَتَيْتُهُ بِهِ فَاَخَذَهُ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ تَقَدَّمْ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِيْ وَبَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ
قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُعِيْذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَالَ اَدْبِرْ فَاَدْبَرْتُ فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيَّ
وَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُعِيْذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَالَ ادْخُلْ بِاَهْلِكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْبَرَكَةِ

حب اور جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض کا نکاح حضرت فاطمہ زہرا رض سے کیا تو آپ حضرت علی مرتضی رض کے
گھر مین تشریف لیگئے اور حضرت زہرا سے فرمایا کہ میرے پاس پانی لاؤ حضرت فاطمہ رض ایک کاسۂ چوبین کے پاس جو گھر مین
تھا گئین اور اُسمین پانی لائین آپنے اُس پیالہ کو لیا اور اُسمین کلی ڈالی پھر حضرت فاطمہ کو فرمایا کہ آگے آؤ وہ آگے آئین
آپنے پانی اُنکے سینے اور سر کے درمیان چھڑکا اور دعا مانگی کہ یا اللہ مین تیری پناہ مین دیتا ہون فاطمہ اور اُسکی اولاد کو
شیطان مردود سے پھر آپنے اُنکو فرمایا کہ پیٹھ پھیرو اُنہون نے پیٹھ پھیری آپنے اُنکے دونو مونڈھون کے درمیان پانی ڈالا
اور دعا مانگی کہ یا اللہ مین پناہ مین دیتا ہون فاطمہ رض اور اُسکی اولاد کو شیطان مردود سے پھر آپنے فرمایا کہ میرے پاس پانی
لاؤ حضرت علی مرتضی رض کہتے ہین کہ مین نے آپکا مقصد سمجھ لیا یعنی مین نے جان لیا کہ میرے ساتھ بھی آپ وہی معاملہ کرینگے
جو فاطمہ رض کے ساتھ کیا تو مین اُٹھ کھڑا ہوا اور پیالہ پانی سے بھر کر حضرت کے پاس حاضر کیا آپنے پیالہ لیا اور اُسمین کلی ڈالی
پھر فرمایا کہ آگے آؤ اور میرے سر اور سینے پر پانی ڈالا اور دعا مانگی یا اللہ مین پناہ مین دیتا ہون اُسکو اور اُسکی اولاد کو شیطان
مردود سے پھر فرمایا کہ پیٹھ پھیرو مین نے پیٹھ پھیری آپنے میرے دونو شانون کے درمیان پانی ڈالکر فرمایا یا اللہ مین تیری پناہ
مین دیتا ہون اُسکو اور اُسکی اولاد کو شیطان مردود سے پھر حضرت علی مرتضی کو فرمایا کہ اپنی اہلیہ کے پاس خدا کے نام اور برکت
سے داخل ہو نقل کیا اسکو ابن حبان نے ف حضرت فاطمہ رض کے نکاح کا خطبہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا اور
ایجاب و قبول کیا اور مہر حضرت فاطمہ زہرا رض کا چارسو مثقال چاندی کے تھے جو فی روپیہ بارہ ماشہ کے حساب سے ڈیڑھ سو روپیہ
چہرہ شاہی ہوتے ہین اور حضرت کی بیبیون کا مہر سوائے امّ حبیبہ رض کے اور حضرت کی بیٹیونکا مہر سوائے حضرت فاطمہ زہرا رض کے
اسی مقدار کے قریب تھا یعنی کچھ اوپر ایک سو اکتیس روپیہ اور مہر امّ حبیبہ رض کا چارسو دینار طلائی تھا فخر و شیخ رفیع الدین
فقیہ کہتا ہے کہ مثقال ساڑھے چار ماشے کا ہے اور سات مثقال وزن مین دس درہم کے برابر ہین تو سات مثقال کے

ساڑھے اکتیس ماشے ہوئے اس صورت مین درہم کچھ اوپر تین ماشے کا ہوا اور ازواج مطہرات اور صاحبزادیون کا مہر
پانسو درہم تھا جسکے پندرہ سو پچھتر ۱۵۷۵ ماشے ہوتے ہین اور دہلی کے وزن سے چہرہ دار روپیہ بارہ ماشے کا ہے اس صورت
مین چہرہ شاہی روپیہ سے ایک سو اکتیس روپیہ چار آنہ کا ہوا اور مہر حضرت امّ حبیبہؓ کا چار سو دینار اور ایک دینار دس درہم
کا تو اس حساب سے چار ہزار درہم یعنی بارہ ہزار چار سو ماشے جسکے چہرہ شاہی ایک ہزار پچاس روپے ہوئے اور مہر حضرت
فاطمہ زہراؓ کا چار سو مثقال نقرہ یعنی اٹھارہ سو ماشے جسکے ڈیڑھ سو روپے چہرہ شاہی ہوئے وَاِذَا دَخَلَ بِاَهْلِهٖ اَوِ
اشْتَرٰى رَقِيْقًا فَلْيَاْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا د س اور جب کوئی اپنی بی بی کے پاس آوے یعنی پہلی مرتبہ مرد و عورت
ایک جگہ ہون یا کوئی بردہ خریدے تو چاہیئے کہ اُسکی پیشانی کے بال پکڑے نقل کیا اسکو ابوداود نسائی ابویعلی نے ف
گویا یہ اشارہ ہے اپنے قبض و تصرف مین لانیکا اور ایک روایت مین موئے پیشانی پکڑنے کے بعد یہ دعا پڑھے ثُمَّ لِيَقُلْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ
د ق س ص مس یعنی بال پکڑنے کے بعد یہ دعا پڑھے اللهم انی اسئالک الخ یعنی یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون
اسکی بھلائی اور اُس چیز کی بھلائی کہ تو نے پیدا کیا اُسکو اُس بھلائی پر یعنی اُسکے اعمال و افعال کی بھلائی چاہتا ہون اور
تیری پناہ مانگتا ہون اُسکی برائی سے اور اُس چیز کی برائی سے جسپر تو نے اُسکو پیدا کیا نقل کیا اسکو ابوداود ابن ماجہ نسائی
ابویعلی حاکم نے وَكَذٰلِكَ فِي الدَّابَّةِ وَيَاْخُذُ بِذِرْوَةِ سَنَامِ الْبَعِيْرِ د س ص اور اسیطرح چوپایہ
مین کرے یعنی اگر گھوڑا وغیرہ خریدے تو اُسکی چوٹی پکڑ کر دعا مذکور پڑھے اور اونٹ کے کوہان کی بلندی پکڑے نقل کیا اسکو
ابوداود نسائی ابویعلی نے ف یعنی اگر اونٹ خریدے تو بجائے چوٹی پکڑنے کے کوہان کی بلندی پکڑ کر دعا پڑھے وَكَانَ
اِذَا اشْتَرٰى مَمْلُوْكًا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاجْعَلْهُ طَوِيْلَ الْعُمُرِ كَثِيْرَ الرِّزْقِ مو مص اور حضرت ابن
مسعودؓ جب کوئی غلام خریدتے تو یہ دعا پڑھتے اللهم بارک لی الخ یعنی یا اللہ تو میرے لیے اسمین برکت دے اور اُسکو بڑی عمر
والا بہت رزق والا کر نقل کیا اسکو موقوفاً ابن ابی شیبہ نے ف کثیر الرزق کے دوسرے معنی یہ ہین کہ زیادتی رزق کا سبب
کر یعنی خوب کماوے کذا ذکر الفخر وَاِذَا اَرَادَ الْجِمَاعَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ
مَا رَزَقْتَنَا ع اور جب کوئی ہم بستر ہونیکا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے بسم اللہ اللهم جنبنا الخ یعنی مین یہ کام کرتا ہون اللہ کے
نام سے تو ہمکو شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اُس چیز سے علیحدہ رکھ جسکو تو ہمین نصیب کرے یعنی اولاد نقل کیا اسکو
صحاح ستہ مین ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی صحبت کے وقت یہ دعا پڑھیگا تو اگر لڑکا پیدا ہوگا شیطان
اُسکو کبھی ضرر نکریگا یعنی اُسکے دین پر کبھی مسلط نہوگا اور نہ اُسکی مضرت اُسکے حق مین ظاہر ہوگی ع فَاِذَا اَنْزَلَ قَالَ اَللّٰهُمَّ
لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ نَصِيْبًا مو مص اور جب اُسکو انزال ہو تو یہ دعا پڑھے اللهم لا تجعل الخ یعنی یا
اللہ تو شیطان کے لئے حصہ مت کر اُس چیز مین جو تو نے مجھکو نصیب کی نقل کیا اسکو موقوفاً ابن ابی شیبہ نے فقیر کہتا ہے
کہ کئی بار یہ امتحان کیا گیا کہ جس شخص کی اولاد نہ ہوتی تھی اُسنے پہلی دعا وقت جماع کے اور دوسری بعد انزال کے پڑھی تو

بیان بیوی کے ملنے کا بیان اور لونڈی غلام خریدنے کا بیان جانور خریدنے کا بیان صحبت کے وقت کا بیان

بچہ کے کان مین اذان وغیرہ کہنے کا بیان

تو اللہ تعالیٰ نے اُسکو اولاد عنایت کی وَاِنْ اُتِیَ بِمَوْلُوْدٍ اَذَّنَ فِیْ اُذُنَیْہِ حِیْنَ وِلَادَتِہٖ د ت اور اگر بچہ پیدا ہو تو
اُسکے کان مین اذان کہے اُسکے پیدا ہونے کے وقت نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی نے ف مستحب یہ ہے کہ داہنے کان
مین اذان کہے اور بائین مین تکبیر چنانچہ امام حسن رض نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے یہان
بچہ پیدا ہوا اور اُسکے داہنے کان مین اذان اور بائین مین تکبیر کہے تو اُسکو ام الصبیان ضرر نکریگی یعنی مرگی اور پیدا ہونے کے
وقت اذان کہنی سنت ہے اور جامع الاصول مین رزین کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام
حسن ابن علی مرتضیٰ رض کے کان مین جب وہ پیدا ہوے سورۂ اخلاص پڑھے اور خرما چبا کر تالو مین لگایا اور علما نے کہا ہے
کہ بچہ کے کان مین یہ کہنا مستحب ہے انی اعیذک وذریتک من الشیطان الرجیم کذا قال الفخر وَوَضَعَہٗ فِیْ حِجْرِہٖ وَحَنَّکَہٗ
بِتَمْرَۃٍ وَدَعَالَہٗ وَبَرَّکَ عَلَیْہِ خ م اور بچہ کو اپنی گود مین رکھے اور خرما سے اُسکی تحنیک کرے اور اُسکے حق مین دعا کرے
اور اُسپر دعاے برکت کرے یعنی بارک اللہ علیک یا علیہ کرے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے ف تحنیک اسکو کہتے ہین کہ
کھجور یا کوئی اور مٹھائی چبا کر لڑکے کے تالو مین لگا دے کھجور سے تحنیک کرنی پیدا ہونے کے وقت سنت ہے اور کھجور نہ ملے تو کوئی
اور میٹھی چیز لگا دے اور مستحب یہ ہے کہ لگانیوالا نیک بخت ہو کذا ذکرہ الفخر

بچہ کے نام رکھنے اور عقیقہ کا بیان

وَاَمَرَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَسْمِیَۃِ الْمَوْلُوْدِ
یَوْمَ سَابِعِہٖ وَوَضْعِ الْاَذٰی عَنْہُ وَالْعَقِّ ت اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بچہ کے نام رکھنے کا ساتوین دن
یعنی اُسکے پیدا ہونے سے اور حکم کیا اُس سے ایذا دہندہ چیز کے دور کرنیکا اور حکم کیا عقیقہ کرنیکا نقل کیا اسکو ترمذی نے ف
ایذا دہندہ چیز سے یہ غرض ہے کہ بچہ کا سر منڈا دے اور نہلا دے کہ میل وغیرہ جو پیدا ہونیکے وقت لگ رہا ہے ساتوین دن
اُس سے دور ہو جاوے اور نیز ساتوین دن عقیقہ کرے کہ امام مالک رح اور امام شافعی رح کے نزدیک سنت ہے اور امام اعظم رح کے نزدیک
مستحب یا مباح ہے اور عقیقہ کی شرط وہی ہے جو قربانی کی ہے یعنی بکرا یا بکری دو دانت سے کم نہو اور پسر کے لئے دو بکرے کرنے
اور لڑکی کے لئے ایک مستحب ہے اور بہتر یہ ہے کہ عقیقہ کی ہڈی نہ توڑے بند کی جگہ سے کاٹ کر پکا دے اور مستحب ہے کہ تھوڑا گوشت
میٹھا بھی پکا دے اور اختیار ہے کہ گوشت کو تقسیم کر دے یا گھر مین پکا کر اپنے اہل کو کھلا دے فخر وع

لڑکے کے تعویذ کا بیان

وَتَعْوِیْذُ الطِّفْلِ
اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ خ ع د اور لڑکے
کا تعویذ یہ ہے اعوذ بکلمات اللہ الخ یعنی مین پناہ مانگتا ہون اللہ کے پورے کلمون کی ہر شیطان کی برائی اور کاٹنے والے
زہریلے کی برائی سے یعنی جسکے کاٹنے سے مر جاوے اور ہر لگجانیوالے کی نظر کی برائی سے نقل کیا اسکو بخاری اور چارون نے
اور بزار نے ف اس تعویذ کو پڑھکر بچہ پر دم کرین یا لکھکر گلے مین ڈالین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین رض پر انہین
کلمات کو دم کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارے باپ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل حضرت اسحٰق علیہما السلام
کو انہین کلمات سے تعویذ کرتے تھے کذا ذکرہ الفخر

بچہ کے بولنے کا بیان جب بولنے لگے

وَاِذَا اَفْصَحَ الْوَلَدُ فَلْیُعَلِّمْہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ی اور جب لڑکا
بولنے لگے تو چاہئے کہ اُسکو سکھاوے لا الٰہ الا اللہ نقل کیا اسکو ابن سنی نے ف شرعۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ جب
لڑکا بولنے لگے اول اُسکو کلمہ توحید سکھاوے بعد اُسکے یہ آیت تعلیم کرے تعالی اللہ الملک الحق لا الٰہ الا ہو رب العرش الکریم

باب رخصت کرنے کے بیان

كذا ذكر الفقهر وَكَانَ اِذَا اَفْصَحَ الْوَلَدُ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَّمَهُ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا الْاٰيَةَ

ی اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کوئی لڑکا عبد المطلب کی اولاد مین سے بولنے لگتا تو آپ اُسکو یہ آیت سکھاتے وقل الحمد للہ الآیۃ یعنی تو کہہ کہ سب تعریف اُس خدا کو ہے جسنے نہین بنایا بیٹا پوری آیت تک نقل کیا اسکو ابن سنی نے

ف باقی آیت یہ ہے ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولیٌّ من الذل وکبرہ تکبیرا یعنی اور اُسکا کوئی شریک بادشاہت مین نہین اور اُسکے لئے کوئی دوست ذلت سے بچانے والا نہین اور اُسکی بُرائی بیان کر بڑا کہنے سے اِضْرِبُوْهُ عَلَى الصَّلٰوةِ لِسَبْعٍ وَاَعْزِلُوْا فِرَاشَهُ لِتِسْعٍ وَزَوِّجُوْهُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَلْيُجْلِسْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ لْيَقُلْ لَا جَعَلَكَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِتْنَةً ی مارو فرزند کو نماز نہ پڑھنے پر جب وہ سات برس کا ہو جائے یعنی اُسکو نماز پڑھنے کے لئے یا ترک نماز پہ تعزیر دو کہ نماز کا عادی ہو اور اُسکا بستر جدا کرو یعنی مان اور بہن اور دوسرے رشتہ دارون سے جب وہ نو برس کا ہو جاوے اور اُسکا نکاح کرو جب سترہ برس کو پہونچے جب متولّی فرزند کا یہ طریق بجالائے تو چاہئے کہ فرزند کو اپنے آگے بٹھا کر یہ کہے کہ اللہ تعالے تجھکو میرے حق مین آزمائش اور گمراہی کا موجب نکرے نقل کیا اسکو ابن سنی نے ف یہ اشارہ ہے آیۂ کریمہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ کی طرف یعنی تمہارے مال اور اولاد آزمائش کی چیز ہے اسلیئے یون دعا کی کہ اسکو فتنہ کا باعث مت کر بلکہ نیکبخت اور ہمارا مطیع کر کہ اُنکے سبب سے ہم گنہگار نہ ہون ع وَاِنْ كَانَ سَفَرًا صَافَحَ وَقَالَ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ س د ت مس حب اور اگر سفر والا یعنی مسافر ہو تو مقیم اُس سے مصافحہ کرے اور یہ دعا پڑھے استودع اللہ الخ یعنی مین سونپتا ہون اللہ کو تیرا دین اور تیری امانت اور تیرا آخری عمل یعنی خاتمہ بخیر ہو نقل کیا اسکو نسائی ابوداود ترمذی حاکم ابن حبان نے ف امانت سے مراد مال ہے یا اہل اور اولاد یا تمام امور دنیوی کذا ذکر الفقہر اور ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہے وَاَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ س اور مین تجھپر سلام کہتا ہون یعنی تیرے حق مین دعا کرتا ہون دنیا اور آخرت کی سلامتی کی نقل کیا اسکو نسائی نے وَيَقُوْلُ لِمَنْ يُوَدِّعُهُ اَسْتَوْدِعُكَ اَوْ اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا تَخِيْبُ اَوْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ ی طب اور مسافر اُس شخص سے کہے جو اُسکو رخصت کرتا ہے یعنی مقیم سے استودعک اگر ایک ہو یا استودعکم الخ اگر بہت ہون یعنی مین تجھکو یا تمکو سونپتا ہون اُس خدا کو کہ سلامت رہتی ہین یا تلف نہین ہوتین اُسکے پاس امانتین یعنی ایک روایت مین بجائے لاتخیب کے لاتضیع آیا ہے نقل کیا اسکو ابن سنی نے اور طبرانی نے کتاب الدعا مین وَمَنْ قَالَ لَهُ اُرِيْدُ السَّفَرَ فَاَوْصِنِيْ قَالَ لَهُ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَاِذَا وَلّٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ ت س ق اور جو کوئی مقیم سے کہے کہ مین سفر کیا چاہتا ہون مجھکو کچھ نصیحت کر تو مقیم اُسکو یہ کہے کہ اپنے اوپر خدا کا تقویٰ لازم کر یعنی شرک اور گناہ نکر تا کہ خدا کے عذاب سے بچا رہے اور ہر بلندی پر اللہ اکبر کہنا لازم کر اور جب مسافر پیٹھ پھیرے تو مقیم یہ دعا پڑھے اللہم اطو الخ یعنی یا اللہ راہ کی درازی اُسکے لئے طے کر یعنی راہ کو قریب کر اور سفر کی مشقت اُسپر آسان کر نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ نے زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ ت مس جَعَلَ اللّٰهُ التَّقْوٰى زَادَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ

وَوَجَّهَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا تَوَجَّهْتَ **دط** اور ایک روایت مین ہے کہ مقیم یون کہے زودک اللہ الخ یعنی اللہ تجھکو پرہیزگاری عنایت کرے اور تیرے گناہ بخشے اور تیرے لئے بھلائی یعنی دنیا اور آخرت کی بھلائی کی توفیق دینی آسان کرے جہان کہین تو رہے اس روایت کو ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور ایک روایت مین یون دعا آئی ہے جعل اللہ الخ یعنی اللہ تعالی تقوے کو تیرا توشہ بنا دے اور تیرے گناہ معاف کرے اور تیرے لئے بھلائی پیش کرے جہان تو متوجہ ہو اس روایت کو بزار اور طبرانی نے نقل کیا **ف** ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین سفر کیا چاہتا ہون مجھکو کچھ توشہ مرحمت ہو یعنی آپ دعا کرین کہ اسکی برکت بجائے سفر کے توشہ کے ہو یا توشہ سے مراد خرچ راہ ہے آپنے فرمایا زودک اللہ التقوی یعنی خدا تجھکو تقوی نصیب کرے جو راہ آخرت کا خرچ ہے اسنے عرض کیا کہ کچھ زیادہ دیجیے آپنے فرمایا غفر ذنبک یعنی خدا تیرے گناہ معاف کرے پھر اسنے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون کچھ اور دیجیے آپ نے فرمایا ویسر لک الخیر حیث ما کنت یعنی تیرے لئے بھلائی کو آسان کرے جہان کہین تو رہے کذا ذکر الفخر وَاِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّتِهٖ بِتَقْوَى اللهِ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوْا بِسْمِ اللهِ وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا **م عه** اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسیکو بڑے یا چھوٹے لشکر پر حاکم مقرر کرتے تو خاص اسکے حق مین خدا سے ڈرنے کی نصیحت فرماتے اور نیز ساتھ کے مسلمانون سے بھلائی کرنیکی نصیحت کرتے یعنی ان لوگون پر شفقت اور مہربانی رکھنا پھر فرماتے کہ خدا کے نام سے جہاد کرو اور غنیمت مین خیانت نکرو اور نہ عہد توڑو اور نہ مثلہ مت کرنا یعنی کافرون کے ناک کان وغیرہ کاٹکر مت چھوڑنا اور بچون کو مت مارنا نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے ۔ اور ایک روایت مین ارشاد شریف یون آیا ہے ۔ اِنْطَلِقُوْا بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ وَلَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا فَانِيًا وَّلَا طِفْلًا وَّلَا صَغِيْرًا وَّلَا امْرَاَةً وَّلَا تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ **د** یعنی خدا کے نام سے برکت چاہتے ہوے اللہ کی مدد سے اور دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جاؤ اور کسی شیخ فانی کو اور نہ دودھ پیتے بچہ کو اور نہ چھوٹے اور نہ عورت کو قتل کرو اور مال غنیمت مین خیانت نکرو اور اپنی اپنی لوٹ کو جمع کرو اور آپس کے معاملے درست رکھو اور احسان کرو کہ خدا تعالی نیک کارونکو دوست رکھتا ہے نقل کیا اسکو ابو داود نے **ف** شیخ فانی کو مت مارو یعنی جو لڑائی کی قوت نرکھتا ہو اور نہ صلاح و تدبیر بتائے اور اگر تدبیر یا انتظام مین شریک ہو تو قتل کیا جاوے اور اسیطرح جو عورت لڑنے والی یا فتنہ انگیز ہو اسکا قتل جائز ہے ایسا ہی چھوٹے لڑکے کا حال ہے کہ اگر سردار ہو اور اسکو معرکہ مین لائے ہون اور اسکے قتل سے کافرون کی کسر شان ہو تو اس کا مارنا درست ہے اور احسان کرنے سے یہ غرض ہے کہ ہر شخص کے ساتھ اگرچہ کافر ہو نیکی کرو کافر سے نیکی اسکے لائق کیجیے جیسے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو پس اسکے حق مین یہی احسان ہے اور اپنی اپنی لوٹ جمع کرنا یعنی اسمین تصرف نکرنا لیکن جو چیز کھانے پینے کی قسم ہو کر رہنے سے بگڑ جاوے اور سپاہی کو اسکی حاجت بھی ہو تو خرچ کرنیکا مضائقہ نہین کذا ذکر الفخر ۔ وَاِذَا مَشٰى مَعَهُمْ قَالَ انْطَلِقُوْا عَلَى اسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اَعِنْهُمْ **مص** اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لشکر کے ساتھ یعنی رخصت کے لئے چلتے تو یون فرماتے کہ چلو

اعتماد کئے ہوے خدا کی ذات پر یا اللہ اُسکی مدد کر۔ نقل کیا اسکو حاکم نے وَاِذَا اَرَادَ سَفَرًا قَالَ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَسِیْرُ ۲ اور جب کوئی سفر کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے اللھم بک اصول الخ یعنی یا اللہ تیری قوت سے مین حملہ کرتا ہون اور تیرے ہی مدد سے مین حیلہ کرتا ہون یعنی دشمن کے مکر دفع کرنیکا اور تیرے ہی مدد سے چلتا ہون نقل کیا اُسکو بزار احمد نے وَاِنْ خَافَ مِنْ عَدُوٍّ اَوْ غَیْرِہٖ فَقِرَاءَۃُ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ اَمَانٌ مِّنْ کُلِّ سُوْءٍ مو

اور اگر کوئی کسی دشمن سے ڈرے یا اُسکے سوا دوسری چیز سے یعنی درندہ جانورون یا بیماری یا قرض یا جلنے یا ڈوبنے وغیرہ سے تو پڑھنا سورۂ لایلاف کا ہر بُرائی سے حفاظت کا سبب ہے یہ قول موقوف ہے **ف** یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے موقوف نہین بلکہ ابو الحسن قزوینی رح کا قول ہے جو اولیاء کبار سے ہین اور بڑے صاحب کرامات ہوے ہین ابو طاہر سے روایت ہے کہ مین سفر کیا چاہتا تھا اور اس سفر سے ڈرتا تھا مین سید ابو الحسن شافعی کے پاس حاضر ہو کر اُنسے دعا کا خواستگار ہوا کہ اس غم سے نجات پاؤن اُنہون نے فرمایا کہ جو کوئی سفر کا ارادہ کرے اور دشمن کی طرف سے ڈر اور وحشت رکھتا ہو تو چاہیے کہ لایلاف پڑھے کہ یہ سورہ ہر بلائی سے امان ہے۔ ابو طاہر کہتے ہین مینے اُسکو پڑھا تو کوئی چیز ایذا دہندہ مجھے اب تک پیش نہین آئی کذا ذکرا لفخر۔ مجرب ہے مصنف نے کہا سورۂ لایلاف کا عمل مجرب ہے فَاِذَا وَضَعَ رِجْلَہٗ فِی الرِّکَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ فَاِذَا اسْتَوٰی عَلٰی ظَھْرِھَا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَرَّۃً سُبْحَانَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ د ت س حب ا مس اور جب رکاب مین پاؤن رکھے یا رکاب کے قایم مقام کسی اور چیز مین تو بسم اللہ کہے اور جب سواری کی چیز پر بیٹھ چکے تو الحمد للہ کہکر آیۂ سبحان الذی سخر لنا ہذا سے لمنقلبون تک پڑھے الحمد للہ تین بار اللہ اکبر تین بار لا الٰہ الا اللہ ایکبار سبحانک انی ظلمت الخ کہے یعنی مین تجھکو پاکی یاد کرتا ہون یا اللہ مین نے اپنی جان پر ظلم کیا یعنی گناہ کرنیکی وجہ سے تو تو بخش کہ گناہونکو کوئی نہین بخشتا سوا تیرے اور ترجمہ آیۃ کا یہ ہے کہ پاکی ہے اُس خدا کو جسنے ہمارے لئے اِس جانور کو تابعدار کیا اور ہم اسکی طاقت رکھنے والے نہ تھے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف بیشک رجوع کرنے والے ہین نقل کیا اسکو ابو داود و ترمذی نسائی ابن حبان احمد حاکم نے **ف** حدیث شریف مین آیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر یہ آیت اور دوسرے کلمات پڑھے پھر ہنسے حضرت علی مرتضی رضہ نے اسکا سبب پوچھا آپنے فرمایا کہ تیرا رب اپنے بندے سے خوش ہوتا ہے اور بڑا ثواب دیتا ہے جب بندہ کہتا ہے رب اغفر لی ذنوبی تو اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اُسکے گناہ سوا میرے کوئی نہین بخشیگا پھر علی مرتضی رض بھی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے لئے سوار ہونیکے بعد اسیطرح پڑھکر ہنسے کذا فی المشکوۃ اور جملہ وانا الی ربنا لمنقلبون کو پہلی عبارت سے یہ علاقہ ہے کہ سوار ہونے مین ایک جگہ سے دوسری جگہ انتقال کرنا ہے اور بڑا انتقال پروردگار جل شانہ کی طرف جانا ہے اور نیز سواری خطر اور ہلاکت کی جگہ ہے تو گویا اس بات کا اشارہ ہے کہ سوار کو چاہیے کہ آخری انتقال سے غافل نہ ہو اور خدا کے ملنے کے لئے مستعد اور ہوشیار ہو کر ہوشیار اور باگ کھینچکر چلے کہ انجام کو جنازے کی سواری پر اس جہان فانی سے جانا ہے اُسوقت کو نہ بھولے اور جانے کہ اسی طرح ایک روز

دنیا سے کوچ ہوگا ایسے کام کرون کہ اُس دن روسیاہی ہو غرضکہ اسمین اشارہ ہے کہ ہر حال مین موت کو نہ بھولے کہ موت
کا یاد رکھنا بڑی نعمت ہے اور اُسکی یاد سے بڑا ثواب ملتا ہے یا اللہ ہم سب کو یہ حالت نصیب کر آمین یا رب العالمین
کذا ذکر الفخر فَاِذَا اسْتَوٰى كَبَّرَ ثَلٰثًا وَقَرَأَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا الْاٰيَةَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ
فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَ
كَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ
تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ **م د ت س** اور جب سواری پر سوار ہو چکے تو تین بار اللہ اکبر کہے
اور آیہ سبحان الذی سخر لنا ہذا ساری آیت پڑھے اور یہ دعا مانگے اللہم انا سے لیکر الاہل والولد تک یعنی یا اللہ ہم تجھ سے اس
اپنے سفر مین نیکی اور پرہیزگاری مانگتے ہین اور اُس عمل کا سوال کرتے ہین جس سے تو خوش ہو یعنی جسکو تو قبول کرے - یا اللہ ہم پر
یہ ہمارا سفر آسان کر اور اسکی دوری کو ہمسے طے کر آلہی تو ہی سفر مین ساتھی ہے یعنی سب بلاؤن سے نگہبان اور تو ہی نائب
ہے میرے گھر بار مین یعنی میرے پیچھے تو ہی کارساز اور نگہبان ہے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون سفر کی مشقت اور بری
حالت کے دیکھنے سے یعنی شدت رنج وغم کے باعث نفس کی حالت متغیر ہونے سے اور مراجعت کی بُرائی سے مال اور اہل وعیال
اور اولاد مین یعنی اس سے بھی پناہ مانگتا ہون کہ سفر سے پھر کر اپنے اہل ومال مین نقصان دیکھون اور جب سفر سے لوٹنے
کا ارادہ کرے تو یہی دعا پڑھے اور اُسکے آخر مین اتنا اور زیادہ کرے آئبون تائبون الخ یعنی ہم رجوع کرنے والے ہین توبہ کرنے
والے ہین اپنے پروردگار کے لئے عبادت کرنے والے تعریف کرنے والے ہین - نقل کیا اسکو مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نے
وَاِذَا رَكِبَ مَدَّ اِصْبَعَهٗ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا
بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اَللّٰهُمَّ ازْوِ لَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ **ت س** اور جب سوار ہو اپنی اُنگلی اُٹھاوے یعنی اشارہ توحید کے لئے اور یہ دعا
پڑھے اللہم انت الصاحب الخ یعنی یا اللہ تو رفیق ہے سفر مین اور خلیفہ ہے اہل وعیال مین یا اللہ تو ہمکو محفوظ رکھ اپنی حفاظت
سے اور ہمکو پھیر یعنی ہمارے وطن کی طرف سلامتی سے یا اللہ ہمارے لئے زمین طے کر اور ہمپر سفر کو آسان کر یا اللہ مین تیری
پناہ مانگتا ہون سفر کی مشقت سے اور مراجعت کی بُری حالت سے نقل کیا اسکو ترمذی ونسائی نے مَا مِنْ بَعِيْرٍ اِلَّا
فِيْ ذِرْوَتِهٖ شَيْطَانٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا رَكِبْتُمُوْهَا كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ثُمَّ امْتَهِنُوْهَا لِاَنْفُسِكُمْ
فَاِنَّمَا يَحْمِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ **اط** کوئی اونٹ ایسا نہین ہے جسکی کوہان کی بلندی مین شیطان نہو تو جب تم اُسپر سوار
ہو خدائے غالب اور بزرگ کا نام لو جیسے تمکو خدا نے حکم کیا ہے یعنی آیہ سبحان الذی سخر لنا پڑھو تاکہ شیطان دفع ہو پھر اونٹ کو اپنی خدمت مین لاؤ
کیونکہ سوائے خدائے غالب اور بزرگ کے کوئی سوار نہین کرتا نقل کیا اسکو احمد اور طبرانی نے **ف** جیسے تمکو خدا نے حکم کیا
یعنی نعمت کے یاد کرنیکا اور تسبیح کا اس آیہ مین وجعل لکم من الفلک والانعام ماترکبون لتستووا علی ظہورہ ثم تذکروا نعمة ربکم اذا

استوَیتم علیه وتقولوا سبحان الذی سخر لنا هذا الآیة یعنی اللہ تعالی نے تمہارے لئے کشتیون اور چارپایون سے وہ چیزین
بنائیین جنپر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم اُنکی پیٹھون پر بیٹھو پھر اپنے رب کی نعمت یاد کرو جب اُنپر بیٹھ چکو اور یون کہو سبحان
الذی سخر لنا جسکا ترجمہ پہلے گذرا کذا ذکر الحصن وَيَتَعَوَّذُ فِي السَّفَرِ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ
بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ م ت س ق اور پناہ مانگے سفر
مین سفر کی مشقت اور مراجعت کی بری حالت سے اور نقصان سے بعد زیادتی کے یعنی خواہ اعمال صالحہ مین ہو یا مال اور
اولاد مین اور پناہ مانگے مظلوم کی بددعا سے اور دیکھنے کی بری حالت سے اہل مین اور مال مین یعنی یون دعا کرے اللھم
انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبة المنقلب الخ نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے اَللّٰهُمَّ بَلَاغًا يُبَلِّغُ
خَيْرًا مَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ
فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِ لَنَا الْأَرْضَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ حص ی ایک دعا سفر کی ہے اللھم بلاغا الخ یا اللہ مین تجھسے مانگتا ہون
وسیلہ کہ نیکی کو پہونچا دے یعنی دنیا اور آخرت کی بھلائی کو اور تجھسے بخشش مانگتا ہون اور تیری خوشنودی چاہتا ہون تیرے
ہی ہاتھ مین بھلائی ہے تو ہر چیز پر قادر ہے یا اللہ تو ہی رفیق ہے سفر مین اور خلیفہ ہے اہل مین یا اللہ ہر سفر آسان کر اور ہمارے
لیے زمین طے کر یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون سفر کی مشقت اور مراجعت کی بری حالت سے نقل کیا اسکو ابو یعلی ابن السنی نے

ف بلاغ اور وسیلہ اسکو کہتے ہین کہ جسکے کرنے سے آدمی قرب الہی اور اپنے مطلب کو پہونچے یہان خدا کی بندگی مراد ہے
جسکے سبب سے آدمی نجات پاتا ہے اور اللہ تعالی کا قرب حاصل کرتا ہے ع فقیر کہتا ہے کہ بلاغا اور مغفرت اور رضوانا فعل مقدر کے
منصوب ہین یعنی اسالک بلاغا کذا فی الحرز اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا
فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا ت س ایک دعا یہ ہے یا اللہ تو ہی رفیق ہے ہمارے سفر مین اور خلیفہ ہے اہل مین
نقل کیا اسکو ترمذی نسائی نے وَإِذَا عَلَا ثَنِيَّةً كَبَّرَ وَإِذَا هَبَطَ سَبَّحَ خ د س اور جب کسی پہاڑ پر چڑھے
اللہ اکبر کہے اور جب اس سے اترے تو سبحان اللہ کہے نقل کیا اسکو بخاری ابو داود نسائی نے وَإِذَا أَشْرَفَ عَلَى وَادٍ هَلَّلَ
وَكَبَّرَ ع اور جب گذرے جنگل پر لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین فقیر کہتا ہے کہ وادی اس نشیب
کو کہتے ہین جہان پانی بہے اسکو نالہ کہتے ہین اور قاموس مین ہے کہ وادی پہاڑون یا ٹیلون کے بیچ کے میدان کو کہتے غرض
مطلب یہ ہے کہ کسی میدان یا نالہ پر گذر ہو تو تہلیل و تکبیر پڑھے مترجم نے جنگل کے معنی مجازاً لکھدیئے وَإِنْ عَثَرَتْ بِهِ
دَابَّتُهُ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ س مص ط اور اگر کسیکو اُسکا جانور گرا دے تو اسکو بسم اللہ کہنا چاہئے نقل کیا اسکو
نسائی حاکم احمد طبرانی نے ف حیواة الحیوان مین لکھا ہے کہ طبرانی نے اوسط مین حضرت انس رض سے روایت کیا ہے کہ جو غلام
یا لڑکا یا جانور بدخو ہو اسکے کان مین یہ آیت پڑھے افغیر دین اللہ یبغون ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرھا والیہ یرجعون کذا فی
فتح المبین وَإِذَا رَكِبَ الْبَحْرَ أَمَانٌ مِنَ الْغَرَقِ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا الْآيَةَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ

قَدْرِہٖ اَلْاٰیَۃَ اَلَّتِیْ فِی الزُّمَرِ ط ی حص اور جب دریا مین یعنی کشتی پر سوار ہو تو ڈوبنے سے امان ہے پڑھنا اس آیہ کا بسم اللہ مجریہا الاٰیۃ اور وما قدروا اللہ حق قدرہ جو سورۂ زمر مین ہے نقل کیا اسکو طبرانی ابن سنی ابو یعلی نے ف پہلی آیت پوری یون ہے بسم اللہ مجریہا ومرسٰہا ان ربی لغفور رحیم یعنی خدا کے نام سے ہے کشتی کا چلنا اور اُسکا لنگر کرنا میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے یہ بیان حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا ہے کہتے ہین کہ جب وہ کشتی کا چلنا چاہتے بسم اللہ کہتے وہ چلنے لگتی اور اگر ٹھیرنا چاہتے تب بھی بسم اللہ کہتے وہ ٹھیر جاتی اسلیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے پڑھنے کا حکم فرمایا اور دوسری آیت ساری یون ہے وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعًا قبضتہ یوم القیمۃ والسموات مطویات بیمینہ سبحانہ وتعالی عما یشرکون یعنی اور کافرون نے خدا کو نہ پہچانا اسکے پہچاننے کا حق حالانکہ ساری زمین قیامت کو اُسکی قبضہ مین ہوگی اور آسمان اُسکے داہنے ہاتھ مین لپٹے ہوے ہونگے اُسکو پاکی اور برتری ہے اُس بات سے کہ کافر شریک کرتے ہین کذا ذکر الفخر وَاِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّتُہٗ فَلْیُنَادِ اَحْبِسُوْا یَا عِبَادَ اللہِ رَحِمَکُمُ اللہُ ص مو مص اور جب مسافر کی سواری کا جانور بھاگ جاوے تو اُسکو چاہیئے کہ پکارے کہ اے بندگان خدا میری مدد کرو نقل کیا اسکو بزار نے ابن عباس رض سے اور ابن شیبہ نے اسکے ساتھ لفظ رحمکم اللہ بھی زیادہ کیا ہے یعنی خدا تمپر رحم کرے لیکن موقوفًا روایت کیا ہے یعنی حضرت ابن عباس رض کا قول ہے ف بندگان خدا سے مراد ابدال یا فرشتے یا مسلمان جنات ہین حضرت ابن مسعود رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ جب کسیکا جانور جنگل مین بھاگ جاوے تو اُسکو چاہیئے کہ تین دفعہ کہے یا عباد اللہ احبسوا یعنی اے بندگان خدا اُسکو روکو کیونکہ زمین مین کچھ اللہ کے بندے ہین کہ اُسکو روکتے ہین اور ایک بزرگ سے منقول ہے کہ اُنکا جانور بھاگ گیا اور اُنکو یہ حدیث معلوم تھی اُنھون نے یہ کلمات کہے اُسیوقت خدا تعالی اُنکا جانور پھیر لایا کذا ذکر العلی والفخر وَاِنْ اَرَادَ عَوْنًا فَلْیَقُلْ یَا عِبَادَ اللہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللہِ اَعِیْنُوْنِیْ ط اور اگر مدد چاہے یعنی کسی امر مین اللہ تعالی کی جانب سے مدد کی ضرورت ہو تو چاہیئے کہ یون کہے یا عباد اللہ اعینونی یعنی اے بندگان خدا میری مدد کرو تین بار ان لفظون کو کہے نقل کیا اسکو طبرانی نے وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِکَ ط اور اس امر کو آزمایا بھی گیا ہے۔ نقل کیا اسکو طبرانی نے ف قد جرب ذلک راوی کا قول ہے یہان اس حدیث کے بیان مین کچھ تحقیق حق لکھی جاتی ہے تاکہ حقیقت حدیث وان اراد عونًا الخ کی ظاہر ہو اسلیئے کہ جن لوگون کے دلون مین غیر خدا سے مدد چاہنی سما گئی ہے اور یہ بات اُنکی طبیعتون مین رچ گئی ہے وہ اِسی حدیث سے استدلال اور حجت کرکے گمراہ ہوے ہین تو معلوم کرنا چاہیئے کہ جو کوئی غیر خدا تعالی سے مدد چاہتے ہین اس حدیث سے حجت پکڑے اور اموات سے خواہ اعلی ہون یا ادنی مدد چاہے تو یہ استدلال ہرگز جائز اور درست نہین اور کئی وجہون سے ناممکن ہے اول وجہ یہ ہے کہ اس حدیث کی سند مین ایک راوی ابن حسان ہے جو محدثین کے نزدیک منکر الحدیث ہے اور ہیثمی نے اُسکو ضعیف کہا ہے اس حدیث کے راویون مین سے ایک راوی عتبہ بن غزوان ہے وہ مجہول الحال ہے کہ اُسکا تقوی اور عادل ہونا معلوم نہین چنانچہ اسماء الرجال کی کتاب تقریب مین لکھا ہے جب اس حدیث کا ایک راوی ضعیف اور مجہول الحال ہو تو یہ حدیث اعتماد کے قابل اور استدلال کے لایق نرہی علاوہ اسکے اس حدیث مین اور لوگون کے

اموات سے مدد چاہتے ہین بہت فرق ہے کیونکہ یہان عباد اللہ کو پکارتے ہین جنسے مقصود فرشتے ہین کہ حفاظت کے لئے
مقرر اور معین ہین یہ فرشتے اموات نہین ہین فیض القدیر شرح جامع صغیر مین مذکور ہے جسکی یہ عبارت ہے ان للہ ملائکۃ فی
الارض یسمون الحفظۃ یکتبون مایقع فی الارض من ورق الشجرۃ فاذا اصاب احدکم حرجۃ واحتاج الی عون بفلات من الارض
فلیقل اعینونی عباد اللہ رحمکم اللہ فانہ یحصل انشاء اللہ رواہ ابن السنی والطبرانی من حدیث الحسن بن عمرو عن ابن حسان
عن سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن ابن بریدۃ عن ابن مسعود وقال ابن حجر حدیث غریب ومعروف قالوا فیہ منکر الحدیث وقد تفرد
بہ وفیہ انقطاع بین ابن بریدۃ وابن مسعود رض انتہی یعنی اللہ کے کچھ فرشتے زمین مین مقرر ہین جنکو حفظہ اور نگہبان کہتے ہین جو
درخت کا پتہ زمین مین گرتا ہے اُسکو لکھا کرتے ہین تو جب تم مین سے کسیکو تکلیف پہونچے اور مدد کا محتاج ہو زمین کے کسی عاث
میدان مین تو اُسکو چاہئے کہ یون کہے کہ میری مدد کرو اے خدا کے بندو اللہ تمپر رحم فرماوے اس کہنے سے بیشک مدد حاصل ہوگی
انشاء اللہ روایت کیا اس حدیث کو ابن سنی اور طبرانی نے حسن بن عمرو سے جو روایت کرتا ہے ابن حسان سے وہ روایت کرتا
ہے سعید ابن ابی عروبہ سے وہ روایت کرتا ہے قتادہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ ابن مسعود رض سے اور ابن حجر نے کہا کہ یہ حدیث
غریب ہے اور معروف ابن حسان کے بارہ مین محدثین نے کہا ہے کہ منکر الحدیث ہے یعنی اُسکی حدیث اعتبار کے قابل نہین اور
اور اس حدیث کے بیان کرنے مین وہ تنہا ہے کسی نے اُسکا ساتھ نہین دیا اور ابن بریدہ اور ابن مسعود رض کے درمیان
ایک راوی چھوٹ گیا ہے یہانتک عبارت فیض القدیر کی تمام ہوئی اور دوسری جگہ اسی کتاب مین یون کہا ہے وقال
الہیثمی فیہ معروف بن حسان ضعیف وقال جابر فی معناہ خبر اخرجہ الطبرانی بسند منقطع عن عتبۃ بن غزوان مرفوعًا اذا اضل
احدکم شیئًا واراد عونًا وہو بارض لیس لہا انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی ثلاثًا فان عباد اللہ لاتراہم الی آخر ما فی فیض
القدیر شرح الجامع الصغیر یعنی اور ہیثمی نے ذکر کیا کہ اس حدیث کی سند مین معروف ابن حسان راوی ضعیف ہے اور یہی
کہا کہ اس حدیث کے مضمون مین ایک اور حدیث آئی ہے جسکو طبرانی نے روایت کیا ہے ایسی سند سے جسمین عتبہ بن
غزوان مرفوعًا روایت کرتا ہے تو عتبہ کے بعد کا راوی چھوٹ گیا ہے اور حدیث یہ ہے کہ جب کوئی تم مین سے کوئی چیز
گم کرے اور مدد کا ارادہ کرے حالانکہ ایسی زمین مین ہو جہان کوئی انیس و غمخوار نہ ہو تو اُسکو چاہئے کہ یون کہے اے اللہ
کے بندو میری مدد کرو اس لفظ کو تین بار کہے کیونکہ اللہ کے کچھ بندے وہان ہین جنکو تم نہین دیکھتے تمام ہوئی آخر تک فیض القدیر
کی عبارت غرضکہ اس حدیث سے اہل استمداد کا استدلال اموات سے ثابت نہین ہو سکتا کیونکہ مراد ان بندون سے اموات
ہرگز نہین اور اس سے قطع نظر کرکے خود حدیث دلیل پکڑنیکے لایق نہین راوی کے اعتبار سے کہ منکر الحدیث ہے اور راوی
منکر وہ ہوتا ہے جو غلطی فاحش یا بہت غفلت کرتا ہو یا اُسکا فاسق ہونا ظاہر ہو تو اُسکی حدیث کو منکر کہتے ہین یعنی لایق اعتماد
اور عمل کے نہین جیسے شرح نخبۃ الفکر وغیرہ مین مذکور ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر اس حدیث کو غیر خدا سے تمام حاجتین مانگنے
پر محمول کیا جائے تو یہ بات ناممکن ہے منافع کا حاصل کرنا اور ضررونکا دفع کرنا اور فراخی اور صحت اور رزق اور فرزند اور
مال اور جاہ وغیرہ سوائے خدا کے دوسرے سے مانگنی جائز نہین اس مقصود کے لئے قرآن کی آیتین اور صحیح حدیثین اور اجماع امت

اور قرون ثلثہ کا تعامل اُس حدیث کے معارض پڑیگا کیونکہ یہ حدیث خبر واحد ہے اور خبرِ واحد قرآن شریف کے
معارض اور مقابل نہین ہوسکتی اگر یہ حدیث بفرضِ محال صحیح الاسناد بھی ہو چہ جائیکہ سند صحیح نہ ہو اور راوی منکر اور ضعیف
ہو۔ توضیح وتلویح مین مذکور ہے یرد خبر الواحد فی معارضۃ الکتاب لان الکتاب مقدم لکونہ قطعیا متواتر النظم لا شبہۃ
فی سندہ یعنی خبرِ واحد قرآن کے مقابلہ مین رد کیجاتی ہے کیونکہ قرآن مقدم ہے بوجہ قطعی ہونیکے اور اس وجہ سے کہ
عبارت اُسکی متواتر ہے کسی طرح کا شبہ اُسکی سند مین نہین۔ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی والدِ بزرگوار شاہ
عبد العزیز محدث دہلوی کے رحمہما اللہ اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین لکھتے ہین انہم کانوا یستعینون بغیر اللہ فی
حوائجہم من شفاء المریض وغناء الفقیر وینذرون لہم متوقعون انجاح مقاصدہم بتلک النذور ویتلون اسماءہم رجاء برکتہا
فاوجب اللہ علیہم ان یقولوا فی صلوٰتہم ایاک نعبد وایاک نستعین فقال اللہ تعالیٰ ولا تدعوا مع اللہ احدا ولیس المراد من
الدعاء العبادۃ کما قال بعض المفسرین بل ہو الاستعانۃ لقولہ تعالیٰ بل ایاہ تدعون فیکشف ما تدعون الیہ انتہی خلاصۃ
ما فی حجۃ اللہ البالغۃ۔ یعنی کفار کا دستور تھا کہ غیر خدا تعالیٰ سے اپنی حاجتون مین مدد چاہتے تھے مثلاً بیمارون کی تندرستی اور
محتاجون کی توانگری کے لئے اور اُنکی نذرین مانتے اور متوقع ہوتے کہ ان نذرون سے ہمارے تمام مقصد اور حاجتین
بر آئینگی اور اُنکے نام پڑھتے اُن اسماء کی برکت کی امید پر اسلئے اللہ تعالیٰ نے اُنپر یہ بات واجب کی کہ اپنے نمازون مین یون
کہین ایاک نعبد وایاک نستعین یعنی تجھی کو ہم عبادت کرتے ہین اور کرینگے اور تجھی سے مدد چاہتے ہین اور چاہینگے اور نیز
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولا تدعوا مع اللہ احدا یعنی اور مت پکارو اللہ کے ساتھ کسیکو اس آیت مین دعا سے مراد عبادت نہین
جیسا بعض مفسرین نے بیان کیا ہے بلکہ دعا سے مراد مدد چاہنی ہے اسواسطیکہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے کلام معجز نظام مین
فرمایا ہے بل ایاہ تدعون فیکشف ما تدعون الیہ یعنی بلکہ اُس سے مدد مانگتے ہو تو وہ دور کردیتا ہے اُس چیز کو جسپر اُس سے مدد
چاہتے ہو یہانتک خلاصہ عبارت حجۃ اللہ البالغہ کا تمام ہوا غرضکہ آیت ایاک نعبد وایاک نستعین اور ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ
اور ولا تدعوا مع اللہ احدا وغیرہ سے مدد چاہنی غیر خدا تعالیٰ سے ایسی باتون مین جنمین وہم اور خیال شرک کا ہو یا گمان شرک
کے باعث ہون ہرگز درست نہین اور یہ حدیث بھی فاذا استعنت فاستعن باللہ یعنی جب تو مدد چاہے تو اللہ ہی سے چاہ
نہ کسی دوسرے سے استمداد غیر اللہ کو رد کرتی ہے اور دینداروں خوف والون کو اس مقام مین خوب غور اور فکر کرنا چاہیے
کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک مین حکم فرمایا کہ ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ یعنی پکارو اور مدد چاہو اپنے رب سے عاجزی کے ساتھ
اور پوشیدہ یعنی اخلاص کے ساتھ جس مین ریا نہ ہو اور نیز فرمایا وادعوہ خوفا وطمعا یعنی اور پکارو اللہ کو جس حال مین کہ خوف رکھنے
والے ہو اُسکے عذاب سے اور امیدوار ہو اُسکے ثواب کے اور دعا کی حقیقت بھی اپنے رب العزت سے مانگنا اور مدد چاہنا اور بندگا
اُسکو پکارنا ہے چنانچہ تفسیر نیشاپوری مین ہے حقیقۃ الدعاء استدعاء العبد ربہ جل جلالہ والاستمداد والمعونۃ انتہی کلامہ تو جب
خدا تعالیٰ حکم فرماچکا کہ مجھی سے مانگو اور مدد چاہو اور عاجزی کرو تو سوا اُسکے غیر کو پکارنا شرک کا موجب ہوگا اور قرآن سے بڑھکر
کوئی دلیل نہین اور چونکہ دعا سب عبادتون سے بڑی اور کمال بندگی اور ذلت کا مقام ہے رب العالمین کے سامنے تو اُس

لحاظ سے جو کوئی کسی غیر کو پکاریگا اور اُس سے مدد چاہیگا وہ بڑا مشرک ہے کما فی التفسیر النیشاپوری قال جمہور العلماء ان الدعاء
من اعظم مقامات العبودیۃ یعنی تمام علما نے کہا ہے کہ دعا نہایت بڑی بندگی کے مقامون مین سے ہے اس سے یہ نکلا کہ جو
شخص اپنا وظیفہ اسطرح پر مقرر کرے یا بھیک یا بھیک یا بابا فرید یا بابا فرید یا پیران پیر یا پیران پیر یا حسین یا حسین یا علی
یا علی یا نبی یا نبی اور یہ وظیفہ تقرب الی اللہ کے واسطے ہو یا دفع مصیبت یا حاجت روائی کے لئے تو بیشک وہ شخص مشرک
ہے اور خدا اور رسول کا مخالف کیونکہ اسطرح کی دعا اور وظیفہ عبادت ہے اور عبادت خدا کے سوا دوسرے کو جائز نہین چنانچہ
تفسیر نیشاپوری مین مذکور ہے والحق الدعاء نوع من انواع العبادۃ یعنی حق یہ ہے کہ دعا عبادت کی قسمون مین سے ہے اور اسی
واسطے ابن طاہر محدث نے مجمع البحار مین کہا ہے من قصد لزیارۃ قبور الانبیاء والصلحاء ان یصلی عند قبورہم ویدعو عندہا و
یسألہم الحوائج فہذا لا یجوز عند احد من علماء المسلمین فان العبادۃ وطلب الحوائج والاستعانۃ حق اللہ وحدہ انتہی یعنی جو کوئی
انبیاء اور صلحاء کی قبرونکی زیارت کا قصد کرے اسطرح کہ اُنکی قبرون کے پاس نماز پڑھے اور اُنکے نزدیک پکارے اور مدد چاہے
اور اُنسے اپنی حاجتین مانگے تو یہ امر مسلمان علماء مین سے کسیکے نزدیک جائز نہین کیونکہ عبادت اور حاجتونکا مانگنا اور مدد
چاہنی خاص اللہ وحدہٗ لاشریک کا حق ہے اور تیسری وجہ یہ ہے کہ اس حدیث اعینونی کا مخالف اور معارض دوسری حدیث
کا مضمون ہے جسکو طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کتاب حصن حصین مین بھی موجود ہے قال في
الحصن الحصين اذا ضاع له شيئا او ابق اللهم راد الضالة وهادي الضلالة انت تهدي من الضلالة اردد علي ضالتي بقدرتك و
سلطانك فانها من عطائك وفضلك رواه الطبراني وهكذا رواه ابن ابي شيبة یعنی حصن حصین مین کہا ہے کہ جب آدمی
کی کوئی چیز گم ہو جاوے یا اُسکا غلام بھاگ جاوے تو یون دعا کرے اللہم راد الضالۃ الخ یعنی اے خدا پھیر لانے والے گم ہوئی چیز
کے اور اے بھولے بھٹکے کے راہ بتلانے والے تو ہی راہ بتاتا ہے بھول اور گمراہی سے پھیر لا میرے پاس میری گم ہوئی چیز کو اپنی قدرت
اور غلبہ سے کہ وہ چیز تیری بخشش اور احسان سے ہے روایت کیا اس حدیث کو طبرانی نے اور اسیطرح اُسکو ابن ابی شیبہ نے نقل کیا ہے
غرضکہ اس حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط و جزا کے طور سے ارشاد فرمایا ہے کہ جیسے ان چیزون کے پھیر لانے مین اللہ
تعالی سے مدد چاہتے ہو ویسے ہی ہر امر مین اُسی سے استعانت اور استمداد چاہئے دوسرے سے استمداد لائق اور سزاوار نہین چوتھی
وجہ یہ ہے کہ سباق و سیاق حدیث یا عباد اللہ کا اُس عمل مین ظاہر ہے جسمین مدد اور استعانت مخلوق سے درست ہو خصوصا صحرا اور بیابان
مین کہ لوگ علی العموم عادت کے طور پر شخص غیر معین کو پکارتے ہین کہ اے بندگان خدا ہماری فلان چیز کو روکو اور پکڑو خواہ وہ گھوڑا
ہو یا گائے یا گدھا یا اور کوئی جانور تو یہان بندگان خدا ملائکہ ہون یا جن یا انسان اُس بھاگے ہوئے جانور کو روک لیتے ہین شیخ
سعدی شیرازی نے کیا خوب کہا ہے **بیت** ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار ✤ شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری ✤ غرضکہ حدیث
یا عباد اللہ اعینونی سے وہ استعانت جسمین شرک اور کفر کا وہم ہو ہرگز ثابت نہین ہوتی اور شرک کی استعانت کو کتاب اور سنت
اور اجماع امت رد کرتے ہین اور محض بے اعتبار اور لا اصل لہ ہے ۔ بغوی نے معالم التنزیل مین کہا ہے الاستعانۃ نوع تعبد والعبادۃ
الطاعۃ مع التذلل والخضوع الخ یعنی استعانت عبادت کی قسم ہے اور عبادت طاعت اور فرمانبرداری ذلت اور عاجزی کے ساتھ

آخر مضمون معالم اور حدیث مرویہ ابن عباس سے کہ فاذا استعنت فاستعن باللہ کہ جب تو مدد مانگے تو اللہ سے مانگ صاف
معلوم ہوا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط اور جزا کے طریقہ سے مدد مانگنا غیر خدا تعالی سے منع فرمایا
ایسی بات مین جسمین دوسرے سے استعانت جائز نہین اور اہل عقل اور نقل کے نزدیک یہ بات ٹھیر چکی ہے کہ شرط جزا کی ملزوم ہوتی
ہے اور جزا اُسکی لازم ہے یہ نہین ہو سکتا کہ ثبوت اور تحقق شرط کا ہو اور جزا ثابت اور محقق نہ ہو - اذ لولم یثبت لوازمہ لاستحال
ثبوتہ لان عدم اللازم یدل علی عدم الملزوم کما ثبت فی علم الاصول ولا یخفی ذلک علی الفحول من اہل المنقول والمعقول یعنی
اسلئے کہ اگر شرط کے لوازم ثابت نہونگے تو شرط کا ثبوت بھی محال ہوگا کیونکہ لازم کا نہونا ملزوم کے نہ ہونے پر دلالت کرتا
ہے جیسا کہ علم اصول مین ثابت اور محقق ہو چکا ہے اور یہ بات عالم کامل پر اور باب علم منقول اور معقول سے پوشیدہ
نہین اس صورت مین ظاہر وہ ہے کہ جب ارادہ استعانت کا ثابت ہوگا استعانت خدا تعالی سے بالضرور ثابت ہوگی
کیونکہ لازم ملزوم سے جدا نہین ہوتا اسیطرح استعانت کا ارادہ استعانت باللہ سے جدا نہوگا - غرضکہ شریعت مین اس
حدیث سے سواے خدا تعالی کے دوسرے سے استعانت ممنوع ہوئی جیسا کہ یہ امر ماہر علم اصول و معقول پر جو طبع سلیم
رکھتا ہے مخفی نہین تو یہ حدیث ابن عباس معارض اور مخالف حدیث یا عباد اللہ اعینونی کے ہوئی اور ظاہر ہے کہ حدیث
ابن عباس رض کلام مجید کے مضمون کے موافق ہے اسلئے اِسکو حدیث یا عباد اللہ پر ترجیح ہوئی اور قطع نظر اس حدیث
کے آیۂ کریمہ ایاک نعبد و ایاک نستعین اور سواے اُسکے دوسری آیتین استعانت اور عبادت غیر خدا کو رد کرتی ہین اسی لئے
تفسیر بیضاوی اور دوسری تفسیرون مین اس آیۃ کے نیچے لکھا ہے قدم المفعول للتعظیم والاہتمام والدلالۃ علی الحصر ولذا قال
ابن عباس معناہ نعبدک ولا نعبد غیرک الخ وکرر الضمیر للتنصیص علی انہ مستعان لا غیر انتہی ما فی البیضاوی وہکذا فی التفسیر
النیشاپوری یعنی مفعول ایاک کو تعظیم اور رفعت شان کے لئے مقدم کیا گیا کہ حصر پر دلالت کرے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ
تجھی کو عبادت کرتے ہین اور تجھی سے مدد چاہتے ہین نہ غیر سے اور اسیواسطے حضرت ابن عباس رض نے فرمایا کہ اس
کلام پاک کے یہ معنی ہین کہ تیری ہی عبادت کرتے ہین تیرے سوا دوسرے کی عبادت نہین کرتے اور ضمیر ایاک مکرر لائی
گئی یعنی ایاک نعبد و نستعین نہ فرمایا بلکہ اسطرح ارشاد کیا ایاک نعبد و ایاک نستعین تاکہ اس بات پر صراحت ہو کہ مدد
چاہنے کا سزاوار اور طلب حاجات کے لایق وہی ہے اُسکے سوا کوئی نہین مضمون بیضاوی کا تمام ہوا اور اسیطرح
تفسیر نیشاپوری مین ہے اور مولینا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ محدث دہلوی نے اپنی تفسیر عزیزی مین فرمایا ہے
جسکی عبارت اسطرح ہے آنچہ تعلق بایاک نستعین دارد این است کہ حقیقت استعانت طلب معونت است و معونت بر
چہار قسم است الخ تفسیر عزیزی مین مضمون کو فارسی مین لکھا ہے مگر ہم اُسکا اردو ترجمہ مسلمان بھائیون عوام کے فائدہ کے
لئے لکھتے ہین وہ یہ ہے کہ ایاک نستعین کے متعلق یہ بات ہے کہ استعانت کی حقیقت مدد مانگنی ہے اور مدد چار طرح
پر ہے اول یہ ہے کہ کام کی قدرت اور طاقت عنایت کرے دوسری یہ کہ اُس کام کو آسان کردے تیسرے یہ کہ کام
اور مقصود پر قایم کردے چوتھے یہ کہ اُس کام کی رغبت اور شوق پیدا کرے ان چارون کی مثال یہ ہے کہ عقل و شعور اور

پاؤن عبادت کے واسطے عنایت کئے یہ پہلی قسم ہے اور دفع کرنا اُن چیزونکا جو عبادت سے باز رکھین اور خاطر کو جمع کرنا اور
فراغ خاطر مرحمت کرنا دوسری قسم ہے اور عبادت کا دل مین ارادہ ڈالنا اور اُسکی خوبی عقل کی نظر مین جلوہ گر کرنا اور دل
کی خوشی اور لذت کو بڑھانا تیسری قسم ہے اور انبیا اور اولیا کو ہدایت اور رہنمائی اور تہذیب اخلاق کے واسطے بھیجنا اور
مقرر کر دینا کہ دمبدم پند و نصیحت کے ساتھ رغبت اور حرص دلاتے رہین اور عبادت پر تاکید کرتے رہین چوتھی قسم ہے
اور ایاک کا مقدم ہونا نستعین سے یہان حصر اور خصوصیت کا فائدہ دیتا ہے یعنی تیرے سوا اور کسی سے ہم مدد نہین چاہتے
اور اگر کوئی آنکھین بند کر کے سراسر تجاہل سے پوچھے کہ عبادت اور استعانت کی حصر پر کیا دلیل ہے تو ہم اُسکے جواب مین
کہین گے کہ جو تین آیتین اس آیت سے پہلے ہین وہ حصر کی دلیل ہین کیونکہ عبادت اور استعانت یا تو اُسکے لئے سزاوار
ہے کہ ذاتی کمال رکھتا ہو یا اُسکے لئے کہ اُسکی اگلی نعمتین شکر اور طلب زیادتی کی سبب ہین ہمیشہ کو اور اُسکی مدد بے نہایت
زمانہ تک چلی جائیگی یا اُسکے لئے ہے جسکی پرورش شامل اور محیط تمام مخلوقات کی ہے اور مدد کرنا بھی اُسکے حق پرورش کا
تتمہ ہے یا اُسکی عبادت اور استعانت اسلئے ہے کہ اگر نکرینگے تو تمام نعمتین اور کمال تلف ہو جائینگی یا یہ خوف ہو کہ کوئی
آفت یا نقصان ہمکو پہونچیگا اور یہ تمام اللہ کی نعمتین اوصاف بالا کے ساتھ ہر کسیکو عام اور محیط ہین تو باین لحاظ کہ سبب کا
پیدا کرنا اور مخلوقات کی تقدیرین مقرر کرنی اور ہر کام کی قدرت دینی خاص اللہ کی ذات مقدس کے ساتھ مخصوص ہین
عبادت اور استعانت جو اِن چیزون پر متفرع ہے وہ بھی اُسی ذات مقدس سے خصوصیت رکھتی ہے اور اس مقام
کی وضاحت یہ ہے کہ اللہ تعالی نے بندہ کو ظاہر مین ایک طرح کی قدرت عنایت کی ہے جسکے سبب سے بندہ گمان کرتا
ہے کہ کام کا کرنا اور نکرنا میرے اختیار مین ہے لیکن کرنیکی ترجیح نکرنے پر اُسکو ہرگز میسر نہین مگر خدا تعالی کی طرف سے
اسی لئے استعانت سوا اسکے دوسرے کو سزاوار نہین یہ دلیل عقلی ہوئی اب ہم بداہت کا دعوی کرتے ہین کہ یہ امر
بدیہی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ تمام خلائق اپنے مطلبون اور حاجتون کو طلب کرتے ہین اور طاقت بھر عقل اور شعور اور
کوشش و تدبیر مین قصور نہین کرتے پھر بھی اپنے مطلب پر نہین پہونچتے بجز اُنکے جنکو خدا چاہے اِس سے معلوم ہوا کہ مطلب
کا حاصل ہونا غیب کی مدد سے ہے - اور استعانت یا تو ایسی چیز سے ہوتی ہے کہ اُسکے مؤثر اور مستقل ہونیکا وہم کسی مشرک
یا موحد کے فہم مین نہین گذرتا مثلاً کھانے اور غلہ سے بھوک کے دفع کرنے مین مدد لینی اور پانی سے پیاس کے دور کرنیکو
مدد لینی اور راحت کے لئے درخت کے سایہ مین بیٹھنے سے مدد لینی اور بیماری دور ہونیکو دواؤن سے مدد لینی اور اسی
مین داخل ہے امیر اور بادشاہ سے وجہ معاش کے مقرر کرنے مین مدد لینی کیونکہ حقیقت مین یہ مال خدمت کے عوض
حاصل ہوتا ہے اور ذلت اور خواری کا موجب نہین یا طبیبون اور معالجون سے مدد لینی اسلئے کہ اُنکو تجربہ حاصل ہے
اور دوا کے خواص سے اطلاع رکھتے ہین تو اُنسے علاج کا مشورہ لیتے ہین اور اُنکے مؤثر اور مستقل ہونیکا وہم کسیکے خیال مین نہین
گذرتا تو اس قسم کی استعانت بلا کراہت جائز ہے کیونکہ ایسی استعانت حقیقت مین استعانت نہین ہے اور اگر بالفرض اِسکو استعانت کہین تو وہ بھی خدا تعالی ہی
سے استعانت ہوگی یا استعانت ایسی چیز سے ہو کہ اُسکے مؤثر اور مستقل ہونیکا وہم مشرکون کے ساتھ لگ رہا ہے

مثلاً ستارون کی ارواح سے اور عناصر سے یا خبیث روحون سے مدد یعنی مثلاً بھوانی اور شیخ سدو اور زین خان اور اُنکے سوا
دوسرون سے مدد چاہنی اس قسم کی استعانت عین شرک اور خلاف ملت حنیفیہ کے ہے تمام ہوا خلاصہ تفسیر عزیزی کی عبارت
کا۔ اور تفسیر اتقان مین کہ ہر کہ معنی ایاک نعبد وایاک نستعین کے یہ ہین کہ ہم تجھکو خاص کرتے ہین عبادت اور استعانت کے واسطے
اور قاضی ثناء اللہ رح نے اپنی کتاب عربی ارشاد الطالبین کے ترجمہ مین یہ فرمایا ہے جسکے الفاظ یہ ہین مسئلہ دعا از اولیاء
مردگان واز انبیا جائز نیست رسول فرمود صلے اللہ علیہ وسلم الدعاء ہو العبادۃ یعنی دعا خواستن از خدا عبادت است پستر
این آیۃ خواند وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین حقتعالی میفرماید دعا
کنید مرا من قبول کنم برائے شما دعا را ابدرستی کسانیکہ تکبر میکنند از عبادت من قریب است کہ داخل خواہند شد در جہنم ذلیل
وخوار مسئلہ چنانچہ جہال میگویند یا شیخ عبد القادر گیلانی شیئاً للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی جائز نیست واگر گوید
الٰہی بحرمت خواجہ شمس الدین پانی پتی مضائقہ ندارد وحق تعالی میفرماید والذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم یعنی
آن کسانیکہ شما دعا می خواہید سوائے خدا آنہا بندگانند مانند شما اند آنہا را چہ قدرت است کہ حاجت کسے برآید اگر کسے گوید کہ این
در حق کفار است کہ بتان را یاد میکردند گفتہ شود کہ لفظ عام است وعموم لفظ معتبر است نہ خصوص محل انتہی یعنی دعا اولیاء مردہ
یا زندہ سے اور انبیاء علیہم السلام سے جائز نہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا کرنی عبادت ہے یعنی دعا
خدا سے مانگنی عبادت ہے پھر یہ آیت پڑھی وقال ربکم ادعونی الآیۃ حق تعالی فرماتا ہے کہ مجھ سے دعا کرو مین تمہارے لئے دعا
دعا کو قبول کرونگا جو لوگ کہ میری عبادت سے تکبر کرتے ہین قریب ہے کہ دوزخ مین ذلیل وخوار ہوکر داخل ہونگے مسئلہ جیسے
کہ جاہل لوگ کہتے ہین یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ یعنی اے شیخ عبد القادر جیلانی کچھ اللہ کے واسطے دو یا جیسے جاہل
کہتے ہین یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی تو یون کہنا جائز نہین اور اگر کوئی یہ کہے کہ الٰہی بحرمت شمس الدین پانی پتی میری
یہ مراد بر لا تو یہ کہنا مضائقہ نہین حق تعالی فرماتا ہے والذین تدعون الآیۃ یعنی اور وہ لوگ جنکو تم پکارتے ہو اور انسے دعا مانگتے
ہو خدا کے سوا وہ تم جیسے بندہ ہین اُنکو کیا قدرت ہے کہ کسیکی حاجت بر لاوین اگر کوئی یہ کہے کہ یہ آیت کفار کے حق مین ہے
کہ بتونکو پکارا کرتے تھے تو اُسکو یہ جواب دیا جاوے کہ لفظ کے عام ہونیکا اعتبار ہے نہ محل کے خاص ہونیکا یعنی تدعون
من دون اللہ لفظ عام ہے اللہ کے سوا جسکو پکارینگے اُنپر یہ آیت صادق آویگی بتون کے پکارنے پر موقوف نہین تمام ہوا
کلام قاضی ثناء اللہ کا۔ اور بحر الرائق مین ہے من ظن ان المیت یتصرف دون اللہ واعتقد ذلک کفر انتہی یعنی جو کوئی یہ گمان
کرے کہ جو لوگ مر گئے ہین وہ سب کامون مین سوائے خدا تعالی کے تصرف کرتے ہین اور اس مضمون کا اعتقاد کرے تو کافر
ہو جاویگا۔ اور جناب سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوح الغیب مین اس حدیث کے ذیل مین واذا سألت فاسئل
اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ یہ لکھا ہے ینبغی لکل مؤمن ان یجعل ہذا الحدیث مرآۃ قلبہ وشعارہ ودثارہ وحدیثہ
فیعمل فی جمیع حرکاتہ وسکناتہ حتی یسلم فی الدنیا والآخرۃ ویجد العزۃ فیہما برحمۃ اللہ تعالی یعنی ہر مؤمن کو سزاوار اور لائق
ہے کہ اس حدیث کو اپنے دل کا آئینہ بنا دے اور اپنا لباس ظاہری اور باطنی اور اپنا کلام ٹھیرا دے یعنی اس حدیث

سضمون کواپنے تمام حرکات اور سکنات مین عمل مین لاوے تاکہ دنیا اور آخرت مین سلامت رہے اور اللہ کی رحمت کے سبب سے دونو جہان مین عزت پاوے کذا فی المرقات شرح المشکوۃ وَاِذَا اَشْرَفَ عَلٰی مَکَانٍ مُّرْتَفِعٍ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ الشَّرَفُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ وَّلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ **آص ی** اور جب کسی بلندی پر چڑھے تو یہ کلمات کہے اللھم لک الشرف الخ خدایا تیرے ہی لئے بلندی ہے ہر بلندی پر یعنی تیرا ہی مرتبہ ہر بلندی سے برتر ہے اور تیرے ہی لئے بہر حال سب تعریف ہے نقل کیا اسکو احمد ابو یعلی ابن سنی نے وَاِذَا اَرَادَ بَلَدًا اَوْ یُرِیْدُ دُخُوْلَہٗ قَالَ حِیْنَ یَرَاھَا اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیٰطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا **س حب مص** اور جب اس شہر کو دیکھے جسمین جانا چاہتا ہے تو اسکے دیکھنے کے وقت یہ دعا پڑھے اللھم رب السموات الخ یعنی یا اللہ ساتون آسمانون کے پروردگار اور اُن چیزون کے جنپر آسمان سایہ گستر ہین اور اے ساتون زمینون کے پروردگار اور اُن چیزون کے جنکو زمینون نے اٹھا رکھا ہے اور اے شیطانون کے پروردگار اور اُن لوگون کے جنکو شیطانون نے بہکایا ہے اور ہواؤن کے پروردگار اور اُن چیزون کے جنکو ہواؤن نے پراگندہ کیا ہے ہم تجھ سے مانگتے ہین اس شہر کی بھلائی اور اس شہر والون کی بھلائی اور تیری پناہ مانگتے ہین اُسکی بُرائی اور اُسکے رہنے والون کی بُرائی اور اُس چیز کی برائی سے جو اس شہر مین ہے۔ نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے **ف** شہر کی بھلائی یہ ہے کہ اسمین داخل ہونا مبارک ہو یعنی طاعت اور عبادت اور عافیت کا سبب ہو اور شہر والون کی بھلائی یہ کہ نیک بخت ہون اور انکی صحبت موجب کدورت نہ ہو **فقیر** کہتا ہے کہ ما فیہا سے غرض سوذیات ہین یعنی اس شہر کی ایذا دہندہ چیزون سے پناہ مانگتا ہون کذا فی الحرز اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا **ط** اور ایک روایت مین فانا نسألک کی جگہ اسألک خیرہا الخ آیا ہے یعنی مین تجھ سے سوال کرتا ہون اس شہر کی بھلائی اور اُس چیز کی بھلائی جو اس شہر مین ہے یعنی باشندہ ہون یا اسکے سوا دوسری چیز اور تیری پناہ مانگتا ہون اُسکی برائی اور اُس چیز کی برائی سے جو اس شہر مین ہے نقل کیا اسکو طبرانی نے وَ عِنْدَ مَا یُرِیْدُ اَنْ یَّدْخُلَھَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا **طس** اور شہر مین داخل ہونیکے وقت یہ دعا پڑھے اللھم بارک لنا فیہا الخ یعنی یا اللہ ہمکو اس شہر مین برکت عنایت کر یہ الفاظ تین بار کہے اور یہ دعا پڑھے اللھم ارزقنا الخ یعنی یا اللہ تو ہمکو اسکے میوے نصیب کر اور ہمکو شہر والون کے نزدیک دوست کر اور شہر والون مین سے نیک بختون کو ہمارے نزدیک محبوب کر نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین وَاِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَضُرُّہٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ **م ت س ق اط مص** اور جب کسی فرودگاہ مین اُترے تو یہ دعا پڑھے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کے پورے کلمون کی اُس چیز

کی برائی سے جو اُسنے پیدا کی اُسکے پڑھنے سے پڑھنے والے کو کوئی چیز ضرر نہ کریگی جب تک وہ کوچ کرے نقل کیا اِسکو مسلم ترمذی
نسائی ابن ماجہ احمد طبرانی ابن ابی شیبہ نے **فقیر** کہتا ہے کہ مرقات مین ہے کہ اس دعا مین اہل جاہلیت کے فعل کا رد ہے
اُنکا یہ دستور تھا کہ جس منزل مین اُترتے تو یون کہتے کہ اس میدان کے سید کی پناہ مانگتے ہین اور اُنکی غرض اس سے جنون کے
رئیس کی پناہ ہوتی تھی انتہی وَاِذَا اَمْسٰی وَاَقْبَلَ اللَّیْلُ یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ
وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِیْكِ وَشَرِّ مَا یَدِبُّ عَلَیْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَیَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَ
شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ **د س مس** اور جب مسافر شام کرے اور رات سامنے آوے تو یون
کہے یا ارض ربی وربک اللہ الخ یعنی اے زمین میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے مین خدا کی پناہ مانگتا ہون تیری برائی سے یعنی خسف
وغیرہ سے اور اُس چیز کی برائی سے جو تجھ مین پیدا کی گئی یعنی سانپ بچھو وغیرہ سے اور اُس چیز کی برائی سے جو تجھ پر چلتی ہے یعنی
حیوان اور جن وانس اور مین پناہ مانگتا ہون شیر اور کالے اور اژدہے سے اور ہر قسم کے سانپ اور بچھو سے اور برائی سے شہر کے
رہنے والون یعنی جنات یا آدمیون سے اور جننے والے کی برائی سے یعنی آدمی یا ابلیس اور بیٹے کی برائی یعنی بنی آدم یا ابلیس
کی اولاد سے نقل کیا اسکو ابوداود نسائی حاکم نے وَوَقْتَ السَّحَرِ یَقُوْلُ سَمَّعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهٖ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ
عَلَیْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَیْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ **م د س عو** اور مسافر پچھلی رات مین یہ کلمات کہے
سمع سامع الخ یعنی سننے والے نے میری اللہ کی تعریف بیان کرنیکو سنا اور میرے معترف ہونیکو اُسکی نعمت پر اور اُسکی خوبی
نعمت پر جو ہم پر ہے اے ہمارے پروردگار تو ہمارا مددگار رہ اور ہمپر فضل کر مین یہ کلام کہتا ہون خدا کی پناہ چاہتا ہوا آگ سے
نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نسائی ابوعوانہ نے **فقیر** کہتا ہے مرقات مین ہے کہ سمع سامع اگر مجرد سے ہو تو یہ معنی کہ سننے والے
نے سنا کہ ہم خدا کی تعریف کرتے ہین یعنی اُسکو سننا چاہیے تاکہ ہماری تعریف پر گواہی دے اور طیبی مین یہ ہے کہ مسلم کی روایتون مین
سمّع باب تفعیل سے ہے اُسکے یہ معنی کہ سننے والے نے دوسرون تک میرا تعریف کرنا پہونچایا لیکن خطابی وغیرہ نے مجرد ہی
سے اسکو ضبط کیا ہے۔ اور حرز ثمین مین ہے کہ نہایہ مین ونعمتہ بصیغۂ مفرد ہے اور ایک نسخہ مین نعمہ بصیغۂ جمع مصنف نے
مفتاح مین علی نعمہ وحسن بلائہ لکھا ہے اور یہ معنی لکھے ہین کہ مین اللہ کی تعریف کرتا ہون اُسکی نعمتون پر اور خوبی امتحان پر
یعنی خیر سے جانچا کہ شکر معلوم ہو اور شر سے امتحان لیا کہ صبر معلوم ہو انتہی قول المصنف اس سے معلوم ہوا کہ لفظ علی بجاے واو
کے متن حدیث سے ہے لیکن صحیح نسخون اور معتمد اصول مین موجود نہین بلکہ ونعمتہ ہے انتہی ما فی الحرز ملخصًا اور بلاء سے مراد یہان
نعمت ہے وَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّ یَا جُبَیْرُ اِذَا خَرَجْتَ فِیْ سَفَرٍ اَنْ تَكُوْنَ اَمْثَلَ اَصْحَابِكَ
هَیْئَةً وَّاَكْثَرَهُمْ زَادًا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبیر تو یہ چاہتا ہے کہ جب سفر کو نکلے تو اپنے سب
یارون سے صورت اور حال مین بہتر ہو اور توشہ مین اُنسے بڑھکر ہو **ف** یعنی بہت مالدار اور بہت کمال وجمال والا ہو
فَقُلْتُ نَعَمْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ قَالَ فَاقْرَاْ هٰذِهِ السُّوَرَ الْخَمْسَ قُلْ یَا اَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَاِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَافْتَتِحْ كُلَّ سُوْرَةٍ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِیْمِ وَاخْتِمْ قِرَاءَتَكَ بِهَا قَالَ جُبَیْرٌ وَكُنْتُ غَنِیًّا كَثِیْرَ الْمَالِ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فِیْ سَفَرٍ فَاَكُوْنُ اَبَذَّهُمْ هَیْئَةً وَاَقَلَّهُمْ زَادًا تو مینے عرض کیا کہ ہان آپ پر فدا ہون میرے مان باپ - آپنے فرمایا کہ یہ پانچ سورتین پڑھا کر قل یا اور اذا جاء اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور ہر سورت کو بسم اللہ سے شروع کر اور اپنی قراءت کو بسم اللہ پر ختم کر یعنی پانچ سورتون پر پانچ بسم اللہ اور ختم کے بعد ایکبار بسم اللہ تو سب بسم اللہ چھ ہوئین جبیر کہتے ہین کہ مین بہت مالدار تھا اور سفر کو نکلتا تھا تو اپنے ساتھیون سے بہت تباہ حال صورت مین اور اُنسے کمتر توشہ مین ہو جاتا تھا **ف** یعنی باوجود کثرت مال کے بدہیئت اور مفلس ہو جاتا تھا بوجہ مال کے جاتے رہنے اور بے برکتی کے **فقیر** کہتا ہے کہ بعض علما نے ہر سورت کے پہلے اور اُسکے ختم کے بعد بسم اللہ کو ذکر کیا ہے اس صورت مین بسم اللہ کی تعداد گیارہ ہوتی ہے صحیح یہی ہے کہ ہر سورت کے شروع پر بسم اللہ پڑھنی چاہئے اور قل اعوذ برب الناس کے ختم ہونے پر بھی بسم اللہ پڑھنی چاہئے کہ یہ صورت ختم قرآن کے حال اور مرتحل کی سی ہو جائیگی اور اس صورت مین چھ بسم اللہ ہونگی کذا فی الحرز فَمَا زِلْتُ عَلَّمْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَأْتُ بِهِنَّ اَكُوْنُ مِنْ اَحْسَنِهِمْ هَیْئَةً وَاَكْثَرِهِمْ زَادًا حَتّٰی اَرْجِعَ مِنْ سَفَرِیْ **ص** تو مینے جب سے یہ سورتین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھین اور برابر اُنکے پڑھنے کی مداومت کی تو اپنے یارون سے ہر امر مین بہتر اور توشہ مین اُنسے زیادہ تر ہوتا یہانتک کہ اپنے سفر سے پھر آتا نقل کیا اسکو ابو یعلی نے **ف** ابن نجار نے اپنی تاریخ مین حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی سفر کا ارادہ کرے اور اپنے دروازہ کے دونو بازو پکڑ کر گیارہ بار قل ہو اللہ احد پڑھے تو خدا تعالی اُسکا نگہبان ہوتا ہے یہانتک کہ سفر سے مراجعت کرے یہ روایت تفسیر درمنثور مین ہے مَا مِنْ رَاكِبٍ یَخْلُوْ فِیْ مَسِیْرِهٖ بِاللّٰهِ وَذِكْرِهٖ اِلَّا رَدِفَهُ اللّٰهُ مَلَكًا وَلَا یَخْلُوْ بِشِعْرٍ وَنَحْوِهٖ اِلَّا رَدِفَهُ بِشَیْطَانٍ **ط** جو کوئی سوار امور دنیاوی سے اپنے چلنے مین خالی ہو کر دل اور زبان سے اللہ اور اُسکے ذکر مین مشغول رہے تو اللہ تعالی اُسکے پیچھے ایک فرشتہ کو سوار کرتا ہے اور جو کوئی ذکر الٰہی سے خالی ہو کر شعر مین مشغول ہوتا ہے یعنی برے شعر یا کلام دنیا اور بیہودہ بکنے مین مشغول ہوتا ہے تو اللہ تعالی اُسکے پیچھے شیطان کو سوار کرتا ہے نقل کیا اسکو طبرانی نے **ف** یعنی جو کوئی سواری کے وقت خدا کی یاد کرتا ہے اللہ تعالی اُسکے پیچھے ایک فرشتہ متعین کرتا ہے جو اُسکا نگہبان اور مددگار ہو اور اُسکو نیکی کی تعلیم کرے اور بدی سے باز رکھے اور اگر سواری کے وقت بری باتین کرے تو اُسپر شیطان متعین ہوتا ہے جو بری راہ بتاتا ہے کذا ذکر الفخر وَاِنْ كَانَ فِیْ حَجٍّ فَاِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ عَلَی الْبَیْدَاءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ **خ** اور اگر مسافر سفر حج مین ہو تو جب اُسکی سواری بیدا پر ٹھیرے تو الحمد للہ اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہے - نقل کیا اسکو بخاری نے **ف** بیدا ایک بلند جگہ کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان یعنی جب مکہ سے مدینہ کو سوار ہوتے ہین تو مسجد ذی الحلیفہ کے سامنے جو اونچی جگہ ہے مکہ کی جانب اُسکو بیدا کہتے ہین فَاِذَا اَحْرَمَ لَبّٰی لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ

وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ ع اور جب احرام باندھے تو لبیک کہے اسطرح لبیک اللھم لبیک الخ مین حاضر ہون تیری خدمت مین یا اللہ مین حاضر ہون تیری خدمت مین مین حاضر ہون تیری خدمت مین کوئی تیرا شریک نہین مین حاضر ہون تیری خدمت مین۔ تعریف اور نعمت تیرے ہی لئے ہے یعنی بندون پر احسان اور انعام تیرے ہی جانب سے ہے اور ملک تیرے ہی لئے ہے کوئی تیرا شریک نہین۔ لبیک کے یہ کلمات صحاح ستہ مین ہین **ف** احرام مین بہت چیزون کو حرام کرنا ہوتا ہے خواہ حج کا احرام ہو یا عمرہ کا ان باتون کی تفصیل فقہ مین دیکھیے اور حج کے قصد کرنیوالیکو چاہئے کہ اول طہارت اور غسل کرے اور بغیر سئے یعنی بن جوڑ کپڑے پہنے اور بدنکو خوشبو لگا وے بعد احرام کے خوشبو لگانا ممنوع ہے اور دوگانہ نفل پڑھے اور مسنون یہ ہے کہ پہلی رکعت مین الحمد اور قلیا اور دوسری مین الحمد اور قل ہو اللہ پڑھے پھر احرام کی نیت کرے اور اگر بدون نماز کے احرام باندھے جائز ہے لیکن مکروہ ہے اور دوگانہ کے بعد لبیک کہے اور اسکے بعد سید کائنات پر درود بھیجے اور ہمارے نزدیک نماز کے بعد لبیک کہنا سنت ہے اور احرام مین دو باتین فرض ہین ایک نیت دوسری مطلق ذکر خواہ لبیک ہو یا کوئی اور ان دو باتون کے سوا اور چیزین سنت ہین یا مستحب اور سارے حج مین ایکبار لبیک کہنا فرض ہے اور بار بار کہنا سنت ہے اور مستحب ہے کہ جب لبیک کہے تین بار سے کم نہ کہے اور الفاظ کو زبان سے کہے دل سے کہنا مفید نہین کذا ذکر الفخر لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ **موقوعه** ایک صیغہ لبیک کا یہ ہے لبیک لبیک الخ مین حاضر ہون تیری خدمت مین مین حاضر ہون تیری خدمت مین اور مستعد ہون تیری طاعت پر اور بھلائی تیرے قبضہ و تصرف مین ہے مین حاضر ہون تیری خدمت مین اور رغبت تیری طرف ہے اور عمل تیری طرف چڑھتے ہین مین حاضر ہون تیری خدمت مین۔ نقل کیا اسکو موقوفاً مسلم اور ابن حبان نے **فقیر** کہتا ہے کہ نووی نے کہا کہ رغباء بروزن نعماء بمعنی رغبت کے ہے اور یہان اسکے معنی طلب اور سوال کے ہین اس شخص سے جسکے قبضہ مین خیر ہے اور میرک نے کہا کہ والعمل عطف ہے رغباء پر اور خبر اسکی محذوف ہے جسپر مذکور دلالت کرتا ہے یعنی الیک اور غرض یہ ہے کہ عمل سے مقصود تو ہی ہے گویا مضمون ایاک نعبد کا ہے جیسے الرغباء الیک مین مضمون ایاک نستعین کا ہے مین کہتا ہون کہ اس صورت مین بہتر یہ ہے کہ خبر والعمل کی لک ہو کذا فی الحرز لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ **س ق حب مس** ایک صیغہ لبیک کا یہ ہے لبیک اے معبود برحق لبیک نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے وَإِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ سَأَلَ اللّٰهَ مَغْفِرَتَهُ وَرِضْوَانَهُ وَاسْتَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ **ط** اور جب اپنے لبیک کہنے سے فراغت پاوے تو خدا تعالی سے اسکی بخشش اور خوشنودی مانگے اور آتش دوزخ سے آزادی طلب کرے نقل کیا اسکو طبرانی نے **ف** چنانچہ حدیث شریف مین لبیک کے بعد دعا ذیل آئی ہے اسکو پڑھے بلکہ ہر لبیک کے بعد اسکا پڑھنا سنت ہے اللھم انی اسالک مغفرتک و رضاک عنی فی دار القرار و ان تعتقنی من النار کذا ذکر الفخر فَإِذَا طَافَ كُلَّمَا أَتَى الرُّكْنَ كَبَّرَ **خ** اور جب کعبہ کا طواف کرے تو جس وقت رکن اسود کے پاس آوے اللہ اکبر کہے نقل کیا اسکو بخاری نے **ف** [illegible] اختصار کر [illegible] سے [illegible] مراد ہوتا ہے جسمین حجر اسود ہے تو جب اسکے سامنے آوے تو بسم ا

الحمد للہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اور درود پڑھکر طواف شروع کرے خانہ کعبہ کے دروازہ کی طرف کو جب ایک پھیرا پھر چکے جسکو شوط
کہتے ہین تو سات بار شوط اسیطرح ادا کرے اور حسب اللہ اکبر کہے تو دونو ہاتھ کندھے تک اُٹھا کر ہتیلیان حجر اسود کے
سامنے کرے پھر اُسکو بوسہ دے اور بوسہ حجر اسود کا طریق یہ ہے کہ ہتیلیان حجر اسود پر رکھکر اُنکے درمیان سونہہ سے
اُسکو چومے مگر اسطرح کہ آواز نہ ہو اور اگر مونہہ سے بوسہ دینا نہ ہوسکے تو اُسکو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چومے اور یہ بھی نہ ہوسکے تو لکڑی
وغیرہ لگا کر اُسکو چومے اسکی تصریح حلادی نے کی ہے اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو دونون ہاتھون سے اُسکی طرف اشارہ
کرے اور اُنگلیون کو بوسہ دے اور مستحب ہے کہ حجر اسود پر سجدہ کی طرح ماتھا اور ناک بھی رکھے اور بوسہ دے تین بار یونہی
کرے کذا ذکر الفخر وَیَقُولُ بَیْنَ الرُّکْنَیْنِ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ
النَّارِ د س حب مس اور درمیان دو رکنون یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کے یہ آیۃ پڑھے ربنا آتنا الخ یعنی
اے ہمارے رب ہمکو دنیا مین نیکی عنایت کر اور آخرت مین نیکی دے اور ہمکو آگ کے عذاب سے بچا۔ نقل کیا اسکو ابوداود
نسائی ابن حبان حاکم نے ف کعبہ کے چار کونے ہین ایک عراقی دوسرا شامی تیسرا یمانی چوتھا رکن اسود پہلے دو
رکن شمال کی جانب ہین اور دوسرے دو جنوب کی جانب اور اُن دو کو رکنین یمانیین بھی کہتے ہین یہان یہی دو مراد
ہین یعنی رکن اسود اور رکن یمانی کذا ذکر الفخر وَکَذٰلِکَ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْحِجْرِ مو مص اور اسیطرح آیۃ ربنا آتنا الخ
درمیان رکن اسود اور حطیم کے پڑھے نقل کیا اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ نے ف حجر کعبہ کی وہ دیوار گول ہے کہ کعبہ کے
شمال کی طرف ہے پہلے یہ دیوار داخل کعبہ تھی اب اسکو علیحدہ چھوڑ کر کعبہ کی دیوار ادھر بنائی ہے اس دیوار کی شکل
نصف دائرہ کی سی ہے انتیس گز یعنی شرعی گز سے کذا ذکر الفخر وَفِی الطَّوَافِ مس اَوْ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ مو
مص اور طواف مین پڑھے موجب نقل حاکم کے یا رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان نقل کیا اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ نے
ف یعنی حاکم نے مطلق طواف مین دعاء ذیل کو پڑھنا روایت کیا ہے اور ابن ابی شیبہ نے خاص حجر اسود اور مقام ابراہیم
کے بیچ مین دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِّیْ بِخَیْرٍ مس
مو مص یعنی یا اللہ مجھکو قناعت دے اُس چیز پر جو تو نے مجھے روزی دی اور مجھکو اُسمین برکت عنایت کر اور میری
ہر چیز مین جو غائب ہے بھلائی کے ساتھ خلیفہ ہو۔ نقل کیا اسکو حاکم نے اور موقوفا ابن ابی شیبہ نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مو مص کوئی معبود نہین سوا خدا کے
وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اُسیکے لیے بادشاہت ہے اور اُسیکے لئے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نقل کیا
اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ نے ف یعنی ابن ابی شیبہ کی ایک روایت مین پہلی دعا کے ساتھ یہ کلمات بھی زیادہ ہین لا الٰہ
الا اللہ الخ فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ تَقَدَّمَ اِلٰی مَقَامِ اِبْرَاھِیْمَ فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی وَ
یَجْعَلُ الْمَقَامَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فِی الْاُوْلٰی قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ
ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور جب طواف سے فراغت پاوے تو مقام ابراہیم پر آوے اور یہ آیۃ پڑھے واتخذوا من مقام ابراہیم کو نماز

کی جگہ بناؤ اور مقام ابراہیم کو اپنے اور کعبہ کے درمیان کرکے دوگانہ طواف پڑھے پہلی رکعت مین قلیا اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ پڑھے **ف** مقام ابراہیم ایک پتھر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُسپر کھڑے ہوکر لوگونکو حکم الٰہی کی بموجب حج کے لئے پکارا تھا چنانچہ قرآن مین مذکور ہے واذن فی الناس بالحج یعنی لوگون مین حج کا اعلان کرو اُس پتھر پر حضرت ابراہیم کے قدمونکا نشان ہے اور اب کعبہ کے سامنے وہ پتھر ایک حجرہ مین ہے تو حاجی کو چاہئے کہ اُس حجرہ کے پیچھے کھڑا ہوکر دوگانہ پڑھے تاکہ وہ پتھر اُسکے اور کعبہ کے بیچین ہو جاوے یہ دو رکعتین ہر طواف کے بعد واجب ہین خواہ طواف نفل ہو یا فرض یا واجب اور اس دوگانہ کے لئے مقام ابراہیم افضل ہے لیکن اگر دوسری جا بھی پڑھے تو جائز ہے کذا ذکرالفخر ثُمَّ یَرْجِعُ اِلَی الرُّکْنِ فَیَسْتَلِمُہٗ ثُمَّ یَخْرُجُ مِنَ الْبَابِ اِلَی الصَّفَا پھر راجعت کرے حجراسود کی طرف اور اُسکو چومے یعنی دو بارہ بوسہ دے یا ہاتھ وغیرہ سے چھوئے پھر مسجد کے دروازہ سے یعنی باب الصفا سے کوہ صفا کی طرف نکلے **ف** سنت یہ ہے کہ سعی کے لئے کوہ صفا کی طرف فی الفور نکلے کہ تاخیر کرنی بدون عذر کے بری ہے اور اگر عذر سے ہو یا ماندگی کے دفع کرنیکو آرام کے لئے تاخیر کرے تو مضائقہ نہین فَاِذَا دَنٰی مِنْہُ قَرَاَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ فَیَرْقٰی فِی الصَّفَا حَتّٰی یَرَی الْبَیْتَ اور جب کوہ صفا سے قریب ہو تو یہ آیت پڑھے ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ یعنی صفا اور مروہ خدا کی نشانیون مین سے ہین پھر کہے کہ مین ابتدا کرتا ہون سعی مین اُس چیز سے کہ اللہ عزوجل نے اُس سے ابتدا کی یعنی خدا تعالیٰ نے صفا کو پہلے ذکر کیا تو مین پہلے اُسی پر جاتا ہون پھر کوہ صفا پر چڑھے یہانتک کہ خانہ کعبہ کو دیکھے **ف** اگلے زمانہ مین کعبہ کا کوٹھا صفا پر سے معلوم ہوتا تھا اور اب مسجد حرام بننے سے چھپ گیا ہے لیکن بعض جگہ سے اگر حرم کا دروازہ کھلا ہوا ہو اب بھی کعبہ کا کچھ حصہ نظر آتا ہے فَیَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَۃَ فَیَحْمَدُ اللّٰہَ وَیُکَبِّرُہٗ صفا پر چڑھکر قبلہ کیطرف مونہہ کرے اور خدا کی وحدانیت اور اُسکی بڑائی بیان کرے **ف** یعنی لاالٰہ الااللہ اللہ اکبر کہے اور دونو ہاتھ کندھے تک دعا کی طرح اٹھاوے کذا ذکرالفخر یَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ اور یہ کلمات کہے لاالٰہ الا اللہ الخ کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اُسیکے لئے بادشاہت ہے اُسیکے لیے سب تعریف وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے اُسنے اپنا وعدہ پورا کیا یعنی مکہ فتح ہوا اور دین کو قوت دی اور اپنے بندے یعنی رسول خدا کی مدد کی اور کفار کے گروہون کو تنہا شکست دی **ف** یعنی غزوۂ خندق مین قریب دس ہزار کفار کے سوا قریظہ اور نضیر کے یہودیون کے جمع ہوکر مدینہ پر چڑھ آئے تھے اور سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑائی کا ارادہ رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے آندھی اور فرشتون کے لشکر کو متعین کیا جنہون نے اُنکو ہلاک و خراب کیا اور ہوسکتا ہے کہ دعا توحید اور تکبیر کے سوا ہو یا توحید و تکبیر مذکورۂ سابق کا بیان ہو ع ثُمَّ یَدْعُوْ بَیْنَ ذٰلِکَ وَیَقُوْلُ مِثْلَ ھٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ پھر اُسکے درمیان مین دعا کرے اور یہ کلمات اسیطرح تین بار کہے **ف** یعنی کلمۂ توحید وغیرہ مین بار پڑھے اور تین بار دعا کرے ثُمَّ یَنْزِلُ اِلَی الْمَرْوَۃِ حَتّٰی اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاہُ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ سَعٰی حَتّٰی اِذَا صَعِدَ مَشٰی

کوہ صفا پر جانا

پھر کوہ صفا سے اُترے اور مروہ کا قصد کرے یہانتک کہ جب اُسکے دونو پاؤن نالہ کی پستی مین اُتر ین تو دوڑے
یہانتک کہ جب چڑھنے لگے تو اپنی چال چلے **ف** یعنی جب نالہ کی پستی سے کوہ مروہ کی بلندی پر چڑھنے لگے
تو دوڑنا موقوف کرے اور آہستہ چلے اور یہ پستی اور بلندی اگلے زمانہ مین تھی اب دونو پہاڑیون کے بیچ مین برابر
زمین ہے مگر دوڑنیکی جگہ کی ابتدا اور انتہا پر دو نشانیان بنادی ہین اُنکو میلین اخضرین کہتے ہین کہ اُنکے درمیان
اداے سنت کے لئے جھپٹ کر چلتے ہین حَتّٰی اِذَا اَتَی الْمَرْوَةَ فَعَلَ عَلَی الْمَرْوَةِ کَمَا فَعَلَ عَلَی الصَّفَا
م د س ق عو یہانتک کہ جب کوہ مروہ پر آوے تو اُسپر وہی فعل کرے جو کوہ صفا پر کیا تھا نقل کیا
اسکو مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابوعوانہ نے **ف** یعنی قبلہ رخ ہو کر تکبیرات وغیرہ کہے پھر مروہ سے اُتر کر صفا کو
جاوے اور پہلی طرح دو سبز مینارون کے بیچ مین سعی کرے سات دفعہ یون ہی کرے کہ صفا سے مروہ تک ایک شوط ہوتا
ہے اور مروہ سے صفا تک دو شوط یہ سعی کے سات شوط واجب ہین **فخ** اور ایک روایت مین یون آیا ہے وَاِذَا رَقِیَ الصَّفَا
کَبَّرَ ثَلَاثًا وَیَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ یَصْنَعُ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَیَصِیْرُ مِنَ التَّكْبِیْرِ اِحْدٰی وَّعِشْرُوْنَ وَمِنَ التَّهْلِیْلِ سَبْعٌ وَّ
یَدْعُوْا فِیْمَا بَیْنَ ذٰلِكَ وَیَسْاَلُ اللّٰهَ ثُمَّ یَهْبِطُ فَاِذَا رَقِیَ عَلَی الْمَرْوَةِ صَنَعَ كَمَا صَنَعَ عَلَی الصَّفَا حَتّٰی
یَفْرُغَ مِنْ سَعْیِهٖ **موطا مص** اور جب کوہ صفا پر چڑھے تین بار اللہ اکبر کہے اور یہ کلمات کہے لا الٰہ الا اللہ
سے علی کل شیء قدیر تک یہ بات سات دفعہ کرے یعنی تین بار اللہ اکبر کہنا اور ایکبار لا الٰہ الا اللہ الخ پڑھنا سات بار ہوا
اس صورت مین اللہ اکبر اکیس بار ہوگا اور لا الٰہ الا اللہ الخ سات بار اور دعا کرے اُسکے درمیان یعنی سات بار پڑھنے کے
اثنا مین دعا کرے اور اللہ تعالیٰ سے مانگے پھر کوہ صفا سے اُترے اور جب کوہ مروہ پر چڑھے تو وہ عمل کرے جو صفا پر
کیا تھا یہانتک کہ اپنی سعی سے فراغت پاوے نقل کیا اسکو موقوفاً موطا مین اور ابن ابی شیبہ نے وَیَدْعُوْا عَلَی الصَّفَا
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْاَلُكَ كَمَا هَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ
اَنْ لَا تَنْزِعَهٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ **موطا** اور کوہ صفا پر یہ دعا پڑھے اللہم انک الخ یعنی یا اللہ تو نے
فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا کرو مین قبول کرونگا تمہاری دعا اور تو وعدہ کا خلاف نہین کرتا اور مین تجھ سے یہ سوال کرتا ہون کہ
جیسے تو نے مجھکو اسلام کے لئے ہدایت کی تو اسکو مجھ سے مت چھینا یہانتک کہ تو مجھکو وفات دے ایسے حال مین کہ
مین مسلمان ہون نقل کیا اسکو موقوفاً موطا مین وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ
مو مص اور کوہ صفا اور مروہ کے درمیان یہ دعا پڑھے رب اغفر الخ یعنی اے میرے رب مغفرت اور رحم کر تو ہی ہے
غالب تر بزرگتر نقل کیا اُسکو موقوفاً ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا سَارَ اِلٰی عَرَفَاتٍ لَبّٰی وَكَبَّرَ **م د** اور جب میدان عرفات
کو جاوے تو لبیک اور تکبیر کہے نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نے **ف** یعنی راہ مین کبھی لبیک کہے کبھی تکبیر لیکن علما نے لکھا ہے کہ
لبیک کہنا سنت ہے اور کبھی تکبیر کہنی جائز **فخ** وَخَیْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَةَ وَخَیْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ

وقوف عرفات

قَبْلِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ **ت** اور سب دعاؤن سے بہتر عرفہ کے دن کی دعا ہے اور اُن اقوال مین سے جو مین نے کہے اور مجھ سے پہلے اور انبیا نے کہے یہ کہنا ہے لا آلہ الا اللہ وحدہ لا شریک للہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر نقل کیا اسکو ترمذی نے اَكْثَرُ دُعَائِيْ وَدُعَاءِ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِي بِعَرَفَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ **مص** میری اور مجھ سے پہلے انبیا کی اکثر دعا عرفہ کے دن یہ ہے لا آلہ الا اللہ سے اسمین سے قدیر تک کا ترجمہ کئی بار گذر چکا اور اللہم اجعل سے آخر تک کا ترجمہ یہ ہے یا اللہ تو میرے دل مین روشنی کر اور میری سماعت مین اور میری بینائی مین نور کر الٰہی میرے لئے میرا سینہ کھول اور میرے لئے میرا معاملہ آسان کر اور مین تیری پناہ مانگتا ہون سینے کے وسوسون سے اور معاملہ کی ابتری سے اور قبر کے فتنہ سے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اُس چیز کی برائی سے جو رات مین داخل ہوتی ہے اور اُس چیز کی برائی سے جو دن مین داخل ہوتی ہے یعنی موذیات کی قسم سے اور اُس چیز کی برائی سے جسکو ہوائین چلائین یعنی شیاطین و جنات نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے **ف** کلمہ کو اسلئے دعا فرمایا کہ کریم کی تعریف کرنی حقیقت مین کنایۃً دعا ہوتی ہے اور سینہ کے کھلنے کی پہچان حدیث شریف مین یہ آئی ہے کہ دنیا سے بیزاری اور دار الخلود کی طرف رجوع اور موت کے آنیسے پہلے اُسکے لئے مستعد ہو جاوے اور سینے کے وسوسون سے وہ چیزین مراد ہین کہ وسواس کے باعث ہون یعنی نفس و شیطان اور معاملہ کی ابتری سے یہ غرض ہے کہ امر دین مین دنیا کی مشغولی سے فتور اور پراگندگی واقع ہو۔ اور قبر کے فتنے سے منکر نکیر کے جواب مین حیران رہنا مقصود ہے ان سب باتون سے پناہ مانگی ہے **فحر** وَالتَّلْبِيَةُ بِعَرَفَاتٍ سُنَّةٌ **س مس** اور لبیک کہنا عرفات مین سنت ہے۔ نقل کیا اسکو نسائی اور حاکم نے **ف** یعنی وقوف سے پہلے اور وقوف کے بعد کنکریان مارنے تک لبیک کہنا سنت مؤکدہ ہے والا ہر حالت مین احرام کے بعد مستحب ہے لیکن شروع احرام مین واجب ہے کذا ذکرہ العلی وَلَمَّا وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ وَقَالَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ قَالَ اِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ **طس** اور جب عرفات مین ٹھیرے اور یہ الفاظ کہے لبیک اللہم لبیک تو یون کہے انما الخیر خیر الآخرۃ۔ یعنی بھلائی صرف آخرت کی خوبی ہے نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین فَاِذَا صَلَّى الْعَصْرَ وَوَقَفَ بِعَرَفَةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اور جب عصر کی نماز پڑھے اور عرفات مین وقوف کرے تو اپنے دونو ہاتھ اُٹھائے **ف** عرفات مین عصر کی نماز ظہر کے ساتھ پڑھ لیتے ہین اُسکے بعد عرفات مین وقوف کرتے ہین یعنی ٹھیرتے ہین یہ وقوف حج کے فرائض مین سے ہے اسکا وقت نوین تاریخ کی دوپہر ڈھلنے سے لیکر دسوین کی تمام شب تک ہے اگر اس عرصہ مین ایک ساعت بھی وقوف کریگا تو فرض حج ادا ہو جائیگا اور سنت یہ ہے کہ غروب کے بعد عرفات سے پھرے **فحر** وَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ فِي

الْآخِرَةِ وَالْأُولٰى ثُمَّ يَرْكَعُ يَدَيْهِ فَيَسْكُتُ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ الْإِنْسَانُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ **موم ص** اور ہاتھ اٹھا کر یون کہے اللہ اکبر و للہ الحمد تین بار لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد اللہم اہدنی سے فی الآخرۃ والاولی تک جسکا ترجمہ یہ ہے یا اللہ مجھکو راہ دکھا سیدھی راہ اور مجھکو پاک کر ظاہر اور باطن کے عیبون سے بسبب تقوے کے اور میری آمرزش کر آخرت مین اور دنیا مین یعنی جو گناہ امر دین اور دنیا مین مجھسے سرزد ہوے ہین انکو بخشدے اس دعا کے بعد اپنے ہاتھ ہٹا لے اور دعا سے اس قدر سکوت کرے کہ آدمی سورۂ الحمد پڑھ لے پھر دوبارہ ہاتھ اٹھا دے اور وہی دعا جو پہلے پڑھی تھی پڑھے نقل کیا اسکو موقوفاً ابن ابی شیبہ نے

وَاِذَا رَجَعَ وَاَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا **م د س ق عو** اور جب عرفات سے پھرے اور مشعر حرام پر پہونچے تو مونہہ قبلہ کی طرف کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اور اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہے اور برابر مشعر حرام مین ٹھیرا رہے یہانتک کہ صبح خوب روشن ہو جاوے نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ ابو عوانہ نے **ف** عرفات سے پھر کر رات کو مزدلفہ مین رہتے ہین کیونکہ وہان رات کا رہنا سنت مؤکدہ ہے پھر صبح کی نماز اول وقت پڑھکر مشعر حرام پر کہ مزدلفہ کے پہاڑ کا نام ہے وقوف کرتے ہین اس جگہ کا مطلق ٹھیرنا واجب ہے اگرچہ ایک ساعت ہی ہو اور جسقدر مذکور ہوا یعنی تمام وقت کا وقوف سنت ہے اور مشعر حرام کے وقوف کا وقت طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے اگر اس سے پہلے یا پیچھے ہوگا تو معتبر نہین

فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ اَيْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ **ع** اور برابر لبیک کہتا رہے یعنی احرام کے دن سے مقرر جگہون مین یہانتک کہ جمرہ کو یعنی جمرۂ عقبہ کو کنکر مارے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین **ف** جمرہ اصل مین کنکری کو کہتے ہین مگر اب اُن منارونکا نام ہو گیا ہے جنپر کنکر مارتے ہین وہ تین ہین ایک جمرۂ اولی جسکو جمرۂ دنیا بھی کہتے ہین مسجد خیف کے قریب ہے دوسرا جمرۂ وسطی اُسکے بعد تیسرا جمرۂ عقبہ سب کے بعد مکہ کی طرف ان تینون کو کنکر مارنا واجب ہے دسوین تاریخ صرف جمرۂ عقبہ پر کنکر مارتے ہین اور اول کنکر مارنے پر لبیک کہنا موقوف کرتے ہین اور گیارھوین اور بارھوین کو تینون جمرہ پر کنکر مارتے ہین اور تیرھوین کو بھی رمی کرتے ہین اگر منا مین رہین

رمی جمار کا بیان

فَاِذَا اَرَادَ رَمْيَ الْجِمَارِ فَاِذَا اَتَى الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلٰى اَثَرِ كُلِّ حَصَاةٍ **خ س** اور جب حاجی کنکر مارنا چاہے یعنی تینون منارون پر گیارھوین اور بارھوین تاریخ مین تو جب جمرۂ دنیا پر پہونچے تو اُسپر سات کنکریان پھینکے یعنی چنے کے برابر اور ہر کنکر مارنے پر اللہ اکبر کہے نقل کیا اسکو بخاری نسائی نے اَوْ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ **م د س ق مص** یا اللہ اکبر کہے ہر کنکر کے ہمراہ نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے **فقیر** کہتا ہے کہ دونو صورتون مین فرق یہ ہے کہ اول صورت مین کنکر مارنے کے پیچھے اللہ اکبر کہتے ہین اور اس صورت مین کنکر پھینکنے کے وقت ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسْهِلُ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيْلًا فَيَدْعُوْا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْوُسْطٰى كَذٰلِكَ فَيَاْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيْلًا فَيَدْعُوْا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ

ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا خ س پھر یعنی بعد رمی جمرہ دنیا کے تھوڑا سا آگے بڑھے اور زمین نرم مین ٹھیرے اور قبلہ رو بہت دیر تک کھڑا رہے اور ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگے پھر جمرۂ وسطی پر اسیطرح یعنی جمرۂ دنیا کے موافق کنکریان پھینکے پھر بائین طرف کو چلکر زمین نرم مین پہونچے اور قبلہ رخ بڑی دیر تک کھڑا رہے اور ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگے پھر جمرۂ عقبہ پر نالہ کے نشیب مین سے کنکریان مارے اور اس جمرہ کے پاس توقف نکرے۔ نقل کیا اِسکو بخاری نسائی نے **ف** جمرۂ دنیا کے آگے دیر تک ٹھیرنا مستحب ہے چنانچہ بعض روایتون مین ہے کہ اتنی دیر ٹھیرے جتنے عرصہ مین سورہ بقر پڑھی جائے غرضکہ وہان کھڑا ہو کر اللہ تعالی کی حمد اور تکبیر اور تہلیل اور تسبیح کرے اور درود پڑھے اور بکمال حضور اور خشوع سے اپنے لئے اور اپنے والدین کے واسطے دعا مانگے اور اپنے گناہونکی آمرزش چاہے اور بعد جمرہ عقبہ کی رمی کے نہ ٹھیرے نہ پہلے دن نہ دوسرے تیسرے دن اور دعا مانگنے مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ چلتے چلتے دعا مانگے اور بعض دعا کرنا مطلق ممنوع کہتے ہین فحر وَيَسْتَبْطِنُ الْوَادِيَ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا مص مو مص اور نالہ کے بیچ مین داخل ہو یعنی جمرۂ عقبہ کے کنکر مارنے کے لیئے یہانتک کہ جب رمی سے فراغت پاوے تو یہ الفاظ کہے اللہم اجعلہ الخ یعنی یا اللہ تو ہمارے اس حج کو حج مبرور کر اور ہمارے گناہ کو بخشا ہوا کر نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اور مرفوعاً بھی اُسی نے **ف** حج مبرور اُسکو کہتے ہین جسمین گناہ اور خیانت نہ ہو فحر فقیر کہتا ہے کہ فتح القدیر مین پہچان حج مبرور کی یہ لکھی ہے کہ آدمی پہلے سے اچھا ہو جاوے وَيَدْعُوْا عِنْدَ الْجَمَرَاتِ كُلِّهَا وَلَا يُوَقِّتُ شَيْئًا مو مص اور سب جمرون کے پاس دعا مانگے اور کوئی دعا مقرر نہ کرے یعنی جو چاہے مانگے نقل کیا اِسکو موقوفاً ابن ابی شیبہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جمرۂ عقبہ کے پاس بھی دعا مانگے اگرچہ بدون ٹھیرنے کے ہو **فقیر** کہتا ہے کہ اوپر کی حدیث سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ جمرۂ عقبہ کی رمی کی فراغت کے بعد اللہم اجعلہ الخ کہنے کو روایت کیا ہے اور یہ بھی دعا ہی ہے وَإِذَا ذَبَحَ سَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهٖ اَيْ عَرَاضِ خَدِّهٖ ع اور جب قربانی ذبح کرے تو بسم اللہ واللہ اکبر کہے اور اپنا پاؤن قربانی کے کلہ کے چوڑاؤ پر رکھ لے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین وَيَقُوْلُ فِي الْاُضْحِيَّةِ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ م د اور قربانی کے ذبح کے وقت بسم اللہ کہے اور یون دعا مانگے اللہم تقبل الخ یعنی یا اللہ تو مجھ سے قبول کر اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی میری اور اُنکی قربانیان قبول فرما نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نے **ف** اگر ذبح کے وقت قصداً بسم اللہ چھوڑدیگا تو اُس جانور کا کھانا حرام ہوگا غرضکہ بسم اللہ کا کہنا ذبح کے وقت ضرور ہے اور بسم اللہ اللہ اکبر کہنا مستحب ہے۔ اسیطرح جو دعائین ذیل مین ہین انکا پڑھنا اولی ہے فحر اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَذْبَحُ د ق مس یعنی یہ کلمات انی وجہت وجہی الخ یعنی مین نے اپنا چہرہ اُس ذات کی طرف متوجہ کیا جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا ایسی حالت مین کہ مین ہون ابراہیم کے

دعاء قربانی

ہون توحید کرنے والا اور مین مشرکون مین سے نہین ہون میری نماز اور میری عبادتین اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے واسطے ہین جو عالمونکا پروردگار ہے کوئی اُسکا شریک نہین اور مجھکو اسی بات کا حکم ہوا ہے اور مین مسلمانون مین سے ہون پھر کہے اللّٰھم منک و لک بسم اللّٰہ واللّٰہ اکبر یعنی یا اللہ یہ قربانی تیری ہی عطا سے اور تیری ہی رضامندی کے لئے مین ذبح کرتا ہون خدا کے نام سے اور اللہ بہت بڑا ہے پھر قربانی کو ذبح کرے نقل کیا اسکو ابوداؤد و ابن ماجہ حاکم نے وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ قُوْمِي اِلٰى اُضْحِيَّتِكِ فَاشْهَدِيْهَا فَاِنَّهُ يُغْفَرُ لَكِ عِنْدَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ مِّنْ دَمِهَا كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلْتِيْهِ وَقُوْلِيْ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ اِلٰى اٰخِرِهٖ قَالَ عِمْرَانُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لَكَ وَلِاَهْلِ بَيْتِكَ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِّلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً **مس**

اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا رضؓ کو فرمایا کہ اپنی قربانی کی طرف اُٹھ اور اسکے پاس حاضر ہو کیونکہ اُسکے اول ہی قطرہ خون کے گرنے کے وقت جو گناہ تونے کئے ہونگے تیرے لئے بخشے جائینگے اور ذبح کے وقت یہ آیت پڑھ ان صلوتی ونسکی الآیہ عمران صحابی کہتے ہین کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ ثواب آپکے واسطے اور آپکے اہل بیت کے لئے ہی مخصوص ہے یعنی آپکی امت بھی اسمین شریک ہے یا نہین آپنے فرمایا کہ یہ ثواب سب مسلمانون کے لئے ہے یعنی جو کوئی یہ عمل کریگا یہی ثواب پاویگا۔ نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ عورت کو بھی اپنی قربانی پر حاضر ہونا سنت ہے فَاِنْ كَانَتْ بَدَنَةً فَلْيُقِمْهَا ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ ثُمَّ لِيُسَمِّ اللّٰهَ ثُمَّ لِيَنْحَرْ وَاِنْ كَانَتْ عَقِيْقَةً فَعَلَ كَالْاُضْحِيَّةِ **مو مس** اور اگر قربانی کا جانور اونٹ ہو تو چاہئے کہ اُسکو کھڑا کرے پھر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللّٰھم منک ولک کہے پھر بسم اللہ کہکر سینہ مین نیزہ مارے اور اگر عقیقہ ہو تو قربانی کی طرح کار بند ہو یعنی اسیطرح بسم اللہ اللہ اکبر پڑھے۔ نقل کیا اسکو موقوفا حاکم نے **ف** اونٹ کا سینہ چاک کرنا مستحب ہے اور گائے وغیرہ کا گلا کاٹنا اور اسکا خلاف مکروہ ہے اور عقیقہ اُس بکری وغیرہ کو کہتے ہین جو لڑکے کی پیدایش کے ساتوین دن سر مونڈنے کے وقت ذبح کی جاتی ہے کذا ذکر المصطفٰی وَيُسَمِّيْ عَلَى الْعَقِيْقَةِ كَمَا يُسَمِّيْ عَلَى الْاُضْحِيَّةِ بِسْمِ اللّٰهِ عَقِيْقَةُ فُلَانٍ **مو مص** اور عقیقہ پر بسم اللہ کہے جیسے قربانی پر کہے اسطرح کہ بسم اللہ یہ عقیقہ فلانے لڑکے کا ہے۔ نقل کیا اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا دَخَلَ الْبَيْتَ كَبَّرَ فِيْ نَوَاحِيْهِ **خ د** وَفِيْ زَوَايَاهُ **د** اور جب خانہ کعبہ کے اندر داخل ہو تو اُسکے چارون طرفون مین اللہ اکبر کہے نقل کیا اسکو بخاری ابوداؤد نے۔ اور اسکے کونون مین روایت کیا اُسکو ابوداؤد نے **فقیر** کہتا ہے کہ ابوداؤد کی ایک روایت مین نواحی آیا ہے اور دوسرے مین زوایا اور معنی دونون کے ایک ہین وَيَدْعُوْا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا فَاِذَا خَرَجَ رَكَعَ فِيْ قُبُلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ **خ م س** اور کعبہ کے سب کونون مین دعا مانگے اور جب باہر نکلے تو کعبہ کے سامنے دوگانہ پڑھے نقل کیا اسکو مسلم نسائی نے وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيْهَا فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهٖ وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهٗ
وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى مخ هر اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ مین داخل ہوے خود آپ
اور اسامہ اور عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح رض اور کعبہ کا دروازہ عثمان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بند کردیا یعنی
تاکہ لوگ بھیڑ نکرین اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ مین دیر تک ٹھیرے ابن عمر رض کہتے ہین کہ مین نے بلال رض سے پوچھا جسوقت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نکلے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا یعنی کعبہ مین ٹھیر کر بلال نے کہا کہ آپنے ایک ستون بائین
طرف اور دو ستون داہنی طرف اور تین ستون اپنے پیچھے کرکے نماز پڑھی اور خانۂ کعبہ اسوقت چھ ستونون پر تھا یعنی اثنین
ستون مین نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے وَلَمَّا دَخَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ اَمَرَ بِلَالًا فَاَجَافَ
الْبَابَ وَالْبَيْتُ اِذْ ذَاكَ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ فَمَضٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ بَابَ
الْكَعْبَةِ جَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَسَاَلَهٗ وَاسْتَغْفَرَهٗ ثُمَّ قَامَ حَتّٰى اِذَا اَتٰى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ
دُبُرِ الْكَعْبَةِ اور جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ مین داخل ہوے تو آپنے بلال رض کو حکم دیا انہون نے دروازہ بند کردیا اور کعبہ
اسوقت چھ ستونون پر تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گئے یعنی اس دیوار کی طرف کو چلے کہ دروازہ کے سامنے ہے یہانتک
کہ جسوقت ان ستونون کے بیچ مین آئے جو دروازۂ کعبہ کے قریب تھے یعنی سامنے آپ بیٹھ گئے اور خدا تعالی کی تعریف اور ثنا
کہی اور اس سے حاجتین مانگی اور بخشش چاہی پھر کھڑے ہوے یہانتک کہ جسوقت اس جگہ پر آئے کہ پشت کعبہ کی سامنے
تھی ف یعنی کعبہ کے پشت کی دیوار کہ دروازہ کے سامنے ہے اسکے پاس گئے اور دروازۂ کعبہ کی پیٹھ کی فَوَضَعَ
وَجْهَهٗ وَخَدَّهٗ عَلَيْهِ وَسَاَلَهٗ وَاسْتَغْفَرَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى كُلِّ رُكْنٍ مِّنْ اَرْكَانِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَهٗ
بِالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمَسْئَلَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ
مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ س پس اپنا چہرہ اور رخسار مبارک اس پشت کی دیوار پر رکھا اور خدا کی
حمد و ثنا کی اور اس سے حاجتین مانگین اور بخشش چاہی پھر کعبہ کے کونون مین سے ہر کونہ پر پھرے اور کونہ کی طرف مونہہ
کرکے اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ پڑھا اور اللہ تعالی کی ثنا کی اور اس سے حاجتین اور بخشش مانگی پھر کعبہ کے
باہر تشریف لائے اور دو رکعتین دروازہ کے سامنے ادا کین پھر اپنے مکان کو پھرے نقل کیا اسکو نسائی نے وَاِذَا
شَرِبَ مَاءَ زَمْزَمَ فَلْيَسْتَقْبِلِ الْكَعْبَةَ وَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلْيَتَنَفَّسْ ثَلَاثًا وَلْيَتَضَلَّعْ مِنْهَا فَاِذَا
فَرَغَ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ اِنَّ اٰيَةَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَتَضَلَّعُوْنَ مِنْ زَمْزَمَ ق مس اور جب
چاہ زمزم کا پانی پیوے تو کعبہ کی طرف مونہہ کرکے بسم اللہ کہے اور پینے مین تین دم لے یعنی ہر دم مین برتن مونہہ سے
جدا کرلے اور خوب پیٹ بھر کر پیئے کہ کوکھین تن جائین اور جب پینے سے فارغ ہو تو الحمد للہ کہے ہمارے اور منافقون کے
درمیان نشان یہ ہے کہ منافق زمزم سے نہین چھکتے نقل کیا اسکو ابن ماجہ حاکم نے ف یعنی ایمانداروں کی پہچان
یہ ہے کہ یہ پانی پیٹ بھر کر پیتے ہین اور منافقون کی یہ علامت ہے کہ اسکو پیٹ بھر کر نہین پیتے اور زمزم کنوئین کا نام

ہے کعبہ سے اڑتیس گز کے فاصلہ سے اول اُسکا پانی حضرت جبرئیل نے حضرت اسمٰعیل کے لئے نکالا تھا پھر حضرت ابراہیم
نے اُسکو کھودکر کنوان بنایا پھر اٹ گیا تھا عبدالمطلب نے اُسکو صاف کیا اُسکا پانی سب پانیون سے افضل ہے
بلکہ بعضون نے آب کوثر سے بھی افضل کیا ہے کذا ذکرہ الفخر وَمَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ فَإِنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِي
بِهِ شَفَاكَ اللهُ وَإِنْ شَرِبْتَهُ مُسْتَعِيذًا أَعَاذَكَ اللهُ وَإِنْ شَرِبْتَهُ لِيَقْطَعَ ظَمَأَكَ قَطَعَهُ وَكَانَ
ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا شَرِبَ مَاءَ زَمْزَمَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً
مِنْ كُلِّ دَاءٍ **مستس** اور زمزم کا پانی اُس مطلب کے لیئے ہے جسکے واسطے پیا جاوے یعنی جس مراد سے پیئے گا وہ
حاصل ہوگی مثلاً اگر تو اُسکو اسلئے پیوے کہ شفا چاہتا ہے تو اللہ تعالی تجھکو شفا دیگا اور اگر اس غرض سے پیوے کہ پناہ
چاہنے والا ہو تو اللہ تجھکو پناہ دیگا اور اگر اس نیت سے پیوے کہ اپنی پیاس اُس سے بجھاوے تو خدا تعالی پیاس
موقوف کردیگا اور حضرت ابن عباسؓ کا دستور تھا کہ جب زمزم کا پانی پیتے تو یہ دعا کرتے اللھم انی اسالک الخ یعنی
یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون علم نفع دینے والا یعنی جس سے مجھکو اور دوسرون کو نفع ہو ایسا علم معرفت اور کتاب وسنت
کا ہے کہ باعمل ہو اور مانگتا ہون رزق فراخ اور ہر بیماری سے شفا یعنی مرض ظاہری ہو یا باطنی نقل کیا اسکو حاکم
نے وَلَمَّا أَتَى الْإِمَامُ الْحُجَّةُ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ زَمْزَمَ وَاسْتَسْقَى مِنْهُ شَرْبَةً ثُمَّ اسْتَقْبَلَ
الْقِبْلَةَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّ ابْنَ أَبِي الْمَوَالِ حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ [illegible] ال مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ وَهٰذَا أَشْرَبُهُ لِعَطَشِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ شَرِبَ قُلْتُ
[illegible] وَالرَّاوِي عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ ذٰلِكَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثِقَةٌ رَوَى لَهُ مُسْلِمٌ فِي
صَحِيحِهِ وَابْنُ أَبِي الْمَوَالِ ثِقَةٌ رَوَى لَهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فَصَحَّ الْحَدِيثُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور جب امام
حجۃ اللہ جنکا نام عبداللہ ابن مبارک ہے اور اُس سے پانی پینا چاہا تو قبلہ کو مونہہ کیا اور یہ کہا کہ یا اللہ ابن ابی الموال نے
یعنی ہمارے اُستادؒ نے ہم سے روایت کی اپنے استاد محمد بن منکدر سے اُنہون نے جابرؓ سے یہ حدیث کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمزم کا پانی اُس مطلب کے لئے ہے جسکے لئے پیا جاے اور مین اس پانی کو قیامت کے دن کی پیاس بجھنے
کے واسطے پیتا ہون پھر پانی پیا مصنف کہتے ہین مین کہتا ہون کہ سند حدیث عبداللہ بن مبارک کی صحیح ہے ابن مبارک
سے راوی سوید بن سعید ہے جو شخص معتبر ہے اسکی حدیث مسلم نے صحیح مسلم مین نقل کی ہے یعنی اگر وہ معتبر نہ ہوتا تو مسلم
اُسکی حدیث نہ لیتا اور ابن ابی الموال بھی معتبر ہے اسکی حدیث بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری مین نقل کی ہے غرضکہ
یہ حدیث صحیح ہوئی یعنی بسبب سند کے صحیح ہونیکے اور خدا کا شکر ہے **ف** عبداللہ بن مبارک بڑے عابد زاہد عالی قدر
شاگرد امام اعظم رح کے ہین فخر وَإِنْ كَانَ سَفَرُ غَزَاةٍ أَوْ لَقِيَ الْعَدُوَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي
بِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أُقَاتِلُ **د ت س حب مص عو** اور اگر جہاد کا سفر ہو یا دشمن
سے بھڑے تو یہ دعا پڑھے اللھم انت عضدی الخ الہی تو میرا مددگار اور میرا ناصر ہے تیری ہی مدد سے مین حیلہ کرتا ہون یعنی

دشمنون کے مکر دفع کرنیکو اور تیری قوت سے حملہ کرتا ہون اور تیری ہی مدد سے لڑتا ہون۔ نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی
نسائی ابن حبان ابن ابی شیبہ ابوعوانہ نے رَبِّ بِكَ أُقَاتِلُ وَبِكَ أُصَاوِلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
بِكَ مص اے میرے پروردگار تیری ہی مدد سے مین لڑتا ہون اور تیری ہی قوت سے مین حملہ کرتا ہون اور پرہیز
ہے کفار سے بچنا اور نہ لڑنے کی قوت مگر تیری ہی قوت سے نقل کیا اسکو نسائی نے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِي وَ
اَنْتَ نَاصِرِي وَبِكَ أُقَاتِلُ عو یا اللہ تو میرا معین اور تو میرا مددگار ہے اور تیری ہی مدد سے مین لڑتا ہون
نقل کیا اسکو ابوعوانہ نے وَإِذَا أَرَادُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ انْتَظَرَ الْإِمَامُ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَا
أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ اور جب ارادہ کرین مسلمان دشمن سے ملنے کا یعنی کفار سے لڑنیکا تو سردار انتظار
کرے یہانتک کہ آفتاب ڈھل جاوے پھر امام کھڑا ہو کر یون کہے یعنی لڑائی کی رغبت دلانیکو اسطرح خطبہ پڑھے کہ اے
لوگو دشمن سے بھڑنے کی آرزو نکرو یعنی اسلئے کہ کفار سے لڑائی کی آرزو کرنی بلا مانگنی ہے اور بلا کا مانگنا ممنوع ہے وَاسْأَلُوا
اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا اور اللہ تعالی سے عافیت مانگو پھر اگر انسے بھڑ جاؤ تو صبر کرو ف
یعنی اگر اتفاقا لڑائی واقع ہو جاوے تو صبر کرو اور بھاگو نہین اسلئے کہ یون چاہئے کہ اللہ تعالی سے بلا نہ مانگے اور اگر بلا نازل
ہو تو صبر کرے ع وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ اور یہ جان رکھو کہ بہشت تلوارون کے سایہ کے نیچے
ہے ف مقصود یہ ہے کہ بہشت حاصل ہوتی ہے کفار کی لڑائی مین تلوار مارنے سے خواہ شہید ہو جائیگا یا غازی ہوگا
مخ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ
خ م د پھر امام یہ دعا پڑھے اللھم منزل الکتاب الخ یا اللہ کتاب کے اتارنے والے اور ابر کے چلانے والے اور گروہ کفار
کے شکست دینے والے انکو شکست دے اور ہمکو انپر فتحیاب کر۔ نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود نے۔ اور ایک روایت
مین دعا یون آئی ہے اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ
خ م یا اللہ کتاب کے اتارنے والے حساب کے جلد لینے والے کفار کے گروہ کو شکست دے یا اللہ انکو شکست دے اور انکے پاؤن ڈگمگا یعنی
لڑائی کے میدان مین انکے پاؤن ثابت مت رکھ نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے وَإِذَا أَشْرَفَ عَلَى بَلْدَةٍ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ
خَرِبَتْ أَيْ يُسَمِّي الْبَلْدَةَ الَّتِي قَصَدَهَا إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ خ م ت
س ق اور جب کافرون کے شہر پر آوے یعنی جنسے لڑائی کا ارادہ ہے تو یون کہے اللہ اکبر خربت یعنی اللہ بہت بڑا
ہے خراب ہوا یہ شہر یہان اس شہر کا نام لے جسپر قصد کیا ہے پھر یہ کہے انا اذا نزلنا الخ یعنی ہم جسوقت کسی قوم کے
میدان مین اترتے ہین تو صبح خوف دلائے گئے لوگون کی بری ہوتی ہے۔ نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن
ماجہ نے ف صبح بری ہوتی ہے یعنی انپر غارت بدصبح پڑتی ہے چونکہ غارت اکثر صبح کو ہوتی ہے اسلئے اسکا
نام صبح رکھا فخر۔ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مر ان کلمات کو تین بار کہے نقل کیا اسکو مسلم نے وَإِذَا خَافَ قَوْمًا اَللّٰهُمَّ
إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ د س حب مس اور جب کسی قوم سے ڈرے

تو یہ دعا پڑھے اللھم انا الخ یا اللہ ہم تجھکو انکے سینہ مین کرتے ہین یعنی اس غرض سے کہ تو انکو دفع کرے اور تیری پناہ مانگتے
ہین انکی برائیون سے نقل کیا اسکو ابوداود و نسائی ابن حبان حاکم نے **فقیر** کہتا ہے کہ نحور بفتحتین جمع نحر کی ہے
یہ سینہ پر وہ جگہ ہے جہان ہار رہتا ہے اور نجعلک فی نحورہم محاورہ ہے جسکے معنی یہ کہ ہم تجھکو انکے مقابلہ مین آڑ بناتے
ہین اور نحر کو اسوجہ سے ذکر کیا کہ دشمن لڑنے کے وقت سینہ سپر کرتے ہین اور مقصود یہ ہے کہ تجھ سے سوال کرتے
ہین کہ انکو روک دے اور انکے شر دفع کردے اور ہمارے اور انکے بیچ مین آڑ ہو جاوے کذا فی الحرز فَاِنْ حَصَرَهُمْ
عَدُوٌّ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا ز ا اور اگر مسلمانون کو کوئی دشمن گھیرے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے
اللھم استر الخ یا اللہ ہمارے عیب ڈھانک اور ہماری دہشتین امن مین کر نقل کیا اسکو بزار احمد نے **فقیر** کہتا ہے کہ مجمع
مین ہے کہ لفظ عورت جب لڑائیون اور درون کی محافظت مین بولا جاتا ہے تو اسکے معنی خلل کے ہوتے ہین اس صورت
مین استر عوراتنا کے یہ معنی ہوے کہ ہماری صف بندی اور لڑائی کے انتظام مین خلل واقع مت کر اور یا یہ معنی کہ ہماری
نامردی کو دور کر واللہ اعلم فَاِنْ اَصَابَهٗ جِرَاحَةٌ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ س اور اگر مسلمان کو زخم لگے لڑائی مین تو بسم اللہ
کہے نقل کیا اسکو نسائی نے **ف** جب حضرت طلحہ رض کی انگلی جنگ احد مین کٹی تو انہون نے کہا خوب ہوا سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو بسم اللہ کہتا تو فرشتے تجھکو اٹھاتے اور لوگ دیکھتے ہوتے فَاِذَا انْهَزَمَ الْعَدُوُّ
سَوّٰى الْاِمَامُ الْجَيْشَ صُفُوْفًا خَلْفَهٗ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ وَلَا
بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا هَادِيَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا
مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ
وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَائِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا اَللّٰهُمَّ
حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ
الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ
الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ
اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ س حب مس ا اور جب دشمن شکست کھا دے تو امام لشکر کو صفین باندھکر اپنے پیچھے برابر
کرے پھر یہ دعا پڑھے اللھم لک الحمد الخ یا اللہ تیرے ہی لئے سب تعریف ہے کوئی تنگ کرنے والا نہین جسکو تو فراخ کرے
یعنی تیری عطا کو کوئی کم نہین کر سکتا اور کوئی فراخ کرنے والا نہین جسکو تو تنگ کرے اور کوئی راہ نما نہین جس شخص کو
تو گمراہ کرے اور کوئی گمراہ کرنیوالا نہین جسکو تو راہ دکھاوے اور کوئی دینے والا نہین جسکو تو نہ دے یعنی روزی اور
کوئی روکنے والا نہین جسکو تو روزی دے اور کوئی نزدیک کرنیوالا نہین جسکو تو دور کرے یعنی اپنی رحمت سے
اور کوئی دور کرنے والا نہین جسکو تو نزدیک کرے یا اللہ تو ہمپر اپنی برکت اور رحمت اور فضل اور رزق فراخ کر

یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون نعمت پائدار جو نہ بگڑے اور نہ ٹلے یعنی بہشت کی نعمتین خداوندا مین تجھ سے مانگتا ہون مامون
ہونا خوف کے دن یعنی قیامت مین یا اللہ ہم پناہ مانگتے ہین اُس چیز کی برائی سے جو تونے ہمکو دی یعنی مال وغیرہ تکبر کا
باعث نہو اور اُس چیز کی بُرائی سے جسکو تونے ہمین نہین دیا یعنی اُسکا نہ ہونا ہمپر غم کا موجب نہو الٰہی ہمکو ایمان محبوب
کر اور ہمارے دلون مین اُسکو مزین کر اور کافر ہونا اور فاسق ہونا ہمکو ناپسند کر یعنی طاعت سے نکلکر عبادت چھوڑ دینے
اور تیری نافرمانی کرنی ہمکو اچھی نہ معلوم ہو اور ہمکو راہ پایون کی جماعت مین کر الٰہی تو ہمکو مسلمان مار اور نیک بختون کے
ساتھ یعنی انبیاء اور اولیاء کے ساتھ لاحق کر ایسی حالت مین کہ نہ ہم رسوا ہون اور نہ فتنہ مین پڑین خداوندا جان سے
مار کافرون کو جو تیرے رسولون کو جھٹلاتے ہین اور لوگون کو تیری راہ سے روکتے ہین یعنی بہکاتے ہین اور اُنکو اپنا عذاب
اور ایذا دینے والا کر اور اُنکو تکلیف دے اے معبود برحق یہ دعا قبول کر۔ نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے وَيُعَلِّمُ
مَنْ اَسْلَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ عو اور اُس شخص کو جو مسلمان ہو یہ دعا سکھا دے
اللہم اغفر لی الخ یا اللہ مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو سیدھی راہ دکھا اور مجھکو رزق عنایت کر۔ نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے
فَاِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهٖ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ
سَاجِدُوْنَ سَآئِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ
وَحْدَهٗ خ م د ت س اور جب اپنے سفر جہاد سے پھرے تو زمین کی ہر بلندی پر اللّٰہ اکبر تین بار کہے پھر یہ پڑھے
لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیئ قدیر اسکا ترجمہ پہلے گذر چکا آئبون تائبون الخ یعنی ہم
پھرنے والے ہین توبہ کرنے والے ہین بندگی کرنے والے ہین سجدہ کرنے والے ہین چلنے والے ہین یعنی جہاد کی راہ
مین اپنے پروردگار کے واسطے تعریف کرنے والے اللہ تعالٰی نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندہ کی فتح کی یعنی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کفار کے گروہون کو تنہا شکست دی نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابو داود ترمذی نسائی نے فَاِذَا
اَشْرَفَ عَلٰى بَلَدِهٖ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ وَلَا يَزَالُ يَقُوْلُهَا حَتّٰى يَدْخُلَ بَلَدَهٗ
خ م س اور جب اپنے شہر کے نزدیک آوے تو یون کہے آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون یعنی ہم پھرنے والے
ہین توبہ کرنے والے بندگی کرنے والے اپنے پروردگار کی حمد کرنے والے ہین اور ان کلمات کو برابر کہتا رہے یہانتک کہ
اپنے شہر مین داخل ہو نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے وَاِذَا دَخَلَ عَلٰى اَهْلِهٖ قَالَ تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ
عَلَيْنَا حُوْبًا ا ط ی اَوْبًا اَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حُوْبًا ا ر ص اور جب اپنے گھر والون پر داخل
ہو تو یون کہے توبا توبا الخ یعنی مین توبہ کرتا ہون توبہ اپنے پروردگار کے سامنے ایسی حالت مین کہ سفر سے پھرنے والا ہون
ایسی توبہ کہ ہمپر گناہ نہ چھوڑے۔ نقل کیا اسکو احمد طبرانی ابن سنی نے اور ایک روایت مین یون آیا ہے اوبا اوبا الخ یعنی مین
پھرتا ہون سفر سے اسی طرح پھرنا کہ توبہ کرنے والا ہون اپنے پروردگار کے سامنے ایسی توبہ کہ ہمپر کوئی گناہ نہ چھوڑے

نقل کیا اسکو بزار ابو یعلی نے وَمَنْ نَزَلَ بِهٖ غَمٌّ اَوْ كَرْبٌ اَوْ اَمْرٌ مُهِمٌّ فَلْيَقُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ
الْكَرِيْمِ خ مـ ت س ق اور جسپر کوئی غم یا سختی یا مشکل کام واقع ہو تو چاہئے کہ یہ دعا کہے لا الٰہ الا الله
الخ یعنی کوئی معبود نہین سواے الله بزرگ بردبار کے کوئی معبود نہین سوا خدا کے جو بڑے عرش کا مالک ہے کوئی معبود
نہین سوا خدا کے جو آسمانون اور زمین کا پروردگار ہے۔ نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے اور ایک
روایت مین یون ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ خ کوئی معبود نہین سوا الله بردبار کریم کے کوئی
معبود نہین سوا الله کے جو عرش بڑے کا مالک ہے کوئی معبود نہین سوا الله کے جو آسمانون کا پروردگار اور زمین کا پروردگا
اور عرش کریم کا پروردگار ہے نقل کیا اسکو بخاری نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ ثُمَّ يَدْعُوْ بَعْدَ ذٰلِكَ عو ابوعوانہ کی روایت مین اسی دعا کے صرف دو صیغہ ہین لا الٰہ الا الله الحلیم العظیم لا الٰہ
الا الله رب العرش العظیم پھر ان کلمات کے بعد دعا مانگے یعنی جو کچھ چاہے اور ایک روایت مین دعا اسطرح ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مص س حب مس وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ مس حب مس کوئی معبود نہین سوا الله بردبار کریم کے مین پاکی بیان کرتا ہون الله کی اور
الله بہت برکت والا بڑے عرش کا مالک ہے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نسائی ابن حبان حاکم نے اور بعض روایت مین
یہ جملہ بھی زیادہ آیا ہے والحمد لله رب العالمین یعنی سب تعریف الله کو ہے جو عالمون کا پروردگار ہے نقل کیا اسکو ابن حبان
حاکم نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ صَحِيْحُ السَّنَدِ لِابْنِ اَبِيْ عَاصِمٍ فِيْ كِتَابِهِ
الدُّعَاءِ ایک روایت مین دعا اسطرح ہے نہین ہے کوئی معبود سوا الله بردبار کریم کے مین پاکی بیان کرتا ہون خدا کی جو ساتون
آسمانون کا پروردگار اور بڑے تخت کا مالک ہے سب تعریف الله کو ہے جو عالمون کا پروردگار ہے یا الله مین تیری پناہ مانگتا
ہون تیرے بندون کی برائی سے مصنف کہتے ہین کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اسکو ابن ابی عاصم نے اپنی کتاب مین
جسکا نام دعا ہے نقل کیا ہے۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ خ ق س الله ہمکو کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے
نقل کیا اسکو بخاری ترمذی نسائی نے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ خ الله مجھکو کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے نقل
کیا اسکو بخاری نے ف ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب آگ مین
ڈالا انہون نے یہی کلمہ پڑھا اور آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے بھی یہی کلمہ پڑھا جب لوگون نے آپ سے عرض کیا ان
الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم یعنی کفار تمسے لڑنے کو جمع ہوئے ہین تو اُنسے ڈرو اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جب حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالنے لگے تو اُنکا آخری قول یہ تھا حسبی الله ونعم الوکیل کذا ذکرہ الحافظ اور انیس المنقطعین

مین عبد اللہ بن بریدہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی نماز صبح کے بعد دس کلمہ پڑھے
تو اللہ تعالی کو اُنکے ساتھ کافی پائیگا اُن مین سے پانچ دنیا کے لئے ہین اور پانچ آخرت کے لئے وہ الفاظ یہ ہین حسبی اللہ
لدینی حسبی اللہ لما اہمنی حسبی اللہ لمن بغی علی حسبی اللہ لمن حسدنی حسبی اللہ لمن کادنی بسوء حسبی اللہ
عند الموت حسبی اللہ عند المسألة فی القبر حسبی اللہ عند المیزان حسبی اللہ عند الصراط حسبی اللہ عند الحوض حسبی اللہ لا الٰہ الا
ہو علیہ توکلت والیہ انیب اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا د س ق مص طس اللہ تعالی میرا
پروردگار ہے مین اُسکا شریک نہین کرتا کسی چیز کو نقل کیا اسکو ابوداؤد نسائی ابن ابی شیبہ نے اور طبرانی نے اوسط
مین اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ طب اللہ میرا پروردگار ہے مین اُسکا شریک نہین کرتا
کسی چیز کو یہ الفاظ تین بار کہے نقل کیا اسکو طبرانی نے دعا مین ف آخری کلام حضرت عمر بن عبد العزیز کا موت
کے وقت یہی تھا فحر اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا حب ان
الفاظ کو ابن حبان نے دو بار نقل کیا بہ تکرار لفظ مبارک اللہ کے اور معنی وہی ہین جو گذرے تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ
لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ
الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا مص مین نے بھروسہ کیا اُس زندہ پر جو نہ مریگا اور سب تعریف اُس خدا کو ہے جسنے
فرزند نہین بنایا کسیکو اور نہ اُسکا کوئی شریک بادشاہت مین اور نہ اُسکے لئے کوئی دوست ذلت سے بچانے والا
اور اُسکی بڑائی کر بہت سی بڑائی نقل کیا اُسکو حاکم نے اَللّٰہُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ
وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ د حب ط مص لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ د حب مص ی یا اللہ مین تیری
مہربانی کی امید رکھتا ہون تو مجھکو میرے نفس کے حوالے پلک مارنے تک مت کر اور میرے لئے سب کام یعنی میرے دین
اور دنیا کے کام درست کر نقل کیا اسکو ابوداؤد ابن حبان طبرانی ابن ابی شیبہ نے اور ایک روایت مین لا الٰہ الا اللہ انت
زیادہ آیا ہے نقل کیا اسکو ابوداؤد ابن حبان ابن ابی شیبہ ابن سنی نے ف یہ جو فرمایا کہ مجھکو میرے نفس کے حوالے
مت کر یہ اسلئے ہے کہ مین عاجز ہون حاجت روائی کی قدرت نہین رکھتا اور نہ اپنے حق مین اچھا برا جانتا ہون تو
اپنے فضل سے تو ہی متکفل میرے کامونکا ہو فحر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ مس ی اے زندہ
اے خبرگیری کرنیوالے مین تیری رحمت سے فریاد کرتا ہون نقل کیا اسکو حاکم ابن سنی نے وَیَکُوْدُ وَھُوَ سَاجِدٌ
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ مص مس اور بار بار کہے یاحی یاقیوم ایسے حال مین کہ سجدہ کرنے والا ہو نقل کیا اسکو نسائی حاکم
نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ی یہ آیت بھی پڑھے لا الٰہ الا انت الخ یعنی کوئی معبود
نہین سوا تیرے پاکی بیان کرتا ہون مین بیشک ظالمون مین سے ہون نقل کیا اسکو ابن سنی نے لَمْ یَدْعُ بِھَا رَجُلٌ
مُسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰہُ لَہٗ ت مس مس آ ر ص جس کسی مرد مسلمان نے کسی بارہ مین
کبھی اس آیت سے دعا مانگی ہے تو اللہ تعالی نے اُسکی دعا قبول ہی فرمائی ہے یعنی روائے حاجت اور رفع بلیات کے لئے

بذریعہ اس آیت کے دعا مانگنی مقبول ہوتی ہے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی حاکم احمد بزار ابو یعلی نے **ف** مولانا عبد العزیز رح نے سورۂ نون کی تفسیر آیۂ لولا ان تدارکہ نعمۃ من ربہ الآیہ کے ذیل مین لکھا ہے کہ معتبر مشائخ سے منقول ہے کہ ہر غم واندوہ کے لئے اس آیۃ کا پڑھنا تریاق مجرب ہے اور اسکے پڑھنے کے دو طور ہین ایک یہ کہ سوا لاکھ بار بہیئت اجتماعی ایک مجلس مین پڑھی جاوے دوسرے یہ کہ ایک شخص تنہا اس آیت کو نماز عشا کے بعد تاریک مکان مین بیٹھکر با طہارت قبلہ رو ہوکر تین بار پڑھے اور پانی کا پیالہ بھرکر اپنے پاس رکھ لے اور لمحہ لمحہ اُس پانی مین اپنا ہاتھ ڈالکر اپنے مونہہ اور بدن پر ملتا رہے تین دن یا سات دن یا چالیس دن تک اسیطرح پڑھے انتہی - اور بستان ابو اللیث مین نقل کیا ہے حضرت امام جعفر صادق سے کہ انہون نے فرمایا کہ مین تعجب کرتا ہون ایسے شخص سے جو چار چیزون مین مبتلا ہو اور چار چیزون سے غافل رہے اول تعجب اُس شخص سے ہے کہ غم مین مبتلا ہو اور اُسکا تدارک اس آیت کے پڑھنے سے نکرے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کیونکہ اللہ تعالی اپنی کتاب مین فرماتا ہے فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین یعنی یونس نے جب یہ آیت پڑھی تو ہمنے اُسکی دعا قبول کی اور اُسکو غم سے نجات دی اور اسیطرح ہم مومنون کو نجات دیتے ہین یعنی جسوقت وہ فریاد و دعا کرین تو ہم اُنکو غم سے نجات دین دوم اُس شخص سے تعجب ہے کہ وہ کسی چیز سے ڈرتا ہو تو وہ یہ آیت کیون نہین پڑھتا حسبی اللہ ونعم الوکیل کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل فانقلبوا بنعمۃ من اللہ وفضل لم یمسسہم سوء یعنی صحابہ رض نے کہا کہ اللہ ہمکو کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے تو بدر سے مراجعت کی خدا

کی [illegible]

[illegible] الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد [illegible] اللہ تعالی اس آیت کے بعد فرماتا ہے فوقاہ اللہ سیئات ما مکروا یعنی فرعون کا چچازاد بھائی سمعان نام پوشیدہ ایمان رکھتا تھا جب اُسکی قوم نے تنبیہہ کی تو اُسنے آیۂ افوض امری آخر تک پڑھی یعنی مین سونپتا ہون اپنا معاملہ اللہ کو کہ خدا تعالی بندون کے حال کا بینا ہے تو خدا تعالی نے اُسکو اُن لوگون کے مکر سے بچا لیا - چہارم اُس شخص سے تعجب ہے کہ جنت کی خواہش رکھے اور یہ کلمات نہ کہے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے ولولا اذ دخلت جنتک قلت ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ ان ترن انا اقل منک مالا وولدا فعسی ربی ان یؤتین خیرا من جنتک یعنی ایک مؤمن نے کافر سے کہا کہ جب تو اپنے باغ مین آیا کیون نہ کہا جو اللہ چاہے وہی ہے ہونیوالا مجھکو اپنے مال کے محافظت کی قوت نہین بجز اللہ کی مدد کے اگر تو مجھے دیکھتا ہے کہ مین تجھ سے مال اور اولاد مین کمتر ہون تو امید ہے کہ مجھکو میرا رب تیرے باغ سے بہتر عنایت کرے - یہ قصہ سورۂ کہف مین مفصل مذکور ہے اُسکی تفسیر مین دیکھنا چاہیے یہان کتاب کے طول کے خوف سے اسیقدر پر اکتفا کیا وَمَا قَالَ عَبْدٌ اَصَابَهٗ هَمٌّ اَوْ حُزْنٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاۤؤُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ

اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَجِلَاۤءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ هَمِّیْ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّهٗ اَوْ اَبْدَلَ مَکَانَ حُزْنِهٖ فَرَجًا حب مس اص رمص ط اور جس کسی بندہ نے جسکو فکر یا غم لاحق ہوا ہو یہ دعا پڑھے اللہم انی عبدک سے ذہاب ہمی تک اللہ تعالیٰ اُسکا غم دور کر دیتا ہے اور اُسکے غم کے عوض خوشی عنایت فرماتا ہے اور دعا کے معنی یہ ہین یا اللہ مین تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا بیٹا ہون اور تیری لونڈی کا بیٹا ہون میری پیشانی کے بال تیرے قبضۂ قدرت مین ہین تیرا حکم میرے باب مین جاری ہے یعنی تیرے حکم کو توقف نہین تو جو چاہے سو کرے میرے معاملہ مین تیری تقدیر عدل ہے مین تجھسے سوال کرتا ہون بذریعہ ہر ایک نام کے جو تیرے لئے مخصوص ہے اور اُس سے تو نے اپنی ذات کا نام رکھا ہے یا تو نے اسکو اپنی کتاب مین نازل فرمایا یا تو نے اُسکو اپنی مخلوق مین سے کسیکو سکھایا ہے یعنی وحی یا الہام کے طور پر بدون کتاب مین ذکر کرنیکے یا تو نے اسکو اپنے نزدیک علم غیب مین پسند کیا ہے یعنی کسیکو تیرے سوا اطلاع نہین ہوئی ایسے نام کے ذریعہ سے مین یہ مانگتا ہون کہ تو قرآن بزرگ کو میرے دل کی بہار اور میرے آنکھون کی روشنی کرے اور اسکو میرے غم کے دور کرنے اور میرے فکر کے جاتے رہنے کا باعث فرماوے نقل کیا اسکو ابن حبان حاکم احمد ابو یعلی بزار ابن ابی شیبہ طبرانی نے مَنْ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کَانَتْ لَهٗ دَوَاۤءً مِّنْ تِسْعَةٍ وَّتِسْعِیْنَ دَاۤءً اَیْسَرُهَا الْهَمُّ مس ط جو کوئی یہ کلمات کہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ نہین گناہو نسے بچنا اور نہ قوت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے تو یہ کلمات اُسکے حق مین ننانوے بیماریون کی دوا ہوتے ہین جنمین سے ادنیٰ غم ہے۔ روایت کیا اسکو حاکم طبرانی نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ بہت کہا کرو اسلئے کہ یہ کلمات جنت کے خزانہ مین سے ہین اور جو کوئی انکو بہت پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے اور جب خدا نے اُسکی طرف نظر کی تو دنیا اور آخرت کی خیر اُسکو حاصل ہوئی اور فرمایا کہ اُسکو بہت کہو کیونکہ یہ کلمہ ننانوے قسم کے ضررون کو دفع کرتا ہے جنمین سے ادنیٰ غم ہے اور مکحول سے مروی ہے کہ جو کوئی لاحول ولاقوۃ الا باللہ ولا ملجا من اللہ الا الیہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے ستر دروازے ضرر کے بند کر دیتا ہے جنمین سے ادنیٰ احتیاج ہے کذا فی وظائف النبی مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ دق حب مَنْ اَکْثَرَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ س جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ مَخْرَجًا وَّمِنْ کُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَهٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ د س ق حب جو کوئی استغفار کی مداومت لازم کرے یہ الفاظ ابوداود وابن ماجہ ابن حبان نے نقل کئے ہین اور نسائی نے یون روایت کیا کہ جو کوئی بہت پڑھے استغفار تو اللہ تعالیٰ اُسکے لئے ہر تنگی سے نکلنا اور ہر غم سے رہائی دیتا ہے اور اُسکو روزی پہونچاتا ہے ایسی جگہ سے کہ اُسکو گمان نہو۔ نقل کیا اُسکو ابوداود ونسائی ابن ماجہ ابن حبان نے وَتَقَدَّمَ مَا یَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ بِهٖ کَرْبٌ اَوْ شِدَّةٌ عِنْدَ سَمَاعِهِ الْمُؤَذِّنَ مس اور پہلے گذر چکی یعنی اذان کی دعاؤن مین وہ دعا جسکو غم زدہ یا سختی کشیدہ مؤذن کی اذان سنے کے وقت پڑھے نقل کیا اسکو حاکم نے فقیر کہتا ہے کہ پیشتر یہ گذر چکا ہے کہ غم زدہ منتظر اذان کا رہے جب مؤذن اذان کہے

تو اُسکا جواب اُنہین الفاظ سے دے اور بعد اذان ختم ہونیکے اللھم رب ہذہ الدعوۃ الصادقۃ المستجاب لہا آخر دعا تک پڑھکر اپنے
مقصود کی دعا کرے وَاِنْ تَوَقَّعَ بَلَاءً اَوْ اَمْرًا مُهِمًّا اَوْ وَقَعَ فِيْ اَمْرٍ عَظِيْمٍ قَالَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ
عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا د ت مص اور اگر توقع کسی بلا یا کسی کام دہشت ناک کی ہو یا کسی بڑے معاملہ مین مبتلا ہو
تو یہ کلمات پڑھے حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا یعنی اللہ ہمکو کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے ہمنے اللہ ہی پر
بھروسا کیا نقل کیا اسکو ترمذی ابن ابی شیبہ نے وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ فَلْيَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ
اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا وَاَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا ت س ق اور اگر کسیکو مصیبت
پہونچے تو چاہئے کہ یون کہے انا للہ الخ یعنی ہم اللہ ہی کے ملک ہین اور ہم اُسکی طرف پھرنے والے ہین یا اللہ مین اپنی
مصیبت کا ثواب تیرے پاس سے مانگتا ہون تو مجھکو اُسمین ثواب عنایت فرما اور اُس سے بہتر مجھکو بدلا دے یعنی جو چیز کہ
جاتی رہی اور مصیبت کا سبب ہوئی اُسکے عوض اچھی چیز عنایت فرما۔ نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ نے اور
ایک روایت مین یہ دعا اسطرح ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ
خَيْرًا مِّنْهَا م یعنی ہم اللہ ہی کی ملک ہین اور ہم اُسکی طرف پھرنیوالے ہین یا اللہ مجھکو میری مصیبت مین ثواب دے
اور میرے لئے اُس سے بہتر عوض دے نقل کیا اسکو مسلم نے **ف** انا للہ وانا الیہ راجعون مین اس بات کا اشارہ ہے
کہ اگر اُسکی تقدیر پر راضی ہونگے تو ثواب پاوینگے ورنہ مستحق عذاب ہونگے۔ اس آیت مین اقرار اپنی عاجزی اور تسلیم اور رضا
کا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مصیبت مین ان کلمات کو پڑھتا ہے اللہ تعالی فوت ہوئی چیز کے عوض
مین اُس سے بہتر اُسکو عنایت فرماتا ہے چنانچہ جب حضرت ام سلمہ رض کا خاوند مرا تو اُنہون نے اس آیت کو پڑھنا چاہا پھر
خیال کیا کہ مجھے اس خاوند سے بہتر کون شوہر ملیگا مگر باتباع سرور عالم یہ کلمات پڑھے پھر وہ حضرت کے نکاح مین آئین
جو افضل بشر ہین۔ فجر وَاِذَا خَافَ اَحَدًا اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ حب مس وابو نعيم في المستخرج
علی مسلم اور جب کسی سے ڈرے یعنی کسی ظالم سے تو یون کہے اللھم اکفناہ بما شئت یعنی یا اللہ تو ہمکو اُس سے کفایت کر
جسطرح تو چاہے یعنی اُسکا ڈر ہمسے دفع کر جس تدبیر سے تو چاہے مصنف کہتا ہے یہ حدیث صحیح ہے ابو نعیم نے اُسکو اپنی
کتاب مین جسکا نام مستخرج علی مسلم ہے نقل کیا ہے **ف** جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رض کے ساتھ
مکہ سے ہجرت کی تو ایک کافر سراقہ نام نے تعاقب کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی دعا پڑھی اُسکا گھوڑا پیٹ تک زمین
مین دھنس گیا۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَنَدْرَأُ بِكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ د س مس عو یا اللہ ہم تیری پناہ
مانگتے ہین دشمنون کی برائی سے اور ہم اُنکی شر دفع کرتے ہین تیری مدد سے ایسے حال مین کہ تجھکو اُنکے مقابلہ مین کرتے ہین
یعنی اس غرض سے کہ تو اُنکو ہم سے دفع کرے نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے **فقیر** کہتا ہے کہ مترجم نے ندرأبک فی نحورہم کی جو ترکیب
لکھی ہے کہ ندرأبک کو جدا جملہ اور فی نحورہم کو اُسکا حال ٹھہرایا ہے کسی شرح مین نظر سے نہین گذرا بلکہ صاحب مفاتیح نے
ندرأبک کے معنی نجعلک لکھے ہین اور صاحب حرز ثمین نے لکھا ہے کہ لفظ بک مین باء وحدہ زائد ہے اور ندرأبک کے معنی نجعلک

سکے ہین جیسے دوسری روایت مین آیا ہے غرضکہ معنی نذرا بک فی نحورہم کے یہ ہین کہ ہم تجھکو اُنکی آڑ کرتے ہین کہ تو اُنکو دفع کرے واللہ اعلم اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ عو یا اللہ مین تجھکو اُنکے مقابل کرتا ہون اور تیری پناہ مانگتا ہون اُنکی برائی سے۔ نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے وَاِنْ خَافَ سُلْطَانًا اَوْ ظَالِمًا فَلْیَقُلْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِیْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْیَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَآؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **ط مو مص مر ط** اور اگر بادشاہ سے یا کسی ظالم سے ڈرے تو یہ دعا اللہ اکبر سے غیرک تک تین بار پڑھے اسکے معنی یہ ہین اللہ بہت بڑا ہے اللہ اپنی سب مخلوق سے غالب تر ہے اللہ اُس چیز سے غالب تر ہے جس سے مین ڈرتا ہون اور ہراس کرتا ہون مین پناہ مانگتا ہون اُس اللہ کی کہ کوئی معبود سوا اُسکے نہین وہ آسمانون کو تھامنے والا ہے اس بات سے کہ زمین پر گر پڑین مگر اُسکی اجازت سے تیری پناہ مانگتا ہون تیرے فلان بندہ کی برائی سے یعنی فلان کی جگہہ اُس بندہ کا نام لے اور اُسکے لشکرونکی اور تابعدارون اور گروہونکی برائی سے خواہ اُسکے گروہ جن سے ہون یا انسان سے یا اللہ تو میرا محافظ ہو اُنکی برائی سے تیری تعریف بڑی ہے اور تیری پناہ پکڑنے والا غالب ہے اور کوئی معبود نہین سوا تیرے نقل کیا اسکو طبرانی نے مرفوعًا اور موقوفًا ابن ابی شیبہ اور ابن مردویہ اور طبرانی نے اور دوسری روایتون مین ڈر کے لئے یہ اگلی دعائین بھی آئی ہین جونسی چاہے اُنمین سے پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَآ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی **مو می** یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہین اس سے کہ اُن مین سے کوئی ہمپر زیادتی کرے یا ظلم کرے نقل کیا اسکو موقوفًا دارمی نے اَللّٰھُمَّ اِلٰهَ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْكَآئِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَاِلٰهَ اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ عَافِنِیْ وَلَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ عَلَیَّ بِشَیْءٍ لَّا طَاقَةَ لِیْ بِهٖ **مو مص** اے اللہ جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے معبود اور اے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق کے معبود مجھکو عافیت دے یعنی سب ظاہری اور باطنی بلاؤن سے اور مجھپر کسیکو اپنے مخلوق سے غالب نکر ایسی چیز سے کہ مجھکو اُسکی طاقت نہو نقل کیا اسکو موقوفًا ابن ابی شیبہ نے رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ حَكَمًا وَّاِمَامًا **مو مص** مین راضی ہوا اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے اور قرآن کے حاکم اور امام ہونے سے یعنی قرآن کا حکم مانتا ہون اور اسپر عمل کرتا ہون نقل کیا اسکو موقوفًا ابن ابی شیبہ نے **ف** تفسیر درمنثور مین ہے کہ عوف بن مالک اشجعی کے بیٹے کو مشرکون نے قید کیا اور اُسکو باندھکر بھوکا رکھا اُسنے اپنے باپ کو لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر میری تنگی اور فکر کا حال عرض کریا اُنہون نے جب آپکی خدمت مین اپنے بیٹے کا حال عرض کیا آپنے فرمایا کہ تم اسکو لکھ بھیجو کہ اللہ سے ڈرے اور اُسی پر بھروسہ کرے اور صبح شام یہ آیت پڑھا کرے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ جب یہ خط اُنکو گیا اور اُنہون نے یہ آیت پڑھی اللہ تعالیٰ

نے قید سے رہائی دی پھر اُنکے جنگل مین جاکر اُنکے اونٹ اور بکریان ہانک لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جانور حلال ہین یا حرام آپنے فرمایا کہ حلال ہین اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب یعنی جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے تو اُسکے لئے اللہ نکلنے کی جگہ کرتا ہے اور اُسکو روزی ایسی جگہ سے دیتا ہے کہ وہ گمان بھی نہین رکھتا۔ اور ابن عباس رضہ نے کہا کہ جو کوئی یہ آیہ بادشاہ کے پاس پڑھے جسکے ظلم سے خائف ہو یا موج کے وقت جس سے ڈوبنے کا ڈر ہو یا درندہ جانور کے پاس تو ان چیزون مین سے کوئی اُسکو ضرر نکریگی۔ اور ایک دوسری روایت مین آیا ہے کہ عوف بن مالک نے اپنے بیٹے کے مقید ہونیکا حال جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین بیان کرکے عرض کیا کہ اُسکی والدہ بیقرار ہے اب مجھکو کیا حکم ہے آپنے فرمایا کہ مین تجھکو اور اُسکی مان کو حکم کرتا ہون کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ بہت پڑھو اُنکے بی بی نے کہا کہ آپنے خوب فرمایا اور دونون نے اُسکے پڑھنے کی کثرت کی آخرکار دشمن اُنکے بیٹے سے غافل ہوے اور وہ اُنکا ریوڑ ہانک لایا اُسوقت یہ آیت اُتری ومن یتق اللہ آخر تک اور حیوۃ الحیوان مین لکھا ہے کہ جو کوئی اپنے مقتول ہونے یا عذاب وغیرہ سے ڈر رکھتا ہو تو ایک بکرا یا مینڈھا فربہ قربانی کے قابل لاکر ایک خالی مکان مین قبلہ رخ کرکے ذبح کرے اور ذبح کے وقت یون کہے اللھم ہذا لک فدائی فتقبل منی اور ایک گڑھا کھودے کہ خون اُسی مین جمع ہو پھر خون کو خاک سے بندکردے کہ پاؤن کے نیچے نہ آوے اور اُس جانور کے گوشت کے چھ ٹکڑے کرکے فقیرون مسکینون کو دیوے اور خود نہ کھاوے اور نہ وہ لوگ کھاوین جنکا نفقہ اُسپر واجب ہے انشاء اللہ جس بلا سے

بیان ڈر سے شیطان

ڈرتا ہے دفع ہوجائیگی اور وہ جانور اُسکا بدلا ہوجائیگا یہ ترکیب مجرب ہے کذا فی فتح المبین وان خاف شیطانا اَوْغَیْرَہٗ فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ وَبِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِی الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ **اطب س ط مص ص** اور اگر کسی شیطان سے ڈرے خواہ وہ جن ہو یا انسان یا اُسکے سوا کسی اور چیز سے یا حیوانات موذیات سے تو چاہیئے کہ یہ دعا پڑھے اعوذ بوجہ اللہ الخ یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کے بزرگ ذات کی اور خدا کے پورے کلمون کی جن سے تجاوز نہین کرتا نیک اور بد اُس چیز کی برائی سے جو اُسنے پیدا کی اور پھیلائی اور بلا اتفاق بنائی اور اُس چیز کی برائی سے جو آسمان سے اُترتی ہے اور اُس چیز کی برائی سے جو آسمان مین چڑھتی ہے اور اُس چیز کی برائی سے جو زمین مین پیدا کی اور اُس چیز کی برائی سے جو زمین سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنون کی برائی سے اور رات کے ہر حادثہ کی برائی سے یعنی چور وغیرہ سے مگر جو حادثہ کہ بھلائی کے ساتھ آوے یا رحمن یعنی مجھپر رحم کر نقل کیا اسکو احمد طبرانی نسائی طبرانی ابن ابی شیبہ ابو یعلی نے **ف** کلمات اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی کتابین اور نام وصفات ہین کوئی اُنکی تاثیرات سے خارج نہین مثلاً مومن کو جنت کا وعدہ کیا ہے اور کافر کو دوزخ کا بلاشک یون ہی ہوگا ع وَاِذَا تَغَوَّلَتِ الْغِیْلَانُ نَادٰی بِالْاَذَانِ **مرمص** اور جب چھلاوے ظاہر ہون تو اذان پکار کر کہے نقل کیا اسکو مسلم

بزار ابن ابی شیبہ نے وَقِرَاءَةُ آيَةِ الْكُرْسِيِّ ت مص اور پکار کر پڑھے آیۃ الکرسی نقل کیا اسکو ترمذی ابن ابی شیبہ
نے وَمَنْ فَزِعَ فَلْيَقُلْ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ
وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ د ت س اور جو کوئی ڈرے یعنی سوتے یا جاگتے مین کسی چیز سے خائف ہو تو یہ دعا پڑھے
اعوذ بکلمات اللہ الخ یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کے پورے کلمون کی اُسکے غصہ یعنی عذاب سے اور اُسکے بندون کی
بُرائی سے اور شیطانون کے وسوسون سے اور اس بات سے کہ شیطان میرے پاس آوین نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی
نسائی نے وَمَنْ غَلَبَهٗ أَمْرٌ فَلْيَقُلْ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ د س ی اور جسکو کوئی کام دبالے یعنی ایسا
امر پیش ہو کہ اُسکا علاج نہین جانتا تو وہ یون کہے حسبی اللہ ونعم الوکیل یعنی اللہ مجھکو کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے نقل
کیا اسکو ابوداود نسائی ابن سنی نے وَمَنْ وَقَعَ لَهٗ مَا لَا يَخْتَارُهٗ فَلَا يَقُلْ لَوْ أَنِّيْ فَعَلْتُ كَذَا لَكَانَ كَذَا وَلٰكِنْ لِيَقُلْ
بِقَدَرِ اللهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ م س ق ی اور جس شخص کو ایسی چیز
پیش آوے کہ اُسکو ناخوش معلوم ہو تو یون نہ کہے کہ اگر مین ایسا اور ایسا کرتا تو یہ برائی نہ ہوتی بلکہ یون کہے کہ یہ امر
خدا کے حکم سے واقع ہوا اور جو کچھ اُسنے چاہا وہ کیا۔ نقل کیا اسکو مسلم نسائی ابن ماجہ ابن سنی نے ف یعنی یون اعتقاد
نہ کرے کہ اگر مین یون کرتا تو یہ بات واقع نہ ہوتی مثلاً کوئی شخص گھر سے نکلا اور کسی نے اُسکو ستایا تو یہ اعتقاد نہ کرے کہ
اگر گھر سے نہ نکلتا تو ستایا نہ جاتا اور یہ نہی تنزیہی ہے اور بعضون نے اسکو نہی تحریمی کہا ہے فخر فقیر کہتا ہے کہ وجہ
اسکی ممانعت کی یہ ہے کہ اس سے یہ وہم ہوتا ہے کہ تدبیر تقدیر کے معارض ہو سکتی ہے اور یہ عمل شیطانی ہے چنانچہ حدیث
مین ارشاد فرمایا کہ لفظ لو عمل شیطان کو کھولتا ہے مگر یہ اُسی صورت مین ہے کہ تقدیر کے مقابلہ کے لئے کہا جائے اور اگر
خیر کے فوت ہونے پر ذکر کرے تو کچھ مضائقہ نہین چنانچہ حج وداع کی حدیث مین ہے لو استقبلت من امری الحدیث
وَإِنِ اسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ أَمْرٌ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا إِذَا
شِئْتَ حب ی اور اگر کسی پر کوئی کام دشوار ہو جاوے تو یہ دعا پڑھے اللھم لا سہل الخ یعنی یا اللہ کوئی چیز آسان
نہین مگر جسکو تو نے آسان کیا اور تو ہی دشوار کو آسان کرتا ہے جب چاہے نقل کیا اسکو ابن حبان ابن سنی نے وَمَنْ
كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ إِلَى اللهِ أَوْ إِلٰى أَحَدٍ مِنْ بَنِيْ آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنْ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ يُثْنِيْ عَلَى اللهِ وَيُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ
سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ
مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ مس ت
اور جس کسیکو حاجت ہو اللہ کی طرف یا بنی آدم سے کسیکی طرف تو اُسکو چاہئے کہ اچھی طرح وضو کرے یعنی مسنون طور
پر کرے اور منہیات سے بچے پھر دوگانہ نماز پڑھے پھر اللہ کی تعریف کرے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور یہ
دعا پڑھے لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الخ یعنی کوئی معبود نہین سوائے خدا بردبار کریم کے پاک ہے اللہ بڑے عرش کا مالک

سب تعریف اللہ کو ہے جو عالمونکا پروردگار ہے الٰہی مین تجھ سے مانگتا ہون تیری رحمت کی واجب کرنیوالی خصلتین اور
تیری بخشش کے واجب کرنے والے عمل اور مانگتا ہون ہر نیکی سے غنیمت یعنی پوری نیکی اور ہر گناہ سے بچاؤ اور ہر گناہ
سے سلامتی نقل کیا اسکو حاکم ترمذی نے **ف** جملہ والعصمۃ من کل ذنب فقط حاکم نے روایت کیا ہے اور والغنیمۃ من
کل بر فقط ترمذی کی روایت مین ہے اور ایک عبادت مین اس دعا کے بعد یہ عبارت بھی زیادہ آئی ہے لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا
إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ **ف ت**
چھوڑ میرا کوئی گناہ جسکو تو نہ بخشے اور نہ کوئی ایسی حاجت کہ تجھکو پسند ہو جسکو تو پوری نہ کرے یعنی ایسی حاجت کو پورا کر جو
تیری خوشی کا سبب ہو ورنہ باز رکھ اے سب مہربانون کے زیادہ مہربان نقل کیا اسکو ترمذی نے وَمَنْ كَانَتْ لَهُ
ضَرُورَةٌ فَلْيَتَوَضَّأْ فَيُحْسِنْ وُضُوءَهُ **ت س ق مس** وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ **س** ثُمَّ يَدْعُوَا
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي
هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِي اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ **ت س ق مس** اور جسکو کوئی ضرورت ہو اللہ تعالی کی طرف یا کسی آدمی
کی طرف حاجت ہو تو اچھی طرح وضو کرے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نے اور دو رکعتین پڑھے نقل کیا اسکو
نسائی نے یعنی دوگانہ پڑھنا فقط نسائی کی رعایت مین ہے اور باقی مین سب متفق ہین پھر یون دعا کرے اللہم انی اسالک
الخ یعنی یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون اپنی حاجت اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہون بذریعہ تیرے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
کہ نبی رحمت ہین یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین متوجہ ہوتا ہون آپکے ذریعہ سے اپنے پروردگار کی طرف اپنی اس حاجت مین
تاکہ میرے حق مین وہ حاجت روا کی جاوے الٰہی تو انکی شفاعت میرے باب مین قبول فرما نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن
ماجہ حاکم نے **ف** حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک اندھے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا
رسول اللہ اللہ تعالی سے دعا کیجئے کہ مجھکو اس مرض سے عافیت دے آپنے فرمایا اگر تو چاہے تو مین دعا کرون اور چاہے تو
نابینائی پر صبر کر کہ تیرے حق مین صبر کرنا بہتر ہے اُسنے عرض کیا دعا ہی کیجئے آپنے خود دعا نہین فرمائی بلکہ اُسکو وضو کے لئے
حکم فرمایا اور ارشاد کیا کہ یہ دعا پڑھے اُسنے یہی دعا پڑھی اور بینا ہوگیا کذا فی المشکوۃ اور جامع صغیر مین حضرت جابر رض سے
روایت ہے کہ اگر اس دعائے ذیل کے ساتھ کسی چیز کی دعا کیجائے جو مشرق اور مغرب کے درمیان ہو بشرطیکہ دعا مذکور
جمعہ کی ساعت مقبول مین کیجاوے تو ضرور مقبول ہوگی دعا یہ ہے لا الٰہ الا انت یا حنان یا منان بدیع السموات والارض یا
ذا الجلال والاکرام اور در منثور مین حضرت علی مرتضی رض سے مروی ہے کہ اُنہون نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی کسی حاجت
کا ارادہ کرے تو چاہیئے کہ پنجشنبہ کی صبح کو اُسکی طلب مین جاوے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الٰہی میری امت
کو برکت دے پنجشنبہ کے دن کی صبح مین اور جب اپنے مکان سے نکلے تو آخر سورۂ ال عمران ان فی خلق السموات سے آخر تک اور
سورہ قدر اور سورہ فاتحہ پڑھے کیونکہ ان سورتون مین دنیا اور آخرت کی حاجت روائیان ہین **فقیر** کہتا ہے کہ یہان مترجم
نے ایک حاشیہ فارسی عبارت مین لکھا ہے اسکا خلاصہ ہم رفاہ عام کے لئے اردو مین ترجمہ کئے دیتے ہین اول مترجم نے

اندھے کے بارہ مین جو حدیث مشکوۃ مین وارد ہے اُسکے الفاظ بعینہ نقل کئے اُسکے بعد یہ لکھا کہ مقصود اصل حدیث کا
یہ ہے کہ دعا مین تقرب الی اللہ بذریعہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے حاصل کرے اور یہ اعتقاد نکرے کہ جب اس ندا
اور خطاب سے مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ بارگاہ خداوندی مین کرونگا تو آپ میری آواز سنینگے کیونکہ دور
کی آواز کا سننا علم غیب سے متعلق ہے اور وہ مخصوص خدا کی ذات کو ہے کہ قرآن کی آیتین اسکی شاہد ہین بلکہ اس
خطاب کو ایسا سمجھنا چاہئے جیسا التحیات مین السلام علیک ایہا النبی کہتے ہین کہ وہان مقصود پکارنے سے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سننا نہین بلکہ حکایت معراجی کا یاد کرنا مراد ہے اور اس ندا اور خطاب کو امر تعبدی
سمجھنا چاہئے جیسا طیبی وغیرہ نے اسکی تصریح کی ہے اسیطرح اس حدیث مین بھی ندا امر تعبدی ہے علاوہ ازین یہ
حدیث اعتقاد کے باب مین قابل استدلال نہین کیونکہ اِسکا ایک راوی عثمان بن خالد متروک الحدیث ہے اور راوی
متروک الحدیث کی نقل حجت کے قابل فقہا اور محدثین کے نزدیک نہین ہوتی چنانچہ نووی کی تقریب اور اُسکی شرح
تدریب الراوی مین یہ مسئلہ مصرح ہے وَمَنْ اَرَادَ حِفْظَ الْقُرْاٰنِ فَاِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنِ اسْتَطَاعَ
اَنْ يَقُوْمَ فِيْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُمْ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ مَّشْهُوْدَةٌ وَالدُّعَاءُ فِيْهَا مُسْتَجَابٌ فَاِنْ لَّمْ
يَسْتَطِعْ فَفِيْ اَوَّلِهَا فَيُصَلِّيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اور جو کوئی قرآن کا یاد کرنا چاہے تو جب جمعہ کی رات ہو پس اگر اُٹھ سکے
آخر کی تہائی رات مین تو اُسوقت اُٹھے کیونکہ وہ ایسی ساعت ہے کہ اُسمین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور اُسمین دعا مقبول
ہوتی ہے اور اگر نہ ہو سکے یعنی اُسوقت نہ اُٹھ سکے تو آدھی رات کو اُٹھے اور اگر یہ نہ کر سکے تو اول رات مین اُٹھے اور چار
رکعتین پڑھے يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى الْفَاتِحَةَ وَسُوْرَةَ يٰسٓ وَفِي الثَّانِيَةِ الْفَاتِحَةَ وَحٰمٓ الدُّخَانَ وَفِي
الثَّالِثَةِ الْفَاتِحَةَ وَالٓمٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةَ وَفِي الرَّابِعَةِ الْفَاتِحَةَ وَتَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ
پہلی رکعت مین الحمد اور سورہ یٰس اور دوسری مین الحمد اور سورہ حم الدخان اور تیسری مین الحمد اور الم تنزیل یعنی سورہ سجدہ اور
چوتھی مین الحمد اور سورہ ملک پڑھے **ف** نفلون مین ہر دوگانہ جدی نماز کا حکم رکھتا ہے تو تقدیم تاخیر یعنی سورہ دخان
کو پہلے پڑھنا اور سورہ سجدہ کو پیچھے پڑھنا مضائقہ نہین ایک ہی دوگانہ مین تقدیم تاخیر مکروہ ہے دوسرے یہ کہ نفلون مین
تقدیم تاخیر مکروہ نہین چاہے ایک ہی دوگانہ مین ہو ع - فَاِذَا فَرَغَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَلْيُحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى
اللّٰهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيُحْسِنْ وَعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ وَلْيَسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِاِخْوَانِهِ الَّذِيْنَ سَبَقُوْهُ بِالْاِيْمَانِ اور جب التحیات کے پڑھنے سے فراغت پاوے یعنی سلام
پھیر چکے تو چاہئے کہ اللہ تعالی کی تعریف کرے اور اللہ کی ثنا اچھی بیان کرے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اچھی طرح
پر اور سب پیغمبرون پر درود بھیجے اور مومن مردون اور عورتون کے لئے بخشش مانگے اور اپنے اُن بھائیون کے لئے بخشش
مانگے جو ایمان مین اُسپر سبقت لیگئے ہین یعنی صحابہ اور تابعین کے لئے **ف** خدا کی اچھی ثنا یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ
اُسکے اسماء حسنیٰ اور صفات کاملہ سے ہو اور درود اچھی طرح یہ ہے کہ اُسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرے

یا آل و اصحاب کو بھی شریک کرلے تو عبارت ذیل یا اسی جیسی اور عبارت دوسری زبان مین پڑھ لے - الحمد للہ رب العالمین
اللہم صل علی سیدنا محمدن النبی الامی الہاشمی وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام وعلی سائر النبیین واغفر لجمیع المؤمنین والمؤمنات و
لاخواننا الذین سبقونا بالایمان ع ثُمَّ یَقُوْلُ فِیْ اٰخِرِ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ
وَارْحَمْنِیْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا یَعْنِیْنِیْ پھر اُسکے آخر مین یہ دعا پڑھے جسکا شروع اللہم ارحمنی سے ہے اور آخر باللہ العظیم
پر فوائد کے لحاظ سے اس دعا کے ٹکڑے کر دیے ہین معنی یہ ہین الٰہی تو مجھ پر رحم کر گناہون کے چھوڑنے سے یعنی توفیق دے
کہ گناہ چھوڑ دون ہمیشہ جب تک تو مجھکو زندہ رکھے اور مجھپر رحم کر اس بات کے چھوڑنے سے کہ مین تکلف کرون ایسی بات
کا جو مجھے فائدہ نہ دے **ف** اسمین یہ اشارہ ہے کہ مومن خوشدل ہوکر بیفائدہ باتون کا مرتکب نہ ہوا گرچہ وہ باتین گناہ
کی موجب نہون کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ آدمی کے اسلام کی خوبی ہے کہ بیفائدہ باتون کو ترک کرے ع وَارْزُقْنِیْ
حُسْنَ النَّظَرِ فِیْمَا یُرْضِیْكَ عَنِّیْ اور مجھکو روزی کر خوب دیکھنا ایسی چیزون مین جو تجھکو مجھ سے راضی کرین **ف** یعنی
اپنی پسندیدہ چیزون مین فکر کرنیکی توفیق دے اور اُن چیزونکی محبت میرے دل مین ڈال یا نظر سے آنکھ کا دیکھنا مراد ہے
تو یہ معنی کہ مجھکو مطالعہ علوم دینی نصیب کر کہ اُسی مین آنکھ مشغول رہے ع اَللّٰهُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ
كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِیْ اے اللہ آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے والے اے بزرگی اور بخشش والے اے ایسی عزت والے کہ
قصد نہین کیجاتی ہے یعنی دوسرے کو لایق نہین کہ اُس عزت کی آرزو کرے مین تجھ سے مانگتا ہون یا اللہ یا رحمن بوسیلہ تیری
بزرگی اور تیری ذات کے نور کے یہ بات کہ تو میرے دل مین لازم کر دے اپنی کتاب کا یاد کرنا جیسے تو نے مجھکو سکھائی
ف یعنی جیسی تو نے توفیق دی کہ قرآن کو دیکھکر پڑھتا ہون ویسی ہی توفیق دے کہ حفظ پڑھا کرون ع وَارْزُقْنِیْ اَنْ
اَتْلُوَهٗ عَلَی النَّحْوِ الَّذِیْ یُرْضِیْكَ عَنِّیْ اور مجھکو یہ بات نصیب کر کہ قرآن کو پڑھون ایسی طرح پر کہ تجھکو مجھ سے راضی کرے
ف یعنی تدبر اور تفکر اور اخلاص اور حضور اور صحت الفاظ مخارج کے ساتھ پڑھا کرون ع اَللّٰهُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ
وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ
تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِیْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِیْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِیْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِیْ وَ
اَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِیْ فَاِنَّهٗ لَا یُعِیْنُنِیْ عَلَی الْحَقِّ غَیْرُكَ وَلَا یُؤْتِیْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا یُجَابُ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ مَا
اَخْطَاَ مُؤْمِنًا قَطُّ **ت مس** یا اللہ آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے والے اے بزرگی اور بخشش والے اور ایسی
عزت والے جسکا قصد نہین کیا جاتا مین تجھ سے سوال کرتا ہون یا اللہ یا رحمن بذریعہ تیری بزرگی اور تیری ذات کی روشنی کے
یہ بات کہ تو روشن کرے اپنی کتاب کی برکت سے میری بینائی اور جاری کرے اُسپر میری زبان اور دور کرے اُسکی برکت سے میرے
دل کے غم کو اور کھولے اُسکے سبب سے میرا سینہ اور دھو دے اُس سے میرا بدن یعنی گناہون کی نجاست سے بوجہ اُسپر

عمل کرنیکے کیونکہ کوئی میری مدد نہین کرتا امر حق پر سوا تیرے اور کوئی حق کو نہین دیتا سوا تیرے اور نہین ہے بچنا گناہ سے
اور نہ قوت عبادت پر بجز اللہ بلند مرتبہ بزرگ قدر کی مدد کے یہانتک دعا ختم ہوئی اس عمل کو تین جمعہ یا پانچ یا سات جمعہ
کرے اللہ کے حکم سے مقبول ہو گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جسنے مجھکو حق لیکر بھیجا کہ اس
عمل کے مقبول ہونے نے کبھی کسی ایمان دار سے خطا نہین کی یعنی یہ دعا مسلمان سے مقبول ہی ہوتی ہے نقل کیا اسکو
ترمذی حاکم نے ف حدیث شریف مین آیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت علی مرتضی رض نے جناب سرور عالم ؐ کی خدمت
مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون قرآن شریف میرے دل سے محو ہوا جاتا ہے یاد نہین رہتا
آپنے فرمایا کہ مین تجھکو ایا کچھ کلمہ نہ سکھاؤن جنکے سبب سے اللہ تعالیٰ تجھے بھی فائدہ دے اور جسکو تو سکھادے اُسکو بھی مفید
ہوں اور تیرے سینے مین جو چیز تو سیکھے ثابت رہے حضرت علی رض نے عرض کیا بہتر تب آپنے یہ حدیث فرمائی اذا کانت
لیلۃ الجمعۃ الخ پھر اس حدیث کے راوی یعنی ابن عباس رض کہتے ہین کہ پانچ یا سات جمعون کے بعد حضرت علی رض حاضر ہوے
اور عرض کیا یا رسول اللہ اس سے پہلے مین چار آیتین یاد کرتا تھا اور جب انکو پڑھتا تو یاد نہ رہتی تھین اور اب چالیس
آیتین یاد کرتا ہون اور جب پڑھتا ہون تو گویا قرآن میری آنکھون کے سامنے ہوتا ہے اور مین حدیث سنتا تھا پھر
جب دوبارہ پڑھتا تو بھول جاتا اور اب مین جو حدیث سنتا ہون اور پھر تکرار کرتا ہون تو ایک حرف بھی ناقص نہین پاتا
کذا فی الترمذی امام شافعی رح نے ایک عمل حافظہ کا خوب لکھا ہے یا اللہ ہم سبکو اُسپر عمل نصیب کر وہ عمل یہ ہے ؎ شکوت
الی وکیع سوء حفظی ٭ فاوصانی الی ترک المعاصی ٭ فان العلم فضل من آلہ ٭ وفضل اللہ لا یعطی لعاص ٭ یعنی امام شافعی رح
فرماتے ہین کہ مین نے اپنے استاد وکیع سے اپنے حافظہ کی برائی کا شکوہ کیا اُنہون نے مجھکو گناہون کے چھوڑنے
کی نصیحت کی کیونکہ علم اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اللہ کا فضل گنہگار کو عطا نہین ہوتا وَاِذَا اَخْطَاَ اَوْ اَذْنَبَ فَاَحَبَّ
اَنْ یَّتُوْبَ اِلَی اللّٰہِ فَلْیَمُدَّ یَدَیْہِ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْھَا لَا
اَرْجِعُ اِلَیْھَا اَبَدًا فَاِنَّہٗ یُغْفَرُ لَہٗ مَا لَمْ یَرْجِعْ فِیْ عَمَلِہٖ ذٰلِکَ مس اور جب کوئی چوک کر گناہ کرے یا قصداً جرم کرے اور
پھر یہ چاہے کہ خدا کے سامنے توبہ کرے تو چاہیے کہ یہ عمل کرے یعنی اپنے دونو ہاتھ خدائے عزوجل کی طرف پھیلا دے اور پھر
یون کہے اللھم انی اتوب الیک منہا لا ارجع الیہا ابداً یعنی یا اللہ مین تیرے سامنے توبہ کرتا ہون گناہون سے مین اُنکی طرف
کبھی نہ پھرونگا کیونکہ اس دعا کے پڑھنے سے اُسکا گناہ بخشا جاتا ہے بشرطیکہ وہ اپنے اُس کام مین دوبارہ قدم نہ رکھے یعنی
جس امر سے توبہ کی ہے وہ بخشا جائیگا اور اگر پھر دوبارہ وہی گناہ کرے تو اُسکے لئے جلدی توبہ چاہیے نقل کیا اسکو حاکم نے
مَا مِنْ رَجُلٍ یُّذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَتَطَهَّرُ ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِذٰلِکَ الذَّنْبِ
اِلَّا غُفِرَ لَہٗ عہ حب ی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی آدمی گناہ کرے پھر اُٹھے یعنی توبہ کے ارادہ سے
طہارت کرے یعنی غسل یا وضو کرے پھر دوگانہ پڑھے پھر خدا تعالیٰ سے اپنے اُس گناہ کی بخشش چاہے تو اُسکی بخشش ہی
کی جاتی ہے نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان اور ابن سنی نے وَجَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

توبہ و استغفار کا بیان

فَقَالَ وَاذُنُوْبَاهُ وَاذُنُوْبَاهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ فَقَالَهَا ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ فَقَالَ قُمْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ **مس** اور ایک شخص پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ ہاے میرے گناہ واے میرے گناہ آپنے اُسکو فرمایا کہ یہ دعا پڑھ اللہم مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک ارجی عندی من عملی یعنی یا اللہ تیری بخشش زیادہ وسیع ہے بہ نسبت میرے گناہون کے اور تیری رحمت کی مجھکو بہت توقع ہے بہ نسبت اپنے عمل کے اُس شخص نے ان کلمات کو پڑھا پھر آپنے فرمایا کہ انکو دوبارہ پڑھ اُسنے دوبارہ پڑھا پھر آپنے فرمایا پھر پڑھ اُسنے پھر پڑھا آپنے فرمایا کہ کھڑا ہو جا اللہ تعالی نے تیرے گناہ معاف کیے نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** یہی مضمون کسی شاعر نے لکھا ہے

گنہ با بود فزون ز قیاس ✢ عفو فزون ترا ز گناہ ہمہ ✢ قطرۂ ز آب رحمت تو بس است ✢ شستن نامہ سیاہ ہمہ ✢

فخ اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا **م مس** اللہ تعالی اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن مین گناہ کرنیوالا توبہ کرے اور اپنا ہاتھ دن کو پھیلاتا ہے تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرے اور یہی حال رہیگا جب تک آفتاب اپنے مغرب سے نکلے یعنی جب توبہ کے دروازے بند ہو جاوینگے اور توبہ قبول نہ ہوگی نقل کیا اسکو مسلم اور حاکم نے وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدُنَا يُذْنِبُ قَالَ يُكْتَبُ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَتُوْبُ قَالَ يُغْفَرُ لَهُ وَيُتَابُ عَلَيْهِ قَالَ فَيَعُوْدُ فَيُذْنِبُ قَالَ يُكْتَبُ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَتُوْبُ قَالَ يُغْفَرُ لَهُ وَيُتَابُ عَلَيْهِ وَلَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا **طس ط** اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ہم مین سے ایک شخص گناہ کرتا ہے یعنی اُسکا کیا حال ہے آپنے فرمایا کہ وہ گناہ اُسپر لکھ لیا جاتا ہے اُسنے عرض کیا کہ وہ اُس گناہ سے بخشش چاہتا ہے اور توبہ کرتا ہے یعنی اگر بعد گناہ کے توبہ کرے تو کیا حال ہے آپنے فرمایا کہ اُسکا گناہ بخشا جاتا ہے اور اُسکی توبہ مقبول ہوتی ہے اُسنے عرض کیا کہ وہ شخص دوبارہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے اور مرتکب گناہ ہوتا ہے یعنی اِس صورت مین کیا لازم آتا ہے آپنے فرمایا کہ اُسپر لکھ لیا جاتا ہے اُسنے عرض کیا کہ وہ پھر اُس گناہ سے بخشش مانگتا ہے اور توبہ کرتا ہے آپنے فرمایا کہ اُسکا گناہ بخشا جاتا ہے اور اُسکی توبہ مقبول ہوتی ہے اور اللہ تعالی بخشش کرنے سے نہین تھکتا یہانتک کہ تم بخشش چاہنے سے تھک جاؤ نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اور کبیر مین **ف** بعض روایت مین آیا ہے کہ بائین طرف کا فرشتہ اعمال لکھنے والا چھ سات ساعت تک توقف کرتا ہے اگر اس عرصہ مین مجرم نے توبہ کرلی تو وہ نہین لکھتا ورنہ لکھتا ہے اور تھکنے سے یہ مراد ہے کہ تم توبہ کرنے اور بخشش چاہنے سے مت تھکو اگر توبہ توڑو تو پھر توبہ کرو کہ اللہ تعالی تمہاری توبہ قبول فرماتا ہے اور کسی نے کیا اچھا کہا ہے

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ ✢ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ ✢ این درگہ ما درگہ نومیدی نیست ✢ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ ✢

فخ وَاِذَا قُحِطُوا الْمَطَرَ فَلْيَجْثُوْا عَلَى الرُّكَبِ ثُمَّ لِيَقُوْلُوْا يَا رَبِّ يَا رَبِّ **عو** اور جب لوگون مین مینہ کی خشکی ہو یعنی

دعاء طلب باران

مینہ نہ برسے تو چاہیے کہ دوزانو بیٹھیں پھر یارب یارب کہیں نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے وَدُعَاءُ الْاِسْتِسْقَاءِ اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا خ اور مینہ مانگنے کی دعا یہ ہے اللہم اسقنا تین بار یعنی یا اللہ ہمکو پانی پلا نقل کیا اسکو بخاری نے

ف حدیث شریف مین آیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے جمعہ کے دن اثناء خطبہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے مواشی وغیرہ قحط سے ہلاک ہو گئے دعا کیجئے کہ مینہ برسے آپنے منبر ہی پر دست مبارک اُٹھا کر یہ دعا کی اللہم اسقنا تین بار اُسیوقت ایک ابر نمودار ہوا اور ایسی بارش ہوئی کہ دوسرے جمعہ تک آفتاب نہ نکلا برابر مینہ برستا رہا پھر اُسی شخص نے دوسرے جمعہ مین خطبہ کی حالت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے مواشی وغیرہ مینہ کی کثرت سے ہلاک ہوئے جاتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اُٹھا کر دعا کی اللہم حوالینا ولا علینا یعنی خدایا ہمارے گرد و نواح مین برسے اور ہمپر نہ برسے اس دعا سے مینہ کھل گیا فخر اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا م مسلم نے دعاء بارش کی ان الفاظ سے نقل کی ہے اللہم اغثنا تین بار یعنی یا اللہ ہمپر مینہ برسا وَاِنْ كَانَ اِمَامًا خَرَجَ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ يُحَوِّلُ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَيُحَوِّلُ رِدَاءَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ وَيَنْزِلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ د حب مس اور اگر دعا مانگنے والا بادشاہ یا اُس کا نائب یعنی قاضی وغیرہ ہو تو جنگل کو نکلے جبکہ آفتاب کا کنارہ ظاہر ہوا اور منبر پر بیٹھکر اللہ اکبر کہے اور خدائے عزوجل کی تعریف کرے پھر یہ دعا پڑھے الحمد للہ رب العالمین سے بلاغا الی حین تک جسکے معنی یہ ہین کہ تعریف اُس اللہ کو شایان ہے جو عالمونکا پروردگار بخشنے والا مہربان جزا کے دن کا مالک ہے کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ کرتا ہے جو چاہتا ہے الٰہی تو ہی معبود ہے کہ کوئی معبود برحق سوا تیرے نہین کہ تو انگر ہے اور ہم محتاج ہم پر مینہ برسا اور جو کچھ تو نے ہمپر اُتارا یعنی رزق اور مینہ اُسکو طاعت کی قوت کا سبب کر اور مطلب کے پہونچنے کا باعث ایک مدت دراز تک کر یعنی اُسکے سبب سے ہم مدت تک فائدہ اُٹھائین پھر اپنے دونو ہاتھ اُٹھا وے یہانتک کہ اُسکے بغل کی سفیدی ظاہر ہو یعنی خوب اونچے کرے پھر آدمیونکی طرف اپنی پیٹھ پھیرے یعنی دعا کے لئے قبلہ رو ہو جاوے اور اپنی چادر کو پلٹے اور ہاتھ اپنے اُٹھائے رکھے پھر آدمیون کی طرف منہ کرے اور منبر سے اُتر کر دوگانہ پڑھے نقل کیا اسکو ابو داود ابن حبان حاکم نے ف چادر اسطرح اُلٹے کہ داہنا سرا بائین طرف ہو جاسے اور بایان داہنی طرف اور اندر کا رخ باہر اور باہر کا اندر کذا فی سفر السعادۃ اور پہلی رکعت مین الحمد کے بعد سورۂ اعلیٰ اور دوسری مین غاشیہ عید اور جمعہ کی طرح پڑھے اور امام اعظم رح کے نزدیک یہ جماعت سے سنت نہین مگر صاحبین کے نزدیک مسنون ہے کہ جماعت سے دو رکعت ادا کرے اور خطبہ بھی پڑھے اور حنفی مذہب مین فتوی اسی پر ہے کذا فی کنز الفضیلۃ اور دعاء طلب باران مین مستحب یہ ہے کہ لوگ اپنے گناہون سے توبہ کرین اور آپس مین صلح کرین اور نکلنے سے پہلے

پیاسے تین روزے رکھیں اور ہر روز صدقہ دیں اور چوتھے دن روزے سے پیادہ اور برہنہ پا پرانے کپڑوں میں ذلیل صورت فروتنی کرنے والے سر جھکائے روتے ہوئے یا بسورتے نکلیں اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے دعا کریں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں اور استغفار بہت پڑھیں اور آیت الکرسی پڑھیں اور امام خطبہ اور دعا کے درمیان استغفار پڑھتا جاوے اور یہ بھی پڑھے اللھم ربنا آتنا فی الدنیا الآیۃ لا الٰہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الٰہ الا اللہ رب السموات والارض و رب العرش الکریم اللھم اسقنا الغیث ولا تجعلنا من القانطین اور دعا پکار کر بھی کرے اور آہستہ بھی اور ہاتھوں کی پیٹھ دعا کے وقت کبھی زمین کی طرف کرے کبھی آسمان کی طرف اور دعا کے شروع اور ختم میں حمد اور ثنا اللہ تعالیٰ کی اور درود و سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو کذا فی وظائف النبی **فقیر** کہتا ہے کہ فقہا نے چادر کے پلٹنے کا یہ طور لکھا ہے کہ بائیں طرف کے نیچے کا سرا اپنے ہاتھ میں پکڑ کر پشت کی طرف سے گھما کر داہنے شانہ پر ڈالے اس کے سبب سے چادر اسیطرح پلٹ جائیگی جیسے مترجم نے بیان کیا ہے اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا مُرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا **د مص** غَیْرَ آجِلٍ **د** رَائِثٍ **مص** دعا طلب باران یہ ہے اللھم اسقنا الخ یعنی یا اللہ ہم پر مینہ برسا فریاد کو پہونچنے والا مقدار میں بہت اور ارزانی کرنیوالا نافع ہو ضرر نہ کرے جلد برسنے والا۔ نقل کیا اسکو ابوداود و ابن ابی شیبہ نے نہ دیر کرنے والا اسکو ابوداود نے نقل کیا نہ تاخیر کرنے والا ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے **ف** یعنی ابوداود کی روایت میں لفظ غیر آجل اس دعا میں آیا ہے اور ابن ابی شیبہ نے آجل کے عوض رائث نقل کیا ہے معنی دونوں کے ایک ہیں **ع**۔ اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَھَائِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ **د** ایک دعا یہ ہے اللھم اسق عبادک الخ الٰہی اپنے بندوں کو پانی دے اور اپنے جانوروں کو اور اپنی رحمت پھیلا اور اپنے مردہ شہر کو زندہ کر یعنی سرسبز کر نقل کیا اسکو ابوداود نے اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی اَرْضِنَا زِیْنَتَھَا وَسَکَنَھَا **عو** یا اللہ ہماری زمین پر اسکا سنگار اتار یعنی سبز اور پھول و بوٹا اور اسکا چین نازل کر نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے **ف** یعنی جو چیز زمین والوں کے چین کا باعث ہو اسکو نازل کر مقصود یہ ہے کہ انکے مطلب پورے کر تاکہ انکے دل تسکین اور چین پاویں **مخ** اَللّٰھُمَّ ضَاحَتْ جِبَالُنَا وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا وَھَامَتْ دَوَابُّنَا مُعْطِیَ الْخَیْرَاتِ مِنْ اَمَاکِنِھَا وَمُنْزِلَ الرَّحْمَۃِ مِنْ مَعَادِنِھَا وَمُجْرِیَ الْبَرَکَاتِ عَلٰی اَھْلِھَا بِالْغَیْثِ الْمُغِیْثِ اَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ الْغَفَّارُ فَنَسْتَغْفِرُکَ لِلْجَامَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْ عَوَامِّ خَطَایَانَا اَللّٰھُمَّ فَاَرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْنَا مِدْرَارًا وَّوَاصِلْ بِالْغَیْثِ وَاکِفًا مِنْ تَحْتِ عَرْشِکَ حَیْثُ یَنْفَعُنَا وَیَعُوْدُ عَلَیْنَا ایک دعا یہ ہے جسکا ختم مرع النبات پر آگے آویگا اور شروع پہلے سے ہے اللھم ضاحت یعنی یا اللہ کھل گئے ہمارے پہاڑ یعنی گھاس کے نہونے سے اور خاک اڑتی ہے ہماری زمین میں اور بہت پیاسے ہوئے ہمارے جانور اے دینے والے بھلائیوں کے انکی جگہوں سے اور اے رحمت یعنی مینہ کے اتارنے والے اسکی کانوں سے اور اے برکت کے جاری کرنیوالے برکت والوں پر یعنی جو لوگ برکت کے لائق ہیں یہ سب باتیں کرنے والے بسبب مینہ برسانے نافع کے تو بخشش مانگا گیا ہے بہت بخشش مانگا گیا ہے بہت بخشنے والا

ہم تجھ سے بخشش چاہتے ہین اپنے خاص گناہونکی یعنی جوگناہ خاص ہمسے ہوئے نہ دوسرون سے اور ہم تیرے سامنے توبہ کرتے
ہین اپنے عام گناہون سے یعنی جو مشترک ہین ہم مین اور دوسرون مین آلہی بھیج زور کا مینہ لگاتار اور کفایت کر یعنی ہمارا مطلب
پورا کر اُس مینہ سے کہ جو تیرے عرش کے نیچے سے ہو ایسی طرح کہ ہمکو نفع دے اور اُسکا نفع ہمپر دوبارا ہو **ف** یعنی نالون
مین اور کھیتیون مین برسا کہ اب بھی نافع ہو اور آگے کو کام آوے اور من تحت عرش کا ظرف ارسل کا ہے یعنی مینہ کو عرش کے
نیچے سے بھیج اور بالغیث المغیث متعلق معطی اور منزل اور مجری کا ہے **فحز** غَيْثًا عَامًّا طَبَقًا غَدَقًا مُجَلِّلًا غَدَقًا خِصْبًا
رَاتِعًا مُمْرِعَ النَّبَاتِ **عو** برسا ایسا مینہ کہ عام ہو یعنی سب جگہ برسے ساری زمین کو ڈھانکنے والا یعنی سبزہ اور پانی
سے مقدار مین زیادہ ارزانی والا کھانے کی چیزونکا اُگانے والا سبزہ کا جمانے والا نقل کیا اسکو ابوعوانہ نے **ف** کہتا ہے کہ مصنف
نے اپنی شرح مین لکھا ہے کہ طبق بالتحریک وہ مینہ کہ روئے زمین کو ڈھانک لے یعنی عام بکثرت ہو اور غبق معجمہ و موحدہ مفتوحتین
مین نے نہین دیکھا کہ کسی نے اُسکو ذکر کیا ہو ظاہر یہ بھی بمعنی کثیر عظیم کے ہے اور ہو سکتا ہے کہ ماخوذ غبوق سے ہو جو شام کو
پی جاتی ہے پھر تجرید کر کے اُسکے معنی ساقی کے لیلئے ہون۔ اور مجلل بصیغۂ اسم فاعل از تفعیل سے یہ غرض ہے کہ زمین کو اپنے پانی
اور سبزہ سے ڈھانک لے اور غدق بفتحتین بڑی بوندونکا مینہ مقدار مین زیادہ اور خصب بکسر معجمہ سے یہ غرض کہ ایسا مینہ جس
سے ارزانی حاصل ہو اور راتع رتع سے ہے بمعنی وسعت ارزانی اور مقصود یہ کہ اُس سے گھاس اُگے جنکو مواشی چرین اور ممرع بضم
میم اولی و کسر مہملہ بمعنی کثرت سے اُگانے والا کذا فی الحرز وَاسْتَسْقَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَمَا زَادَ عَلَى الْاِسْتِغْفَارِ
مص اور حضرت عمر بن خطاب نے مینہ مانگا تو استغفار پر کوئی چیز نہ بڑھائی یعنی نماز نہ پڑھی نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے
وَاِذَا رَاٰى سَحَابًا مُقْبِلًا اَنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهٖ اَللّٰهُمَّ سَيْبًا نَافِعًا فَاِنْ كَشَفَهُ اللّٰهُ وَلَمْ
يُمْطِرْ حَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى ذٰلِكَ **د س ق** اور جب ابر آتا ہوا دیکھے تو یہ دعا پڑھے اللہم انا نعوذ سے نافعا تک یعنی یا اللہ
ہم تیری پناہ مانگتے ہین اُس چیز کی برائی سے جسکے لئے یہ ابر بھیجا گیا ہے یا اللہ اس ابر کو جاری اور نفع دینے والا کر دے پھر اگر
اللہ تعالی بادل کو کھول دے اور مینہ نہ برسائے تو اُسپر الحمد للہ کہے نقل کیا اسکو ابوداود و نسائی و ابن ماجہ نے **فقیر** کہتا ہے
وجہ شکر کرنیکی یہ ہے کہ خیر اسی بات مین ہے جسکو اللہ تعالی بہتر سمجھے شاید اس ابر مین کوئی خرابی تھی جب اللہ تعالی نے
وہ خرابی رفع کر دی اُسکے رفع پر شکر ضرور ہوا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابر کو معاینہ فرما کر یہ آیۃ یاد کی ہوگی فلما راوہ عارضا
مستقبل اودیتہم قالوا ہذا عارض ممطرنا الآیۃ کذا فی الحرز وَاِذَا رَاَى الْمَطَرَ اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا **خ** اور جب مینہ دیکھے تو
یون کہے اللہم صیبا نافعا یعنی یا اللہ کر اس مینہ کو بہت برسنے والا نفع دینے والا نقل کیا اسکو بخاری نے اَللّٰهُمَّ سَيْبًا
نَافِعًا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا **مص** یا اللہ اس مینہ کو جاری نفع دینے والا کر ان کلمات کو دو یا تین بار پڑھے نقل کیا اسکو
ابن ابی شیبہ نے فَاِذَا كَثُرَ وَخِيْفَ الضَّرَرُ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالْاٰجَامِ وَ
الظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ **خ م** پس اگر مینہ بہت ہو اور ضرر کا خوف ہو تو یہ دعا پڑھے اللہم حوالینا الخ
یعنی یا اللہ مینہ برسا ہمارے آس پاس اور ہمپر مت برسا یا اللہ مینہ کو برسا ٹیلون اور نیستان اور پہاڑون اور نالون اور درختون

[illegible] کا بیان

اُگنے کی جگہون پر نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے وَاِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ ت س مس اور جب گرجنا کڑکنا سنے تو یہ دعا پڑھے اللہم لا تقتلنا الخ یا اللہ ہمکو ہلاک مت کر اپنے غضب سے اور نہ اپنے عذاب سے اور ہمکو عافیت دے اُس سے پہلے یعنی عذاب کے واقع ہونے سے پہلے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی حاکم نے ف رعد ایک فرشتہ کا نام ہے جو بادل پر تعین ہے گرجنا اُسکی آواز ہے اور بجلی اُسکا کوڑا کذا فی الجلالین سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلَآئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهٖ مو طا یا آیۃ پڑھے سبحان الذی الآیۃ یعنی پاک ہے وہ اللہ جسکی پاکی رعد بیان کرتا ہے اسکی تعریف سے اور سب فرشتے پاکی بیان کرتے ہین اُسکے خوف سے یہ روایت موقوفا موطا مین ہے

آندھی چلنے کا بیان

وَاِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ اِسْتَقْبَلَهَا بِوَجْهِهٖ وَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَيَدَيْهِ طب ط اور جب آندھی چلے تو اُسکی طرف متوجہ ہو یعنی جدھر سے آتی ہو اُدھر کو مونہہ کرے اور اپنے گھٹنون اور ہاتھون کے بل بیٹھے یعنی تواضع کی صورت پر دو زانو بیٹھے نقل کیا اسکو طبرانی نے دعا مین اور کبیر مین وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ م ت س طب اور یہ دعا پڑھے اللہم انی اسالک الخ یعنی یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون اُسکی بھلائی اور اُس چیز کی بھلائی جو اسمین ہے یعنی جنات اور اُس چیز کی بھلائی جسکے لئے یہ بھیجی گئی یعنی اُسکے فائدے اور تیری پناہ مانگتا ہون اُسکی برائی اور اُس چیز کی برائی سے جو اسمین ہے اور اُس چیز کی برائی سے جسکے لیئے یہ آندھی بھیجی گئی۔ نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی طبرانی نے دعا مین اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيحًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا طب ط یا اللہ اس آندھی کو ہوائین کر دے اور اسکو ریح مت کر یا اللہ اسکو رحمت کر اور اسکو عذاب مت کر نقل کیا اسکو طبرانی نے دعا مین اور کبیر مین ف ریاح جمع ریح کی ہے یعنی ہوائین تو جب ہوائین ہر طرف سے بہت چلتی ہین ابر اُٹھتا ہے اور مینہ برستا ہے جو ارزانی کا باعث ہوتا ہے اور جب آندھی چلتی ہے تو ایسی مفید نہین ہوتی اور ابن عباس رض سے منقول ہے کہ ریاح کا استعمال رحمت کے لئے آتا ہے اور ریح کا عذاب کے لئے مگر بعض علما نے اسپر اعتراض کیا ہے

تاریک آندھی کا بیان

وَاِنْ جَآءَ مَعَ الرِّيحِ ظُلْمَةٌ تَعَوَّذَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ د اور اگر آندھی کے ساتھ اندھیرا آوے تو پناہ مانگے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھکر یعنی یہ دو سورتین پڑھے نقل کیا اسکو ابو داود نے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ ت س یا اللہ ہم تجھ سے مانگتے ہین بھلائی اس آندھی کی اور بھلائی اُس چیز کی جو اسمین ہے یعنی جنات وغیرہ اور بھلائی اُس چیز کی جسکا حکم اس آندھی کو ہوا ہے اور ہم پناہ مانگتے ہین اس آندھی کی بُرائی اور اس چیز کی برائی سے جو اسمین ہے اور اُس چیز کی برائی سے جسکا اسکو حکم ہوا نقل کیا اسکو ترمذی نسائی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ حص یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون بھلائی اُس چیز کی جسکا حکم اس آندھی کو ہوا اور تیری پناہ مانگتا ہون اُس چیز کی برائی سے جسکا حکم اُسکو ہوا نقل کیا اسکو ابو یعلی نے اَللّٰهُمَّ لَقْحًا لَا عَقِيمًا حب طس یا اللہ اس آندھی کو بار آور کر یعنی ابر لانے والی اور مفید اور اسکو بانجھ مت کر

یعنی جس سے نہ ابر آوے نہ کچھ فائدہ ہو نقل کیا اسکو ابن حبان اور طبرانی نے اوسط مین وَاِذَا سَمِعَ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ
فَلْيَسْئَلِ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ خ م د ت س اور جب مرغون کی آواز سنے تو چاہیئے کہ اُس سے اُسکا فضل مانگے
نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود ترمذی نسائی نے ف اس حدیث کا تتمہ یہ ہے فانہا رأت ملکا کیونکہ اُنہون نے فرشتہ
دیکھا ہے مقصود یہ ہے کہ مرغ فرشتہ کو دیکھکر آواز کرتے ہین تو امید ہے کہ اگر دعا کرنیوالا اسوقت دعا کرے اور فرشتہ آمین
کہے تو اُسکی دعا مقبول ہوا ور اِس سے معلوم ہوا کہ صلحا کے پاس حاضر ہونیکے وقت دعا کرنا اور اُنکے ذریعہ سے برکت مانگنا
مستحب ہے ع وَاِذَا سَمِعَ نَهِيْقَ الْحَمِيْرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ خ م د ت س مس
اور جب گدھون کی آواز سنے تو چاہیئے کہ پناہ مانگے اللہ کی شیطان مردود سے یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے کیونکہ
گدھا شیطان کو دیکھکر آواز کرتا ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود ترمذی نسائی حاکم نے وَكَذٰلِكَ اِذَا سَمِعَ نُبَاحَ
الْكِلَابِ د س مس اور اسیطرح جب کتونکا بھونکنا سنے یعنی اُسوقت بھی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے
نقل کیا اسکو ابوداود نسائی حاکم نے ف کتا بھی شیطان اور اُسکے لشکر کو دیکھکر آواز کرتا ہے کذا ذکرہ الفخر وَاِذَا رَاَى
الْكُسُوْفَ فَلْيَدْعُ اللّٰهَ وَلْيُكَبِّرْ وَلْيُصَلِّ وَلْيَتَصَدَّقْ خ م د س اور جب گہن کو دیکھے سورج کا ہو
یا چاند کا ہو تو چاہیئے کہ اللہ تعالی سے دعا مانگے اور اللہ اکبر کہے اور نماز پڑھے اور صدقہ دے نقل کیا اسکو بخاری مسلم
ابوداود نسائی نے ف حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ کسوف اور خسوف دونو کے ایک ہی معنی ہین سورج گہن کو
بھی کسوف خسوف کہتے ہین اور چاند گہن کو بھی مگر فقہا اور لغت والون نے فرق بیان کیا ہے کہ خسوف چاند گہن کو اور
کسوف سورج گہن کو کہتے ہین حنفیون کے نزدیک سورج گہن کے وقت دو رکعت نماز جماعت سے بڑی قرات کے ساتھ
بدون خطبہ کے پڑھے اور چاند گہن مین جماعت نہین اکیلے اکیلے نماز پڑھلین اسلئے کہ رات کو جماعت کا ہونا دشوار ہے
اور صدقہ دیوے یعنے فقیرون محتاجون کو کچھ اللہ دے یا غلام آزاد کرے یا اور کسی قسم کی خیرات کرے بست نجا وغیرہ نہ دے
کہ اسمین ہندون کی مشابہت ہوتی ہے نعوذ باللہ منہا فخر - وَاِذَا رَاَى الْهِلَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مي اور جب پہلی رات
کا چاند دیکھے تو اللہ اکبر کہے نقل کیا اسکو دارمی نے اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَ
السَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ت حب مي اور یہ دعا
پڑھے اللہم اہلہ الخ یا اللہ ہمکو چاند دکھا برکت کے ساتھ اور ایمان کے ثابت رہنے اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور جس
چیز کو تو دوست اور پسند رکھتا ہے اُسکی توفیق دینے کے ساتھ اے چاند میرا پروردگار اور تیرا پروردگار اللہ تعالی ہے نقل کیا
اسکو ترمذی ابن حبان دارمی نے هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَخَيْرِ
الْقَدَرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ط یہ چاند بھلائی اور ہدایت کا ہے یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون اس
مہینہ کی بھلائی اور تقدیر کی بھلائی یعنی جو چیز اس مہینہ میں رزق وغیرہ سے مقدر ہے اُسکی بھلائی چاہتا ہون اور تیری
پناہ مانگتا ہون اس مہینہ کی برائی سے اس دعا کو تین بار پڑھے یعنی اللہم سے لیکر نقل کیا اسکو طبرانی نے اَللّٰهُمَّ

مرغون کی آواز کا بیان گدھے کی آواز کا بیان کتے کی آواز کا بیان سورج یا چاند گہن کا بیان

چاند دیکھنے کا بیان

اُرْزُقْنَا خَیْرَہٗ وَنَصْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَفَتْحَہٗ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ **مو مص** یا اللہ
بھلا اس مہینے کی بھلائی اور اُسکی مدد اور اُسکی برکت اور اُسکی فتح اور اُسکا نور یعنی ہدایت نصیب کر اور ہم تیری پناہ مانگتے
ہین اُسکی برائی اور اس مہینے کی برائی سے جو اس مہینے کے بعد ہون نقل کیا اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا نَظَرَ
اِلَی الْقَمَرِ فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا **ت س مس** اور جب پورے چاند کو دیکھے تو یون کہے اعوذ
باللہ من شر ہذا یعنی مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی اسکے برائی سے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی حاکم نے **ف** اسکی برائی سے
یعنی جسوقت اسکو گہن لگے اور اُس سے پناہ مانگنے کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالی کی نشانیون مین سے ہے اور حادثون کے
واقع ہونے سے ڈراتا ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب سورج گہن ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر کھڑے
ہو جاتے اس خوف سے کہ جب آفتاب اور چاند باوجود اس روشنی کے ایک ساعت مین تاریک ہو گئے تو ایسا نہ ہو کہ
ایمان اور اعمال کا نور دلون سے چھین جاوے ع وفخر وَاِذَا رَاٰی لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ
تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ **ت س ق مس** اور جب کوئی لیلۃ القدر کو دیکھے یعنی اُسکی علامتین سوجھین تو چاہیے کہ
یون پڑھے اللہم انک الخ یعنی یا اللہ تو بہت معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنیکو تو دوست رکھتا ہے تو مجھ سے میرے
گناہ معاف کر نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نے وَاِذَا نَظَرَ وَجْھَہٗ فِی الْمِرْاٰتِ اللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ
خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ **حب می** اور جب آئینہ مین اپنا مونہہ دیکھے تو یہ دعا پڑھے اللہم انت الخ یا اللہ تو نے میری
صورت اچھی بنائی تو میری عادت بھی اچھی کر نقل کیا اسکو ابن حبان دارمی نے یا یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ
فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ وَحَرِّمْ وَجْھِیْ عَلَی النَّارِ **ر** یا اللہ جیسی تو نے میری صورت اچھی بنائی میری عادت کو اچھا کر اور
میری ذات کو آگ پر حرام کر نقل کیا اسکو بزار نے یا یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ وَاَحْسَنَ صُوْرَتِیْ
وَزَانَ مِنِّیْ مَاشَانَ مِنْ غَیْرِیْ سب تعریف اُس خدا کو ہے جسنے میرے اعضا برابر پیدا کئے اور میری صورت اچھی
بنائی اور میرے بدن میں سے وہ عضو ستھرا بنایا جو دوسرے کے بدن مین معیوب بنایا یعنی بعضون کو مثلا لنگڑا کانا پیدا کیا
اور مجھے ان عیبون سے صاف رکھا نقل کیا اسکو بزار نے یا یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ فَعَدَّلَہٗ
وَصَوَّرَ صُوْرَۃَ وَجْھِیْ فَاَحْسَنَھَا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ **طس ی** سب تعریف اُس خدا کو ہے جسنے
میری صورت کو درست کیا اور اُسکو معتدل بنایا اور سیٹ میرے چہرے کی بنائی اور مجھکو مسلمانون مین سے کیا نقل کیا اسکو
طبرانی نے اوسط مین اور ابن سنی نے وَاِذَا سَلَّمَ عَلٰی اَحَدٍ فَلْیَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ **خ م س** اور اگر
کوئی کسیکو سلام کرے تو اسطرح کہے السلام علیکم یعنی تم پر سلامتی ہو۔ نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے **ف** معنی السلام علیک
کے یہ ہین کہ سلام اللہ تعالی کا نام ہے تو یہ مراد ہے کہ اللہ کی محافظت تمہارے ساتھ رہے یا تم سب آفات سے سلامت
رہو اور ضمیر جمع کی اسلئے ہے کہ محافظ فرشتون پر بھی سلام ہو جاوے اور سلام کرنیکا ادب یہ ہے کہ سلام کرنیکے وقت جھکے
نہین چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق رحمہ اللہ نے بعض علما سے جھکنے کو قریب کفر کے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ اگرچہ اکثر علما نے

لیلۃ القدر کا بیان

آئینہ دیکھنے کا بیان

سلام کرنے کا بیان

صلحا اس رسم مین گرفتار ہین مگر اُنکے فعل پر اعتماد اور اُنکی حرص اس باب مین نکرنی چاہئے اور سید جمال الدین نے
بھی جھکنے کو مکروہ لکھا ہے اور سلام کرنا سنت ہے لیکن یہ سنت فرض سے افضل ہے اور سلام کا جواب دینا فرض کفایہ
ہے یعنی مجلس مین سے ایک بھی جواب دیگا تو اورون کے ذمہ سے جواب اتر جاویگا ورنہ سب گنہگار ہونگے کذا ذکر
الفخر من شرح المشکوۃ اور حدیث شریف مین فضیلت سلام علیک کی بہت آئی ہے آیا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام
پیدا ہوے تو اللہ تعالی نے اُنکو فرمایا کہ ان فرشتون سے سلام علیک کرو اور سلام کا جواب سنو کہ وہ تمہارا اور تمہاری
اولاد کا تحفہ ہوگا یعنی ملنے کے وقت سلام علیک کرنا ایک دوسرے کا تحفہ ہے اُنہون نے فرشتون سے السلام علیکم
کہا فرشتون نے جواب مین کہا علیکم السلام ورحمۃ اللہ اور ایک شخص نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اسلام کی
کونسی خصلتین بہتر ہین آپنے فرمایا کہ کھانا کھلانا اور تیرا سلام کہنا ایسے شخص کو کہ تو اُسکو پہچانے یا نہ پہچانے اور نیز مسلمان
کا مسلمان پر حق اسبات کو فرمایا کہ اُسکو سلام کرے اور دخول جنت کا باعث سلام کرنا بیان فرمایا اور ایک صحابی نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک شخص کی کھجور میرے باغ مین ہے اُسکے آنے سے مجھے ایذا ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اُس کھجور والے کو کہلا بھیجا کہ اپنا درخت ہمارے ہاتھ بیچ ڈال اُسنے انکار کیا آپنے فرمایا کہ مفت ہبہ کردے
اُسنے اِسکو بھی نہ مانا آپنے فرمایا کہ جنت مین اِسکے عوض کھجور لینا اُسنے یہ بھی نہ مانا آپنے فرمایا کہ تجھ سے زیادہ کوئی بخیل
نہین مگر وہ شخص کہ سلام کرنے مین بخل کرے یعنی آپسمین سلام علیک نکرے کذا فی المشکوۃ تو کمال نادانی ہے کہ یہانکی
رسم کے لئے ایسے ثواب کو ترک کر کے ایسا بخیل بنے اور ایسی دعا سے باز رہے اور انصاف تو کرو کہ اگر حلال خور کہے میانجی
سلامت رہو تو نہین چڑھتے اور نوکر جو مثلاً سلام علیک کرے تو چڑھ جاتے ہین وہی دعا تو ہے فقط اتنا فرق ہے کہ
السلام علیکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سے بولا گیا تو معلوم ہوا کہ رسول مقبول ہی کی سنت سے بیزاری ہے
کہ اُنکی دعا کے الفاظ کو بھی پسند نہین کرتے ہمکو اور تمکو اس برائی سے اللہ بچاوے اور خواب غفلت سے بیدار کرے اور
اُنکے اتباع کی محبت دے۔ اور مفاتیح الصلوۃ مین کشاف اور توضیح اور روضۃ العلما اور ضیاء المعنوی اور زبدۃ المسائل
اور فتاوی قنیہ اور جامع الفتاوی اور فتاوی ظہیریہ اور تیسیر اور لطائف الاشارات اور فتاوی صوفیہ وغیرہا سے نقل کیا
ہے کہ خطبہ کے وقت سلام کرنا مکروہ ہے اور سلام کرنے والا گنہگار ہوتا ہے سننے والے اُسکے سلام کا جواب ندین اور
مکروہ ہے پکار کر سلام کرنا ایسے شخص کو جو قرآن پڑھتا ہو لیکن پڑھنے والا اُسکے سلام کا جواب دے اور قرآن سننے والے
پر بھی سلام کرنا مکروہ ہے اور سلام کرنے والا اُسپر سلام کرنے سے گنہگار ہوتا ہے لیکن وہ جواب دے اور روایت حدیث
اور مذاکرہ علم کے وقت بھی سلام کرنا مکروہ ہے لیکن جب کوئی سلام کرے تو اُسکو جواب دینا چاہئے۔ اور نیز اذان اور تکبیر کے
وقت جبکہ لوگ اذان اور تکبیر کے جواب دینے مین مشغول ہون سلام کرنا مکروہ ہے اور سلام کرنے والا گنہگار ہوتا ہے لیکن
لوگ اُسکا جواب دین اور ایسے شخص پر جو پاخانہ مین ہے سلام کرنا مکروہ ہے اُسکے جواب دینے مین اختلاف ہے امام
اعظم رح کے نزدیک دلسے جواب دے نہ زبان سے اور امام ابو یوسف کہتے ہین کہ مطلق جواب نہ دے اور امام محمد رح کا قول

ہے کہ حاجت سے فارغ ہونیکے بعد جواب دے اور نماز پڑھنے والے پر سلام کرنا مکروہ ہے اور سلام کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اُسکے سلام کا جواب نہ دے اور سائل پر سلام کرنا مکروہ ہے اور اگر خود سائل سلام کرے تو اُسکا جواب دینا واجب نہین - اور قاضی پر فصل قضایا کے وقت سلام مکروہ ہے اور اُسپر اُسکا جواب بھی واجب نہین اور اُستاد پر پڑھانے کی حالت مین مکروہ ہے اور اگر کوئی کرے بھی تو اُسکا جواب واجب نہین اور شطرنج اور نرد وغیرہ کھیلنے والے پر اور مبتدع یعنی رافضی خارجی پر اور ملحدون اور زندیقون اور مسخرون پر اور جھوٹی کہانیان کہنے والون پر اور بیہودہ گوؤن اور گالیان دینے والون اور بیاد ین نکالنے والون پر اور جھوٹون پر اور اُن لوگون پر جو بازار مین اپنے معاملہ مین مشغول ہون اور بازار مین کھانے والون پر اور گانے والون پر اور کبوتر اُڑانے والون پر اور کافرون پر ان سب پر سلام کرنا مکروہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سلام سے پہلے کچھ کلام کرے تو اُسکا جواب مت دو - اور چلنے والا بیٹھون پر سلام کرے اور چھوٹا بڑے پر اور سوار پیادے پر اور گھوڑے کا سوار ٹٹو کے سوار پر - اور جب آدمی اپنے گھر مین جاوے تو گھر والون پر سلام کرے کہ برکت کا موجب ہے اور اگر ایسے مکان مین جاوے جہان کوئی نہین تو یون کہے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کیونکہ فرشتے اُسکا جواب دینگے اور بڑی برکت ہوگی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ دت س مي وَرَحْمَةُ اللهِ دت س مي وَبَرَكَاتُهُ دت س مي ایک صیغہ سلام کا یہ ہے السلام علیک یعنی تجھپر سلامتی ہو نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی نسائی دارمی نے ورحمۃ اللہ یعنی اور خدا کی رحمت یہ لفظ بھی اِن چارون کی روایت مین آیا ہے وبرکاتہ اور اُسکی برکتین یہ بھی سلام کے ساتھ ان ہی چارون نے نقل کیا ہے - السلام علیکم کے ساتھ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کو بھی ملالے کہ ہر ایک کی دس دس نیکیان لکھی جاتی ہین یعنی فقط السلام علیکم مین دس نیکیان ہونگی اور رحمۃ اللہ کے ساتھ بیس اور وبرکاتہ کے ساتھ تیس اسیطرح رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کذا فی المشکوۃ فَاِذَا رَدَّ السَّلَامَ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ع مر س حب اور جب سلام کا جواب دے یعنی مسلمان کو تو یون کہے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنی اور تمپر سلامتی ہو اور خدا کی رحمت اور اُسکی برکتین ہون نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین اور ابن مردویہ نسائی ابن حبان نے ف اسیطرح جواب دینا افضل ہے اور ادنی درجہ وعلیک السلام یا وعلیکم السلام ہے اور اگر بدون واو کے بھی جواب دے تب بھی جواب ادا ہو جاتا ہے فی وَعَلٰی اَهْلِ الْكِتَابِ عَلَيْكَ مر ت س اَوْ وَعَلَيْكَ خ مر دت س اور اگر سلام کا جواب کافر کتابی یعنی یہود و نصاریٰ کو دے تو فقط علیک کہے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی نے یا وعلیک کہے واو کے ساتھ نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود ترمذی نسائی نے وَاِذَا بُلِّغَ سَلَامًا مِنْ اَحَدٍ فَلْيَقُلْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ع اور جب کسیکو کسیکی طرف سے کوئی شخص سلام پہونچا دے تو سننے والا یون کہے وعلیہ السلام الخ یعنی اور اُسپر سلام ہو اور خدا کی رحمت اور اُسکی برکتین نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین اَوْ وَعَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ یا یہ الفاظ کہے وعلیک وعلیہ السلام یعنی تجھپر اور اُسپر بھی سلام ہو نقل کیا اِسکو نسائی نے ف جو کوئی کسیکی طرف سے سلام پہونچائے تو اُسپر بھی سلام پہونچانا مستحب اور اولی ہے

فحر وَاِذَا عَطَسَ فَلْيَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ خ د س عَلٰی کُلِّ حَالٍ د ت س مس ق اور جب کوئی
چھینکے تو الحمد للہ کہے نقل کیا اسکو بخاری ابوداود ونسائی نے اور علی کل حال یعنی ہر حالت مین ابوداود ترمذی نسائی حاکم ابن
ماجہ کی روایت مین زیادہ آیا ہے یعنی الحمد للہ علی کل حال کہے اور ایک روایت مین یہ الفاظ ہین اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا
طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی د ت س سب تعریف خدا کو ہے بہت سی تعریف پاکیزہ جسمین
اور جسپر برکت کی گئی ہو جیسے ہمارا پروردگار چاہے اور پسند کرے نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی نسائی نے فقیر کہتا ہے
کہ ضمیر فیہ اور علیہ کی بظاہر دونو حمد کی طرف راجع ہین اور حمد مین برکت اسکی ذات کے لحاظ سے ہے اور حمد پر برکت
آثار کے لحاظ سے ہے کذا فی الحرز اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ د ت س حب ایک روایت مین چھینکنے کے
بعد اسطرح حمد کرنا بہتر ہے صرف الحمد للہ کہنا اسکا ادنی درجہ ہے اور یہ حمد کرنا مستحب ہے اور چھینکنے والیکا جواب یرحمک
اللہ کہنا سننے والون پر واجب کفایہ ہے یعنی اگر مجلس کے لوگون مین سے کوئی بھی جواب دیگا تو اورون کے ذمہ سے ادا
ہو جائیگا نہین تو سب گنہگار ہونگے فحر وَلْيَقُلْ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ خ د س ت مس ق اور
چھینکنے والے کو کہا جاوے یرحمک اللہ یعنی خدا تجھپر رحم کرے نقل کیا اسکو بخاری ابوداود ونسائی ترمذی حاکم ابن ماجہ نے
وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ خ د س ت مس ق اور چاہیئے کہ یرحمک اللہ کہنے
والے کو یون جواب دیا جائے یعنی چھینکنے والا کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی تمکو اللہ ہدایت کرے اور تمہارا حال درست
فرماوے نقل کیا اسکو بخاری ابوداود ونسائی ترمذی حاکم ابن ماجہ نے یا چھینکنے والا اسطرح جواب دے يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ
وَلَكُمْ د ت س حب یعنی اللہ تعالی مجھکو اور تمکو بخشے نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان نے
اور ایک روایت مین لی ولکم کی جگہ یون آیا ہے لَنَا وَلَكُمْ س ق مس یعنی ہمکو اور تمکو اللہ بخشے نقل کیا اسکو
نسائی ابن ماجہ حاکم نے یا چھینکنے والا جواب یون کہے يَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ وَيَغْفِرُ لَنَا وَلَكُمْ موطا
خدا ہمپر اور تمپر رحم کرے اور ہمکو اور تمکو بخشے یہ روایت موقوفاً موطا مین ہے وَاِنْ كَانَ كِتَابِيًّا قِيْلَ لَهٗ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ
وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ ت د س مس اور اگر چھینکنے والا کتابی یعنی یہودی یا نصرانی ہو تو اسکے جواب مین یون کہا
جاوے یہدیکم اللہ الخ یعنی خدا تمکو ہدایت کرے اور تمہارا حال درست کرے نقل کیا اسکو ترمذی ابوداود ونسائی حاکم نے
وَمَنْ قَالَ عِنْدَ كُلِّ عَطْسَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ لَمْ يَجِدْ وَجَعَ ضِرْسٍ وَّ
اُذُنٍ اَبَدًا مو مص اور جو کوئی ہر چھینکنے کے وقت یون کہے الحمد للہ رب العالمین علی کل حال جسکے معنی اوپر بیان
ہوے تو جب تک جیتا رہیگا ڈاڑھ اور کان کا درد کبھی نپاویگا نقل کیا اسکو موقوفاً ابن ابی شیبہ نے ف ملا علی قاری
حنفی رحمہ اللہ نے لکھا ہے ما کان جزا یا خبر من قال کی ہے اور بعضون نے اسکو متعلق پہلے جملہ کا لکھا ہے جو چھینکنے والے
کے مقولہ کا تتمہ ہے اور من قال کی خبر یا جزا لم یجد ہے فقیر کہتا ہے کہ مترجم نے ترجمہ بموجب قول ملا علی قاری کے کیا ہے
اور دوسری صورت کے بموجب یہ معنی ہونگے کہ جو کوئی ہر چھینک کے وقت الحمد للہ رب العالمین علی کل حال کہا کرے جب کبھی ہو تو ڈاڑھ اور کان

کا ذکر کبھی نہیں پاویگا وَاِذَا طَنَّتْ اُذُنُهٗ فَلْيَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيُصَلِّ عَلَيْهِ وَلْيَقُلْ ذَكَرَ اللّٰهُ
بِخَيْرٍ مَنْ ذَكَرَنِيْ ط ی اور جب کسیکا کان بھن بھناوے تو چاہیئے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرے اور انپر درود بھیجے
اور یون کہے کہ اللہ تعالی یاد کرے بھلائی سے اُسکو جسنے مجھے یاد کیا۔ نقل کیا اسکو طبرانی ابن سنی نے ف ولیصل کا عطف
تفسیری ہے یعنی یاد کرنیکا بیان ہے کہ یاد یون کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے فخر فقیر کہتا ہے کہ اس حدیث
مین فی الجملہ اشارہ ہے کہ کان کا بھنبھنانا اسباب کی علامت ہے کہ اُسکو کسی نے یاد کیا ہوگا اور جملہ ذکر اللہ الخ لفظون مین
خبریہ ہے اور معنون مین انشائیہ کذا فی الحرز وَاِذَا بُشِّرَ بِمَا يَسُرُّهٗ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ خ م د س ق اور جب کوئی
مژدہ دیا جائے ایسی بات سے جو اُسکو خوش کرے تو الحمد للہ کہے۔ نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نے
اَوْ حَمِدَ وَكَبَّرَ خ م یا الحمد للہ اور اللہ اکبر کہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے اَوْ سَجَدَ لِلّٰهِ شُكْرًا مس یا اللہ کے
واسطے شکر کا سجدہ کرے نقل کیا اسکو حاکم احمد نے ف مطالب المومنین مین کہ مذہب حنفی کی فقہ کی کتاب ہے لکھا ہے کہ
فتوی اسپر ہے کہ لوگون کو سجدۂ شکر سے منع نہ کیا جاوے کیونکہ اسمین کمال خشوع اور خضوع اور عبادت ہے فخر فقیر کہتا
ہے کہ سجدۂ شکر امام شافعی رح اور احمد رح کے نزدیک مسنون ہے اور امام ابو حنیفہ رح کہتے ہین کہ وہ جب اور مسنون نہین اور بدعت
بھی نہین لیکن مباح ہے اور امام محمد رح سے منقول ہے کہ جب آدمی کو کوئی مژدۂ نعمت یا رفع نقمت کا پہونچے تو ہم اس سجدہ
کو مستحب سمجھتے ہین اور جو علما کہ صرف سجدۂ شکر کو اکیلا مکروہ کہتے ہین اکیلے رکوع یا اکیلے قیام پر قیاس کرنیکی رو سے تو اُنکے
نزدیک اس حدیث کے یہ معنی ہین کہ اللہ کے لئے دوگانہ شکر ادا کرے سجدہ سے مراد نماز ہے جیسے اس آیت مین یا مریم
اقنتی لربک واسجدی یعنی اے مریم اطاعت کر اپنے رب کی اور نماز پڑھ کذا فی المحیط ملخصا وَاِذَا رَاٰى مِنْ نَفْسِهٖ اَوْ
مَالِهٖ مَا يُعْجِبُهٗ فَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ س ق مس اور جب آدمی اپنی ذات مین یا مال مین ایسی چیز دیکھے جو
اُسکو اچھی معلوم ہو تو برکت کی دعا کرے یعنی یون کہے اللہم بارک فیہ تاکہ نظر نہ لگ جاوے نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ
حاکم نے وَاِذَا اَرَادَ نُمُوَّ مَالِهٖ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ حب اور جب اپنے مال کا بڑھنا چاہے تو یہ درود پڑھے اللہم صل علی محمد الخ یعنی
یا اللہ تو رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے اور رسول ہین اور مؤمن مردون اور مؤمن عورتون پر اور مسلمان مردون
اور مسلمان عورتون پر نقل کیا اسکو ابو یعلی نے وَاِذَا رَاٰى اَخَاهُ الْمُسْلِمَ يَضْحَكُ قَالَ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ خ
م س اور جب کوئی اپنے بھائی مسلمان کو دیکھے کہ وہ ہنستا ہے تو اُسکو یون کہے کہ خدا تعالی تیرے دانت ہنساوے
یعنی ہمیشہ خوش رکھے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے وَاِذَا اَحَبَّ اَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ ذٰلِكَ ی س د حب
اور جب اپنے بھائی مسلمان کو دوست رکھے تو چاہیئے کہ اُسکو خبر کر دے یعنی اپنی محبت سے کیونکہ وہ بھی محبت کریگا اور دوستی کی
رعایت سے دعا وغیرہ مین اُسکا لحاظ رکھیگا نقل کیا اسکو ابن سنی نسائی ابو داود ابن حبان نے فَاِذَا قَالَ لَهٗ اُحِبُّكَ فِی
اللّٰهِ قَالَ اَحَبَّكَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَهٗ س د حب ی اور جب کوئی اُس سے کہے کہ مین تجھکو فی اللہ دوست

کان بولنے کا بیان

خوشخبری سننے کا بیان

اچھی چیز دیکھنے کا بیان

مال بڑھنے کا بیان

ہنسنے والے مسلمان کو دیکھنے اور دوستی کی

رکھتا ہون تو اُسکو یون کہے کہ تجھکو وہ شخص دوست رکھے جسکے لئے تو نے مجھے دوست رکھا نقل کیا اسکو نسائی ابوداود
ابن سنی نے فقیر کہتا ہے کہ فی اللہ مین فی کے معنی لاجل کے ہین یعنی دوستی صرف خدا کے واسطے بیان کرے کوئی غرض
دوسری نہ ہو کذا فی الحرز وَاِذَا قَالَ لَهٗ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ قَالَ وَلَكَ س اور جب کوئی اُس سے کہے کہ اللہ تجھے بخشے
تو وہ اُسکے جواب مین کہے اور تجھے بھی بخشے نقل کیا اسکو نسائی نے وَاِذَا قِيْلَ لَهٗ كَيْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ اَحْمَدُ اللّٰهَ
اِلَيْكَ طـ اور جب کوئی اُس سے پوچھے کہ تو نے صبح کیونکر کی یعنی تیرا کیا حال ہے تو جواب مین کہے کہ مین تعریف کرتا ہون
اللہ کی تیرے پاس پہونچنے تک یعنی اسوقت تک خیر و عافیت سے ہون نقل کیا اسکو طبرانی نے وَاِذَا نَادَاهُ رَجُلٌ
رَدَّ عَلَيْهِ لَبَّيْكَ ی اور جب کوئی اُسکو پکارے تو جواب یون دے کہ مین حاضر ہون نقل کیا اسکو ابن سنی نے
وَاِذَا صُنِعَ اِلَيْهِ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ ت س حب اور جب اُسپر
کچھ احسان کیا جائے یعنی کوئی اگر کسی پر احسان کرے مثلاً علم وغیرہ سکھاوے اور وہ احسان کرنیوالے سے یہ کلمات
کہے جزاک اللہ خیرا یعنی اللہ تجھکو بہتر بدلہ عنایت کرے تو کہنے والے نے تعریف مین مبالغہ کیا اور اُسکا حق ادا کردیا نقل کیا
اسکو ترمذی نسائی ابن حبان نے بعض بزرگون نے کہا ہے کہ تعریف کرنے مین حد سے زیادتی نکرے مثلاً اگر ذرا سی بات سے
فائدہ ہو تو ولی اور صالح نہ کہنے لگے بلکہ یون کہے کہ اللہ تعالیٰ اُسکو جزاء خیر دے اور اگر ذرا سی بات سے تکلیف پہونچے تو اُسکو
برا نہ کہنے لگے اُسکے حق مین یون کہے یغفر اللہ لہ ولنا یعنی اللہ اُسکو اور ہمکو بخشے فحر وَاِذَا عَرَضَ عَلَيْهِ اَخُوْهُ مِنْ
اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ خ د ت س ی اور جب اُسکا بھائی مسلمان اپنا اہل
اور مال کو اُسکے سامنے پیش کرے یعنی اس غرض سے کہ میرے پاس اسقدر ہے تو جو چاہے سو لے لے تو اُسکو یون جواب دے
کہ اللہ تعالیٰ تیرے اہل اور مال مین برکت دے نقل کیا اسکو بخاری ترمذی نسائی ابن سنی نے فقیر کہتا ہے کہ اسمین اشارہ
حدیث کے ایک قصہ کی طرف ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور مہاجرین مین بھائی چارہ کیا تو جس انصار کو
عبدالرحمن بن عوف رض کا بھائی بنایا تھا اُسنے اپنی بی بیان اور مال حضرت عبدالرحمن رض کے سامنے کیا اور کہا کہ ان
ازواج مین سے جو پسند ہو اُسکو مین طلاق دون تم بعد عدت نکاح کر لینا اور مال سے جو پسند ہو وہ لیلو اُنہون نے جواب مین
یہی کہا کہ خدا تجھکو تیرے اہل اور مال مین برکت کرے مجھکو بازار بتادو کہ وجہ معیشت خرید و فروخت سے کرلون وَاِذَا
اسْتَوْفٰى دَيْنَهٗ قَالَ اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ خ م ت س ق وَفَّى اللّٰهُ بِكَ خ اَوْفَاكَ اللّٰهُ
م اور جب قرضدار سے اپنا قرض پورا لے لے تو اُسکو یون کہے تو نے میرا قرض پورا ادا کیا اللہ تعالیٰ تجھکو پورا ثواب
عنایت کرے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے اور بخاری نے وفی اللہ بک نقل کیا ہے اور مسلم نے
اوفاک اللہ روایت کیا ہے اور معنی سب کے ایک ہین وَاِذَا رَاٰى مَا يُحِبُّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ
الصّٰلِحٰتُ وَاِنْ رَاٰى مَا يَكْرَهُ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ق مس ی اور جب ایسی چیز دیکھے کہ جسکو
دوست رکھتا ہے مثلاً بیمار کا اچھا ہونا اور مال ہاتھ لگنا اور دعا کا قبول ہونا وغیرہ تو یون کہے الحمد للہ سے صالحات تک

یعنی سب تعریف اُس خدا کو ہے کہ اُسکے انعام سے اچھے عمل پورے ہوتے ہین اور اگر ایسی چیز دیکھے جسکو برا جانتا ہے تو یون کہے الحمد للہ علی کل حال نقل کیا اسکو ابن ماجہ حاکم ابن سنی نے مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰی عَبْدٍ مِنْ نِعْمَةٍ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِلَّا وَقَدْ اَدّٰی شُکْرَهَا جب کسی بندہ پر اللہ تعالی نے انعام کیا یعنی اُسکو کوئی نعمت دی اور اُسنے ایکبار الحمد للہ کہا تو اُسنے اُس نعمت کا شکر ادا کیا ف یعنی جو شکر نعمت کے مقابلہ مین واجب ہوجاتا ہے اور مستحق لان شکرتم لازیدنکم کا ہوتا ہے یعنی اگر تم شکر کروگے تو مین اپنی نعمت تمکو زیادہ دونگا فحر فَاِنْ قَالَهَا الثَّانِيَةَ جَدَّدَ اللّٰهُ لَهٗ ثَوَابَهَا اور اگر اُسنے دوبارہ الحمد للہ کہا تو اللہ تعالی اُسکو ثواب اُس شکریہ کا از سر نو دیتا ہے ف اسلئے کہ ایک دفعہ کے کہنے مین شکر نعمت ادا کرچکا تھا دوبارہ کہنا اُس سے زیادہ ہوا اُسکا ثواب بھی جدا ہوگا فَاِنْ قَالَهَا الثَّالِثَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ مس اور اگر تیسری بار الحمد للہ کہا تو اللہ تعالی اُسکے گناہ بخشدیتا ہے نقل کیا اسکو حاکم نے مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰی عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اِلَّا كَانَ قَدْ اُعْطِيَ خَيْرًا مِمَّا اَخَذَ ی اللہ تعالی نے جب کسی بندہ کو کوئی نعمت دی اور اُسنے یہ الفاظ کہے الحمد للہ رب العالمین تو بندہ دیا جاتا ہے ایسی نعمت جو اُس نعمت سے بہتر ہے جو اُسنے لی۔ نقل کیا اسکو ابن سنی نے ف یعنی جو نعمت ہاتھ لگی تھی اُس سے بہتر یہ نعمت ان الفاظ کہنے کی ہوئی اور بڑی نعمت ملی کیونکہ نعمت فانی چیز ہے اور اُسکا ثواب باقی اور حمد کی توفیق ایسی نعمت ہے کہ دنیا کی کوئی نعمت اُسکو نہین پہونچتی فحر وَاِذَا ابْتُلِیَ بِالدَّیْنِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ت مس اور جب کوئی قرض مین مبتلا ہو تو یہ دعا پڑھے اللھم اکفنی الخ یعنی یا اللہ تو مجھکو کفایت کر اپنی حلال روزی دیکر اپنے حرام سے یعنی حرام کی حاجت نہ پڑے اور مجھکو بے پروا کر اپنے فضل سے اپنے سوا دوسرے شخص سے نقل کیا اسکو ترمذی حاکم نے ف روایت ہے کہ ایک مکاتب غلام نے حضرت علی مرتضی کی خدمت مین آکر عرض کیا کہ مین کتابت سے عاجز ہون میری مدد کیجئے اُنہون نے فرمایا کہ مین تجھکو ایسے کلمات سکھا دیتا ہون کہ مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہونچے ہین اگر تجھپر بڑے پہاڑ کے برابر قرض ہوگا تب بھی اللہ تعالی اُسکو ادا کرادیگا پھر یہی دعا اللھم اکفنی آخر تک سکھائی کذا فی المشکوۃ اور ایک روایت مین ادائے دین کے لئے آیا ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد ستر بار یہ دعا پڑھے اللھم اغننی بحلالک عن حرامک وبطاعتک عن معصیتک وبفضلک عمن سواک ع اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَرَحِيْمَهَا اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ مس مر ایک دعا یہ ہے اللھم فارج الھم اے اللہ فکر کے دور کرنے والے غم کے کھول دینے والے لاچارون کی دعا قبول کرنیوالے یعنی اگرچہ کافر بدکار ہون دنیا والون کے بخشش کرنے والے اور دنیا والون کے مہربان یعنی مسلمان دنیا دارون پر تو ہی مہربانی کرتا ہے تو ہی مجھپر رحم کریگا تو مجھپر ایسی رحمت سے رحم کر کہ تو مجھکو اُس رحمت کے سبب سے بے نیاز کردے اُن لوگون کی رحمت سے جو تیرے سوا ہین نقل کیا اسکو حاکم اور ابن مردویہ نے ف یعنی حقیقت مین جو کوئی کسی پر مہربانی کرتا ہے تو تیری طرف سے ہوتی ہے تو جب تو ہی مہربانی کرنیوالا ٹھیرا تو بواسطہ اپنی مخلوق کے مہر

مہربانی کرکہ کسی کا محتاج نہ ہون۔ اور مضطر اُسکو کہتے ہین کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی وسیلہ نرکھتا ہو اور زندگی سے بیزار ہو
فحر اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ
مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَاءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا
مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ صط ایک دعا یہ ہے اللهم مالک الملک الخ یا
اللہ ملک کے مالک تو دیتا ہے ملک جسکو چاہے اور چھین لیتا ہے ملک جس سے چاہے اور دیتا ہے عزت جسکو چاہے اور
دیتا ہے ذلت جسکو چاہے تیرے ہی قبضہ مین ہے بھلائی تو ہر چیز پر قادر ہے اے دنیا اور آخرت کے رحمٰن تو دیتا ہے
دنیا اور آخرت جسکو چاہے اور روک لیتا ہے اُن دونو سے جسکو چاہے تو مجھپر وہ رحم کر جسکے سبب سے تو مجھکو بے پروا کر دے
اُن لوگون کی رحمت سے جو تیرے سوا ہین نقل کیا اسکو طبرانی نے صغیر مین وَتَقَدَّمَ مَا يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰى د اور پہلے
گذر چکی دعا اوا دین کی جو صبح اور شام کو پڑھے جسکو ابوداود نے نقل کیا یعنی صبح اور شام کی دعاؤن مین ایک دعا ادا دین کی
بیان ہو چکی ہے جسکی ابتدا یہ ہے اللهم انی اعوذ بک من الهم الخ وَاِذَا اَخَذَهٗ اِعْيَاءٌ مِّنْ شُغْلٍ اَوْ طَلَبَ زِيَادَةَ
قُوَّةٍ فَلْيُسَبِّحْ عِنْدَ نَوْمِهٖ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَلْيَحْمَدْ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَلْيُكَبِّرْ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ اَوْ مِنْ كُلٍّ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ
اَوْ مِنْ اَحَدِهِنَّ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً خ م د س ت حب اط اور جب کسی کو کسی کام سے ماندگی
پکڑ لے یعنی کسی بڑے کام کرنے سے تھک جاوے یا قوت کا زیادہ ہونا چاہے تو اپنے سونے کے وقت تینتیس ۳۳ بار سبحان
اللہ اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھے یا ان مین سے ہر ایک کو تینتیس ۳۳ بار پڑھے یا انمین سے کوئی سا کلمہ چونتیس ۳۴
بار پڑھے یعنی بدون تعیین اللہ اکبر کے ایک کو چونتیس ۳۴ بار اور باقی دو کو تینتیس ۳۳ بار پڑھے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود نسائی
ترمذی ابن حبان احمد طبرانی نے اَوْ مِنْ كُلٍّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَّعِنْدَ النَّوْمِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَالتَّكْبِيْرُ
اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ ا یا ہر ایک یعنی سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر ہر فرض نماز کے بعد دس دس بار پڑھے اور سونیکے وقت تینتیس ۳۳
دفعہ اور اللہ اکبر چونتیس ۳۴ دفعہ نقل کیا اسکو احمد نے ف صحیح یہ ہے کہ سوتے وقت اللہ اکبر کو سبحان اللہ اور الحمد للہ سے
پہلے پڑھے اور چونتیس ۳۴ دفعہ پڑھے اور حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رضہ نے اپنے ہاتھون مین گٹھے
پڑنیکا حال چکی پیسنے کے سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کرایا اور خادم مانگا آپنے فرمایا کہ مین خادم
سے بہتر چیز بتاتا ہون پھر یہ کلمات سکھائے اور فرمایا کہ اے فاطمہ دنیا کی محنت اور مشقت سہل ہے بہر حال گذر جاتی ہے خدا
کی بندگی اور تقوی کر اور اپنے گھر والون کی خدمت بجا لا تو حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت علی مرتضیٰ ان کلمات کا پڑھنا کبھی
نہ چھوڑتے تھے کذا ذکر الفخر اور ملا علی قاری نے اس عمل کو مجرب لکھا ہے وَمَنِ ابْتُلِيَ بِالْوَسْوَسَةِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ
وَلْيَنْتَهِ خ م د س اور جو شخص مبتلا ہو وسوسہ مین یعنی اعتقاد مین وسوسہ ہوتا ہو یا بدن کے اعمال مین تو چاہئے
کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور وسوسے سے باز رہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود نسائی نے ف بعض
وسوسے جسطرح ہو سکے باز رہے میرک شاہ نے کہا کہ اگر اعوذ پڑھنے سے وسوسہ نجاوے تو اٹھ کھڑا ہو اور کسی دوسرے کام

مین مشغول ہو جاوے شریعت مین وسوسہ نفس اور شیطان کی باتون کو کہتے ہین جنسے برے فکر دل مین آوے اور گناہ کا
باعث ہو اچھی فکر کو الہام کہتے ہین اور وسوسہ دو قسم کا ایک مجبوری دوسرا اختیاری مجبوری وہ ہے جو بے اختیار ناگہان
نفس مین آجاوے اسکو حادث کہتے ہین اس قسم کا وسوسہ اس امت مرحومہ کو معاف ہے اور پہلی سب امتون کو
بھی معاف تھا پھر جب یہ وسوسہ دل مین ٹھہرے اور خلجان پیدا کرے تو اسکو خاطر کہتے ہین وہ بھی اس امت کو معاف
ہے اور اختیاری وسوسہ وہ ہے کہ وسوسہ دل مین اگر باقی رہے اور اسپر دوام اور اصرار ہو اور ہمیشہ دل مین خلجان ہو
اور اسکے کرنیکی خواہش اور لذت اور محبت دل مین پیدا ہو اس قسم کو ہم کہتے ہین یہ بھی خاص اس امت مرحومہ کو معاف
ہے اور اسپر مواخذہ نہین اور بدون عمل کے نامہ اعمال مین لکھا نہین جاتا بلکہ قصد کے بعد اگر اپنے آپکو روکے تو اسکے عوض
نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک قسم اور ہے اسکا نام عزم ہے یعنی نفس کی بات کو ٹھیرانا اور اسپر دل کا پختہ ارادہ ہونا کہ کوئی
مانع اسکے کرنے سے نہو اگر سامان سردست موجود ہو تو بیشک وہ کام کرگذرے ایسی قسم پر مواخذہ ہے لیکن کرنیکی نسبت
سے کم یعنی جب تک دل ہی دل مین ہے گناہ کم ہے اور جب اس کام کو کریگا زیادہ گنہگار ہوگا کذا ذکر العلی والفخر من شروح
المشکوٰۃ اور یہ تقسیم اُن افعال مین ہے جو اعضا سے واقع ہوتے ہین مثلاً زنا وغیرہ کا وسوسہ اگر ہوگا تو ان اقسام پر منقسم ہوگا
اور جو اعمال دل سے متعلق ہین مثلاً عقائد فاسدہ یا حسد وغیرہ اس تقسیم مین داخل نہین اُنکے خلجان اور استمرار پر بھی
مواخذہ ہوتا ہے کذا فی المرقات اَوْلِيَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ م یا یہ کلمات کہے آمنت باللہ ورسلہ یعنی مین ایمان
لایا اللہ پر اور اسکے رسولون پر نقل کیا اسکو مسلم نے یا یہ پڑھے اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
كُفُوًا اَحَدٌ ثُمَّ لِيَتْفُلْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلٰثًا وَّلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ د س ی و
مِنْ فِتْنَتِهٖ س اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اُسنے کسیکو جنا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور اُسکے جوڑ کا کوئی نہین پھر
اِن کلمات کو پڑھکر اپنی بائین طرف تین بار تھوکے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے نقل کیا اسکو ابو داود
نسائی ابن سنی نے اور نسائی نے اعوذ کے بعد ومن فتنتہ زیادہ روایت کیا ہے یعنی شیطان کے فتنہ سے بھی پناہ مانگتا
ہون ف شیطان کے دفع مین تھوکنا بہت اثر رکھتا ہے فتح وَاِنْ كَانَتِ الْوَسْوَسَةُ فِي الْاَعْمَالِ فَاِنَّ
ذٰلِكَ شَيْطٰنٌ يُّقَالُ لَهٗ خِنْزِبٌ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَلْيَتْفُلْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلٰثًا م مص اور اگر
وسوسہ عملون مین ہو یعنی نماز وضو وغیرہ مین تو ایسا وسوسہ ڈالنے والا شیطان ہے جسکو خنزب کہتے ہین اسوقت آدمی
کو چاہیے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اپنے بائین طرف تین بار تھوکے نقل کیا اسکو مسلم ابن ابی شیبہ نے
وَمَنْ غَضِبَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ خ م د س اور جو کوئی غصہ
ہو اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے تو اُس سے وہ چیز جاتی رہتی ہے جسکو معلوم کرتا ہے یعنی غصہ موقوف ہو جاتا ہے نقل
کیا اسکو بخاری مسلم ابو داود نسائی نے وَمَنْ كَانَ حَدَّ اللِّسَانِ فَاحِشَهٗ لَازَمَ الْاِسْتِغْفَارَ لِحَدِيْثِ حُذَيْفَةَ
شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِيْ فَقَالَ اَيْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ

دفع غصہ کا بیان

بدزبانی کا علاج

اللّٰہَ فِی کُلِّ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّۃٍ س ق مس مص ی اور جو شخص تیز زبان یعنی بدزبان ہو تو وہ استغفار پڑھنا
اپنے اوپر لازم کرے بوجہ حدیث حذیفہ بن یمان صحابی کے جو روایت کرتے ہین کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
مین اپنی تیز زبانی کا شکوہ کیا آپنے فرمایا کہ تو استغفار سے کدھر ہے یعنی استغفار کیون نہین پڑھتا کہ اس سے ظاہر و باطن کی
بلائین دفع ہوتی ہین مین اللہ سے ہر رات دن مین سو بار استغفار کرتا ہون نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ ابن سنی
نے فقیر کہتا ہے کہ حرز ثمین مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استغفار کی وجہ یا تو یہ تھی کہ امت کے لئے چاہتے تھے
یا اپنی عبادت مین تقصیر کے سبب یا اپنی حقیقت سے غافل ہو کر فی الحال کے مرتبہ پر قانع ہونیکی جہت سے انتہی ملخصًا وَ
مَنِ انْتَهٰی اِلَی الْمَجْلِسِ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ یَّجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ د ت س اور جو
شخص کسی مجلس مین آوے تو چاہئے کہ السلام علیکم کہے اور اگر اسکے دل مین آوے کہ وہان بیٹھے تو بیٹھ جائے پھر جب اٹھے
تو السلام علیکم کہے نقل کیا اسکو ابو داود ترمذی نسائی نے ف اس سلام کو سلام رخصت کہتے ہین اور یہ دونون سلام سنت
ہین اور انکا جواب دینا واجب ہے وَکَفَّارَۃُ الْمَجْلِسِ اَنْ یَّقُوْلَ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَكَ
اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ د ت س حب مس ط
مص ثَلٰثَ مَرَّاتٍ د حب اور مجلس کے گناہونکا دور کرنیوالا یہ قول ہے جسکو اٹھنے سے پہلے کہے سبحان اللہ وبحمدہ
سے اتوب الیک تک یعنی مین پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی وابستہ اسکی حمد سے یا اللہ مین تیری پاکی کہتا ہون وابستہ تیری حمد سے
مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ کوئی معبود نہین سوا تیرے مین تجھ سے بخشش چاہتا ہون اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہون نقل
کیا اسکو ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ نے اور ابو داود ابن حبان نے اس دعا کو تین بار پڑھنا نقل
کیا ہے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مجلس مین بیٹھے اور اس سے بہت لغو کلام سرزد ہون پھر اٹھنے
سے پہلے وہ یہ دعا پڑھے تو جو کچھ اس سے اس مجلس مین واقع ہوا ہوگا وہ بخشا جائیگا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے یا کسی مجلس مین بیٹھتے تو یہ دعا پڑھتے سبحانک اللہم وبحمدک آخر تک حضرت عائشہ رضی نے اسکا فائدہ
پوچھا آپنے فرمایا کہ اگر آدمی اس دعا کو اچھی طرح گفتگو کرنیکے بعد پڑھتا ہے تو ان کلمات سے اسپر مہر ہو جاتی ہے یعنی اس دعا
کے پڑھنے سے اچھی کلام کا ثواب ثابت رہتا ہے کسی گناہ سے ضائع نہین ہوتا اور اگر بری باتون کے بعد پڑھتا ہے تو اسکے
پڑھنے سے ان باتون کا گناہ بخشا جاتا ہے یہ دونو روایتین مشکوۃ کے باب الدعوات فی الاوقات مین مذکور ہین عَمِلْتُ
سُوْٓءًا وَّظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ س مس یا اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھے
عملت سوءًا الی آخرہ یعنی مین نے برائی کی اور اپنی جان پر ظلم کیا تو مجھکو بخش کہ گناہونکو کوئی نہین بخشتا سوا تیرے نقل کیا اسکو
نسائی حاکم نے مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْكُرُوا اللّٰهَ فِیْهِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّهِمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا
کَانَ عَلَیْهِمْ تِرَۃٌ فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ د ت س حب مس جو لوگ کسی مجلس مین
بیٹھے اور اسمین اللہ کی یاد نہ کی اور اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا تو یہ مجلس انکے حق مین حسرت ہوگی یعنی قیامت

بازار مین جانیکی دعاؤنکا بیان

کہو تو اگر خدا چاہیگا اُنکو عذاب کریگا اور اگر چاہیگا اُنکو بخشدیگا نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے وَمَن
دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ لَہُ الۡمُلۡکُ وَلَہُ الۡحَمۡدُ یُحۡیِیۡ وَیُمِیۡتُ وَھُوَ حَیٌّ
لَا یَمُوۡتُ بِیَدِہِ الۡخَیۡرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَلۡفَ اَلۡفِ حَسَنَۃٍ وَمَحٰی عَنۡہُ اَلۡفَ اَلۡفِ سَیِّئَۃٍ
وَرَفَعَ لَہٗ اَلۡفَ اَلۡفِ دَرَجَۃٍ **ت ق ا مس ی** وَبَنٰی لَہٗ بَیۡتًا فِی الۡجَنَّۃِ **ت ی** اور جو کوئی بازار
مین آوے اور یہ دعا پڑھے لا الٰہ الا اللہ سے کل شیٔ قدیر تک تو اللہ تعالیٰ اُسکے لئے دس لاکھ نیکیان لکھتا ہے اور اُس سے
دس لاکھ برائیان دور کرتا ہے اور اُسکے لئے دس لاکھ درجے بلند کرتا ہے نقل کیا اسکو ترمذی ابن
ماجہ حاکم ابن سنی نے اور اُسکے لئے ایک گھر بہشت مین بناتا ہے نقل کیا اسکو ترمذی ابن سنی نے
ف اس قدر ثواب کا سبب یہ ہے کہ بازار غفلت کا مقام اور شیطانون کے تسلط کی جگہ
ہے ایسی جگہ مین اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ ثواب پاتا ہے **فخ** وَاِذَا دَخَلَہٗ اَوۡ خَرَجَ اِلَیۡہِ قَالَ بِسۡمِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ خَیۡرَ ھٰذِہِ السُّوۡقِ وَخَیۡرَ مَا فِیۡھَا وَاَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیۡھَا اَللّٰھُمَّ
اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ اَنۡ اُصِیۡبَ فِیۡھَا یَمِیۡنًا فَاجِرَۃً اَوۡ صَفۡقَۃً خَاسِرَۃً **مس ی** اور جب بازار مین داخل ہو
یا یون فرمایا کہ گھر سے بازار جانیکو نکلے تو یہ دعا پڑھے بسم اللہ اللھم انی اسالک الخ یعنی مین بازار مین آیا یا گھر سے نکلا اللہ کے
نام سے یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون اس بازار کی بھلائی اور اُس چیز کی بھلائی جو اس مین ہے یعنی معاملات اور تجارات
اور مین تیری پناہ مانگتا ہون اُسکی برائی اور اُس چیز کی برائی سے جو اُسمین ہے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ بازار
مین جھوٹی قسم کھاؤن یا ٹوٹے کا معاملہ کرون نقل کیا اسکو حاکم ابن سنی نے یَا مَعۡشَرَ التُّجَّارِ اَیَعۡجِزُ اَحَدُکُمۡ اِذَا رَجَعَ
مِنۡ سُوۡقِہٖ اَنۡ یَقۡرَأَ عَشۡرَ اٰیَاتٍ فَیَکۡتُبُ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ اٰیَۃٍ حَسَنَۃً **ط** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے
گروہ تاجران کیا تم مین سے کوئی آدمی اپنے بازار سے لوٹنے کے وقت اس بات سے عاجز ہے کہ دس آیتین پڑھ لے
اور اللہ تعالیٰ اُسکے لئے ہر آیت کے بدلہ ایک نیکی لکھ لے نقل کیا اسکو طبرانی نے **ف** یہ ثواب اُن نیکیون کے سوا
ہے کہ ہر حرف کے عوض دس نیکیان لکھی جاتی ہین یعنی وہ بھی ثواب حاصل ہوگا اور اُس کے سوا یہ بھی اور دس آیتین

نئے پھل دیکھنے کا بیان

ابتداء منزل سوم شب شنبہ

جس سورت مین سے چاہے پڑھے **فخ** وَاِذَا اُتِیَ بِاَوَّلِ الثَّمَرَۃِ اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ لَنَا فِیۡ ثَمَرِنَا وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ
مَدِیۡنَتِنَا وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ صَاعِنَا وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ مُدِّنَا **م ت س ق** جب نیا پھل دیکھے تو یہ دعا
پڑھے اللھم بارک لنا الخ یعنی اے اللہ تو ہمکو برکت دے ہمارے میوے مین اور ہمکو برکت دے ہمارے شہر مین یعنی
رزق کی فراخی اور اسلام کے غلبے سے شہر مین برکت کر اور ہمکو برکت دے ہمارے صاع مین اور ہمکو برکت دے ہمارے
مد مین نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے **ف** صاع اور مد عرب کے دو پیمانونکا نام ہے صاع مین قریب ساڑھے
تین سیر کے انگریزی سیر سے غلہ آتا ہے اور مد مین قریب سیر بھر کے اور پیمانون کی برکت سے رزق کی فراخی
مقصود ہے **فخ** فَاِذَا اُتِیَ بِشَیۡءٍ مِّنۡہُ دَعَا اَصۡغَرَ وَلِیۡدٍ حَاضِرٍ فَیُعۡطِیۡہِ ذٰلِکَ **م ت س ق** اور جب اُسکے

پاس کچھ نیا میوہ آوے تو چھوٹا بچہ جو موجود ہو وہ میوہ اُسکو حوالہ کرے نقل کیا اُسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے وَ
مَنْ رَاٰی مُبْتَلًی فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ
تَفْضِیْلًا لَمْ یُصِبْہُ ذٰلِکَ الْبَلَاۗءُ مت ق طس اور جو کوئی کسی گرفتار بلا کو دیکھے یعنی خواہ دنیا کی بلا مین
گرفتار ہو یا دین کی مثلاً بیمار کو دیکھے یا گنہگار کو تو یہ دعا پڑھے الحمد للہ الذی سے تفضیلا تک یعنی تعریف ہے اُس
خدا کو جسنے مجھکو عافیت دی اُس بلا سے جس مین تجھ کو مبتلا کیا اور مجھکو بزرگی دی بہتون پر اُنمین سے جنکو اُسنے پیدا
کیا تو یہ بلا اُسکو نہ لگیگی نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ اور طبرانی نے اوسط مین یَقُوْلُ ذٰلِکَ فِیْ نَفْسِہٖ موت
یہ دعا اپنے دل مین پڑھے۔ نقل کیا اسکو موقوفاً ترمذی نے ف علماء رحمہم اللہ نے لکھا ہے کہ اگر گناہ کے مبتلا کو
دیکھے تو یہ دعا پکار کر پڑھے تاکہ وہ شخص شرمندہ ہو کر شاید اس گناہ سے باز آوے اور اگر بیماری کے مبتلا کو دیکھے یا جانے
کہ پکار کر کہنے مین مجھے ضرر ہوگا تو دعا آہستہ پڑھے کہ وہ بیمار بھی رنجیدہ نہ ہو اور پڑھنے والے کو بھی ضرر نہ پہونچے فخر
وَاِذَا ضَاعَ لَہٗ شَیْئًا اَوْ اَبَقَ اَللّٰھُمَّ رَادَّ الضَّالَّۃِ وَھَادِیَ الضَّلَالَۃِ اَنْتَ تَھْدِیْ مِنَ الضَّلَالَۃِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِقُدْرَتِکَ وَ
سُلْطَانِکَ فَاِنَّھَا مِنْ عَطَاۗئِکَ وَفَضْلِکَ ط اور جب کسی کی کوئی چیز جاتی رہے یا غلام لونڈی جانور بھاگ جاوے
تو یہ دعا پڑھے اللھم راد الضالۃ الخ یا اللہ گم ہوئی چیز کے پھیر لانے والے اور بھٹکے ہوے کے راہ دکھانے والے تو ہی گمراہی
سے ہدایت کرتا ہے پھیر لا مجھپر میری کھوئی ہوئی چیز اپنی قدرت اور قوت سے کیونکہ وہ چیز تیری ہی عطا اور تیرے ہی
فضل سے ہے نقل کیا اسکو طبرانی نے اَوْ یَتَوَضَّأُ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَیَتَشَھَّدُ وَیَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ یَا ھَادِیَ
الضَّالِّ وَرَادَّ الضَّالَّۃِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِعِزَّتِکَ وَسُلْطَانِکَ فَاِنَّھَا مِنْ عَطَاۗئِکَ وَفَضْلِکَ مو مص
یا گم ہوئی چیز کا مالک وضو کرے اور دوگانہ پڑھے اور التحیات پڑھے یعنی نماز کے بعد یہ دعا پڑھے بسم اللہ الخ یعنی شروع کرتا
ہون اللہ کے نام سے اے ہدایت کرنیوالے گمراہ کے اور پھیر لانیوالے کھوئی ہوئی چیز کے میری گم ہوئی چیز میرے پاس
پھیر لا اپنے غلبہ اور قوت سے کیونکہ وہ چیز تیری ہی بخشش اور فضل سے ہے نقل کیا اسکو موقوفاً ابن ابی شیبہ نے ف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے کہ گم ہوئی اور چوری گئی چیز کے لئے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کی کثرت
کرے کیونکہ جو کوئی اس کلمہ کو دعا کی شرائط اور قبولیت کے یقین سے بوجہ اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھیگا تو کھوئی
ہوئی چیز اور چوری گئی چیز انشاء اللہ بطفیل اُسکے حبیب کے اوسکو ضرور ملجائیگی اور پہلے علماء سے منقول ہے کہ اس مطلب کے لئے سورہ
عادیات اور سورہ تبت یدا کی کثرت کرے کذا فی وظائف النبی وَلَا یَتَطَیَّرْ فَاِنْ فَعَلَ فَکَفَّارَتُہٗ اَنْ یَّقُوْلَ اَللّٰھُمَّ
لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ أ ط اور شگون بد کسی چیز سے نہ لے اور اگر ایسا کرے یعنی
فال بد لے اور ناگہان اُسکے دل مین وہم گذرے تو اُسکا بدلہ یہ ہے کہ یہ دعا پڑھے اللھم لا خیر الخ یعنی یا اللہ کوئی بھلائی
نہین سوا تیری بھلائی کے اور کوئی برائی نہین سوا تیری برائی کے یعنی نیک اور بد تیرے ہی قبضہ اور اختیار مین ہین شگون
بد کو اسمین کچھ دخل نہین اور کوئی معبود برحق نہین سوا تیرے۔ نقل کیا اسکو احمد اور طبرانی نے ف فال نیک یعنی شریعت

مین جائز ہے بلکہ سنت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فال نیک لیتے تھے مثلاً کوئی شخص سامنے آیا پوچھا
نام پوچھا اگر اُسنے مفلح یا نجیح یا اسطرح کا کوئی اور نام بتایا تو خوش ہوتے اور اُسکو فلاح کی دلیل لیتے لیکن فال
بد سے منع فرمایا اور ارشاد کیا اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ یعنی فال بدلینا شرک ہے اور فال بد جانورون کی آواز یا اُڑ جانے سے
شگون بدلینا جیسے ان ملکون مین کُتے کے رونے یا بلّی کے آگے سے نکل جانے یا ننگے سر عورت کے آگے نکل
جانیکو منحوس جانتے ہین یا چھینک ہو جانیکو بُرا سمجھتے ہین تو ان چیزون کو یہ جاننا کہ ہمکو اس کام مین ضرر پہنچیگا
یا کام نہ ہوگا کفر اور شرک ہے اس سے پرہیز کرنا بہت ضرور ہے فحر فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِّنَ الطِّیَرَۃِ شَیْئًا تَکْرَھُوْنَہٗ
فَقُوْلُوْا اور جب تم فال بد مین سے ایسی چیز دیکھو جسکو برا جانو تو دعاء ذیل پڑھو ف یعنی جن چیزون سے لوگ
شگون بد لیتے ہین اگر تمہارے دل مین شاید اُس سے وہم ہو تو اپنے کام سے بازمت رہو اور خدا پر توکل کرکے وہ
کام شروع کرو اور یہ دعا پڑھو کہ اُسکے شر سے محفوظ رہو اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْھَبُ
بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ مص د یا اللہ نیکیان کوئی نہین لاتا سوا تیرے
اور برائیان کوئی دور نہین کرتا سوا تیرے اور نہین ہے بچنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت کی بجز تیری مدد کے۔
نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ ابو داود نے وَمَنْ اُصِیْبَ بِعَیْنٍ رَقٰی یَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ
حَرَّھَا وَبَرْدَھَا وَوَصَبَھَا ثُمَّ قَالَ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ س ق مس ط اور جس کسی کو نظر لگجاوے تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے جھاڑے بسم اللہ اللھم اذہب حرہا وبردہا ووصبہا یعنی مین اللہ کے نام سے منتر
پڑھتا ہون یا اللہ تو دور کر نظر کی گرمی اور اُسکی سردی اور اُسکی تکلیف کو پھر اُس مبتلا کو کہے کہ اُٹھ کھڑا ہو اللہ کے حکم
سے نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ حاکم طبرانی نے ف علمانے لکھا ہے کہ قم باذن اللہ کہنا خاص حضرت ہی کو کہنا
درست تھا دوسرے کو درست نہین لیکن اگر کہنے والا ولی ہو تو مضائقہ نہین اور سب علماء حقانی اسپر متفق ہین
کہ نظر کی تاثیر حق ہے بموجب العین حق کے اور رقیہ اُن کلمات کو کہتے ہین کہ پڑھی جائین یعنی قرآن کی آیتین اور
دعائین شفا کے لئے اور رقیہ یعنی منتر مین بھی اللہ تعالی نے تاثیر رکھی ہے مگر کلام اللہ کی آیتون اور حدیث کی دعاؤن
اور خدا کے اسماء و صفات سے منتر کرنا جائز اور مشروع ہے اور انکے سوا اور الفاظ سے بھی درست ہے بشرطیکہ اُنکے
معنی معلوم ہون اور دین شریعت کے مخالف نہون ورنہ جائز نہین فحر فقیر کہتا ہے کہ ایک منتر نظر بد کا دوسری
روایت مین آیا ہے اور دفع نظر کے لئے بہت مجرب ہے وہ یہ ہے بسم اللہ حبس حابس وشہاب قابس وشئ یابس
رددت عین العائن الیہ والی احب الناس الیہ فارجع البصر ہل تریٰ من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر
خاسئا وھو حسیر اسکو پانی پر پڑھکے چھینٹا دے یا کاغذ پر لکھکر گلے مین ڈالے وَاِنْ کَانَتْ دَابَّۃٌ نَفَثَ فِیْ
مَنْخِرِہٖ الْاَیْمَنِ اَرْبَعًا وَّفِی الْاَیْسَرِ ثَلٰثًا وَّقَالَ لَا بَاْسَ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ
الشَّافِیْ لَا یَکْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ مو مص اور اگر جسکو نظر لگی ہو وہ جانور ہو تو اُسکے داہنے نتھنے مین چار

باراور بائین مین تین بار دم کرے اور یہ دعا پڑھے لاباس الخ یعنی کچھ ڈر نہین بیماری کو دور کرا اے لوگون کے پروردگار شفا دے تو ہی ہے شفا دینے والا کوئی ضرر کو دور نہین کرتا سوا تیرے نقل کیا اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ نے ف حدیث کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے دم کرے پھر پھونکے مگر یہ مقصود نہین بلکہ مراد یہ ہے کہ پھونکنے کا ارادہ کرے تو دعا مذکور پڑھکر دم کرے فحر وَاِنْ اُصِیْبَ اَحَدٌ بِلَمَمٍ مِّنَ الْجِنِّ وَضَعَہٗ بَیْنَ یَدَیْہِ وَعَوَّذَہٗ بِالْفَاتِحَۃِ وَالْمٓ اِلَی الْمُفْلِحُوْنَ وَاِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ الْاٰیَۃَ وَاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اِلٰی اٰخِرِ الْبَقَرَۃِ وَشَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ الْاٰیَۃَ وَاِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ فِی الْاَعْرَافِ الْاٰیَۃَ وَفَتَعَالَی اللّٰہُ اِلٰی اٰخِرِ الْمُؤْمِنُوْنَ وَعَشْرٍ مِّنْ اَوَّلِ الصّٰٓفّٰتِ اِلٰی لَازِبٍ وَثَلٰثِ اٰیٰتٍ مِّنْ اٰخِرِ الْحَشْرِ وَاَنَّہٗ تَعَالٰی الْاٰیَۃَ مِنَ الْجِنِّ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ مس ق ا اور جس کسی کو جن کا آسیب پہونچے اُسکو اپنے سامنے بٹھاوے اور اُسپر یہ منتر کرے کہ الحمد پڑھے اور شروع سورۂ بقر مفلحون تک اور الٰھکم آلہ واحد آخر آیت تک اور آیت الکرسی اور للہ ما فی السموات وما فی الارض آخر سورۂ بقر تک اور آیہ شہد اللہ انہ آخر تک اور آیہ ان ربکم اللہ الذی جو سورۂ اعراف مین ہے آخر تک اور فتعالی اللہ آخر سورۂ مومنون تک اور دس آیتین شروع سورۂ صافات کی لفظ لازب تک اور تین آیتین آخر سورۂ حشر کی یعنی پہلی ہو اللہ الذی سے العزیز الحکیم تک اور آیہ انہ تعالی جد ربنا آخر تک سورۂ جن مین سے اور قل ہو اللہ احد تمام سورہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ساری پڑھے نقل کیا اسکو حاکم ابن ماجہ احمد نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک اعرابی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ میرا بیٹا بیمار ہے آپنے پوچھا کیا بیمار ہے اُسنے عرض کیا کہ اُسکو آسیب ہوگیا ہے آپنے اُسکو بلاکر اُسپر یہی آیتین پڑھین تو وہ اسی طرح اُٹھ کھڑا ہوا کہ گویا کچھ کبھی مرض نہ رکھتا تھا کذا ذکر علی۔ اور جنات کی تاثیر حق ہے اور اہل حق کا مذہب یہی ہے اور آدمی اُنپر ذکر اللہ تعالی اور دعا اور تعوذ اور درود پڑھنے سے غالب رہتا ہے اور بڑی عمدہ چیز دفع جنات کے لیئے جو اکثر آزمانے والون نے آزمائی ہے آیت الکرسی ہے اور ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ مین ایکبار سرور عالم کے ساتھ راہ مین جاتا تھا کہ ایک آسیب والے کو دیکھکر مین پاس گیا اور مین نے اُسکے کان مین کچھ پڑھا وہ شخص ہوشیار ہوگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ تو نے کیا پڑھا تھا مین نے عرض کیا کہ افحسبتم انما خلقنا کم عبثا آخر آیت تک پڑھا تھا آپنے فرمایا کہ قسم ہے اُس خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ اگر کوئی ہوشیار اس آیت کو پہاڑ پر پڑھے تو وہ بھی خوف خدا سے گر پڑے کذا ذکر الفخر۔ اور جو آیتین کہ حدیث مین مذکور ہوئین ہم سب لکھے دیتے ہین تاکہ طالب کو آسانی ہو سب سے اول سورۂ فاتحہ ہے اُسکے لکھنے کی حاجت نہین اکثر مسلمانون کو یاد ہوتی ہے اُسکے بعد یہ آیتین ہین الم ذلک الکتاب لاریب فیہ ہدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقنٰہم ینفقون والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ہم یوقنون اولئک علی ہدی من ربہم واولئک ہم المفلحون۔ الٰہکم آلہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموات وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم ولا یحیطون بشیئ من علم

الا بما شاء وسع کرسیه السموات والارض ولا یؤده حفظهما وهو العلی العظیم - لله ما فی السموات وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوه یحاسبکم به الله فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء والله علی کل شیٔ قدیر آمن الرسول بما انزل الیه من ربه والمومنون کل آمن بالله وملائکته وکتبه ورسله لا نفرق بین احد من رسله وقالوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر لا یکلف الله نفسا الا وسعها لها ما کسبت وعلیها ما اکتسبت ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطأنا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکافرین - شهد الله انه لا آله الا هو والملائکة واولوا العلم قائماً بالقسط لا آله الا هو العزیز الحکیم - ان ربکم الله الذی خلق السموات والارض فی ستة ایام ثم استوٰی علی العرش یغشی اللیل النهار یطلبه حثیثاً والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامره الا له الخلق والامر تبارک الله رب العالمین فتعالی الله الملک الحق لا آله الا هو رب العرش الکریم ومن یدع مع الله آلٰهاً آخر لا برهان له به فانما حسابه عند ربه انه لا یفلح الکافرون وقل رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین - والصّافات صفاً فالزّاجرات زجراً فالتالیات ذکراً ان الٰهکم لواحد رب السموات والارض وما بینهما ورب المشارق انا زیّنّا السماء الدنیا بزینة الکواکب وحفظا من کل شیطان مارد لا یسمعون الی الملاء الاعلی ویقذفون من کل جانب دحوراً ولهم عذاب واصب الا من خطف الخطفة فاتبعه شهاب ثاقب فاستفتهم اهم اشدّ خلقا ام من خلقنا انا خلقناهم من طین لازب - هو الله الذی لا آله الا هو عالم الغیب والشهادة هو الرحمٰن الرحیم هو الله الذی لا آله الا هو الملک القدوس السلام المؤمن المهیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان الله عما یشرکون هو الله الخالق الباری المصور له الاسماء الحسنٰی یسبح له ما فی السموات والارض وهو العزیز الحکیم - وانه تعالٰی جد ربنا ما اتخذ صاحبة ولا ولداً وانه کان یقول سفیهنا علی الله شططا بعد اسکے سورۂ اخلاص اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس ہین یہ بھی اکثرون کو یاد ہوتی ہین اسلئے نہین لکھی گئین اور خصائص الکبری مین بیہقی سے روایت ہے منقول ابو د جانہ سے کہ ابو دجانہ کہتے ہین کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین شکوہ لیگیا اور عرض کیا یا رسول اللہ جسوقت مین بچھونے پر لیٹتا ہون تو اپنے گھر مین ایک چکی کی سی آواز اور شہد کی مکھی کی سی بھنبھناہٹ سنتا ہون اور بجلی کی سی چمک دیکھتا ہون - جب مین نے گھبرا کر اپنا سر ڈرتے ہوئے اٹھایا تو دفعتہ مجھکو ایک سایہ سیاہ اونچا لٹکتا ہوا نظر آیا وہ میرے گھر کے صحن مین لمبا ہوتا جاتا تھا مین نے اسکا قصد کیا اور اسکی جلد کو ہاتھ لگایا تو اسکی کھال سیہ کی کھال کیطرح تھی اسنے میری طرف آگ کا سا شعلہ پھینکا جس سے مجھے گمان ہوا کہ اسنے مجھے پھونکدیا - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے گھر کا رہنے والا لعین جن اے ابو دجانہ برا ہے پھر آپنے فرمایا کہ دوات اور کاغذ میرے پاس لاؤ اور جب یہ سامان آیا تو آپنے قلم اور کاغذ حضرت علی بن ابیطالب کو دیا اور فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہذا کتاب من محمد رسول رب العالمین الی من طرق الدار من العمار والزوار والسائحین الا طارق یطرق بخیر یا رحمٰن اما بعد فان لنا ولکم فی الحق سعة فان تک عاشقا مولعاً او فاجرا مقتحماً او راعیا حقا مبطلا ہذا کتاب اللہ ینطق علینا وعلیکم بالحق انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون ورسلنا یکتبون ما تمکرون اترکوا صاحب کتابی ہذا وانطلقوا الی عبدة الاصنام والی من یزعم ان مع اللہ الٰہا آخر لا آلہ الا ہو کل شیٔ ہالک الا وجہہ لہ الحکم والیہ ترجعون تغلبون حٰم لا تنصرون حٰم عسق تفرق اعداء اللہ وبلغت حجة اللہ ولا حول ولا قوة الا

جواہر

باللہ فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم - ابودجانہ کہتے ہین کہ مین اُس نامہ کو لپیٹ گھر لے آیا اور مین اُسکو اپنے سر کے نیچے رکھکر سویا
اور جب مین جاگا تو ایک چلانے والے کی آواز سنی کہ یون کہتا ہے اے ابودجانہ قسم ہے لات وعزیٰ کی ہمکو ان کلمون
نے پھونک دیا پس اگر اس نامہ والیکے طفیل سے تو ہمپرسے یہ نامہ اُٹھالیگا تو ہم تیرے گھر مین کبھی نہ آئین گے اور نہ تیرے
ہمسایہ مین غرضکہ صبح ہوئی اور مین نے نماز صبح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی اور جو کچھ مین نے جنات سے
سنا تھا اُسکی آپکو اطلاع دی آپنے فرمایا کہ لے ابودجانہ ہٹالے عذاب کو اُن لوگون پرسے قسم ہے اُس ذات کی جسنے مجھ
حق پر بھیجا ہے کہ وہ اسکا رنج وعذاب قیامت تک پائینگے وَیُرْقَی الْمَعْتُوْہُ بِالْفَاتِحَۃِ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ غُدْوَۃً وَّ
عَشِیَّۃً کُلَّمَا خَتَمَہَا جَمَعَ بُزَاقَہٗ ثُمَّ تَفَلَہٗ **دس** اور دیوانہ کو جھاڑے سورۂ فاتحہ پڑھکر تین دن تک صبح اور شام
جب الحمد تمام کرے تو اپنا تھوک جمع کرکے دیوانہ پر تھوکے نقل کیا اِسکو ابوداود ونسائی نے **ف** علاقہ بن صحار صحابی رضہ روایت
کرتے ہین کہ ہم ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے رخصت ہوکر اپنے وطن کو آتے تھے کہ عرب کے ایک محلے پر وارد
ہوے اُنہون نے کہا کہ تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بہت خیر وبرکت لائے ہو ہم مین ایک شخص دیوانہ ہے تم اُسکا
کچھ علاج دعا سے یا دوا سے کرو پھر اُسکو بندھا ہوا لائے مین نے تین روز تک صبح اور شام یہی عمل کیا وہ بالکل اچھا ہوگیا اُنہون
نے اُسکے عوض مجھے کچھ اجرت دی مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اُسکا حکم پوچھا آپنے فرمایا کہ جو کوئی جھوٹے عمل پر
عوض لیتا ہے بُرا کرتا ہے تو کچھ فکر نکر کہ تو نے افسون حق پر لیا کذا ذکرا الفہر وَیُرْقَی اللَّدِیْغُ بِالْفَاتِحَۃِ **ع** سَبْعَ مَرَّاتٍ
ت اور بچھو کے کاٹے کو سورۂ فاتحہ سے جھاڑے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین سات بار پڑھکر جھاڑے نقل کیا اسکو ترمذی
نے وَلَدَغَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَقْرَبٌ وَّھُوَ یُصَلِّیْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ
مُصَلِّیًا وَّلَا غَیْرَہٗ ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ وَّمِلْحٍ فَجَعَلَ یَمْسَحُ عَلَیْہَا وَیَقْرَأُ قُلْ یٰٓاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ **صط** اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو بچھو نے کاٹا ایسی حالت مین کہ آپ نماز پڑھتے تھے
جب آپ نماز سے فارغ ہوے تو فرمایا کہ اللہ بچھو کو لعنت کرے کہ یہ نمازی کو چھوڑے نہ غیر نمازی کو پھر آپنے پانی اور نمک منگایا
اور ڈنک کی جگہ دونو کو ملنے لگے اور سورہ کافرون اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھتے تھے - نقل کیا اسکو طبرانی نے صغیر مین
عَرَضْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُقْیَۃً مِّنَ الْحُمَۃِ فَاَذِنَ لَنَا فِیْہَا وَقَالَ اِنَّمَا ھِیَ مِنْ مَّوَاثِیْقِ الْجِنِّ بِسْمِ
اللّٰہِ شَجَّۃٌ قَرْنِیَّۃٌ مِّلْحَۃٌ بَحْرٌ قَفْطَا **طس** عبداللہ بن زید رضہ کہتے ہین کہ ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے
ایک منتر ڈنک کا پیش کیا یعنی بچھو وغیرہ کے لئے ایک منتر جسکے معنی معلوم نہ تھے عرض کرکے اجازت چاہی آپنے ہمکو
اجازت دی اور فرمایا یہ منتر جنات کے عہد وپیمان سے ہے یعنی جنات نے حضرت سلیمان سے عہد کیا تھا کہ اسکے
پڑھنے والیکو ضرر نہ پہونچائینگے وہ منتر یہ ہے بسم اللہ شجۃ قرنیۃ ملحۃ بحر قفطا نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین **ف**
علما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس منتر کے معنی معلوم نہین فقط الفاظ پڑھے جاتے ہین اور اسکے سوا دوسرا منتر کسی
زبان کا ہو ہندی یا ترکی یا عربی جب تک اُسکے معنی معلوم نہون اُسکا پڑھنا درست نہین کہ شاید کفر کے الفاظ نہون کذا

ذکر السلی اور قہستانی نے کہا ہے کہ ہمنے اپنے مشائخ سے سنا ہے کہ اس سفر میں سلام علی نوح فی العالمین بھی زیادہ کرلیا جاوے
کیونکہ سانپ اور بچھو نے طوفان کے وقت حضرت نوح علیہ السلام سے عرض کیا تھا کہ ہمین کشتی مین بٹھا لیجیے ہم عہد کرتے ہین
کہ جو کوئی آپکا نام یاد کریگا اور سلام علی نوح فی العالمین کہیگا تو ہم اسکو ضرر نہ پہونچاوینگے **فح** وَيُرْقَى الْمَحْرُوقُ بِقَوْلِهِ اَذْهِبِ
الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ **س آ** اور جلے ہوے کو جھاڑے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے اس قول مبارک سے اذہب الباس رب الناس الخ یعنی بیماری کو دور کرلے لوگون کے پروردگار تو شفا دے
کہ کوئی شفا دینے والا نہین سوا تیرے نقل کیا اسکو نسائی احمد نے وَاِذَا رَاَى الْحَرِيقَ فَلْيُطْفِئْهُ بِالتَّكْبِيرِ **ص**
ی مجرب اور جب کوئی آگ لگی دیکھے تو چاہئے کہ اسکو اللہ اکبر کہکر بجھاوے نقل کیا اسکو ابو یعلی ابن سنی نے مصنف کہتے ہین
یہ عمل مجرب ہے **فقیر** کہتا ہے کہ ان دونون مین جو خشکسالی اور دفع وبا کے لئے اذان کہتے ہین اسکی اصل یہی ہے کہ ان دونو چیزون
مین گرمی اور سوزش ہوتی ہے اسکو اذان کے اللہ اکبر کہنے سے بجھانا مقصود ہے وَيُرْقَى مَنِ احْتَبَسَ بَوْلُهُ اَوْ اَصَابَتْهُ
حَصَاةٌ بِقَوْلِهِ رَبُّنَا اللهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ
فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ فَاَنْزِلْ شِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ
وَرَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ عَلَى هٰذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَاُ **س د مس** اور جس شخص کا پیشاب بند ہوجاوے یا پتھری کے
مرض مین مبتلا ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول پڑھکر جھاڑا جاوے ربنا اللہ الذی الخ ہمارا پروردگار وہ اللہ ہے جو
معبود ہے آسمان مین پاک ہے نام تیرا حکم جاری ہے آسمان اور زمین مین جسطرح کہ تیری رحمت خاص آسمان مین ہے
اسی طرح اپنی رحمت زمین مین کر اور ہمارے وہ گناہ بخش جو ہمنے جان کر کئے اور جو چوک کر کئے تو پاک لوگون کا پروردگار
ہے تو اتار اپنی شفا خاص سے اور اپنی خاص رحمت سے اس درد پر ایسی شفا اور رحمت کہ یہ درد اچھا ہوجاوے نقل
کیا اسکو نسائی ابو داود و حاکم نے **ف** ظاہر یہ ہے کہ لفظ فیبرا بھی دعا مین شامل ہے **فح** وَيُدَاوِي مَنْ بِهِ قَرْحَةٌ
اَوْ جُرْحٌ بِاَنْ يَّضَعَ اِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ بِالْاَرْضِ ثُمَّ يَرْفَعُهَا قَائِلًا بِسْمِ اللهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا
يُشْفٰى سَقِيْمُنَا اَوْ لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا **م** اور جس شخص کے پھوڑا یا زخم تلوار وغیرہ کا ہو اسکا علاج یون کیا جاوے
کہ اپنی انگشت شہادت زمین پر رکھکر اٹھاوے یہ کلمات پڑھتا ہوا بسم اللہ تربۃ ارضنا الخ یعنی مین برکت لیتا ہون اللہ
کے نام سے یہ ہمارے زمین کی مٹی ہے ہم مین سے کسی کے تھوک سے ملی ہوئی تاکہ اچھا ہوجاوے ہمارا بیمار یا یہ فرمایا کہ شفا دیا
جاوے ہمارا بیمار ہمارے پروردگار کے حکم سے نقل کیا اسکو مسلم نے **ف** کرمانی نے امام نووی سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اپنی انگشت شہادت پر لعاب مبارک لگاکر زمین پر رکھتے کہ کچھ خاک اسکو لگجاتی پھر اٹھاکر زخم پر پھیرتے
اور یہ کلمات دعا کے پڑھتے جاتے یہان بھی اکثر شارحون نے یہی مراد لکھی ہے **فح** وَاِذَا خَدِرَتْ رِجْلُهُ فَلْيَذْكُرْ
اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْهِ **مو ی** اور جب کسی کا پاؤن سو جاوے تو اسکو چاہئے کہ لوگون مین سے سب سے زیادہ پیارے
کو یاد کرے نقل کیا اسکو موقوفا ابن سنی نے **ف** اپنے محبوب کو یاد کرنا اسلئے ہے کہ اسکی یاد سے خوشی حاصل ہو تو آدمی کو

چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرے کہ سب سے زیادہ آپ ہی محبوب ہین ح وَمَنِ اشْتَكَى أَلَمًا أَوْ شَيْئًا فِي
جَسَدِهِ فَلْيَضَعْ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي يَأْلَمُ وَلْيَقُلْ بِسْمِ اللهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ
أَعُوذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ م عه اور جو شخص درد کا یا کسی اور چیز کا یعنی ورم وغیرہ کا
اپنے بدن مین شکوہ کرے تو اسکو چاہیے کہ اپنا داہنا ہاتھ دکھتی جگہ پر رکھکر تین بار بسم اللہ کہے اور سات بار یہ دعا پڑھے
اعوذ باللہ الخ یعنی مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی اور اسکی قدرت کی اس چیز کی برائی سے جسکو مین معلوم کرتا ہون اور ڈرتا
ہون یعنی اسکی زیادتی سے آیندہ کو خوف کرتا ہون نقل کیا اسکو مسلم اور چاروں نے ف عثمان بن ابی العاص رض
صحابی روایت کرتے ہین کہ مین نے درد کا شکوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین کیا آپنے مجھسے یہی عمل ارشاد
فرمایا مین نے اسکو کیا اللہ تعالی نے مجھکو اچھا کر دیا فخ اور لفظ الیمنی فقط ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہے أَوْ أَعُوذُ
بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ سَبْعًا ط مص یا اس دعا کو سات بار پڑھے اعوذ بعزۃ اللہ الخ
یعنی مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی عزت اور قدرت کی اس چیز کی برائی سے کہ مین پاتا ہون نقل کیا اسکو طا مین اور ابن
ابی شیبہ نے أَوْ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ سَبْعَ مَرَّاتٍ يَضَعُ يَدَهُ تَحْتَ
الْكُمِّه اط یا یہ دعا سات بار پڑھے اعوذ بعزت اللہ سے ما اجد تک یعنی مین پناہ مانگتا ہون اللہ کے غالب ہونے اور ہر چیز
پر قادر ہونیکی اس چیز کی برائی سے کہ پاتا ہون اپنا ہاتھ اپنے درد کی جگہ کے نیچے رکھکر پڑھے یعنی گویا درد کے جاتے رہنے کا
اشارہ ہے نقل کیا اسکو احمد اور طبرانی نے أَوْ بِسْمِ اللهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ
وَجَعِي هٰذَا وِتْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَهُ ثُمَّ يُعِيدُهَا ت یا یہ دعا طاق مرتبہ پڑھے بسم اللہ اعوذ سے وجعی ہذا تک یعنی
شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے پناہ پکڑتا ہون خدا کی عزت اور اسکی قدرت کی اس چیز کی برائی سے کہ مین اپنے اس درد سے
پاتا ہون یعنی اس دعا کو تین بار یا پانچ بار یا سات بار پڑھے لیکن سات بار بہتر ہے پھر اپنا ہاتھ اٹھا دے پھر دوبارہ رکھکر
یہی دعا پڑھے نقل کیا اسکو ترمذی نے أَوْ يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ خ م د س ق یا درد والا
اپنے اوپر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے اور خود دم کرلے۔ نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود و نسائی
ابن ماجہ نے ف دم کرے یعنی دونو ہاتھون پر دم کرکے پھر ہاتھ اپنے مونہہ پر اور تمام بدن پر پھیرے اسیطرح بخاری نے
کہا ہے حضرت عائشہ رض روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیماری مین یہی سورتین پڑھکر اپنے اوپر دم کیا کرتے
اور ہاتھ پھیرتے جب انتقال کی بیماری ہوئی تو مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پران سورتون کو دم کرکے
بدن مبارک پر پھیرتی اور جب آپکے گھر والون مین سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ یہی پڑھکر دم کرتے۔ کذا فی المشکوۃ وَمَنْ أَصَابَهُ
رَمَدٌ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِبَصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي وَأَرِنِي فِي الْعَدُوِّ ثَارِي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي
مس ی اور جس شخص کی آنکھین دکھین تو یہ دعا پڑھے اللہم متعنی الخ الٰہی مجھکو فائدہ دے میری بینائی سے اور اسکو
میرا وارث کر یعنی تا دم مرگ باقی رہے کیونکہ وارث وہی ہوتا ہے جو میت کے مرنے تک رہے اور مجھکو دشمن مین میرا انتقام دکھا

اور مجھکو مدد دے اُس شخص پر جسنے مجھ پر ظلم کیا نقل کیا اسکو حاکم ابن سنی نے **ف** میرا انتقام دکھا یعنی کوئی اگر مجھ پر ظلم کرے اُس سے عوض لون یا اُسکا عوض میرے سامنے ہو اور سوا ظالم کے کسی سے کینہ نرکھون جیسے کفر کی حالت مین جس سے دشمنی ہوتی تھی اُسکو مارڈالتے تھے ایسی حالت نہو **فحز** وَمَنْ حَصَلَتْ لَهُ حُمّٰى يَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ **مُسْ مص** اور جسکو بخار آوے تو یہ دعا پڑھے بسم اللہ الکبیر الخ مین شروع کرتا ہون خدائے بزرگ کے نام سے ہم پناہ مانگتے ہین اللہ تعالیٰ کی ہر جوش مارنے والی رگ کی برائی سے اور آگ کی گرمی کی برائی سے نقل کیا اسکو حاکم ابن ابی شیبہ نے **فقیر** کہتا ہے کہ کہنہ بخارون کے لئے بعض روایت حدیث مین تعویذ ذیل آیا ہے اُسکو لکھکر بخار والے کے گلے مین ڈالدیا جاوے خدا کے حکم سے شفا پاوے وہ تعویذ یہ ہے۔
براءۃ من اللہ العزیز الحکیم الی ام ملدم التی تاکل اللحم وتشرب الدم وتہشم العظم اما بعد فیاام ملدم ان کنت مؤمنۃ فبحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم وان کنت یہودیۃ فبحق موسیٰ الکلیم علیہ السلام وان کنت نصرانیۃ فبحق المسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ان لا اکلت لفلان ابن فلانۃ لحمًا ولا شربت لہ دمًا ولا ہشمت لہ عظمًا وتحولی عنہ الی من اتخذ مع اللہ الٰہًا آخر لا الٰہ الا ہو العزیز الحکیم والا فانت بریئۃ من اللہ واللہ بریٔ منک وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم۔ اس تعویذ مین فلان بن فلانۃ کی جگہ بخار زدہ اور اُسکی مان کا نام لکھا جاتا ہے۔ شفاء العلیل وغیرہ مین مذکور ہے وَاِنْ اَصَابَهُ ضُرٌّ وَسَئِمَ الْحَيٰوةَ فَلَا يَتَمَنَّى الْمَوْتَ فَاِنْ كَانَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ **خ م د ی** اور اگر کسیکو ضرر بیماری وغیرہ کا پہونچے اور زندگی سے عاجز ہو تو موت کی آرزو نکرے اور اگر خواہ مخواہ موت کی آرزو ہی کرے یعنی ضررون سے ناچار ہوکر موت کی تمنا کرے تو یون کہے یا اللہ مجھکو زندہ رکھ جبتک زندگی میرے حق مین بہتر ہو اور مجھکو موت دے جبوقت کہ میرے حق مین مرنا بہتر ہو نقل کیا اِسکو بخاری مسلم ابوداود ابن سنی نے **ف** دنیا کے ضرر کے باعث مثلاً بیماری محتاجی وغیرہ کے سبب سے موت کی آرزو کرنی مکروہ ہے اور دیدار خدا تعالیٰ کے اشتیاق مین اور دنیاء فانی سے نجات کے لئے یا ضرر دین کے خوف سے موت کی تمنا جائز ہے چنانچہ اکثر صحابۂ کرام سے یہ بات واقع ہوئی ہے اور بخاری اور امام طحاوی اور دوسرے علماء پرہیزگار جب کوئی بات خلاف شرع دیکھتے تو موت مانگتے اور حدیث شریف مین بھی آیا ہے کہ آپ دعا مین فرماتے تھے کہ یا اللہ جب تو کسی قوم مین فتنہ کا ارادہ کرے تو مجھکو وفات دے بدون اسکے کہ فتنہ مین پڑون **فحز** وَاِذَا عَادَ مَرِيْضًا قَالَ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ **خ س** اور جب بیمار کی عیادت کرے یعنی اُسکا حال پوچھے تو یون کہے لاباس طہور انشاء اللہ دوبار یعنی کچھ ڈر نہین یہ بیماری گناہون سے پاک کرنیوالی ہے اگر اللہ چاہے نقل کیا اسکو بخاری نسائی نے **ف** عیادت کے آداب یہ ہین کہ خاص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب کے لئے جاوے اور بیمار کو تسلی دے اور اُسکو صبر کرنیکے لئے کہے اور زندگی کا امیدوار کرے اور جو ثواب بیماری کے حدیثون مین آئے ہین اُنسے اُنکو خوش کرے اور جاتے وقت لاباس طہور انشاء اللہ کہے اور بیمار پر ہاتھ رکھکر دعائین حدیث شریف کی پڑھے اور اُسکے حق مین دعا کرے اور اپنے لئے

اُس سے دعا کی درخواست کرے اور اُسکے پاس کم بیٹھے اور وضو کرکے جاوے یہ سب آداب حدیثون مین آئے ہین اور
عیادت کا بڑا ثواب آیا ہے اور اُسکو افضل عبادات فرمایا اور مروی ہے کہ قیامت کو اللہ تعالی بندہ سے فرمائیگا
کہ اے میرے بندے مین تیرا پروردگار ہون مین بیمار رہا تو میری عیادت کو نہ آیا بندہ عرض کریگا کہ خداوندا تو جہان
کا پروردگار ہے تیری عیادت کیسی تھی فرمائیگا کہ میرا فلان بندہ بیمار ہوا تو نے اُسکی عیادت نہ کی اگر تو اُسکی عیادت
کرتا تو مجھکو اُسکے پاس پاتا اور صحابیون مین جو کوئی بیمار ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکی بیمار پرسی کرتے اور
اُسکے پاس بیٹھتے اور اُس سے پوچھتے کہ تیرا کیا حال ہے کس چیز کو تیرا دل چاہتا ہے اگر کسی چیز غیر مُضر کو وہ بیان کرتا
تو ارشاد فرماتے اِسکو کھلاؤ اور تین بار اُسکے لیئے دعا کرتے اور عیادت کا کوئی وقت معین نہ تھا رات دن مین
جب چاہتے تشریف لیجاتے اور فرماتے کہ جو شخص بھائی مسلمان کی عیادت کو جاتا ہے تو بہشت کے باغ
مین چلتا ہے جب تک اُسکے پاس جا کر بیٹھے اور جب بیٹھتا ہے تو اُسپر رحمت اُترتی ہے حتّٰی کہ اُسمین غرق ہو جاتا
ہے اور اگر اول دن مین عیادت کو جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اُسکے لئے بخشش کی دعا شام تک کرتے رہتے ہین
اور اگر رات کو جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اُسکی بخشش کی دعا مانگتے ہین اور اُسکو بہشت مین میوہ کی غذا ملتی ہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنکھ دُکھنے والے کی بھی خبر کو تشریف لیجاتے۔ اور ایک نوجوان یہودی کی کہ آپکا خادم
تھا اور اپنے چچا ابو طالب کی جو مشرک تھے بیمار پرسی فرمائی اور مسلمان ہونیکے لئے ارشاد فرمایا وہ خادم مسلمان ہوا
اور آپکا چچا اس دولت سے محروم رہا اور نیز مروی ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرکے للہ عیادت کو جاتا ہے تو دوزخ
سے بقدر ساٹھ برس کی راہ کے دور ہوتا ہے کذا فی المشکوٰۃ وشرح الفقہ الاکبر بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَرِيقَةُ بَعْضِنَا
يُشْفٰى سَقِيْمُنَا خ م د س ق بِاِذْنِ رَبِّنَا خ بِاِذْنِ اللّٰهِ خ بیمار پر یہ بھی پڑھے بسم اللہ الخ یعنی
شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے یہ ہماری زمین کی مٹی اور ہم مین سے بعض کا تھوک شفا دیا جاے ہمارا بیمار نقل کیا
اِسکو بخاری مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نے اور بخاری نے ایک روایت مین اسکے ساتھ باذن ربنا اور دوسری روایت
مین باذن اللہ نقل کیا ہے یعنی ہمارے پروردگار کے حکم سے ف یعنی بعض روایت مین پہلی دعا کے ساتھ باذن ربنا
اور بعض مین اُسکی جگہ باذن اللہ زیادہ آیا ہے وَيَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ
النَّاسِ اشْفِهٖ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا خ م س اور بیمار پر داہنا
ہاتھ پھیرے یعنی اُسکی پیشانی پر یا ہاتھ پر یا اور عضو پر یہ دعا پڑھے اللھم اذہب الباس الخ یا اللہ بیماری کو دور کر اے لوگون
کے پروردگار اُسکو شفا بخش اور تو شفا دینے والا ہے کہ سوا تیری شفا کے اور کوئی شفا نہین یعنی دوا وغیرہ بدون تیری تقدیر
کے کسیکو کچھ کام نہین آتی تو بیمار کو ایسی شفا دے کہ کسی بیماری کو نہ چھوڑے۔ نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے ف
لفظ شفا مفعول مطلق اشفہ کا ہے یعنی وہ شفا دے کہ بالکل اچھا ہو جاوے فقہ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
يُؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ م ت س ق بسم اللہ

پر یہ دعا پڑھے بسم اللہ الخ یعنی اللہ کے نام سے تجھپر افسون کرتا ہون یعنی تجھ کو اُسکی پناہ مین دیتا ہون ہر چیز سے جو تجھ کو ایذا دے اور ہر شخص کی برائی یا حسد کرنے والی آنکھ کی برائی سے اللہ تجھ کو شفا دے خدا کے نام سے مین تجھ پر افسون کرتا ہون نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے **ف** حدیث شریف مین آیا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ یا محمد تم بیمار ہو آپنے فرمایا کہ ہان بیمار ہون جبرئیل علیہ السلام نے یہی دعا آپ پر پڑھی کذا فی المشکوٰۃ اور ایک روایت مین دعا ذیل آئی ہے بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ دَاۤءٍ فِيْكَ مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ **س مص** اللہ کے نام سے مین تجھ پر افسون کرتا ہون اللہ تجھکو شفا دے ہر بیماری سے جو تیرے بدن مین ہے گرہ مین پھونکنے والی عورتون کی برائی سے یعنی جو عورتین جادو پڑھکر ڈورے مین گرہ دیتی ہین اور حسد کرنے والی کی برائی سے جب وہ حسد کرے نقل کیا اسکو نسائی ابن ابی شیبہ نے ثَلَاثَ مَرَّاتٍ **مس** یہ دعا تین بار پڑھے نقل کیا اسکو حاکم نے۔ اور ایک روایت مین دعا کے یہ الفاظ ہین بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاۤءٍ يَشْفِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ **ا** اللہ کے نام سے مین تجھ پر افسون کرتا ہون اللہ تجھکو شفا دے ہر بیماری سے ہر حسد کرنیوالے کی برائی سے جب حسد کرے اور ہر نظر والے کی برائی سے نقل کیا اسکو احمد نے اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا وَيَمْشِيْ لَكَ اِلٰى جَنَازَةٍ **د حب مس** یا اللہ تو شفا دے اپنے بندے کو کہ جہاد کرے تیرے دشمن پر اور چلے تیرے لئے جنازہ کی نماز کو نقل کیا اسکو ابوداود ابن حبان حاکم نے اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ **مس ت حب** الٰہی اسکو شفا دے الٰہی اسکو تندرستی عنایت کر نقل کیا اسکو حاکم ترمذی ابن حبان نے اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ اَللّٰهُمَّ اعْفِهِ **س** يَا فُلَانُ شَفَى اللّٰهُ سَقَمَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَعَافَاكَ فِيْ دِيْنِكَ وَجِسْمِكَ اِلٰى مُدَّةِ اَجَلِكَ **مس** یا اللہ اسکو شفا دے یا اللہ اسکو تندرستی دے نقل کیا اسکو نسائی نے۔ اے فلانے (یعنی یہان بیمار کا نام لے) اللہ تیرے مرض کو شفا دے اور تیرے گناہ بخشے اور تجھکو تیرے دین اور بدن مین عافیت عنایت کرے تیری موت کے وقت تک نقل کیا اسکو حاکم نے وَمَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهٗ فَقَالَ عِنْدَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّا عَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ **د ت س حب مس مص** اور جو کوئی ایسے بیمار کی عیادت کرے کہ اسکی موت نہ آئی ہو اور اسکے پاس یہ دعا سات بار پڑھے اسئل اللہ العظیم ان یشفیک یعنی مین اللہ بزرگ سے یہ سوال کرتا ہون جو بڑے عرش کا مالک ہے کہ تجھکو شفا دے تو اللہ تعالیٰ اُسکو اُس بیماری سے تندرستی عنایت فرمائیگا۔ نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے **ف** یعنی جسکی موت نہ آئی ہو اُسکے پاس عیادت کرنے والا سات بار یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسکو اچھا کر دیتا ہے اور اگر موت ہی آئی ہو تو مرض لاعلاج ہے **فقیر** کہتا ہے کہ الا عافاہ اللہ استثنا ہے شرطیہ عامہ سے تقدیر عبارت کی یہ ہے ما عاد احد مریضا ودعا بہذہ الکلمات الا عافاہ اللہ کذا فی الحرز وَجَاۤءَ رَجُلٌ اِلٰى عَلِيٍّ رض فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا شَاكٍ فَقَالَ

أَيَسُرُّكَ أَنْ يَبْرَأَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْ يَا حَلِيمُ يَا كَرِيمُ اشْفِ فُلَانًا فَإِنَّهُ يَبْرَأُ **مَوْ مُصْ** اور ایک
شخص حضرت علی مرتضی رض کے پاس آیا اور کہا کہ فلان شخص بیمار ہے حضرت علی رض نے فرمایا کہ تجھے اچھا معلوم ہوتا
ہے کہ وہ اچھا ہو جاوے اُسنے کہا ہان آپنے فرمایا کہ یہ دعا پڑھ یا حلیم یا کریم اشف فلانا یعنی اے بردبار اے کرم والے
فلان شخص کو شفا دے کہ اس دعا سے وہ اچھا ہو جائیگا نقل کیا اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ نے وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ دَعَا
بِقَوْلِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ أَرْبَعِينَ مَرَّةً فَمَاتَ فِي مَرَضِهِ ذٰلِكَ
أُعْطِيَ أَجْرَ شَهِيدٍ وَإِنْ بَرَأَ بَرَأَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ جَمِيعُ ذُنُوبِهِ **مُسْ** اور جو مسلمان دعا مانگے اس آیت
سے لا آلہ الا انت سبحانک الآیۃ یعنی کوئی معبود نہین سوا تیرے تو پاک ہے اور مین ظلم کرنے والون مین سے ہون چالیس
مرتبہ اس آیت کو پڑھے پھر اپنے اس مرض مین مرجاوے تو اُسکو ثواب شہید کا دیا جائیگا اور اگر بیماری سے صحت
پاوے تو ایسی طرح اچھا ہوگا کہ اُسکے سب گناہ بخشے جائینگے نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** گناہون سے وہ گناہ مراد
ہین جو اللہ تعالیٰ کے کئے ہون اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مطلق گناہ مراد ہون اور اللہ تعالیٰ حق العباد کو کچھ عوض دیکر
معاف کروا دے **مجر** وَمَنْ قَالَ فِي مَرَضِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ **ت س ق حب مس** اور جو شخص اپنی بیماری مین یہ دعا پڑھے
لا آلہ الا اللہ سے آخر تک جسکے الفاظ کا ترجمہ کئی بار گذر چکا ہے پھر مرجاوے یعنی اُسی بیماری مین تو نہ کھائیگی اسکو دوزخ
کی آگ نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے وَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ
اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ **مر عه** جو کوئی اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت مانگے
تو اللہ تعالیٰ اُسکو شہیدون کے مرتبہ پر پہونچاتا ہے اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرے نقل کیا اسکو مسلم نے اور چارون نے
مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ **م** جو کوئی مانگے شہید ہونا سچے دل سے تو اُسکو شہید ہونے
کا مرتبہ دیا جاتا ہے اگرچہ شہادت اُسکو نہ پہونچے یعنی دنیا مین اگرچہ شہید واقعی نہ ہو نقل کیا اسکو مسلم نے مَنْ قَاتَلَ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ
أَوْ قُتِلَ كَانَ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ **عه** جو کوئی اللہ کی راہ مین لڑے اتنی دیر جتنی اونٹنی کے دوبارہ دوہنے کے درمیان توقف ہوتا ہے
تو اُسکے لئے بہشت واجب ہوتی ہے جو شخص اللہ سے اپنا مارا جانا دل سے سچ سچ مانگے پھر مرے یا مارا جاوے یعنی جہاد کے
سوا کسی اور جگہ تو اُسکو شہید کا ثواب ہوگا نقل کیا اسکو چارون نے **ف** دودھ دوہنے مین تھوڑی دیر ٹھہر جاتے مین تاکہ
دودھ اُتر آوے پھر دوہنا شروع کرتے ہین اس ٹھہرنے کو فواق کہتے ہین یہان مراد تھوڑی دیر ہے یعنی اسقدر بھی اگر جہاد
کریگا تو یہ ثواب پاویگا کذا ذکر الشیخ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي بِبَلَدِ رَسُولِكَ **خ**
حضرت عمر فاروق رض نے یہ دعا کی اللہم ارزقنی الخ یعنی الٰہی مجھکو نصیب کر اپنی راہ مین شہید ہونا اور میری موت اپنے رسول

مقبول کے شہر مین کریعنی مدینہ منورہ مین نقل کیا اِسکو بخاری نے فَاِذَا حَضَرَہُ الْمَوْتُ وُجِّہَ اِلَی الْقِبْلَۃِ ھمس
اور جب کسیکو موت قریب ہو تو اُسکا مونہہ قبلہ کی طرف کیا جاوے نقل کیا اسکو حاکم نے ف موت قریب ہو یعنی
مرنیکی علامت معلوم ہو کہ ناک کا بانسہ ٹیڑھا ہو جاوے اور پاؤن ڈھیلے پڑ جاوین اور کن پٹیان دھس جاوین اور قبلہ
کو متوجہ یون کرے کہ چت لٹا کر پاؤن قبلہ کیطرف کر کے سر اونچا کر دے کہ مونہہ قبلہ کی طرف ہو متاخرین کا فتوی
اسی پر ہے کذا فی شرح الملتقی وَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی خ م ت
اور قریب المرگ شخص یہ دعا پڑھے اللھم اغفرلی الخ یعنی یا اللہ تو مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو رفیق اعلیٰ سے ملا نقل کیا
اسکو بخاری مسلم ترمذی نے ف رفیق اعلیٰ انبیا علیہم السلام کی جماعت ہے کہ انکی روحین اعلی علیین مین ہین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض موت مین یہی دعا پڑھتے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رض کا آخر کلام بھی یہی تھا کذا ذکر العلی
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ خ س ق اور یہ کلمات کہے لا الہ الا اللہ الخ یعنی کوئی معبود نہین سوا اللہ
کے بیشک موت کی سختیان ہین نقل کیا اسکو بخاری نسائی ابن ماجہ نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کے وقت
چہرہ مبارک پر پانی ملتے تھے اور یہ کلمات فرماتے تھے فہر اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ
ت اور یہ کہے اللھم اعنی الخ یعنی یا اللہ میری مدد کر موت کی غفلتون اور موت کی سختیون پر یعنی میرے ہوش قائم رکھ
کہ تجھکو نہ بھولون نقل کیا اسکو ترمذی نے یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ عَبْدِیْ الْمُؤْمِنَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَۃِ کُلِّ
خَیْرٍ خدائے عز وجل فرماتا ہے کہ میرا مومن بندہ میرے نزدیک نیکی کے ہر مرتبہ پر قائم ہے ف یعنی اُس سے آخرت کی نیکیان
مین سے خوشی اور غم مین کوئی نیکی فوت نہ ہوگی اور اپنی حیثیت کے موافق سب مراتب پائیگا فہر یَحْمَدُنِیْ وَاَنَا
اَنْزِعُ نَفْسَہٗ مِنْ بَیْنِ جَنْبَیْہِ ا کیونکہ میری وہ تعریف کرتا ہے ایسے وقت کہ مین اُسکی جان اُسکے دونو پہلو سے
نکالتا ہون نقل کیا اسکو احمد نے ف یہ جملہ پہلے جملہ کی علت ہے یعنی بندہ مومن ہر نیکی کا استحقاق اسلئے رکھتا ہے
کہ جان کنی کے وقت مین بھی کہ نازک وقت ہے میری حمد مین مشغول رہتا ہے اور میری یاد ایسی حالت مین ہاتھ سے
نہین دیتا فہر وحرز ۔ وَمَنْ حَضَرَ عِنْدَہٗ فَلْیُلَقِّنْہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ م عہ اور جو شخص قریب المرگ کے
پاس کوئی اور آدمی ہو تو اُسکو لا الہ الا اللہ تلقین کرے نقل کیا اسکو مسلم اور چارون نے ف تلقین کے معنی ہین قریب
المرگ کو سمجھانا اور یہان مراد یہ ہے کہ جو شخص اُسکے پاس ہو وہ لا الہ الا اللہ پڑھے تاکہ مریض سنکر خود پڑھنے لگے اور اُس سے
یہ نہ کہے کہ تو کلمہ پڑھ کیونکہ یہ نازک وقت ہوتا ہے کہین اُس شدت مین انکار نہ کر بیٹھے فہر مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِہٖ لَآ
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ د مس جس کسیکا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ بہشت مین داخل ہوگا نقل کیا اسکو ابوداؤد
حاکم نے ف بہشت مین داخل ہوگا اگرچہ عذاب کے بعد ہو بشرطیکہ گنہگار ہو اور لا الہ الا اللہ سے مراد پورا کلمہ طیبہ لا الہ الا
اللہ محمد رسول اللہ ہے کیونکہ غرض اس کلمہ سے ایمان ہے اور ایمان بدون اقرار محمد رسول اللہ کے صحیح نہین فہر ی اِذَا
غَمَّرَہٗ دَعَا لِنَفْسِہٖ بِخَیْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا یَقُوْلُ فَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَارْفَعْ

فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ
م د س ق اور جب کوئی شخص میت کی آنکھ بند کرے تو اپنے نفس کے لئے دعا خیر کرے یعنی اپنے خاتمہ بخیر ہونے کی
دعا مانگے کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہین اُس دعا پر کہ آنکھ بند کرنے والا کہتا ہے پھر یون کہے یا اللہ تو فلانے شخص کو بخش (یہان
اُس میت کا نام لے) اور اُسکا درجہ ہدایت یافتون مین بلند کر اور اُسکا نائب یعنی کارساز ہو اُسکے اہل وعیال مین جو اُسکے
پس ماندہ ہین اور ہمکو اور اُسکو بخشدے اے عالمون کے پروردگار اور اُسکے لئے اُسکی قبر مین فراخی کر اور اُسکے لئے اُسکی قبر
مین روشنی کر نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے ف احتمال ہے کہ اپنے لئے جیدی دعا کرے اور اُسکے بعد میت کے
لئے یہ الفاظ کہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ لفظ فیقول دعا کا بیان ہو یعنی آنکھ بند کرنے والا اسطرح دعا کرے تو اغفر لنا مین کہنے
والا بھی شریک ہوگیا فحر وَلْیَقُلْ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَہٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْہُ عُقْبٰی حَسَنَۃً مرعہ اور چاہئے
کہ اسکے گھر والے یون کہین یعنی ہر ایک یہ دعا مانگے اللہم اغفر لی الخ یا اللہ تو مجھکو اور اُسکو بخش اور مجھکو اُسکا بدلا اچھا دے نقل
کیا اسکو مسلم اور چارون نے وَلْیَقْرَأْ عَلَیْہِ سُوْرَۃَ یٰسٓ س د ق حب مس اور چاہئے کہ کوئی شخص میت
پر سورہ یس پڑھے نقل کیا اُسکو نسائی ابوداود ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے ف بعضون کے نزدیک میت سے مراد شخص قریب
المرگ ہے اور مشائخ کا عمل بھی اسی پر ہے اور بعض کہتے ہین کہ مردہ مراد ہے یہ سورہ اسکے گھر مین یا اسکی قبر پر پڑھے کتاب در النظیم
مین رعایت کیا ہے مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم سے یہ روایت پہونچی کہ جو کوئی سورہ یس مسلمان پر مرنیکے بعد پڑھتا ہے تو
تو اللہ تعالی ہر حرف کے عوض فرشتہ بھیجتا ہے جو میت کے آگے صف باندھکر کھڑے ہوتے ہین اور اللہ تعالی سے اُسکے
لئے رحمت وبخشش مانگتے ہین اور اُسکے جنازے اور دفن مین حاضر رہتے ہین اور جس مسلمان پر یہہ سورہ جانکنی کے وقت پڑھے
تو ملک الموت اُسکی روح اُسوقت قبض کرتا ہے کہ اللہ تعالی کی خوشنودی اُس سے معلوم کرتا ہے فحر وَیَقُوْلُ صَاحِبُ
الْمُصِیْبَۃِ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا م اور مصیبت
والا یعنی میت کے پس ماندون مین سے ہر ایک یہ دعا پڑھے انا للہ الخ یعنی ہم اللہ کی ملک ہین اور ہمکو اُسیکی طرف پھرنا ہے
الٰہی تو مجھکو میری مصیبت مین ثواب دے اور مجھکو اُسکے عوض بہتر عنایت فرما نقل کیا اسکو مسلم نے وَاِذَا مَاتَ وَلَدُ
الْعَبْدِ قَالَ اللّٰہُ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَکَ وَاسْتَرْجَعَ فَیَقُوْلُ
ابْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَسَمُّوْہُ بَیْتَ الْحَمْدِ ت حب ی اور جب کسی مسلمان بندے کا لڑکا مرتا
ہے تو اللہ تعالی اپنے فرشتون کو فرماتا ہے کہ تمنے میرے بندہ کے فرزند کی روح قبض کی وہ عرض کرتے ہین کہ ہان اللہ تعالی
فرماتا ہے کہ میرے بندے نے کیا کہا وہ عرض کرتے ہین کہ اُسنے تیری تعریف کی اور آیۃ انا للہ پڑھی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ تم میرے
بندہ کے لئے بہشت مین بڑا گھر بناؤ اور اُسکا نام بیت الحمد رکھو یعنی اسلئے کہ شکر اور تسلیم کے عوض ملا نقل کیا اسکو ترمذی ابن
حبان ابن سنی نے وَاِذَا عَزّٰی اَحَدًا یُسَلِّمُ وَیَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰہِ مَا اَعْطٰی وَکُلٌّ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ
مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ خ م د س ق اور جب کوئی شخص کسیکی تعزیت کرے یعنی اسکو تسلی دلاوے تو اُس

سلام علیک کرکے یون کہے اللہ ہی کے لئے ہے جو اُسنے لے لیا یعنی اگر اُسنے اپنی امانت لیلی تو جزع اور فزع بیجا ہے اور اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ اُسنے دیا اور ہر چیز اُسکے علم کے نزدیک ایک وقت مقرر تک ہے تو تمکو لازم ہے کہ صبر کرو اور ثواب طلب کرو نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے **ف** ایک حدیث مین صیغہ فلتصبر ولتحتسب مونث غائب کے ہین اور اس کتاب مین یہ دونو صیغہ حاضر کے ہین اور لام اورت انپر ایسے آئے جیسے کلام اللہ کی ایک قرارت مین فلتفرحوا صیغہ حاضر رہین حدیث کا قصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا نے آپکی خدمت مین عرض کرا بھیجا کہ میرا بیٹا حالت نزع مین ہے آپ تشریف لائین آپنے سلام فرما بھیجا اور یہی ارشاد فرمایا ان للہ ما اخذ الخ اور حدیث شریف مین بیماری و مصیبت اور ماتم پر صبر کا ثواب بہت آیا ہے اور نوحہ کرنے پر وعید وارد ہے ہم ان حدیثون کے مضمون یہان بیان کرتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالی بھلائی پہونچایا چاہتا ہے تو اُسکو مصیبت مین مبتلا کرتا ہے اور فرمایا کہ جس مسلمان کو رنج یا دکھ یا فکر یا اندوہ یا ایذا یا غم پہونچتا ہے یہانتک کہ اگر کانٹا بھی لگتا ہے تو اللہ تعالی اُسکے سبب سے اُسکے گناہ دور کرتا ہے اور فرمایا کہ جس مسلمان کو بیماری سے یا بیماری کے سوا کسی اور چیز سے ایذا پہونچے تو اللہ تعالی اُسکی برائیان ایسی دور کرتا ہے جیسے درخت اپنے پتّے گراتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مین نے کسیکو نہین دیکھا کہ اُسپر درد کی سختی بہ نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ ہوئی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی مثال ایسی ہے جیسے تازہ کھیتی کی نالی کہ ہوا اُسکو کبھی ادھر ڈالتی ہے کبھی اُدھر کبھی کھڑا کر دیتی ہے یعنی مومن کبھی اچھا رہتا ہے کبھی بلا مین مبتلا ہو جاتا ہے اور منافق کی مثال ایسی ہے جیسے صنوبر کا درخت کہ قایم اور ثابت رہے اور کوئی آسیب اُسکو نہ پہونچے یہانتک کہ دفعۃً اُکھڑ جائے یعنی منافق کو امراض اور مصیبت بہت نہین ہوتی کہ اُسکے گناہونکا کفارہ ہو اور ام سائب صحابیہ رضی اللہ عنہا کے یہان حضرت تشریف لیگئے اور اُنسے پوچھا کہ کیون کانپتی ہو اُسنے کہا کہ مجھکو تپ چڑھی ہے خدا اسکو برکت نہ دے آپنے فرمایا کہ تپ کو بُرا نہ کہو کیونکہ وہ بنی آدم کے گناہ دور کرتی ہے جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے اور فرمایا کہ جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اُسکے لئے ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہے جیسے تندرست اور مقیم ہونے کی صورت مین تھا یعنی اگر بیماری یا سفر مین کوئی عمل اُس سے فوت ہوا جو پہلے کیا کرتا تھا تو اُسکا ثواب اُسکو بدستور ملیگا اور فرمایا کہ سوا شہید فی سبیل اللہ کے سات اور شہید ہین اوّل جو دریا مین مرے دوم جو ڈوب کر مرے سوم ذات الجنب والا چہارم پیٹ کے مرض سے مرے پنجم جو جلکر مرے ششم جو دبکر مرے ہفتم جو عورت حمل سے مرے یہ سب شہید ہین اور فرمایا کہ بندہ کو رنج یا اُس سے زیادہ اور کم جبھی پہونچتا ہے کہ جب وہ گناہ کرتا ہے اور بہت سے گناہ ایسے بھی ہین جنکو اللہ تعالی معاف کر دیتا ہے یعنی اُنکے عوض کوئی تکلیف نہین دیتا پھر آپنے یہ آیت پڑھی وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر یعنی تمکو جو مصیبت پہونچتی ہے تو وہ اُس چیز کے سبب سے ہے جسکو تمہارے ہاتھون نے کمایا اور بہت سی چیزون کو معاف کر دیتا ہے اور کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ زیادہ سخت مصیبت کن لوگون پر ہوتی ہے آپنے فرمایا کہ انبیا پھر جو اُنسے کم ہین مصیبت مین بھی اُنسے کم ہوتے ہین آدمی پر مصیبت اُسکے دین کے موافق ہوتی ہے اگر دین مین سخت ہوگا تو اُسکی مصیبت بھی سخت ہوگی اور اگر دین مین ڈھیلا ہوگا تو بلا بھی کم ہوگی اور دیندار ہمیشہ مبتلائے بلا رہتا ہے یہانتک

کر زمین پر ایسی طرح چلتا ہے کہ اُسکے ذمہ کوئی گناہ باقی نہین رہتا یعنی مصیبت کے سبب سے اُسکے گناہ معاف ہوجاتے ہین
اور فرمایا کہ بڑا ثواب بڑی بلا پر ہوتا ہے اور خدائے عزوجل جب کسی قوم کو دوست رکھتا ہے تو اُنکو مصیبت مین مبتلا کرتا ہے
اس حال مین جو کوئی بلا سے راضی ہو تو اُسکو مولی کی رضا حاصل ہوگی اور جو شخص خفا ہو اُس سے مولی بھی ناراض رہیگا اور
فرمایا کہ اللہ تعالی جب اپنے بندہ سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو دنیا مین اُسکے لیئے تکلیف جلد دیتا ہے اور جب اپنے بندے
سے برائی کیا چاہتا ہے تو دنیا مین اُسکے گناہ پر عذاب نہین دیتا یہانتک کہ اُسکو قیامت کے دن پورا عذاب دیگا اور
فرمایا کہ جب اللہ تعالی کے علم مین کسی بندہ کو کوئی مرتبہ جنت مین ملتا ہے اور وہ بندہ اپنے عمل کے سبب اُس مرتبے پر
نہین پہونچ سکتا تو اللہ تعالی اُسکو اُسکے بدن یا مال یا اولاد کی مصیبت مین مبتلا کرتا ہے پھر صبر عنایت فرماتا ہے یہانتک کہ اُسکو
اُسی مرتبے پر پہونچا دیتا ہے جو اللہ تعالے کے علم مین اسکو ملنا تھا اور فرمایا کہ جس وقت مصیبت والونکو ثواب عنایت ہوگا تو تندرست
والے قیامت مین یہ چاہینگے کہ کاش ہمارے چمڑے دنیا مین مقراضون سے کاٹے جاتے یعنی اگر ہمپر مصیبت پڑتی تو ہمکو
بھی ثواب ایسا ہی ملتا اور فرمایا کہ مومن جب بیمار ہوتا ہے پھر اللہ تعالی اُسکو اس مرض سے عافیت دیتا ہے تو یہ مرض
اُسکے اگلے گناہونکا کفارہ ہوجاتا ہے اور آیندہ کے لیے نصیحت ہوتی ہے اور منافق جب بیمار ہوکر عافیت پاتا ہے تو اُسکا
حال اونٹ کا سا ہے کہ مالک نے اُسکا زانو باندھا اُسکے بعد چھوڑ دیا تو اُسکو یہ نہین معلوم کہ کیون باندھا تھا اور کیون چھوڑا
یعنی مومن غفلت سے ہوشیار ہوجاتا ہے کہ گناہون کے سبب سے مجھے تکلیف ہوئی تھی آیندہ کو باز رہون اور منافق کو ذرا
بھی پروا نہین ہوتی کہ کیون بیمار ہوا اور کیون اچھا ہوا بیماری کا بیان ہوچکا اب تعزیت اور نوحہ کا بیان ہوتا ہے تعزیت
کرنی ثواب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے اور اُسکو تسلی دلاوے
تو اُسکو بھی ثواب مصیبت پر صبر والے کا سا ہوگا تو آدمی کو چاہیئے کہ مصیبت زدہ کے پاس جاکر اُسکو تسلی دے
اور مصیبت کا ثواب اور اُسپر صبر کرنیکا اجر بیان کرے یہانکی عورتون کی طرح نہ پیٹے نہ بیان کرکے روے کہ بہت
گناہ ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے رخسارے پیٹے اور گریبان پھاڑے اور ایام کفر کی
مانند بیان کرے یعنی واویلا اور ہاے واے کرے تو وہ شخص ہم مین سے نہین اور ابو موسی صحابی رض بیماری مین بیہوش
ہوے اُنکی بیٹی آواز سے روتی ہوئی آئی پھر ابو موسی رض کو افاقہ ہوا اُنہون نے اپنی بیٹی سے کہا کہ تجھکو معلوم نہین کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین بیزار ہون ایسی عورت سے کہ مصیبت مین سر منڈا دے اور چلا دے
اور اپنے کپڑے پھاڑے اور مروی ہے کہ چار خصلتین ایسی ہین کہ اُسکو اکثر لوگ نہین چھوڑتے اول فخر کرنا حسب پر
دوسرے طعن کرنا نسب مین تیسرے مینہ کی توقع کرنی ستارون سے یعنی فلان ستارہ اگر فلان منزل مین آویگا تو مینہ
برسیگا چہارم میت پر نوحہ کرنا یعنی اُسکی صفات بیان کرکے رونا اور فرمایا کہ جب عورت نوحہ کرنیوالی اپنی موت سے
پہلے اس فعل سے توبہ نکرے تو قیامت کے دن کھڑی کیجاویگی ایسے حال مین کہ اُسکے بدن پر قطران کا کرتا ہوگا اور ایک
کرتا کھجلی کا یعنی اُسپر خارش مسلط کر دی جاویگی جسپر قطران ملینگے تاکہ ایذا زیادہ ملے معاذ اللہ منہا اور قطران دوا سیاہ بدبودار

درخت اہل کی ہے جسکو ہوبیر کہتے ہین یعنی اُسکا تیل درخارشتی اونٹون پر ملتے ہین آگ اُسمین بہت سرایت کرتی ہے
اور جلد بھڑکتی ہے کذا فی البیضاوی والقاموس وغیرہما - اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کی قبر پر گذرے کہ وہ قبر
پر رو رہی تھی آپنے فرمایا کہ اللہ سے ڈر اور صبر کر اُس عورت نے آپکو نہ پہچانا اور کہا کہ مجھ سے الگ ہو تجھپر میری سی مصیبت
نہین پڑی جب لوگون نے اسکو جتایا کہ یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو وہ آپکے دروازے پر آئی اور وہان دربان نپایا
آپکی خدمت مین عرض کیا کہ مین نے آپکو پہچانا نہ تھا اب جو ارشاد ہو بجالاؤن آپنے فرمایا کہ صبر تو پہلے ہی صدمہ کے وقت
تھا یعنی اب مفید نہین اول ہی صبر کرنا تھا آخر کو تو صبر آہی جاتا ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین جس اپنے بندے
مؤمن کا محبوب بیٹا ساری دنیا سے پیارا قبض کرتا ہون پھر وہ اُسپر ثواب طلب کرتا ہے یعنی صبر کرنے سے تو میرے
پاس اُسکی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہین اور فرمایا کہ جس میت پر نوحہ کیا جاتا ہے اُس میت کو نوحہ کی وجہ سے قیامت
مین عذاب کیا جائیگا اور عبداللہ بن رواحہؓ صحابی بیہوش ہوے اُنکی بہن نے رونا اور واجبلاہ کہنا شروع کیا یعنی ہاے
میرے پہاڑ اور اِس سے یہ مقصود ہے کہ اُنکی تعریف کرکے روتی تھین جب اُنکو افاقہ ہوا تو اُنہون نے بہن سے کہا کہ تو
جو کچھ کہتی تھی مجھ سے پوچھا جاتا تھا کہ تو ایسا ہی ہے جب اُنکا انتقال ہوا تو اُنکی بہن نے اتنا صبر کیا کہ روئی بھی نہین اور
نیز فرمایا کہ جب کوئی مردہ مرتا ہے اور اُسپر رونے والا کھڑا ہوکر کہتا ہے واجبلاہ واسیداہ یا اور کوئی کلمہ اسیطرح کا کہتا ہے
تو اللہ تعالی اُسپر دو فرشتے مقرر کرتا ہے تو وہ میت کے سینے مین گھونسے مارتے ہین اور کہتے ہین کہ کیا تو ایسا ہی تھا - اور
فرمایا کہ میت پر آنکھ کا فعل اور دل کا فعل اللہ کی طرف سے ہے یعنی رونا اور غم کرنا خدا کی طرف سے اور اُسکی رحمت سے اور
ہاتھ اور زبان کا فعل یعنی پیٹنا یا بیان کرنا یہ شیطان کی طرف سے ہے کذا فی المشکوٰۃ وَكَتَبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلٰى مُعَاذٍ يُعَزِّيْهِ فِيْ ابْنٍ لَهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَلَامٌ عَلَيْكَ
فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعْظَمَ اللّٰهُ لَكَ الْاَجْرَ وَاَلْهَمَكَ الصَّبْرَ
وَرَزَقَنَا وَاِيَّاكَ الشُّكْرَ فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَهْلِيْنَا وَاَوْلَادَنَا مِنْ مَوَاهِبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْهَنِيَّةِ
وَعَوَارِيْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ يُمَتِّعُ بِهَا اِلٰى اَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ وَيَقْبِضُهَا لِوَقْتٍ مَّعْلُوْمٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ
اِذَا اَعْطٰى وَالصَّبْرَ اِذَا ابْتَلٰى اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو ایک نامہ لکھا جسمین اُنکے بیٹے کے مرنے پر اُنکی
تعزیت فرماتے تھے وہ نامہ اسطرح پر تھا جسکو مترجم نے تین ٹکڑے کرکے بیان کیا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے فکان قد
والسلام تک اُسکا ترجمہ یہ ہے مین شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے جو بخشنے والا ہے مہربان یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی
جانب سے معاذ بن جبل کو کہ تجھپر سلام ہو مین تعریف پہونچاتا ہون تیرے پاس اُس اللہ کی کہ کوئی معبود برحق سوا اُسکے
نہین بعد حمد کے مین یہ دعا کرتا ہون تیرے حق مین کہ اللہ تعالی تجھکو بہت ثواب دے اِس مصیبت پر اور تیرے دل
مین صبر ڈالے اور ہمکو اور تجھکو شکر نصیب کرے کیونکہ ہماری جانین اور ہمارے مال اور ہمارے اہل اور اولاد خدائے
عزوجل کی عمدہ بخششون سے ہین اور اُسکی عاریت رکھی ہوئی چیزون مین سے یعنی جبتک وہ چاہے اُنکو ہمارے پاس رکھے ہم اُنسے

ایک مدت معین تک بہرہ مند ہوتے ہین اور وہ انکو وقت مقرر پر لے لیتا ہے پھر اُسنے ہمپر شکر فرض کیا ہے جسوقت کہ مبتلا کرتا ہے **ف** تفسیر بحر العلوم مین ایک حدیث قدسی نقل کی ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ جو شخص میری بلا پر صبر نکرے اور میری نعمتون کا شکر نکرے اور میرے حکم پر راضی نہو تو اسکو چاہئے کہ میرے سوا کوئی اور پروردگار طلب کرے **ع** تخشی سر حکم یار متاب + کار نا بالغ است شور و خروش + ہیچ دانی کہ صدق چیست بحق + ارہ بر سر نہند و تو خاموش + اور ایک بزرگ نے کیا خوب بات لکھی ہے کہ آدمی کے تمام احوال اور اوقات چار چیزون سے خالی نہین نعمت ہے یا بلا طاعت ہے یا معصیت تو بندہ کو نعمت پر شکر کرنا چاہئے اور بلا پر صبر اور طاعت پر توفیق اُسکی طرف سے جاننی چاہئے اور معصیت مین توبہ کرنی چاہئے۔

فکان ابنک من مواہب اللہ الہنیۃ وعواریہ المستودعۃ متعک بہ فی غبطۃ وسرور وقبضہ منک باجر کبیر الصلوۃ والرحمۃ والہدی تو تیرا بیٹا اللہ کی عمدہ بخششون اور اُسکی سونپی ہوئی امانتون مین سے تھا تجھکو اُس سے فائدہ مند کیا اچھے حال مین کہ لوگ اُسپر رشک کرتے تھے اور مسرت مین اور اُسنے اُسکو تیرے پاس سے اُٹھا لیا بڑے ثواب کے بدلہ مین جو دعا اور رحمت اور ہدایت ہے **ف** یعنی جیسے اللہ تعالی نے اس آیہ مین ارشاد فرمایا ہے وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون یعنی اور خوشخبری سنا اُن صبر کرنیوالون کو کہ جب انکو کوئی مصیبت پہونچتی ہے تو یون کہتے ہین کہ ہم اللہ کی ملک ہین اور ہم کو اُسکی طرف پھر نا ہے اُنہین لوگون پر ہے انکے پروردگار کی دعا اور رحمت اور یہی لوگ ہین راہ پانیوالے **ان احتسبت فاصبر ولا یحبط جزعک اجرک فتندم واعلم ان الجزع لا یرد شیئا ولا یدفع حزنا وما ہو نازل فکان قد وقد السلام** **مس ض** اگر تو ثواب چاہے تو صبر کر اور چاہئے کہ بیصبری کرنی تیرا ثواب تلف نکرے پھر تو پشیمان ہو یعنی اسلئے کہ صبر کیون نہ کیا کہ ثواب مفت ہاتھ سے دیا اور جان لے کہ بیصبری کرنا کسی چیز کو پھیر نہین لاتا اور نہ غم کو دور کرتا ہے یعنی بیصبری سے مردہ واپس نہین آتا اور نہ غم جاوے اور جو چیز اُترنے والی ہے یعنی بلا اور حوادث مقدر تو اُسکو یہ خیال کر کہ گویا واقع ہوئی یعنی جزع اور فزع بیفائدہ ہے اور تجھپر سلام ہو نقل کیا اسکو حاکم اور ابن مردویہ نے **ف** جتنا جزع فزع زیادہ ہوگا غم بھی زیادہ ہوتا جائیگا فائدہ اسی مین ہے کہ مصیبت سے اپنا دھیان ہٹا کر ثواب کا امیدوار رہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعزیت کا خط لکھنا مستحب ہے اور خط کے اول و آخر مین سلام لکھنا بھی مستحب ہے جیسے ملاقات کے شروع مین اور رخصت کے وقت سلام مستحب ہے **فقیر** کہتا ہے کہ مصنف نے اپنی شرح مین لکھا ہے کہ لفظ فکان بفتح فا و کاف و ہمزہ و سکون نون ہے اور لفظ قد کے بعد فعل محذوف ہے یعنی وقع یا نزل اور حرز ثمین مین ہے کہ فکان نعم ان مشدد کو مخفف کر کیا ہے اصل مین فکانہ قد وقع تھا ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات مین لکھا ہے مگر اور محدثین نے اسکو حسن یا ضعیف بیان کیا ہے اور اعمال مین حدیث ضعیف پر عمل کرنا بالاتفاق جائز ہے انتہی **ولما توفی صلی اللہ علیہ وسلم عزتہم الملائکۃ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ان فی اللہ عزاء من کل مصیبۃ وخلفا من کل فائت فباللہ فثقوا وایاہ فارجوا فانما المحروم من حرم الثواب والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** **مس**

اور جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو صحابہ اور اہل بیت کو فرشتون نے اسطرح تعزیت کی کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تعالی کے یہان تسلی ہے ہر مصیبت سے یعنی وہی صبر اور تسلی دینے والا ہے ہر مصیبت پر اور اُسکے یہان عوض ہے ہر فوت ہونے والی چیز کا تو تم اللہ ہی پر اعتماد کرو اور اُسی سے امید رکھو کیونکہ محروم وہ ہے جو ثواب سے محروم رہے اور تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتین۔ نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** محروم وہی ہے جو ثواب سے محروم ہو یعنی دنیا کی مصیبت کچھ مصیبت نہین اسلئے کہ اُسکا ثواب آخرت مین موجود ہے بلکہ حقیقی مصیبت یہ ہے کہ آدمی مصیبت پر صبر نکرے اور ثواب سے محروم رہے **مخ** وَدَخَلَ رَجُلٌ اَشْهَبُ اللِّحْيَةِ جَسِيْمٌ صَبِيْحٌ فَتَخَطّٰى رِقَابَهُمْ فَبَكٰى ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِّنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَّعِوَضًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ وَّخَلَفًا مِّنْ كُلِّ هَالِكٍ فَاِلَى اللّٰهِ فَاَنِيْبُوْا وَاِلَيْهِ فَارْغَبُوْا وَنَظَرُهٗ اِلَيْكُمْ فِي الْبَلَاءِ فَانْظُرُوْا فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ لَّمْ يُجْبَرْ وَانْصَرَفَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ **مس** اور ایک آدمی سفید داڑھی والا فربہ خوبصورت گھر والون کے پاس آیا یعنی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے دن اور صحابہ کی گردنون پر سے پھاندگیا یعنی ازدحام کی وجہ سے جب آگے جانے کو راہ نپائی تو گردنون کے اوپر سے پھاند کر آگے بڑھا اور رویا پھر صحابہ رض کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ اللہ کے یہان تسلی ہے ہر مصیبت پر اور عوض ہے ہر فوت ہونے والی چیز کا اور نائب ہے ہر ہلاک ہونے والیکا تو اللہ ہی کی طرف رجوع کرو اور اُسی کے ثواب کی رغبت کرو اور مبتلاء بلا کرنے مین اُسکی نظر تمہاری طرف ہے یعنی وہ اپنے علم قدیم سے تمہارے دلکی باتون کو ہر حال مین جانتا ہے تو فکر کرو اور ہوشیار رہو کہ کسطرح صبر کرتے ہو اور کیا کہتے ہو کیونکہ مصیبت زدہ وہی ہے جسکو مصیبت پر بدلا نہ دیا جاوے اور ثواب سے محروم رہے یہ کہکر وہ شخص چلا گیا حضرت ابوبکر رض اور حضرت علی رض نے کہا کہ یہ شخص حضرت خضر علیہ السلام رض تھے نقل کیا اسکو حاکم نے وَمَنْ رَفَعَ الْمَيِّتَ عَلَى السَّرِيْرِ اَوْ حَمَلَهٗ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ **مو مص** اور جو شخص کہ میت کو چارپائی پر رکھے یا اسکو زمین سے اٹھاوے تو چاہیئے کہ بسم اللہ کہے نقل کیا اسکو موقوفا ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا صَلّٰى عَلَيْهِ كَبَّرَ ثُمَّ قَرَاَ الْفَاتِحَةَ ثُمَّ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَيَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهٖ تَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٖ وَاِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ **مس** اور جب وہ نماز پڑھے تو اللہ اکبر کہے پھر الحمد پڑھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے یعنی دوسری دفعہ اللہ اکبر کے بعد اور بہتر یہ ہے کہ نماز کا درود پڑھے پھر پڑھے یعنی تیسری دفعہ اللہ اکبر کے بعد یہ دعا پڑھے اللہم عبدک الخ یعنی یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیری لونڈی کا بیٹا یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی معبود تیرے سوا نہین تو اکیلا ہے کوئی تیرا شریک نہین اور یہ بھی گواہی دیتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہین یہ تیری رحمت کا محتاج ہوا یعنی

اگرچہ ہمیشہ تیرا محتاج تھا مگر اب اس بیکسی اور تنہائی مین زیادہ محتاج ہوا اور تو اُسکے عذاب سے بے پرا ہے وہ دنیا سے اور دنیا والون سے علیحدہ ہوا اگر یہ شخص گناہون سے پاک ہے تو اِسکی پاکی زیادہ کر یعنی ثواب کامل کے دینے سے اور درجات کے بلند کرنے سے اور اگر گنہگار ہے تو اسکی بخشش کر یا اللہ تو ہمکو اُسکے ثواب سے محروم مت کر اور نہ ہمکو اُسکے پیچھے گمراہ کر یعنی بوجہ بیصبری کے نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** جنازہ کی نماز پڑھنی فرض کفایہ ہے اور صحت نماز کی شرط میت کا مسلمان ہونا اور پاک ہونا اور جنازہ کا سامنے موجود ہونا ہے یعنی ہمارے نزدیک غائب شخص پر نماز درست نہین اور نماز کے ارکان قیام اور تکبیرین ہین اور امام شافعی کے نزدیک الحمد پڑھنا واجب ہے اور امام اعظم رح اور امام مالک رح کے نزدیک الحمد کا پڑھنا نماز جنازہ مین نہین اگر ثنا کے قصد سے پڑھے تو جائز ہے امام اعظم رح کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے بعد سبحانک اللہم آخر تک پڑھے کذا ذکرہ الفقہ اور بعض روایتون مین بجائے پہلی دعا کے تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھنی آئی ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاۤءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ **م ت س ق مص** یا اللہ تو اُسکو بخش اور اُسپر رحم کر اور اُسکو عافیت دے اور اسکی تقصیرین معاف کر اور اُسکی مہمانی اچھی کر یعنی بہت ثواب اور جنت دے اور اُسکی قبر فراخ کر اور اُسکو پانی اور برف اور اولے سے پاک کر یعنی طرح طرح کی بخششین اور رحمتین کر اور اُسکو گناہون سے صاف کر جیسے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا اور اُسکو گھر کے عوض اُسکے گھر سے بہتر بدلا دے اور اُسکے اہل سے بہتر اہل یعنی خادم وغیرہ عنایت کر اور بی بی اُسکی بی بی سے بہتر مرحمت کر اور اسکو بہشت مین داخل کر اور قبر کے عذاب اور دوزخ کے عذاب سے اُسکو پناہ دے نقل کیا اِسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ **د ت س احب مس** اور ایک دعا یہ ہے اللہم اغفر لحینا الخ یا اللہ تو ہمارے زندون کو بخش اور ہمارے مُردون کو اور ہمارے چھوٹون کو اور ہمارے بڑون کو اور ہمارے مردون کو اور ہماری عورتون کو اور ہمارے حاضر شخصون کو اور ہمارے غائب لوگون کو یا اللہ تو ہم مین سے جسکو زندہ رکھے تو اُسکو اسلام پر زندہ رکھ اور جسکو ہم مین سے موت دے تو اُسکو ایمان پر مار یا اللہ ہمکو اُسکے ثواب سے محروم مت کر اور نہ ہمکو اُسکے پیچھے گمراہ کر نقل کیا اسکو ابوداود ترمذی نسائی احمد ابن حبان حاکم نے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاۤءَ فَاغْفِرْ **د س لما س لہ** ایک دعا یہ ہے اللہم انت ربہا یعنی یا اللہ تو اس روح کا پروردگار ہے تو نے ہی اُسکو پیدا کیا اور تو نے ہی اُسکو اسلام کی راہ دکھائی اور تو نے ہی اُسکی روح کو قبض کیا یعنی تیرے ہی حکم سے اُسکی روح کو قبض کیا یعنی تیرے ہی حکم سے روح قبض ہوئی اور تو ہی

زیادہ جانتا ہے اُسکے باطن اور ظاہر کو ہم حاضر ہوے ہین سفارش کرنے والے کہ تو بخشدے اُسکو روایت کیا اسکو ابو داود
نسائی نے۔ نسائی نے بعد لفظ فاغفر کے لہا ضمیر مؤنث کی روایت کی ہے اور ابو داود نے لہ بضمیر مذکر اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ
فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِکَ وَحَبْلِ جِوَارِکَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اَللّٰھُمَّ
فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ **د ق** ایک دعا یہ ہے اللھم ان فلان الخ یا اللہ فلان بیٹا فلان
کا تیرے عہد اور تیری ہمسائگی کے امن مین ہے یعنی ایمان لانے کی وجہ سے تیری پناہ اور حفاظت مین مرا ہے تو اُسکو
قبر کی آزمایش اور دوزخ کے عذاب سے بچا تو ہی وفا والا ہے یعنی اپنا وعدہ پورا کرتا ہے اور تو ہی لایق حمد کے ہے یا اللہ تو اُسکو
بخش اور اُسپر رحم کر کہ تو بخشنے والا اور مہربان ہے نقل کیا اسکو ابو داود و ابن ماجہ نے اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ اَمَتِکَ
اِحْتَاجَ اِلٰی رَحْمَتِکَ وَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِهٖ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا
فَتَجَاوَزْ عَنْهُ **مس** - ایک دعا یہ ہے یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیری لونڈی کا بیٹا تیری رحمت کا محتاج ہوا اور تو اُسکے
عذاب سے بے پروا ہے اگر یہ نیک تھا تو اُسکی نیکی مین زیادتی کر اور اگر گنہگار تھا تو اُس سے درگذر فرما نقل کیا اسکو حاکم نے اَللّٰھُمَّ
عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ کَانَ یَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ
مِنِّیْ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَاغْفِرْ لَهٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ
حب ایک دعا یہ ہے یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا بیٹا ہے یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی معبود سوا ہے خدا کے نہین
اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہین اور تو میری نسبت اُسکا حال زیادہ جانتا ہے اگر یہ شخص نیک تھا تو اُسکی
نیکی مین فزونی کر اور اگر گنہگار تھا تو اُسکو بخشدے اور ہمکو اُسکے ثواب سے محروم مت کر اور نہ ہمکو اُسکے پیچھے فتنے مین ڈال نقل کیا
اسکو ابن حبان نے وَاِذَا وَضَعَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
د ت س حب اور جب مردہ کو اُسکی قبر مین رکھے تو بسم اللہ وعلی سنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے یعنی خدا کے نام سے
اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر اُسکو دفن کرتا ہون نقل کیا اسکو ابو داود و ترمذی نسائی ابن حبان نے یا یون کہے
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ **مس** یعنی اسکو رکھتا ہون اللہ کے نام اور اُسکے حکم سے اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر نقل کیا اسکو حاکم نے مِنْهَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُکُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُکُمْ تَارَةً اُخْرٰی
بِسْمِ اللّٰهِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ **مس** اور دفن کے وقت یون کہے منها خلقناکم الخ یعنی ہمنے تمکو
زمین سے پیدا کیا تمہاری اصل کو کہ حضرت آدم علیہ السلام ہین اور زمین ہی مین ہم پھر تمکو لیجائینگے یعنی مرنیکے بعد اور اُسی
سے ہم تمکو دوبارہ نکالینگے یعنی قیامت کو مین دفن کرتا ہون اللہ کے نام اور اللہ کی راہ مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے دین پر نقل کیا اسکو حاکم نے **ف** فتاوے عالمگیری مین لکھا ہے کہ مستحب ہے کہ مٹی ڈالنے کے وقت تین لپ
بھر کر سرہانے کی طرف سے قبر مین ڈالے اول لپ مین منها خلقناکم کہے اور دوسرے مین وفیها نعیدکم اور تیسری مین
ومنها نخرجکم تارة اخری تو شاید یہ بھی آیا ہو مگر یہان یہ مقصود ہے کہ مردہ کو قبر مین رکھنے کے وقت یہ دعا پڑھے فاذا فرغ

مِنْ دَفْنِهٖ وَقَفَ عَلَى الْقَبْرِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ لِاَخِيْكُمْ وَسَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْئَلُ د مس

رسنی اور جب میت کے دفن سے فراغت ہو تو قبر کے پاس کھڑا ہو کر حاضرون سے کہے کہ اللہ سے بخشش مانگو اپنے بھائی

کے لئے اور اُسکے حق مین دعا کرو کہ ثابت رہے یعنی منکر نکیر کے جواب مین کیونکہ وہ اب پوچھا جائیگا نقل کیا اسکو ابوداود حاکم بزار بیہقی نے ف اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ زندون کا دعا کرنا مردونکو مفید ہوتا ہے اور اہل سنت وجماعت کا مذہب بھی یہی ہے کہ زندون کے دعا کرنے اور ثواب کی نیت سے صدقہ

دینے مین مُردونکو نفع ہے اور اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین فخر وَيُقْرَأُ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ الدَّفْنِ اَوَّلُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَخَاتِمَتُهَا

سنی اور قبر پر دفن کے بعد شروع سورۂ بقر کا اور اُسکا اخیر پڑھے نقل کیا اسکو بیہقی نے ف اور بعض روایت مین آیا ہے کہ شروع سورۂ

بقر یعنی الم مفلحون تک قبر کے سرہانے پڑھے اور آمن الرسول خاتمہ سورت تک پائینتی کذا فی المشکوٰۃ وَاِذَا زَارَ الْقُبُوْرَ فَلْيَقُلْ

اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ اَوِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ

لَلَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ م س ق اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ س اور جب کوئی شخص

قبرون کی زیارت کرے تو یون کہے السلام علی اہل الدیار الخ یعنی سلام ہو مکان والون پر یعنی قبر والون پر یا سلام ہو تم پر اے گھر والو

یعنی مُومن اور مسلمان اور ہم اگر خدا نے چاہا تمہارے ساتھ ملنے والے ہین ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے

ہین نقل کیا اسکو مسلم نسائی ابن ماجہ نے اور نسائی کی ایک روایت مین یہ بھی زیادہ آیا ہے کہ تم ہمارے پیشرو ہو اور ہم تمہارے

پیچھے آنیوالے فقیر کہتا ہے کہ مصنف نے اپنی شرح مین کہا کہ موت یقینی چیز ہے اُسکے لئے انشاء اللہ یا تو حصول برکت کے

لئے ذکر کیا ہے یا اس آیت پر عمل کرنے کو وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَیْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ انتہی اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ

الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ

لَلَاحِقُوْنَ م س ق زیارت قبور کی ایک دعا یہ ہے السلام علی الخ سلام ہو ایمان دارون اور مسلمانون کے گھر والون

پر اور اللہ رحم کرے ہم مین سے اگلون پر اور پچھلون پر یعنی مردون اور زندون پر اور ہم اگر اللہ نے چاہا تمہارے ساتھ

ضرور ملینگے نقل کیا اسکو مسلم نسائی ابن ماجہ نے اور ایک دعا یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ

مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ م س تم پر سلام ہو اے مُومن قوم کے

گھر والو اور تمہارے پاس وہ ثواب اور عذاب آیا جسکا وعدہ تمکو فردائے قیامت مین کیا جاتا تھا تم ڈھیل دیے گئے یعنی

مدت عمر تک اور ہم اگر خدا نے چاہا تمہارے ساتھ ملینگے نقل کیا اسکو مسلم نسائی نے فقیر کہتا ہے کہ اتٰکم بصیغۂ ماضی ہے

اور مراد اس سے زمانۂ آیندہ ہے اور غدا ظرف ہے توعدون کا اور مؤجلون خبر مبتدا محذوف کی یعنی انتم اور معنی یہ ہین کہ

جو کچھ تمسے ثواب و عذاب کا وعدہ ہے قیامت مین تمکو ملیگا تمکو بلحاظ اجر ملنے کے ڈھیل دی گئی کذا فی الحرز اور ایک دعا

یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ د تم پر سلام ہو اے مُومن قوم کے

گھر والو اور ہم اگر خدا نے چاہا تمہارے ساتھ ملینگے نقل کیا اسکو ابوداود نے۔ اور ایک دعا یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ

الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ت تم پر سلام ہو اے قبر والو خدا ہمکو اور تمکو بخشے تم ہم سے پہلے

پہونچے اور ہم تمہارے پیچھے پہونچتے ہین نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** زیارت کے آداب یہ ہین کہ قبلہ کی طرف پشت کرے اور قبر کیطرف مونھہ کرکے کھڑا ہو اور سلام مذکورۂ بالا کہے کوئی سا صیغہ ہو اور قبر کو ہاتھہ نہ لگاوے اور نہ بوسہ دے اور نہ قبر کے سامنے جھکے جیسے یہانکے لوگ سلام کرتے مین جھکتے ہین اور ناک گھسنی اور سجدہ قبر کو نکرے اور نہ اُسکے گرد پھرے کہ یہ نصاریٰ کی عادت ہے چنانچہ شیخ عبدالحق نے بھی یہی لکھا ہے اور فتویٰ اسپر ہے کہ قبر پر قرآن پڑھنا مکروہ نہین اور مستحب ہے کہ سات بار قل ہو اللہ پڑھے اور بعض روایت مین آیا ہے کہ گیارہ بار قل کھڑے ہوکر پڑھے پھر بیٹھے اور قبر کی زیارت جمعہ کے دن افضل ہے خصوصًا اول وقت مین اور بعض روایت مین آیا ہے کہ جو کوئی زیارت کے وقت سورۂ یٰس پڑھے تو مقبرہ کے مردون کو اُسدن عذاب مین تخفیف ہوتی ہے اور جتنے مردہ مقبرہ مین ہین اُسی قدر نیکیان پڑھنے والے کو لکھے جائینگی اور ایک بار سورۂ فاتحہ اور تین بار قل ہو اللہ پڑھنا بھی بعضون نے لکھا ہے کذا ذکرہ الفخر اور سورہ تکاثر پڑھے پھر یہ دعا پڑھے آنس اللہ وحشتکم ورحم غربتکم وکفر سیئاتکم وتقبل حسناتکم ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف الرحیم ربنا اغفر لنا ولوالدینا ولمشائخنا ولاستاذنا ولاجدادنا ولاخواننا ولاخواتنا ولاعمامنا ولعماتنا ولاخوالنا ولخالاتنا ولسائر اقاربنا واصحابنا واحبابنا ولمن له حق علینا ولجمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منہم والاموات انک مجیب الدعوات ورافع الدرجات اللہم اغفر لاہل البقیع والمعلیٰ بعد اسکے یہ پڑھے اللہم صل علی روح محمد فی الارواح وصل علی جسد محمد فی الاجساد وصل علی قبر محمد فی القبور وصل علی تربتہ محمد فی التراب وصل علی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الملائکۃ المقربین وعلی عبادک الصالحین وعلی اہل طاعتک اجمعین ربنا توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین وادخلنا الجنۃ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین والحمد للہ رب العالمین یہ دعا کہ حصن حصین شریف مین لکھی ہے اسلیے شرفاء مین زیارت قبور کے وقت پڑھتے ہین **ع** الذِّكْرُ الَّذِي وَرَدَ فَضْلُهُ غَيْرُ مَخْصُوصٍ بِوَقْتٍ وَلَا بِسَبَبٍ وَلَا مَكَانٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ هِيَ أَفْضَلُ الذِّكْرِ **ت** یہ ذکر کا بیان ہے جسکی فضیلت حدیثون مین بدون خصوصیت کسی وقت اور سبب کے وارد ہوئی ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ یعنی محمد رسول اللہ کے ساتھہ سب ذکرون سے افضل ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** وقت کی خصوصیت جیسے کھانے وغیرہ کے وقت اور مکان کی خصوصیت جیسے حج مین یا عرفات مین غرض یہ کہ وہ دعائین مذکور ہونگی کہ آدمی جسوقت اور جس جگہ چاہے پڑھے وَهِيَ أَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ أ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَهَا خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ **خ** اور کلمہ توحید سب نیکیون سے بہتر ہے نقل کیا اسکو احمد نے میری شفاعت سے قیامت کے دن سب لوگون مین زیادہ بہرہ ور وہ ہوگا جسنے اس کلمہ کو اپنے خالص دل سے کہا ہوگا یا یہ فرمایا کہ خالص اپنی جان سے کہا ہوگا نقل کیا اسکو بخاری نے يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَهَا وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِّنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَهَا وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ أَوْ مِنْ إِيمَانٍ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَهَا وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ أَوْ مِنْ إِيمَانٍ **خ م ت** دوزخ سے نکلیگا وہ شخص جسنے اس کلمہ کو کہا ہوگا اور اُسکے دل مین جو کے برابر نیکی ہوگی یعنی ایمان یا فرمایا جو کے برابر ایمان ہوگا اور دوزخ سے نکلیگا وہ شخص جسنے اس کلمہ کو کہا ہوگا اُسکے دل مین خیر یا ایمان یا گیہون کے برابر ہوگا اور دوزخ سے نکلیگا وہ شخص جسنے اس کلمہ کو کہا ہوگا اور اُسکے دل مین ذرہ

کے برابر خیر یا ایمان ہوگا نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نے **ف** مراد یہ ہے کہ جسکے دل مین تھوڑا سا بھی ایمان ہوگا اور کلمہ توحید پڑھیگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے دوزخ سے نکلیگا **فخ** مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ **م** کوئی بندہ ایسا نہین کہ یہ کلمہ پڑھے پھر اسی اعتقاد پر مرے کہ بہشت مین داخل نہوا اگرچہ اُسنے زنا کیا ہو اگرچہ اُسنے چوری کی ہو ان الفاظ وان زنی وان سرق کو تین بار فرمایا نقل کیا اسکو مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مومن دوزخ مین ہمیشہ نہین رہیگا اگر چہ بے توبہ مرے بلکہ اپنے کردار کی سزا پاکر آخر کو بہشت مین داخل ہوگا اور کافر ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گناہ سے اصل ایمان نہین جاتا اگرچہ ایمان کے کمال مین نقصان آجاوے یہی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا **فخ** جَدِّدُوْا اِيْمَانَكُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ نُجَدِّدُ اِيْمَانَنَا قَالَ اَكْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ **اط** پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا ایمان نیا کرو صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اپنا ایمان کیونکر نیا کرین آپنے فرمایا کہ زیادہ کہا کرو کلمہ لا الٰہ الا اللہ یعنی اس کلمہ سے ایمان مین قوت اور تازگی آتی ہے نقل کیا اسکو احمد طبرانی نے لَيْسَ لَهَا دُوْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ **ت** اس کلمہ کو خدا کے نزدیک کوئی پردہ نہین یہانتک کہ اُس تک پہونچ جاوے یعنی کوئی چیز اسکے پہنچنے کو نہین روکتی جلد مقبول ہوجاتا ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے فَاِنَّهَا لَا يَتْرُكُ ذَنْبًا وَّلَا يُشْبِهُهَا عَمَلٌ **مس** اس کلمہ طیب کا کہنا کوئی گناہ نہین چھوڑتا اور کوئی عمل اُسکے مشابہ نہین ہے نقل کیا اسکو حاکم نے وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ فِيْ كِفَّةٍ وَّلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِيْ كِفَّةٍ مَالَتْ بِهِمْ **حب س د** اگر ساتون آسمان والے اور ساتون زمین والے ایک پلہ مین ہون اور لا الٰہ الا اللہ کا ثواب دوسرے پلڑے مین تو بھی ثواب والا پلڑا اُنسے بھاری ہوگا نقل کیا اسکو ابن حبان نسائی بزار نے مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ مُخْلِصًا اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰى تُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَآئِرُ **ت س مس** کوئی بندہ اس کلمہ کو کبھی اخلاص سے نہین کہتا کہ اُسکے لئے آسمان کے دروازہ نہ کھولین یعنی اُسکی قبولیت اور پڑھنے کے واسطے یہانتک کہ پہونچتا ہے عرش تک بشرطیکہ کبیرہ گناہون سے اجتناب کیا جاوے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی حاکم نے **ف** کبیرہ گناہون سے اجتناب کیا جاوے یعنی کلمہ کہنے والے نے بڑے گناہ نہ کئے ہون بلکہ کئے ہون تو اُنسے توبہ کرلی ہو اور مقصود یہ ہے کہ قبولیت اور ثواب اس کلمہ کا جب ہی حاصل ہوتا ہے کہ آدمی کبیرہ گناہون سے بچے بمقتضاے اس ارشاد خداوندی کے انما یتقبل اللہ من المتقین یعنی اللہ تعالی عمل کو صرف پرہیزگارون ہی سے قبول کرتا ہے **ع** لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مَنْ قَالَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ **خ م ت س** **ا** وَمَرَّةً كَعِتْقِ نَسَمَةٍ **امص** جو کوئی لا الٰہ الا اللہ سے شئ قدیر تک دس بار پڑھے تو وہ ایسا ہوگا جیسے وہ شخص کہ چار بردے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کرے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی احمد نے اور جو کوئی کلمہ مذکور ایک بار پڑھے تو اُسکا ثواب ایک بردہ کے آزاد کرنیکے برابر ہوگا نقل کیا اسکو احمد ابن ابی شیبہ نے وَمِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَّكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَّمُحِيَتْ عَنْهُ

وَمِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ
مِنْ ذٰلِكَ عو اور جو کوئی اوپر کا کلمہ سو بار پڑھے تو اس کلمہ کا ثواب اُس شخص کے لئے دس بردون کے آزاد کرنیکے ثواب
کے برابر ہوگا اور اُسکے لئے سو نیکیان لکھی جائینگی اور سو گناہ اُسکے مٹائے جائینگے اور یہ کلمہ اُسکے لئے شیطان سے پناہ
ہوگا اور کوئی شخص بہتر اُسکے عمل سے نہ لائیگا یعنی قیامت کو بجز اُس شخص کے جسنے اُس سے زیادہ عمل کیا ہو یعنی جسنے
سو بار سے زیادہ پڑھا ہوگا وہ سو بار والے سے افضل ہوگا نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے هِيَ الَّتِي عَلَّمَهَا نُوحٌ اِبْنَهُ
فَاِنَّ السَّمٰوٰتِ لَوْ كَانَتْ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَتْ بِهَا وَلَوْ كَانَتْ حَلْقَةً لَقَصَمَتْهَا مصش یہ وہ کلمہ ہے کہ حضرت نوح
علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو سکھایا اور ایسا کلمہ ہے کہ اگر سب آسمان ایک پلڑے مین ہون اور یہ کلمہ ایک پلڑے مین تو یہی
بھاری ہوگا اور اگر آسمان حلقہ ہون تو یہ انکو ملا دے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے ف یعنی اگر بالفرض سب آسمان
بطور کڑے کے ہون اور اس کلمہ کا ثواب اُس کڑے پر رکھا جاے تو بوجھ کے سبب سے کڑا پچک کر اُسکے دونو کنارہ ملجائین
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ہر روز سو بار لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین پڑھے تو اُسکو فقر سے امن ہوگا اور
قبر کی وحشت مین اُنس اور اُسکے لئے جنت کے دروازے کھولے جائینگے کذا فی شرح الصدور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ كَلِمَتَانِ
اِحْدٰهُمَا لَيْسَ لَهَا نِهَايَةٌ دُوْنَ الْعَرْشِ وَالْاُخْرٰى تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ طط لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر
دو کلمے ہین دونون مین کا ایک یعنی لا الٰہ الا اللہ اسکو عرش سے اسطرف انتہا نہین یعنی عرش ہی تک پہونچتا ہے اور مقبول ہوتا ہے اور
دوسرا یعنی اللہ اکبر بھر دیتا ہے آسمان اور زمین کے درمیان کو یعنی اپنے ثواب اور نور سے نقل کیا اسکو طبرانی نے وعہما مع
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا عَلَى الْاَرْضِ اَحَدٌ يَّقُوْلُهَا اِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ
مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ت س اور یہ دونو کلمے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے ساتھ یہ فضیلت رکھتے ہین کہ روئے
زمین پر جو کوئی ان تینونکو کہے تو اُسکے گناہ اُسکے ذمہ سے دور کئے جاتے ہین اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہون یعنی بہت ہون
نقل کیا اسکو ترمذی نسائی نے مَا مِنْ اَحَدٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا حَرَّمَهُ
اللّٰهُ عَلَى النَّارِ حَدِيْثُ مُعَاذٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُخْبِرُ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا قَالَ اِذًا يَّتَّكِلُوْا وَ
اَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَاَثُّمًا خ م جو کوئی گواہی دے اس بات کی کہ لا الٰہ الا اللہ اور اس بات کی کہ محمد رسول
اللہ تو اللہ تعالی اُسکو آگ دوزخ پر حرام کرتا ہے یہ حدیث معاذ ابن جبل رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور سنے
کے بعد عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا مین لوگون کو اسکی خبر نہ دون کہ وہ خوش ہو جائین آپنے فرمایا کہ اگر ابھی تو خبر دیگا تو اسی کے پڑھنے
پر تکیہ کرینگے یعنی تیری شہادت پر تکیہ کرکے دوسرے عمل چھوڑ دینگے ابھی کہنا مصلحت نہین لوگون کو عمل کرنے دے حضرت معاذ
رض نے اس بشارت کی خبر اپنے مرنیکے نزدیک سنائی گناہ سے بچنے کے لئے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے ف یعنی جب دیکھا
کہ لوگ عمل کرنے پر مستعد ہین اور علم کا چھپانا گناہ ہے کیونکہ چھپانے والے کو آگ کی لگام دی جائیگی اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابتداء اسلام مین اس بشارت دینے سے منع فرمایا تھا کہین پھر بھی منع نہو چونکہ مجتہد تھے یہ اجتہاد کرکے خبر دی

اور انجام کو گناہ سے بچنے کے لئے خبر دی کذا ذکرہ الفخر اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ اس حدیث کے ظاہر سے یہ شبہ پڑتا ہے
کہ اکثر حدیثوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گنہگار موحد کلمہ گو بھی دوزخ مین داخل ہونگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت
سے نجات پائینگے اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بالکل دوزخ مین نہ جائینگے اس شبہ کے کئی جواب ہین ہمنے اختصار
کے لئے ایک پر اکتفا کیا وہ یہ ہے کہ کلمہ کہنے سے مقصود یہان یہ ہے کہ کلمہ کہا اور اُسکے حق بھی ادا کئے یعنی ممنوع باتون سے
بچا اور احکام کو بجا لایا اور اسی وجہ سے کہ اس حدیث کے معنی ظاہر نہ تھے حضرت معاذ رض نے پہلے خبر نہ دی تھی مَنْ شَهِدَ
بِهَا كَذٰلِكَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ مت جوکوئی گواہی دے اس کلمہ کی اخلاص کے ساتھ تو اللہ تعالی اُسکو حرام کریگا
آگ پر نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نے وَحَدِيْثُ الْبِطَاقَةِ الَّتِيْ تَثْقُلُ بِالتِّسْعَةِ وَالتِّسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مَدَّ الْبَصَرِ اَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ق حب مس اور پرچہ کاغذ کی وہ حدیث ہے کہ یہ
پرچہ بھاری ہوگا ننانوے مکتوب سے یعنی اعمال نامون سے جنمین برائیان لکھی ہونگی اور ہر مکتوب اُسکا اتنا ہوگا کہ جہانتک نظر کام
کرے یعنی زمین سے آسمان تک کہ لکھا ہوا اُس پرچہ مین اشہدان لا آلہ الا اللہ واشہدان محمدا عبدہ ورسولہ مشہور ہے نقل کیا اسکو
ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے ف حدیث البطاقۃ مبتدا ہے اور لفظ مشہور اُسکی خبر محذوف ہے وہ حدیث یہ ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالی ایک شخص کو مخلوق کے سامنے نکالیگا اور اُسکے آگے ننانوے مکتوب
اسقدر لمبے کہ جتنی نظر کام کرے پھیلائیگا پھر فرمائیگا کہ تو انمین سے کچھ انکار کرتا ہے آیا اعمالنامے لکھنے والون نے تجھپر ظلم کیا
ہے بندہ عرض کریگا کہ مین انکار نہین کرتا اور نہ تیرے کاتبون نے مجھپر ظلم کیا پھر فرمائیگا کہ تیرے پاس کیا عذر ہے وہ عرض
کریگا کہ میرے پاس کچھ عذر نہین اللہ تعالی فرمائیگا کہ تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے تجھپر آج ظلم نہوگا اُسوقت ایک پرچہ کاغذ
نکالا جائیگا جسمین لکھا ہوگا اشہدان لا آلہ الا اللہ اشہدان محمدا عبدہ ورسولہ پھر اللہ تعالی فرمائیگا کہ اپنے اعمال پر حاضر ہو یعنی
اس پرچہ کو اُنکے برابر رکھ وہ عرض کریگا اے پروردگار اس پرچہ کی اُن مکتوبون کے مقابلہ مین جو گناہون سے بھرے ہین کیا
حقیقت ہے اللہ تعالی فرمائیگا کہ تجھپر آج ظلم نکیا جائیگا یعنی یہ پرچہ بہت عالیشان ہے اسکو تول غرضکہ سب گناہون کے
مکتوب ایک پلہ مین رکھی جائینگی اور یہ پرچہ دوسرے پلہ مین تو وہ سب ہلکے ہونگے اور یہ پرچہ بھاری پڑیگا کیونکہ اللہ تعالی کے نام کے
ساتھ کوئی چیز برابر نہین وہ سب سے بھاری ہے کذا فی المشکوٰۃ مَنْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ
الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَآءَ مخ مس جوکوئی یہ دعا پڑھے اشہد
ان لا آلہ الا اللہ سے والنار حق تک تو اللہ تعالی اُسکو بہشت مین داخل کریگا بہشت کے آٹھ دروازون مین سے جس دروازہ
سے چاہے دعا کا ترجمہ یہ ہے کہ مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ کوئی معبود نہین سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اسکے بندے اور رسول ہین اور یہ کہ عیسی اللہ کے بندے اور اُسکی لونڈی کے بیٹے ہین اور اُسکا کلمہ جسکو مریم کی طرف
ڈالا اور روح ہین اُسکی طرف سے اور یہ کہ بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے نقل کیا اسکو مسلم بخاری نسائی نے ف خواہ بدون

عذاب کے اپنے فضل کرم سے بہشت مین داخل کریگا یا گناہون پر عذاب دیکے بعد **فحر** مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ وَمِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ اَيِّهَا شَآءَ **خ م س** جوکوئی گواہی دے اس بات کی کہ کوئی معبود سوا اللہ کے نہین وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اور اس بات کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے اور رسول ہین اور اس بات کی کہ عیسٰی علیہ السلام اُسکے بندے اور رسول اور اُسکی لونڈی کے بیٹے اور اُسکا کلمہ ہین جسکو مریم کی طرف ڈالا اور اُسکی طرف سے روح ہین اور اس بات کی کہ بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکو بہشت مین داخل کریگا جس عمل پر کہ وہ شخص ہو یعنی خواہ نیک عمل پر ہو یا بد عمل پر اور یہ فرمایا کہ بہشت کے آٹھ دروازون مین سے جس دروازہ مین سے چاہیگا نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے **ف** بعض روایت مین جملہ اخیر علی ماکان من عمل پر زیادہ آیا ہے اسلیے مصنف نے لفظ اُسی اختلاف روایت بیان کیا اور غرض یہ ہے کہ داخل کریگا اللہ تعالیٰ بہشت مین کسی عمل پر ہو بہشت کے آٹھون دروازون مین سے جسمین سے وہ چاہیگا اور حضرت عیسٰی کو کلمہ اسلیے کہا کہ کُن کے کہنے سے بدون باپ کے پیدا ہوئے ہین **فحر** كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ **خ م س** پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کبھی یہ دعا پڑھا کرتے تھے لا آلہ الا اللہ الخ یعنی کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے اُسنے اپنے لشکر کو غالب کیا اور اپنے بندہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی اور تنہا کافرون کے گروہ پر غالب ہوا یعنی غزوہ خندق مین بدون آدمیون کے لڑے ہوئے فتح ہوئے تو کوئی چیز باقی نہین اُسکے پیچھے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے **ف** ترجمہ فلا شئ بعدہ کا موافق ترجمہ شیخ فخر الدین کے ہمنے کیا ہے اور ملا علی قاری نے دوسرے معنی مناسب لکھے ہین کہ عارف کی نظر مین کوئی چیز سوا اُسکے وجود اور حاصل ہونے اُسکے مشہود اور دیکھنے اُسکے کرم وجود کے نہین یہ سب اُسی سے ہین اور اُسکی طرف پھر جائینگے تو توکل اور اعتماد اُسی پر چاہیئے کیونکہ نفع اور ضرر اُسکے سوا کسی سے نہین ہو سکتا تو مدد بھی اُسی سے مانگنا چاہیئے انتہی حدیث الْاَعْرَابِيِّ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهٗ قَالَ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ **م** یہ حدیث اعرابی کی حال کی ہے یعنی اس حدیث کا مصنف نے پتہ بتلایا کہ اُسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھکو کوئی ایسا کلام سکھاؤ کہ جسکے پڑھنے کی مداومت کرون آپنے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کر لا آلہ الا اللہ سے آخر تک اسکے معنی یہ ہین کوئی معبود نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اللہ بہت بڑا ہے بزرگی کی راہ سے اور تعریف بہت اللہ ہی کے لئے اور اللہ پاک ہے جو پروردگار ہے عالمونکا نہین ہے بچنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر اللہ غالب حکمت والیکی مدد سے یا اللہ تو مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھ کو سیدھا راستہ دکھا اور مجھ کو رزق دے نقل کیا اسکو مسلم نے **ف** جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع دعا کا لا آلہ الا اللہ سے العزیز الحکیم تک فرمایا تو اعرابی نے عرض کیا کہ یہ ذکر

میرے رب کا ہے اسمین میرے لیے کیا ہے آپنے فرمایا اسکے ساتھ پڑھا اللھم اغفرلی آخر تک کذا فی المشکوٰۃ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ
اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مَرَّۃً کُتِبَتْ لَہٗ عَشْرًا وَمَنْ قَالَھَا عَشْرًا کُتِبَتْ لَہٗ مِائَۃً وَمَنْ قَالَھَا مِائَۃً کُتِبَتْ لَہٗ اَلْفًا
وَمَنْ زَادَ زَادَہُ اللّٰہُ ت ک جوکوئی سبحان اللہ وبحمدہ ایک بار کہے یعنی مین پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی وابستہ
اُسکی حمد سے تو اُسکے لئے دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور جوکوئی ان کلمات کو دس بار کہے اُسکے لئے سو نیکیان لکھی جاتی ہین
جوکوئی انکو سو بار کہے اُسکے لئے ہزار نیکیان لکھی جاتی ہین اور جوکوئی زیادہ کہے اللہ تعالی اُسکو ثواب زیادہ دیگا یعنی دس گنے
حساب سے ثواب بڑھتا جائیگا نقل کیا اسکو ترمذی نسائی نے مَنْ قَالَھَا مِائَۃَ مَرَّۃٍ حُطَّتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ
مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ عو جوکوئی سبحان اللہ وبحمدہ کو سو بار کہے اُسکے گناہ دور کئے جاتے ہین اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہون
نقل کیا اسکو ابوعوانہ نے وَھِیَ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ م ت س مص اور یہ کلمہ یعنی سبحان اللہ وبحمدہ سب
کلامون مین سے اللہ کو بہت پیارا ہے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے وَھِیَ اَفْضَلُ الْکَلَامِ الَّذِی اصْطَفٰے
اللّٰہُ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ م عو اور یہ کلمہ وہ کلام افضل ہے جسکو اللہ تعالی نے اپنے فرشتون کے لئے چن لیا ہے نقل کیا اسکو
مسلم ابوعوانہ نے وَھِیَ الَّتِیْ اَمَرَ نُوْحٌ بِھَا ابْنَہٗ فَاِنَّھَا صَلٰوۃُ الْخَلْقِ وَبِھَا یُرْزَقُ الْخَلْقُ مص اور یہ کلمہ وہ ہے
کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اُسکی مداومت کا حکم کیا اپنے بیٹے سام کو کیونکہ یہ کلمہ سب مخلوقات کی عبادت اور خلق کی تسبیح
ہے اور اُسکی برکت سے مخلوق کو روزی ملتی ہے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے مَنْ قَالَھَا غُرِسَتْ لَہٗ شَجَرَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ
ز جوکوئی اس کلمہ کو پڑھے اُسکے لئے ایک درخت بہشت مین لگایا جاتا ہے نقل کیا اسکو بزار نے مَنْ ھَالَہُ اللَّیْلُ اَنْ
یُکَابِدَہٗ اَوْ بَخِلَ بِالْمَالِ اَنْ یُنْفِقَہٗ اَوْ جَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ اَنْ یُقَاتِلَہٗ فَلْیُکْثِرْ مِنْھَا فَاِنَّھَا اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ
جَبَلِ ذَھَبٍ یُنْفِقُہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ط جسکو رات اس بات سے ڈراوے کہ اسکو رنج مین ڈالیگی یعنی اگر بیماری وغیرہ کے
سبب سے شب کی سختی اور محنت کا خوف ہو یا جو کوئی مال کا بخل کرے اُسکے خرچ کرنے سے یا بزدل ہو دشمن سے اُسکے ساتھ لڑنے
سے تو اُسکو چاہئے کہ سبحان اللہ وبحمدہ بہت پڑھے یعنی یہ سب باتین اُسکے پڑھنے سے دفع ہو جائینگے کیونکہ یہ کلمہ اللہ کو بہت
پیارا ہے سونے کے پہاڑ سے جسکو تو خدا کی راہ مین صرف کرے نقل کیا اسکو طبرانی نے اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَ
رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ عو کلام مین سے بہت پیارا اللہ کو یہ کہنا ہے سبحان ربی وبحمدہ نقل کیا اسکو ابوعوانہ نے مَنْ قَالَ سُبْحَانَ
اللّٰہِ الْعَظِیْمِ نَبَتَ لَہٗ غَرْسٌ فِی الْجَنَّۃِ ا جوکوئی سبحان اللہ العظیم کہے اسکے لئے ایک درخت بہشت مین اُگتا ہے نقل کیا
اسکو احمد نے مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ غُرِسَتْ لَہٗ نَخْلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ ت س حب مس مص
جوکوئی سبحان اللہ العظیم وبحمدہ کہے اُسکے لئے خرما کا ایک درخت بہشت مین لگایا جاتا ہے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن حبان
حاکم ابن ابی شیبہ نے ق لفظ العظیم کا ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہے فَاِنَّھَا عِبَادَۃُ الْخَلْقِ وَبِھَا تُقْطَعُ اَرْزَاقُھُمْ ز کیونکہ یہ
کلمہ سبحان اللہ وبحمدہ خلق کی عبادت ہے یعنی سب چیزین زبانِ حال یا قال سے اُسکی تسبیح اور تحمید مین مشغول ہین اور اُسی کلمہ
کی برکت سے اُنکے رزق معین کئے جاتے ہین نقل کیا اسکو بزار نے کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ

حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ خ م ت مص دو کلمے ہین زبان پر ہلکے
ترازو مین بھاری رحمان کو پیارے یعنی اُنکا پڑھنے والا اللہ کو پیارا ہے وہ دونو کلمے یہ ہین سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم نقل
کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی ابن ابی شیبہ نے مَنْ قَالَھَا مَعَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کُتِبَتْ کَمَا قَالَھَا ثُمَّ
عُلِّقَتْ بِالْعَرْشِ لَا یَمْحُوْھَا ذَنْبٌ عَمِلَہٗ صَاحِبُھَا حَتّٰی یَلْقَی اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَخْتُوْمَۃً کَمَا قَالَھَا ک اور جو کوئی ان
کلمون یعنی سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کو اس صیغۂ استغفار کے ساتھ استغفر اللہ العظیم واتوب الیہ پڑھے تو یہ کلمات لکھے
جاتے ہین جسطرح اُسنے کہا ہو یعنی بلا کم وبیش پھر لٹکائے جاتے ہین عرش مین یعنی بزرگی اور حفاظت کے لئے اُنکو کوئی گناہ
نہین مٹاتا جو اُنکا پڑھنے والا کرے یہانتک کہ قیامت کے روز وہ اللہ سے ملیگا اسی طرح کہ وہ کلمات سر بمہر ہونگے جیسے اُسنے
کہے تھے یعنی اُسی طرح محفوظ ہونگے بدون کسی تبدیل کے نقل کیا اُسکو بزار نے ف اسمین اشارہ ہے اسبات کا کہ ان کلمات کا
پڑھنے والا کفر سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ سوائے کفر کے کوئی گناہ اگرچہ کبیرہ ہو عمل کو نابود نہین کرتا ع وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لِجُوَیْرِیَۃَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ عِنْدِھَا بُکْرَۃً حِیْنَ صَلَّی الصُّبْحَ وَھِیَ فِیْ مَسْجِدِھَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ
اَضْحٰی وَھِیَ جَالِسَۃٌ مَا زِلْتِ عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ فَارَقْتُکِ عَلَیْھَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَکِ اَرْبَعَ کَلِمَاتٍ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْیَوْمِ لَوَزَنَتْھُنَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضٰی
نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ م عہ عو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین جویریہ رضہ کو کہا جسوقت
آپ اُنکے پاس سے صبح کی نماز پڑھکر اُنکے گھر سے باہر نکلے اور جویریہ اپنے مصلے پر تسبیح پڑھتی رہین پھر آپ وقت چاشت کے بعد
واپس تشریف لائے اور وہ بدستور بیٹھی تھین آپنے پوچھا کہ تو برابر اُسی حال پر رہی جسپر مین نے تجھ کو چھوڑا تھا یعنی صبح سے ابتک
بیٹھی ہوئی ذکر کرتی رہی ہو جویریہ نے عرض کیا ہان آپنے فرمایا کہ مین نے تجھ سے جدا ہونے کے بعد چار کلمے تین بار ایسے کہے ہین کہ
اگر وہ تیری پڑھائی کے ساتھ جو اس دن کے شروع سے تو نے کی ہے تولے جائین تو وہ کلمات تیرے ذکر سے بھاری ہونگے
وہ یہ ہین سبحان اللہ وبحمدہ الخ یعنی مین پاکی بیان کرتا ہون وابستہ اُسکی حمد سے بقدر تعداد اُسکی خلق کے اور موافق اُسکی ذات کی
رضا کے اور برابر اُسکے عرش کے وزن کے اور مطابق اسکے کلمون کی مقدار کے نقل کیا اسکو مسلم نے اور چارون نے اور ابو عوانہ نے
ف علماء رحمہم اللہ نے لکھا ہے کہ اسطرح کے ذکر مین ثواب بہت ہوتا ہے اگرچہ مقدار مین کم ہو چنانچہ وارد ہوا ہے کہ جب
بندہ لا الٰہ الا اللہ عدد خلقہ کہتا ہے تو اللہ تعالی فرشتون کو فرماتا ہے کہ اس بندہ کے لئے لا الہ الا اللہ کہنا مخلوقات کی تعداد کے برابر
لکھو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس ثواب او فضیلت کی تمنا بندہ اللہ تعالی سے رکھتا ہے اسکو اپنے نامۂ اعمال
مین بدون عمل کے پاویگا تو اُسکا سبب پوچھیگا حکم ہوگا کہ یہ عمل تیری تمنا کرنیکا ہے کذا ذکر القمر عن الطیبی اور بعض روایت مین چار کلمے
اسطرح آئے ہین۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضٰی نَفْسِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ
مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ م س مص عو سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ رضا نفسہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ
مداد کلماتہ اس روایت مین پہلے کلمہ پر وبحمدہ نہین ہے اور باقی تین جگہ لفظ سبحان اللہ زیادہ ہے نقل کیا اسکو مسلم نسائی ابن ابی

شیبہ ابوعوانہ نے وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَذٰلِکَ سس اور الحمد للہ اسیطرح ہے نقل کیا اسکو نسائی نے ف یعنی الحمد للہ چاروں
جگہ ملا دے اور یوں کہے الحمد للہ عدد خلقہ الحمد للہ رضا نفسہ الحمد للہ زنۃ عرشہ الحمد للہ مداد کلماتہ کذا ذکرہ الفخر اور ایک روایت
میں چار کلمے یوں آئے ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضٰی نَفْسِہٖ
وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ سس اس صیغہ میں وبحمدہ کے بعد لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر پہلے صیغہ کی نسبت زیادہ
آیا ہے نقل کیا اسکو نسائی نے وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَۃٍ دَخَلَ عَلَیْہَا وَبَیْنَ یَدَیْہَا نَوًی اَوْ
حَصًی تُسَبِّحُ بِہٖ اَلَا اُخْبِرُکِ بِمَا ہُوَ اَیْسَرُ عَلَیْکِ مِنْ ہٰذَا اَوْ اَفْضَلُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ
فِی السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِکَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ
مَا ہُوَ خَالِقٌ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مِثْلَ ذٰلِکَ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو یعنی اپنی کسی بیٹی کو جسکے پاس آپ آئے
تھے اور اُسکے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں جنسے وہ تسبیح گنتی تھی ارشاد فرمایا کہ میں تجھکو کیا ایسی چیز نہ بتاؤں جو تجھپر
اس سے بہت آسان ہو یا فرمایا بہت بہتر ہو پھر آپنے فرمایا کہ وہ آسان تسبیح یہ ہے سبحان اللہ عدد ما خلق الخ یعنی پاکی
ہے اللہ کو موافق اُس چیز کی تعداد کے جسکو اُسنے آسمان میں پیدا کیا اور پاکی ہے اللہ کو بقدر اُس چیز کے شمار کے کہ درمیان زمین
اور آسمان کے ہے اور پاکی ہے اللہ کو بقدر شمار اُس چیز کے جسکو وہ پیدا کرنیوالا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر اسی
طرح پڑھا ف یعنی اللہ اکبر عدد ما خلق آخر تک پڑھا جسطرح سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک فرمایا تھا کسی راوی نے
اختصار کے لیئے کہدیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تفصیل سے ہی فرمایا ہوگا اور الحمد للہ وغیرہ کو بھی اسی پر قیاس کر فخر
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِثْلَ ذٰلِکَ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِثْلَ ذٰلِکَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مِثْلَ ذٰلِکَ د ت
سس حب مس اور الحمد کو پڑھا اسیطرح اور لا الٰہ الا اللہ کو اسیطرح اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کو اسیطرح نقل کیا اسکو
ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے وَدَخَلَ عَلٰی صَفِیَّۃَ وَبَیْنَ یَدَیْہَا اَرْبَعَۃُ اٰلَافِ نَوَاۃٍ تُسَبِّحُ بِہِنَّ
فَقَالَ قَدْ سَبَّحْتُ مُنْذُ قُمْتُ عَلٰی رَاْسِکِ اَکْثَرَ مِنْ ہٰذَا قَالَتْ عَلِّمْنِیْ قَالَ قُوْلِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ
مَا خَلَقَ د مس اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام المومنین صفیہ رض کے پاس آئے اور اُنکے آگے چار ہزار کھجور کی
گٹھلیاں تھیں جنسے وہ تسبیح پڑھتی تھیں آپنے فرمایا کہ میں نے جس وقت سے کہ تیرے سر پر کھڑا ہوا ایسی تسبیح پڑھی کہ اس سے
بہت ہے یعنی تھوڑی سی دیر میں میری تسبیح کا ثواب زیادہ ہے بہ نسبت تیرے پڑھنے کے صفیہ رض نے عرض کیا کہ وہ تسبیح مجھ
سکھاؤ آپنے فرمایا کہ وہ تسبیح یہ ہے سبحان اللہ عدد ما خلق یعنی پاکی ہے اللہ کو بقدر اُس چیز کے شمار کے جسکو اُسنے پیدا کیا نقل
کیا اسکو ابوداود حاکم نے وَقَالَ لِاَبِی الدَّرْدَاءِ اَلَا اُعَلِّمُکَ شَیْئًا ہُوَ اَفْضَلُ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اللَّیْلَ مَعَ النَّہَارِ وَالنَّہَارَ
مَعَ اللَّیْلِ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ
مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ
مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ

مِلْأَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ رط اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو درداءؓ صحابی کو فرمایا کہ مین تجھکو کچھ سکھاتا ہون یعنی ذکر
جامع کہ وہ بہتر ہے اللہ تعالی کے ذکر کرنے سے رات دن مین اور دن رات مین وہ یہ ہے سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک یعنی
پاکی ہے اللہ کو بقدر اُس چیز کے شمار کے جو اُسنے پیدا کی اور پاکی ہے اللہ کو بقدر اُس چیز کے بھرنیکے جو اُسنے پیدا کی اور پاکی ہے اللہ کو
ہر چیز کے شمار کے برابر اور پاکی ہے اللہ کو ہر چیز کے بھرنیکے برابر اور پاکی ہے اللہ کو بقدر اُس چیز کے شمار کے جو اُسکی کتاب یعنی لوح
محفوظ نے جمع کیا کہ اُسمین سب کچھ لکھا ہے اور پاکی ہے اللہ کو اُس چیز کے بھرنیکے برابر جو اُسکی کتاب مین جمع ہے اور تعریف ہے
اللہ کو اُس چیز کے شمار کے برابر جو اُسنے پیدا کی اور تعریف ہے اللہ کو ہر چیز کے شمار کے برابر اور تعریف ہے اللہ کو ہر چیز کے بھرنے کے برابر
اور تعریف ہے اللہ کو اُس چیز کے شمار کے برابر کہ اُسکی کتاب نے جمع کیا اور تعریف ہے اللہ کو اُس چیز کے بھرنیکے برابر جو اُسکی کتاب مین ہے
نقل کیا اِسکو بزار طبرانی نے وَقَالَ لِاَبِیْ اُمَامَةَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَكْثَرَ وَاَفْضَلَ مِنْ ذِكْرِكَ اللَّيْلَ مَعَ النَّهَارِ وَالنَّهَارَ
مَعَ اللَّيْلِ اَنْ تَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِي
الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ كُلِّ شَيْءٍ وَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ س حب مس اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوامامہؓ کو فرمایا کہ کیا مین تجھکو نہ
بتاؤن ایک ایسا ذکر جو بہت اور افضل یعنی ثواب اور کیفیت مین تیرے ذکر کرنے سے رات اور دن اور دن رات مین
ہو وہ یہ ہے کہ تو یون کہے سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک یعنی پاکی ہے اللہ کو اُس چیز کے شمار کے برابر جو اُسنے پیدا کی پاکی ہے
اللہ کو اُس چیز کے بھرنے کی برابر جو اُسنے پیدا کی پاکی ہے اُس چیز کی تعداد کے برابر جو زمین اور آسمان مین ہے اور پاکی ہے اللہ
کو اُس چیز کے بھرنے کے کہ زمین اور آسمان مین ہے اور پاکی ہے اللہ کو اُس چیز کے شمار کے برابر جسکو اُسکی کتاب نے جمع کیا اور پاکی
ہے اللہ کو اُس چیز کے بھرنے کی برابر جو اُسکی کتاب مین ہے اور پاکی ہے اللہ کو ہر چیز کی گنتی کے برابر اور پاکی ہے اللہ کو ہر چیز
کے بھرنیکے برابر اور الحمد للہ اسیطرح پڑھا یعنی جہان سبحان اللہ تھا ساری دعا مین اُسکی جگہ الحمد للہ پڑھا نقل کیا اِسکو
نسائی ابن حبان حاکم نے وَكَذَا رَوَاهُ ط اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ مَوْضِعَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ وَتُسَبِّحُ
مِثْلَ ذٰلِكَ وَتُكَبِّرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَكَذَا رَوَاهُ ا سِوَى التَّكْبِيْرِ اور اسیطرح طبرانی نے اُسکو روایت کیا مگر
اُسنے سبحان اللہ کی جگہ الحمد للہ کہا ہے پھر کہا کہ سبحان اللہ اسیطرح پڑھے اور اللہ اکبر اسیطرح پڑھے اور اِسکی مانند احمد
نے روایت کیا ہے بجز اللہ اکبر کہنے کے وَقَالَتْ سَلْمٰى اُمُّ بَنِيْ اَبِيْ رَافِعٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِكَلِمَاتٍ وَلَا
تُكْثِرْ عَلَيَّ فَقَالَ قُوْلِيْ عَشْرَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ يَقُوْلُ اللّٰهُ هٰذَا لِيْ وَقُوْلِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ
يَقُوْلُ اللّٰهُ هٰذَا لِيْ وَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَقُوْلُ اللّٰهُ قَدْ فَعَلْتُ فَتَقُوْلِيْنَ عَشْرَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُ قَدْ
فَعَلْتُ ط اور سلمیٰ نے جو ابو رافع کی اولاد کی مان ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ یا رسول
اللہ مجھکو چند کلمے بتا دیجیے اور بہت نہ بتائیے یعنی تھوڑے ہون کہ یاد ہو سکین آپنے فرمایا کہ دس بار اللہ اکبر کہنا اللہ تعالی

فرمائیگا کہ یہ میرے لیئے ہے اور پھر سبحان القدوس یا کہنا تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا یہ میرے لیئے ہے یعنی بڑائی اور پاکی خاص
مجھہ ہی کو ہے نہ کسی دوسرے کو اور کہنا اللھم اغفرلی یعنی یا اللہ تو مجھہ کو بخش اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ مین نے تجھ کو بخشا تو تو
اس لفظ کو دس بار کہیگی اور ہر بار اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ مین نے تجھ کو بخشا نقل کیا اسکو طبرانی نے ف ابو رافع حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام آزاد تھے اور انکی بی بی سلمی حضرت فاطمہ رض کی اولاد اور حضرت ابراہیم کی دائی جنائی تھین
کذا ذکر الفہد افضل الکلام سُبحان ربی وبحمدہٖ سُبحان ربی وبحمدہٖ ت سب کلام سے بہتر سبحان
ربی وبحمدہ دو بار کہنا ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے وسُبحان اللہ والحمد للہ تملأٰن ما بین السماء والارض
والحمد للہ یملأ المیزان مرت اور سبحان اللہ والحمد کا کہنا زمین وآسمان کے درمیان کو بھر دیتا ہے یعنی ثواب
ستے اور رفتہ الحمد للہ کہنا اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نے ف سبحان اللہ کے یہ معنی ہین کہ اللہ
تعالیٰ سب عیبون سے پاک ہے اور الحمد للہ کے یہ معنی کہ اللہ بہت بڑا ہے اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے یہ معنی کہ گناہون سے
پھرنا نہین ہے اور نہین ہے قوت طاعت پر مگر اللہ کی محافظت اور مدد سے یہان ان الفاظ کے معنی لکھدیے کہ آگے ترجمہ
مذکور نہین ہوا احبّ الکلام الی اللہ اربع سُبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر لا یضرک بایہن بدأت
مرت بہت پیارا کلام اللہ کو چار کلمات ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر تجھکو ضرر نہین کرتا انمین سے جس
کلمہ سے ابتدا کرے یعنی تقدیم وتاخیر ایک کی دوسرے پر مضر نہین مگر اولیٰ یہی ہے کہ حدیث کی ترتیب کے موافق پڑھے نقل کیا اسکو
مسلم ترمذی نے ہی افضل الکلام بعد القرآن وہی من القرآن ا یہ چارون کلمے بہترین کلام ہین قرآن کے بعد
اور یہ کلمات قرآن ہی کے ہین یعنی اگرچہ سب اکٹھے ایک جگہ قرآن ہین مذکور نہین لیکن علیحدہ علیحدہ سب مذکور ہین نقل
کیا اسکو احمد نے من قالھا کتب لہ بکل حرف عشر حسنات ط جو کوئی انکو پڑھے اسکے لیئے ہر حرف کے بدلے
دس نیکیان لکھی جاتی ہین نقل کیا اسکو طبرانی نے لان اقولھا احب الی مما طلعت علیہ الشمس مرت
مس مص عو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا ان کلمات کو کہنا مجھہ کو بہت پیارا ہے اس چیز سے جس پر آفتاب نکلا ہے
یعنی دنیا کی سب چیزون سے پیارا ہے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ ابو عوانہ نے ان الجنۃ طیبۃ التربۃ
عذبۃ الماء وانھا قیعان وان غراسھا ھذہ ت بہشت کی مٹی اچھی ہے اور پانی میٹھا اور وہ ہموار میدان ہین
اسکے درخت یہ کلمات ہین نقل کیا اسکو ترمذی نے ف یعنی جو کوئی ایک کلمہ انمین سے پڑھے ایک درخت جنت مین بویا
جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج کو مین نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی انہون نے کہا اے
محمد اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہنا اور یہ کہنا ان الجنۃ طیبۃ التربۃ الخ فخر اور ایک روایت مین اسقدر زیادہ آیا ہے
یغرس لک بکل واحدۃ شجرۃ فی الجنۃ قمس طس تیرے لیئے بدلے ہر ایک کلمے کے ایک درخت
بہشت مین بویا جاتا ہے نقل کیا اسکو ابن ماجہ حاکم نے اور طبرانی نے اوسط مین خذوا جنتکم من النار قولوا یعنی
ھاؤہ تم آگ دوزخ سے اپنی سپر بناؤ یعنی ان کلمات کو کہو ف یعنی وہ سپر یہ ہے کہ تم ان چار کلمون کو کہو چنانچہ راوی نے

صلوۃ التسبیح کا بیان

لفظ یعنی سے مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا فَاِنَّھُنَّ یَأْتِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُجَنِّبَاتٍ وَّمُعَقِّبَاتٍ کیونکہ یہ کلمے قیامت کے دن داہنے بائین اور پیچھے آئینگے **ف** یعنی اپنے پڑہنے والیکی محافظت کے لیئے سب طرف سے بطور فوج کے ہوکر اُسکو بہشت مین لیجائینگے وَھُنَّ اَلْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ **س ھس صط طس** اور یہ کلمات تفسیر باقیات صالحات کی ہین نقل کیا اسکو نسائی حاکم نے او طبرانی نے صغیر اور اوسط مین **ف** یعنی قرآن مجید مین جو آیا ہے والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا مراد باقیات صالحات سے یہی کلمات ہین اور معنی آیة کے یہ ہین او باقی رہنے والی نیکیان تیرے پروردگار کے نزدیک ثواب مین بہتر اور آرزو رکھنے مین اچھے ہین فحز وَكُلُّ تَسْبِیْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَھْلِیْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِیْرَةٍ صَدَقَةٌ **ھ دق** اور ہر سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے یعنی اُنکے پڑہنے کا ثواب صدقہ کا سا ہے نقل کیا اسکو مسلم ابو داود وابن ماجہ نے وَھُنَّ اللَّوَاتِیْ یُقَلْنَ فِیْ صَلٰوةِ التَّسْبِیْحِ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمِّهِ الْعَبَّاسِ یَا عَبَّاسُ یَا عَمَّاهُ اَلَا اُعْطِیْكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اَحْبُوْكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ اور یہ وہ کلمات ہین کہ صلوۃ التسبیح مین پڑھے جاتے ہین اور اسکا بیان یہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو فرمایا کہ اے عباس اے میرے چچا کیا مین تجھکو ندون کیا مین تجھ کو عنایت نکرون کیا مین تجھکو عطا نکرون کیا تجکو مین اجازت نہ دون دس خصلتون کی **ف** دس خصلتون سے مراد دس دس بار تسبیح کہنا ہے ہر رکن نماز مین سوا قیام کے اور طیبی نے کہا کہ دس خصلتون سے اشیاء ذیل مراد ہین اول چار رکعتین پڑھنی دوسرے ہر رکعت مین فاتحہ پڑھنی تیسرے سورہ کا ملانا چوتھے قیام مین پندرہ بار تسبیح کہنا پانچوین رکوع مین دس بار کہنا چھٹے قومہ مین اُسکا دس بار کہنا - ساتوین پہلے سجدہ مین اُسکا دس بار کہنا آٹھوین دونو سجدون کے درمیان جلسہ مین دس بار کہنا نوین دوسرے سجدہ مین دس بار کہنا دسوین جلسۂ استراحت مین یعنی دوسرے سجدے کے بعد دس بار کہنا تو یہ معنی بہت مناسب ہین بنظر سیاق حدیث کے اور بعض علما نے دس خصلتون سے دس طرح کے گناہ دور ہونے مراد لیئے ہین جیسے کہ حدیث مین مذکور ہین تو یہ معنی ہوئے کہ ایسی چیز بتاتا ہون کہ دس طرح کے گناہ بخشے جاوین لیکن اس توجیہ مین تکلف ہے فحز فقیر کہتا ہے کہ اعطیک اور امنحک اور احبوک سب کے معنی ایک ہین اور یہ الفاظ قریب المعنی تاکید کے لیئے بیان فرمائے اور افعل بک کے معنی آمرک یعنی تجکو اجازت دون اور عشر خصال مفعول سب پہلے افعال کا ہے اور خصال جمع خصلت کی ہے اسکے معنی یہان خلقی خاصیت کے نہین بلکہ یہان مراد ایسی بات سے ہے جسکی طرف انسان کو حاجت پڑے کذا فی الحرز اور یہ جو مترجم نے ذکر کیا کہ دس طرح کے گناہ جو حدیث مین مذکور ہین یعنی اسی حدیث مین جو ارشاد ہے اولہ وآخرہ سے سرہ وعلانیتہ تک کل دس اقسام ہوئے اور بعضون نے کہا ہے کہ عشر خصال سے دس بار تسبیح کہنا مراد ہے کہ سوائے قیام کے سب جگہ دس دس دفعہ کہے جاتے ہین کذا فی شرح المشکوٰۃ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ قَدِیْمَهٗ وَحَدِیْثَهٗ خَطَاَهٗ وَعَمَدَهٗ صَغِیْرَهٗ وَكَبِیْرَهٗ سِرَّهٗ وَعَلَانِیَتَهٗ عَشْرَ خِصَالٍ اَنْ تُصَلِّیَ

اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً جو وقت تو ان دس خصلتون کو کریگا اللہ تعالی
تیرے گناہ بخشیگا پہلے اور پچھلے پرانے اور نئے چوک کے اور دانستہ چھوٹے اور بڑے چھپے اور کھلے وہ دس خصلتین یہ ہین
کہ چار رکعتین پڑھو ہر رکعت مین الحمد اور کوئی سی سورت **ف** ابن عباس رضہ سے منقول ہے کہ چار سورتین یہ ہین کہ سورۂ تکاثر
اور عصر اور کافرون اور اخلاص پڑھے اور بعض روایت مین اذا زلزلت اور والعادیات اور اذا جاء اور قل ہو اللہ آئی ہین
فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ
فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِيْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا ثُمَّ تَسْجُدُ
فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ
مَرَّةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ اور جب تو پہلی رکعت مین قرات سے فارغ ہوا اور تو کھڑا ہی
رہے تو کہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار پھر رکوع کر اور ان کلمات کو رکوع مین دس بار پڑھ یعنی
سبحان ربی العظیم کہنے کے بعد پھر تو اپنا سر رکوع سے اٹھا اور ان کلمون کو دس بار کہہ یعنی سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد پھر سجدہ
مین جا اور ان کلمون کو دس بار کہہ یعنی سبحان ربی الاعلی کہنے کے بعد پھر اپنا سر سجدہ سے اٹھا اور ان کلمون کو دس بار
کہہ پھر دوسرا سجدہ کر اور ان کلمون کو دس بار پڑھ پھر اپنا سر سجدہ سے اٹھا اور ان کلمون کو کھڑا ہونے سے پہلے دس بار
کہہ تو یہ تسبیحات ہر رکعت مین پچھتر بار ہوئین چارون رکعت مین یہی فعل کر اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ
مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ
سَنَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ عُمُرِكَ مَرَّةً **د ق مس حب** اگر تجھ سے ہو سکے کہ ہر دن مین ایکبار اس نماز
کو پڑھے تو پڑھ اور اگر ہر روز نہ پڑھ سکے تو ہر ہفتہ مین ایکبار پڑھ اور اگر ہفتہ مین نہ پڑھ سکے تو ہر مہینے مین ایکبار پڑھ اور اگر ہر مہینے
مین نہ پڑھ سکے تو ہر برس مین ایکبار پڑھ اور اگر ہر برس مین بھی نہ پڑھ سکے تو تمام عمر مین ایکبار پڑھ نقل کیا اسکو ابوداود ابن
ماجہ حاکم ابن حبان نے **ف** مین نے استاد یگانۂ آفاق مولنا محمد اسحق صاحب زادہ اللہ شرفًا سے سنا کہ یہ تسبیحات
قعدون مین التحیات سے پہلے پڑھے بخلاف دوسرے ارکان کے کہ انمین انکے ذکرون کے بعد پڑھے اور جلال الدین
سیوطی رح نے لکھا ہے کہ قعدۂ اخیر مین التحیات کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے یہ دعا پڑھے اللہم انی اسالک توفیق اہل
الہدی واعمال اہل الیقین ومناصحۃ اہل التوبۃ وعزم اہل الصبر وجد اہل الخشیۃ وطلب اہل الرغبۃ وتعبد اہل الورع وعرفان
اہل العلم حتی اخافک اللہم انی اسالک مخافۃ تحجزنی عن معاصیک حتی اعمل بطاعتک عملا استحق بہ رضاک وحتی اناصحک بالتوبۃ خوفا منک وحتی
اخلص لک النصیحۃ حیاء منک وحتی اتوکل علیک فی الامور کلہا وحسن الظن بک سبحان خالق النور ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل
شیء قدیر برحمتک یا ارحم الراحمین اسکے معنی یہ ہین یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون ہدایت والونکی توفیق اور یقین والون کے اعمال
اور توبہ والون کی خیر خواہی یعنی اخلاص اور صبر والونکا قصد مصمم اور ڈرنیوالون کی کوشش اور رغبت والون کی طلب اور

پرہیزگارون کی عبادت اور عالمونکی معرفت یہانتک کہ مین تجھ سے ملون یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون ایسا خوف کہ مجھکو
تیری نافرمانی سے باز رکھے اور یہانتک کہ مین ایسے عمل کرون تیری طاعت کے جنکے سبب سے مین تیری خوشنودی کے لایق
ہون اور یہانتک کہ تجھ سے ڈر کر خالص توبہ تیرے سامنے کرون اور یہانتک کہ تیرے لئے خالص اخلاص تجھ سے حیا کر کے
کرون اور یہانتک کہ سب باتون مین تجھ ہی پر بھروسہ کرون اور تجھ سے مانگتا ہون تجھپر نیک گمان رکھنا پاک ہے نور کا
پیدا کرنیوالا اے ہمارے پروردگار ہمارے لئے ہمارا نور پورا کر اور ہمکو بخش کہ تو ہر چیز پر قادر ہے اپنی رحمت سے یا ارحم
الراحمین - یہ دعا طبرانی نے بھی اوسط مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نماز مین خالق النور تک سلام سے پہلے پڑھنے
نقل کی ہے اور عبد العزیز بن داؤد رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ جو کوئی جنت کا ارادہ کرے تو اسپنے اوپر صلوٰۃ التسبیح کا پڑھنا لازم
کرے اور ابو عثمان زاہد نے کہا ہے کہ مین نے کوئی چیز سختی اور غم کے دفع کرنیکے لئے صلوٰۃ التسبیح کے برابر نہین دیکھی
اور اکثر ائمہ اور بزرگونکا عمل اسپر رہا ہے اور جمعہ کے روز دوپہر ڈھلے اس نماز کا پڑھنا مستحب ہے اور اگر اسمین سجدہ سہو کی
احتیاج پڑے تو ان سجدون مین تسبیحات نہ پڑھے کیونکہ شمار مین سو سے زیادہ ہو جائیگا **فخروع** **فقیر** کہتا ہے احیاء العلوم
مین لکھا ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھے پھر قرارت سے پہلے ان تسبیحات کو پندرہ بار پڑھے اور قرارت کے بعد دس بار
پھر اور ارکان مین دس دس بار پڑھے اور دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھکر تسبیحات نہ پڑھے اور نہ التحیات کے قعدون مین
اور یہی صورت بہتر ہے اور اسی کو عبد اللہ بن مبارک نے اختیار کیا ہے اور اگر تسبیح کے بعد ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم بھی زیادہ کرے تو بہتر ہے کہ بعض روایات مین یہ بھی آیا ہے کذا فی الحرز وھی مع وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ
فَاِنَّھُنَّ الْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ وَھُنَّ یَحْطُطْنَ الْخَطَایَا کَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَۃُ وَرَقَھَا وَھُنَّ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ
ط اور یہ کلمات یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ان الفاظ کے ساتھ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ تفسیر آیہ الباقیات
الصالحات کے ہین یعنی باقیات الصالحات سے مراد یہی پانچون کلمے ہین اور یہ پانچون کلمات گناہون کو ایسا جھاڑتے
ہین جیسے درخت اپنے پتون کو جھاڑتا ہے اور یہ کلمات جنت کے خزانون مین سے ہین نقل کیا اسکو طبرانی نے **ف**
یعنی گنج بہشت کے حاصل ہونے کے اسباب ہین یا انکے پڑھنے والون کو دنیا کے خزانہ کے برابر جنت مین ثواب ملیگا
بلکہ اسکے مقابلہ مین یہانکے خزانون کی کیا حقیقت ہے کذا ذکر الفخر تُجْزِئُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَنْ لَا یَسْتَطِیْعُہٗ **مص**
یہ کلمات قایم مقام قرآن کے ہوتے ہین اس شخص کے حق مین کہ قرآن نہ پڑھ سکے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے وَکَذٰلِکَ
مع اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ تُجْزِئُ مِنَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ لَا یَسْتَطِیْعُہٗ مَنْ اَخَذَہٗ
فَقَدْ مَلَاَ یَدَہٗ مِنَ الْخَیْرِ **د س** اور اسیطرح یہ کلمات اللھم ارحمنی وارزقنی وعافنی واہدنی کے ساتھ قایم مقام
قرآن کے ہوتے ہین اس شخص کو جو قرآن نہ پڑھ سکے جسنے یہ کلمات یاد کئے اسنے اپنا ہاتھ نیکی سے بھر لیا نقل کیا اسکو
ابو داود و نسائی نے وَھُنَّ اَیْضًا بِغَیْرِ الدُّعَاءِ مع وَتَبَارَکَ اللّٰہُ قُبِضَ عَلَیْھِنَّ مَلَکٌ فَضَمَّھُنَّ تَحْتَ
جَنَاحِہٖ وَصَعِدَ بِھِنَّ [illegible]

وَجْهُ الرَّحْمٰنِ مو همس اور یہ کلمات بدون دعا کے یعنی اللھم ارحمنی الخ کے اور تبارک اللہ کے ساتھ یہ فضیلت رکھتے ہین کہ اُنپر ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے کہ وہ ان الفاظ کو اپنے پرون مین جمع کرتا ہے یعنی احتیاط کے لیئے اور آسمان پر انکو لے چڑھتا ہے جس کسی فرشتون کی جماعت پر وہ گذرتا ہے تو وہ فرشتے اُن کلمات کے پڑھنے والے کے حق مین بخشش مانگتے ہین یہانتک کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اُن کلمون سے تعریف کی جاتی ہے یعنی اُنکو خدا کی درگاہ مین عرض کرتے ہین تاکہ اُسکی رحمت اور خوشنودی اُنکے پڑھنے والے پر متوجہ ہو نقل کیا اسکو موقوفاً حاکم نے اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنَ الْكَلَامِ اَرْبَعًا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كُتِبَ لَهٗ عِشْرُوْنَ حَسَنَةً وَّحُطَّتْ عَنْهُ عِشْرُوْنَ سَيِّئَةً وَمَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَمِثْلُ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ كُتِبَ لَهٗ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَةً وَّحُطَّتْ عَنْهُ ثَلٰثُوْنَ سَيِّئَةً س ا مس د اللہ تعالیٰ نے آدمی کے کلام سے چار کلمے چن لئے ہین وہ یہ ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر تو جو کوئی سبحان اللہ کہے اُسکے لئے بیس نیکیان لکھی جاتی ہین اور اُسکے بیس گناہ دور کئے جاتے ہین اور جو کوئی الحمد للہ کہے تو اُسکا ثواب بھی ایسا ہی ہوگا اور جو شخص اللہ اکبر کہے تو اُسکا ثواب بھی اسیطرح ہے اور جو کوئی لا الٰہ الا اللہ کہے تو اُسکا ثواب بھی اُسی جیسا ہے اور جو کوئی الحمد للہ رب العالمین اپنے دل سے کہے یعنی از خود بدون ریا اور کسیکے جبر کرنیکے کہے تو اُسکے لیئے تیس نیکیان لکھی جاتی ہین اور اُسکے تیس گناہ دور کئے جاتے ہین نقل کیا اسکو نسائی احمد حاکم بزار نے اَمَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّعْمَلَ كُلَّ يَوْمٍ مِثْلَ اُحُدٍ عَمَلًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ قَالَ كُلُّكُمْ يَسْتَطِيْعُهٗ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ ر ط پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا کہ تم مین سے کسیکو یہ طاقت نہین کہ ہر روز کوہ احد کے برابر عمل کرلے یعنی اُس عمل کا ثواب کوہ احد کی برابر ہو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا کون کرسکتا ہے آپنے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک کرسکتا ہے انہون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کیا عمل ہے آپنے فرمایا کہ سبحان اللہ کہنے کا ثواب کوہ اُحد سے بہت بڑا ہے اور لا الٰہ الا اللہ کہنے کا ثواب اُحد سے بہت زیادہ ہے اور الحمد للہ کہنے کا ثواب احد سے بہت بڑا ہے اور اللہ اکبر کہنے کا ثواب احد سے بہت زیادہ ہے نقل کیا اسکو بزار طبرانی نے سُبْحَانَ اللّٰهِ مِائَةً تَعْدِلُ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِائَةً تَعْدِلُ مِائَةَ فَرَسٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمَةٍ يُحْمَلُ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِائَةً تَعْدِلُ مِائَةَ بَدَنَةٍ مُقَلَّدَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ س ق مس ط مص تمّ بملة ط سوبار سبحان اللہ کہنے کا ثواب برابر اُس ثواب کے ہے کہ سو بردہ اولاد اسماعیل علیہ السلام سے آزاد کرے اور سوبار الحمد للہ کہنے کا ثواب برابر اُس ثواب کے ہے کہ سو گھوڑون زین کسے لگام دیئے ہوئے پر غازیان راہ خدا کو سوار کیا جاوے یعنی جہاد کے لیئے اور سوبار اللہ اکبر کہنے کا ثواب اُس ثواب کے برابر ہے کہ سو اونٹ گلو بند پڑے ہوئے مقبول کو قربانی کیا جاوے نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ نے

اور طبرانی کی ایک روایت مین یہ بھی ہے کہ وہ اونٹ مکہ مین ذبح کئے جاوین یعنی یہ بہت فضیلت رکھتا ہے ایسا ہی ثواب
کہنے والا پائیگا **ف** قلادہ اسکو کہتے ہین کہ قربانی کے جانور کے گلے مین کوئی چیز باندھ دیتے ہین تاکہ قربانی کی علامت
ہو وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ **س ق مس ط** اور لا آلہ الا اللہ کا ثواب بھر دیتا ہے
آسمان وزمین کے درمیان نقل کیا اسکو نسائی ابن ماجہ حاکم احمد طبرانی نے بَخٍ بَخٍ لِخَمْسٍ مَآ اَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيْزَانِ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفّٰى لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَيَحْتَسِبُهٗ
س حب مس ز ا ط بہت اچھی بہت عمدہ ہین پانچ چیزین کیا ہی بھاری ہین میزان اعمال مین یعنی چار
کلمات کا کہنا لا آلہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر اور پانچوین بات مرد مسلمان کے نیکبخت بیٹے کا مرنا کہ اسپر ثواب
چاہے یعنی صبر اور شکر اور راضی بقضا ہونے سے نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم بزار احمد طبرانی نے اِنَّ مِمَّا تَذْكُرُوْنَ
مِنْ جَلَالِ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ
النَّحْلِ تُذَكِّرُ بِصَاحِبِهَا اَمَا يُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَوْلَا يَزَالُ مَنْ يُذَكِّرُ بِهٖ **ق مس** جن چیزون سے
تم اللہ کی بزرگی بیان کرتے ہو انمین سے یہ کلمات ہین سبحان اللہ اور لا آلہ الا اللہ اور الحمد للہ یہ کلمات عرش کے گرد پھرتے
ہین انکی بھن بھناہٹ شہد کی مکھی کی طرح ہوتی ہے اللہ تعالی کو اپنے پڑھنے والے کا حال یاد دلاتے ہین تم مین سے کوئی
یہ نہین چاہتا کہ کوئی چیز ایسی ہو یا ہمیشہ ہو کہ اسکی یاد دلاتی رہے۔ نقل کیا اسکو ابن ماجہ حاکم نے اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ الْبَاقِيَاتِ
الصَّالِحَاتِ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ **س حب**
تم بہت پڑھو باقی رہنے والی نیکیان جو یہ ہین اللہ اکبر اور لا آلہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ
نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان نے قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ **ع ا ر
ط** کہا کر لاحول ولا قوۃ الا باللہ کیونکہ یہ کلمہ خزانہ ہے بہشت کے خزانون مین سے نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین اور احمد
بزار طبرانی نے بَابٌ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ **ا ط س** یہ کلمہ دروازہ ہے بہشت کے دروازون مین سے نقل
کیا اسکو احمد طبرانی نسائی نے غِرَاسُ الْجَنَّةِ **حب ا ط** یہہ کلمہ بہشت کا درخت ہے یعنی اسکے پڑھنے سے بہشت
مین درخت لگتا ہے نقل کیا اسکو ابن حبان احمد طبرانی نے وَتَقَدَّمَ اَنَّهَا دَوَآءٌ مِّنْ تِسْعَةٍ وَّتِسْعِيْنَ
دَآءً اَيْسَرُهَا الْهَمُّ **مس ط** اور پہلے یہ حدیث گذر چکی کہ کلمہ لاحول ننانوے بیماریون کی دوا ہے جن مین سے
ادنی غم ہے اسکو حاکم طبرانی نے نقل کیا ہے كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُهَا فَقَالَ اَتَدْرِيْ
مَا تَفْسِيْرُهَا قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ لَا حَوْلَ عَنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِلَّا بِعِصْمَةِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ عَلٰى
طَاعَةِ اللّٰهِ اِلَّا بِعَوْنِ اللّٰهِ **ر** ابن مسعود رض کہتے ہین کہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ مین نے یہ کلمہ یعنی
لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا آپنے فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ اس کلمہ کے کیا معنی ہین مین نے عرض کیا کہ اللہ اور اسکا رسول زیادہ
جانتے ہین آپنے فرمایا کہ اسکے یہ معنی ہین کہ نہین ہے پھرنا اللہ کی نافرمانی سے بجز اللہ کی محافظت کے اور نہین ہے اللہ کی

طاعت پر قوت بجز اللہ کی مدد کے نقل کیا اسکو بزار نے وَهِيَ مَعَ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللهِ اِلَّا اِلَيْهِ كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ س د اور یہ کلمہ لاحول کا ان الفاظ کے ساتھ ولا منجا من اللہ الا الیہ یعنی اور نہین ٹھکانا اللہ سے مگر اُسکی طرف ایک خزانہ ہے جنت کے خزانون سے نقل کیا اسکو نسائی بزار نے ف یعنی نجات کی جگہ خدا کے عذاب سے کوئی نہین بجز اُسی کی طرف کے جیسے یہ ہندی کی مثل ہے مان بچہ کو مارے تو بچہ مان ہی مان پکارے مَنْ قَالَ رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ س مُ د مص جو کوئی کہے رضیت باللہ سے رسولاً نبیا تک اُسکے لئے جنت واجب ہوتی ہے اسکے معنی یہ ہین کہ مین راضی ہوا اللہ کے پروردگار ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول اور پیغمبر ہونے سے نقل کیا اسکو نسائی مسلم ابوداود ابن ابی شیبہ نے مَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّيْ اِنْ اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْنِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اِلَّا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ اِنَّ عَبْدِيْ عَهِدَ عِنْدِيْ عَهْدًا فَاَوْفُوْهُ اِيَّاهُ فَيُدْخِلُهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ جو کوئی یہ دعا اللہم رب السموات سے لا تخلف المیعاد تک پڑھے اللہ عزوجل قیامت کے دن اپنے فرشتون کو فرماویگا کہ میرے بندہ نے مجھ سے ایک عہد کیا ہے اُسکو وہ عہد پورا کردو اور اُسکو اللہ عزوجل بہشت مین داخل کریگا اور دعا کے معنی یہ ہین یا اللہ آسمانون اور زمین کے پروردگار اسے جاننے والے چھپے اور ظاہر کے مین عہد کرتا ہون تیرے سامنے اس دنیا کی زندگی مین اس بات کا کہ مین گواہی دیتا ہون یہ کہ کوئی معبود نہین سوا تیرے تو اکیلا ہے کوئی تیرا شریک نہین اور یہ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے بندہ اور رسول ہین تو اگر مجھکو میرے نفس کے حوالہ کریگا اپنی توفیق وعنایت مجھ سے بند کریگا تو نفس مجھ کو برائی سے نزدیک کریگا یعنی اسلئے کہ وہ ہوا و حرص سے بھرا ہوا ہے تو برائی ہی کریگا اور مجھ کو بھلائی سے دور کردیگا اور مین تکیہ نہین کرتا مگر تیری رحمت پر تو تو میرے واسطے اپنے پاس ایک عہد کرلے یعنی طاعتون کے قبول کرنے اور بخشش کرنیکا اور بہشت مین داخل کرنیکا جسکو تو قیامت کے دن پورا کرے کیونکہ تو اپنے وعدہ کو خلاف نہین کرتا ف لفظ الا عبارت الا قال اللہ مین زائد ہے چنانچہ ترجمہ اسی کے موافق کیا گیا یا پہلی عبارت مین کلمہ نفی مقدر ہو اور یہ استثنا اسی مقدر سے ہو گویا اصل یون تھی کہ اس دعا کو کوئی بندہ نہین کہتا مگر کہ اللہ تعالی یون فرمائیگا طبر وع قَالَ سُهَيْلٌ فَاَخْبَرْتُ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَوْنًا اَخْبَرَنِيْ بِكَذَا وَكَذَا فَقَالَ مَا فِيْ اَهْلِنَا جَارِيَةٌ اِلَّا وَهِيَ تَقُوْلُ هٰذَا فِيْ خِدْرِهَا س سہیل اس حدیث کے راوی کہتے ہین جو تبع تابعین مین سے ہین کہ مین نے قاسم بن عبدالرحمن سے کہا جو بڑے تابعی ہین کہ عوف نے کہ وہ بھی تابعی ہین مجھے خبر دی اس اسطرح کی قاسم نے جواب دیا کہ ہمارے گھر کی کوئی ایسی لڑکی نہین جو یہ دعا اپنے پردہ مین نہ پڑھتی ہو یعنی یہ حدیث صحیح ہے اور ہمارے خورد و بزرگ مین مشہور ہے نقل کیا اسکو احمد نے

وَلَمَّا جَلَسَ الرَّجُلُ وَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا عَشَرَةُ اَمْلَاكٍ كُلُّهُمْ حَرِيْصٌ عَلٰى اَنْ يَكْتُبُوْهَا فَمَا دَرَوْا كَيْفَ يَكْتُبُوْنَهَا حَتّٰى رَفَعُوْهَا اِلٰى ذِي الْعِزَّةِ فَقَالَ اكْتُبُوْهَا كَمَا قَالَ عَبْدِيْ حب مس اور جب وہ شخص معہود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا اور اُسنے یہ کلمات کہے الحمد للہ سے یرضی تک جسکے معنی یہ ہین کہ سب تعریف خدا کو ہے بہت سی تعریف پاکیزہ بابرکت جسطرح پر کہ ہمارا پروردگار دوست رکھے اور راضی ہو تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ ان الفاظ کی طرف دس فرشتے دوڑے کہ سب انکے ثواب لکھنے کے آرزومند تھے اور انکو معلوم نہوا کہ اسکا ثواب کیونکر لکھین یہانتک کہ انکو اللہ تعالی کے پاس اُٹھا لیگئے خدائے عز و جل نے فرمایا کہ انکو اسطرح پر لکھو جیسے میرے بندے نے کہا ہے یعنی صدق و خلاص سے نقل کیا اسکو ابن حبان حاکم نے **ف** مراد یہ ہے کہ اُسکے الفاظ جون کے تون لکھ رکھو اور اُنکا ثواب لکھنے کے درپے نہو کیونکہ اُنکا ثواب میرے فضل و کرم پر موقوف ہے جتنا چاہونگا دونگا کذا ذکرہ الفخر اور ابو یعلی اور قاضی ابو یوسف نے اپنے سنن مین اور ابو الحسن قطان نے مطولات مین اور ابن سنی نے کتاب عمل الیوم و اللیلہ مین اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت عثمان بن عفان رض سے روایت کیا ہے کہ اُنہون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ارشاد خداوندی کا مطلب پوچھا لہ مقالید السموات والارض یعنی اُسکی ہین کنجیان آسمانون اور زمین کی آپنے مجھکو ارشاد فرمایا کہ اے عثمان تو نے مجھ سے ایسی بات پوچھی کہ تجھ سے پہلے کسی نے اسکو مجھ سے نہین پوچھا آسمانون اور زمین کی کنجیان یہ کلمات ہین لا اِلٰہ اِلا اللہ واللہ اکبر اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور استغفر اللہ الذی لا اِلٰہ الا ہو اور ہو الاول والآخر والظاہر والباطن یحیی ویمیت وہو حی لا یموت بیدہ الخیر وہو علی کل شئی قدیر یعنی جیسے کنجی سے خزانہ کھلتا ہے اور تصرف مین آتا ہے ویسے ہی اِنکے پڑھنے والے کو آسمانون اور زمین کی برکتین حاصل ہوتی ہین اور معنی پہلے چار کلمات کے گذر گئے اور استغفر اللہ سے آخر تک کے یہ معنی ہین کہ مین بخشش مانگتا ہون اللہ سے کہ کوئی معبود اسکے سوا نہین وہی اول ہے وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ایسا زندہ ہے کہ نہ مریگا اُسیکے ہاتھ مین بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے پھر فرمایا اے عثمان جو کوئی اس دعا کو ہر روز سو بار پڑھے تو اسکے سبب سے اُسکو دس چیزین عنایت ہوتی ہین اول یہ کہ اُسکے گذشتہ گناہ بخشے جاتے ہین دوسرے یہ کہ اُسکے لیے آگ سے نجات لکھی جاتی ہے تیسرے یہ کہ اُسکے ساتھ دو فرشتے مقرر ہوتے ہین کہ رات دن مین اُسکی محافظت آفتون اور بلاؤن سے کرین چوتھے یہ کہ اُسکو ڈھیرون ثواب ملتا ہے پانچوین یہ کہ اُسکو ثواب ایسے شخص کا ہوتا ہے جو دس بردے حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد مین سے آزاد کرے ساتوین یہ کہ اُسکے لئے ایک مکان بہشت مین بنایا جاتا ہے آٹھوین یہ کہ اُسکو حور عین ملتی ہین نوین یہ کہ اُسکے سر پر وقار کا تاج رکھا جاویگا دسوین یہ کہ اُسکے اہل بیت کے ستر آدمیون کے حق مین سفارش مقبول ہوگی اے عثمان اگر تو کر سکے تو کسی دن اسکو ناغہ نکر اسکے سبب سے تجھکو مراد ملیگی مراد پانے والون کے ساتھ اور اسکے سبب سے تو اولین و آخرین پر سبقت لیجائیگا اور چھٹی بات اصل نسخہ مین رہ گئی ہے شاید راوی بھول گیا یا کاتب

اور ابن مردویہ نے ابن عباس رضہ سے یون روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان رضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر
ہوے اور عرض کیا کہ مقالید السموات والارض مجھکو بتائیے آپنے فرمایا کہ وہ یہ ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہو الاول والآخر والظاہر والباطن بیدہ الخیر یحیی ویمیت وہو علی کل شئی قدیر جو کوئی اسکو
دس بار صبحکو اور دس بار شام کو پڑھے تو اے عثمان اللہ تعالی اسکو چھہ چیزین عنایت فرماتا ہے اول محفوظ رہنا ابلیس اور
اسکے لشکر سے دوم دیا جانا قنطار یعنی تودہ ثواب کا بہشت مین سوم نکاح ہونا حور بڑی آنکھون والی سے چہارم بخشا جانا
اسکے گناہ کا پنجم اسکا ساتھ ہونا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے انکے قبہ مین ششم حاضر ہونا بارہ فرشتون کا اسکے مرنے
کے وقت تاکہ اسکو خوشخبری دین رضاء حق کی اور اسکو اسکی قبر سے آراستہ کرکے موقف مین لیجائین اور اگر قیامت کے
اہوال مین سے کچھہ اسکو معلوم ہو تو وہ یہ کہین کہ تو خوف نکر کیونکہ تو امون لوگون مین سے ہے پھر اللہ تعالی اس سے
آسان حساب لیگا پھر اسکو جنت کا حکم کیا جائیگا تو فرشتے اسکو موقف سے بناؤ کر کے جنت مین لیجائینگے جیسے دلہن کو لیجاتے
ہین یہانتک کہ خدا کے حکم سے اسکو بہشت مین داخل کرینگے اور لوگ ابھی شدت حساب ہی مین ہونگے کذا فی الدر المنثور +
وَتَقَدَّمَ سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ خ س اور سید الاستغفار کا بیان پہلے گذرا یعنی صبح کی دعاؤن مین جسکو بخاری نسائی
نے روایت کیا **فقیر** کہتا ہے کہ صبح کی دعاؤن مین دعاء سید الاستغفار کو نام لیکر ذکر نہین کیا بلکہ اس نام کی قید سے دعاء
مذکور رات دن کے وظیفہ مین مذکور ہے اور وہان بھی بخاری اور نسائی سے منقول اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ص وَاَتُوْبُ
اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً ص طس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بخشش چاہتا ہون اللہ سے نقل
کیا اسکو ابویعلی نے اور اسکے سامنے توبہ کرتا ہون دن مین ستر بار نقل کیا اسکو ابویعلی اور طبرانی نے اوسط مین ف یعنی
ابویعلی حدیث کے شروع مین دو روایتین رکھتا ہے ایک مین فقط استغفر اللہ ہے اور دوسری مین واتوب الیہ بھی ہے اور
حدیث کا اخیر دونو روایتون مین فی الیوم سبعین مرۃ ہے کذا ذکر الفجر اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً خ س ق
طس توبہ اور استغفار ستر بار سے زیادہ کرتا ہون نقل کیا اسکو بخاری نسائی ابن ماجہ نے اور طبرانی نے اوسط مین
مِائَۃَ مَرَّۃٍ طس مص ہر روز توبہ و استغفار سو بار کرتا ہون نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اور ابن ابی شیبہ
نے تُوْبُوْا اِلٰی رَبِّکُمْ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ عو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضہ کو
فرمایا کہ اپنے پروردگار کے سامنے توبہ کرو کیونکہ مین اسکے سامنے دن مین سو بار توبہ کرتا ہون نقل کیا اسکو ابوعوانہ نے
مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً د گناہ پر اصرار نہین کیا جس شخص نے کہ مغفرت چاہی
اگرچہ دن مین ستر بار وہی گناہ کیا ہو نقل کیا اسکو ابوداود نے ف گناہ پر اصرار کرنا برا ہے کیونکہ اصرار کے باعث
صغیرہ گناہ کبیرہ ہو جاتا ہے اور گناہ کبیرہ پر اصرار کرنا قریب کفر کے ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی
گناہ پر توبہ اور استغفار کرے اور اس سے شرمندہ ہو خواہ صغیرہ گناہ ہو یا کبیرہ تو اصرار کی حد سے باہر ہو جاتا ہے اسلئے کہ
اصرار کنندہ وہی ہے کہ گناہ کی مغفرت اللہ سے اور اپنے گناہ سے شرمندہ نہو فخر اِنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

استغفار کا بیان

فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ **م د س** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دل پر پردہ ہوجاتا ہے اور مین اللہ تعالی سے دن میں سو بار بخشش مانگتا ہون نقل کیا اسکو مسلم ابوداود ونسائی نے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے کہ دل مبارک ہر وقت جناب باری مین حاضر رہے اور کسیوقت غافل نہو لیکن بوجہ مباح چیزون مین مشغول ہونے کے مثلاً کھانے پینے اور ازواج سے اختلاط کرنے اور ایسے ہی اور چیزون سے جو فی الجملہ غفلت ہوجاتی تھی اُسکو اپنی نسبت پردہ اور گناہ جانکر استغفار کرتے تھے اور علما نے لیغان کے اور معنی بھی لکھے ہین اور اکثر نے یہ لکھا ہے کہ یہ لفظ متشابہات سے ہے اسکا علم اللہ اور رسول ہی کو معلوم ہے **مح** وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَخْطَأْتُمْ حَتَّى تَمْلَأَ خَطَايَاكُمْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتُمُ اللّٰهَ لَغَفَرَ لَكُمْ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُخْطِئُوا لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُخْطِئُونَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ **ا ص** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ اگر تم اتنے گناہ کرو کہ تمہارے گناہ آسمان وزمین کے درمیان کو بھردین پھر تم اللہ سے استغفار کرو تو وہ تمہارے گناہ بخشدیگا اور قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ مین محمد کی جان ہے کہ اگر تم گناہ نکرو تو خدا تعالی ایک دوسری قوم کو لاوے جو گناہ کرے اور اُسکے بعد اللہ سے بخشش چاہین اللہ اُنکی مغفرت کرے نقل کیا اسکو احمد ابویعلی نے **ف** اس حدیث سے مغفرت اور وسعت رحمت الٰہی کا بیان مقصود ہے یعنی وہ ایسا بخشنے والا ہے کہ اپنے نام غفور کے معنی ظاہر کرنیکو جس صورت مین کہ تم گناہ نکرو دوسری مخلوق پیدا کرے جو گناہ کرین اُنپر صفت مغفرت کی ظاہر کرے اور غرض اس سے یہ ہے کہ لوگ توبہ کرنیکی رغبت کرین نہ یہ کہ رغبت گناہ پر کرین اسلئے کہ گناہ سے تو اُسنے منع کیا ہے اور رسول مقبول کو اسی لئے بھیجا ہے **مح** وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ **م** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ اگر تم گناہ نکرو تو اللہ تمکو لیجاوے اور دوسری قوم کو لاوے جو گناہ کرین اور اللہ سے بخشش چاہین اور اللہ اُنکو بخشے نقل کیا اسکو مسلم نے۔ مَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ **ت س** جو کوئی اللہ سے بخشش چاہے اللہ تعالی اُسکو بخشتا ہے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی نے مَنْ أَحَبَّ أَنْ تَسُرَّهُ صَحِيفَتُهُ فَلْيُكْثِرْ فِيهَا مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ **طس** جو کوئی یہ چاہے کہ اُسکو اُسکا نامہ اعمال خوش کرے تو چاہئے کہ اُسمین بہت استغفار درج کرے نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعْمَلُ ذَنْبًا إِلَّا وَقَفَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِإِحْصَاءِ ذُنُوبِهِ ثَلٰثَ سَاعَاتٍ فَإِنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ مِنْ ذَنْبِهِ ذٰلِكَ فِي شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ السَّاعَاتِ لَمْ يُوقِفْهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يُعَذَّبْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **مس** جو کوئی مسلمان کوئی گناہ کرتا ہے تو فرشتہ جو اُسکے گناہون کے لکھنے پر معین ہے تین ساعت تک ٹھیرا رہتا ہے یعنی تھوڑا توقف کرتا ہے اور وہ گناہ نامہ اعمال مین نہین لکھتا تو اگر وہ شخص گناہگار اللہ تعالی سے اپنے اُس گناہ کی بخشش ان تین ساعتون کے اندر چاہے تو فرشتہ اُسکو اُس گناہ پر آگاہ نکریگا یعنی آخرت مین جبکہ ہر کسیکو اُسکے گناہ دکھائے جائینگے اور قیامت کے دن اُس گناہ پر عذاب نہ دیا جائیگا نقل کیا اسکو حاکم نے إِنَّ إِبْلِيسَ قَالَ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَا أَبْرَحُ

اُغوِی بَنِیْ اٰدَمَ مَا دَامَتِ الْاَرْوَاحُ فِیْھِمْ فَقَالَ لَہٗ رَبُّہٗ فَبِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اَبْرَحُ اَغْفِرُ لَھُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ **اصں** شیطان نے اپنے پروردگار عزوجل سے عرض کیا کہ تیری عزت اور بزرگی کی قسم ہے کہ مین بنی آدم کو ہمیشہ گمراہ کرونگا جب تک انمین جان رہیگی اُنکے پروردگار نے اُسکو فرمایا کہ قسم ہے اپنی عزت اور بزرگی کی کہ مین برابر بخشتا رہونگا اُنکو جب تک کہ مجھ سے بخشش چاہین گے۔ نقل کیا اسکو احمد ابو یعلی نے وَتَقَدَّمَ حَدِیْثُ الرَّجُلِ الَّذِیْ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاذُنُوْبَاہُ **مس** اور اس شخص کی حدیث پہلے گذری یعنی صلوۃ التوبہ مین جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور اُسنے عرض کیا کہ ہائے میرے گناہ یعنی آپنے اُسکو بھی استغفار کے لئے فرمایا تھا اس حدیث کو حاکم نے نقل کیا ہے مَا مِنْ حَافِظَیْنِ یَرْفَعَانِ اِلَی اللّٰہِ فِیْ یَوْمٍ صَحِیْفَۃً فَیَرٰی فِیْ اَوَّلِ الصَّحِیْفَۃِ وَفِیْ اٰخِرِھَا اسْتِغْفَارًا اِلَّا قَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ مَا بَیْنَ طَرَفَیِ الصَّحِیْفَۃِ **ز** کرام کاتبین جب اللہ کے پاس کسی دن کسیکا نامۂ اعمال پیش کرتے ہین اور اللہ تعالی اعمالنامہ کے شروع مین اور آخر مین استغفار دیکھتا ہے تو اللہ تعالی بابرکت فرماتا ہے کہ مینے اپنے بندہ کی وہ خطائین کہ اعمالنامہ کے دونون طرفونکے درمیان ہین بخشدین یعنی آج کے سب گناہ استغفار کے سبب سے مینے بخشدیے۔ نقل کیا اسکو بزار نے **ف** ایک فرشتہ آدمی کے داہنی طرف ہے جو نیکیان لکھتا ہے اور ایک بائین طرف داہنی طرف والا بائین طرف والے پر سردار ہے جب بندہ نیکی کرتا ہے داہنی طرف والا دہ چند لکھتا ہے اور جب برائی کرتا ہے تو بائین طرف والا داہنی طرف والے سے اجازت چاہتا ہے وہ کہتا ہے ذرا ٹھہر جا شاید یہ استغفار کرے جب تین بار اجازت چاہ لیتا ہے اور بندہ استغفار بھی نہین کرتا تو داہنی طرف والا اجازت دیتا ہے کہ اب لکھ مجھ مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَۃٍ حَسَنَۃً **ط** جو کوئی بخشش چاہے مومن مردون اور مومن عورتون کے لئے تو اللہ تعالی اُسکے لئے ہر مومن مرد اور مومن عورت کے بدلے مین ایک ایک نیکی لکھتا ہے نقل کیا اسکو طبرانی نے وَتَقَدَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ وَمَنْ اَکْثَرَ مِنْہُ جَعَلَ اللّٰہُ لَہٗ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ مَخْرَجًا اَلْحَدِیْثَ **د س ق حب** اور پہلے غم کی دعاؤن مین یہ حدیث گذری کہ جو کوئی استغفار پڑھنے کی مداومت کرے اور جو کوئی اسکو بہت پڑھے تو اللہ تعالی اُسکے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ کر دیتا ہے آخر حدیث تک جسکو ابوداود و نسائی ابن حبان نے نقل کیا ہے وَتَقَدَّمَ مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کُلَّ یَوْمٍ اَلْحَدِیْثَ **ط** اور پہلے ہو چکی یعنی سونیکے وقت کی دعاؤن مین یہ حدیث کہ جو کوئی بخشش چاہے مومن مردون اور مومن عورتون کے لئے ہر روز آخر حدیث تک جسکو طبرانی نے نقل کیا ہے وَتَقَدَّمَ حَدِیْثُ الرَّجُلِ الَّذِیْ جَاءَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَدُنَا یُذْنِبُ قَالَ یُکْتَبُ عَلَیْہِ قَالَ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ قَالَ یُغْفَرُ لَہٗ **طس ط** اور پہلے گذری یعنی نماز توبہ کے بیان مین اُس شخص کی حدیث کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم مین سے ایک شخص گناہ کرتا ہے آپنے فرمایا کہ اُسپر لکھا جاتا ہے اُسنے کہا کہ پھر وہ بخشش چاہتا ہے اُس گناہ سے آپنے فرمایا کہ اُسکا گناہ بخشا جاتا ہے

اُس حدیث کو طبرانی نے اوسط اور کبیر مین نقل کیا ہے يَقُولُ اللهُ تَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً **ت** اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے تو جب تک مجھ سے دعا کریگا اور مجھ سے امید رکھیگا مین تجھ کو بخشونگا تو کسی حالت پر ہو اور مین پروا نہین رکھتا اے ابن آدم اگر تیرے گناہ بلندی آسمان تک پہونچین پھر تو مجھ سے بخشش چاہے تو مین تیری مغفرت کرونگا اے ابن آدم اگر تو میرے پاس زمین بھر کر گناہ لاوے پھر مجھ سے ملے اسطرح پر کہ میرے ساتھ شریک نکرتا ہو کسیکو تو مین لاؤنگا تیرے لئے زمین بھر کر بخشش نقل کیا اسکو ترمذی نے إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ لِي فَقَالَ رَبُّهُ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِي فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِي فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثَلَاثًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ **خ م س** ایک بندہ اللہ کے بندون مین سے گناہ کو پہونچا اور اُسنے کہا کہ اے میرے پروردگار مین نے گناہ کیا تو اُسکو میرے لئے بخشدے اُسکے پروردگار نے فرشتون سے کہا کہ آیا میرے بندے نے جانا کہ اُسکا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے مین نے اپنے بندے کو بخشدیا پھر وہ بندہ کسی مدت تک جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھی گناہ سے ٹھیرا رہا پھر اُسنے کوئی گناہ کیا اور کہا کہ اے میرے رب مین نے گناہ کیا تو اُسکو بخشدے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میرے بندہ نے جانا کہ اُسکا کوئی رب ہے کہ گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے مین نے اپنے بندے کو بخشدیا پھر بندہ جس مدت تک اللہ نے چاہا ٹھیرا پھر گناہ کیا اور کہا اے میرے رب مین نے گناہ کیا تو اُسکو معاف کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میرے بندہ نے جانا کہ اُسکا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور اُسپر مواخذہ کرتا ہے مین نے اپنے بندے کو بخشدیا تین بار ایسا ہی ہوا پھر وہ بندہ جو چاہے عمل کرے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے **ف** لفظ ثلاثا سے راوی نے تکرار کا بیان کیا یعنی سوال و جواب بندہ اور اللہ تعالیٰ کا حدیث مین تین بار ہے اور فلیعمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تک بندہ استغفار کرتا ہے جو چاہے کیا کرے بشرطیکہ اپنے گناہ سے ندامت کرتا رہے یہ بیان استغفار کی فضیلت کا ہے اور اُسکی تاثیر گناہون کی بخشش مین اور عنایت الٰہی کا کمال ظاہر کرنا ہے نہ یہ کہ گناہون کے لئے اجازت دینی **مرفوع** طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا **ق** خوشحالی ہے اُسکو جو اپنے نامۂ اعمال مین استغفار بہت پائے نقل کیا اسکو ابن ماجہ نے وَتَقَدَّمَ حَدِيثُ الَّذِي شَكَى إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِهِ فَقَالَ أَيْنَ أَنْتَ مِنَ الِاسْتِغْفَارِ **مص ی** اور پہلے گذری اُس شخص کی حدیث جس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت مین اپنی زبان کی تیزی کا شکوہ کیا تو آپ نے اُسکو فرمایا کہ تو استغفار سے کہان ہے یعنی کیون غافل ہے نقل کیا اس حدیث کو ابن ابی شیبہ اور ابن سنی نے وَکَیْفِیَّۃُ الْاِسْتِغْفَارِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مو م اور طریق استغفار پڑھنے کا یہ ہے کہ کہے استغفر اللہ استغفر اللہ یعنی مین بخشش چاہتا ہون اللہ سے دو بار نقل کیا اِسکو موقوفاً مسلم نے ف کرر کہنے سے مراد کثرت ہے نہ صرف دو بار کہنا مقصود یہ ہے کہ کثرت سے بخشش چاہے کذا ذکرہ الفخر مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ غُفِرَ لَہٗ وَاِنْ کَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ د ت ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ت حب مو ط جو کوئی یہ الفاظ پڑھے استغفر اللہ سے اتوب الیہ تک جسکے یہ معنی ہین کہ مین بخشش چاہتا ہون اُس اللہ سے کہ کوئی معبود سوا اُسکے نہین وہ زندہ ہے اور توانا اور مین توبہ کرتا ہون اُسکے سامنے تو اُسکی بخشش کی جاتی ہے اگرچہ بھاگا ہو کافرون کی لڑائی سے کہ وہ گناہ کبیرہ ہے نقل کیا اسکو ابوداود و ترمذی نے اس دعا کو تین بار پڑھے نقل کیا اسکو ترمذی اور ابن حبان نے مرفوعاً اور طبرانی نے موقوفاً خَمْسَ مَرَّاتٍ غُفِرَ لَہٗ وَاِنْ کَانَ عَلَیْہِ مِثْلُ زَبَدِ الْبَحْرِ مص جو کوئی اس استغفار کو پانچ بار پڑھے تو اُسکی بخشش کیجاتی ہے اگرچہ اُسپر گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہون۔ نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے وَاِنْ کُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ ع ہ حب اور ہم یعنی صحابہ گنا کرتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دعا کو ایک ہی مجلس مین سو بار رب اغفرلی سے الرحیم تک یعنی اے میرے پروردگار تو مجھ کو بخش اور میری توبہ قبول کر بیشک تو ہی ہے توبہ قبول کرنیوالا مہربان یعنی یہ دعا اکثر زبان مبارک پر جاری ہوتی نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان نے وَمَا اَحْسَنَ قَوْلَ الرَّبِیْعِ بْنِ خُثَیْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فَیَکُوْنَ ذَنْبًا وَکِذْبًا بَلْ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اور ربیع بن خثیم تابعی رضی اللہ عنہ نے کیا اچھی بات کہی ہے کہ کوئی تم مین سے یون نہ کہے یعنی غفلت دل کے ساتھ کہ استغفر اللہ واتوب الیہ مین بخشش چاہتا ہون اللہ سے اور اُسکے سامنے توبہ کرتا ہون کیونکہ یہ کہنا گناہ اور جھوٹھ ہوگا بلکہ یون کہے اللہم اغفرلی وتب علی یعنی یا اللہ تو مجھکو بخش اور میری توبہ قبول کر یعنی اپنی رحمت اور توفیق طاعت دینے سے ف اسلئے کہ توبہ اور استغفار کے مقام مین جو ندامت اور حضور کا وقت ہے غفلت کرنا حقیقت مین ہنسی اور بے ادبی ہے اور لفظ استغفر اللہ سے مغفرت کی طلب اور توبہ کرنیکی خبر دینی ہے جب حقیقت مین طلب نہ ہوئی تو یہ کہنا جھوٹھ ہوا اور گناہ سے یہان گناہ شرعی مراد نہین بلکہ طریقت کی تقصیر اور بے ادبی اور مقام حضور سے غفلت مراد ہے کیونکہ اہل طریقت غفلت کو معصیت سمجھتے ہین خصوص توبہ اور استغفار کے مقام مین کہ خشوع اور خضوع کا وقت ہے کذا ذکرہ الفخر اور ملا علی قاری نے بھی لکھا ہے کہ یہ گناہ شرعی نہین بلکہ مقربان درگاہ کی نسبت تقصیر ہے جیسے اس قول مین حسنات الابرار سیئات المقربین یعنی اچھے لوگون کی نیکیان مقربون کی برائیان ہوتی ہین اور مکی رحمہ سے منقول ہے کہ استغفار مین بہرحال فائدہ ہے لیکن حضور قلب کے ساتھ نور علی نور ہے اور کمال کے چھوڑنے سے گناہ لازم نہین آتا

کیونکہ سب علما کا اسپر اجماع ہے کہ جو کوئی اللہ کو یاد کرے یا زبان سے استغفار پڑھے بدون حضور قلب کے تو وہ گنہگار نہین ہوتا بلکہ اپنے بعض اعضا کے اعتبار سے عابد ہی ہوتا ہے۔ تمام ہوئی تقریر ملا علی قاری کی۔ اب سنئے کہ لفظ تب الٰہی تک ربیع کا کلام تمام ہوا اسکے بعد جو نووی سنے کتاب الاذکار مین ربیع کا قول نقل کر کے شبہ کیا ہے کہ استغفر اللہ کی کراہت اور اسکے جھوٹھ ہونے پر مین واقف نہین ہوا تو اسکا جواب مصنف آگے دیتا ہے جسکا شروع ولیس کما فہم ہے فقط ولیس

كَمَا فَهِمَ بَعْضُ أَئِمَّتِنَا أَنَّ الْاِسْتِغْفَارَ عَلَى هٰذَا الْوَجْهِ يَكُوْنُ كِذْبًا بَلْ هُوَ ذَنْبٌ فَإِنَّهُ إِذَا اسْتَغْفَرَ عَنْ قَلْبٍ لَاهٍ لَا يَسْتَحْضِرُ طَلَبَ الْمَغْفِرَةِ وَلَا يَلْجَأُ إِلَى اللّٰهِ بِقَلْبِهِ فَإِنَّ ذٰلِكَ ذَنْبٌ عِقَابُهُ الْحِرْمَانُ وَ هٰذَا كَقَوْلِ رَابِعَةَ اِسْتِغْفَارُنَا يَحْتَاجُ إِلَى اسْتِغْفَارٍ كَثِيْرٍ وَأَمَّا إِذَا قَالَ أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ وَلَمْ يَتُبْ فَلَا شَكَّ أَنَّهُ كِذْبٌ

اور قول ربیع کے معنی وہ نہین جو ہمارے بعض پیشواؤن نے یعنی نووی نے سمجھے ہین کہ اسطرح استغفار پڑھنی یعنی استغفر اللہ سے جھوٹھ ہوتا ہے یعنی فقدان الفاظ سے ذکر کرنا جھوٹھ نہین ہے کہ اسپر اعتراض وارد ہو بلکہ یہ مین کہتا ہون کہ وہ صورت اسوجہ سے گناہ ہے کہ جب کہنے والا دل غافل سے بخشش چاہے کہ دلکو مغفرت چاہنے کے لئے حاضر نہ کرے اور نہ دل سے اللہ کی طرف التجا کرے تو یہ صورت گناہ ہے جسکی سزا یہ ہے کہ استغفار کے مقبول ہونے سے محروم رہے اور یہ صورت ایسی ہے جیسے حضرت رابعہ کا قول ہے کہ ہمارا استغفار یعنی [illegible] کے ساتھ بہت سے استغفار کا محتاج ہے اور جن صورت مین کہ زبان سے کہا اتوب الی اللہ [illegible] سے رجوع نکیا تو بیشک یہ کہنا جھوٹھ ہوا فقط مصنف کے قول کا حاصل [illegible] ہے مدیب لولف ونشر غیر مرتب کیا کہ استغفار کے غفلت سے پڑھنے میں گناہ [illegible] ہے مین جھوٹھ لازم آتا ہے کیونکہ مؤمن مغفرت کا طالب ہمیشہ ہوتا ہے اگرچہ [illegible] وقت مین اسکو خبر نہ ہو تو غافل شخص جو مغفرت مانگتا ہے وہ سچا ہے کیونکہ واقع مین طلب اسکے دل مین رہی ہے اگرچہ اسوقت حاضر نہ ہو اس سے معلوم ہوا کہ استغفر اللہ کہنے مین جھوٹھ نہ ہوگا بلکہ غفلت کا گناہ ہوگا اور اتوب الیہ کو غفلت سے کہنے مین جھوٹا ہوگا کیونکہ یہ بیان اپنے رجوع کرنیکا ہے اور رجوع کبھی ہوتا ہے اور کبھی نہین ہوتا تو نووی نے جو مطلق جھوٹھ لازم آتا سمجھ کر اعتراض کیا تھا وہ دور ہوگیا واللہ اعلم فقط وَأَمَّا الدُّعَاءُ بِالْمَغْفِرَةِ

وَالتَّوْبَةِ فَإِنَّهُ وَإِنْ كَانَ غَافِلًا فَقَدْ يُصَادِفُ وَقْتًا فَتُقْبَلُ فَمَنْ أَكْثَرَ طَرْقَ الْبَابِ يُوْشِكُ أَنْ يَلِجَ وَيُوْضِحُ ذٰلِكَ إِكْثَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِنْهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَقَطْعُهُ لِمَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَإِنْ كَانَ قَالَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

اور باقی رہا دعا کرنا بخشش اور توبہ کے لئے یعنی اللہم اغفرلی وتب علی کہکر دعا کرنا اگرچہ کہنے والا غافل ہو مگر بعض اوقات ایسا موقع ملجاتا ہے یعنی اوقات قبولیت مین سے کہ اسکی دعا مقبول ہوتی ہے کیونکہ جو شخص دروازہ بہت کھٹکھٹاتا ہے وہ کبھی نہ کبھی اسکے اندر جائیگا اور اللہم اغفرلی وتب علی کے پڑھنے کو جو بہتر کہا ہے اسکا بہتر ہونا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی مجلس مین آپ صیغہ کو سو بار فرماتے تھے اور نیز اس وجہ سے کہ آپنے اس شخص کے حق مین جسنے استغفر اللہ

اتوب الیہ کہا تھا حکم قطعی اُسکی بخشش کا کیا اگرچہ وہ بھاگا ہو صف جہاد سے ایکبار یا تین بار **ف** بالمغفرۃ متعلق قطع
کا ہو یعنی قطعاً اور جزماً حکم اُسکی بخشش کا کیا یہ بھی اسپر دلالت کرتا ہے کہ استغفر اللہ واتوب الیہ کہنا گناہ نہین **فقیر** کہتا ہے کہ مرۃ
او ثلاث مرات متعلق فر من الزحف کے ہو سکتا ہے یعنی یہ گناہ کبیرہ اُسنے ایکدفعہ کیا ہو یا تین دفعہ تب بھی اُسکے حق مین
قطعی مغفرت کا حکم ہوا اور یہ بھی احتمال ہے کہ متعلق من قال کے ہو یعنی اُس شخص نے لفظ استغفر اللہ واتوب الیہ کو ایک
دفعہ کہا تھا یا تین دفعہ تو اُسکی مغفرت کا حکم ہوا واللہ اعلم **فَهَا قَدْ كُشِفَ لَكَ الْغِطَاءُ فَاخْتَرْ لِنَفْسِكَ مَا يَحْلُوْ وَفِيْ**
كِتَابِ الزُّهْدِ عَنْ لُقْمَانَ عَوِّدْ لِسَانَكَ بِاللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ فَاِنَّ لِلّٰهِ سَاعَاتٍ لَا يَرُدُّ فِيْهِنَّ سَائِلًا تو ہوشیار
ہو کہ تیرے لئے پردہ یعنی حقیقت حال کھل گئی اپنے نفس کے لئے جو تجھے اچھی معلوم ہو اُسکو اختیار کر یعنی چاہیے استغفر اللہ
واتوب الیہ کہہ یا اللہم اغفرلی وتب علیّ اور کتاب الزہد مین حضرت لقمان سے روایت ہے کہ اُنہون نے اپنے بیٹے کو کہا کہ
اپنی زبان پر اللہم اغفرلی کہنے کی عادت ڈال کیونکہ خدا تعالیٰ کی کچھ ایسی ساعتین ہین جنمین وہ سائل کو محروم نہین کرتا یعنی
جب زبان سے ہر وقت طلب مغفرت نکلیگی تو کسیوقت مقبول ہی ہو جاویگی **فَضْلُ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَسُوَرٍ مِّنْهُ**
وَاٰيَاتٍ یہ بیان قرآن مجید کی فضیلت اور اُسکی بعض سورتون اور آیتون کی فضیلت کا ہے **اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ**
يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِّاَصْحَابِهٖ ھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید کو پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے
دن اپنے پڑھنے والونکا سفارشی ہو کر آویگا نقل کیا اسکو مسلم نے **يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ**
ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ
اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى خَلْقِهٖ **ت مى** اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس کسیکو قرآن میرے ذکر اور مجھ سے سوال کرنے سے باز رکھتا
ہے تو مین اُسکو اُس چیز سے بہتر دیتا ہون جو دوسرے مانگنے والون کو دیتا ہون اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی فضیلت دوسرے
کلامون سے ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی بزرگی اُسکی سب مخلوق پر ہے نقل کیا اسکو ترمذی دارمی نے **ف** حدیث
کے پہلے جملے کے یہ معنی ہین کہ جو کوئی قرآن مجید کی تلاوت مین مشغول رہا اور کچھ ذکر اور دعا مجھ سے نہ کی تو اُسکو مین دعا کرنے
والون سے زیادہ دونگا من کان للہ کان اللہ لہ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہے اللہ اُسکا کارساز ہوتا ہے **فخ** **تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ**
وَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهٗ فَقَرَاَهٗ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مُّلِئَ مِسْكًا يَفُوْحُ رِيْحُهٗ فِيْ كُلِّ
مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ **ت س ق**
حب قرآن کو سیکھو اور اُسکو پڑھو یعنی تلاوت کی مداومت کرو اور اُسپر عمل کرو کہ تلاوت کا اصلی مقصود اُسکے بموجب عمل کرنا
ہے کیونکہ قرآن کی مثال اُس شخص کے حق مین جو اُسکو سیکھ کر پڑھتا ہے اور اُسپر عمل کرتا ہے یا رات کو اُسکو نوافل
مین پڑھتا ہے اُس تھیلی کی مثال ہے جو مشک سے بھری ہو کہ تمام مکان مین اُسکی خوشبو کی لپٹ جاتی ہو اور
مثال اُس شخص کی جو قرآن کو سیکھے اور سو رہے یا اُسپر عمل کرنے سے غافل ہو اور قرآن اُسکے دل مین ہو اُس تھیلی کی
طرح ہے جس مین مشک ہو اور اُسکا مونہہ بند کر دیا جاوے یعنی اس غرض سے کہ خوشبو نہ پھیلے نقل کیا اسکو ترمذی

فضائل قرآن شریف اور بعض سورتون اور آیتون کی فضیلت

نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے **ف** قاری کا سینہ مشک کی تھیلی کی طرح ہے اور قرآن مشک کی مانند تو اگر قاری نے قرآن پڑھا تو اُسکی برکت پڑھنے اور سُننے والیکو پہونچی اور جسنے سنا اُسکو ثواب حاصل ہوا اور اگر سیکھا اور نہ پڑھا تو اُسکی برکت نہ اُسکو پہونچی نہ دوسرے کو **حد** مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الٓمٓ حَرْفٌ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ **ت** جو کوئی ایک حرف کلام مجید کا پڑھے تو اُسکو ایک نیکی ہے اور نیکی دس نیکیون کے برابر ہوتی ہے یعنی ثواب مین مین یہ نہین کہتا کہ سارا الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے یعنی الم کہنے مین تیس نیکیان ہوئی نقل کیا اِسکو ترمذی نے لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ **خ م** رشک صرف دو شخصون مین ہے یعنی یہ رشک کرنا کہ مین بھی ایسا ہی ہو جاؤن کسی پر نہ چاہئے صرف دو شخصون پر ہو ایک وہ جسکو اللہ تعالی نے قرآن دیا یعنی حافظ کیا کہ وہ اُسکی خدمت کرتا ہے رات کے وقتون مین اور دوسرا وہ شخص جسکو اللہ نے مال دیا کہ وہ خرچ کرتا ہے رات کے وقتون مین اور دن کے وقتون مین نقل کیا اِسکو بخاری مسلم نے **ف** دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ اُسکو خرچ کرتا ہے راہ حق مین اور اُسکی خوشنودی مین تو اگر کوئی شخص اسراف کے طور پر خرچ کرے تو اُسپر رشک درست نہین حاصل حدیث یہ ہے کہ کسی نعمت والے کو دیکھکر رشک نکرنا چاہئے مگر اُس نعمت والے پر جسکی نعمت اللہ سے نزدیک کرے اور اسی حکم مین داخل ہین شہید اور مجاہد وغیرہما کہ اُنکے درجون کی بھی آرزو جائز ہے **حد** يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُهَا **د ت** قرآن پڑھنے والے سے کہا جائیگا کہ پڑھ اور چڑھ یعنی بہشت کے درجون پر اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسے تو دنیا مین ٹھہر کر پڑھتا تھا یعنی بے تکلف اور تجوید کے ساتھ کیونکہ تیرا مرتبہ اُس آخر آیت کے پاس ہے جسکو تو پڑھیگا۔ نقل کیا اسکو ابو داود و ترمذی نے **ف** صاحب قرآن وہ ہے کہ قرآن کی تلاوت اور اُسپر عمل کرے اور بعض نے کہا کہ جو قرآن کے معانی جانتا ہو اور اُسکا حافظ ہو اور منقول ہے کہ بہشت کے درجات شمار مین قرآن کی آیتون کے برابر ہین تو جو کوئی تمام قرآن آہستہ تجوید کے ساتھ پڑھیگا وہ بہشت کے اوپر کے درجہ پر جو اُسکے حال کے لائق ہو چڑھیگا اور جسنے تھوڑا تجوید سے پڑھا اور تھوڑا بدون تجوید کے وہ اُسیقدر چڑھیگا جتنا تجوید سے پڑھا ہو مصنف نے لکھا ہے کہ اس حدیث مین دلیل ہے کہ جو حافظ توقف اور تجوید سے پڑھتے ہین اُنکو بہشت مین اعلی درجہ ملیگا حاصل یہ ہے کہ تجوید اور ترتیل اور قرآن کے معنی مین غور کرنا بڑا رتبہ رکھتا ہے ع **حد** الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ **خ م** جو شخص کہ قرآن پڑھتا ہے اور وہ اُس سے خوب واقف ہے وہ نیکی لکھنے والون فرشتون کے ساتھ ہوگا جو بزرگ اور اچھے ہین اور جو شخص کہ قرآن پڑھتا ہے اور اُسمین اٹکتا ہے اور قرآن اُسپر مشکل ہوتا ہے تو اُسکو دوہرا ثواب ہوتا ہے نقل کیا اِسکو بخاری مسلم نے **ف** ماہر کے معنی یہ ہین کہ اُستاد

کامل حفظ اور تجوید اور تلاوت مین ہو اور پڑھنا اُسپر یاد کے سبب سے گران نہ ہو تو ایسا شخص آخرت مین اُن رتبون مین ہوگا جہان
ملائکہ اور انبیا ہونگے اور اٹک کر پڑھنے والے کو دوہرا ثواب اسطرح ہے کہ ایک تلاوت کا ثواب دوسرا مشقت کا اور ماہر
کا ثواب بلاشبہ اس سے زیادہ ہوگا کیونکہ وہ انبیا اور فرشتون کے ساتھ ہوگا لیکن تعب اور مشقت کے اعتبار سے غیر ماہر
کو بھی ثواب ملیگا غرضکہ مقصود طالب کا تسلی کرنا ہے اُسکی مشقت اور ریاضت پر فحر اَلْفَاتِحَۃُ اَعْظَمُ سُوْرَۃٍ مِّنَ
الْقُرْاٰنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ خ د س ق سورہ فاتحہ یعنی الحمد قرآن کی بڑی سورت ہے وہ
سات آیتون کی ہے جو مکرر پڑھی جاتی ہین اور قرآن مجید ہے نقل کیا اِسکو بخاری ابوداود نسائی ابن ماجہ نے ف سورہ
فاتحہ کا نام کلام اللہ مین سبع مثانی اور قرآن عظیم آیا ہے سبع اسلئے کہ سات آیتون کی ہے اور مثانی یعنی مکرر اسلئے کہ
نماز مین باربار پڑھی جاتی ہے اور اُسکو قرآن عظیم مبالغہ کے طور پر فرمایا ہے کیونکہ اسرار اور معانی سارے قرآن کے مجمل طور پر
اس سورہ مین ہین فحر اُعْطِيْتُ فَاتِحَۃَ الْكِتٰبِ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مجھکو سورہ الحمد عرش کے نیچے سے عطا ہوئی یعنی لٹکتی تھی اور یہ ارشاد اُسکی بزرگی سے کنایہ ہے نقل کیا اسکو حاکم
نے بَيْنَا جِبْرَئِيْلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِّنْ فَوْقِهٖ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ
هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا
نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَۃُ الْكِتٰبِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهٗ م س
اس اثنا مین کہ جبرئیل علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے جبرئیل نے ایک آواز اپنے اوپر سے سنی اور اپنا سر
اُٹھایا اور کہا کہ یہ آواز والا ایک فرشتہ ہے جو زمین پر اُترا ہے اور آجکے سوا کبھی نہین اُترا اُس فرشتے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پر سلام کیا اور کہا مژدہ لیجیئے دو نورون کا جو آپکو دیے گئے یعنی یہ دو سورتین اپنے پڑھنے والے کے لئے قیامت کو
نور ہونگی اور راہ کی آفات سے بچائینگی اور تمسے پہلے کسی نبی کو وہ نور نہین دیا گیا ایک اُنمین سے سورہ فاتحہ ہے دوسرا خاتمہ
سورہ بقر کا آپ اُنمین سے کوئی حرف نہ پڑھینگے کہ اُسکا ثواب آپکو نہ ملے نقل کیا مسلم نسائی نے ف آپکو ثواب نہ ملے یا یہ
کہ دعا جو اُنمین ہے وہ مقبول نہ ہو یعنی جو دعا سورہ فاتحہ اور آخر بقرہ مین ہے مثلاً اہدنا الصراط المستقیم اور ربنا لا تواخذنا اور سوا
اسکے وہ مقبول ہوگی اس تقدیر پر حرف سے مراد کلمات ہین جو آیتون مین واقع ہوے ہین یہ معنی انسب اور اولی ہین
اور خاتمہ سورہ بقر کا بعضون نے آمن الرسول سے لکھا ہے او کعب احبار اور مصنف نے للہ ما فی السموات سے آخر تک
فحر۔ الْبَقَرَۃُ یہ بیان سورہ بقرہ کی فضیلت کا ہے اِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُقْرَأُ فِيْهِ الْبَقَرَۃُ
م ت س شیطان بھاگتا ہے اُس گھر مین سے جس گھر مین سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے نقل کیا اِسکو مسلم ترمذی
نسائی نے فقیر کہتا ہے کہ سورہ بقر کا پڑھنا گھر مین دفع شیطان و آسیب کے لئے اسطرح ہے کہ چار آدمی گھر کے
چارون کونون مین کھڑے ہوکر ایسی طرح اِس سورہ کو پڑھین کہ ایک کی آواز دوسرے تک پہونچے اِسکو ہمنے مجرب پایا
اِقْرَءُوْهَا فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَۃٌ وَّتَرْكَهَا حَسْرَۃٌ وَّلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَۃُ م سورہ بقرہ کو پڑھو کیونکہ اُسکا پڑھنا

اور اُسپر عمل کرنا برکت ہے اور اُسکا چھوڑنا حسرت کا سبب ہوگا یعنی قیامت مین جب پڑھنے والون کو ثواب ملیگا اور
اِسکی طاقت نہین رکھتے سحر کرنیوالے نقل کیا اِسکو مسلم نے ف بطلہ سے مراد ساحر اور کاہل وجود مین یعنی ساحر اور
باطل کام والے اور سست آدمی اسکے پڑھنے اور سیکھنے کی توفیق نہین پاتے فحر لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَسَنَامُ
الْقُرْاٰنِ الْبَقَرَةُ ت مس حب ہر چیز کے لئے ایک بلندی ہے اور قرآن کی بلندی سورۂ بقرہ ہے یعنی ثواب
مین سب سے بڑی نقل کیا اسکو ترمذی حاکم ابن حبان نے وَمَنْ قَرَأَهَا لَيْلًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلٰثَ لَيَالٍ
وَمَنْ قَرَأَهَا نَهَارًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلٰثَ اَيَّامٍ حب جو کوئی سورۂ بقرہ رات کو پڑھے تو شیطان اُسکے
گھر مین تین رات داخل نہین ہوتا اور جو کوئی اسکو دن مین پڑھے تو شیطان اُسکے گھر مین تین دن داخل نہین ہوتا
یعنی واقعی نہین داخل ہوتا یا تسلط نہین پاتا - نقل کیا اسکو ابن حبان نے اُعْطِيْتُ الْبَقَرَةَ مِنَ الذِّكْرِ الْاَوَّلِ
مس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو سورۂ بقر ذکر اول یعنی لوح محفوظ سے عنایت ہوئی - نقل کیا اسکو
حاکم نے ف یا ذکر اول سے اللہ تعالی کی کتابین مثلاً توریت و انجیل وغیرہ مراد ہون فحر الْبَقَرَةُ وَاٰلُ عِمْرَانَ
یہ بیان سورۂ بقر اور آل عمران کی فضیلت کا ہے اِقْرَؤُا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ
اَصْحَابِهِمَا م دو چمکتی ہوئی سورتون کو پڑھو کہ سورۂ بقرہ اور آل عمران ہین کیونکہ یہ دونو قیامت کو ایسی آوینگی گویا دو
ابر کے ٹکڑے ہین یا گویا دو سائبان ہین یا گویا دو ٹکڑیان پرندہ جانورون کی ہین صف باندھے ہوے یہ دونوا اپنے
پڑھنے والون کی طرف سے جھگڑینگی نقل کیا اسکو مسلم نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۂ فاتحہ
اور آیت الکرسی اور آل عمران کی آیتین شہد اللہ سے ان الدین عند اللہ الاسلام تک اور قل اللھم مالک الملک سے بغیر حساب
تک ایسی ہین کہ انمین اور اللہ تعالی کے درمیان حجاب نہین اور وہ جناب باری مین عرض کرتی ہین کہ خداوندا ہمکو
زمین پر اتارا اور اُس شخص پر جو تیری نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین اپنی قسم کھاتا ہون کہ میرے بندون
مین سے جو کوئی تمکو ہر نماز کے بعد پڑھیگا اُسکی خوابگاہ جنت کیجائیگی وہ کسی عمل پر ہو اور اُسکو حظیرۃ القدس مین ساکن
کرونگا اور اُسکی طرف اپنی خفیہ رحمت سے ہر روز ستر بار نظر کرونگا اور ہر روز اُسکی ستر حاجتین پوری کرونگا جنمین سے
ادنی مغفرت ہے اور اُسکو ہر دشمن اور حاسد سے محفوظ رکھونگا اور اُنسے اُسکی مدد کرونگا کذا فی معالم التنزیل اٰيَةُ
الْكُرْسِيِّ آیت الکرسی کی فضیلت کا بیان هِيَ اَعْظَمُ اٰيَةٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ م د یہ آیہ سب آیات سے قرآن
مجید مین بڑھکر ہے یعنی ثواب کے اعتبار سے نقل کیا اسکو مسلم ابو داود نے هِيَ سَيِّدَةُ اٰيِ الْقُرْاٰنِ ت
حب مس یہ آیہ قرآن کی آیتون مین اشرف ہے یعنی اس وجہ سے کہ اسمین اسماء و صفات الٰہی ہین نقل کیا
اسکو ترمذی ابن حبان حاکم نے لَا تَضَعُهَا عَلٰى مَالٍ وَلَا وَلَدٍ فَيَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حب تو اس آیت
کو کسی مال اور اولاد پر نرکھیگا یعنی اُسپر دم نکریگا یا لکھکر نہ لٹکائیگا کہ پھر شیطان تیرے نزدیک ہو یعنی اسکے رکھنے سے

شیطان مال اور اولاد کے پاس نہین آئیگا اور اپنا تصرف نکریگا نقل کیا اسکو ابن حبان نے اَلْاٰیَتَانِ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ
اٰخِرُ الْبَقَرَةِ لَا تُقْرَاٰنِ فِیْ دَارٍ ثَلٰثَ لَیَالٍ فَیَقْرَبُهَا شَیْطَانٌ دت س حب مس دو آیتین آمن
الرسول سے سورۂ بقرہ کے آخر تک ایسی ہین کہ نہ پڑھی جائین کسی گھر مین تین تین بار کہ پھر شیطان اُس گھر کے پاس پھٹکے نقل کیا اسکو
ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے اِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ الْبَقَرَةَ بِاٰیَتَیْنِ اَعْطَانِیْهِمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِیْ تَحْتَ عَرْشِهٖ
فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَاءَكُمْ وَاَبْنَاءَكُمْ فَاِنَّهَا صَلٰوةٌ وَّقُرْاٰنٌ وَّدُعَاءٌ مس اللہ تعالیٰ نے
سورۂ بقرہ کو ختم کیا دو آیتون سے جو مجھکو دی ہین اپنے اُس خزانہ سے جو عرش کے نیچے ہے یعنی اپنے خزانہ رحمت سے تو
تم انکو سیکھو اور اپنی عورتون اور اپنے بیٹون کو سکھاو یعنی سب گھر والون کو سکھاو کیونکہ وہ آیتین رحمت ہین اور قرآن
یعنی اُسکا ٹکڑا اور دعا ہین نقل کیا اسکو حاکم نے اَلْاَنْعَامُ اسمین سورۂ انعام کی فضیلت کا بیان ہے لَمَّا نَزَلَتْ سَبَّحَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ شَیَّعَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مَا سَدَّ
الْاُفُقَ مس جب سورۂ انعام اتری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہا یعنی خوشی کی وجہ سے پھر فرمایا کہ
اس سورہ کے ساتھ اتنے فرشتے آئے کہ آسمان کے کنارہ کو ڈھانک لیا نقل کیا اسکو حاکم نے اَلْكَهْفُ سورۂ کہف کی
فضیلت کا بیان مَنْ قَرَاَهَا یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهٗ مِنَ النُّوْرِ مَا بَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ مس جو کوئی سورۂ کہف
کو جمعہ کے دن پڑھے روشن ہوتا ہے یعنی اُسکا دل اُسکے لئے نور سے یعنی اس سورۃ کے نور سے اِس جمعہ سے آیندہ جمعہ
تک نقل کیا اسکو حاکم نے مَنْ قَرَاَهَا لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهٗ مِنَ النُّوْرِ فِیْمَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ
مو می جو کوئی اسکو جمعہ کی رات مین پڑھے روشن ہوتا ہے اُسکے لئے نور پڑھنے والے سے لیکر خانہ کعبہ تک یعنی اسکو
بہت نور حاصل ہوگا نقل کیا اسکو موقوفاً دارمی نے مَنْ قَرَاَهَا كَمَا اُنْزِلَتْ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا مِنْ مَقَامِهٖ اِلٰى مَكَّةَ
وَمَنْ قَرَاَ بِعَشْرِ اٰیَاتٍ مِنْ اٰخِرِهَا فَخَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ یُسَلَّطْ عَلَیْهِ نس مس جو کوئی سورۂ کہف کو ایسی
طرح پڑھے جیسی اتری ہے یعنی ترتیل و تجوید سے بے کم و بیش پڑھے تو اُسکے لئے ایک روشنی ہوگی پڑھنے والیکی پڑھائی
کی جگہ سے مکہ معظمہ تک اور جو شخص دس آیتین آخر سورۂ کہف سے یعنی وعرضنا جہنم سے آخر تک پڑھے اور اُسکے بعد دجال
نکلے تو دجال کو اُس شخص پر تسلط نہوگا نقل کیا اسکو نسائی حاکم نے مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ مِنْ مَقَامِهٖ اِلٰى مَكَّةَ وَمَنْ قَرَاَ بِعَشْرِ اٰیَاتٍ مِنْ اٰخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ یَضُرَّهٗ طس
جو کوئی سورۂ کہف پڑھے اُسکو قیامت کے دن نور ہوگا اُسکی جگہ سے مکہ تک یعنی جسقدر مسافت پڑھنے والے اور مکہ
مین دنیا مین ہوگی اُسقدر وہان نور ہوگا اور جو کوئی دس آیتین آخر سورۂ کہف کی پڑھے پھر دجال نکلے تو اُسکو ضرر نکریگا
نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین فقیر کہتا ہے کہ مصنف نے اپنی شرح مین شروع آیتونکا وعرضنا جہنم سے کیا
ہے اور ظاہر یہ ہے کہ شروع آیت افحسب الذین کفروا سے ہو تاکہ شمار پورا ہو جاوے اور یہی مناسب معلوم ہوتا ہے
تو جو کوئی ان آیات کے معنی سمجھیگا فتنۂ دجال سے محفوظ رہیگا کیونکہ ان مین عجیب مضامین ہین مثلاً افحسب الذین کفروا

ان تتخذوا عبادی من دونی اولیاء وغیرہ کذا فی حرزثمین مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰیٰتٍ مِّنْ اَوَّلِهَا عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ م
د ت س جو کوئی دس آیتین اول سورہ کہف کی یعنی شروع سے من امرنا رشدا تک یاد کرے بچایا جائیگا فتنہ دجال
کے سے نقل کیا اسکو مسلم ابوداود ترمذی نسائی نے مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰیٰتٍ م د مَنْ قَرَأَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنَ الْكَهْفِ
عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ م د س جو کوئی دس آیتین یاد کرے یہ الفاظ مسلم ابوداود نے بیان کئے یعنی انکی
روایت مین شروع حدیث کا من حفظ ہے اور دوسری روایت مین شروع حدیث اسطرح ہے من قرا العشر الاواخر یعنی جو کوئی
دس آیتین آخر سورۂ کہف کی پڑھیگا محفوظ رہیگا دجال کے فتنہ سے نقل کیا اسکو مسلم ابوداود ونسائی نے مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ اٰیٰتٍ مِّنْ
اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ت جو کوئی تین آیتین شروع سورہ کہف کی پڑھے بچایا جائیگا دجال کے فتنہ
سے نقل کیا اسکو ترمذی نے مَنْ اَدْرَكَ الدَّجَّالَ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَهَا الْحَدِيْثَ م عه جو کوئی
دجال کو پاوے تو چاہیے کہ اسپر سورہ کہف کی شروع آیتین یعنی تین یا دس آیتین پڑھے آخر حدیث تک جسکو مسلم اور چاروں نے
نقل کیا ہے فَاِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِّنْ فِتْنَتِهٖ د کیونکہ وہ آیتین تمہاری نگہبان ہین دجال کے فتنہ سے نقل کیا اسکو ابوداود

نوازله

نے وَاُعْطِيْتُ طٰهٰ وَالطَّوَاسِيْنَ وَالْحَوَامِيْمَ مِنْ اَلْوَاحِ مُوْسٰى مس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مجھکو سورہ طٰہٰ اور جنکے شروع مین طٰس ہے یعنی سورہ نمل وغیرہ اور جنکے شروع مین حٰم ہے موسیٰ علیہ السلام کی تختیوں سے
عنایت ہوئی ہین نقل کیا اسکو حاکم نے ف یعنی یہ سورتین توریت سے ہی ہین جو زبرجد کی تختیوں پر لکھی ہوئی اُتری
تھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حٰم سات سورتین ہین اور دوزخ کے دروازہ بھی سات تو ہر ایک حٰم ایک ایک
دروازہ پر کھڑی ہوجائیگی اور جناب باری مین عرض کریگی کہ الٰہی اس دروازہ مین ایسے شخص کو داخل مت کر جو مجھپر ایمان
لایا اور مجھکو پڑھا اور فرمایا ہر درخت کا ایک پھل ہوتا ہے اور قرآن کے پھل حٰم والی سورتین ہین یہ باغ ہرے بھرے گھنکے
ہین جو چاہے کہ جنت کے باغون مین میوہ کھاوے وہ ان سورتون کو پڑھے تو صبحکو گناہ بخشا ہوا اُٹھیگا اور جو کوئی الم
تنزیل سجدہ اور سورۂ ملک رات دن مین پڑھے گویا اُسنے لیلۃ القدر کو پایا یعنی اُس رات کے جاگنے کا ثواب ملیگا
کذا فی الدر المنثور اور جو کوئی حٰم الدخان جمعہ کی رات مین پڑھے تو اُسکی مغفرت ہوتی ہے اور جنت مین اُسکے لئے ایک
گھر بنایا جاتا ہے کذا فی لطائف النبی قَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ لَا يَقْرَأُهَا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اللّٰهَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ اِلَّا
غُفِرَ لَهٗ اِقْرَؤُوْهَا عَلٰى مَوْتَاكُمْ س د ق حب قرآن کا دل سورہ یٰسین ہے جو کوئی اسکو پڑھے کہ اللہ اور آخرت
کے گھر کو چاہتا ہو یعنی صرف اللہ کی خوشی اور جنت مطلوب ہو تو اُسکی بخشش ہوتی ہے اسکو اپنے مُردون پر پڑھو نقل کیا
اسکو نسائی ابوداود ابن ماجہ ابن حبان نے ف قرآن کا دل یعنی اُسکا خلاصہ کیونکہ قیامت کا ذکر مفصل اور توحید
وغیرہ کا بیان اسمین مذکور ہے اور اسکو موتی پر پڑھے تاکہ اُنپر ثواب پہونچے یا موتی سے مراد قریب المرگ ہون اُنپر پڑھنے سے
یہ غرض کہ قیامت وغیرہ کا ذکر سنین اور اُنکے معانی سمجھین اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس سورہ کی خاصیت یہی ہو کہ اُس وقت
کا پڑھنا مفید ہو چنانچہ بعض علما نے کہا ہے کہ اس سورہ کو جس مطلب کے لئے پڑھو مفید ہوتی ہے جیسے آنحضرت صلی

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اسکو خوف مین پڑھے امون ہو جاے بھوکا پڑھے تو سیر ہو نگا پڑھے تو کپڑا ملے پیاسا پڑھے
تو پانی ملے اور نیز فرمایا کہ جو کوئی یٰس پڑھے اسکو دس قرآن پڑھنے کا ثواب لکھا جاتا ہے کذا ذکر علی اور وعدہ مغفرت اور رحمت
الٰہی کا جمعہ کی رات مین اسکو پڑھنے پر وارد ہوا ہے کذا فی وظائف النبی اَلْفَتْحُ سورۂ انا فتحنا کی فضیلت کا بیان ہے
اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ خ س ت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ فتح مجھکو بہت پیاری
ہے اس چیز سے جسپر آفتاب نکلا یعنی دنیا اور اسکی چیزون سے زیادہ محبوب ہے نقل کیا اسکو بخاری نسائی ترمذی نے تَبَارَكَ
الْمُلْكُ سورۂ ملک کی فضیلت کا بیان ثَلٰثُوْنَ اٰیَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَ لَهٗ حب عه مس تیس آیتون
یعنی سورۂ ملک نے ایک شخص کی سفارش کی یہانتک کہ وہ بخشا گیا نقل کیا اسکو ابن حبان اور چارون نے اور حاکم نے
تَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰی یُغْفَرَ لَهٗ حب یہ سورہ بخشش مانگتی ہے اپنے پڑھنے والے کے لئے یہانتک کہ
بخشا جاتا ہے نقل کیا اسکو ابن حبان نے وَدِدْتُ اَنَّهَا فِیْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ مس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مین اس بات کو دوست رکھتا ہون کہ سورۂ ملک ہر مؤمن کے دل مین ہو یعنی اسکو یاد ہو اور پڑھتا رہے نقل کیا اسکو
حاکم نے یُؤْتَی الرَّجُلُ فِیْ قَبْرِهٖ فَتُؤْتٰی رِجْلَاهُ فَتَقُوْلُ لَیْسَ لَكُمْ سَبِیْلٌ كَانَ یَقْرَأُ بِیْ سُوْرَةَ الْمُلْكِ
ثُمَّ یُؤْتٰی مِنْ صَدْرِهٖ مِنْ بَطْنِهٖ ثُمَّ یُؤْتٰی مِنْ رَاْسِهٖ كُلٌّ یَقُوْلُ ذٰلِكَ فَهِیَ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
وَهِیَ فِی التَّوْرٰىةِ مَنْ قَرَأَهَا فِیْ لَیْلَةٍ فَقَدْ اَكْثَرَ وَاَطْیَبَ موقوف مس عذاب کے فرشتے آدمی کے پاس اسکی
قبر مین آتے ہین یعنی دفن کے بعد سوال کے لئے تو اسکے پاؤن کی طرف سے آتے ہین یعنی اول پاؤن کی جانب سے سوال شروع
کرتے ہین تو پاؤن کہتے ہین کہ تمکو میرے تعرض کی کوئی راہ نہین کیونکہ یہ شخص میرے سبب سے یعنی نماز مین مجھپر کھڑا ہوکر سورۂ ملک
پڑھتا تھا پھر فرشتے سینے کی طرف سے پیٹ کی جانب سے آتے ہین پھر سر کی طرف سے آتے ہین ہر ایک عضو یہی کہتا ہے تو یہ سورۂ
ملک فرشتون کو عذاب قبر سے روکتی ہے اور یہی سورت توریت مین اس فضیلت سے مذکور ہے کہ جو کوئی اسکو کسی رات مین پڑھے
تو اُسنے بہت نیکیان اور بہت اچھا کام کیا نقل کیا اسکو موقوفا حاکم نے اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ ت اذا زلزلت قرآن
کی چوتھائی ہے یعنی ثواب مین نقل کیا اسکو ترمذی نے ف اسلئے کہ قرآن مین توحید اور نبوت اور معاش اور آخرت کا احوال
ہے اور اس سورہ مین آخرت کا بیان اچھی طرح ہے اس اعتبار سے قرآن کی چوتھائی کے برابر ہوئی اور بعضون نے یہ معنی لکھے
ہین کہ اسکا ثواب قرآن کی چوتھائی کے اصل کے برابر ہوتا ہے یعنی بدون مضاعف کرنے کے جو اصل ثواب ہوتا ہے اسکے
برابر فخ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ ت مس وہ سورہ آدھے قرآن کے برابر ہے نقل کیا اسکو ترمذی حاکم نے
ف اسلئے کہ قرآن مین دنیا اور آخرت کا ذکر ہے اور اس سورت مین آخرت کا خوب ذکر ہے تو اس لحاظ سے آدھے قرآن
کے برابر ہوئی یا اسکا ثواب آدھے قرآن کے اصل ثواب کے برابر ہے فخ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرِئْنِیْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَاَقْرَأَهٗ
اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ حَتّٰی فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِیْدُ عَلَیْهَا اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرُّوَیْجِلُ مَرَّتَیْنِ د س مس حب ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو پڑھاؤ ایک سورہ جامع یعنی جس مین دین و دنیا کے سب مطلب ہون اپنے اُسکو اذا زلزلت الارض پڑھائی یہانتک کہ اُس سے فارغ ہوے اُس شخص نے کہا کہ قسم ہے اُس ذات کی جنے تمکو حق کے ساتھ بھیجا مین اُس سے کبھی زیادہ نکرونگا یعنی یہی سورہ مجھے کافی ہے پھر اُسنے پیٹھ پھیری پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص مطلب یاب ہوا یہ الفاظ دوبار فرمائے نقل کیا اسکو ابوداود نسائی حاکم ابن حبان نے **ف** اس سورہ کا سب مطالب کو شامل ہونا اس لحاظ سے کہ فمن یعمل مثقال ذرۃ آخر تک مین سب کچھ کرنا نکرنا مذکور ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بعد مغرب کے جمعہ کی شب مین دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ ایکبار اور سورہ اذا زلزلت پندرہ بار پڑھے اللہ تعالی اسپر جان کنی آسان کرے اور عذاب قبر سے اُسکو پناہ دے اور پل صراط سے اُسکو گذرنا قیامت کے دن آسان کرے کذا فی شرح الصدور **اَلْکَافِرُوْنَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ ت** سورہ کافرون قرآن کی چوتھائی کے برابر ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے **تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ ت مس** وہ سورہ قرآن کی چوتھائی کے برابر ہے نقل کیا اسکو ترمذی حاکم نے **ف** قرآن مین ذکر توحید اور نبوت اور احکام اور قصص کا ہے اس سورہ مین توحید خوب مذکور ہے اس لحاظ سے چوتھائی ہوئی یا اُسکا ثواب چوتھائی قرآن کے اصل ثواب کی مانند ہے **فجر نِعْمَ السُّوْرَتَانِ هُمَا يُقْرَاٰنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ اَلْكَافِرُوْنَ وَالْاِخْلَاصُ حب** دو سورتین اچھی ہین جو فجر کی سنتون مین پڑھی جاتی ہین وہ سورتین قلیا اور قل ہو اللہ ہین نقل کیا اسکو ابن حبان نے **اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ ت** سورۂ اذا جاء قرآن کی چوتھائی ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** قرآن مین اگلون اور پچھلون کا قصہ مذکور ہے اور امر اور نہی اور اس سورہ مین آیندہ کا قصہ مذکور ہے اس سبب سے چوتھائی ہوئی یا اُسکا ثواب چوتھائی قرآن کے اصل ثواب کے برابر ہے **فجر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ خ م ت ق** قل ہو اللہ تہائی قرآن کی ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی ابن ماجہ نے **تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ خ د ت مس** وہ سورہ تہائی قرآن کے برابر ہے نقل کیا اسکو بخاری ابوداود ترمذی حاکم نے **ف** قرآن مین قصے ہین اور احکام اور توحید اور اس سورہ مین توحید خوب مذکور ہے تو اس لحاظ سے قرآن کی تہائی ہوئی یا اُسکا ثواب تہائی قرآن کے اصل ثواب کے برابر ہے **فجر وَقَالَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ يَقْرَاُ بِهَا لِاَصْحَابِهِ فِي الصَّلٰوةِ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ خ م س** اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت ایک شخص کا ذکر ہوا جو اپنے یارون کی امامت کے وقت نماز مین قل ہو اللہ پڑھا کرتا تھا کہ اُسکو خبر دو کہ اللہ تعالی اُسکو دوست رکھتا ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے **ف** ایک صحابی ہر نماز مین الحمد کے بعد قل ہو اللہ پڑھا کرتے لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا آپنے فرمایا کہ اُس سے اسکا سبب پوچھو لوگون نے اُنسے پوچھا تو اُنہون نے کہا کہ یہ رحمن کی صفت ہے مین اسکو دوست رکھتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال سنکر فرمایا کہ اُس سے کہو کہ اللہ تعالی بھی تجھکو دوست رکھتا ہے کذا ذکرہ الفجر **وَقَالَ لِرَجُلٍ كَانَ يَلْزَمُ قِرَاءَتَهَا مَعَ غَيْرِهَا فِي الصَّلٰوةِ حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ خ ت** اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جو ہمیشہ اور سورتون کے

ساتھ قل ہواللہ بھی نماز مین پڑھا کرتا تھا ارشاد فرمایا کہ تیرا اس سورت کو دوست رکھنا تجھکو جنت مین داخل کریگا نقل کیا اسکو بخاری
ترمذی نے ف ایک صحابی ہر نماز مین جب امامت کرتے تو قل ہواللہ پڑھتے اُسکے بعد اور سورہ بھی پڑھتے لوگون نے انسے
کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ تم اس سورہ پر بس نہین کرتے اسکو پڑھو یا دوسری ہی پڑھو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے محلہ مین
تشریف لیگئے تو لوگون نے یہ بات آپکی خدمت مین عرض کی آپنے اُنسے سبب پوچھا انہون نے عرض کیا کہ مین اسکو دوست
رکھتا ہون تب آپنے ارشاد فرمایا کہ اُسکو تیرا دوست رکھنا تجھے جنت مین داخل کریگا فر وَسَمِعَ رَجُلًا یَقْرَأُهَا فَقَالَ
وَجَبَتِ الْجَنَّةُ اَیْ لَهٗ م ت طا س مس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ قل ہواللہ پڑھتا تھا آپنے
فرمایا کہ بہشت واجب ہوئی راوی کہتے ہین یعنی اُسکے لئے نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نے اور موطا مین اور نسائی حاکم نے وَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ خ د س آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جسکے
قبضہ مین میری جان ہے کہ قل ہواللہ تہائی قرآن کے برابر ہے نقل کیا اسکو بخاری ابوداود نسائی نے مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ
عَلٰی فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰی یَمِیْنِهٖ ثُمَّ قَرَأَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ یَقُوْلُ الرَّبُّ
یَا عَبْدِیْ اُدْخُلْ عَلٰی یَمِیْنِكَ الْجَنَّةَ ت جو کوئی چاہے کہ اپنے بستر پر سووے پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹکر سو بار قل ہواللہ
پڑھے تو جب قیامت کا دن ہوگا پروردگار اُسکو فرماویگا کہ اے میرے بندے اپنی داہنی طرف سے بہشت مین داخل ہو
نقل کیا اسکو ترمذی نے ف اسلئے کہ داہنی طرف کے محل اور باغ وغیرہ بائین طرف سے افضل ہین کذا ذکرہ الفخر - اور جو
کوئی دس بار قل ہواللہ پڑھے اُسکے لئے ایک محل بہشت مین بنتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس
جبرئیل ع اچھی صورت سے ہشاش بشاش آئے اور کہا اے محمد اللہ تعالی تمکو سلام کے بعد فرماتا ہے کہ ہر چیز کا ایک نسب ہے
اور میرا نسب قل ہواللہ احد ہے جو کوئی میرے پاس تیری امت کا شخص ایسا آویگا جسنے قل ہواللہ احد اپنی عمر مین ہزار بار
پڑھی ہوگی تو مین اُسکو نجات کا نشان دونگا اور اُسکے آگے میرا عرش ہوگا اور اُسکی شفاعت ایسے ستر آدمیون کے حق
مین قبول کرونگا جنپر عذاب واجب ہوگیا ہوگا اور فرمایا کہ جو کوئی سفر کا ارادہ کرے اور اپنے گھر کے دروازہ کے دونو بازو
پکڑکر گیارہ بار قل ہواللہ احد پڑھے تو اللہ تعالی اُسکا نگہبان رہتا ہے یہانتک کہ سفر سے پھر آوے اور حضرت انس رض سے
مروی ہے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک مین تھے کہ ایکدن آفتاب نہایت روشن کہ ویسا کبھی نہین
دیکھا تھا نکلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اُس سے تعجب کیا اور حضرت جبرئیل ع سے اُنکے آنے پر پوچھا کہ اس روشنی کا
سبب کیا ہے اُنہون نے کہا کہ اسکا یہ سبب ہے کہ معاویہ بن معاویہ لیثی نے آج مدینہ طیبہ مین انتقال کیا اللہ تعالی نے
اُنکے جنازہ پر ستر ہزار فرشتون کو بھیجا کہ اُنکی نماز پڑھین آپنے پوچھا کہ اس توقیر کا کیا سبب ہے جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ شخص
قل ہواللہ احد کھڑے اور بیٹھے اور چلتے اور اوقات شب و روز مین بہت پڑھتا تھا تم بھی اسکو بہت پڑھو کہ یہ سورہ تمہارے
رب کا نسب ہے اور جو کوئی اسکو پچاس بار پڑھے اللہ تعالی اُسکے پچاس ہزار درجے بلند کرے اور اُسکی پچاس ہزار برائیان دور کرے
اور اُسکے لئے پچاس ہزار نیکیان لکھے اور جتنا کوئی زیادہ پڑھے اتنا ہی اللہ تعالی اُسکو ثواب زیادہ دے کذا فی الدر المنثور - اور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قل ہو اللہ احد اپنے مرض موت مین پڑھے تو اپنے قبر کے فتنہ سے محفوظ رہیگا اور قبر
کے بھینچنے سے امون اور قیامت کے دن فرشتے اُسکو اپنی ہتیلیون پر اُٹھائینگے یہانتک کہ اُسکو پل صراط سے پار کرین اور
جنت مین لیجائین کذا فی شرح الصدور اَلْفَلَقُ وَالنَّاسُ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی فضیلت کا بیان
اَلَا اُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا د س پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے عقبہ صحابی رضہ کو ارشاد فرمایا کہ مین تجھکو دو اچھی سورتیں
نہ بتادون جو پڑھی جاتی ہین نقل کیا اسکو ابوداود و نسائی نے ف اچھی سے مراد یہ ہے کہ پناہ مانگنے کے لیئے بہتر ہین اور وہ
دونو سورتین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین ع اِقْرَأْ بِهِمَا وَلَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِهِمَا س حب ان دونو
سورتون کو پڑھ تو ہرگز نہ پڑھیگا ان دونو جیسی یعنے تعوذ کے حق مین اور کچھ ان سورتون کے برابر نہین نقل کیا اسکو نسائی ابن
حبان نے وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ
اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا ت س ق اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے جن سے اور آدمی کی نظر
سے یعنی اور دعائین پڑھکر یہانتک کہ سورۂ فلق اور سورۂ ناس اُتریں جب یہ دونو اُتریں تو آپنے پناہ کے لیئے ان دونو کو اختیار
کیا اور انکے سوا دوسری دعاؤن کو چھوڑ دیا نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ نے مَا سَأَلَ سَائِلٌ وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيْذٌ
بِمِثْلِهِمَا مص نہ انکا کسی مانگنے والے نے اور نہ پناہ پکڑی کسی پناہ چاہنے والے نے ان دونو سورتون جیسی کی
ساتھ یعنی سوال اور پناہ مانگنے مین کوئی انکی مثل نہین نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اِقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَكُلَّمَا
قُمْتَ مص پڑھ ان دونون کو جب تو سوے اور جب تو اُٹھے نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اِقْرَأْ بِاَعُوْذُ بِرَبِّ
الْفَلَقِ فَاِنَّكَ لَنْ تَقْرَأَ بِسُوْرَةٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ وَاَبْلَغَ عِنْدَهُ مِنْهَا فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا تَفُوْتَكَ فَافْعَلْ
مس قل اعوذ برب الفلق کو پڑھا کر کیونکہ تو کوئی سورہ ایسی نہ پڑھیگا جو اللہ کے نزدیک اسکی بنسبت زیادہ پیاری ہو اور
زیادہ پہونچنے والی اور خوب کامل اُسکے نزدیک ہو یعنی تعوذ کے حق مین تو اگر تجھ سے یہ ہو سکے کہ اُسکا پڑھنا تجھ سے ناغہ نہو
یعنی اُسکی مداومت نماز وغیرہ مین اگر ہو سکے تو کر نقل کیا اسکو حاکم نے لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ الْفَلَقِ ی تو ہرگز نہ پڑھیگا کوئی سورہ جو خوب کامل ہو خدا کے نزدیک بنسبت قل اعوذ برب الفلق کے نقل کیا
اسکو ابن سنی نے اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ نُزِّلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْفَلَقُ وَالنَّاسُ م ت س عجب آیتین ہین کہ
آجکی رات اُتری ہین تو نے اُن جیسی کبھی نہ دیکھی ہونگی وہ آیتین سورۂ فلق اور سورۂ ناس ہین نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی
نے ف الم تر تعجب کے لیئے آتا ہے اسلیئے اُسکا لفظی ترجمہ نہین کیا گیا اور جو شخص قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پڑھتا ہے تو کوئی چیز باقی نہین رہتی کہ یون نہ کہتے ہو کہ آلہی تو اس شخص کو میری بُرائی سے محفوظ رکھ اور جسنے سورۂ الحمد پڑھی
گویا کلام اللہ کی چوتھائی پڑھی اور جو کوئی سورۂ تکاثر پڑھتا ہے گویا ہزار آیتین پڑھتا ہے کذا فی الدر المنثور فی فضائل
حوامیم اور جو کوئی جمعہ کی نماز کے سلام پھیرنے کے بعد نماز کی ہیئت پر بیٹھا ہوا سورۂ فاتحہ اور اخلاص اور فلق اور ناس
سات سات بار پڑھے تو اللہ تعالی اُسکے اگلے پچھلے گناہ معاف کرتا ہے اور اُسکو ہر مومن کے شمار کے موافق ثواب عنایت

فرماتا ہے اور ایک روایت مین بعد ان سورتون کے سات بار یہ دعا پڑھنی بھی مذکور ہے اللهم یا غنی یا حمید یا مبدئ یا معید یا
رحیم یا ودود اکفنی بحلالک عن حرامک وبطاعتک عن معصیتک واغننی بفضلک عمن سواک - تو جو کوئی اُسپر مواظبت کرے
اللہ تعالیٰ اُسکو اپنی خلق سے غنی کرے اور اُسکو ایسی جگہ سے روزی دے جہان سے اُسکو گمان بھی نہ ہو - اور ابن سنی
نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کیا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بعد نماز جمعہ کے سورۂ اخلاص اور سورۂ
فلق اور سورۂ ناس سات سات بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسکو اُسکے وجہ سے دوسرے جمعہ تک ہر بُرائی سے پناہ دیتا ہے
کذا فی وظائف النبی - اور قرآن کے بعض فضائل اور بعض سورتون کے جو مصنف نے بیان نہین کئے ہم مشکوٰۃ وغیرہ سے
چنکر لکھتے ہین کہ لوگون کو مفید ہون - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دلونکو زنگ لگتا ہے جیسے لوہے کو
پانی لگنے سے زنگ آجاتا ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اُسکا جلا کرنا کیا ہے آپنے فرمایا کہ موت کا بہت یاد کرنا اور قرآن کی تلاوت
اور فرمایا کہ جو کوئی قرآن پڑھے اور اُسپر عمل کرے تو اُسکے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جاویگا جسکی روشنی آفتاب
کی روشنی سے جو دنیا کے گھرون مین ہو بہت اچھی ہوگی تو اگر آفتاب کی روشنی تمہارے گھرون مین ہو تو اُس شخص کا خیال
کرنا چاہئے جسنے قرآن پر عمل کیا ہو یعنی جب اُسکے ماں باپ کا یہ درجہ ہوا تو خود اُسکا کیا درجہ ہوگا اور فرمایا کہ جسنے قرآن پڑھا اور
اُسکو یاد کیا اور اُسکے حلال کو حلال جانا اور اُسکے حرام کو حرام یعنی اُسپر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ اُسکو بہشت مین داخل کریگا اور اُسکی
سفارش اُسکے گھر والون مین سے ایسے دس شخصون کے حق مین قبول فرمائیگا کہ سب کے لئے دوزخ واجب ہوئی ہوگی -
اور فرمایا کہ جو شخص قرآن کو پڑھے اور پھر اُسکو بھول جاوے تو وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ایسی صورت سے ملیگا کہ اُسکا
ہاتھ کٹا ہوا ہوگا اور فرمایا کہ جس شخص نے قرآن کے حرام کو حلال جانا وہ قرآن پر ایمان نہین لایا - اور فرمایا کہ اے قرآن والو
تکیہ نکرو قرآن پر یعنی اُسکے معانی مین فکر کرنے اور اُسکے اسرار جاننے سے غافل نہ ہو صرف اُسکے الفاظ پر بھروسہ مت کرو اور
فرمایا کہ قرآن کو اوقات شبا روزی مین جیسا چاہئے ویسا پڑھو یعنی اُسکے پڑھنے مین چار باتین چاہئین اول لفظون کو درست
پڑھنا دوم معانی کا سمجھنا سوم معانی کا مقصود معلوم کرنا - چہارم اُسکے موافق عمل کرنا جب اسطرح پڑھے تو پڑھنے کا حق
ادا ہوا اور فرمایا کہ قرآن کو ظاہر کرو یعنی تین طرح سے ظاہر ہوتا ہے - اول پڑھنا دوم عمل کرنا سوم تعظیم کرنا - اور فرمایا کہ قرآن
کو بآواز خوش پڑھو اور جو مضمون اُسمین ہے اُسکو سوچو یعنی جو آیتین اُسمین تنبیہ اور وعید اور خوف کی ہین اُنمین بہت
غور کرو کہ تمکو نجات ملے اور فرمایا کہ قرآن کے ثواب مین جلدی نکرو یعنی اُسکا بدلہ دنیا مین نہ چاہو کیونکہ آخرت مین اُسکا بڑا
ثواب ہے اور فرمایا کہ سورۂ فاتحہ مین ہر بیماری کی شفا ہے اور جو کوئی سورۂ آل عمران کو جمعہ کے دن پڑھے اُسپر فرشتے
رات تک رحمت بھیجتے ہین اور فرمایا کہ جمعہ کے دن سورۂ ہود پڑھو - اور فرمایا کہ جو کوئی سورۂ یٰس صبح کو پڑھتا ہے اُسکی سب
حاجتین روا کی جاتی ہین اور جو کوئی اُسکو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے پڑھتا ہے اُسکے پیشتر کے گناہ بخشے جاتے ہین
اور فرمایا ہر چیز کی ایک زینت ہے اور قرآن کی زینت سورۂ رحمٰن ہے - اور جو کوئی سورۂ واقعہ ہر رات مین پڑھے تو اُسکو فاقہ
کبھی نہ پہونچے - اور ابن مسعود رضہ اپنے بیٹون کو حکم کیا کرتے کہ اس سورہ کو ہر شب پڑھا کرین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست

رکھتے تھے سورۂ سبح اسم ربک الاعلی کو اور فرمایا کہ جو کوئی شب کو سورۂ حم دُخان پڑھے تو صبح کرتا ہے ایسی کیفیت سے کہ اُسکے لئے ستر ہزار فرشتے بخشش مانگتے ہین اور جو کوئی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ پڑھے تو اُسکے پچاس برسکے گناہ دور کئے جاتے ہین بشرطیکہ اُسپر قرض نہ ہو یعنی بندونکا حق بخشا نہین جاتا اور فرمایا کہ جسکے دل مین کچھ بھی قرآن نہ ہو اُسکا دل اُجاڑ گھر کی طرح ہے اور جامع صغیر مین روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی یہ بات دوست رکھے کہ اپنے رب سے کلام کرے تو اُسکو چاہئے کہ قرآن کی تلاوت کرے اور قرآن کی تلاوت سب عبادتون سے افضل ہے اور جیسے اسکے پڑھنے سے اللہ تعالی کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے دوسری چیز سے ویسی نہین ہوتی انتہی۔ اور جب کلام اللہ پڑھنا شروع کرے تو پہلے اعوذ پڑھے اور یہ جانے کہ مین اپنے رب سے مناجات کرتا ہون اور پڑھنے مین رووے اگرچہ تکلف کے ساتھ ہو اور جب آیۂ رحمت پر پہونچے تو خوش ہو اور دعا کرے اور اگر آیۂ عذاب پر پہونچے تو ڈرے اور پناہ مانگے اور جو آداب کہ شروع کتاب یعنی آداب الذکر مین مذکور ہین اُنکو بجا لاوے اور آخر سورہ فاتحہ کے اور نیز سورۂ بقرہ کے آخر مین آمین کہے اور فبای آلاء ربکما تکذبان کے جواب مین کہے لا بشئی من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد اور سورۂ قیامہ کے آخر مین بلی کہے اور سورۂ مرسلات کے آخر مین آمنت باللہ اور سورۂ اعلی کے شروع مین سبحان ربی الاعلی اور سورۂ تین کے آخر مین بلی وانا علی ذلک من الشاہدین کہے اور سورۂ ضحی سے آخر قرآن تک کی سورتون مین تکبیر کہنا مسنون ہے یعنی ختم سورہ کے بعد لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہے اور جب قرآن ختم کرے تو الحمد اور شروع سورہ بقر کا مفلحون تک پڑھے یہ مضمون وظائف النبی کے مضمون کا خلاصہ ہے اگر کسیکو مفصل دیکھنا ہو تو اُسمین یا قراءت کی دوسری کتاب مین دیکھے وَالْاَدْعِيَةُ الَّتِيْ هِيَ غَيْرُ مَخْصُوْصَةٍ بِوَقْتٍ وَّلَا سَبَبٍ اور یہ بیان اُن دعاؤن کا ہے جو کسی وقت اور سبب کے ساتھ مخصوص نہین ف بلکہ مشتمل ہین تمام اوقات اور حالات اور دین و دنیا کے مطالب کو اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَا وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ع یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون کاہلی سے اور زیادہ بوڑھا ہونے سے اور قرض سے اور گناہ سے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون آگ کے عذاب اور آگ کے فتنہ سے یعنی ایسے امتحان سے جو دخول دوزخ کا موجب ہو یا طرو غضہ دوزخ کے سوال سے اور پناہ مانگتا ہون فتنہ قبر سے یعنی منکر نکیر کے جواب مین حیران رہنے سے اور پناہ مانگتا ہون عذاب قبر سے اور تونگری کے فتنہ کی برائی سے یعنی فسق و فجور اور اسراف اور مال حرام کمانے سے اور پناہ مانگتا ہون محتاجگی کے فتنہ کی برائی سے یا اللہ میرے گناہ پاک کر برف اور اولے کے پانی سے اور میرا دل گناہون سے پاک کر جیسے سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے اور دوری ڈال مجھ مین اور میرے گناہون مین جیسے تونے فاصلہ کیا مشرق اور مغرب مین نقل کیا اسکو صحاح ستہ مین اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ

جو دعائین کسی وقت اور سبب پر موقوف نہین

وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ خ م د ت حب مس
ص ط یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون عاجزی اور کاہلی اور نامردی اور زیادہ بوڑھا ہونے سے اور تیری پناہ مانگتا ہون
قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہون زندگی اور موت کے فتنے سے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود و ترمذی ابن حبان حاکم نے
اور طبرانی نے صغیر مین وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ
الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُونِ وَ
الْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ حب مس ص ط ابن حبان اور حاکم نے اور طبرانی نے صغیر مین دعا مذکورہ بالا مین
یہ بھی زیادہ نقل کیا ہے واعوذ بک الخ یعنی اور مین تیری پناہ مانگتا ہون سنگدلی اور غفلت سے یعنی ادائے طاعت مین اور فقر
اور فاقہ اور ذلت اور محتاجی سے اور پناہ مانگتا ہون اُس محتاجی سے کہ بے صبری کے ساتھ ہو اور کفر اور نافرمانی اور مخالفت سے یعنی حق اور اہل دین
کی مخالفت سے اور شہرت اور نمود سے یعنی لوگونکے سنانے دکھانیکو عبادت کرنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہون بہرا ہونے اور گونگا ہونے اور دیوانہ
ہونے سے اور جذام اور تمام بری بیماریون سے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ
ضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ خ د ت س یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون غم اور فکر اور عاجزی اور کاہلی اور نامردی اور بخل اور قرضہ کے
بوجھ سے اور آدمیون کے دبانے سے نقل کیا اسکو بخاری ابوداود و ترمذی نسائی نے **فقیر** کہتا ہے کہ غلبہ کی اضافت فاعل کیطرف بھی ہو سکتی ہے اور مفعول
کیطرف بھی یعنی مین لوگونکو دباؤن یا لوگ مجھکو دباوین اور مقصود یہ ہے کہ پناہ مانگتا ہون ظالم یا مظلوم ہونے سے اور کرمانی نے کہا کہ یہ دعا الفاظ جامعہ سے
ہے کیونکہ رذائل تین قسم کے ہین نفسانی اور بدنی اور خارجی جیسے نفسانی تو تین تین ہین عقلی اور غضبی اور شہوانی تو فکر و غم متعلق قوت عقلی سے ہے اور
نامردی قوت غضبی سے اور بخل قوت شہوانی سے اور عجز اور کسل بدنی رذائل ہین اور قرضہ کا بوجھ اور آدمیون سے دبنا خارجی رذائل ہین اور پہلی چیزین فکر وغیرہ
نفسانی ہین کذا فی البحر ملخصا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ
فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ خ ت س یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون بخیلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہون نامردی سے
اور تیری پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ پھیرا جاؤن زیادہ خوار عمر کو اور تیری پناہ مانگتا ہون دنیا کے فتنہ سے یعنی دنیا کی سب آفتون سے کہ بیماری اور گناہ وغیرہ
ہین اور تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے نقل کیا اسکو بخاری ترمذی نسائی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ
الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ
نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا م ت س مص یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون عاجزی اور کاہلی اور نامردی اور بخل اور
بہت بوڑھا ہونے اور قبر کے عذاب سے یا اللہ تو میرے نفس کو اُسکی پرہیزگاری عنایت کر اور تو اسکو پاک کر تو اُن شخصون کا بہتر ہے جو نفس کو پاک
کرتے ہین تو اُسکا کارساز اور مددگار ہے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے یعنی دین کا علم نہو یا بے عمل ہو اور ایسے
دل سے پناہ مانگتا ہون جو اللہ سے نہ ڈرے اور ایسے نفس سے پناہ مانگتا ہون جو سیر نہو یعنی اللہ کے دیے پر قانع نہو اور دنیا کا حریص ہو اور ایسی
دعا سے پناہ مانگتا ہون جو مقبول نہو اور مرضی حق کے خلاف ہو نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے **ف**
دوسرے معنی لا یخشع کے یہ ہین کہ دل اللہ کے ذکر سے اطمینان اور تسکین نہ پاوے اور اُس چیز سے بس نہ کرے جو اللہ نے مقدر کی

ادا ما اور نہی فرمایا ع۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ د س ق حب یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون نامردی اور بخیلی اور عمر کی برائی سے یعنی زندگی مین اعمال صالح نہون یا معیشت کی تنگی ہو اور پناہ مانگتا ہون سینہ کے فتنہ سے یعنی عقائد فاسدہ وغیرہ سے اور قبر کے عذاب سے نقل کیا اسکو ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ م خ س یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون تیرے غلبہ کی کہ کوئی معبود سوا تیرے نہین اس بات سے کہ تو مجھکو گمراہ کرے تو وہ زندہ ہے جو نہ مریگا اور جن اور آدمی سب مرینگے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نسائی نے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ خ یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہین بلا کی شقت اور بدبختی کے پالینے اور بری تقدیر سے اور دشمنون کے خوش ہونے سے یعنی ہماری مصیبت پر نقل کیا اسکو بخاری نے ف حضرت عمر رض سے منقول ہے کہ بلا کی شقت مال کی قلت اور اولاد کی کثرت ہے اور بری تقدیر سے مراد وہ برائی ہے کہ تقدیر سے حاصل ہو فقط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ م د س ق یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اُس چیز کی برائی سے جو مین نے کی یعنی گناہ سے اور پناہ مانگتا ہون اُس چیز کی برائی سے جو مین نے نہین کی یعنی آیندہ کو کوئی کام تیری مرضی کے خلاف نکرون نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ س مص یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اُس چیز کی برائی سے جسکو مین جانتا ہون یعنی بنیا اور دین کے امور اور اُس چیز کی برائی سے جسکو مین نہین جانتا نقل کیا اسکو نسائی ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ وَفُجَآءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِیْعِ سَخَطِكَ م د س یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون تیرے نعمت کے جاتے رہنے اور تیری عافیت کے بدل جانے سے اور تیرے عذاب ناگہانی سے اور تیرے سب غصون سے نقل کیا اسکو مسلم ابوداود نسائی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ ت د س مس یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنی سماعت کی برائی سے یعنی بری اور جھوٹی باتین نہ سنون اور اپنی بینائی کی برائی سے یعنی گناہ کی چیز نہ دیکھون اور اپنی زبان کی برائی سے یعنی کلام بیہودہ اور فحش نہ بکون اور اپنے دل کی برائی سے یعنی عقائد باطلہ اور حسد وغیرہ نرکھون اور اپنی منی کی برائی سے یعنی زنا کرنے سے نقل کیا اسکو ترمذی ابوداود نسائی حاکم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ د س ق مس یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون فقر اور فاقہ سے اور ذلیل ہونے سے اور تیری پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ مین کسی پر ظلم کرون یا کوئی مجھپر ظلم کرے نقل کیا اسکو ابوداود نسائی ابن ماجہ حاکم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا د س مس یا اللہ مین تیری

پناہ مانگتا ہون مکان کے گرنے سے یعنی دبکر نہ مرون اور تیری پناہ مانگتا ہون بلند جگہ سے گر پڑنے سے اور تیری پناہ مانگتا
ہون ڈوبنے اور جلنے اور زیادہ بوڑھے ہونے سے اور تیری پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ شیطان مجھکو مرتے وقت
حیران کرے یعنی وسوسہ ڈالکر گمراہ کرے اور تیری پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ تیری راہ مین پیٹھ پھیر کر مرون یعنی جہاد سے
بھاگ کر اور تیری پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ زہردار جانورون کے کاٹنے سے مرون نقل کیا اسکو ابوداود نسائی حاکم
نے **ف** ڈوبکر یا جلکر وغیرہ سے مرنا اگرچہ شہادت کا حکم رکھتا ہے لیکن اس سے پناہ اسلئے مانگی کہ وہ وقت نازک ہوتا ہے
مبادا بیصبری کرے اور شیطان قابو پاکر گمراہ کردے۔ فخر اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَ
الْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ **ت حب مس** وَالْاَدْوَاءِ **ت** یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون برے اخلاق اور
اعمال بد اور بری خواہشون سے نقل کیا اسکو ترمذی ابن حبان حاکم نے اور ترمذی کی ایک روایت مین والادواء بھی ہے
یعنی بری بیماریون سے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ
الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ **ت** یا اللہ ہم تجھ سے مانگتے ہین اس چیز کی بھلائی کہ تجھ سے تیرے پیغمبر محمد صلی
اللہ علیہ وسلم نے مانگی اور تجھ سے پناہ مانگتے ہین اس چیز کی برائی سے جس سے تیرے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی اور تجھ ہی
سے مدد مانگی گئی ہے اور تجھ ہی پر کفایت ہے یعنی تو ہی سب کو کافی ہے اور نہین ہے پھرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر اللہ
کی مدد سے نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** ابوامامہ صحابی رض کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بہت سی دعا پڑھی
جو مجھے یاد نرہی مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپنے بہت سی دعا کی کہ مجھکو یاد نرہی آپنے فرمایا کہ مین تجھکو ایسی دعا بتاتا ہون
کہ اسمین سب دعائین آجائین پھر آپنے اللھم انا نسالک آخر تک تعلیم فرمائی کہ یہ دعا جامع ہے فخر اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ
بِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِی دَارِ الْمُقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ **س حب مس** یا اللہ مین تیری
پناہ مانگتا ہون برے ہمسایہ سے سکونت کے گھر مین کیونکہ جنگل کا ہمسایہ یعنی سفر کا ہمسایہ بدل جاتا ہے یعنی آدمی سفر
سے دوسری جگہ چلا جاتا ہے تو ایسے ہمسایہ کی برائی سہل ہے مشکل اسی ہمسایہ کی برائی ہے جو ہمیشہ پاس رہے نقل کیا اسکو
نسائی ابن حبان حاکم نے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ **س حب مس** مین پناہ مانگتا ہون اللہ
کی کفر اور قرض سے نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ
الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ **مس حب** یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون بہت قرضدار ہونے سے اور دشمن
کے غالب ہونے سے اور دشمنون کے خوش ہونے سے نقل کیا اسکو حاکم ابن حبان نے اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ **مس مص** وَمِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ
بِئْسَ الضَّجِيْعُ **مس مص** وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَمِنَ الْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَ
مِنَ الْهَرَمِ وَمِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا

وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ اَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ
مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ همس یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون ایسے علم سے جو مفید نہو
اور ایسے دل سے جو خوف نکرے اور ایسی دعا سے جو مقبول نہو اور ایسے نفس سے کہ سیر نہو نقل کیا اسکو حاکم ابن ابی شیبہ نے
اور تیری پناہ مانگتا ہون بھوک سے کہ وہ بری ہمخواب ہے یعنی اسکے سبب سے تشویش اور خاطر جمعی مین فرق آتا ہے اور بھوک کے
ضعف سے عبادت کم کرتا ہے نقل کیا اسکو حاکم ابن شیبہ نے اور پناہ مانگتا ہون مین خیانت سے کہ بری خصلت دلکی ہے
اور کاہلی اور بخیلی اور نامردی اور بہت بوڑھا ہونے سے اور اس بات سے کہ خوار زندگی کی طرف پھرا جاؤن اور دجال
کے فتنے اور قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنے سے یا اللہ ہم تجھ سے مانگتے ہین ایسے عمل کہ تیری بخشش کو لازم کرین
اور مانگتے ہین .... ایسے عمل کہ تیرے حکم سے نجات دین یعنی تیرے حکم کی بجاآوری کے عہدہ سے خلاصی دین اور
مانگتے ہین ہر گناہ سے محفوظ رہنا اور ہر نیکی سے غنیمت یعنی بہرہ وافی پانا اور مانگتے ہین بہشت کو پہونچنا اور آگ سے نجات
پانا نقل کیا اسکو حاکم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ حب یا اللہ مین تجھ
سے مانگتا ہون علم نافع اور تیری پناہ مانگتا ہون ایسے علم سے جو نفع نہ دے نقل کیا اسکو ابن حبان نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَّا يُرْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَقَوْلٍ لَّا يُسْمَعُ حب مس مص یا اللہ مین تیری
پناہ مانگتا ہون اس علم سے کہ نفع نہ دے اور اس عمل سے کہ آسمان پر اٹھایا نجاوے یعنی قبول نہو بوجہ باطل ہونیکے یا اخلاص
نہونیکے اور پناہ مانگتا ہون اس دل سے کہ نہ ڈرے اور اس دعا سے کہ مقبول نہو نقل کیا ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ اَنْ نَرْجِعَ عَلٰی اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِیْنِنَا مو خ م یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے
ہین اس بات سے کہ اپنی ایڑیون کے بل پھرین یعنی ایمان کے بعد مرتد ہو جائین یا فتنہ مین ڈالے جائین اپنے دین سے یعنی
دین مین قصور آجاوے نقل کیا اسکو موقوفا بخاری مسلم نے نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ عو ہم پناہ مانگتے ہین اللہ کی آگ کے عذاب سے
اور پناہ مانگتے ہین اللہ کی ان فتنون سے جو ظاہر ہوے اور جو پوشیدہ ہین یعنی آیندہ کو ظاہر ہون ہم پناہ مانگتے ہین
اللہ کی دجال کے فتنے سے نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ
لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ
مص طس یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اس علم سے کہ نفع نہ دے اور اس دل سے کہ خوف نکرے اور اس
نفس سے کہ سیر نہو اور اس دعا سے کہ مقبول نہو یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون ان چارون سے نقل کیا اسکو
ابن ابی شیبہ نے اور طبرانی نے اوسط مین اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَخَطَایَایَ وَعَمْدِیْ طس یا اللہ تو
بخشدے سب میرے گناہ جو مین نے چوک کر کئے ہین اور جو جانکر کئے ہین نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ ط یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا

اُس دعا سے کہ مقبول نہو اور اُس دل سے کہ خوف نکرے اور اُس نفس سے کہ سیر نہو نقل کیا اسکو طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ط یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں کاہلی اور بہت بوڑھا
ہونے اور سینہ کے فتنے سے یعنی بُرے عقائد اور کینہ اور حسد وغیرہ سے اور قبر کے عذاب سے نقل کیا اسکو طبرانی نے اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ
ط یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں برے دن سے یعنی جس میں دین و دنیا کی برائی واقع ہو اور پناہ مانگتا ہوں بری رات
سے اور بری ساعت سے جسمیں تیری یاد سے غافل ہوں اور پناہ مانگتا ہوں بُرے ساتھی سے یعنی جو اچھی صلاح نہ دے
اور پناہ مانگتا ہوں بُرے ہمسایہ سے سکونت کے گھر میں نقل کیا اسکو طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ
وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ د س مص یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں برص سے اور دیوانگی
سے اور جذام سے اور بُری بیماریوں سے نقل کیا اسکو ابوداود و نسائی ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ
الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ د یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں مخالفت اور نفاق سے اور بُری عادتوں
سے نقل کیا اسکو ابوداود نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ
فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ د یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں بھوک سے کہ وہ بری ہمخواب ہے اور تیری پناہ مانگتا ہوں خیانت
سے کہ وہ بری رفیق نہانی ہے نقل کیا اسکو ابوداود نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ
عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ د یا اللہ میں
پناہ مانگتا ہوں چار چیزوں سے ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو خوف نکرے اور ایسے نفس سے جو سیر نہو اور ایسی
دعا سے کہ مقبول نہو نقل کیا اسکو ابوداود نے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا
عَذَابَ النَّارِ خ م د س یا اللہ اے ہمارے پروردگار ہمکو دے دنیا میں بھلائی یعنی عافیت وغیرہ اور آخرت
میں بھلائی یعنی بخشش اور جنت اور بچا ہمکو آگ کے عذاب سے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابوداود نسائی نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِيْ
خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ خ م مص یا اللہ بخش میرے وہ گناہ جو میں
نے چوک کر کئے ہیں اور انجانی سے کئے ہیں اور میری زیادتی کو میرے کام میں اور وہ گناہ بخش جسکو تو بہت جانتا ہے
بنسبت میرے نقل کیا اسکو بخاری مسلم ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَاِيْ وَعَمْدِيْ
وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ خ م یا اللہ تو بخش میرے وہ گناہ جو قصدًا کئے ہیں اور جو ہنسی سے کئے ہیں اور جو چوک کر گئے
اور جو جانکر کئے ہیں اور یہ سب میرے پاس موجود ہیں یعنی یہ جملہ اپنی عاجزی اور اپنے گناہوں کا اقرار ہے نقل کیا اسکو
بخاری مسلم نے اور ایک روایت میں یہ جملہ بھی زیادہ آیا ہے اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ خ م تو آگے کرنے والا ہے یعنی رحمت اور بخشش میں جسکو چاہے آگے کر دے اور تو پیچھے کرنے والا
ہے یعنی اپنی رحمت سے جسکو چاہے پیچھے کر دے اور تو ہر چیز پر قادر ہے نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ

لِی جِدِّی وَہَزْلِی وَخَطَائِی وَعَمْدِی وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِی مُضْ یا اللہ میرے وہ گناہ بخش جو
مین نے قصداً کئے اور جو ہنسی سے کئے اور جو چوک کر کئے اور جو جانکر کئے اور یہ سب میرے پاس موجود ہین نقل
کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ عَنِّی خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِی مِنَ الْخَطَایَا کَمَا
نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِی وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ خ م یا اللہ دھو مجھ سے میرے گناہون کو برف اور اولے کے پانی سے اور میرے دل کو گناہون سے
ایسا پاک کر جیسا تو نے سفید کپڑے کو میل سے پاک کیا اور دوری ڈال مجھ مین اور میرے گناہون مین جیسا تو نے
فاصلہ کیا پورب اور پچھم مین نقل کیا اسکو بخاری مسلم نے اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی
طَاعَتِکَ م س یا اللہ اے دلون کے پھیرنے والے ہمارے دلون کو پھیر دے اپنی طاعت پر نقل کیا اسکو مسلم
نسائی نے اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ م یا اللہ تو مجھکو دین کی راہ دکھا اور مجھکو راہ مستقیم پر استقامت دے
نقل کیا اسکو مسلم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْھُدٰی وَالسَّدَادَ م یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون ہدایت اور
راہ راست پر ٹھیرنا نقل کیا اسکو مسلم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی م
ت ق یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی اور خلق سے بے پروائی اور دل کی تونگری
نقل کیا اسکو مسلم ترمذی ابن ماجہ نے اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ
دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ
فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ م یا اللہ درست کر میرا دین جو بچاؤ ہے میرے کام کا
اور درست کر میری دنیا جسمین میری زندگی ہے اور درست کر میری آخرت جسمین میری بازگشت ہے اور زندگی کو میرے
لئے ہر نیکی مین زیادتی کا سبب کر یعنی جسمین نیکی بہت کرون اور موت کو میرے حق مین ہر برائی سے راحت کر نقل
کیا اسکو مسلم نے ف دین کو کام کا بچاؤ اسلئے کہا کہ تمام امور کی درستی دین کی درستی سے ہوتی ہے اور نفس اور مال
مین بچاؤ اسی سے حاصل ہوتا ہے اور گناہو نسے بچنے اور عذاب آخرت سے محفوظ رہنے کا باعث بھی ایمان کامل
ہوتا ہے اور دنیا کی اصلاح وجہ معیشت کے حاصل ہونے سے اور عبادت کی توفیق سے ہوتی ہے اور اصلاح آخرت خاتمہ
بخیر ہونے سے ہوتی ہے اور موت کو میرے حق مین ہر برائی سے راحت کر اسکے یہ معنی کہ اگر ایسا فتنہ ظاہر ہو جو میرے
گناہ کرنے اور ایمان سے نکل جانیکا باعث ہو تو مجھکو اس سے پیشتر وفات دے تاکہ راحت پاؤن فتن ز اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ
لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ م وَاھْدِنِیْ م یا اللہ تو مجھکو بخش اور تو مجھپر رحم کر اور تو مجھکو عافیت دے اور تو مجھکو روزی دے نقل
کیا اسکو مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین اس دعا کے بعد یہ بھی آیا ہے واھدنی یعنی مجھ کو سیدھی راہ دکھا رَبِّ اَعِنِّیْ
وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاھْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْھُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ
عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ ذَکَّارًا لَکَ شَکَّارًا لَکَ رَھَّابًا لَکَ مِطْوَاعًا لَکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاھًا

مُنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَاَجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَ
اهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي عه حب مس مص اے میرے پروردگار تو میری مدد کر
یعنی اپنے ذکر اور شکر کی اور اچھی عبادت کی توفیق دے اور دشمنوں کی مدد نکر میرے ضرر پر یعنی جو دشمن کہ مجھکو تیری
طاعت سے روکے خواہ شیطان ہو یا انس وجن انکو مجھپر غالب نکر اور تو مجھکو انپر مدد دے یعنی نفس اور شیطان اور سب دشمنوں
پر مجھکو غالب کر اور انکو مجھپر مدد نہ دے اور میرے لئے انپر مکر کر اور انکے لئے مجھپر مکر مت کر اور مجھکو سیدھی راہ دکھا اور
سیدھی راہ چلنا میرے حق مین آسان کر اور مجھکو مدد دے اُس شخص پر جسنے مجھپر ظلم کیا اے میرے پروردگار مجھکو
ایسا کر دے کہ ہو جاؤن تجھکو بہت یاد کرنے والا تیرا بہت شکر کرنیوالا تجھ سے بہت ڈرنیوالا تیری اطاعت بہت کرنیوالا
تیرے سامنے بہت فروتنی کرنیوالا بہت آہ و نالہ کرنیوالا بہت توبہ کرنیوالا اے میرے پروردگار تو میری توبہ قبول
کر اور میرے گناہ کو دھو ڈال اور میری دعا پذیرا کر اور میری دلیل ثابت رکھ یعنی ایمان کو یا منکر نکیر کے جواب مین
ثابت رکھ اور میری زبان سیدھی کر یعنی سوائے حق اور سچی بات کے اور کچھ زبان پر نہ آوے اور میرے دلکو راہ دکھا اور
میرے سینہ سے کینہ نکالدے نقل کیا اسکو چارون نے اور ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے ف مکر فریب کو کہتے
ہین اور اللہ کے مکر سے یہان بلا و نکال بھیجنا دشمنان دین پر ہے ایسی جگہ سے کہ وہ گمان بھی نکرین مخز اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ
ق د یا اللہ تو ہمکو بخش اور ہمپر رحم کر اور ہمسے راضی ہو یعنی اپنی طاعت کی ہمکو توفیق دے کہ تیری رضامندی کا باعث
ہو اور ہمسے قبول کر ہمارے اعمال اور ہمکو بہشت مین داخل کر اور ہمکو آگ سے نجات دے اور ہمارے سب کام درست
کر نقل کیا اسکو ابن ماجہ ابو داود نے اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ
وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِي اَسْمَاعِنَا
وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا
شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا د حب مس ط یا اللہ ہمارے دلون مین الفت
ڈال یعنی تاکہ آپسمین دوستی رکھین اور اصلاح کر ہمارے درمیان اور ہمکو سلامتی کی راہین دکھا اور ہمکو کفر کے اندھیرون
سے نجات دے ایمان کی روشنی کی طرف اور ہمکو گناہون سے بچا جو انمین سے ظاہر ہوے یعنی جو ہو چکے ہین انکو
بخشدے اور جو انمین سے چھپے ہین ابھی نہین ہوے اُنسے محفوظ رکھ اور ہمکو برکت دے ہماری سماعتون اور بینائیون
اور دلون اور بیبیون اور اولاد مین اور ہماری توبہ قبول کر کیونکہ تو ہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان اور ہمکو اپنی نعمت
کا شکر گذار اور اسپر تعریف کرنیوالا کر اور ہمکو اُس نعمت کا قبول کرنے والا کر اور اُس نعمت کو ہمپر تمام کر نقل کیا اسکو
ابو داود ابن حبان حاکم طبرانی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَاَسْئَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ
شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيْمًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا

مَا تَعْلَمُ وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ت حب مس مص یا اللہ مین
تجھ سے مانگتا ہون ثابت رہنا دین کے معاملہ مین اور مانگتا ہون تجھ سے پختہ ہدایت یعنی ہدایت کو اپنے ذمہ لازم سمجھون
اُسکو رخصت نجانون اور تجھ سے مانگتا ہون تیری نعمت کا شکر اور تیری عبادت کو اچھی طرح کرنا اور تجھ سے مانگتا ہون
سچی زبان اور چنگا دل یعنی بُرے عقاید اور برے اخلاق سے پاک اور تیری پناہ مانگتا ہون اُس چیز کی برائی سے جسکو
تو جانتا ہے یعنی جسکی برائی تجھے معلوم ہو اور تجھ سے مانگتا ہون اُس چیز کی بھلائی جسکی بھلائی تو جانتا ہے اور تجھ سے بخشش
چاہتا ہون اُس گناہ کی جسکو تو جانتا ہے یعنی اور مین نہین جانتا بیشک توہی ہے چھپی باتونکا جاننے والا۔ نقل کیا اسکو
ترمذی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ
وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ مس اَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ آ یا اللہ تو بخش وہ گناہ جو مین نے پہلے کئے اور جو مین نے پیچھے کئے
اور جو مین نے پوشیدہ کئے اور جو مین نے ظاہر کئے اور وہ گناہ جنکو تو بہت جانتا ہے بہ نسبت میرے نقل کیا اسکو حاکم
احمد نے ابو احمد کی ایک روایت مین لا الہ الا انت بھی زیادہ آیا ہے یعنی کوئی معبود نہین سوا تیرے اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ
خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ
مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا یا اللہ ہمکو نصیب کر اپنے خوف سے اُسقدر جس سے تو ہم مین اور اپنی نافرمانیون
کے درمیان حائل ہو یعنی اُس ڈر کے سبب سے ہم تیرے گناہون سے بچین اور ہمکو اپنی طاعت سے اُسقدر نصیب کر جسکے
سبب سے تو اپنی بہشت مین ہمکو پہنچا وے اور ہمکو یقین اُسقدر نصیب کر جسکے سبب سے تو ہمپر دنیا کی مصیبتین آسان کرے
ف یعنی تو اپنی ذات اور صفات پر اور رسول مقبول کے ارشاد پر ایسا یقین دے کہ دنیا کی سختیان ہمپر آسان ہون مثلاً
جسکو اللہ کی رزاقی کا یقین ہوگا وہ ہرگز فکر نکریگا اور اسی پر بھروسا کریگا یا جو کوئی اس بات کا یقین کریگا کہ آخرت کی مصیبتیں
زیادہ سخت ہین اور دنیا کی مصیبتین ناپائدار ہین تو اُسپر یہان کی مصیبتین آسان ہو جائینگی تو ایسا یقین ہمکو عطا فرما آمین
یارب العالمین تحز وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا اور ہمکو
فائدہ مند کر ہماری ساعتون اور ہماری بینائیون اور ہماری قوت سے جب تک تو ہمکو زندہ رکھے اور فائدہ مندی کو ہمارا
وارث کر ف یعنی اُسکو باقی رکھ اُن لوگون مین جو بعد ہمارے ہون یا اُسکو باقی رکھ ہماری آخر عمر تک ع فقیر کہتا ہے کہ
ضمیر مفعول لفظ واجعلہ کے راجع کرنے مین کئی قول ہین ایک یہ کہ راجع ہے فعل متعنا کے مصدر کی طرف جیسے مترجم نے
ترجمہ کیا اور ایک قول یہ ہے کہ سمع اور بصر وغیرہ ہر ایک کی طرف راجع ہے اور اس قول کی موئدہ وہ حدیث ہے جو آگے
آویگی متعنی بسمعی وبصری واجعلہما الخ کہ ضمیر تثنیہ سمع اور بصر کی طرف راجع ہے قاضی عیاض نے اسیکو ترجیح دی ہے اور یہی
وہی ہین جو ملا علی نے لکھے ہین وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا
فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا
ت س مس اور ہماری کینہ کشی کر اُس شخص پر کہ جسنے ہمپر ظلم کیا یعنی ہم ظالم ہی سے بدلہ لین دوسرے پر زیادتی

کرین اور ہماری مدد کر اُس شخص کے مقابلہ مین جسنے ہمسے دشمنی کی اور ہماری مصیبت ہماری دین مین مت کر یعنی ایسی چیز
مین مبتلا مت کر جو ہمارے دین کے نقصان کا باعث ہو اور دنیا کو ہمارا بہت بڑا غم مت کر اور نہ ہمارے علم کی نہایت
اور نہ ہماری نہایت رغبت اور نہ ہمپر ایسے شخص کو مسلط مت کر کہ جو ہمپر رحم نکرے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی حاکم نے ف
دنیا کو ہمارا بہت بڑا غم مت کر یعنی تمام و کمال توجہ دنیا کے فکر و تدبیر مین نہو بلکہ غم اور فکر سب امور آخرت کا ہو کذا ذکرہ الفخر
مشکوٰۃ مین روایت ہے کہ یہ بات کم تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے اُٹھین اور یہ دعا اپنے صحابہ کے سامنے نہ
پڑھین یعنی اکثر اوقات مجلس مین آپ یہ دعا پڑھتے تھے فقیر کہتا ہے کہ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ ولا غایۃ رغبتنا بعض
نسخون مین زیادہ آیا ہے لیکن مصنف نے تصحیح المصابیح مین لکھا ہے کہ مین نے اس جملہ کو حدیث مین نہین پایا اور ہم تشدید
میم غم اور قصد دونو معنون مین آتا ہے اور دونو معنی حدیث مین درست ہین ایک معنی مترجم نے بیان کئے اور دوسری صورت
مین یہ معنی ہین کہ دنیا کو ہمارا بڑا مقصود مت کر کہ مقصود بالذات اسی کو سمجھنے لگین اور آخرت سے غافل رہین کذا فی الحرز اَللّٰھُمَّ
زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا
ت س مس یا اللہ تو ہمکو زیادہ کر یعنی علم اور عمل اور اپنی نعمتون مین اور کم مت کر ہمسے اپنی نعمتین اور ہمکو بزرگ قدر کر
اور ہمکو ذلیل مت کر اور ہمکو دے یعنی خیر و برکت دنیا اور آخرت کی اور ہمکو محروم مت کر اور ہمکو ترجیح دے یعنی دشمنان دین پر
غالب کر اور ہمپر کسیکو ترجیح مت دے اور ہمکو راضی کر اپنی تقدیر پر اور ہمسے راضی ہو یعنی عبادت پر اگرچہ کم ہو نقل کیا اسکو
ترمذی نسائی حاکم نے اَللّٰھُمَّ اَلْهِمْنِي رُشْدِي وَاَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي ت یا اللہ میرے دل مین ڈال میری
راہ پائی اور مجھکو بچا میرے نفس کی برائی سے نقل کیا اسکو ترمذی نے اَللّٰھُمَّ قِنِي شَرَّ نَفْسِي وَاعْزِمْ لِي عَلٰى اَرْشَدِ اَمْرِي
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِي مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَخْطَاْتُ وَمَا عَمَدْتُ وَمَا جَهِلْتُ مس مس حب
یا اللہ مجھکو بچا میرے نفس کی برائی سے اور حکم کر میرے لئے میرے کام کی بھلائی پر یا اللہ تو میرے وہ گناہ بخش جو مین نے پوشیدہ
کئے اور جو مینے ظاہر کئے اور جو چوک کر کئے اور جو جانکر کئے اور جو نادانی سے کئے نقل کیا اسکو حاکم نسائی ابن حبان نے اَسْاَلُ
اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ت مین مانگتا ہون اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت مین نقل کیا اسکو ترمذی نے
اَللّٰھُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَاِذَا
اَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُ
اِلٰى حُبِّكَ ت مس یا اللہ مین تجھسے مانگتا ہون بھلائیون کے کرنیکی توفیق اور برائیون کے چھوڑنے کی اور مانگتا ہون
محتاجون کی دوستی کہ انکو مین دوست رکھون اور وہ مجھے دوست رکھین اور یہ بات مانگتا ہون کہ تو مجھے بخشے اور مجھپر رحم کرے اور جب
تو کسی قوم پر فتنہ چاہے تو مجھکو وفات دے ایسی طرح کہ مین فتنہ مین نہ پڑون اور تجھسے مانگتا ہون تیری محبت اور ایسے شخص
کی محبت جو تجھسے محبت رکھتا ہے اور مانگتا ہون اُس عمل کی محبت جو تیری محبت سے نزدیک کرے نقل کیا اسکو ترمذی حاکم
نے ف مشکوٰۃ کے باب المساجد مین حدیث ہے جسکا حاصل و مختصر یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اللہ تعالی نے مجھے تین بار

فرمایا کہ اے محمد کس چیز کے ثواب لیجانے میں فرشتے آپسمین جھگڑتے ہین یعنی ایک کہتا ہے کہ مین لیجاؤن اور دوسرا کہتا ہے کہ مین
لیجاؤن پھر اللہ نے مجھے اُس بات کا علم عنایت کیا مین نے کہا کہ کفارات مین جھگڑتے ہین اللہ تعالی نے فرمایا کہ کفارات
کیا ہین مین نے کہا کہ قدم رکھنا جماعتون کے حاصل کرنیکو اور نماز کے بعد مسجدون مین بیٹھنا یعنی دوسری نماز کے
انتظار مین اور وضو کا پورا کرنا سخت وقتون مین یعنی سردی وغیرہ مین - فرمایا پھر کس چیز مین جھگڑتے ہین مین نے
عرض کیا درجات مین فرمایا وہ کیا ہین مین نے کہا کہ کھانا کھلانا اور کلام نرم کرنا اور تہجد پڑھنا ایسے وقت مین کہ لوگ سوتے
ہون پھر اللہ تعالی نے فرمایا کہ کچھ مانگ مین نے یہی دعا مانگی اور ایک روایت مین ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا اے
محمد ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کر مگر اُس روایت مین کچھ الفاظ اسکی نسبت کم ہین اور کچھ لفظون مین بھی فرق ہے ؛

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ
اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ ت مس یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون تیری محبت
اور اُس شخص کی محبت جو تجھے دوست رکھے اور اُس عمل کی محبت جو مجھکو تیری محبت پر پہونچا دے یا اللہ تو اپنی محبت
مجھکو بہت پیاری کر میری جان کی محبت اور میرے اہل کی اور ٹھنڈے پانی کی محبت سے نقل کیا اسکو ترمذی حاکم نے
ف ٹھنڈے پانی کی محبت دل سے ہوا کرتی ہے تو یہ مراد ہوئی کہ تیری محبت د[illegible] رکھون اور آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا داؤد علیہ السلام کی دعاؤن مین سے ہے کذا فی المشکوٰۃ [illegible] فِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ
مَنْ يَّنْفَعُنِيْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّ[illegible] ـبُّ یا اللہ مجھکو نصیب
کر اپنی محبت اور اُس شخص کی محبت جسکی محبت مجھکو تیرے پاس نفع دے یا اللہ جو [illegible] چیز نصیب کی جسکو مین
دوست رکھتا ہون تو اسکو میری قوت کا سبب کر اُس چیز مین جسکو تو دوست رکھتا ہے [illegible] یعنی تو نے جو مجھکو میری محبوب
چیز یعنی مال اور عافیت وغیرہ عطا فرمائی اُنکو شکر اور اپنی طاعت کا سبب کرتا کہ مین اُنکو تیری راہ اور خوشنودی مین صرف
کرون اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ ت یا اللہ اور جو چیز کہ تو نے مجھ سے باز
رکھی اور نہین دی ایسی چیزون مین سے جنکو مین دوست رکھتا ہون تو اسکو میری فراغت کا سبب اُس چیز مین کر جسکو تو دوست
رکھتا ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے ف یعنی جو مال وغیرہ تو نے مجھکو نہین دیا تو اسکو اپنی عبادت مین مشغول ہونیکا
سبب کر کہ بدون کسی مانع کے تیری عبادت ہی مین مشغول رہون حز اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا
الْوَارِثَ مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ يَّظْلِمُنِيْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِيْ ت مس مر یا اللہ تو مجھکو فائدہ مند
کر میری سماعت اور بینائی سے اور ان دونو کو میرا وارث کر یعنی باقی رکھ آخر عمر تک اور میری مدد کر اُس شخص کے مقابلہ مین جو مجھپر
ظلم کرے اور اُس سے میرا کینہ اور بدلہ لے نقل کیا اسکو ترمذی حاکم بزار نے يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ
ت س مس اص اے دلون کے پھیرنے والے میرا دل ثابت رکھ اپنے دین پر نقل کیا اسکو ترمذی
نسائی حاکم احمد ابو یعلی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَعْلَىٰ دَرَجِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ مس حب مش یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون وہ ایمان کہ متغیر نہو یعنی ثابت رہے اور مانگتا ہون وہ نعمت کہ فنا نہو یعنی بہشت کی نعمت کہ ہمیشہ باقی رہیگی اور مانگتا ہون رفاقت اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بہشت کے بلند تر درجہ مین جسکا نام جنت الخلد ہے۔ نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے **ف** یہ مقصود نہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سا درجہ ملے بلکہ مقصود یہ ہے کہ مین توفیق اچھے عملون کی چاہتا ہون تاکہ رفاقت اور خدمتگاری آپکی نصیب ہو آمین آمین یارب العالمین کذا ذکر المصنف اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ صِحَّةً فِي إِيمَانٍ وَّإِيمَانًا فِي حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاحًا تَتْبَعُهُ فَلَاحًا وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا مس مش یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون ایمان کی صحت اور ایمان اچھی عادت کے ساتھ اور مراد پانا جسکے پیچھے رستگاری لاوے اور مانگتا ہون تجھ سے رحمت یعنی طاعت کی توفیق اور عافیت اور تیری بخشش اور خوشنودی نقل کیا اسکو نسائی حاکم نے اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَارْزُقْنِي عِلْمًا تَنْفَعُنِي بِهٖ مش س یا اللہ مجھکو فائدہ دے اُس چیز سے جو تونے مجھے سکھائی یعنی علم پر عمل نصیب کر اور مجھکو ایسی چیز سکھا جو مجھے فائدہ دے یعنی اُسی قدر سیکھون کہ فائدہ مند ہو اور مجھکو ایسا علم نصیب کر جس سے تو مجھے نفع دے نقل کیا اسکو حاکم نسائی نے اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ ت ق مص یا اللہ تو مجھکو نفع دے اُس چیز سے جسکو تونے مجھے سکھایا اور مجھکو ایسی چیز سکھا جو مجھے نفع دے اور مجھکو علم مین زیادہ کر اللہ تعالی کا شکر ہے ہر حال پر اور مین اللہ کی پناہ مانگتا ہون دوزخ والون کے حال سے نقل کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے **ف** اسمین اشارہ ہے ایمان کی نعمت پر شکر کرنیکا کیونکہ اگر فرض کیجئے کہ کوئی شخص دنیا مین تمام بلاؤن مین گرفتار ہو تو اُسکا ایمان کے سبب اُسکے حق مین دوزخ سے نجات پانا ہی نعمت ہونیکو کافی ہے اور اسکا شکر اُسپر واجب کذا ذکر النغر اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّي وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْإِخْلَاصِ فِي الرِّضٰى وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضٰى بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَائِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ س مس مش آط یا اللہ بطفیل اپنے جاننے کے غیب کی باتون کو اور بطفیل اپنی قدرت کے مخلوق پر مجھکو زندہ رکھ جب تک تو جانے کہ میرے لئے زندگی بہتر ہے اور تو مجھکو وفات دے جب تو جانے مرنے کو میرے حق مین بہتر اور مین تجھ سے مانگتا ہون تیرا خوف باطن اور ظاہر مین اور مانگتا ہون کلمہ حق کہنا حالت خوشی اور غضب مین اور تجھ سے وہ نعمت مانگتا ہون کہ فنا نہو اور ایسی آنکھ کی ٹھنڈک کہ موقوف نہو اور تجھ سے مانگتا ہون راضی ہونا تقدیر پر اور زندگی کی خنکی یعنی راحت مرنے کے پیچھے یعنی برزخ اور قیامت مین اور مانگتا ہون تیرے طرف دیکھنے کی لذت یعنی آخرت

مین اور شوق تیرے ملنے کا اور تیری پناہ مانگتا ہون ضرر کرنے والی سختی یعنی بیماری اور فقر سے جسمین صبر نہو اور پناہ مانگتا ہون گمراہ کرنے والے فتنہ سے یعنی مال وجاہ کی زیادتی سے جو گمراہ کرے یا اللہ ہمکو آراستہ کر ایمان کی زینت سے اور ہمکو راہ نما اور راہ یاب کر نقل کیا اسکو نسائی حاکم احمد طبرانی نے **ف** مانگتا ہون کلمہ اخلاص سے یہ مراد کہ حق ہی کہون خلق مجھ سے راضی ہو یا ناراض یا اپنی خوشی اور خفگی کی حالت مین حق کہون عوام کی طرح نہ ہون کہ خفگی مین برا کہتے ہین اور خوشی مین خوشامد کرتے ہین اور آنکھون کی ٹھنڈک سے مراد انکی لذت ہے یا اولاد کا باقی رہنا اپنے بعد یا نماز کی مداومت اور اولی یہ ہے کہ دونو جہان کی بھلائی مراد ہو اور راہ نما اور راہ یاب کا یہ مطلب کہ جیسے اورونکو اچھی راہ بتا دین آپ بھی اُسپر عمل کرین ایسے نہون کہ خود را فضیحت و دیگرے را نصیحت کذا ذکرہ الفقیر ایکبار حضرت عمار صحابی رض نے نماز پڑھائی لیکن نماز مین اختصار کیا کسی نے کہا کہ تمنے نماز مین تخفیف کی انہون نے کہا کہ مجھے کچھ ضرر نہین کیونکہ مین نے اس نماز مین وہ دعا پڑھی ہے جسکو مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے پھر یہی دعا پڑھی۔ اللہم بعلمک الغیب الخ کذا فی النسائی اور شیخ عبد الحق رح نے لکھا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ التحیات کے بعد پڑھتے ہونگے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ لِّیْ خَیْرًا **ق حب مس** یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون تمام بھلائیان بالفعل اور آئندہ کی یعنی اس جہان مین اور اُس جہان مین جو کچھ مین اُنسے جانتا ہون اور جو کچھ نہین جانتا اور مین تیری پناہ پکڑتا ہون تمام برائیون سے اس جہان مین اور اُس جہان مین جو کچھ مجھے معلوم ہے اور جو معلوم نہین یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون بھلائی اُس چیز کی جسکو تجھ سے تیرے بندے اور تیرے پیغمبر نے مانگا اور مین تیری پناہ مانگتا ہون اُس چیز کی برائی سے جس سے تیرے بندہ اور تیرے نبی نے پناہ مانگی یا اللہ مین تجھ سے بہشت مانگتا ہون اور ایسی چیز جو بہشت کے نزدیک کرے کلام ہو یا کام اور مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ سے اور اُس چیز سے جو دوزخ کے نزدیک کرے قول ہو یا عمل اور مین تجھ سے مانگتا ہون اس بات کو کہ تو ہر حق مین ہر حکم کو بہتر کرے نقل کیا اسکو ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے وَاَسْأَلُكَ مَا قَضَیْتَ لِیْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا **مس** اور حاکم کی ایک روایت مین پہلی دعا مین یہ کلمات زیادہ آئے ہین واسألک الخ یعنی اور مین تجھ سے مانگتا ہون یہ بات کہ جو کچھ تو نے میرے لئے کسی امر کا حکم کیا تو اُسکا انجام اچھا کرے اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ **حب مس** یا اللہ تو انجام ہمارا اچھا کر سب کامون مین اور تو ہمکو محفوظ رکھ دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے نقل کیا اسکو ابن حبان حاکم نے اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَّاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ

ما عاذ بہ عبدک و نبیک

ما استعاذ منہ عبدک و نبیک

راقدًا ولا تشمت بی عدوًّا ولا حاسدًا اللّٰهم انی اسألك من كل خیر خزائنه بیدك مس

حب یا اللہ تو مجھکو نگاہ رکھ اسلام پر کھڑے ہونیکی حالت مین اور مجھکو اسلام پر نگاہ رکھ بیٹھے ہوئے اور مجھکو نگاہ رکھ
اسلام پر سوتے ہوئے اور میری مصیبت پر کسی دشمن کو خوش مت کر اور نہ کسی حاسد کو یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون ہر
بھلائی جسکے خزانے تیرے قبضہ مین ہین نقل کیا اسکو حاکم ابن حبان نے اللّٰهم انی اعوذ بك من شر ما انت
اٰخذ بناصیته واسألك من الخیر الذی هو بیدك كله حب یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون ہر
چیز کی برائی سے جسکی پیشانی کے بال تو پکڑ رہا ہے یعنی جو تیرے قبضہ قدرت مین ہے اور تجھ سے مانگتا ہون تمام بھلائی
جو تیرے قبضہ مین ہے نقل کیا اسکو ابن حبان نے اللّٰهم انا نسألك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك
والسلامة من كل اثم والغنیمة من كل بر والفوز بالجنة والنجاة من النار مس ط یا اللہ ہم
تجھ سے مانگتے ہین وہ اعمال کہ موجب ہون تیری رحمت کے اور لازم کرین تیری بخشش کو اور مانگتے ہین ہر گناہ سے
سلامتی اور ہر نیکی سے غنیمت اور مانگتے ہین مراد حاصل ہونی بہشت سے اور محفوظ رہنا آگ سے نقل کیا اسکو حاکم
طبرانی نے اللّٰهم لا تدع لنا ذنبًا الا غفرته ولا همًّا الا فرجته ولا دینًا الا قضیته ولا حاجة
من حوائج الدنیا والاٰخرة الا قضیتها یا ارحم الراحمین ط طب یا اللہ ہمارا کوئی گناہ مت چھوڑ
جسکو تو نہ بخشے اور نہ کوئی ایسا فکر چھوڑ جسکو تو دور نکرے اور نہ کوئی قرض جسکو تو ادا نکرے اور نہ کوئی حاجت دنیا
اور آخرت کی حاجتوں سے جسکو تو روا نکرے اے بہت رحم کرنے والے رحم کرنے والون مین نقل کیا اسکو طبرانی نے کبیر
مین اور کتاب الدعا مین اللّٰهم اعنا علی ذكرك وشكرك وحسن عبادتك مس آ یا اللہ تو ہماری مدد کر
اپنے ذکر اور اپنے شکر پر اور اپنی عبادت کو اچھی طرح کرنے پر یعنی تیری عبادت اسیطرح کرین کہ گویا تجھے دیکھ رہے ہین
نقل کیا اسکو حاکم احمد نے اللّٰهم اعنی علی ذكرك وشكرك وحسن عبادتك د یا اللہ تو میری مدد کر اپنے
ذکر کرنے اور اپنے شکر کرنے اور اپنی عبادت خوب کرنے پر نقل کیا اسکو بزار نے اللّٰهم قنعنی بما رزقتنی وبارك
لی فیه واخلف علی كل غائبة لی بخیر مس یا اللہ تو مجھکو قناعت دے اس چیز پر جو تو نے مجھکو نصیب
کی یعنی تھوڑی ہو یا بہت اور مجھکو اسمین برکت دے اور میری ہر چیز غائب پر تو خلیفہ ہو خیر کے ساتھ یعنی میرے
مال اور اہل کو جب میرے پاس نہون اچھی طرح رکھ نقل کیا اسکو حاکم نے اللّٰهم انی اسألك عیشة نقیة و
میتة سویة ومردًّا غیر مخزی ولا فاضح مص یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون پاکیزہ زندگی اور اچھا
مرنا یعنی ایمان کے ساتھ اور مانگتا ہون پھرنا جو خوار نہو اور نہ فضیحت کرنے والا یعنی حشر کے دن نقل کیا اسکو حاکم نے
اللّٰهم انی ضعیف فقو فی رضاك ضعفی وخذ الی الخیر بناصیتی واجعل الاسلام منتهٰی
رضائی اللّٰهم انی ضعیف فقونی وانی ذلیل فاعزنی وانی فقیر فارزقنی مس مص
یا اللہ مین کمزور ہون تو میری ناتوانی کو اپنی خوشی کے حاصل کرنے مین قوت دے اور کھینچ میری پیشانی کے بال بھلائی کی طرف

اور اسلام کو میری نہایت رضامندی کر یعنی مقصود بالذات مجھکو اسلام ہو نہ دنیا کے امور یا اللہ مین ضعیف ہون تو مجھکو
قوی کر اور مین ذلیل ہون تو مجھے عزت دے اور مین محتاج ہون تو مجھکو رزق دے نقل کیا اسکو حاکم ابن ابی شیبہ نے
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ نَاصِيَتُهَا
بِيَدِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاِثْمِ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَ (ن الفقر)
الْمَغْرَمِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ
خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ هٰذَا مَا سَاَلَ مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ ط طس یا اللہ تو ہی پہلے
تھا کہ کوئی چیز تجھ سے پہلے نہ تھی اور تو ہی آخر ہے کہ کوئی چیز تیرے بعد نہین مین تیری پناہ مانگتا ہون ہر زمین کے
چلنے والے سے جسکے پیشانی کے بال تیرے قبضہ مین ہین یعنی جو تیرے اختیار مین ہے اور مین تیری پناہ مانگتا ہون
گناہ سے اور کاہلی اور قبر کے عذاب اور قبر کے فتنے سے اور مین تیری پناہ مانگتا ہون گناہ کی جگہ حاضر ہونے سے اور
قرض سے یا اللہ مجھکو میرے گناہون سے ایسا پاک کر جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے پاک کیا ہے یا اللہ تو دوری
ڈال مجھ مین اور میرے گناہون مین جیسے تو نے دوری کی مشرق اور مغرب مین یہ وہ دعا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے رب سے مانگی یعنی آپنے اشارہ دعا مین یہ کلمہ بھی فرمایا ہذا ما سال الخ نقل کیا اسکو طبرانی نے کبیر اور اوسط مین اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَسْاَلَةِ وَخَيْرَ الدُّعَآءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ وَخَيْرَ الْعَمَلِ وَخَيْرَ الثَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيٰوةِ
وَخَيْرَ الْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِيْ وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِيْ وَحَقِّقْ اِيْمَانِيْ وَارْفَعْ دَرَجَتِيْ وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِيْ وَاغْفِرْ
خَطِيْئَتِيْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجٰتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهٗ
وَجَوَامِعَهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ وَالدَّرَجٰتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَآ اٰتِيْ وَخَيْرَ مَآ اَفْعَلُ وَخَيْرَ مَآ اَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطَنَ وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجٰتِ
الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَتَضَعَ وِزْرِيْ وَتُصْلِحَ اَمْرِيْ وَ
تُطَهِّرَ قَلْبِيْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِيْ وَتُنَوِّرَ قَلْبِيْ وَتَغْفِرَ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجٰتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ
اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِيْ فِيْ سَمْعِيْ وَفِيْ بَصَرِيْ وَفِيْ رُوْحِيْ وَفِيْ خَلْقِيْ وَفِيْ خُلُقِيْ وَ
فِيْ اَهْلِيْ وَفِيْ مَحْيَايَ وَفِيْ مَمَاتِيْ وَفِيْ عَمَلِيْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِيْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجٰتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ
اٰمِيْنَ مس ط طس یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون بہترین سوال یعنی سوال کی چیزین اور مانگتا ہون
اچھی دعا اور اچھا مراد پانا اور اچھے عمل اور اچھا ثواب اور اچھا جینا اور اچھا مرنا اور یہ مانگتا ہون کہ تو مجھکو ثابت رکھ یعنی
اسلام پر اور بھاری کر میرے اعمال کے بوجھ یعنی میزان اعمال مین اور میرا ایمان ثابت اور استوار رکھ اور میرا درجہ
بلند کر اور میری نماز قبول کر اور میرے گناہ بخشدے اور تجھ سے مانگتا ہون بہشت کے بلند درجے تو اس دعا کو قبول
کر یا اللہ مین تجھسے مانگتا ہون بھلائی کے سرے اور اوسکے انتہائین یعنے جامع بھلائیان یعنی جو دونو جہان مین نفع دین

اور بھلائی کا اول اور اُسکا آخر اور اُسکا ظاہر اور اُسکا باطن اور بہشت کے بلند درجے اس دعا کو قبول فرما۔ یا اللہ مین تجھ سے مانگتا
ہون اُس چیز کی بھلائی جسکو مین لاتا ہون یعنی عبادتین اور اُس چیز کی بھلائی جو مین کرتا ہون یعنی اعضا سے اور اُس چیز کی بھلائی جو مین
کرتا ہون دل سے اور اُس چیز کی بھلائی جو پوشیدہ ہے یعنی جسکا ہونا آخرت مین مقدر ہے اور اُس چیز کی بھلائی جو ظاہر ہے یعنی دنیا
مین واقع ہوئی اور مانگتا ہون بہشت کے بلند درجے تو اس دعا کو قبول کر۔ یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون یہ بات کہ تو میرا ذکر
بلند کرے اور تو میرے گناہ کا بوجھ دور کرے اور تو میرا حال اچھا کرے اور تو میرے دلکو پاک کرے اور میری شرمگاہ کو محفوظ رکھے
یعنی بدکاری سے اور تو میرے دلکو روشن کرے اور تو میرے گناہ بخشے اور مین تجھ سے مانگتا ہون بہشت کے بلند درجے تو یہ
دعا قبول کر یا اللہ مین تجھ سے یہ سوال کرتا ہون کہ تو میرے لیئے برکت دے میری سماعت اور میری بینائی اور میری روح اور
میری صورت اور میری سیرت اور میرے اہل وعیال اور میری حیات اور میری موت اور میرے عمل مین اور یہ کہ تو میری نیکیان
قبول کرے اور مین تجھ سے مانگتا ہون بہشت کے بلند درجے تو اس دعا کو قبول کر نقل کیا اسکو حاکم نے اور طبرانی نے کبیر اور
اوسط مین اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِيْ مس طس یا اللہ اپنی بہت
فراخ کر روزی مجھپر میرے بڑھاپے کے وقت کر اور میری عمر کے تمام ہونے پر نقل کیا اسکو حاکم نے اور طبرانی نے اوسط مین
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَخَطَائِيْ وَعَمَدِيْ حب یا اللہ تو بخش میرے گناہ میری چوک اور میرے گناہ دانستہ
کو نقل کیا اسکو ابن حبان نے يَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُوْنُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ
وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ يَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ وَمَكَائِيْلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ
الْاَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِيْ
مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَلَا اَرْضٌ اَرْضًا وَلَا بَحْرٌ مَا فِيْ قَعْرِهِ وَلَا جَبَلٌ مَا فِيْ وَعْرِهِ اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِيْ اٰخِرَهُ
وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِيْمَهُ وَخَيْرَ اَيَّامِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ فِيْهِ طس اے وہ شخص کہ جسکو آنکھین نہین دیکھ سکتین اور
جسکی کنہ ذات وصفات کو گمان نہین پہونچ سکتے اور جسکی تعریف وصف کرنے والے نہین کرسکتے اور جسکو حادثے نہین
بدل سکتے اور جو زمانہ کی گردشون سے نہین ڈرتا اور جو پہاڑون کے وزن اور دریاؤن کے پیمانے اور مینہ کی بوندون کی
گنتی اور درخت کے پتون کی شمار جانتا ہے اور نیز اُس چیز کی شمار جسپر رات نے اندھیرا اور دن نے روشنی کی ہے جانتا ہے
یعنی دنیا کی سب چیزون سے واقف ہے اور اُس سے ایک آسمان دوسرے آسمان کو نہین چھپا سکتا اور نہ ایک زمین
دوسری زمین کو چھپاوے اور نہ دریا اُس چیز کو جو اُسکے گہراؤ مین ہے اور نہ پہاڑ اُس چیز کو جو اُسکے اندر ہین یعنی کانین اور چشمے
اور مقصود یہ ہے کہ یہ سب موجودات ہر حال مین اُسکے سامنے موجود ہین چیزون کے اندر اور باہر کی اشیا سب اُسکو معلوم
ہین تو اے ایسے اوصاف والے میری آخر عمر کو بہتر عمر کر اور میرے آخر عمل کو بہتر عمل فرما اور میرے دنون مین سے اُس
دن کو بہتر کر جسمین مین تجھ سے ملون نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین يَا وَلِيَّ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهِ ثَبِّتْنِيْ بِهٖ
حَتّٰى اَلْقَاكَ ط اے اسلام اور مسلمانون کے مددگار تو مجھ کو اسلام پر ثابت رکھ یہانتک کہ مین تجھ سے ملون نقل کیا

اسکو طبرانی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی
وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِكَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ ط طس یا اللہ میں
تجھ سے مانگتا ہوں تقدیر پر راضی ہونا اور زندگی کی ٹھنڈک بعد مرنے کے اور نظر کی لذت تیرے منہ دیکھنے سے اور شوق تجھ سے ملنے کا
بدون ایسی سختی حالت کے جو ضرر دینے والی ہو اور بدون ایسے فتنے کے گمراہ کرنے والا نقل کیا اسکو طبرانی نے [illegible]
میں اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ اط یا اللہ
بھلا انجام سب کاموں میں ہمارا کر اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ نقل کیا احمد اور طبرانی نے مَنْ
كَانَ ذٰلِكَ دُعَاءَهٗ مَاتَ قَبْلَ اَنْ یُّصِیْبَهُ الْبَلَاءُ حم ط جس شخص کی یہ دعا ہو یعنی اللھم احسن الخ تو وہ شخص مرتا
ہے پہلے اس سے کہ اسکو کوئی مصیبت پہونچے نقل کیا اسکو طبرانی نے ف یعنی جو کوئی اس دعا پر مداومت کرتا ہے
تو وہ مرتا ہے قبل اسکے کہ دنیا کی بلا جو دارین کی رسوائی کا سبب ہو اور مصنف رح نے کہا کہ یہ حدیث بڑے رتبہ
کی ہے اور مداومت کے لائق ہے کیونکہ بہتر ہے ع اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ غِنَایَ وَغِنَا مَوْلَایَ ط یا اللہ
میں تجھ سے مانگتا ہوں اپنا بے پروا ہونا مخلوق سے اور اپنے دوست اور بھائی اور مددگار کا بے پروا ہونا نقل کیا اسکو
طبرانی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِیْشَةً نَّقِیَّةً وَّمِیْتَةً سَوِیَّةً وَّمَرَدًّا غَیْرَ مُخْزِیٍّ وَّلَا فَاضِحٍ ط یا اللہ میں
تجھ سے مانگتا ہوں پاکیزہ جینا اور اچھا مرنا اور حشر میں پھرنا جو خوار اور فضیحت کرنے والا نہ ہو نقل کیا اسکو طبرانی نے
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ ط یا اللہ تو مجھکو بخش اور مجھ پر رحم کر اور مجھ کو بہشت میں داخل کر نقل
کیا اسکو طبرانی نے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَفِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ اِلَیْهَا مَصِیْرِیْ
وَفِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا بَلَاغِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ
شَرٍّ ط یا اللہ تو مجھکو برکت دے میرے دین میں جو میرے کام کا بچاؤ ہے اور میری آخرت میں جسکی طرف مجھے پھرنا ہے
اور میری دنیا میں جسمیں میرا وسیلہ ہے یعنی اعمال نجات آخرت کے وسیلہ ہیں اور میری زندگی کو ہر نیکی میں زیادتی کا
سبب کر اور موت کو میرے آرام کا سبب ہر برائی سے فرما نقل کیا اسکو بزار نے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ
شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ كَبِیْرًا ز یا اللہ تو مجھکو بہت صابر کر اور مجھکو بہت شاکر
کر اور مجھکو میری آنکھوں میں چھوٹا کر یعنی تاکہ غرور نہ آوے اور لوگوں کی آنکھوں میں بڑا کر تاکہ ذلیل نہ ہوں نقل کیا اسکو
بزار نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الطَّیِّبَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ وَاَنْ تَتُوْبَ عَلَیَّ وَاِنْ
اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً اَنْ تَقْبِضَنِیْ اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ ز یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں پاکیزہ چیزیں یعنی رزق
حلال یا اچھے اعمال اور مانگتا ہوں بری باتوں کا چھوڑنا اور محتاجوں کی دوستی اور یہ کہ تو مجھ کو توبہ کی توفیق دے یا میری توبہ
قبول کرے اور اگر تو چاہے اپنے بندوں پر فتنہ یعنی کوئی بلا اتارنی چاہے تو میں یہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے اپنی طرف اٹھا لے
اسی طرح کہ فتنے میں نہ پڑوں یعنی بلا کے اترنے سے پہلے مجھکو وفات دے نقل کیا اسکو بزار نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ

عِلْمًا نَّافِعًا وَّاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ طط س یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون علم نفع دینے والا اور مین
تیری پناہ مانگتا ہون اُس علم سے جو نفع نہ دے نقل کیا اسکو طبرانی نے کبیر اور اوسط مین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا
نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ط س یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون علم فائدہ مند اور عمل مقبول نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط
مین اَللّٰھُمَّ ضَعْ فِیْ اَرْضِنَا بَرَکَتَھَا وَزِیْنَتَھَا وَسَکَنَھَا ط س یا اللہ تو ہمارے زمین مین اسکی برکت اور زینت
اور خاطر جمعی رکھ یعنی جو چیزین زینت کی سبب ہین وہ پیدا کر یا اُسکو ترو تازہ کر اور خاطر جمعی سے یہ مقصود ہے کہ اُسکے
باشندونکی دادرسی کر کہ اُنکی خاطر جمع ہو نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ الْاَوَّلُ فَلَا
شَیْءَ قَبْلَکَ وَالْاٰخِرُ فَلَا شَیْءَ بَعْدَکَ وَالظَّاھِرُ فَلَا شَیْءَ فَوْقَکَ وَالْبَاطِنُ فَلَا شَیْءَ دُوْنَکَ اَنْ
تَقْضِیَ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَنْ تُغْنِیَنَا مِنَ الْفَقْرِ مص یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون اس بات کے وسیلہ سے کہ
تو اول ہے کوئی چیز تجھ سے پہلے نہین اور تو آخر ہے کوئی چیز تیرے بعد نہین اور تو ظاہر ہے کوئی چیز تیرے اوپر نہین اور تو
پوشیدہ ہے کوئی چیز تیرے نیچے نہین یہ مانگتا ہون کہ تو ہمارے ذمہ سے قرض ادا کرے اور تو ہمکو محتاجی سے بے پروا کرے
نقل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَھْدِیْکَ لِاَرْشَدِ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ حب
یا اللہ مین تجھ سے راہ نمائی چاہتا ہون اپنے اُس کام کی جو میرے لئے بہتر ہو اور تیری پناہ مانگتا ہون اپنے نفس
کی برائی سے نقل کیا اسکو ابن حبان نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِیْ وَاَسْتَھْدِیْکَ لِمَرَاشِدِ اَمْرِیْ
وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ فَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ رَبِّیْ اَللّٰھُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِیْ اِلَیْکَ وَاجْعَلْ غِنَایَ فِیْ صَدْرِیْ
وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ رَبِّیْ مص یا اللہ مین تجھ سے بخشش مانگتا ہون اپنے
گناہونکی اور تجھ سے رہنمائی چاہتا ہون اپنے حال کے مقاصد کی یعنی اپنے سب معاملات مین میانہ روی چاہتا ہون
کہ کمی بیشی نہو اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہون تو میری توبہ قبول کر کیونکہ تو ہی ہے میرا پروردگار یا اللہ تو میری رغبت اپنی
طرف کر یعنی تیرے سوا دوسرے کی خواہش نرکھون اور میری بے پروائی میرے سینہ مین کر اور مجھکو برکت دے اُس
چیز مین جو تونے مجھکو دی اور مجھ سے قبول کر یعنی استغفار اور اطاعت کیونکہ تو ہی ہے میرا پروردگار نقل کیا اسکو ابن
ابی شیبہ نے یَا مَنْ اَظْھَرَ الْجَمِیْلَ وَسَتَرَ الْقَبِیْحَ یَا مَنْ لَّا یُؤَاخِذُ بِالْجَرِیْرَۃِ وَلَا یَھْتِکُ السِّتْرَ یَا عَظِیْمَ
الْعَفْوِ یَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَۃِ یَا صَاحِبَ کُلِّ نَجْوٰی یَا مُنْتَھٰی
کُلِّ شَکْوٰی یَا کَرِیْمَ الصَّفْحِ یَا عَظِیْمَ الْمَنِّ یَا مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِھَا یَا رَبَّنَا وَیَا سَیِّدَنَا وَیَا
مَوْلَانَا وَیَا غَایَۃَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ اَنْ لَّا تَشْوِیَ خَلْقِیْ بِالنَّارِ مس اے وہ شخص جسنے خوبی اور
نیکی ظاہر کی یعنی اپنے بندون کی اور ڈھانکی برائی اے وہ شخص کہ نہین پکڑتا گناہون کے سبب سے یعنی بمجرد اُنکے صادر
ہونیکے مواخذہ نہین کرتا بلکہ توبہ کی امید پر توقف فرماتا ہے بلکہ اکثر درگذر کرتا ہے اور کسیکی پردہ دری نہین کرتا اے
بہت معاف کرنے والے اے عمدہ درگذر کرنے والے اے بخشش کے عام کرنے والے اسے قدرت کے دونو ہاتھونکو

رحمت سے کھولنے والے یعنی بہت دینے والے اے ہر راز کے صاحب یعنی ہر ایک رازدار کا راز اور مناجات تجھے معلوم ہے
اے ہر شکایت کی نہایت یعنی سب کی شکایت تو ہی سنتا ہے اے گناہون سے اچھے درگذر کرنے والے اے بہت
احسان کرنے والے اے نعمتون کے شروع کرنے والے اُنکے مستحق ہونے سے پیشتر یعنی طاعت اور عبادت کرنے سے پیشتر
نعمت عنایت کرتا ہے اے ہمارے پروردگار اے ہمارے سردار اے ہمارے مالک اے ہمارے رغبت کی انتہا یعنی تیرے
برابر ہمکو کسی چیز کی رغبت نہین مین تجھ سے مانگتا ہون اے اللہ یہ بات کہ تو میری صورت کو آگ سے نہ جلاوے نقل کیا
اسکو حاکم نے **ف** منتہی کل شکوی مین اسبات کا اشارہ ہے کہ اُسکے سوا کسی سے اپنی شکایت نکرے جیسے حضرت یعقوب
علیہ السلام نے فرمایا انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ یعنی مین اپنے حال پر ملال کی شکایت اور غم صرف خدا کے سامنے کرتا ہون

مح تَمَّ نُوْرُكَ فَهَدَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَظُمَ حِلْمُكَ فَعَفَوْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ بَسَطْتَ يَدَكَ فَاَعْطَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا وَجْهُكَ اَكْرَمُ الْوُجُوْهِ وَجَاهُكَ اَعْظَمُ الْجَاهِ وَعَطِيَّتُكَ اَفْضَلُ الْعَطِيَّةِ وَ اَهْنَاهَا تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ وَتُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ وَتَكْشِفُ الضُّرَّ وَتَشْفِي السَّقِيْمَ وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَلَا يَجْزِيْ بِاٰلَائِكَ اَحَدٌ وَّلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ **ص مو مص**

تیرا نور ہدایت پورا ہوا تو تو نے سیدھی راہ دکھائی سو تجھی کو تعریف ہے تیری بردباری زیادہ ہوئی تو تو نے بندون
کو بخشا سو تجھی کو تعریف ہے تو نے اپنی قدرت کا ہاتھ انعام سے پھیلایا اور ہر کسیکو عطا دی تو تجھی کو تعریف ہے اے
ہمارے پروردگار تیری ذات مقدس سب ذاتون سے بزرگ ہے اور تیرا رتبہ سب رتبون سے بہت بڑا ہے اور تیری
بخشش سب بخششون سے افضل اور بہت گوارا ہے اے رب ہمارے تو اطاعت کیا جاتا ہے تو اُسکا ثواب دیتا ہے
اور تو نافرمانی کیا جاتا ہے تو اے رب ہمارے تو بخشتا ہے اور تو عاجز کی دعا قبول کرتا ہے اور تو ضرر کو دور کرتا ہے اور تو
بیمار کو شفا دیتا ہے اور تو گناہ کو بخشتا ہے اور تو توبہ قبول کرتا ہے اور کوئی تیری نعمتونکا بدلہ نہین دیتا اور تیری تعریف کو
کسی کہنے والے کا قول نہین پہونچ سکتا نقل کیا اسکو ابویعلی نے اور موقوفًا ابن ابی شیبہ نے **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهٗ لَا يَمْلِكُهَا اِلَّا اَنْتَ ط** یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون تیرا فضل اور تیری رحمت کیونکہ
رحمت کا مالک سوا تیرے کوئی نہین نقل کیا اسکو طبرانی نے **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا اَخْطَأْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ
وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا جَهِلْتُ وَمَا عَلِمْتُ ا ر ط** یا اللہ تو میرے وہ گناہ بخش جو مین نے چوک کر کئے اور جو قصدًا کئے اور جو
پوشیدہ کئے اور جو ظاہر کئے اور جو نادانستہ کئے اور جو جانکر کئے۔ نقل کیا اسکو احمد بزار طبرانی نے
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَظُلْمَنَا وَهَزْلَنَا وَجِدَّنَا وَخَطَأَنَا وَعَمَدَنَا وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا ا ط یا اللہ
ہمارے گناہ بخشدے اور ہمارے ظلم اور ہماری بیہودگیان اور ہمارے قصدًا گناہ اور ہمارے چوک کے گناہ اور ہمارے دانستہ
گناہ معاف کر اور یہ سب گناہ ہمارے پاس موجود ہین نقل کیا اسکو احمد طبرانی نے **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَايَایَ وَعَمْدِیْ
وَهَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَلَا تَحْرِمْنِیْ بَرَكَةَ مَا اَعْطَيْتَنِیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ فِيْمَا اَحْرَمْتَنِیْ طس** یا اللہ تو بخش میری

جوک اور میرے دانستہ گناہ اور میری بیہودگیان اور میرے قصداً گناہ اور مجھکو محروم مت کر اس چیز کی برکت سے جو تو نے مجھے دی اور مجھ کو فتنہ مین مت ڈال اس چیز مین جس سے تو نے مجھے محروم کیا یعنی کسی چیز کے نہ دینے کو فتنہ کا سبب مت کر اسپر بے صبری وغیرہ کرون نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ اَصْ یا اللہ تو نے اچھی بنائی میری صورت تو اچھی کر میری سیرت نقل کیا اسکو احمد ابو یعلی نے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِي السَّبِيْلَ الْاَقْوَمَ اَصْ اے میرے پروردگار بخش اور رحم کر اور مجھکو سیدھی راہ دکھا یعنی دین کی نقل کیا اسکو احمد ابو یعلی نے سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَّمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِّنَ الْعَافِيَةِ ت س ق حب مس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی سے بخشش اور عافیت مانگو کیونکہ کوئی شخص ایمان کے بعد کوئی چیز عافیت سے بہتر نہین دیا گیا یعنی دولت ایمان کے بعد عافیت ہی کا درجہ ہے نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَدْعُو اللّٰهَ بِهٖ فَقَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ اَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَسْئَلُهُ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ يَا عَمِّ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط حضرت عباس رض روایت کرتے ہین کہ مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو کچھ سکھاؤ کہ مین اللہ سے اُن کلمات کے ساتھ دعا کرون آپنے فرمایا کہ اپنے پروردگار سے عافیت مانگو تو مین چند روز ٹھیرا رہا پھر آپکی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو کچھ بتاؤ کہ مین اُسکو اپنے پروردگار عزوجل سے مانگون آپنے فرمایا اے میرے چچا اللہ سے دنیا اور آخرت کی عافیت مانگو نقل کیا اسکو طبرانی نے يَا عَمِّ اَكْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِيَةِ ط اے میرے چچا عافیت کی بہت دعا کر نقل کیا اسکو طبرانی نے مَا سَأَلَ اللّٰهَ الْعِبَادُ شَيْئًا اَفْضَلَ مِنْ اَنْ يَّغْفِرَ لَهُمْ وَيُعَافِيَهُمْ ز اللہ تعالی سے بندون نے کوئی چیز اس سے بہتر نہ مانگی کہ اللہ انکو بخشے اور عافیت دے یعنی بخشش اور عافیت کا سوال سب سوالون سے بہتر ہے نقل کیا اسکو بزار نے يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تُعَلِّمُنِيْ دَعْوَةً اَدْعُوْ بِهَا لِنَفْسِيْ قَالَ بَلٰى قُوْلِي اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَاَجِرْنِيْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْيَيْتَنَا اَحْ حضرت ام سلمہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے ایسی دعا نہین سکھاتے جسکو مین اپنے لئے مانگون آپنے فرمایا کہ ہان سکھاتا ہون یون کہو اللهم رب النبی الخ یعنی اے اللہ پروردگار پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے تو میرے گناہ بخش اور میرے دل کا غصہ دور کر یعنی وہ چیزین دور کر جنسے غصہ ہوتا ہے مثلاً حسد وغیرہ اور بچا مجھکو گمراہ کرنے والے فتنون سے جب تک تو ہمکو زندہ رکھے نقل کیا اسکو احمد نے لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ لَقِّنِّيْ حُجَّتِيْ فَاِنَّ الْكَافِرَ يُلَقَّنُ حُجَّتَهٗ وَلٰكِنْ يَّقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَقِّنِّيْ حُجَّةَ الْاِيْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ ط تم مین سے کوئی یون دعا نہ مانگے کہ اللہ مجھکو میری دلیل سمجھا کیونکہ کافر بھی اپنی دلیل سمجھایا جاتا ہے یعنی دلیل باطل اُسکو بھی سکھاتے ہین اسلئے صرف دلیل کی دعا نکرے بلکہ یون کہے یا اللہ مجھکو ایمان کی دلیل سمجھا یعنی کلمہ طیب وغیرہ مرنیکے وقت مجھ کو نصیب کر نقل کیا اسکو طبرانی نے

فضل الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ

درود و سلام بھیجنے کی فضیلت پیغمبر خدا پر انپر بہتر درود وسلام مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَّمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ

درود کی فضیلت کا بیان

إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ حب ا د ت س مس جو قوم کسی
مجلس مین بیٹھی کہ اللہ کو اسمین یاد نہ کیا اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجا تو یہ مجلس انپر حسرت کا سبب قیامت کے دن ہوگی اگرچہ
بہشت مین ثواب کیلئے داخل ہون نقل کیا اسکو ابن حبان احمد ابوداود ترمذی نسائی حاکم نے **ف** للثواب متعلق حسرۃ
کا ہے یعنی قیامت مین جب ذکر اور درود کا ثواب دیکھینگے تو پشیمان ہونگے اور کہینگے کہ کاش ہم اپنی تمام عمر اسی مین صرف
کرتے حنفی نے لکھا ہے کہ ظاہر حدیث سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہر شخص اہل مجلس مین سے یہ دونو کام کرے اگر ایک سے بھی
رہجائیگا تو سب کو حسرت کا باعث ہوگا اور ایک کا کرنا دوسرونکو کفایت نکریگا اور ملا علی قاری رح نے لکھا ہے کہ جو جو
شخص نکریگا حسرت اسیکو ہوگی سب کو نہ ہوگی أَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ
عَلَيَّ د س ق حب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھپر درود بہت بھیجو کیونکہ تمہارا درود بھیجنا
میرے سامنے پیش ہوتا ہے نقل کیا اسکو ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے **ف** اس حدیث کے یہ معنی ہین کہ مجھپر درود
بہت بھیجا کرو خصوصا جمعہ کے دن کہ تمہارا درود جب پڑھتے ہو مجھپر پیش ہوتا ہے اور جمعہ کو بطریق اولی ہوگا اسکی فضیلت
کی وجہ سے اور اس دن کو آپ سے مناسبت ہے کیونکہ جمعہ دنونکا سردار ہے اور آپ اولین وآخرین کے سردار ہین اور کثرت
کا ادنی درجہ یہ ہے کہ اسی یا سو بار درود بھیجے کذا ذکرہ الشیخ اسحق لَيْسَ يُصَلِّي عَلَيَّ أَحَدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ
صَلَاتُهُ مس جو کوئی مجھپر جمعہ کے دن درود بھیجتا ہے تو اسکا درود مجھپر پیش کیا جاتا ہے یعنی اُسدن جلد پیش ہوتا ہے
بخلاف اور دنون کے کہ شاید کچھ توقف بھی ہوتا ہو نقل کیا اسکو حاکم نے مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ
عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ د جو کوئی مجھپر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالی مجھپر میری روح کو پھیرتا ہے تاکہ اسکو
سلام کا جواب دون نقل کیا اسکو ابوداود نے **ف** اسپر یہ شبہ ہوتا ہے کہ اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم عالم برزخ مین زندہ ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زندہ نہین ہین جواب سلام کے وقت روح
آجاتی ہے تو اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ روح کے پھر آنے سے یہ مراد ہے کہ حضرت کی روح مبارک جو حضور جناب باری
مین مستغرق رہتی ہے اُس سے افاقہ دیکر ادھر متوجہ کرتے ہین تاکہ سلام کا جواب دین اور یہ غرض نہین کہ روح مبارک
بدن سے جدا ہے صرف جواب کے وقت آجاتی ہے فخر أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً ت
حب قیامت کے دن سب آدمیون مین سے مجھ سے قریب تر وہ ہوگا جو اُنمین سے مجھپر درود بہت بھیجتا ہوگا یعنی اُس شخص
کا رتبہ مجھ سے زیادہ قریب ہوگا نقل کیا اسکو ترمذی ابن حبان نے الْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ
ت س حب مس بخیل وہ ہے جسکے پاس مین ذکر کیا جاؤن یعنی میرا نام لیا جاوے اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے
نقل کیا اسکو ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَإِنَّهَا زَكَوةٌ لَكُمْ ص مجھپر درود بہت بھیجو کیونکہ
درود بھیجنا تمہارے حق مین زکوۃ ہے یعنی ثواب کی زیادتی اور مال کے بڑھنے اور گناہون کی پاکی کا سبب ہے نقل کیا
اسکو ابویعلی نے رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ ت حب طس خاک مین بھرے اُس شخص کی

تاک یعنی خوار و ذلیل ہو ایسا شخص جسکے پاس مین ذکر کیا جاؤن اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے نقل کیا اسکو ترمذی ابن حبان بزار طبرانی نے **ف** اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک مجلس مین لیا جاوے تو ہر بار درود بھیجے مگر علماء نے لکھا ہے کہ ایکبار واجب ہے اور ہر بار مستحب و افضل **فحز** مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ **س طس ص ی** جسکے پاس مین ذکر کیا جاؤن تو چاہئے کہ مجھپر درود بھیجے نقل کیا اسکو نسائی نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابو یعلی ابن سنی نے فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا **ی** ابن سنی کی روایت مین اوپر کی حدیث مین یہ جملہ بھی زیادہ آیا ہے فانہ من صلی الخ یعنی کیونکہ جو کوئی مجھپر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالی اُسپر درود بھیجتا ہے یعنی رحمت بھیجتا ہے دس بار مَنْ ذُكِرْتُ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ **ص** جو کوئی مجھ کو یاد کرے یعنی میرا نام لے تو چاہئے کہ مجھ پر درود بھیجے نقل کیا اسکو ابو یعلی نے إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنِيْ عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ **س حب مس** اللہ کے چند فرشتہ زمین کے پھرنے والے ہین کہ مجھ کو میری امت کی طرف سے سلام پہونچاتے ہین نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم نے **ف** یعنی لوگ وہان ہونیکا خیال نکرین اور توجہ اور حضور دل سے غافل نہون کیونکہ جہان مجھپر درود و سلام بھیجینگے مجھے پہونچ جائیگا **فحز** إِنِّي لَقِيْتُ جِبْرَئِيْلَ فَبَشَّرَنِيْ وَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَجَدْتُّ لِلّٰهِ شُكْرًا **مس ا** مین جبرئیل علیہ السلام سے ملا تو انہون نے مجھے خوشخبری دی اور کہا کہ تیرا پروردگار فرماتا ہے کہ جو کوئی تجھپر درود بھیجے مین اُسپر درود بھیجتا ہون اور جو کوئی تجھ پر سلام بھیجے تو مین اُسپر سلام بھیجتا ہون تو مین نے اللہ کے لئے شکر کا سجدہ کیا نقل کیا اسکو حاکم احمد نے يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ جَعَلْتُ لَكَ صَلَاتِيْ كُلَّهَا قَالَ إِذًا يُكْفٰى هَمُّكَ وَيُغْفَرُ ذَنْبُكَ الْحَدِيْثَ **ت مس ا** ابی ابو کعب رض نے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے آپکے درود کے لئے تمام وقت اپنی دعا اور ورد کا کر دیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب تیری ساری مہمات دینی اور دنیوی کفایت کیجائینگی اور ساری حاجتین پوری ہونگی اور تیرے سارے گناہ بخشے جائینگے آخر حدیث تک نقل کیا اسکو ترمذی حاکم احمد نے **ف** ساری حدیث یون ہے کہ ابی ابن کعب رض نے عرض کیا یا رسول اللہ مین چاہتا ہون کہ آپ پر درود بھیجون تو جسوقت کو کہ مین نے اپنی دعا کے لئے معین کیا ہے اُسمین سے آپکے درود کیلئے کسقدر مقرر کرون آپنے فرمایا کہ جسقدر تو چاہے درود مین صرف کر ابی بن کعب رض نے عرض کیا کہ اپنے ورد کے وقت مین سے چوتھائی آپکے درود مین صرف کرون آپنے فرمایا جسقدر چاہے صرف کر لیکن اس سے زیادہ کرے تو بہتر ہے انہون نے عرض کیا کہ آدھا وقت درود مین صرف کرون آپنے فرمایا جسقدر تو چاہے لیکن زیادہ کرنا تیرے حق مین بہتر ہے پھر عرض کیا کہ دو تہائی صرف کرون آپنے فرمایا کہ جسقدر تو چاہے لیکن اگر دو تہائی سے زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہوگا تب انہون نے عرض کیا جعلت لک صلوتی کلہا یعنی اپنے ورد کا تمام وقت آپکے درود مین خرچ کرونگا آپنے فرمایا اذا یکفی الخ اسکا سبب یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالی کی پسندیدہ چیز مین صرف کرتا ہے اور اُسکی رضا کو اپنے مطالب پر مقدم رکھتا ہے تو وہ اسکی سب مہمات کو کفایت کرتا ہے من کان للہ کان اللہ لہ یعنی جو اللہ ہی کا ہو رہتا ہے تو اللہ اُسکا کارساز

[Margin note:] ابن کعب کی روایت مین جو زیادتی لکھی گئی ہے کہ دعا کا وقت ...

ہوتا ہے کذا فی المشکوۃ وشرح الفخر مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا م د ت س ط جو
کوئی مجھپر ایک بار درود بھیجے تو اللہ تعالی اسپر دس بار درود بھیجتا ہے نقل کیا اسکو مسلم ابوداود ترمذی نسائی طبرانی نے جَآءَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِیْ وَجْہِہٖ فَقَالَ اِنَّہٗ جَآءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ اَمَا یُرْضِیْکَ
یَا مُحَمَّدُ اَنَّہٗ لَا یُصَلِّیْ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ
اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا س حب مس مص می پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے یعنی
صحابہ کے پاس اور خوشی معلوم ہوتی تھی آپکے چہرہ مبارک پر تو آپنے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور یہ کہا
کہ تیرا پروردگار فرماتا ہے کہ کیا تجھکو یہ بات خوش نہین کرتی اے محمد کہ تجھپر تیری امت مین سے جو کوئی درود بھیجے تو اسپر مین
دس بار درود بھیجون اور جو کوئی تیری امت مین سے تجھ پر سلام بھیجے تو مین اسپر دس بار سلام بھیجون نقل کیا اسکو نسائی
ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ دارمی نے مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْہُ
عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ س حب مس ط جو کوئی ایکبار مجھپر درود بھیجے اللہ تعالی
اسپر دس بار درود بھیجتا ہے اور اسکے ذمہ سے دس گناہ دور کئے جاتے ہین اور اسکے دس درجے بہشت مین بلند کئے جاتے
ہین نقل کیا اسکو نسائی ابن حبان حاکم بزار طبرانی نے۔ اور نسائی اور طبرانی کی ایک روایت مین یہ الفاظ بھی زیادہ آئے ہین
وَکُتِبَتْ لَہٗ بِہَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ س ط یعنی لکھی جاتی ہین اُسکے لئے درود کے سبب سے دس نیکیان مَنْ صَلّٰی عَلَی
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ سَبْعِیْنَ صَلٰوۃً ا جو کوئی درود بھیجے ایکبار
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر تو اللہ تعالی اور اسکے فرشتے اسپر ستر درود بھیجتے ہین یعنی بہت بھیجتے ہین نقل کیا اسکو احمد نے وَکَیْفِیَّۃُ
الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ ھا اور کیفیت یعنی درود اور سلام کے بھیجنے کی طرح پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم پر پہلے گذر چکی یعنی التحیات کے بعد قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کُلُّ دُعَآءٍ مَّحْجُوْبٌ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ طس حضرت علی مرتضی رض نے فرمایا کہ ہر دعا رکی رہتی ہے قبولیت سے یعنی
قبول نہین ہوتی یہانتک کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آل محمد پر درود بھیجا جاوے۔ نقل کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین وَعَنْ
عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی
نَبِیِّکَ ت اور حضرت عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ دعا آسمان و زمین مین ٹھیری رہتی ہے اسمین سے کچھ اوپر نہین چڑھتی
جب تک تو اپنے پیغمبر پر درود بھیجے نقل کیا اسکو ترمذی نے ف یعنی دعا کا قبول ہونا موقوف ہے درود بھیجنے پر اور درود قبول
ہی ہوتا ہے تو اسکے ذریعہ سے دعا بھی قبول ہو جاتی ہے فخر وَقَالَ الشَّیْخُ اَبُوْ سُلَیْمَانَ الدَّارَانِیُّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ
اِذَا سَاَلْتَ اللّٰہَ حَاجَۃً فَابْدَاْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ادْعُ بِمَا شِئْتَ ثُمَّ اخْتِمْ
بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ بِکَرَمِہٖ یَقْبَلُ الصَّلٰوتَیْنِ وَھُوَ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّدَعَ مَا بَیْنَھُمَا
اور شیخ سلیمان دارانی رح نے کہا ہے کہ جب تو اللہ تعالی سے کوئی حاجت مانگے تو اسکو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے درود بھیجنے

سے شروع کر پھر جو چاہے دعا مانگ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے اپنی دعا کو ختم کر کیونکہ خدا ے سبحانہ اپنے کرم
سے دونو درود ون کو قبول کرتا ہے یعنی اول و آخر دعا کے درودونکو اور وہ اس سے بزرگ تر ہے کہ اُن دونو کے درمیان
کی چیز کو چھوڑ دے ف یعنی اول و آخر کے درود کے طفیل سے اُنکی بیچ کی دعا قبول ہو جاتی ہے اور شیخ ابو سلیمان کا نام
عبد الرحمن ہے شام کے بڑے اولیا اور فضلا مین سے ہین اُنکا انتقال ۲۱۵ھ ہجری مین ہوا کذا ذکر الفخراوردرود شریف
کی فضیلتین اسکے سوا اور بھی بہت ہین کہ اُنکا احاطہ تقریر مین آنا مشکل ہے لیکن حصول سعادت کے لئے چندروایتین بیان
ہوتی ہین اللہ تعالیٰ ہم سبکو ان پر عمل نصیب کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کتاب مین مجھپر درود بھیجتا ہے
یعنی کتاب مین لکھتا ہے تو اُسکے لئے فرشتے ہمیشہ بخشش مانگتے ہین جب تک کہ میرا نام اُس کتاب مین رہے اور فرمایا کہ جسنے
قرآن کی تلاوت کی اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کی اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور اپنے رب سے مغفرت چاہے تو
اُسنے خیر کی جستجو اُسکے ٹھکانے سے کی اور درود شریف کے پڑھنے سے آدمی کی محتاجی دور ہوتی ہے اور وہ لوگون سے بے پروا
ہوجاتا ہے۔ جابر بن سمرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ اُنہون نے کہا کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپکے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا یا رسول
اللہ کونسا عمل اللہ سے بہت نزدیک ہے آپنے فرمایا کہ سچی بات اور امانت کا ادا کرنا اُسنے عرض کیا کہ کچھ اور بھی فرمائیے آپنے فرمایا کہ رات کو نماز پڑھنا اور گرمی کا
روزہ رکھنا اُسنے عرض کیا کہ کچھ اور زیادہ فرمائیے آپنے فرمایا کہ خدا کا ذکر زیادہ کرنا اور مجھپر درود بھیجنا کہ یہ امر فقر کو دور کرتا ہے اور
حضرت ابو ہریرہ رض سے مروی ہے کہ اللہ کے کچھ فرشتہ ہین سیر کرنے والے جب وہ ذکر کے حلقہ پر گذرتے ہین تو ایک
دوسرے کو کہتے ہین کہ بیٹھ جاؤ اور جب لوگ دعا کرتے ہین وہ فرشتہ آمین کہتے ہین اور جب یہ لوگ درود بھیجتے ہین پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم پر تو وہ بھی اُنکے ساتھ درود بھیجتے ہین یہانتک کہ جب وہ فراغت پاتے ہین تو بعض فرشتہ بعض کو کہتے ہین کہ ان
لوگون کو مژدہ ہو کہ یہ اسی طرح پھرتے ہین کہ اُنکی بخشش ہوگئی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کوئی چیز بھول
جاؤ تو مجھپر درود بھیجو وہ چیز تمکو یاد آجاویگی یہ عمل مجرب ہے۔ اور حافظ اسمعیل نے کتاب ترغیب مین جید اور صحیح سند سے جو عبد اللہ
ابن عمرو بن عاص رض تک پہونچتی ہے روایت کیا کہ اُنہون نے کہا کہ جس کسیکو اللہ کیطرف حاجت ہو تو چاہئے کہ بدھ اور
جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھے اور طہارت کرے یعنی غسل با وضو اور جمعہ کی نماز کو اول وقت جاوے اور کچھ صدقہ اللہ کے
نام پر دے کم ہو یا زیادہ پھر جب جمعہ پڑھ چکے تو یہ دعا پڑھے اللھم انی اسالک باسمک بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ھو
عالم الغیب والشھادۃ ھو الرحمن الرحیم واسالک باسمک بسم اللہ الرحمن الرحیم لا الہ الا ھو الحی القیوم الذی لا تاخذہ سنۃ ولا نوم
لہ ملأت عظمتہ السموات والارض الذی عنت لہ الوجوہ وخشعت لہ الاصوات ووجلت القلوب من خشیتہ ان تصلی علی محمد صلی
اللہ علیہ وسلم وان تعطینی حاجتی وھی کذا وکذا یعنی لفظ کذا و کذا کی جگہ اپنی حاجت بیان کرے تو یہ اُسکی دعا انشاء اللہ مقبول ہوگی
اور عبد اللہ بن عمرو کہتے تھے کہ یہ دعا نادانون کو مت سکھا کیونکہ وہ اس سے گناہ اور قطع رحم کی دعا کرینگے اور سفیان ثوری جب
مجلس سے اُٹھنے کا ارادہ کرتے تو یون کہتے صلے اللہ وملائکتہ علی محمد وعلی انبیائہ اور بعض علما نے حدیثون سے استنباط کر کے
لکھا ہے کہ درود شریف بندہ کے لئے زیادتی نور کا سبب ہے پل صراط پر اور اس بات کا سبب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے لئے ہمیشہ

دونو مین والون کے درمیان مین اچھی تعریف باقی رکھے کیونکہ درود بھیجنے والا اللہ سے یہ طلب کرتا ہے کہ اپنے رسول پر تعریف کرے اور اُنکی توقیر کرے اور جزا عمل کی جنس ہوا کرتی ہے اسیلئے اُسکی تعریف باقی رہیگی اور نیز درود شریف درود بھیجنے والیکی ذات اور عمل اور عمر مین برکت کا سبب ہوتا ہے اور دوسری بہت سی خوبیون کا باعث ہے مثلاً رحمت خدا کا پہونچنا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمیشہ کو محبت ہونی اور سرور کائنات کا پڑھنے والے کو دوست رکھنا اور دین کی راہ کا معلوم ہونا اور دلکا زندہ ہونا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھنے والے کے نام کا پیش ہونا اور پل صراط پر قدم جمنا اور اُس سے پار اُترنا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے یہ معنی کہ بندہ آپکے لئے دعا کرے اور بندہ کا دعا و سوال کرنا اپنے رب سے دو طرح پر ہے ایک یہ کہ اپنی حاجات اور مہمات اللہ تعالیٰ سے مانگے دوسرے یہ کہ اُسکے دوست کی صفت و ثنا کرے تو اس صورت مین بیشک اللہ تعالیٰ اُسکو دوست رکھیگا اور اُسکا رسول بھی اُس سے محبت کریگا کیونکہ اُسنے اپنی حاجت نہ مانگی اور وقت دعا کو اللہ اور رسول کی محبوب چیز مین صرف کیا اور اپنی حاجات پر مقدم رکھا تو اگر درود کا فائدہ کچھ نہ ہوتا تو صرف اللہ اور رسول کی محبت ہی ہوتی تو یہی فائدہ کافی تھا مصنف حصن حصین کہتے ہین کہ درود شریف کے فوائد بیشمار اور اُسکے ثمرات دنیا اور آخرت مین بے تعداد مین خصوصاً تنگیون اور مہمات اور فکرون اور قضاء حاجات کے لئے اکسیر ہے مین نے اسکا بارہا تجربہ کیا کہ اکثر خوف اور ہلاک کی جگہ مین مبتلا ہوا تو مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے ہی سے نجات ملی کذا فی المفتاح شرح المؤلف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مجھپر دس بار درود بھیجے گویا اُسنے ایک بردہ آزاد کیا اور فرمایا کہ مجھپر بہت سی قومین وارد ہونگی کہ انکو مین نہ پہچانونگا مگر اُنکی کثرت درود کے باعث اور فرمایا کہ تم مین سے قیامت کے دن بڑا نجات پانے والا اُسکی وحشتون اور اُسکے مقامات سے وہ ہوگا جو تم مین سے مجھپر بہت درود بھیجتا ہوگا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا گناہون کو نابود کرتا ہے بہ نسبت ٹھنڈے پانی کے آگ کو یعنی جیسے ٹھنڈا پانی آگ کو بجھاتا ہے اُس سے زیادہ درود گناہون کو مٹاتا ہے کذا فی الشفا اور درود بھیجنا واجب ہے جب ذکر کیا جاوے اور سنا جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اور حضرت حسن بصری فرماتے تھے کہ جسکو یہ منظور ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے پورا پیالہ پیوے تو یہ درود پڑھا کرے اللہم صل علی محمد وعلی آلہ واصحابہ واولادہ وازواجہ وذریتہ واہل بیتہ واصہارہ وانصارہ واشیاعہ ومحبیہ وامتہ وعلینا معہم اجمعین یا ارحم الراحمین اور ایک بزرگ سے منقول ہے کہ انہون نے امام شافعی کا حال اُنکے مرنے کے بعد خواب مین پوچھا انہون نے کہا کہ میرے رب نے مجھکو بخشدیا اور مجھپر رحم کیا اسوجہ سے کہ مین نے اپنے ایک رسالہ کے شروع مین اس درود کو ذکر کیا تھا اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کلما ذکرک وذکرہ الذاکرون وصل علی محمد وعلی آل محمد کلما غفل عن ذکرک وذکرہ الغافلون۔ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ کچھ لوگ کشتی مین سوار ہوے تو ایک تیز ہوا چلی اُسنے اُنکو ہر طرف سے گھیر لیا اور دریا نے موج ماری اور طوفان ہوا تو سب گھبرا گئے اور ڈوبنا اور موت کا یقین کر لیا اسی حالت مین ایک شخص نے کچھ سوتے اور کچھ جاگتے دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس فتنے کے دور کرنے اور نجات ملنے کے لئے اُنکو یہ درود تعلیم فرماتے ہین اور ارشاد فرماتے ہین کہ اپنے

اپنے یارون کو یہ درود سکھا کہ وہ اسکو ہزار ہزار بار پڑھیں وہ شخص کہتا ہے کہ جب مین ہوشیار ہوا تو مین نے لوگون کو وہ درود
سکھایا اور وہ پڑھنے لگے ارادہ ہزار بار پڑھنے کا تھا لیکن تین سو بار ہی پڑھا تھا کہ نجات پائی اور موجین ٹھیر گئین اور
وہ درود یہ ہے اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ صلوۃ تنجینا بہا من جمیع الاھوال والآفات وتقضی لنا بہا
جمیع الحاجات وتطہرنا بہا من جمیع السیئات وترفعنا بہا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا بہا اقصی الغایات من جمیع الخیرات
فی الحیوۃ وبعد الممات انک علی کل شئ قدیر ۔ اور ایک بزرگ سے منقول ہے کہ جو کوئی درود ذیل کو کثرت سے پڑھے تو اسکو
برکت سے خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال جہان آرا سے مشرف ہو۔ اللھم صل علی محمد کما امرتنا ان نصلی
علیہ اللھم صل علی محمد کما ھو اھلہ اللھم صل علی محمد کما تحب وترضی لہ اللھم صل علی روح محمد فی الارواح وعلی جسد محمد فی الاجساد
وعلی قبرہ فی القبور کذا فی وظائف النبی اور حضرت شیخ عبدالحق رح نے جذب القلوب مین لکھا ہے کہ طہارت کے ساتھ
درود ذیل کی ملازمت سے خواب مین رویت سید انام صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوتا ہے۔ اللھم صل علی محمد وآلہ
وسلم کما تحب وترضی لہ۔ اور مفاخر الاسلام مین ہے کہ جو کوئی جمعہ کے روز ہزار بار یہ درود پڑھے اللھم صل علی محمد ن النبی الامی
تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھیگا یا اپنی منزل بہشت مین دیکھے اور اگر نہ دیکھے تو پانچ جمعون تک ایسا ہی
کرے خدا کے فضل سے اسکو وہ چیز نظر آئیگی جس سے اسکو مسرت ہو اور جو کوئی جمعہ کی رات کو دوگانہ نماز پڑھے اور ہر
رکعت مین بعد الحمد کے گیارہ بار آیت الکرسی اور گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام نماز کے بعد سو بار یہ درود پڑھے
اللھم صل علی محمد النبی الامی وآلہ وسلم تو اسکو خواب مین زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیب ہوگی اگر اسکی تقدیر مین
ہے تو تین جمعہ سے انشاء اللہ زیادہ عرصہ نہ گذریگا۔ اور بعض فقرا نے اسکا تجربہ کیا ہے والحمد للہ اور یہ بھی روایت ہے
کہ جو کوئی شب جمعہ مین دوگانہ نماز پڑھے اور ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد پچیس بار قل ھو اللہ اور ہزار بار یہ درود پڑھے صلی اللہ
علی النبی الامی تو وہ بھی سعادت دیدار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب مین بہرہ مند ہوگا یہ عمل بھی مجرب ہے۔ اور اس سعادت
کے حاصل کرنیکو دوسرے طریق بھی لوگون نے بیان کئے ہین اور سب کا خلاصہ یہ ہے کہ ظاہر اور باطن مین آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے ذکر مین مستغرق رہے اور درود کی کثرت اور دائمی توجہ اسطرف رکھے اور مدار کار اللہ تعالی کے فضل وعنایت
پر موقوف ہے واللہ الموفق اور جیسے سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ والسلام پر درود کی کثرت جمعہ کی رات مین فضیلت رکھتی ہے
اس حکم مین دوشنبہ کی رات بھی جمعہ کے شریک ہے کیونکہ دوشنبہ بھی عمدہ دنون مین سے ہے کہ اسمین بندون کے اعمال
درگاہ عزت مین پیش ہوتے ہین۔ احیاء العلوم مین ہے کہ جو کوئی شب دوشنبہ کو چار رکعتین نماز کی ادا کرے اور پہلی رکعت
مین فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس بار پڑھے اور دوسری رکعت مین دس بار بڑھاوے یعنی بیس بار پڑھے اور تیسری مین
تیس بار اور چوتھی مین چالیس بار اور سلام کے بعد بھی پچھتر بار سورۂ اخلاص پڑھے اور اپنے لئے اور اپنے والدین کے لئے
پچھتر بار استغفار پڑھے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر پچھتر بار درود بھیجے اسکے بعد جو حاجت حق سبحانہ سے مانگیگا اسکو
ملیگی اور درود کی فضیلت پنجشنبہ کے دن مین بھی حدیث مین وارد ہوئی ہے چنانچہ مفاخر الاسلام مین ہے کہ حدیث مین آیا ہے

کہ جو کوئی جمعرات کے دن سو بار درود پڑھے کبھی محتاج نہو گا تمام ہوا کلام شیخ کا - اور یہانتک فضیلت درود شریف پوری ہو چکی اب مصنف بعد ذکر کرنے دلائل کے کلام کے کہتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

یا اللہ رحمت بھیج محمد اور تابعین محمد

یا اللہ برکت

بتابعان محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جیسے تو نے برکت اتاری ابراہیم اور تابعان ابراہیم پر کہ تو تعریف

کیا ہوا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا یا اللہ تو رحمت خاص بھیج انپر جب کبھی انکو یاد کریں یاد کرنے والے یا اللہ تو رحمت خاص بھیج جب انکے ذکر سے غفلت کریں غفلت کرنے والے یعنی ہمیشہ رحمت بھیج کیونکہ کوئی زمانہ ذاکروں اور غافلوں سے خالی نہیں رہتا اور سلام بھیج بہت سا سلام اَللّٰهُمَّ بِحَقِّهٖ عِنْدَكَ اِرْفَعْ عَنِ الْخَلْقِ مَا نَزَلَ بِهِمْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْهِمْ مَنْ لَّا يَرْحَمُهُمْ فَقَدْ حَلَّ بِهِمْ مَا لَا يَرْفَعُهٗ غَيْرُكَ وَلَا يَدْفَعُهٗ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنَّا يَا كَرِيْمُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ یا اللہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اُس حق کے ذریعہ سے جو تیرے پاس ہے مخلوق سے دور کر وہ مصیبت کہ انپر اتری ہے اور انپر مسلط مت کر ایسے شخص کو جو انپر رحم نکرے کہ انپر وہ مصیبت اتری ہے جسکو کوئی سوا تیرے دور نہیں کر سکتا اور نہ اسکو کوئی سوا تیرے ٹھکو سکے یا اللہ ہمسے سختی دور کر اے کرم والے اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحیم

قَالَ مُؤَلِّفُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَزَرِيِّ لَطَفَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ غُرْبَتِهٖ وَاَخَذَ بِيَدِهٖ فِيْ شِدَّتِهٖ فَرَغْتُ مِنْ تَرْصِيْفِ هٰذَا الْحِصْنِ الْحَصِيْنِ مِنْ كَلَامِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحَدِ بَعْدَ الظُّهْرِ الثَّانِيْ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ الْحَرَامِ سَنَةَ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ وَسَبْعِمِائَةٍ بِمَدْرَسَتِي الَّتِيْ اَنْشَاْتُهَا بِرَاْسِ عَقَبَةِ الْكَتَّانِ دَاخِلَ دِمَشْقَ الْمَحْرُوْسَةِ الَّتِيْ حَمَاهَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْاٰفَاتِ وَسَائِرَ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ اس کتاب کا مصنف محمد بن محمد بن الجزری کہ خدا تعالیٰ اسکی غربت میں اُسپر لطف فرماوے اور سختی میں اُسکا ہاتھ پکڑے کہتا ہے کہ مین نے اس حصن حصین کی ترتیب سے جو کلام سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم سے مرتب ہوئی فراغت پائی اتوار کے دن ظہر کے بعد بائیسوین تاریخ باحرمت مہینہ ذی الحجہ ۷۹۱ ہجری مقدسہ مین اپنے اُس مدرسہ مین جسکو مین نے عقبۂ کتان کے راستہ کے سرے پر بنایا تھا محفوظ دمشق کے اندر خدا تعالیٰ اُسکو اور تمام مسلمانون کے شہرون کو آفات سے بچاوے هٰذَا وَجَمِيْعُ اَبْوَابِ دِمَشْقَ مُغْلَقَةٌ بَلْ مُشَيَّدَةٌ بِالْاَحْجَارِ وَالْخَلَائِقُ يَسْتَغِيْثُوْنَ عَلَى الْاَسْوَارِ وَالنَّاسُ فِيْ جَهْدٍ عَظِيْمٍ مِّنَ الْحِصَارِ وَالْمِيَاهُ مَقْطُوْعَةٌ وَّالْاَيْدِيْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِالتَّضَرُّعِ مَرْفُوْعَةٌ وَقَدْ اُحْرِقَ ظَوَاهِرُ الْبَلَدِ وَنُهِبَ اَكْثَرُهٗ وَكُلُّ اَحَدٍ خَائِفٌ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَجِلٌ مِّنْ ذُنُوْبِهٖ وَسُوْءِ

أَعْمَالِهِ وَقَدْ تَحَصَّنَ بِمَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَجَعَلْتُ هٰذَا حِصْنِي وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ حَسْبِي وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ۔ یہ تصنیف ایسے وقت مین تمام ہوئی کہ دمشق کے سب دروازے بند تھے بلکہ پتھرون سے مضبوط کئے گئے تھے اور مخلوق شہرپناہون پر جناب باری مین فریاد کرتی تھی اور لوگ بڑی شقت مین تھے ظالمون کے محاصرہ کرنیکی وجہ سے اور پانیون کا آنا شہر کے اندر مسدود تھا اور اللہ تعالی کی طرف کو عاجزی کے ساتھ ہاتھ اُٹھائے ہوئے تھے اور شہر کے گرد و نواح کو پھونک دیا گیا تھا اور اکثر کو لوٹ لیا تھا اور ہر ایک کو اپنی جان اور عیال اور مال کا خوف تھا اور اپنے گناہون سے اور شامت اعمال سے ترسان تھا اور ہر ایک نے اپنی طاقت کے موافق پناہ اختیار کی تھی مین نے اس کتاب کو اپنی پناہ بنائی اور اپنا کام خدا کو سونپا وہی مجھکو کافی ہے اور وہی اچھا کارساز ہے وَقَدْ اَجَزْتُ اَوْلَادِيْ اَبَا الْفَتْحِ مُحَمَّدًا وَّ اَبَا بَكْرٍ اَحْمَدَ وَ اَبَا الْقَاسِمِ عَلِيًّا وَّ اَبَا الْخَيْرِ مُحَمَّدًا وَّ فَاطِمَةَ وَعَائِشَةَ وَسَلْمٰى وَخَدِيْجَةَ رِوَايَتَهُ عَنِّيْ مَعَ جَمِيْعِ مَا يَجُوْزُ لِيْ رِوَايَتُهُ وَكَذٰلِكَ اَجَزْتُ اَهْلَ عَصْرِيْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَّ ظَاهِرًا وَّ بَاطِنًا وَّ صَلَوٰتُهُ عَلٰى سَيِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَامُهُ اور مین نے اپنی اولاد کو اجازت دی یعنی ابو الفتح محمد اور ابو بکر احمد اور ابو القاسم علی اور ابو الخیر محمد اور فاطمہ اور عائشہ اور سلمہ اور خدیجہ کو کہ مجھ سے اس کتاب کی روایت کرین مع تمام اُن چیزون کے جنکی روایت مجھے جائز ہے اور اسیطرح مین نے اجازت دی اپنے وقت کے لوگون کو اور سب تعریف اللہ کو ہے جو اول اور آخر اور ظاہر اور باطن ہے اور اُسکی رحمتین نازل ہون مخلوق کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُنکی آل اور اُنکے اصحاب پر اور اُسکا سلام اُن سب پر ہو ف ملا علی قاری کی شرح مین متن کا آخر یہین تک ہے اور بعض نسخون میں عبارت کچھ اور بھی ہے چنانچہ ذیل کی عبارت پر نسخہ کی علامت کردی گئی ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِمُؤَلِّفِهٖ وَلِكَاتِبِهٖ وَلِمَنْ قَرَأَ فِيْهِ وَلِمَنْ دَعَا لَهُمْ بِالْخَيْرِ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ یا اللہ تو بخش اس کتاب کے مصنف اور اُسکے لکھنے والے کو اور اُس شخص کو جو اسمین پڑھے اور اُسکو جو اُنکے حق مین دعا خیر کرے

اور بخش سب مسلمانونکو اور سب تعریف خدائے یگانہ کو ہے اور خدا تعالی رحمت نازل فرمائے ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُنپر سلام بھیجے اللہ تعالی ہمکو کافی اور اچھا کارساز ہے وہ اچھا مالک اور اچھا مددگار ہے ۔ الحمد للہ

کہ ترجمہ حصن حصین کا

تمام ہوا ٭

فقط

اب کتاب کا خاتمہ شروع ہوتا ہے جسمین عمدہ مضامین کی حدیثین ہین

ہر شخص کو لازم ہے کا بھی جسقدر ہوسکے دیکھنا اپنے اوپر لازم کرے تاکہ نفس گناہونکی نجاست سے پاک ہو اور
عبادت کا ہو۔ اب جاننا چاہیئے کہ ہمنے صرف پہلی حدیث کے شروع پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لکھا ہے صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی ہے باقی حدیثون کے شروع پر طوالت کے خوف سے اسکو ذکر
نہ کیا حدیث لکھدیا ہے۔ فقیر کہتا ہے کہ خاتمہ کی حدیثون کو اول مترجم نے اسطرح لکھا تھا کہ ترجمہ حدیث کا سطرون
مندرج تھا اور ایک حدیث کو دوسری سے فقط نشان سے علیحدہ کیا تھا ہمنے وہ طرز بدل دی بلکہ اصل کتاب
اول ساری حدیث لکھی اسکے بعد اسکا ترجمہ پھر حرف **ف** لکھکر حاشیہ کا فائدہ درج کردیا تاکہ ہر ایک حدیث کا
مطلب بہت وضاحت سے عام فہم ہوجاوے اور چونکہ مترجم نے یہ حدیثین مشکوۃ سے نقل کی ہین اسلئے آخر مین کتاب کا نام
نہین لکھا اگر کسیکو یہ دریافت کرنا ہو کہ یہ حدیث کونسی کتاب کی ہے تو مشکوۃ مین عنوان کی مطابقت سے دیکھ لے جو
عنوان مترجم نے لکھا ہے وہی مشکوۃ مین ہے **کتاب الرقاق** یعنی اسمین ایسی حدیثین مذکور ہین جو دلکو نرم
کرین **ف** جو باب مشکوۃ مین عربی عبارت مین ہے اسکا ترجمہ ہندی مین بیان کیا گیا ہے جسکو کسی حدیث مین شبہ ہو
تو مشکوۃ مین دیکھ لے قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْهِمَا کَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ
الصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو نعمتین ایسی ہین کہ جنمین بہت لوگ ٹوٹے مین ہین اول تندرستی
دوم فراغت **فقیر** کہتا ہے کہ مطلب اسکا یہ ہے کہ بہت لوگ ان دونو نعمت کی قدر نہین جانتے اور مفت انکو رائیگان
کرتے ہین اور انکے معاملہ مین نفس سے دھوکہ کھاتے ہین اور فراغت سے مراد یہ ہے کہ کوئی کام اور کوئی تشویش آدمی
کو نہو اور مقصود یہ ہے کہ بدن کی صحت اور بیفکری بڑی نعمتین ہین اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ دنیا
مومن کا قیدخانہ ہے اور کافر کا باغ **فقیر** کہتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ مومن پر محنت و مشقت دنیا مین رہتی ہے اور
کافر کو لذت و راحت اور بعض نے یہ معنی لکھے ہین کہ مومن ہرچند نعمت و راحت مین رہیگا اسکو ثواب آخرت کے مقابلہ
مین قیدخانہ سمجھیگا اور کافر ہرچند سختی اور شدت مین رہے لیکن عذاب آخرت کے مقابلہ مین اسکو جنت سمجھیگا کذا ذکرہ الشیخ
حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ دوزخ نفسانی خواہشون سے ڈھانکی گئی ہے اور جنت مشقتون
سے چھپائی گئی ہے **ف** یعنی نفسانی خواہشون کے ارتکاب سے دوزخ کو پہونچتا ہے اور مشقتین جھیلنے کے باعث
سے یعنی شہوات کو دور کرنے اور طاعت کی مشقتین اٹھانے سے جنت کو پہونچتا ہے کذا ذکرہ السید تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ
وَعَبْدُ الدِّرْھَمِ وَعَبْدُ الْخَمِیْصَۃِ اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَاِنْ لَّمْ یُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَکَسَ وَ
اِذَا شِیْکَ فَلَا انْتُقِشَ طُوْبٰی لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَشْعَثَ رَاْسُہٗ مُغْبَرَّۃٍ

اول

قَدَمَاهُ اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ اِنِ اسْتَاذَنَ
لَمْ يُؤْذَنْ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ ہلاک ہو دینار کا بندہ اور درم کا بندہ اور لباس کا بندہ کہ اگر دیا جاے تو راضی ہو اور
نہ دیا جاے تو ناخوش ہو ہلاک ہو اور سرنگون ہو اور جب اُسکے کانٹا لگے تو نکالا نجاے مژدہ ہے اُس بندے کو جو اپنے
گھوڑے کی باگ اللہ کی راہ مین پکڑے ہوے ہو اور اُسکے سر کے بال پراگندہ اور دونو قدم خاک مین بھرے ہون اگر
اُسکو اگلی فوج مین رہنے کا حکم ہو تو اگلی فوج مین رہے اور اگر پچھلی فوج مین رہنے کا حکم ہو تو پچھلی فوج مین رہے اگر کسیکے
یہان اُنکی اجازت چاہے تو اُسکو اجازت نہ ملے اور اگر کسیکی سفارش کرے تو اُسکی سفارش قبول نہ ہو **فقیر** کہتا ہے
کہ پہلے جملے مین دنیا کے کتون کا بیان ہے جو مال ملنے سے راضی اور نہ ملنے سے ناراض ایسون کے حق مین دعاء بد
فرمائی کہ ہلاک اور سرنگون ہون اور اُنکی ایذا کوئی دور نکرے اور دوسرے جملہ طوبی لعبد سے ایسے لوگون کی ثنا فرمائی
کہ جو دنیا اور اُسکی زینت پر لات مار کر جہاد مین مصروف ہون اور شرع کے ایسے تابع کہ جہان حکم ہو وہان رہین اور صورت
کے لوگون کے نزدیک ایسے ذلیل کہ لوگ اُنکو پاس نہ بیٹھنے دین اور نہ اُنکی سفارش قبول کرین فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى
عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا
كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ قسم ہے اللہ کی کہ مین تمپر محتاجی کا خوف نہین رکھتا لیکن تمپر اس بات
کا خوف کرتا ہون کہ دنیا تمپر ایسی فراخ کی جاے جیسے تمسے پیشتر کے لوگون پر فراخ ہوئی پھر تم اُسمین رغبت کرو جیسے
اُنہون نے رغبت کی تھی اور وہ تمکو ہلاک کرے جیسے اُنکو ہلاک کیا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ اولاد محمد کا رزق قوت کر **ف**
یعنی اسقدر رزق دے کہ اُس سے زندہ رہین قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ اُس
شخص نے نجات پائی جو اسلام لایا اور بقدر کفایت روزی دیا گیا یعنی جس سے سوال سے باز رہے اور اللہ نے اُسے قانع کیا
اُس چیز پر اُسکو عنایت کی يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِيْ مَالِيْ اِنَّ مَالَهُ مِنْ مَّالِهِ ثَلٰثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ
فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ بندہ کہتا ہے کہ میرا مال میرا مال
مال تو اُسکی ملک مین سے تین چیزین ہین ایک جو کھا لیا اور فنا کر دیا یا پہنا اور پرانا کیا یا دیا اور آخرت کے لئے ذخیرہ کیا
اور جو ان تین باتون کے سوا ہے وہ اُسکے ہاتھ سے نکلنے والا ہے اور اُسکو لوگون کے لئے چھوڑ جانے والا ہے يَتْبَعُ الْمَيِّتَ
ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَ
يَبْقٰى عَمَلُهُ تین چیزین مردہ کے ساتھ جاتی ہین اُنمین سے دو پھر آتی ہین ایک اُسکے ساتھ رہتی ہے - اُسکے ساتھ اُسکے اہل
اور مال اور عمل جاتے ہین تو اہل اور مال واپس آتے ہین اور اُسکا عمل باقی رہتا ہے اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ اِلَيْهِ
مِنْ مَالِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ فَاِنَّ مَالَهُ مَا
قَدَّمَ وَمَالَ وَارِثِهِ مَا اَخَّرَ تم مین سے ایسا کون ہے جسکو اپنے وارث کا مال اپنے مال کی نسبت بہت پیارا ہے

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم مین سے سب کسیکو اپنا ہی مال زیادہ پیارا ہے اپنے وارث کے مال کی بنسبت آپنے فرمایا کہ اپنا مال وہ ہے جو آگے بھیجا یعنی خیرات کرکے ذخیرہ آخرت کیا اور وارث کا مال وہ ہے جو پیچھے چھوڑا یعنی مرنے کے بعد لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ تونگری اسباب کی کثرت سے نہین ہوتی لیکن تونگری نفس کی تونگری ہے **ف** یعنی تھوڑے پر قانع ہونے یا علم اور عمل کے کمالات حاصل ہونے سے تونگری ہوتی ہے۔ سید عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّأْخُذُ عَنِّیْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِيَدِیْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَاِنَّ الضَّحِكَ تُمِيْتُ الْقَلْبَ حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ انہون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ باتین مجھ سے کون لیتا ہے جو انپر عمل کرے یا انکو ایسے شخص کو سکھا وے جو انپر عمل کرے مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین لیتا ہون آپنے میرا ہاتھ پکڑکر پانچ باتین شمار کین اور فرمایا کہ حرام چیزون سے پرہیز کر کہ لوگون مین سے زیادہ عابد ہوجائیگا اور راضی ہو اُس چیز پر کہ اللہ تعالیٰ نے تیری قسمت مین کیا کہ سب لوگون سے زیادہ تونگر ہوجائیگا اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ احسان کر کہ تو مومن کامل ہوجائیگا اور لوگون کے واسطے وہ بات پسند کر جو اپنے حق مین تو پسند کرتا ہے کہ پکا مسلمان ہوجائیگا اور بہت مت ہنس کیونکہ بہت ہنسنا دلکو مارتا ہے اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَاْ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَّا تَفْعَلْ مَلَاْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم زاد تو فارغ ہو میری عبادت کے لئے مین تیرا سینہ بھر دونگا بے پروائی سے اور تیری محتاجی کو بند کرونگا اور اگر تو ایسا نکریگا یعنی میری عبادت کے لئے فارغ نہوگا تو تیرا ہاتھ کام سے بھر دونگا اور تیری احتیاج کو بند نکرونگا **ف** مقصود یہ ہے کہ دنیا کے شغلون مین مصروف رہنے سے مفلسی اور احتیاج دور نہین ہوتی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت مین مصروف رہنے سے آرام اور بے پروائی دونو حاصل ہوتی ہین حق۔ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَّاجْتِهَادٍ وَّذُكِرَ اٰخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ يَعْنِی الْوَرَعَ ایک شخص کا ذکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا عبادت اور مشقت مین یعنی وہ شخص عبادت اور محنت بہت کرتا ہے اور دوسرے شخص کا مذکور ہوا ورع مین یعنی پرہیزگار ہے تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبادت کو برابر نکر ورع سے یعنی پرہیزگاری افضل چیز ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهٗ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فرمایا کہ آپ اُسکو نصیحت فرماتے تھے کہ پانچ چیز دیکھ پانچ باتون سے پہلے غنیمت جان اول

اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے دوم اپنی تندرستی کو اپنے مرض سے پہلے سوم اپنی توانگری کو اپنی محتاجی سے پیشتر چہارم اپنی بیکاری کو کام سے پہلے پنجم اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے فقیر کہتا ہے کہ بیکاری کو شغل سے پہلے غنیمت جان اسکے یہ معنی کہ دین کے کام سے پہلے اگر دنیا کا کوئی کام اور تشویش نہ ہو تو اُسکو غنیمت سمجھنا چاہیے اور اُسوقت مین ایسا کام کرنا چاہیے جس سے نجات آخرت حاصل ہو حق مَا يَنْتَظِرُ اَحَدُكُمْ اِلَّا غِنًى مُطْغِيًا اَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا اَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا اَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ تم مین سے ہر ایک یہی انتظار کرتا ہے یعنی ہر ایک کو یہی باتین پیش آتی ہین توانگری گمراہ کرنیوالی یعنی خدا کی امر و نہی سے یا محتاجی بھلانیوالی یعنی بھوک کے فکر مین طاعت حق بھول جاتا ہے یا بیماری بگاڑنے والی یعنی بدن مین سستی لاوے جس سے دین کا کام نہو سکے یا بڑھاپا بے عقل کرنے والا کہ عقل ٹھکانے نرہے یا موت اچانک آنے والی جسمین فرصت توبہ کی نہ ملے یا دجال کا انتظار تو دجال برا غائب ہے جسکا انتظار کیا جائے یا قیامت کا انتظار ہے اور قیامت نہایت سخت اور تلخ ہے ف حاصل یہ کہ آدمی فرصت کو غنیمت نہین جانتا گویا ان آفتون اور مکروہات کا منتظر ہے یعنی فقر کی حالت مین آسایش اور سلامت حال کو غنیمت نہین گنتا اور اُسپر صبر نہین کرتا بلکہ توانگری چاہتا ہے جو سرکش کرے اور راہ حق سے گمراہ کرے اسیطرح توانگری کی حالت مین نعمت کا شکر نہین کرتا اور اُسکو خدا کی طرف سے نہین پہچانتا اور نہ اُسکی عبادت کرے ایسی ہی باقی چیزونکا حال قیاس کرنا چاہیے حق اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ خبردار ہو کہ دنیا ملعون ہے اور جو چیز دنیا مین ہے اُسپر لعنت ہوئی ہے مگر اللہ کا ذکر کرنا اور وہ باتین جو ذکر اللہ سے نزدیک کرین اور عالم یا علم کا طالب لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر ہوتی تو اللہ تعالیٰ کافر کو اُس سے ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا فقیر کہتا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر خدا کے نزدیک دنیا کی کچھ بھی قدر ہوتی تو کافرون کو اُس سے کچھ بہرہ نہ ہوتا بلکہ قدر و منزلت کی چیز اپنے احباب ہی کو عنایت فرماتا مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى جو کوئی اپنی دنیا کو محبوب جانے تو اپنی آخرت کو ضرر پہونچاتا ہے اور جو کوئی اپنی آخرت کو دوست رکھے وہ اپنی دنیا کو ضرر پہونچاتا ہے تو اختیار کرو ایسی چیز کو جو باقی رہے یعنی آخرت کو ایسی بات پر جو فنا ہو جاوے یعنی دنیا پر آخرت کو ترجیح دو ف کیونکہ حب دنیا کی صحبت رکھیگا اُسکے حاصل کرنیکی فکر مین ڈوبا رہیگا آخرت کے فکر کے لئے فراغت نہین پائیگا۔ حق لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ ملعون ہوا دینار کا بندہ اور ملعون ہوا درم کا بندہ فقیر کہتا ہے کہ لعن جملہ خبریہ ہو سکتا ہے اُسکے موجب یہ ترجمہ ہے جو بیان

ہوا اور ہو سکتا ہے کہ جملہ انشائیہ بمعنی دعا کے ہو یعنی بندہ دینار اور درم راندہ درگاہ ہو کہ نیکی اور رحمت سے دور پڑے - حق
مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِیْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَی الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِیْنِهٖ دو بھوکے
بھیڑیے جو کسی ریوڑ میں چھوڑے جائیں وہ اس ریوڑ کی اتنی تباہی نہیں کرتے جتنی آدمی کی حرص مال اور شرف پر اسکے
دین کو تباہ کرتی ہے **ف** لدینہ متعلق افسد کا ہے یعنی جیسے مال اور شرف کی حرص دین میں تباہی ڈالتی ہے ویسی تباہی
بھیڑیے ریوڑ میں بھیڑ بکریوں کی تباہی نہیں کرتے غرض یہ کہ حرص کا فساد بہت ہوتا ہے - حق لَا تَتَّخِذُوا الضَّیْعَةَ
فَتَرْغَبُوْا فِی الدُّنْیَا باغ اور کھیتی کو مت حاصل کرو کہ اسکے سبب سے دنیا میں رغبت کرو گے مَا اَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ
نَفَقَةٍ اِلَّا اُجِرَ فِیْهَا اِلَّا نَفَقَتَهٗ فِیْ هٰذَا التُّرَابِ کوئی مومن کچھ خرچ نہیں کرتا کہ جسمیں اسکو ثواب نہ ملتا ہو بجز اسکے
خرچ کرنیکے اس مٹی میں یعنی مکان بنانے میں خرچ کرنیکا ثواب کچھ نہیں ملتا **ف** مکان سے یہ مراد ہے کہ حاجت سے
زائد اور فخر کے لئے بنائے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمًا وَّنَحْنُ مَعَهٗ فَرَاٰی قُبَّةً
مُشْرِفَةً فَقَالَ مَا هٰذِهٖ قَالَ اَصْحَابُهٗ هٰذِهٖ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِیْ نَفْسِهٖ
حَتّٰی لَمَّا جَاءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فِی النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰی عَرَفَ الرَّجُلُ
الْغَضَبَ فِیْهِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكٰی ذٰلِكَ اِلٰی اَصْحَابِهٖ وَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُنْكِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا خَرَجَ فَرَاٰی قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰی قُبَّتِهٖ فَهَدَمَهَا حَتّٰی سَوَّاهَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَلَمْ یَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوْا شَكٰی اِلَیْنَا صَاحِبُهَا
اِعْرَاضَكَ فَاَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ اَمَا اِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰی صَاحِبِهٖ اِلَّا مَا لَا اِلَّا مَا لَا یُغْنِیْ
اِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز نکلے اور ہم آپکے ساتھ تھے آپنے ایک روز اونچا برج دیکھا اور
ارشاد فرمایا کہ یہ کیا ہے یعنی کسنے بنایا ہے آپکے اصحاب نے عرض کیا کہ یہ فلان شخص انصاری کا ہے آپ چپ ہو رہے
اور اس بات کو اپنے دل میں رکھا یہانتک کہ اسکا بنانے والا آیا اور لوگوں میں آپ پر سلام کیا تو آپنے اس سے مونہہ
پھیر لیا اس شخص نے یہ امر کئی دفعہ کیا یعنی کئی بار سلام کیا اور آپنے مونہہ پھیر لیا یہانتک کہ اس شخص نے آپ میں غصہ
اور اپنے طرف سے روگردانی معلوم کی اسنے اس بات کی آپکے مقرب یاروں سے شکایت کی اور کہا کہ بخدا میں رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو غصہ دیکھتا ہوں لوگوں نے کہا کہ آپ نکلے تھے اور تیرا برج دیکھا تھا یعنی بظاہر یہی وجہ خفگی کی
ہوئی وہ شخص اپنے برج پر گیا اور اسکو ڈھا ڈالا یہانتک کہ اسکو زمین کے ہموار کر دیا پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک
روز نکلے تو اس برج کو نہ دیکھا آپنے ارشاد فرمایا کہ وہ برج کیا ہوا لوگوں نے عرض کیا کہ اسکے بنانے والے نے ہم سے آپکے
مونہہ پھیر لینے کی شکایت کی تھی ہمنے اسکو خبر دی یعنی اس برج کی اسلیے اسنے اسکو ڈھا دیا آپنے فرمایا کہ آگاہ ہو ہر عمارت
اپنے بنانے والے پر وبال ہے بجز اس عمارت کے کہ نہ اس لفظ کو دو دفعہ فرمایا اور مقصود یہ ہے بجز اس عمارت کے نہ
چارہ ہو اس سے یعنی جو عمارت رہنے کی ضرورت کے لئے ہو اسکے سوا بلا ضرورت بنوانا وبال ہوتا ہے لَیْسَ لِابْنِ اٰدَمَ

حَقٌّ سِوٰی هٰذِهِ الْخِصَالِ بَیْتٌ یَسْكُنُهٗ وَثَوْبٌ یُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتَهٗ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَآءِ آدم زاد کا حق
ان باتون کے سوا اور کسی چیز مین نہین ایک گھر جسمین رہے اور ایک کپڑا جس سے اپنی برہنگی چھپاوے اور خشک روٹی یعنی
بدون سالن کے اور ایک پانی جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا اَنَا عَمِلْتُهٗ اَحَبَّنِیَ اللّٰهُ وَاَحَبَّنِیَ
النَّاسُ قَالَ اِزْهَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبُّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِیْمَا عِنْدَ النَّاسِ یُحِبُّكَ النَّاسُ ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول
اللہ مجھ کو ایسا عمل بتائیے کہ جب مین اُسے کرون تو اللہ مجھے دوست رکھے اور لوگ مجھے دوست رکھین آپنے فرمایا کہ دنیا مین بے رغبتی
کر اللہ تجھے دوست رکھیگا اور اُن چیزون مین جو لوگون کے پاس ہین بے رغبتی کر یعنی کسیکے مال کی رغبت مت کر لوگ تجھے دوست
رکھینگے نَامَ عَلٰی حَصِیْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِیْ جَسَدِهٖ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ
نَبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَالِیْ وَلِلدُّنْیَا وَمَا اَنَا وَالدُّنْیَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ
وَتَرَكَهَا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک بورئیے پر سوئے اور اُٹھے ایسی کیفیت سے کہ آپکے جسم مین بورئیے کے نشان ہو گئے
تھے ابن مسعودؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کاش آپ ہمکو فرماتے کہ ہم آپکے لئے بچھونا بچھاتے اور کوئی بات کرتے آپنے فرمایا
کہ مجھ کو دنیا سے کیا سروکار میرا اور دنیا کا ایسا حال ہے جیسے کوئی سوار کہ کسی درخت کے نیچے سایہ لے پھر اُسکو چھوڑ کر چلا جاوے
ف کوئی بات کرتے یعنی جو آپ کی راحت اور لذت کا سبب ہوتی جیسے دنیا کی آسائش کی چیزین ہین۔ سید قَالَ اَغْبَطُ
اَوْلِیَآئِیْ عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِّنَ الصَّلٰوةِ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَاَطَاعَهٗ فِی السِّرِّ وَ
كَانَ غَامِضًا فِی النَّاسِ لَا یُشَارُ اِلَیْهِ بِالْاَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَدَ بِیَدِهٖ
فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِیَّتُهٗ قَلَّتْ بَوَاكِیْهِ قَلَّ تُرَاثُهٗ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دوستون مین سے میرے
نزدیک رشک کے لائق وہ مؤمن ہے جو سبکبار ہو یعنی مال اور عیال کم رکھتا ہو نماز سے بڑے حصے والا ہو جسنے اپنے رب کی
عبادت اچھی کی اور اُسکی فرمانبرداری پوشیدگی مین بجا لایا اور لوگون مین مشہور نہوا کہ انگلیون سے اُسکی طرف اشارہ نہ کیا
جاتا ہو اور اُسکا رزق احتیاج کے موافق تھا جسپر اُسنے صبر کیا پھر اپنے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا کہ اُسکی موت جلد
آئی ہو اور اُسپر رونے والیان کم ہون اُسکی میراث کم رہی ہو ف نقدیر کھنے کو کہتے ہین یہان یہ غرض ہے کہ تعجب اور تقلیل
کے طور پر ایک اُنگلی کو دوسری پر مارا جیسے روپیہ پرکھنے مین مارتے ہین۔ حق عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ بَطْحَآءَ مَكَّةَ
ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا یَا رَبِّ وَلٰكِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا وَاَجُوْعُ یَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْكَ وَذَكَرْتُكَ وَاِذَا
شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ مجھپر میرے رب نے یہ امر ظاہر کیا کہ میرے لئے بطحاء مکہ کو سونا بنا دے مین نے عرض کیا کہ
یا رب ایسا نکر لیکن ایسا رکھ کہ ایک روز شکم سیر ہون اور ایک روز بھوکا رہون تو جب مین بھوکا رہون تیرے سامنے گڑگڑاؤن
اور تجھکو یاد کرون اور جب مین شکم سیر ہون تو تیری حمد کرون اور تیرا شکرون ف بطحا اُس زمین کو کہتے ہین جس مین سنگریزے
ہون اور مکہ کی زمین ایسی ہی ہے۔ حق مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِیْ سِرْبِهٖ مُعَافًی فِیْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ
یَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِیْزَتْ لَهُ الدُّنْیَا بِحَذَافِیْرِهَا جو کوئی تم مین سے صبح کرے اسطرح کہ اپنے نفس مین امون ہو اور

اپنے بدن مین عافیت کے ساتھ اُسکے پاس ایک دن کی غذا ہو تو گویا اُسکے لئے دنیا سراسر جمع ہو گئی مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ
وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ فَإِنْ كَانَ لَا مُحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَ
ثُلُثٌ شَرَابٌ وَثُلُثٌ لِنَفْسِهِ آدمی نے کوئی برتن نہین بھرا زیادہ بُرا پیٹ سے اپنی پیٹ کو ناکون ناک بھرنا نہایت
بُرا ہے آدم زاد کو چند لقمہ کافی ہین جو اسکی پیٹھ سیدھی رکھین تو اگر پیٹ بھرنا ضروری ہی ہو تو تہائی پیٹ کھانے کے لئے
رکھے اور تہائی پانی کے لئے اور تہائی اپنا انس لینے کے لئے سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ أَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ فَإِنَّ
أَطْوَلَ النَّاسِ جُوعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ڈکار لیتے
سنا آپنے فرمایا کہ اپنی ڈکار کم کر یعنی کم کھا کہ بہت کھانے سے ڈکار آتی ہے کیونکہ لوگون مین سے زیادہ بھوکا قیامت کے دن
ہوگا جو اُن مین سے زیادہ شکم سیر دنیا مین ہوگا یعنی جو دنیا مین پیٹ زیادہ بھریگا وہی آخرت مین زیادہ بھوکا رہیگا۔
إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ ہر امت کے لئے ایک آزمائش ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے
یعنی اللہ تعالی انکو تو انگر اسلئے کرتا ہے کہ انکو جانچے کہ حد استقامت پر رہتے ہین یا نہین یُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ كَأَنَّهُ بَذَجٌ فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُولُ لَهُ أَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَا
صَنَعْتَ فَيَقُولُ رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَيَقُولُ لَهُ
أَرِنِي مَا قَدَّمْتَ فَيَقُولُ رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَإِذَا
عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهِ إِلَى النَّارِ آدمی کو قیامت کے دن لایا جائیگا گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے یعنی
ضعف اور حقارت کے سبب سے اور اللہ تعالی کے سامنے کھڑا کیا جائیگا تو اللہ تعالی اُسکو فرمائیگا کہ مین نے تجھکو مال
دیا تھا اور تجھ کو مالک کیا تھا اور تجھپر انعام کیا تھا تو تو نے کیا کیا وہ عرض کریگا کہ اے میرے پروردگار مینے اُسکو
جمع کیا اور بڑھایا اور جسقدر تھا اُس سے مین نے اُسکو زیادہ چھوڑا تو اب مجھکو دنیا مین پھیر تا کہ مین اُس سب کو
تیرے پاس لاؤن اللہ تعالی اُس سے ارشاد فرمائیگا کہ مجھ کو دکھلا جو تو نے کوئی بھلائی آگے بھیجی پھر وہ یہی کہیگا
یارب مین نے اُسکو اکٹھا کیا اور اُسکو بڑھایا اور جسقدر تھا اُس سے زیادہ چھوڑ آیا تو مجھ کو پھیر کہ تیرے سامنے سب
حاضر کرون غرضکہ اُسکے حال سے ظاہر ہوگا کہ وہ ایسا بندہ ہے جسنے کوئی خیر آگے نہین بھیجی تو اُسکو دوزخ مین لیجانیکا
حکم کیا جائیگا لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَ
عَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ ابن
آدم کے دونون پاؤن قیامت کے دن اپنی جگہ سے نہ ہلینگے یہانتک کہ پانچ باتون سے پوچھا جائے اول اُسکی عمر کا حال
کہ اُسکو کس چیز مین فنا کیا دوم اُسکی جوانی کا حال کہ کس چیز مین صرف کی سوم اُسکے مال کا حال کہ اُسکو کہانسے کمایا چہارم
اُسکو کس چیز مین صرف کیا پنجم اپنے علم کے بموجب کیا عمل کیا مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا إِلَّا أَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ
فِي قَلْبِهِ وَأَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ وَبَصَّرَهُ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَأَخْرَجَهُ مِنْهَا سَالِمًا إِلَى

دَارَ السَّلَامِ جو بندہ دنیا مین سے رغبتی کرتا ہی تو اللہ تعالیٰ اُسکے دلمین دانائی پیدا کرتا ہی اور اُسکی زبان سے دانائی بلواتا ہی اور اُسکو دنیا کا عیب اور دنیا
کا مرض اور اُسکا علاج دکھاتا ہی اور اُسکو دنیا سے صحیح سالم بہشت کی طرف نکالتا ہی **ف** دنیا کے مرض سے مقصود اخلاق بد مثل حسد کینہ وغیرہ کے
ہین **ح** وَقَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ لِلْاِیْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَہٗ سَلِیْمًا وَّلِسَانَہٗ صَادِقًا وَّنَفْسَہٗ مُطْمَئِنَّۃً وَّخَلِیْقَتَہٗ مُسْتَقِیْمَۃً
وَّجَعَلَ اُذُنَہٗ مُسْتَمِعَۃً وَّعَیْنَہٗ نَاظِرَۃً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقَمْعٌ وَّاَمَّا الْعَیْنُ فَمُقِرَّۃٌ لِّمَا یُوْعِی الْقَلْبُ وَ
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ جُعِلَ قَلْبُہٗ وَاعِیًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نجات پائی اُس شخص نے جسکا دل اللہ تعالیٰ نے
خالص کیا ایمان کے لئے اور اُسکے دلکو سالم بنایا یعنی اخلاق بد سے اور اُسکی زبان کو سچی اور اُسکے نفس کو اطمینان والا اور
اُسکی طبیعت کو سیدھی بنایا اور اُسکے کان کو حق بات کا سُننے والا اور اُسکی آنکھ کو صانع کی دلیلین دیکھنے والی بنائی تو
کان تو ایک قیف ہے باقی رہی آنکھ وہ ٹھیرانے والی اُس بات کی ہے جسکو دل نگاہ رکھتا ہے اور نجات پائی اُس شخص
نے جسکا دل نگہبان امور شروع کا بنایا گیا **ف** کان قیف ہے یعنی جیسے قیف سے عرق وغیرہ شیشہ مین پہونچتا
ہے ایسی ہی بات کان سے دل مین پہونچتی ہے اور آنکھ ٹھیرانے والی ہے یعنی آنکھ کی راہ سے بھی بہت چیزین دل مین
جاتی ہین اور اُسمین ثابت رہتی ہین **ح** اِذَا رَاَیْتَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یُعْطِی الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْیَا عَلٰی مَعَاصِیْہِ
مَا یُحِبُّ فَاِنَّمَا ھُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُکِّرُوْا بِہٖ
فَتَحْنَا عَلَیْھِمْ اَبْوَابَ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰھُمْ بَغْتَۃً فَاِذَا ھُمْ مُّبْلِسُوْنَ
جب تو دیکھے کہ اللہ عز و جل کو کہ وہ کسی بندہ کو دنیا مین سے اُسکی محبوب چیزین باوجود اُسکی نافرمانیون کے عنایت فرماتا ہے
سو یہ امر صرف ڈھیل دینی ہے پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی فلما نسوا ما ذکروا بہ الآیہ یعنی جب کافر بھولے
وہ باتین جنسے اُنکو نصیحت کی گئی تو ہمنے اُنپر ہر چیز کے دروازے کھولدیے یہانتک کہ جب وہ خوش ہوے اُن چیزون
سے جو اُنکو دی گئین ہمنے اُنکو یکایک پکڑا تو اُسوقت حیران نا امید ہوگئے **ح** اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الصُّفَّۃِ تُوُفِّیَ وَتَرَکَ
دِیْنَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّۃٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّیَ اٰخَرُ فَتَرَکَ دِیْنَارَیْنِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّتَانِ ایک شخص نے اہل صفہ مین سے وفات پائی اور ایک اشرفی چھوڑی
تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک داغ ہے راوی کہتے ہین کہ پھر دوسرا شخص مرا اور اُسنے دو اشرفیان چھوڑین
تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دو داغ ہین **ف** یہ ارشاد زاہد اور فقرا کے حق مین ہے کہ دعویٰ فقیری کرین اور مال رکھین
جھوٹے دعوے کی یہی سزا ہے کہ اُس مال سے آنکو داغا جاے لیکن اگر مال جمع کرے اور اُسکی زکوٰۃ ادا کرتا رہے تو ممنوع
نہین **ح** وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ اَنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی خَالِہٖ اَبِیْ ھَاشِمِ بْنِ عُتْبَۃَ یَعُوْدُہٗ فَبَکٰی اَبُوْ ھَاشِمٍ فَقَالَ
مَا یُبْکِیْکَ یَا خَالُ اَوَجَعٌ یُشْئِزُکَ اَمْ حِرْصٌ عَلَی الدُّنْیَا قَالَ کَلَّا وَلٰکِنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ عَھِدَ اِلَیْنَا عَھْدًا لَمْ اٰخُذْ بِہٖ قَالَ وَمَا ذٰلِکَ قَالَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِنَّمَا یَکْفِیْکَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ
خَادِمٌ وَّمَرْکَبٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاِنِّیْ اَرَانِیْ قَدْ جَمَعْتُ اور حضرت امیر معاویہؓ سے مروی ہے کہ اپنے ماموں ابو ہاشم

ابن عتبہ رضؓ کے پاس گئے کہ انکی بیمار پرسی کرتے تھے تو ابو ہاشم راوی امیر معاویہؓ نے کہا اے ماموں تم کیون روتے ہو کیا کوئی
درد ہے جو تمکو بیقرار کرتا ہے یا دنیا کی حرص ہے اُنہون نے کہا یون تو ہرگز نہین ولیکن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم گروہ
صحابہ کو ایک وصیت کی تھی جسپر مین نے عمل نہین کیا امیر معاویہؓ نے کہا کہ وہ کیا وصیت تھی اُنہون نے کہا کہ مین نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا کہ یون ارشاد فرماتے تھے کہ مال کے جمع کرنے سے تجھکو یہ کافی ہے کہ ایک خادم اور ایک سواری
اللہ کی راہ مین یعنی جہاد کے لئے ہو اور مین اپنے آپکو دیکھتا ہون کہ مین نے بہت سا مال جمع کیا عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ
قَالَتْ قُلْتُ لِاَبِي الدَّرْدَاءِ مَالَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَؤُوْدًا لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقِلُوْنَ فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ
الْعَقَبَةِ ام درداء سے مروی ہے کہ اُسنے کہا کہ مین نے ابو درداء یعنی اپنے شوہر سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا ہے کہ تو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین مانگتا جیسے فلان شخص مانگتا ہے ابو درداء نے کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ تمہارے آگے ایک سخت گھاٹی ہے جسکو بوجھل آدمی پار نہ ہونگے اسلئے مین دوست
رکھتا ہون کہ اُس گھاٹی کے لئے ہلکا پھلکا رہون **ف** سخت گھاٹی سے مراد مرنا اور قبر مین رہنا پھر حشر ہونا پھر
قیامت کے خوف ہین هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْمَاءِ اِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ کیا کوئی ایسا ہے جو پانی پر چلے اور اسکے دونون پاؤن نہ
بھیگین صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایسا کوئی نہین آپنے فرمایا کہ یہی حال دنیا دار کا ہے کہ گناہون سے سالم
نہین رہتا **ف** اس حدیث مین توانگری سے خوف دلایا اور فقر کی رغبت دلائی مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا
اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰى اَهْلِهٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهٖ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ
الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ
غَضْبَانُ جو کوئی دنیا کو طلب کرے وجہ حلال سے سوال سے بچنے کو اور اپنے گھر والون کی خبرگیری کو اور اپنے ہمسایہ سے
سلوک کرنیکو تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالی سے اس حال مین ملیگا کہ اُسکا چہرہ چودھوین رات کا سا چاند ہوگا اور
جو کوئی دنیا کو طلب کرے وجہ حلال سے کہ مال کا جمع کرنے والا اور فخر کرنے والا اور نمود کرنے والا ہو تو وہ اللہ سے ایسی
طرح ملیگا کہ خدا تعالی اُسپر خشمناک ہو اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهٗ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهٗ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا
عَقْلَ لَهٗ دنیا اس شخص کا گھر ہے جسکا گھر آخرت مین نہو اور اُسکا مال ہے جسکا مال آخرت مین نہو اور اُسکو وہی جمع کرتا ہے
جسکو عقل نہو **ف** یعنی عاقل کو مناسب نہین کہ گھر اور مال دنیا مین تیار کرے جسکا گھر اور مال آخرت مین ہو سید الْخَمْرُ
جِمَاعُ الْاِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَخِّرُوا
النِّسَاءَ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى شراب گناہون کا مجموعہ ہے یعنی سب گناہ اسمین جمع ہین اور عورتین شیطان کے
پھندے ہین اور دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔ راوی کہتے ہین اور مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ فرماتے

تھے کہ چھوتوں کو پیچھے ڈالو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُنکو پیچھے ڈالا **ف** یعنی ذکر میں اور مرتبہ میں اور شہادت اور جماعت میں
تو تم بھی کسی بات میں اُنکو مقدم مت کرو سید اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَتَخَوَّفُ عَلٰی اُمَّتِی الْهَوٰی وَطُوْلُ الْاَمَلِ فَاَمَّا
الْهَوٰی فَیَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَاَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ فَیُنْسِی الْاٰخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْیَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهٰذِهِ
الْاٰخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تَكُوْنُوْا مِنْ بَنِی
الدُّنْیَا فَافْعَلُوْا فَاِنَّكُمُ الْیَوْمَ فِیْ دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَاَنْتُمْ غَدًا فِیْ دَارِ الْاٰخِرَةِ وَلَا عَمَلَ جس بات
سے کہ میں اپنی امت پر زیادہ ڈرتا ہوں وہ خواہش نفسانی اور آرزو حیات کی درازی ہے خواہش نفسانی تو امر حق سے روکتی
ہے اور آرزو حیات کا زیادہ ہونا آخرت کو بھلاتا ہے اور یہ دنیا کوچ کرنے والی جانے والی ہے اور یہ آخرت کوچ کرنے والی
آرہی ہے اور ان دونو میں سے ہر ایک کے تابعدار ہیں تو اگر تم سے یہ ہو سکے کہ دنیا کے تابعداروں میں سے نہ ہو تو ایسا
کرو کیونکہ تم آج عمل کے گھر میں ہو اور کچھ حساب نہیں اور تم کل کو آخرت کے گھر میں ہو گے اور وہاں عمل نہ ہو گا اَلَا اِنَّ
الدُّنْیَا عَرَضٌ حَاضِرٌ یَاْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ اَلَا وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ اَجَلٌ صَادِقٌ وَیَقْضِیْ فِیْهَا مَلِكٌ
قَادِرٌ اَلَا وَاِنَّ الْخَیْرَ كُلَّهٗ بِحَذَافِیْرِهٖ فِی الْجَنَّةِ اَلَا وَاِنَّ الشَّرَّ كُلَّهٗ بِحَذَافِیْرِهٖ فِی النَّارِ اَلَا فَاعْمَلُوْا
وَاَنْتُمْ مِنَ اللّٰهِ عَلٰی حَذَرٍ وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مَعْرُوْضُوْنَ عَلٰی اَعْمَالِكُمْ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا
یَّرَهٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ آگاہ ہو کہ دنیا موجود اسباب ہے جس سے نیک اور بد کھاتے ہیں آگاہ ہو کہ
کہ آخرت ایک سچا وقت ہے جسمیں بادشاہ قادر حکم کریگا آگاہ ہو کہ بھلائیاں سب کی سب بہشت میں اکٹھی ہیں آگاہ ہو کہ
تمام برائیاں دوزخ میں اکٹھی ہیں آگاہ ہو اور عمل کرو ایسی حالت میں کہ اللہ سے خوف کرتے رہو اور جان لو کہ تم اپنے
اعمال پر پیش کیے جاؤ گے تو جو کوئی ایک ذرہ بھر بھلائی کریگا وہ اُسکو دیکھ لیگا اور جو کوئی ذرہ کی برابر برائی کریگا وہ اسکو دیکھ
لیگا **ف** اللہ سے ڈرتے رہو یعنی حساب اور عذاب اور بندگی کے مقبول نہونیکا خوف رکھو سید مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ
اِلَّا وَبِجَنْبَتَیْهَا مَلَكَانِ یُنَادِیَانِ یُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَیْرَ الثَّقَلَیْنِ یَا اَیُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّكُمْ
مَا قَلَّ وَكَفٰی خَیْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰی جب آفتاب نکلتا ہے تو اُسکے دونو طرف دو فرشتہ پکارتے ہیں تمام خلائق کو سوا جن اور
انسان کے سناتے ہیں یعنی یہ آواز اے لوگو اپنے پروردگار کی طرف آؤ جو مال کہ کم ہو اور کفایت کرے اُس مال کی نسبت
بہتر ہے جو بہت ہو اور اللہ کی یاد سے غافل کرے اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ
مَا خَلَّفَ جب کوئی آدمی مرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ آگے کیا بھیجا اور بنی آدم یعنی وارث کہتے ہیں کہ پیچھے کیا چھوڑا **ف**
ف یعنی فرشتوں کی نظر نیک اعمال پر ہوتی ہے اور لوگوں کی نظر مال پر سید قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقِ اللِّسَانِ قَالُوْا صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهٗ فَمَا
مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ التَّقِیُّ النَّقِیُّ لَا اِثْمَ عَلَیْهِ وَلَا بَغْیَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ کونسا آدمی افضل ہے آپنے فرمایا کہ ہر ایک دل کا پاک زبان کا سچا صحابہؓ نے عرض کیا کہ زبان کے

سچے کو ہم جانتے ہین لیکن مخموم القلب کیا۔ ہے آپنے فرمایا کہ وہ ایسا آدمی ہے جو پاک متقی ہو کہ اُسپر کوئی گناہ نہو نہ ظلم نہ کینہ نہ
حسد اَرْبَعٌ اِذَا كُنَّ فِيكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ الدُّنْيَا حِفْظُ اَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيثٍ وَحُسْنُ خَلِيقَةٍ
وَعِفَّةٌ فِي طُعْمَةٍ چار باتین ہین کہ جب تجھ مین ہون تو تجھکو دنیا کے فوت ہونے سے کچھ ضرر نہین ایک امانت کی محافظت
دوم بات کا سچ کہنا سوم عادت کا اچھا ہونا چہارم پرہیزگاری لقمہ مین **ف** دنیا کے فوت ہونے سے اسلئے ضرر نہوگا کہ
بہشت کی نعمتین ہاتھ لگینگی اور لقمہ مین پرہیزگاری سے یہ مراد ہے کہ حرام اور حاجت سے زیادہ نہو اور بہت نہ کھاوے
سیدوح قَالَ بَلَغَنِي اَنَّهُ قِيلَ لِلُقْمَانَ الْحَكِيمِ مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرٰى يَعْنِي الْفَضْلَ قَالَ صِدْقُ الْحَدِيثِ وَ
اَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَتَرْكُ مَا لَا يَعْنِينِي امام مالک نے کہا کہ مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ کسی نے لقمان حکیم سے کہا کہ تجھکو کس
چیز نے اس مرتبہ پر پہونچایا جو ہم دیکھتے ہین یعنی فضیلت پر لقمان نے کہا کہ بات سچ کہنے اور امانت کے ادا کرنے اور بیفائدہ
بات چھوڑنے نے مجھکو اس درجہ پر پہونچایا تَجِيءُ الْاَعْمَالُ فَتَجِيءُ الصَّلٰوةُ فَتَقُولُ يَا رَبِّ اَنَا الصَّلٰوةُ فَيَقُولُ اِنَّكِ
عَلٰى خَيْرٍ فَتَجِيءُ الصَّدَقَةُ فَتَقُولُ يَا رَبِّ اَنَا الصَّدَقَةُ فَيَقُولُ اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يَجِيءُ الصِّيَامُ فَيَقُولُ
يَا رَبِّ اَنَا الصِّيَامُ فَيَقُولُ اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ تَجِيءُ الْاَعْمَالُ عَلٰى ذٰلِكَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ
ثُمَّ يَجِيءُ الْاِسْلَامُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْاِسْلَامُ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ بِكَ
الْيَوْمَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي كِتَابِهِ وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَ
هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِينَ اعمال آوینگے یعنی شفاعت کے لئے قیامت مین تو نماز آویگی اور کہیگی اے میرے پروردگار
مین نماز ہون یعنی مجھکو شفاعت کا رتبہ ہے تو اللہ تعالی فرمائیگا کہ تو بھلائی پر ہے یعنی تو خوب ہے لیکن صرف تو ہی کفایت نہین کرتی
پھر صدقہ آویگا اور عرض کریگا کہ یارب مین صدقہ ہون ارشاد فرمائیگا کہ تو بھلائی پر ہے پھر روزہ آویگا اور عرض کریگا کہ یارب
مین روزہ ہون ارشاد کریگا کہ تو بھلائی پر ہے پھر اور اعمال اسطرح آئینگے اللہ تعالی فرمائیگا کہ تو بھلائی پر ہے پھر اسلام آویگا
اور عرض کریگا کہ یارب تو عیبون سے سالم ہے اور مین اسلام ہون تو اللہ تعالی فرمائیگا کہ تو بھلائی پر ہے آج مین تجھی سے
مواخذہ کرونگا اور تیرے ہی ذریعہ سے دونگا یعنی جاہ کیا چاہتا ہے اللہ تعالی اپنے قرآن مجید مین فرماتا ہے ومن یبتغ غیر
الاسلام الآیۃ یعنی جو کوئی سوائے اسلام کے کوئی دین ڈھونڈھے تو ہرگز اُس سے مقبول نہوگا اور وہ شخص آخرت مین
نقصان والون سے ہوگا جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِظْنِي وَاَوْجِزْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ
فِي صَلٰوتِكَ فَصَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ غَدًا وَاجْمَعِ الْاِيَاسَ مِمَّا فِي اَيْدِي
النَّاسِ ایک شخص پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ مجھکو نصیحت فرمائی اور مختصر فرمائی آپنے فرمایا کہ جب
تو اپنی نماز مین کھڑا ہو تو ایسی طرح اُسکو ادا کر جیسے رخصت کرنیوالے کی نماز ہو اور ایسے کلام مت بول جس سے تو کل کو عذر کرے اور
دل مین ناامیدی ٹھان لے اس مال سے جو لوگون کے قبضہ مین ہے یعنی اُنکے مال کی طمع نکر **ف** رخصت کرنے والے
کی طرح نماز پڑھ یعنی جو ماسوی اللہ کو چھوڑنے والا ہو اور کل سے مراد روز قیامت پروردگار کے سامنے ہے حق تلا دستول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النُّوْرَ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَحَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِتِلْكَ مِنْ عَلَمٍ يُعْرَفُ بِهٖ قَالَ نَعَمْ اَلتَّجَافِيْ مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَةُ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِهٖ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ومن یرد اللہ الآیۃ یعنی جس کسیکو خدا چاہتا ہے کہ اسکو دین کی راہ دکھاوے تو اُسکا سینہ اسلام کے لئے کھولدیتا ہے اور آپنے فرمایا کہ نور جب سینہ مین داخل ہوتا ہے تو سینہ کھل جاتا ہے کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آیا اس حال کی کوئی علامت ہے جس سے پہچانا جاوے آپنے فرمایا ہان یہ پہچان ہے کہ فریب کے گھر یعنی دنیا سے دور ہونا اور ہمیشگی کے گھر کی طرف رجوع کرنا اور موت کا مستعد رہنا اُسکے آنے سے پیشتر **ف** سینہ کھلجاتا ہے یعنی نفس اُسکو قبول کرتا ہے اور بری باتون سے پاک وصاف ہوجاتا ہے۔ حق وَاِذَا رَاَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطٰى زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ فَاِنَّهٗ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ جب تم کسی بندہ کو دیکھو کہ دنیا مین بے رغبتی اور کم بولنا اُسکو دیا جاتا ہے تو اُسکے پاس ہو کیونکہ اُسکو حکمت سکھائی جاتی ہے **ف** حکمت سے مراد اچھے افعال اور صدق مقال ہے۔ حق **باب دوسرا درویشون کی فضیلت کے بیان مین** رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ بہت سے شخص پراگندہ بال غبار آلودہ دروازون سے دھکے دیے ہوے ہوتے ہین اگر قسم کھائین اللہ پر تو اللہ اُنکو سچا کرتا ہے **فقیر** کہتا ہے کہ اس حدیث کے دو معنی ہین اول یہ کہ اگر وہ لوگ کچھ خدا سے سوال کرین اور خدا کو قسم دین کہ یہ کام کر یا یہ چیز دے تو اللہ اُنکا سوال پورا کرتا ہے اور اُنکی دعا رد نہین کرتا اور دوسرے یہ معنی ہین کہ اگر وہ لوگ خدا کی قسم کھائین کہ یہ کام یون ہوگا یا ایسا نہوگا تو اللہ تعالی اُنکو اس قسم مین سچا کرتا ہے اور اُنکی قسم ہی کی موجب ہوجاتا ہے اور یہی معنی ظاہر ہین اور حدیث انس بن نضیر رض کے موافق ہین کہ اُنہون نے قسم کھائی تھی کہ بخدا اُس عورت کا دانت نہ ٹوٹیگا اور ایسا ہی ہوا۔ حق۔ اور مختصر قصہ اس حدیث کا یہ ہے کہ ایک عورت نے دوسری کا دانت توڑدیا تھا اور وہ شریف تھی حضرت نے قصاص کا حکم فرمایا لوگون نے اُسکی شرافت کی جہت سے سفارش کی آپنے سفارش منظور نفرمائی اور فرمایا کہ اگر فاطمہ زہرا بھی ایسا کرتین تو بھی یہی سزا ہوتی انس بن نضیر رض نے قسم کھائی کہ بخدا اسکا دانت نہ ٹوٹیگا انجام کو عیوض دیت پر صلح کرلی اور دانت نہ ٹوٹا اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے جنت مین جھانکا تو اُسکے اکثر رہنے والے مین نے درویش دیکھے اور دوزخ مین جھانکا تو اکثر رہنے والی مین نے عورتین دیکھین مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سیر نہوے گھر والے محمد صلعم کے جو کی روٹی سے پیاپے یہانتک کہ رسول خدا صلعم وفات ہوے اِنَّهٗ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ حضرت ابوہریرہ رض ایک قوم پر گذرے جنکے سامنے بھونی ہوئی بکری رکھی تھی اُنہون نے ابوہریرہ رض کو بلایا ابوہریرہ نے اُسکے کھانے سے انکار کیا اور اپنا یہ عذر بیان کیا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم دنیا سے نکلے اور جو کی روٹی سے کبھی سیر نہوے قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهٗ

وَبَيْنَهٗ فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهٖ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اُدْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى اُمَّتِكَ فَاِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَقَالَ
اَوَفِيْ هٰذَا اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِيْ رِوَايَةٍ اَمَا
تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ حضرت عمر فاروق رض کہتے ہین کہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
داخل ہوا تو دیکھا کہ آپ ایک برگ خرما سے بُنے ہوے بوریئے پر لیٹے ہوے ہین کہ آپکے اور اُسکے بیچ مین بچھونا نہ تھا آپ کے
پہلو مین بوریے کے بٹھون نے نشان کر دیے تھے آپ ایک چمڑے کے تکیئے پر جسکا بھراؤ پوست خرما تھا سہارا دیئے تھے
مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ سے دعا کرین کہ آپکی امت پر فراخی کرے کیونکہ فارس اور روم کو فراخی عنایت ہوئی
حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہین کرتے آپنے فرمایا کہ اے ابن خطاب کیا تو اسی فکر مین ہے یہ لوگ وہی ہین جنکو اُنکی لذتین
دنیا کی زندگی مین جلدی دی گئی ہین اور ایک روایت مین یون ہے کہ آپنے فرمایا کہ تو کیا اس بات سے راضی نہین کہ اُن
لوگون کو دنیا ہو اور ہمکو آخرت قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ
اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ
فَيَجْمَعُهٗ بِيَدِهٖ كَرَاهِيَةَ اَنْ تُرٰى عَوْرَتُهٗ ابوہریرہ رض کہتے ہین کہ مین نے ستر صحابی صفہ والے ایسے دیکھے کہ اُنمین
سے کوئی ایسا نہ تھا جسپر چادر ہو یا فقط تہبند تھا یا فقط کملی کہ اپنی گردنون مین باندھتے تھے اُنمین سے کوئی آدھی پنڈلیون
تک پہونچتی اور کوئی ٹخنون تک پہونچتی اور اُسکو اپنے ہاتھ سے اکٹھا کئے رہتا اس بات کے مکروہ جاننے کو کہ اسکی برہنگی
سوجھے ف کچھ لوگ فقرا مہاجرین سے ایسے تھے جنکے پاس گھر اور مال اور اولاد نہ تھی اور توکل پر رات گذارتے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے صفہ مین اور صفہ ایک پٹی ہوئی سایہ دار جگہ مسجد کے اندر تھی یہ لوگ ستر آدمی تھے کبھی کم و بیش ہو جاتے
تھے اور اللہ کے مہمان کہلاتے تھے جہاد اور ذکر اللہ کرتے اور قرآن پڑھتے اور حدیثین یاد کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو اُنکے پاس بیٹھنے کا حکم تھا آپ اُنسے فرماتے کہ مین بھی تم مین سے ایک ہون ح يَدْخُلُ الْفُقَرَاۗءُ الْجَنَّةَ
قَبْلَ الْاَغْنِيَاۗءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفُ يَوْمٍ فقرا جنت مین توانگرون سے پانسو برس پہلے داخل ہونگے جو
آدھا دن ہے ف یعنی قیامت کے بعض مواضع کا ہزار برس کا دن ہوگا اُسکا آدھا پانسو برس ہوے قَالَ اَبْغُوْنِيْ
فِيْ ضُعَفَائِكُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ اَوْ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو اپنے ضعیفون
مین تلاش کرو کیونکہ تمکو روزی ملتی ہے یا تمکو مدد ملتی ہے تمہارے ضعیفون کے ذریعہ سے ف اس حدیث کا مطلب
یہ ہے کہ مجھکو ضعیفونکا پاس خاطر زیادہ منظور ہے جان سے ہمیشہ اُنکے ساتھ ہون اور بعض اوقات تن سے بھی تو تم
اُنکے حقوق نگاہ رکھو کہ میری رضامندی اُنمین پاؤگے ح لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَتِهٖ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا هُوَ
لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ اِنَّ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ قَاتِلًا لَا يَمُوْتُ يَعْنِي النَّارَ رشک مت کر کسی بدکار پر نعمت کا کیونکہ تو
نہین جانتا کہ وہ کس چیز سے ملنے والا ہے اپنے مرنے کے بعد اُسکو تو خدا کے پاس ایک مارنے والا ہے کہ نہ مریگا یعنی آگ

ف مقصود یہ ہے کہ فاجر کا انجام عذاب سخت ہے کہ کبھی فنا نہ ہوگا تو اسپر رشک کرنا اچھا نہین حق اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا حَمَاہُ الدُّنْیَا کَمَا یَظَلُّ اَحَدُکُمْ یَحْمِیْ سَقِیْمَہُ الْمَاءَ حب اللہ تعالی کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اُسکو دنیا سے روکتا ہے جیسے تم مین سے کوئی اپنے بیمار کو پانی سے روکے رہتا ہے یعنی استسقاوالے کو اِثْنَتَانِ یَکْرَهُهُمَا ابْنُ اٰدَمَ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَیْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَیَکْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ دو چیزین ہین جنکو آدمی بُرا جانتا ہے ایک موت کو حالانکہ موت مومن کے حق مین فتنہ سے بہتر ہے دوم بُرا جانتا ہے مال کی کمی کو اور مال کا کم ہونا حساب کی کمی کا باعث ہے۔ شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِہٖ حَجَرَیْنِ ابوطلحہ انصاری کہتے ہین کہ ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور آپنے پیٹ کھولکر ایک ایک پتھر دکھایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا پیٹ کھولکر دو پتھر دکھلائے ف یعنی ہر ایک نے بھوک کے مارے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لئے تھے کہ کھڑے ہونے اور رستہ چلنے کی قوت ہو اور غرض یہ کہ اُنکو دکھایا کہ مین تسے اسباب مین زیادہ ہون اسپر صبر کرنا چاہئے حق خَصْلَتَانِ مَنْ کَانَتَا فِیْہِ کَتَبَہُ اللّٰہُ شَاکِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِیْ دِیْنِہٖ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰی بِہٖ وَنَظَرَ فِیْ دُنْیَاہُ اِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰہَ عَلٰی مَا فَضَّلَهُ اللّٰہُ عَلَیْہِ کَتَبَہُ اللّٰہُ شَاکِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِیْ دِیْنِہٖ اِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَنَظَرَ فِیْ دُنْیَاہُ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاَسِفَ عَلٰی مَا فَاتَهٗ مِنْهُ لَمْ یَکْتُبْہُ اللّٰہُ شَاکِرًا وَلَا صَابِرًا جس شخص مین دو خصلتین ہون اللہ تعالی اُسکو شاکر اور صابر لکھتا ہے یعنی جو شخص کہ اپنے دین مین اپنے سے زیادہ کو دیکھے اور اُسکی پیروی کرے اور اپنی دنیا مین اپنے سے کمتر کو دیکھے اور اللہ کی حمد کرے اسبات پر کہ اللہ نے اُسکو اُس کم پر فضیلت دی تو ایسے شخص کو اللہ تعالی شاکر صابر لکھتا ہے اور جو کوئی اپنے دین مین اپنے سے کمتر شخص کو دیکھے اور اپنی دنیا مین اپنے سے زیادہ کو دیکھے اور افسوس کرے اُس چیز پر جو اُسکو نہ ملی تو ایسے شخص کو اللہ نہ شاکر لکھے نہ صابر ف یعنی جب دین کی بات کرے تو اپنے سے افضل کو دیکھنا چاہئے کہ مینے یہ کام کیا ہے فلان شخص مجھ سے زیادہ کرتا ہے تب صابر شاکر لکھا جائیگا اور عجب اور تکبر نہ آئیگا اور اگر دنیا کی تکلیف وغیرہ دیکھے تو اپنی سی کم رتبہ کو دیکھے کہ اسکی نسبت پھر بھی اچھا ہون تو مجھ سے زیادہ مصیبت مین گرفتار ہے تو اسبات سے صبر آجائیگا اور اسکے خلاف کرنے مین غرور اور حسد پیدا ہوگا قَالَ اَمَرَنِیْ خَلِیْلِیْ بِسَبْعٍ اَمَرَنِیْ بِحُبِّ الْمَسَاکِیْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنِیْ وَلَا اَنْظُرَ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقِیْ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ اَدْبَرَتْ وَاَمَرَنِیْ اَنْ لَا اَسْئَلَ اَحَدًا شَیْئًا وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا وَاَمَرَنِیْ اَنْ لَا اَخَافَ فِی اللّٰہِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اُکْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاِنَّهُنَّ مِنْ کَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ ابوذر رضؓ کہتے ہین کہ مجھکو میرے دوست یعنی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا حکم کیا ایک مجھکو حکم کیا مساکین کے دوست رکھنے اور اُنسے قریب ہونیکا اور ایک مجھکو یہ حکم کیا کہ اپنے سے کمتر کو دیکھون یعنی دنیا کے باب مین اور اپنے سے زیادہ کو نہ دیکھون اور ایک مجھکو یہ حکم کیا کہ صلہ رحم کرون یعنی رشتہ دارون

سے سلوک کرون اگرچہ وہ قطع قرابت کرین اور ایک مجھکو یہ حکم کیا کہ کسی سے کچھ نہ مانگون اور ایک مجھکو یہ حکم کیا کہ حق
بات کہون اگرچہ تلخ ہو اور ایک مجھکو یہ حکم کیا کہ دین خدا کے معاملہ مین کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈرون اور ایک
مجھکو یہ حکم کیا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ زیادہ کہا کرون کیونکہ یہ کلمہ عرش کے نیچے کے خزانہ مین سے ہے حُبِّبَ اِلَیَّ الطِّیْبُ
وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ مجھکو محبوب کردی گئی خوشبو اور عورتین اور کی گئی ہے میری راحت
نماز مین ہے اِیَّاکَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ اپنے آپکو دور رکھ آرام طلبی سے کیونکہ اللہ کے بندے
آرام طلب نہین ہوتے - یعنی جو اللہ کی عبادت مین مشغول ہین وہ تن آسانی نہین کرتے مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰہِ بِالْیَسِیْرِ
مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الْعَمَلِ جو کوئی اللہ سے راضی ہو تھوڑے سے رزق پر تو اللہ اُس سے
راضی ہوتا ہے تھوڑے سے عمل پر مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ فَکَتَمَہُ النَّاسَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ
یَّرْزُقَہُ رِزْقَ سَنَۃٍ مِّنْ حَلَالٍ جو کوئی بھوکا ہو یا محتاج ہو اور لوگون سے اسبات کو چھپا وے تو خدا ے عز وجل پر
حق ہوگا کہ اُسکو ایک برس کا رزق وجہ حلال سے روزی کرے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ عَبْدَہُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِیْرَ الْمُتَعَفِّفَ
اَبَا الْعِیَالِ اللہ تعالی اپنے بندے مومن کو دوست رکھتا ہے جو فقیر اور پارسا اور کنبہ والا ہو اِسْتَسْقٰی یَوْمًا عُمَرُ
فَجِیْئَ بِمَاءٍ قَدْ شِیْبَ بِعَسَلٍ فَقَالَ اِنَّہُ لَطَیِّبٌ لٰکِنِّیْ اَسْمَعُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ نَعٰی عَلٰی قَوْمٍ شَھَوَاتِھِمْ
فَقَالَ اَذْھَبْتُمْ طَیِّبَاتِکُمْ فِیْ حَیٰوتِکُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِھَا فَاَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ
لَنَا فَلَمْ یَشْرَبْہُ ایک روز حضرت عمر فاروق رض نے پانی مانگا تو آپکے پاس پانی شہد ملا ہوا لاے اُنہون نے فرمایا کہ یہ
عمدہ چیز ہے لیکن مین خدا ے عز وجل کو سنتا ہون کہ اُسنے ایک قوم پر اُنکی خواہشون کا عیب کیا ہے اور فرمایا ہے اذہبتم
طیباتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بہا - یعنی تم اپنی خواہشون کو اپنی دنیا کی زندگی مین لے چکے اور اُسنے تم فائدہ اُٹھا چکے تو مین
اس بات سے ڈرتا ہون کہ ہماری نیکیونکا ثواب ہمکو جلد دیا جاے اور آپنے اُس پانی کو نہ پیا **ف** یعنی جیسے کافرون کو
اللہ تعالی فرمائیگا کہ دنیا ہی مین فائدہ اُٹھا چکے تو مبادا ہماری نیکیون کے عوض یہ نعمتین دنیاوی نہو جائین اور ہم وہانکے
ثواب سے محروم رہین اسلئے وہ شہد کا شربت نہ پیا - قَالَ مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتّٰی فَتَحْنَا خَیْبَرَ حضرت ابن عمر رض کہتے
ہین کہ ہم کھجورون سے شکم سیر نہوے یہانتک کہ ہمنے خیبر کو فتح کیا **باب سوم امل اور حرص کا بیان** امل کے
معنی اُس چیز کی امید رکھنی جسکو دل چاہے مثلاً عمر کا زیادہ ہونا اور مالدار ہونا سید قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَھْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَیَشِبُّ مِنْہُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَی الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَی الْعُمُرِ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ آدمی بوڑھا ہوتا ہے اور اُسکی دو چیزین جوان ہوتی ہین ایک مال پر حرص کرنا دوم عمر پر حرص کرنا اَعْذَرَ
اللّٰہُ اِلٰی امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَہُ حَتّٰی بَلَّغَہُ سِتِّیْنَ سَنَۃً اللہ تعالی نے اُس شخص کا عذر دور کردیا جسکی اجل مین تاخیر کی
یہانتک کہ اُسکو ساٹھ برس تک پہونچایا **ف** یعنی جب اتنی عمر کو پہونچگیا اور پھر بھی توبہ نکی اور مرگیا تو اُسکا کچھ عذر سنا
نجائیگا کیونکہ جوانی مین تو توقع بڑھاپے کی تھی اور بڑھاپے مین سوا مرنے کی کیا توقع ہوگی حق لَوْ کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ

وادیان من مالٍ لا ابتغی ثالثًا ولا یملأ جوف ابن آدم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب
اگر آدمی کے پاس دو نالے مال کے ہوں تو تیسرے کو چاہیگا اور آدمی کے پیٹ کو کوئی چیز نہین بھرتی بجز مٹی کے یعنی مٹی
مین جانے تک حرص نہین جاتی اور اللہ توبہ قبول کرتا ہے اُس شخص کی جو توبہ کرے یعنی حرص سے قال اخذ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببعض جسدی فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وعد
نفسک من اھل القبور حضرت ابن عمرؓ کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا بعض بدن پکڑا اور فرمایا کہ دنیا
مین رہ اسیطرح کہ گویا کہ تو مسافر ہے یا راہ کا گذرنے والا اور اپنے نفس کو قبر والون مین شمار کر ف یعنی مخلوق سے علاقہ
قطع کرنے اور اپنی لذتون کو چھوڑنے کے سبب سے اپنے آپکو مردہ کی طرح جان۔ حق قال مر بنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وانا وامی نطین شیئًا فقال ما ھذا یا عبد اللہ قلت شیء نصلحہ قال الامر اسرع
من ذلک ابن عمرؓ کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمپر گذرے اور مین اور میری ماں گھر کو گارا لگا رہے تھے آپ نے
فرمایا کہ اے عبد اللہ یہ کیا ہے مین نے عرض کیا کہ دیوار ہے کہ جسکی ہم مرمت کرتے ہین آپنے فرمایا کام زیادہ جلدی ہے اس سے ف
یعنی اجل اور دنیا سے گذرنا اسکے ڈھنے سے زیادہ جلد ہے اور غرض یہ کہ آخرت کی اصلاح اور مرمت دنیوی امور مین مشغول
ہونے سے بہتر ہے۔ حق ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یھریق الماء فیتیمم بالتراب فاقول
یا رسول اللہ ان الماء منک قریب یقول ما یدرینی لعلی لا ابلغہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتے
پھر مٹی سے تیمم کرتے ابن عباسؓ کہتے ہین کہ مین عرض کرتا کہ یا رسول اللہ پانی آپ سے نزدیک ہے تو آپ فرماتے کہ مجھے کیا معلوم
ہے کہ شاید پانی تک نہ پہونچون ف یعنی عمر وفا نکرے اور فرصت نہ پاؤن کہ پانی تک پہونچون اور وضو کرون۔ حق
قال ھذا ابن آدم وھذا اجلہ ووضع یدہ عند قفاہ ثم بسط فقال وثم املہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آدمی ہے اور یہ اسکی موت ہے اور اپنا ہاتھ اپنی گُدی کے پاس رکھا پھر ہاتھ پھیلایا یعنی دور کیا
اور فرمایا اُس جگہ اُسکی آرزو ہے یعنی فاصلہ پر ف مقصود یہ ہے کہ اجل نزدیک ہے اور آرزو دور دراز اعمار امتی
ما بین الستین الی السبعین واقلھم من یجوز ذلک میری امت کی عمرین ساٹھ سے لیکر ستر برس تک
ہین اور اُنمین سے کم ایسے شخص ہین کہ اس سے تجاوز کرین اول صلاح ھذہ الامۃ الیقین والزھد و
اول فسادھا البخل والامل اس امت کی درستی اول یقین ہے اور زہد اور اُسکا اول بگاڑ بخل ہے اور آرزو +
ف یعنی اسبات کا یقین ہو کہ اللہ تعالی رازق اور رزق کا کفیل ہے جسکو اسبات کا یقین ہوگا وہ بخل نکریگا اور جو کوئی
زہد یعنی دنیا سے بے رغبتی کریگا تو آرزو نکریگا۔ سید لیس الزھد فی الدنیا بلبس الغلیظ والخشن واکل
الجشب انما الزھد فی الدنیا قصر الامل دنیا مین بے رغبتی موٹا کپڑا پہنے اور گزی کا لباس پہنے اور روکھی
روٹی کھانے سے نہین بلکہ دنیا مین بے رغبتی آرزو کا کم کرنا ہے سمعت مالکًا وسئل ای شیء الزھد فی الدنیا قال
طیب الکسب وقصر الامل زید بن حسین کہتے ہین کہ مین نے امام مالک سے سنا اُس حال مین کہ اُنسے کسی نے

پوچھا کہ دنیا مین زہد کیا چیز ہے اُنہون نے فرمایا کہ حلال کمائی اور آرزو کا کم ہونا **باب چہارم مال اور عمر کو طاعت کے لئے دوست رکھنے کا بیان** قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے بندہ متقی غنی گوشہ نشین کو یعنی جو مخلوق سے علیحدہ ہوکر خدا کی عبادت کرے اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَسَاءَ عَمَلُہٗ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کونسا آدمی بہتر ہے آپنے فرمایا کہ جسکی عمر زیادہ ہو اور اُسکے عمل اچھے ہون اُسنے عرض کیا کہ کونسا آدمی بُرا ہے آپنے فرمایا کہ جسکی عمر زیادہ اور اُسکے عمل بُرے ہون یَقُولُ ثَلٰثٌ اُقْسِمُ عَلَیْھِنَّ وَاُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا فَاحْفَظُوْہُ فَاَمَّا الَّذِیْ اُقْسِمُ عَلَیْھِنَّ فَاِنَّہٗ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَیْھَا اِلَّا زَادَہُ اللّٰہُ بِھَا عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَابَ فَقْرٍ وَاَمَّا الَّذِیْ اُحَدِّثُکُمْ فَاحْفَظُوْہُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْیَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَہُ اللّٰہُ مَالًا وَّعِلْمًا فَھُوَ یَتَّقِیْ فِیْہِ رَبَّہٗ وَیَصِلُ رَحِمَہٗ وَیَعْمَلُ لِلّٰہِ فِیْہِ بِحَقِّہٖ فَھٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَہُ اللّٰہُ عِلْمًا وَلَمْ یَرْزُقْہُ مَالًا فَھُوَ صَادِقُ النِّیَّةِ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُھُمَا سَوَآءٌ وَعَبْدٌ رَزَقَہُ اللّٰہُ مَالًا وَلَمْ یَرْزُقْہُ عِلْمًا فَھُوَ یَتَخَبَّطُ فِیْ مَالِہٖ بِغَیْرِ عِلْمٍ لَا یَتَّقِیْ فِیْہِ رَبَّہٗ وَلَا یَصِلُ فِیْہِ رَحِمَہٗ وَلَا یَعْمَلُ فِیْہِ بِحَقٍّ فَھٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ یَرْزُقْہُ اللّٰہُ مَالًا وَّلَا عِلْمًا فَھُوَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِیْہِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَھُوَ نِیَّتُہٗ وَوِزْرُھُمَا سَوَآءٌ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تین باتین ہین جنکو یعنی اُنکے حق ہونے پر مین قسم کھاتا ہون اور ایک حدیث تمسے بیان کرتا ہون کہ تم اُسکو یاد رکھو۔ جن باتون پر مین قسم کھاتا ہون وہ تو یہ ہین کہ کسی بندہ کا مال صدقہ سے کم نہین ہوتا اور کوئی بندہ کسی طرح کا ظلم نہین کیا جاتا کہ اُسپر وہ صبر کرے مگر اللہ تعالیٰ اُسکے سببسے اُسکی عزت بڑھاتا ہے اور کوئی بندہ سوال کا دروازہ نہین کھولتا کہ اللہ تعالیٰ اُسپر محتاجی کا دروازہ نہ کھولے اور رہی وہ حدیث جسکو مین بیان کرتا ہون اور تم اُسکو یاد رکھو اُسکو یون فرمایا کہ دنیا چار ہی آدمیون کے لئے ہے ایک وہ بندہ جسکو اللہ نے مال اور علم دیا تو وہ اُسمین اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے اور صلہ رحم کرتا ہے اور اللہ کے واسطے مال مین اُسکا حق ادا کرتا ہے تو یہ شخص افضل مرتبہ کا ہے اور دوسرا وہ بندہ جسکو اللہ نے علم دیا اور مال نہ دیا اور وہ نیت کا سچا ہے یون کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین بھی فلان شخص کا سا کام کرتا تو ان دونو شخصونکا ثواب برابر ہے اور تیسرا وہ بندہ جسکو اللہ نے مال دیا اور علم نہ دیا اور وہ اپنے مال مین بے جانے بوجھے جا بیجا خرچ کرتا ہے اُسمین اپنے ربسے نہین ڈرتا اور نہ اپنے قرابتیون سے سلوک کرے اور نہ موافق حق کے اُسمین عمل کرے تو یہ شخص نہایت برے مرتبہ کا ہے اور چوتھا وہ بندہ کہ اللہ نے نہ اُسکو مال دیا نہ علم اور وہ یون کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین اُسمین فلان شخص یعنی تیسرے بندے کا سا کام کرتا تو یہ شخص بدنیت

اُسکا ثواب قیامت کو سات سو حصہ بلکہ زیادہ ملتا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ مراد ہے کہ بندہ کے مال کا نقصان للہ دینے سے نہیں رہتا بلکہ للہ دینا مال کی زیادتی کا سبب ہوتا ہے۔ ط۔ اور یہ جو فرمایا کہ مال و علم دیا یعنی اچھی طرح خرچ کرنیکی سمجھ عنایت کی۔ سید اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَیْرًا اِسْتَعْمَلَہٗ فَقِیْلَ کَیْفَ یَسْتَعْمِلُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ یُوَفِّقُہٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ اللہ تعالی جب کسی بندہ پر بھلائی چاہتا ہے تو اُس سے کام لیتا ہے آپکی خدمت مین عرض کیا گیا کہ اُس سے کیسے کام لیتا ہے آپنے فرمایا کہ اُسکو توفیق عنایت کرتا ہے اچھے کام کی موت سے پہلے اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ دانا وہ شخص ہے جو حساب لیتا رہے اپنے نفس سے اور ثواب بعد موت کے لئے عمل کرے اور احمق وہ ہے کہ اپنے نفس کو اُسکی خواہش کا تابع کرے اور اللہ سے آرزو رکھے **ف** یعنی گناہ کرتا رہے اور جنت کی طمع رکھے معروف کرخی نے فرمایا ہے کہ جنت کا طلب کرنا بدون عمل کے بھی ایک گناہ ہے اور شفاعت کی امید رکھنی بلا وجہ غرور کی ایک قسم اور رحمت کی امید رکھنی ایسے شخص کو کہ طاعت بجانہ لاوے جہل اور حمق ہے اور عمر بن منصور نے اپنے کسی بھائی کو لکھا کہ تو صبح اُٹھتے ہی اپنی عمر کی درازی چاہتا ہے اور اللہ سے بہت سی آرزوئین باوجود اپنی بدکرداری کے رکھتا ہے تو یہ بات صرف ٹھنڈا لوہا پیٹنا ہے۔ حق یُنَادِیْ مُنَادٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ اَبْنَاءُ السِّتِّیْنَ وَھُوَ الْعُمُرُ الَّذِیْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَوَلَمْ نُعَمِّرْکُمْ مَّا یَتَذَکَّرُ فِیْہِ مَنْ تَذَکَّرَ وَجَآءَکُمُ النَّذِیْرُ ایک پکارنے والا یعنی فرشتہ قیامت کے دن پکاریگا کہ کہان ہین ساٹھ برس کی عمر والے اور یہ وہی عمر ہے جسکے حق مین اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر یعنی کیا ہمنے تمکو عمر نہ دی تھی اسقدر کہ نصیحت قبول کرسکے اُسمین جو کوئی نصیحت مانے اور آیا تمکو ڈرانے والا یعنی بڑھاپا اِنَّ عَبْدًا لَوْ خَرَّ عَلٰی وَجْھِہٖ مِنْ یَوْمِ وُلِدَ اِلٰی اَنْ یَّمُوْتَ ھَرَمًا فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ لَحَقَّرَہٗ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَلَوَدَّ اَنَّہٗ رُدَّ اِلَی الدُّنْیَا کَیْمَا یَزْدَادَ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ اگر کوئی بندہ اپنے مونہہ کے بل گرے جسدن سے کہ پیدا ہوا یہانتک کہ بوڑھا ہو کر مرے اللہ تعالی کی طاعت مین تو قیامت کے دن اُسکو بھی کم جانیگا اور یہ بات دوست رکھیگا کہ دنیا مین پھیرا جاوے تاکہ زیادہ اجر و ثواب حاصل کرے **ف** یعنی اگر بالفرض بندہ اپنے پیدا ہونیکے وقت سے بڑھاپے اور مرنیکے وقت تک سجدے اور نماز مین پڑا رہے تب بھی قیامت مین اس طاعت کو حقیر جانیگا۔ حق۔ **باب پنجم توکل اور صبر کا بیان** ۔ **ف** توکل کے معنی ہین اپنی عاجزی کو ظاہر کرنا اور اللہ پر بھروسہ رکھنا۔ حق قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین سے بہشت مین ستر ہزار بے حساب داخل ہونگے وہ وہ لوگ ہین کہ نہ منتر پڑھواتے ہین اور نہ برا شگون لیتے ہین اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہین **ف** اور بعض روایت مین آیا ہے کہ ستر ہزار اور ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار داخل ہونگے اور منتر نہین پڑھواتے اسکے یہ معنی کہ جو منتر قرآن و حدیث مین نہین آیا اور جسمین شرک کا خوف ہے اُس سے پرہیز کرتے ہین اور برا شگون نہین لیتے یعنی کام اور رسمین جاہلیت کی ترک کرتے ہین۔ حق وکرمانی عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَہٗ

كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَاِنْ اَصَابَتْهُ
ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ عجب ہے مومن کے حال سے کہ اسکے سب کام اسکے حق مین بہتر ہین اور یہ بات کسی کے لئے بجز
مومن کے نہین اگر اسکو خوشی پہونچے شکر کرے تو یہ اسکے حق مین بہتر ہوگا اگر اسکو ضرر پہونچے تو صبر کرے یہ اسکے حق مین بہتر
ہوگا اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ
وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَذَا كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَ
مَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ مومن قوی یعنی اعتقاد ایمان اور توکل مین بہتر اور زیادہ پیارا ہے اللہ کو ضعیف
مومن سے اور ہر مسلمان مین بھلائی ہے حرص اسبات کی کر جو تجھ کو نفع دے یعنی دین کے معاملہ مین اور اللہ سے مدد مانگ اور عمل
کرنے سے مت تھک اور اگر تجھ کو کوئی مصیبت پہونچے تو یہ مت کہہ کہ اگر مین ایسا کرتا تو ایسا اور ایسا ہوتا بلکہ یون کہہ کہ اللہ نے
مقدر کیا اور اسنے جو چاہا سو کیا کیونکہ لفظ لو شیطان کا عمل کھولتا ہے **ف** یعنی وسوسہ کا باعث ہوتا ہے اور پشیمانی سے
کہتا ہے تو اگر یہ بات تقدیر کے مقابلہ مین شک کر کے کہے تو منع ہے اور نہین تو ممنوع نہین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
صحابہ کی خوشی کے لئے فرمایا ہے لو استقبلت من امری ما استدبرت الحدیث یعنی اگر مین پہلے سے جانتا اپنے معاملہ مین اس بات
کو جسے پیچھے معلوم کیا لوگون کا حلال ہونا احرام حج سے تو مین بھی ہدی نہ لاتا تاکہ حلال ہو جاتا - حق لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى
اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا اگر تم اللہ پر توکل کرتے اسپر توکل کا حق
تو وہ تمکو اسی طرح رزق دیتا جیسے پرندون کو رزق دیتا ہے کہ صبح کو بھوکے نکلتے ہین اور شام کو گھونسلون مین پیٹ بھرے
جاتے ہین **ف** حق توکل یہ ہے کہ یقینا جانے کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی کچھ نہین کر سکتا تو اسکو کسب کرنا منع نہوا بلکہ اسکی
تعلیم ہوئی رزاق اللہ کو جانے اور کسب کو اسکا وسیلہ نہ یہ کہ کسب کو رزق مین موثر سمجھے - يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ لَيْسَ مِنْ
شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُكُمْ بِهٖ وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ
مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ نَفَثَ فِيْ رُوْعِيْ اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ
رِزْقَهَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ
فَاِنَّهٗ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ اے لوگو جو چیزین کہ تمکو جنت سے نزدیک اور دوزخ سے دور کرین انکا
مین نے تمکو حکم کیا اور جو چیزین کہ تمکو دوزخ سے قریب اور جنت سے دور کرین انسے تمکو منع کر چکا اور روح امین یعنی جبرئیل علیہ
السلام نے میرے دل مین پھونکا یعنی پوشیدہ وحی اتاری کہ کوئی نفس ہرگز نمریگا یہانتک کہ اپنا رزق لیلے آگاہ ہو اللہ سے ڈرو
اور میانہ روی طلب مین کرو اور تمکو رزق کا دیر کر کے پہونچنا اسبات کا باعث نہو کہ تم اسکو اللہ کی نافرمانیون سے طلب کرو کیونکہ
جو چیز اللہ کے پاس ہے یعنی رزق حلال وہ ہاتھ نہین آتی بجز اسکی طاعت کے **ف** کوئی نفس نہ مریگا اس جملہ کا یہ مطلب ہے
آدمی صبر کرے کیونکہ بدون پورا کئے رزق مقدر کے مریگا نہین اور طلب مین میانہ روی کرو یعنی زیادتی نہ کرو یہ مجمل بیان ہوا آگے
اسکی شرح ہے یعنی اگر رزق حلال پہونچنے مین دیر ہو تو رزق حرام مت طلب کرو - اَلزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيْمِ

الحلال ولا باضاعة المال ولكن الزهادة في الدنيا ان لا تكون بما في يديك اوثق بما في يدي الله
وان تكون في ثواب المصيبة اذا انت اصبت بها ارغب فيها لو انها ابقيت لك دنیا مین بے رغبتی حلال کے
حرام کرنے سے نہین یعنی صرف لذات اور شہوات کے ترک کرنے سے نہین اور نہ مال کے کھو دینے سے بلکہ دنیا مین بے رغبتی
اسطرح ہے کہ تو اپنے قبضہ کی چیز پر زیادہ اعتماد کرنے والا بہ نسبت اللہ کے قبضہ کی چیز کے نہو اور یہ کہ تو مصیبت کے ثواب مین
جب تجھکو کوئی مصیبت پہونچے زیادہ راغب ہو بہ نسبت اسکے کہ وہ مصیبت تیرے لئے باقی رکھی جاتی یعنی تجھکو نہ پہونچتی ف
یعنی مومن جب گناہ کرتا ہے اور دنیا مین اسکے بدلہ مصیبت مین گرفتار ہوتا ہے اور صبر کرتا ہے تو آخرت مین ثواب پاتا ہے
اور اگر گناہ کے بدلہ دنیا مین مصیبت نہین پہونچتی تو وہ گناہ باقی رہتا ہے اور آخرت مین اُسکی سزا ملتی ہے اور حاصل یہ ہے
کہ تیری رغبت مصیبت مین ثواب کے لئے زیادہ ہو بہ نسبت تیری رغبت کے نہونے مین۔ ط و سید قال كنت خلف رسول
الله صلى الله عليه وسلم يوما فقال يا غلام احفظ الله يحفظك احفظ الله تجده تجاهك واذا
سألت فاسأل الله واذا استعنت فاستعن بالله واعلم ان الامة لو اجتمعت على ان ينفعوك بشيء
لم ينفعوك الا بشيء قد كتبه الله لك ولو اجتمعوا على ان يضروك بشيء لم يضروك الا بشيء قد
كتبه الله عليك رفعت الاقلام وجفت الصحف ابن عباس رض کہتے ہین کہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے پیچھے ایک دن سوار تھا آپنے فرمایا اے لڑکے اللہ کا حق نگاہ رکھ یعنی اُسکی رضا طلب کر اللہ تجھکو محفوظ رکھیگا یعنی دنیا او
آخرت کی برائیون سے اللہ کو نگاہ رکھ تو اُسکو اپنے سامنے پاویگا یعنی تیری محافظت اور مدد کریگا جدھر تو متوجہ ہوگا اور تیرے
کام آسان کریگا اور جب تو مانگے تو اللہ سے مانگ اور جب تو مدد چاہے تو اللہ سے چاہ اور جان رکھ کہ اگر تمام لوگ اس
بات پر متفق ہون کہ تجھ کو کچھ نفع دین تو وہ تجھکو اُسی چیز کا فائدہ دینگے جو اللہ نے تیرے لئے مقدر کی ہے اور اگر وہ سب
اس بات پر اتفاق کرین کہ تجھکو کچھ ضرر پہونچائین تو تجھکو کچھ ضرر نہ پہونچا سکینگے بجز ایسی بات کے جسکو اللہ نے تجھپر مقدر کی ہے اٹھا
گئے قلم اور خشک کئے گئے صحیفے یعنی تقدیر کا لکھا تمام ہو چکا اسمین تغیر و تبدل نہین ہو سکتا من سعادة ابن آدم رضاه
بما قضى الله له ومن شقاوة ابن آدم تركه استخارة الله ومن شقاوة ابن آدم سخطه بما قضى
الله له آدمی کی نیک بختی سے ہے اس بات پر راضی ہونا جو اللہ نے اسکے لئے مقدر کی ہے اور آدمی کی بدبختی مین سے ہے ترک
کرنا اللہ سے خیر چاہنے کو اور آدمی کی بدبختی سے ہے اُسکا خفا ہونا اُس بات پر جو اللہ نے مقدر کی ہے ف یعنی اللہ تعالیٰ
سے بھلائی مانگنا ترک نکرے یہ بات بری ہے بلکہ اُس سے بہتری کی دعا کرے کہ جو کچھ میرے حق مین بہتر ہو وہ کر۔ سید انه
غزا مع النبي صلى الله عليه وسلم قبل نجد فلما قفل رسول الله صلى الله عليه وسلم قفل معه
فادركتهم القائلة في واد كثير العضاه فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم وتفرق الناس يستظلون
بالشجر فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم تحت سمرة فعلق بها سيفه ونمنا نومة فاذا رسول
الله صلى الله عليه وسلم يدعونا واذا عنده اعرابي فقال ان هذا اخترط على سيفي وانا نائم

فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهٖ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ +
حضرت جابرؓ نے جہاد کیا ہمراہ رکاب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے نجد کی جانب مین جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
مراجعت فرمائی تو جابر بھی آپکے ساتھ پھرے اُن لوگون کو دوپہر ایک میدان مین ہوئی جس مین کیکر بہت تھے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم اترے اور لوگ متفرق ہوے کہ درختونکا سایہ لیتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کیکر کے
نیچے اتر کر اپنی تلوار اُسمین لٹکا دی اور ہم ایک نیند سوئے یکایک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو پکارتے تھے اور دیکھا
کہ اُنکے پاس ایک گنوار تھا آپنے فرمایا کہ اس شخص نے مجھپر میری تلوار سونتی اور مین سوتا تھا تو مین جاگا اور تلوار اُسکے ہاتھ
مین کھنچی ہوئی تھی اس شخص نے کہا کہ مجھسے تمکو کون بچاویگا مین نے اس سے کہا کہ اللہ بچاویگا تین بار یہی سوال اور
جواب ہوا اور آپنے اُسکو سزا نہ دی اور اٹھ بیٹھے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰيَةً لَّوْ
اَخَذَ النَّاسُ بِهَا لَكَفَتْهُمْ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ مین ایک ایسی آیت جانتا ہون کہ اگر لوگ اُسپر عمل کرین تو وہ آیت اُنکو کافی ہو وہ یہ ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ
مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب یعنی جو کوئی اللہ سے ڈرے تو اللہ اُسکے لئے نجات کی جگہ کرتا ہے اور اُسکو ایسی جگہ سے رزق
دیتا ہے کہ وہ گمان نہین کرتا **ف** یعنی اگر لوگ تقوی کرین تو یہ آیت اُنکو طلب رزق اور اُسکے اسباب کی مشقت سے کافی ہو
چنانچہ بعض مشائخ کا قول ہے کہ ہر قوم کا ایک حرفہ ہے اور ہمارا حرفہ تقوی اور توکل ہے كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ
اَخَاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دو بھائی تھے اُنمین
سے ایک پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا اور دوسرا پیشہ کرتا اُس پیشہ والے بھائی نے اپنے بھائی کی شکایت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین کی آپنے فرمایا کہ شاید تجکو اُسکی برکت سے رزق ملتا ہو اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةٌ
فَمَنْ اَتْبَعَ قَلْبَهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ بِاَيِّ وَادٍ اَهْلَكَهٗ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ كَفَاهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا
آدمی کے دل کے لئے ہر میدان مین ایک شاخ ہے یعنی دل مین اسباب معیشت کی طرح طرح کی فکرین ہین تو جو کوئی اپنے دلکو طرح طرح
کے فکرون کے پیچھے لگاویگا تو اللہ تعالی پروا نکریگا کہ کس میدان مین اُسکو ہلاک کرے اور جو کوئی اللہ پر توکل کرے تو اللہ تعالی
اُسکو سب فکرون سے کافی ہوگا **ف** یعنی اُسکی ہر طرح کی حاجتین اُسپر آسان کریگا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ اَنَّ
عَبِيْدِيْ اَطَاعُوْنِيْ لَاَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ وَاَطْلَعْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ وَلَمْ اُسْمِعْهُمْ صَوْتَ
الرَّعْدِ تمہارے پروردگار عز وجل نے فرمایا کہ اگر میرے بندے میری اطاعت کرین تو مین اُنپر رات کو مینہ برساؤن اور دنکو
اُنپر آفتاب نکالون اور اُنکو گرجنے کی آواز نہ سناؤن **فقیر** کہتا ہے کہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اگر بالفرض سب لوگ اطاعت
جیسی کہ چاہئے بجا لاوین تو امن اور سلامتی خالص اُنکو عنایت کی جاوے جس مین خوف ہلاک اور آفت کا نہو دَخَلَ
رَجُلٌ عَلٰى اَهْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰى مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ اِلَى الْبَرِّيَّةِ فَلَمَّا رَاَتِ امْرَاَتُهٗ قَامَتْ اِلَى الرَّحٰى فَوَضَعَتْهَا

وَاِلَى التَّنُّوْرِ فَسَجَّرَتْهُ ثُمَّ قَالَتِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فَنَظَرَتْ فَاِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَأَتْ قَالَ وَذَهَبَتْ اِلَى التَّنُّوْرِ فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ اَصَبْتُمْ بَعْدِيْ شَيْئًا قَالَتِ امْرَأَتُهُ نَعَمْ مِنْ رَبِّنَا وَقَامَ اِلَى الرَّحٰى فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُ لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُوْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ایک شخص اپنے گھر والون مین آیا اور جب اُنکی حاجت دیکھی تو جنگل کو نکلا یعنی گھبرا کر جب اُسکی بی بی نے دیکھا یعنی شوہر کا نکل جانا تو چکی کی طرف اُٹھی اور اُسکو تیار کیا اور تنور پر جاکر اُسکو جھونکا پھر کہا یا اللہ توہمکو رزق دے پھر اُسنے نظر کی تو دیکھا کہ کُنڈا بھر گیا تھا ابوہریرہ رض کہتے ہین کہ وہ عورت تنور کے پاس گئی تو اُسکو روٹیون سے بھرا پایا راوی کہتے ہین کہ اُسکا شوہر واپس آیا اور کہا کہ میرے پیچھے تمکو کچھ ملا اُسکی بی بی نے کہا کہ ہان ہمارے پروردگار کے یہان سے اور شوہر چکی کے پاس کھڑا ہوا اور اُسکو اُٹھا لیا یہ حال پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا آپنے فرمایا کہ آگاہ ہو کہ اگر وہ شخص چکی کو نہ اُٹھاتا تو قیامت تک برابر پھرتی رہتی اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ اَجَلُهٗ ـ رزق بندہ کو طلب کرتا ہے جیسے اُسکی اجل اُسکو طلب کرتی ہے **فقیر** کہتا ہے کہ اسی مضمون کو مثنوی مولانا روم مین بیان کیا ہے ؎ ہان توکل کن مجنبان پا و دست رزق تو بر تو ز تو عاشق تر ست ٭ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ حضرت ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا کہ گویا مین دیکھ رہا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ ایک نبی کا انبیا مین سے بیان کرتے تھے کہ اُنکو اُنکی قوم نے مارا اور اُنکو خون آلودہ کیا اور وہ خون اپنے چہرہ سے پونچھتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ الٰہی میری قوم کو بخشدے کہ وہ نہین جانتے

باب ششم نمود اور شہرت کا بیان

یعنی عبادت جو دکھانے اور سنانے کو کرے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نہین دیکھتا تمہاری صورتون اور تمہارے مالونکو لیکن دیکھتا ہے تمہارے دلون اور عملون کو قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيْ غَيْرِيْ تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَنَا مِنْهُ بَرِيْءٌ هُوَ لِلَّذِيْ عَمِلَهٗ اللہ تعالی نے فرمایا مین سب شریکون سے زیادہ بے پروا ہون شرک سے جسنے کوئی کام ایسا کیا جسمین میرے ساتھ دوسرے کو شریک کیا مین اُسکو اُسکے شرک کے ساتھ چھوڑدونگا اور ایک روایت مین یون ہے کہ مین اُس سے بیزار ہون وہ عمل اُسی کا ہے جسکے لئے اُسنے کیا **ف** انا اغنی الشرکاء کے یہ معنی کہ جہان کے شرکا شرکت کے محتاج اور اُسپر راضی ہوتی ہین بخلاف میرے کہ مین اُس سے بے پروا ہون کہ شرکت کے ساتھ عبادت پر راضی ہون بلکہ خالص عبادت کو پسند کرتا ہون ـ ح مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُّرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ جو کوئی سنا دے اللہ تعالی اُسکو سنا دیگا اور جو کوئی دکھاوے اللہ تعالی اُسکو دکھا دیگا **ف** یعنی جو کوئی عبادت دکھانے اور سنانے کی غرض سے کریگا اللہ تعالی قیامت مین اُسکو فضیحت اور رسوا کریگا ـ سید قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ

الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ
بُشْرَى الْمُؤْمِنِ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا گیا کہ فرمائیے اُس شخص کا حال کہ اچھا عمل کرتا ہے
اور لوگ اُسکی تعریف اُس عمل پر کرتے ہین اور ایک روایت مین یون ہے کہ لوگ اُسکو اُس عمل پر دوست رکھتے ہین آپنے فرمایا
کہ یہ حالت مومن کی بشارت جلد ہے ف یعنی مرنے سے پہلے دنیا ہی مین جزا ملے اور خلاصہ یہ کہ خالص اللہ کے لئے
عمل کرنے سے اللہ تعالی دنیا اور آخرت دونون مین جزا دیتا ہے حق إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِيَوْمٍ
لَا رَيْبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ
اللّٰهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ جب اللہ تعالی لوگون کو قیامت کے دن یعنی اُسدن کہ جسمین شک نہین جمع کریگا تو
ایک پکارنیوالا پکاریگا کہ جسنے اپنے کسی عمل مین اللہ کا کسیکو شریک کیا ہو تو چاہئے کہ اُس عمل کا ثواب خدا کے سوا اُس دوسرے
سے مانگے کیونکہ اللہ شریکون مین سے زیادہ بے پرواہ ہے شرک سے مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهِ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ أَسَامِعَ خَلْقِهِ
وَحَقَّرَهُ وَصَغَّرَهُ جو کوئی لوگون کو سناوے اپنا عمل تو اللہ اُسکو سناویگا اپنی خلق کے کانون مین اور اُسکو حقیر کریگا اور اُسکو
ذلیل کریگا مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الْآخِرَةِ جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالَى غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَ
هِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الدُّنْيَا جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَشَتَّتَ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَلَا يَأْتِيهِ
مِنْهَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ جس کیسکی نیت طلب آخرت کی ہو اللہ تعالی اُسکی بے پروائی اُسکے دل مین کرتا ہے اور اُسکے پریشانی کو جمع
کرتا ہے اور اُسکے پاس دنیا ذلیل ہو کر آتی ہے اور جسکی نیت طلب دنیا ہوتی ہے اللہ تعالی محتاجی کو اُسکے سامنے کرتا ہے اور
اُسکا حال اُسپر پریشان کرتا ہے اور دنیا مین سے اُسکو وہی آتا ہے جو اُسکے لئے مقدر ہے ف یعنی طلب آخرت مین اُسکا دل
غنی کردیگا اور اُسکو ضروری رزق پر قانع کریگا اور پریشانی جمع کرنے سے یہ غرض کہ اُسکی خاطر جمع ہوجاتی ہے کیونکہ اُسکے اسباب
ایسی جگہ سے مہیا ہوتے ہین کہ اُسکو معلوم نہین ہوتا اور دنیا ذلیل ہو کر آتی ہے یعنی اُسکی طلب مین وہ شخص بہت سعی کا محتاج
نہین ہوتا سید قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَيْنَا أَنَا فِي بَيْتِي فِي مُصَلَّايَ إِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَأَعْجَبَنِي الْحَالُ
الَّتِي رَآنِي عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَكَ أَجْرَانِ أَجْرُ
السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اس اثنا مین کہ مین اپنے گھر مین اپنی
جانماز پر تھا کہ ایک شخص مجھ پر داخل ہوا اور جس حال پر کہ اُسنے مجھکو دیکھا مجھے اچھا معلوم ہوا یعنی یہ فرمائیے کہ یہ ریا ہوئی یا نہین
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ اللہ تعالی تجھپر رحم کرے تجھکو دو ثواب ہین ایک ثواب پوشیدگی کا اور
ایک ثواب ظاہر کا ف اگر عمل کو ظاہر مین اس نیت سے کرے کہ اور لوگ دیکھکر میرا اقتدا کرینگے تو اُس مین بھی ثواب ہوگا
حضرت ابوہریرہ بظاہر اسی نیت سے خوش ہوے تھے اسلئے اُنکو ثواب کی بشارت دی گئی حق يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ
رِجَالٌ يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّينِ أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ
وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذِّئَابِ يَقُولُ اللّٰهُ أَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُونَ فَبِي حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَى

أُولَٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةٌ تَدَعُ الْحَلِيمَ فِيهِمْ حَيْرَانَ اخیر زمانہ مین کچھ لوگ نکلینگے کہ دنیا کو دین سے فریب دینگے یعنی دین کے اعمال سے دنیا والون کو فریب دیکر اُنسے طالب ہونگے بیٹھینگے لوگون کے رجوع کرنے کو بھیڑ کے چمڑے نرمی ظاہر کرنیکے واسطے انکی زبانین شکر سے زیادہ میٹھی ہونگی اور دل اُنکے بھیڑیون کے دلونکی طرح ہونگے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وہ لوگ دھوکھا کھاتے ہین بلکہ مجھپر جرأت کرتے ہین مین اپنی قسم کھاتا ہون کہ اُن لوگون پر اُنھین مین سے ایسا فتنہ بھیجونگا کہ اُنکے دانا کو حیران چھوڑے یعنی اُسکے دفع کا علاج دانشمندون سے بھی نہ ہوسکیگا إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوهُ وَإِنْ أُشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوهُ ہر چیز کے لئے ایک زیادتی ہے اور ہر زیادتی کے لئے سُستی ہے تو اگر اُسکے عامل نے میانہ روی اور استقامت کی تو اُسکی فلاح کی امید رکھو اور اگر اُسکی طرف اُنگلیون سے اشارہ کیا جاوے تو اُسکو کچھ مت شمار کرو ف یعنی اہل فلاح سے مت جانو اور اُنگلیون سے اشارہ کیا جاوے یعنی اس غرض سے کہ زیادتی اور کمی راہ کی اختیار کی۔ حق فقیر کہتا ہے کہ شِرّۃ بکسر شین و تشدید را مہملہ و تا در آخر حرص و نشاط کو کہتے ہین اور یہان اُس سے مراد افراط ہے اور فترۃ بفتح فا و سکون تا سستی کو کہتے ہین جس سے مراد تفریط ہے اور مقصود حدیث یہ ہے کہ اعمال ظاہری کے اور اخلاق باطنی کے دو طرفین ہین ایک افراط یعنی زیادتی دوم تفریط یعنی کمی اور یہ دونو صورتین بری اور نقصان کے باعث ہین اور عمدہ اور کامل میانہ روی ہے جسکو اس اشارہ سے بیان فرمایا فان صاحبہا سدد الخ۔ حق بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يُشَارَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى آدمی کو برائی سے یہی کافی ہے کہ اُسکی طرف دین کی باتون یا دنیا کی باتون مین اُنگلیون سے اشارہ کیا جاوے مگر جسکو اللہ تعالی بچاوے فقیر کہتا ہے کہ شہرت اور انگشت نما ہونیکی برائی دنیا مین تو ظاہر ہے کہ امن اور سلامتی سے دور پڑتا ہے اور تیر آفت کا نشانہ بنجاتا ہے اور دین مین اُسکی برائی اِس وجہ سے ہے کہ اُسکے باعث سے نمود کے جال مین پھنسنے اور ریاست اور امامت اور لوگون کی تعظیم کے متوقع ہونے اور شیطان کے دانو مین آجانیکا موقع ہے۔ حق قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَأَصْحَابَهُ وَجُنْدُبٌ يُوصِيهِمْ فَقَالُوا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ تَعَالَى بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوا أَوْصِنَا فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يُحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْءُ كَفٍّ مِنْ دَمٍ أَهْرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ ابوتمیمہ کہتے ہین کہ مین حاضر ہوا صفوان اور اُسکے یارون کے پاس اور جندب اُنکو نصیحت کرتے تھے اُنہون نے جندب سے کہا کہ تو نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے جندب نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ جو کوئی سناوے یعنی اپنے اعمال اللہ تعالی اُسکو قیامت کے دن سناویگا یعنی فضیحت کریگا اور جو کوئی مشقت ڈالتا ہے اپنی و دوسرون پر طاقت سے زیادہ اپنے نفس پر تو اللہ تعالی اُسپر قیامت کے دن مشقت ڈالیگا لوگون نے کہا کہ ہمکو وصیت کیجئے جندب نے

کہا کہ آدمی میں سب سے پہلے اُسکا پیٹ سڑتا ہے تو جس سے ہو سکے کہ حلال کے سوا اور کچھ نہ کھاوے تو چاہئے کہ اُسکو کرے اور
جس سے ہو سکے کہ اُسکے اور جنت کے درمیان چلو بھر خون کا گرانا حایل نہ ہو تو چاہئے کہ کرے ف یعنی ناحق کسیکا خون کرنا
مانع اور حائل ہے جنت میں داخل ہونیکو تو یہ مطلب ہوا کہ جو کوئی اپنے جنت میں داخل ہونیکے لئے خون ناحق نکرے تو اُسپر
کار بند ہو اور چلو بھر کی قید اس بات کا اشارہ ہے کہ تھوڑا سا بھی حائل ہوتا ہے چہ جائیکہ بہت ہو سید اَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا
إِلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ قَالَ يُبْكِينِي شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ يَسِيرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَمَنْ عَادَى لِلَّهِ تَعَالَى وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ
اللَّهَ بِالْمُحَارَبَةِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ الَّذِينَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا وَإِنْ حَضَرُوا
لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوا قُلُوبُهُمْ مَصَابِيحُ الْهُدَى يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ حضرت عمر فاروق رضہ ایک روز
مسجد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو گئے اور معاذ بن جبل رضہ کو پایا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس بیٹھے روتے ہیں
فاروق رضہ نے پوچھا کہ تمکو کون چیز رُلاتی ہے معاذ بن جبل رضہ نے کہا کہ مجھکو وہ بات رلاتی ہے جسکو میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم سے سنا ہے میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ تھوڑی سی نمود بھی شرک ہے اور جس نے کسی
اللہ کے ولی سے دشمنی کی تو اُسنے اللہ تعالی سے لڑائی کا مقابلہ کیا اللہ دوست رکھتا ہے نیک بختوں پرہیزگاروں پوشیدہ
حالوں کو کہ جب وہ غائب ہو جاویں تو ڈھونڈے نجائیں اور اگر موجود ہوں تو بلائے نجائیں نہ نزدیک کئے جاویں اُن لوگوں
کے دل ہدایت کے چراغ ہیں نکلتے ہیں ہر زمین تاریک سے ف یعنی اُنکے گھر میں افلاس کے سبب اندھیرا رہتا ہے اسقدر اُنکو
میسر نہیں ہوتا کہ چراغ جلاویں۔ حق إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فِي الْعَلَانِيَةِ فَأَحْسَنَ وَصَلَّى فِي السِّرِّ فَأَحْسَنَ قَالَ
اللَّهُ تَعَالَى هَذَا عَبْدِي حَقًّا جب بندہ ظاہر میں نماز پڑھتا ہے اور اچھی طرح ادا کرتا ہے اور پوشیدگی میں پڑھتا ہے
اور اچھی طرح ادا کرتا ہے تو اللہ تعالی فرماتا ہے کہ یہ میرا بندہ ٹھیک ٹھیک ہے يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ إِخْوَانُ
الْعَلَانِيَةِ أَعْدَاءُ السَّرِيرَةِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ ذَلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ
مِنْ بَعْضٍ آخر زمانہ میں کچھ قومیں ہونگی کہ ظاہر میں ایک دوسرے کے بھائی اور باطن میں دشمن کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ
کیسے ہوگا آپنے فرمایا کہ یہ اسطرح ہوگا کہ بعض کو بعض کی طرف رغبت ہوگی اور بعض کو بعض سے خوف
فقیر کہتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ محبت اور دشمنی دنیوی غرضوں سے ہوگی اگر کوئی غرض کسی سے آپڑے تو رغبت کریں
اور دوستی ظاہر کریں اور اگر کچھ غرض نہو یا غرض حاصل ہو تو بیگانہ او دشمن بنجائیں حق مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ
وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ جو کوئی نماز پڑھے کہ دکھاتا ہے تو اُسنے
شرک کیا اور جو کوئی روزہ رکھے دکھاوے کو اُسنے شرک کیا اور جو کوئی خیرات کرے نمود کو اُسنے شرک کیا أَتَخَوَّفُ
عَلَى أُمَّتِي الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُشْرِكُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ نَعَمْ

أَمَا إِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُونَ شَمْسًا وَلَا قَمَرًا وَلَا حَجَرًا وَلَا وَثَنًا وَلٰكِنْ يُرَاؤُنَ بِأَعْمَالِهِمْ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ
أَنْ يُصْبِحَ أَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَهُ شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِهِ فَيَتْرُكُ صَوْمَهُ میں اپنی امت پر شرک اور پوشیدہ
خواہش سے ڈرتا ہون شداد رض کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آیا آپکی امت آپکے بعد شرک کریگی آپنے فرمایا ہان
جان رکھو کہ وہ نہ آفتاب کو پوجینگے نہ چاند نہ پتھر کو نہ بت کو بلکہ اپنے اعمال کو اور پوشیدہ شہوت کو دکھاوینگے اسطرح کہ انمین
سے کوئی صبح کو روزہ رکھیگا اور اسکو کوئی خواہش اسکی خواہشون مین سے پیش آئیگی تو اپنا روزہ چھوڑ دیگا **ف** خواہش مراد
کھانا اور جماع وغیرہ ہے حاصل یہ کہ اپنی خواہش نفسانی کو خدا کی طاعت پر ترجیح دیگا ـ سید قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِيْ
مِنَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ فَقُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الشِّرْكُ الْخَفِيُّ أَنْ يَقُوْمَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ فَيَزِيْدُ صَلٰوتَهُ
لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ ابو سعید رض کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمپر نکلے اور ہم کانے دجال کا ذکر کرتے تھے آپنے فرمایا
کیا مین تمکو ایسی بات نہ بتاؤن کہ وہ تمپر میرے نزدیک بہ نسبت کانے دجال کے بھی زیادہ خوفناک ہے ہمنے عرض کیا کہ یا رسول
اللہ ہان آپ بتا دیجئے آپنے فرمایا کہ وہ بات شرک خفی ہے اسطرح کہ آدمی کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور پھر اپنی نماز کو زیادہ کرے جب
کسی آدمی کی نظر اپنی طرف دیکھے لَوْ أَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِيْ صَخْرَةٍ لَا بَابَ لَهَا وَلَا كُوَّةَ خَرَجَ عَمَلُهُ إِلَى النَّاسِ
كَائِنًا مَا كَانَ اگر کوئی آدمی کوئی عمل ایسے غار مین کرے جسمین نہ دروازہ ہو نہ سوراخ تو اسکا عمل جو کچھ ہوگا لوگون تک
نکلیگا **ف** اسمین یہ اشارہ ہے کہ اظہار عمل کی کچھ ضرورت نہین خود بخود شائع ہو جاتا ہے تو ظاہر کرکے ناحق ریا کا کیون
ہو ـ سید مَنْ كَانَتْ لَهُ سَرِيْرَةٌ صَالِحَةٌ أَوْ سَيِّئَةٌ أَظْهَرَ اللهُ تَعَالٰى مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهٖ جب کسی کی کوئی
اچھی خصلت یا بری ہو تو اللہ تعالی اس خصلت کی ایک علامت ظاہر کر دیتا ہے جس سے وہ شخص پہچانا جاتا ہے **ف** اچھی
خصلت کی علامت صلاح و تقوی ہے تو ایسے شخص کو اظہار کی ضرورت نہین کہ ظاہر کرکے ریا کے گناہ مین گرفتار ہو ع قَالَ
اللهُ تَعَالٰى إِنِّيْ لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيْمِ أَتَقَبَّلُ وَلٰكِنِّيْ أَتَقَبَّلُ هَمَّهُ وَهَوَاهُ فَإِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ فِيْ طَاعَتِيْ
جَعَلْتُ صَمْتَهُ حَمْدًا لِيْ وَوَقَارًا وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین ایسا نہین ہون کہ دانا کے ہر کلام کو قبول کرون
لیکن مین اسکا قصد اور خواہش قبول کرتا ہون تو اگر اسکا قصد و خواہش میری طاعت مین ہو تو مین اسکے سکوت کو بھی اپنی
حمد او تعظیم کر دیتا ہون اگرچہ وہ کچھ نہ بولے **ف** اسلئے کہ اسکے دل مین میری محبت اور حمد بیٹھی ہوئی ہے تو مدار کار نیت پر ہوا

حق **باب ہفتم رونے اور ڈرنے کا بیان** یعنی خوف خدا سے وَاللهِ لَا أَدْرِيْ وَأَنَا رَسُوْلُ
اللهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ بخدا مین نہین جانتا بخدا مجھے معلوم نہین حالانکہ مین خدا کا رسول ہون کہ میرے ساتھ کیا کیا جائیگا
اور نہ یہ جانتا ہون کہ تمہارے ساتھ کیا ہوگا **ف** جب عثمان بن مظعون صحابی نے انتقال کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
انپر بوسہ دیا ایک عورت نے آپکے بوسہ دینے کے سبب کہا کہ اسکی عاقبت بخیر ہوئی اسکی تنبیہ کو آپنے یہ ارشاد فرمایا کہ
غیب کی خبر کسیکو نہین عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَأَيْتُ فِيْهَا امْرَأَةً مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَهَا

ربطتها فلم تطعمها ولم تدعها تأكل من خشاش الارض حتى ماتت جوعا ورأيت عمرو بن عامر الخزاعي
يجر قصبه في النار وكان اول من سيب السوائب بہشت و دوزخ پیش کی گئی تو مین نے اسمین بنی اسرائیل کی
ایک عورت کو دیکھا کہ اپنی بلی کے باب مین عذاب دی جاتی تھی اُسنے بلی کو باندھ رکھا کہ نہ خود اُسکو کھانا کھلایا اور نہ اُسکو چھوڑا
کہ زمین کے حشرات یعنی چوہے چڑیا وغیرہ کھاتی یہانتک کہ وہ بلی بھوکی مرگئی اور مین نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی
آنتین آگ مین گھسیٹ رہا تھا اور اس شخص نے سب سے پہلے سانڈ چھوڑے تھے ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
دخل عليها يوما فزعا يقول لا اله الا الله ويل للعرب من شر قد اقترب فتح اليوم من ردم ياجوج
وماجوج مثل هذه وحلق باصبعيه الابهام والتي تليها قالت زينب فقلت يا رسول الله افنهلك
وفينا الصالحون قال نعم اذا كثر الخبث رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایکروز ڈرتے ہوے ام المومنین زینب بنت
جحش رض کے پاس آئے فرماتے تھے لا الہ الا اللہ خرابی ہے عرب کی ایک برائی سے جو نزدیک پہونچی یعنی عنقریب فتنے ہونگے
جنمین سے پہلا مقتول ہوا حضرت عثمان غنی رض کا تھا آج یاجوج ماجوج کی دیوار مین سے اتنا کھل گیا اور آپنے دو انگلیون
کو حلقہ کرکے یعنی انگوٹھے اور انگشت شہادت سے ملاکر حلقہ بنایا زینب کہتی ہین کہ مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آیا ہم ہلاک
ہونگے حالانکہ ہم مین نیک لوگ ہونگے آپنے فرمایا کہ جس صورت مین کہ برائیان بہت ہونگی ليكونن من امتي اقوام
يستحلون الخز والحرير والخمر والمعازف ولينزلن اقوام الى جنب علم يروح عليهم بسارحة لهم
ياتيهم رجل لحاجة فيقولون ارجع الينا غدا فيبيتهم الله ويضع العلم ويمسخ اخرين قردة و
خنازير الى يوم القيمة میری امت مین سے کچھ تو مین پیدا ہونگی کہ وہ حلال جانینگی خز کو جو ایک قسم ریشمی کپڑے کی ہے
اور حریر کو اور شراب اور باجون کو اور کچھ تو مین ایک پہاڑ کی طرف اُترینگی کہ اُنکے پاس اُنکے مواشی آئینگے ایک آدمی اُنکے پاس
کسی کام کو آویگا یعنی کچھ دودھ مانگیگا تو اُسکو کہینگے کہ ہمارے پاس کل کو پھر آنا یعنی اُسوقت سوال رد کردینگے تو اللہ تعالی راتکو اُنکو ہلاک کریگا اور
پہاڑ کو اُنپر گرائیگا اور دوسرون کی صورت بدلیگا بندرون اور سورون سے قیامت تک ف یعنی قیامت تک اسی
صورت پر باقی رہینگے ط اذا انزل الله بقوم عذابا اصاب العذاب من كان فيهم ثم بعثوا على اعمالهم
جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل فرماتا ہے تو جو لوگ کہ اُنمین ہین اُن سب پر عذاب پہونچتا ہے پھر اُٹھائے جائینگے آخرت
مین اپنے عملون پر يبعث كل عبد على ما مات عليه ہر ایک بندہ اُس چیز پر اُٹھایا جائیگا جسپر کہ وہ مرا ہے یعنی کفر
پر یا ایمان پر ما رأيت مثل النار نام هاربها ولا مثل الجنة نام طالبها مین نے کوئی چیز دوزخ جیسی سختی اور
ہول مین نہین دیکھی کہ اُس سے بھاگنے والا سوتا رہے اور نہ بھلائی مین جنت جیسی کوئی چیز دیکھی کہ اُسکا طالب سو رہے ف
یعنی جو کوئی دشمن قوی کے شر سے بھاگتا ہے تو سوتا نہین تو آگ جیسی چیز سے بھاگنے والے کو چاہئے کہ غفلت نکرے اور بھاگنے
مین جسقدر ہوسکے کوشش کرے یعنی طاعت کرنا اور گناہونکا چھوڑنا اپنے اوپر لازم کرے اسیطرح طالب جنت کو چاہئے کہ
اُسکے حاصل کرنے مین سعی کرے اور غافل نہو حق اني ارى ما لا ترون واسمع ما لا تسمعون اطت السماء وحق

لَهَا اَنْ تَاِطَّ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا فِیْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَکٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا لِلّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَّلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَآءِ عَلَی الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ یَالَیْتَنِیْ کُنْتُ شَجَرَۃً تُعْضَدُ مین وہ چیز دیکھتا ہون جو تم نہین دیکھتے اور وہ بات سنتا ہون جو تم نہین سنتے یعنی قیامت کے ہول اور عذاب کی شدت چرّاتا ہے آسمان اور اُسکو چرّانا شایان ہے قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ آسمان مین کوئی جگہ چار انگشت کی بھی نہین جہان ایک فرشتہ اپنا ماتھا اللہ تعالی کے سجدہ کے لئے نہ رکھے ہو بخدا اگر تم جانو وہ بات جسکو مین جانتا ہون تو تم تھوڑا ہنسو اور بہت سا رُو اور بستروں پر اپنی عورتون سے لذت نہ اُٹھاؤ اور راہون کی طرف اللہ تعالی سے فریاد کرتے ہوئے نکل جاؤ ابوذر رض نے کہا کہ اے کاش مین ایک درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا **ف** یعنی تاکہ گناہون مین گرفتار نہ ہوتا۔ ح یَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ ذِکْرُهٗ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَکَرَنِیْ یَوْمًا اَوْ خَافَنِیْ فِیْ مَقَامٍ خدائے عزوجل فرمائیگا کہ دوزخ مین سے اُس شخص کو نکالو جس نے مجھکو ایک وقت یاد کیا ہو یعنی اخلاص اور توحید کے ساتھ یا مجھ سے کسی جگہ مین ڈرا ہو **ف** یعنی نفس کو گناہ کرنے سے میرے خوف کی وجہ سے باز رکھا ہو ح قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَهُمُ الَّذِیْنَ یَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَیَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا یَا ابْنَةَ الصِّدِّیْقِ وَلٰکِنَّهُمُ الَّذِیْنَ یَصُوْمُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ یَخَافُوْنَ اَنْ لَّا یُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ ۝ حضرت عائشہ رض کہتی ہین کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اِس آیت کے معنی پوچھے والذین یؤتون ما اتوا وقلوبہم وجلۃ یعنی اور وہ لوگ کہ دیتے ہین جو چیز دیتے ہین ایسے حال مین کہ اُنکے دل ڈرتے ہوتے ہین آیا یہ لوگ وہی ہین کہ شراب پیتے ہین اور چراتے ہین آپنے فرمایا کہ نہین اے صدیق کی بیٹی بلکہ یہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکھتے ہین اور نماز پڑھتے ہین اور خیرات کرتے ہین اور اس بات سے ڈرتے ہین کہ یہ عمل انسے قبول نہ کیا جاوے یہ وہی لوگ ہین کہ بھلائیون مین جلدی کرتے ہین **ف** آیہ مذکورہ کی باقی یہ ہے انہم الی ربہم راجعون اولئک یسارعون فی الخیرات وہم لہا سابقون کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّیْلِ قَامَ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اذْکُرُوا اللّٰهَ اذْکُرُوا اللّٰهَ جَآءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْهِ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْهِ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم جب دو تہائی رات کی گذرتی تو کھڑے ہوتے اور فرماتے اے لوگو اللہ کو یاد کرو اللہ کو یاد کرو پہلا نفخہ آیا اُسکے پیچھے دوسرا نفخہ آویگا آئی موت اُن ہولون کے ساتھ جو اُسمین ہین آئی موت اُن ہولون کے ساتھ جو اُسمین ہین یعنی عذاب و ثواب ح خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوۃٍ فَرَاَی النَّاسَ کَاَنَّهُمْ یَکْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّکُمْ لَوْ اَکْثَرْتُمْ ذِکْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَکُمْ عَمَّا اَرَی الْمَوْتِ فَاَکْثِرُوْا ذِکْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ لَمْ یَاْتِ عَلَی الْقَبْرِ یَوْمٌ اِلَّا تَکَلَّمَ فَیَقُوْلُ اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَةِ وَاَنَا بَیْتُ الْوَحْدَۃِ وَاَنَا بَیْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی ظَهْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُکَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِکَ قَالَ فَیَتَّسِعُ لَهٗ مَدَّ بَصَرِہٖ وَیُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ اِلَی الْجَنَّةِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ

الفاجر او الکافر قال له القبر لا مرحبا ولا اهلا اما ان کنت لابغض من یمشی علی ظهری الیّ
فاذ ولّیتک الیوم وصرت الیّ فستری صنیعی بک قال فیلتئم علیه حتی تختلف اضلاعه قال
وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم باصابعه فادخل بعضها فی جوف بعض ویقیض له سبعون
تنّینا لو ان واحدا منها نفخ فی الارض ما انبتت شیئا ما بقیت الدنیا فینهسنه ویخدشنه
حتی یفضی به الی الحساب قال وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما القبر روضة من ریاض
الجنة او حفرة من حفر النار پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ایک نماز کے لئے نکلے لوگون کو دیکھا کہ گویا وہ ہنستے ہین آپنے فرمایا
کہ جان رکھو اگر تم لذتون کی ڈھانے والی یعنے موت کا بہت ذکر کرتے تو وہ تمکو اُس حالت سے روکتی جسکو مین دیکھتا ہون یعنی
تم ہنسنا چھوڑ دیتے کہ لذتون کی توڑنیوالی یعنی موت کا ذکر بہت کرو کیونکہ قبر پر کوئی دن ایسا نہین گذرتا کہ وہ یون نہ کہتی ہو وہ کہتی ہے کہ مین غریب
کا گھر ہون اور مین تنہائی کا گھر ہون اور مین مٹی کا گھر ہون اور مین کیڑونکا گھر ہون اور جب بندہ مومن دفن کیا جاتا ہے تو اُس
سے قبر کہتی ہے کہ خوب کیا اور اپنی اہل مین آیا جان لے کہ تو میرے نزدیک اُن سب لوگون سے زیادہ محبوب تھا جو میری پشت
پر چلتے ہین اور جب مین آج تجھپر والی ہوئی اور تو میرے پاس آیا تو تو میرا سلوک اپنے ساتھ دیکھ لیگا آپنے فرمایا کہ پھر اُسکے لئے قبر نظر
کے پہونچنے تک فراخ ہوجاتی ہے اور اُسکے لئے ایک دروازہ بہشت کی طرف کھلجاتا ہے اور اگر بندہ بدکار یا کافر دفن کیا
جاتا ہے تو قبر اُس سے کہتی ہے کہ نہ تجھے مرحبا نہ اہلاً جان رکھ کہ تو میرے نزدیک اُن سب سے برا تھا جو میری پشت پر چلتے ہین
آج جو تجھکو میرا حوالہ ہوا اور تو میرے پاس آیا تو میرا کام اپنے ساتھ ابھی دیکھ لیگا آپنے فرمایا کہ پھر قبر اُسپر ملتی ہے یہانتک کہ اُسکی
پسلیان اِدھر کی اُدھر ہوجاتی ہین۔ راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیون سے اِدھر کی اُدھر ہونے
کو تبلایا اسطرح کہ بعض انگلیون کو بعض کے اندر داخل کیا آپنے فرمایا اور اُسکے لئے ستر اژدہے معین کئے جاتے ہین کہ اگر اُنمین
سے ایک زمین پر پھنکار مارے تو زمین کوئی چیز نہ اُگاوے جب تک کہ دنیا باقی رہے تو یہ اژدہے اُسکو کاٹتے اور ڈستے ہین
یہانتک کہ اُسکو حساب کے لئے لایا جاوے۔ راوی کہتے ہین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر جنت کے باغون
مین سے ایک باغ ہے یعنی مومن کے حق مین یا دوزخ کے گڑھون مین سے ایک گڑھا ہے یعنی کافر کے حق مین قالوا یا رسول
الله قد شبت قال شیبتنی هود واخواتها صحابہ رضہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ بوڑھے ہوگئے آپنے فرمایا کہ مجھکو
بوڑھا کردیا سورۂ ہود اور اُسکی بہنون نے **ف** یعنی جن سورتون مین قیامت کا احوال ہے جیسے سورۂ واقعہ اور مرسلات اور
عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت سید قال انکم لتعملون اعمالا هی ادق فی اعینکم من الشعر کنا نعدها
علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم من الموبقات یعنی المهلکات حضرت انس رضہ کہتے ہین کہ تم وہ
عمل کرتے ہو جو تمہاری آنکھون مین بال سے زیادہ باریک معلوم ہوتے ہین ہم اُن عملون کو زمانۂ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
مین موبقات یعنی ہلاک کرنے والے گنتے تھے **ف** یعنی صغیرہ گناہون کو تم حقیر اور چھوٹا جانتے ہو اور ہم اُنکو مہلکات سمجھتے
تھے سید قال یا عائشة ایاک ومحقرات الذنوب فان لها من الله طالبا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے آپکو چھوٹے گناہون سے دور رکھ کیونکہ اللہ کیطرف سے اُنکا مطالبہ کرنے والا بھی ہے یعنی ملائکہ أَمَرَنِي
رَبِّي بِتِسْعٍ خَشْيَةِ اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَاءِ وَ
أَنْ أَصِلَ مَنْ قَطَعَنِي وَأُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِي وَأَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِي وَأَنْ يَكُوْنَ صَمْتِي فِكْرًا وَنُطْقِي ذِكْرًا وَنَظَرِي
عِبْرَةً وَآمُرَ بِالْعُرْفِ مجھ کو میرے پروردگار نے نو باتون کا حکم فرمایا اللہ سے ڈرنا پوشیدہ اور ظاہر مین اور عدل کی بات کہنی غصہ
خوشی مین اور میانہ روی کرنا فقیری اور تونگری مین اور یہ کہ صلہ رحم کرون ایسے شخص سے جو مجھ سے قطع رحم کرے اور اُس شخص کو
دون جو مجھے محروم رکھے اور اُس شخص کو معاف کرون جو مجھ پر ظلم کرے اور یہ کہ میرا سکوت فکر کے طور پر ہو اور میرا بولنا ذکر کے طور پر
اور میرا دیکھنا عبرت کی راہ سے اور یہ کہ مین حکم کرون اچھی بات کا **ف** پہلے نو باتین فرمائین اور دسوین ذکر کی گویا امر بالمعروف اجمال
ہے تفصیل بالا کے کیونکہ اُسمین سب بھلائیان آگئین۔ سید مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ وَإِنْ
كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ثُمَّ يُصِيْبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ
کوئی بندہ مؤمن ایسا نہین جسکی آنکھون سے آنسو نکلین اگرچہ مکھی کے سر کے برابر ہون خدا تعالیٰ کے خوف کے سبب سے پھر یہ آنسو اُسکے
چہرہ مین سے کسی بہتر جگہ پر پہونچ جائین کہ اللہ تعالیٰ اُسکو دوزخ پر حرام نکرے یعنی جو کوئی خوف خدا سے تھوڑا سا بھی رووے اور قطرہ
اشک اُسکے مونہہ پر روان ہون تو دوزخ اُس پر حرام ہوتی ہے **باب ہشتم آدمیون کی حالت بدلنے کا بیان** إِنَّمَا
النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً یہی بات ہے کہ آدمی سو اونٹون کی طرح ہین کہ نہین معلوم ہوتا کہ تو
اُنمین سے ایک سواری کے قابل پائے یعنی سو آدمیون مین سے ایک بھی صالح اور واقعی آدمی نہین ملتا جیسے کسی نے شعر کہا
ہے ؎ انچہ جستیم وکم دیدیم وبسیارست ونیست* نیست جز انسان درین عالم کہ بسیارست ونیست يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ
الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَتَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ أَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً اچھے لوگ جاتے رہینگے اول پھر اول
یعنی اپنی باری سے اور باقی رہینگے نکمے جو کی بھوسی کی طرح یا ردی کھجور کی طرح اللہ تعالیٰ اُنکی کچھ پروا نکریگا **ف** یعنی کچھ قدر
وعزت خدا کے یہان نہوگی۔ سید إِذَا مَشَتْ أُمَّتِي الْمُطَيْطِيَاءَ وَخَدَمَتْهُمْ أَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ أَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ
سَلَّطَ اللّٰهُ شِرَارَهَا عَلَى خِيَارِهَا جب میری امت اکڑ کے چلیگی اور بادشاہزادہ فارس اور روم کے اُنکی نوکری کرینگے تو اللہ
تعالیٰ امت کے برون کو اُسکے اچھے لوگون پر مسلط فرمائیگا قَالَ إِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا غَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَرَاحَ فِي حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ أُخْرَى
وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَ
نُكْفَى الْمُؤْنَةَ قَالَ لَا أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ حضرت علی مرتضیٰ کہتے ہین کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے کہ مصعب بن عمیر آئے اُنکے بدن پر بجز ایک چادر کے جسمین پوستین کے ٹکڑے کے پیوند لگے ہوئے تھے

اور کچھ نہ تھا جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو دیکھا تو رو پڑے اس وجہ سے کہ مصعب رض پہلے نعمت مین تھے یعنی مکہ میز
اور وہ آج اس حال مین ہین پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم مین سے ایک صبح کو ایک جوڑہ
مین ہوگا اور شام کو دوسرے مین یعنی دو وقتہ کپڑے بدلوگے اور اُسکے سامنے ایک رکابی رکھی جائیگی اور دوسری اٹھائی جائیگی
یعنی کھانے کی کثرت کی وجہ سے اور اپنے گھرون کو چھت بند اور دیوارگیری لگاؤگے جیسے کعبہ شریف ڈھانکا جاتا ہے صحابہ
نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اُس روز اپنی آجکی حالت سے بہتر ہونگے عبادت کے لئے فارغ ہونگے اور مشقت سے بچائے جاوینگے
آپنے فرمایا کہ نہیں بلکہ تم آج بہتر حالت مین ہو بہ نسبت اُسدن کی حالت کے یعنی ناز و نعمت مین پڑکر خدا کم یاد آتا ہے یَأْتِي
زَمَانٌ عَلَى النَّاسِ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ ایک زمانہ لوگون پر ایسا آئیگا کہ اُس ... اپنے دین
پر صبر کرنے والا چنگاری پکڑنے والے کی مانند ہوگا ف یعنی فسق کے ظاہر ہونے اور مددگارون کے کم ہونیکے سبب دین پر
ہوگا جیسے ہاتھ مین چنگاری پکڑنی سید إِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَ
أَمْرُكُمْ شُورَى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَإِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ
وَأُمُورُكُمْ إِلَى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا جب تمہارے سردار تم مین سے بہتر لوگ ہونگے اور تمہارے
دولتمند سخی ہون اور تمہارے کام آپسکے مشورے سے ہون تو زمین پر رہنا تمہارے حق مین بہتر ہے اُسکے اندر رہنے سے اور جس وقت
تمہارے سردار بد لوگ ہون اور تمہارے توانگر بخیل اور تمہارے معاملات تمہاری عورتون کو سپرد ہون تو زمین کے اندر رہنا
تمہارے حق مین بہتر ہے اُسکے اوپر رہنے سے ف یعنی اول صورت مین جینا بہتر ہے مرنے سے اور دوسری صورت مین مرنا
بہتر ہے جینے سے قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُولُ فِي قَوْمٍ إِلَّا أَلْقَى اللّٰهُ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِي قَوْمٍ إِلَّا
كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ
إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ ابن عباس رض کہتے ہین کہ جس قوم مین خیانت
ظاہر ہوئی اللہ تعالی اُنکے دل مین ہیبت ڈالتا ہے یعنی ڈرپوک ہو جاتے ہین اور جس قوم مین زنا ظاہر ہوا تو انمین موت بہت
ہوتی ہے اور جس قوم نے ماپ اور تول مین کمی کی اُنسے رزق دور ہوتا ہے یعنی برکت نہین ہوتی اور جو قوم ناحق حکم کرتی ہے
اُنمین خونریزی پھیلتی ہے اور جو قوم عہد توڑتی ہے اُنپر دشمن مسلط ہوتا ہے لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ دَعَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوا
أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ
النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ
أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا جب
یہ آیت اتری وانذر عشیرتک الاقربین اور ڈرا اپنے کنبے کو جو بہت نزدیک ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پکارا وہ
لوگ اکھٹے ہوے اور آپنے عام پکارا اور خاص پکارا یعنی فرمایا اے اولاد کعب بن لوی کی اپنے نفسون کو آگ سے چھڑاؤ اے

اولاد مرہ بن کعب کی اپنے نفسون کو آگ سے بچاؤ اے عبد شمس کی اولاد اپنی جانون کو آگ سے بچاؤ اے عبد مناف کی اولاد
اپنی جانون کو آگ سے بچاؤ اے عبد مناف کی اولاد اپنی جانون کو آگ سے چھڑاؤ اے بنی ہاشم اپنی جانون کو آگ سے بچاؤ
اے عبد المطلب کی اولاد اپنی جانون کو آگ سے بچاؤ اے فاطمہ رض اپنی جان کو آگ سے بچا کیونکہ مین تمہارے لئے اللہ کے
عذاب سے کسی چیز کا مالک نہین ہون بجز اسکے کہ ایک تمکو قرابت ہے کہ تر کرونگا اسکی تری سے **ف** یعنی قرابت کی وجہ
سے سلوک اور احسان دنیوی کرونگا اور عذاب کا علاج میرے پاس کچھ نہین منہ اُمَّتِيْ هٰذِهٖ اُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ
لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ
وَالْقَتْلُ یہ میری امت رحم کی ہوئی ہے کہ اسپر آخرت مین عذاب نہو گا اسکا عذاب دنیا مین فتنہ اور زلزلہ اور قتل ہے **ف** امت
سے مراد صحابہ ہین یا وہ لوگ جنہون نے کبیرہ گناہ نہین کیئے انکے لئے قتل وغیرہ صغیرہ گناہون کا کفارہ ہو جاتا ہے سید **كِتَابُ
الْاٰدَابِ** یعنی آداب کے مضامین کی حدیثین اور ادب اس عمل کو کہتے ہین جسکا کرنا اچھا ہو قول ہو یا فعل۔ حق **باب
اول سلام کا بیان** قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ
ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ
فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَذَهَبَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوْا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ
فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ
يَنْقُصُ بَعْدَهٗ حَتَّى الْاٰنَ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے آدم کو اپنی صفت پر پیدا کیا کہ انکا قد ساٹھ
ہاتھ کا تھا جب انکو پیدا کیا تو فرمایا کہ جا اور ان لوگون پر سلام کر اور وہ جماعت فرشتے بیٹھے ہوئے تھے اور انسے جواب سن جو وہ
لوگ تجھکو سلام کا جواب دین کیونکہ وہ تیرا اور تیری اولاد کا سلام ہوگا حضرت آدم ع گئے اور کہا السلام علیکم فرشتون نے کہا
السلام علیک ورحمۃ اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتون نے انکے لئے لفظ ورحمۃ اللہ بڑھایا نیز آپنے فرمایا کہ
جو شخص بہشت مین داخل ہوگا وہ آدم کی صورت پر ساٹھ ہاتھ قد کا ہوگا پھر آدم کے بعد سے برابر مخلوق ابتک کم ہوتی رہی
یعنی قد و قامت مین اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ
الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ
اسلام کی کونسی خصلت بہتر ہے آپنے فرمایا کہ یہہ بہتر ہے کہ تو کھانا کھلاوے اور سلام کرے اس شخص کو جسکو جانتا ہے اور جسکو نہین جانتا ہے
یعنی آشنا اور غیر آشنا سب کو سلام کرنا بہتر ہے لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهٗ
اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ
ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھہ حق ہین اسکی خبر پوچھے جب بیمار ہو اور اسکے جنازہ مین شریک ہو جب مر جاوے اور اسکی دعوت
قبول کرے جب وہ بلاوے اور اسپر سلام کرے جب اس سے ملے اور اسکی چھینک کا جواب دے جب وہ چھینکے اور اسکی
خیر خواہی کرے جسوقت مین کہ غائب ہو یا حاضر ہو **ف** چھینک کا جواب دے یعنی یرحمک اللہ کہے مگر یہ کہنا اسوقت ہے کہ چھینکنے والا

الحمد للہ کہا ہو لا تدخلون الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا اولا ادلکم علی شیء اذا فعلتموہ
تحاببتم افشوا السلام بینکم تم جنت مین داخل نہ ہوگے یہانتک کہ ایمان لاؤ اور مؤمن نہ ہوگے یہانتک کہ آپسمین محبت
کرو کیا مین تمکو ایسی بات نہ بتادون کہ جب تم اُسکو کرو ایک دوسرے کے دوست ہوجاؤ وہ یہ ہے کہ آپسمین سلام کا چرچا کرو
یسلم الراکب علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر سوار سلام کرے پیادہ پر اور پیادہ سلام کرے
بیٹھے ہوے پر اور تھوڑے آدمی سلام کرین بہت کو **ف** یہ حکم اُس صورت مین ہے کہ فریقین ایک دوسرے سے ملجاوین
لیکن اگر کوئی شخص کسیکے پاس آوے تو اس آنیوالے ہی پر سلام لازم ہے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا یا تھوڑے ہون یا بہت حق
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی غلمان فسلم علیہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چند لڑکون پر گذرے
تو آپنے اُنپر سلام کیا لا تبدؤا الیہود ولا النصاریٰ بالسلام واذا لقیتم احدہم فی طریق فاضطروہ الی اضیقہ
ابتداء سلام مکرو یہود اور نصاریٰ سے اور جب تم ملو اُنمین سے ایک کو راہ مین تو اُسکو تنگ کرو زیادہ تنگ راہ کیطرف **ف** یعنے
کافر کو راہ مین ایسا تنگ کرو اور ہٹاؤ کہ دیوار سے لگجاوے تاکہ اسلام کی شوکت ظاہر ہو اور اُسکو ابتداء سلام اسلئے منع ہے کہ پہلے
سلام کرنے مین اُسکی تعظیم اور توقیر ہوتی ہے اور یہ امر ممنوع ہے ـ اذا سلم علیکم اہل الکتاب فقولوا وعلیکم
جب تمپر اہل کتاب سلام کرین تو تم جواب مین وعلیکم کہو **فقیر** کہتا ہے کہ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ہے اور انہین دونو کی
ایک روایت مین یہ ہے کہ یہ لوگ بجائے السلام کے السام کہتے ہین بدون لام کے یعنی تمپر موت ہو اسلئے جواب مین فقط
وعلیکم فرمایا یعنی تمپر ہو وہ چیز جسکے تم مستحق ہو ـ حق ایاکم والجلوس بالطرقات فقالوا یا رسول اللہ ما لنا من
مجالسنا بد نتحدث فیہا قال فاذا ابیتم الا المجلس فاعطوا الطریق حقہ قالوا وما حق الطریق یا
رسول اللہ قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنہی عن المنکر وفی روایۃ
وارشاد السبیل وفی روایۃ وتغیثوا الملہوف وتہدوا الضال تم دور رہو راہون پر بیٹھنے سے صحابہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ بدون بیٹھے راہون کے ہمارا گذارہ نہین ہم اُنمین آپس مین باتین کرتے ہین آپنے فرمایا کہ جب تم راہ مین بیٹھنے
کو نہین مانتے تو راہ کا حق ادا کیا کرو اُنہون نے عرض کیا یا رسول اللہ راہ کا حق کیا چیز ہے آپنے فرمایا کہ نیچا رکھنا آنکھ کا یعنے
غیر مشروع سے اور دور کرنا ایذا کی چیز کا یعنی پتھر کانٹے وغیرہ کا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بُری بات سے
منع کرنا اور ایک روایت مین یہ بھی ہے اور راہ بتانا یعنی ناواقف اور بھولے کو اور ایک روایت مین یہ ہے کہ فریاد رسی کرو
مظلوم کی اور بھولے کو راہ بتاؤ ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام علیکم فرد علیہ
ثم جلس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر ثم جاء آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرد علیہ
فجلس فقال عشرون ثم جاء آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرد علیہ فجلس فقال
ثلثون ح وفی روایۃ زاد ثم اتی آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ فقال اربعون
وقال ہکذا تکون الفضائل ایک آدمی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور کہا السلام علیکم آپنے اسکو جواب دیا پھر وہ

بیٹھ گیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس نیکیاں ہوئین پھر دوسرا شخص آیا اور اُسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپنے اُسکو جواب دیا وہ بھی بیٹھ گیا تو آپنے فرمایا کہ اسکو بیس نیکیاں ہوئین پھر اور شخص آیا اور اُسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپنے اُسکو جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا تو آپنے فرمایا کہ اُسکو تیس نیکیاں ہوئین اور ایک روایت مین زیادہ آیا ہے کہ پھر ایک اور شخص آیا اور اُسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ تو آپنے فرمایا کہ اسکو چالیس نیکیاں ہوئین اور فرمایا کہ ثواب کی زیادتیاں اسیطرح ہوتی ہین یعنی جتنے الفاظ مسلمان زیادہ بولیگا اُسیقدر اُسکو ثواب اور فضیلت ہوگی۔ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ لوگون مین سے اللہ کی رحمت سے قریب وہ شخص ہے کہ سلام کی ابتدا کرے اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کچھ عورتون پر گذرے اور آپنے اُنپر سلام کیا **ف** یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو درست تھی اور آپکے سوا دوسرا مرد اگر عورت پر سلام کرے یا عورت مرد پر تو اگر ان دونو مین علاقہ محرمیت یا زوجیت کا ہو تو درست ہے اور جواب کا استحقاق ثابت ہوگا اور اگر کچھ علاقہ نہین تو سلام بھی درست نہین اور نہ استحقاق جواب لیکن اگر عورت بڑھیا ہو کہ گمان فتنہ کا نہو تو درست ہے مفاتیح وحق لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ ہم مین سے نہین وہ شخص جو مشابہت کرے ہمارے غیر کی تم یہود کی مشابہت نکرو اور نہ نصاریٰ کی کہ یہود کا سلام کرنا اُنگلیون کا اشارہ ہے اور نصاریٰ کا سلام کرنا ہتیلیونکا اشارہ **ف** یعنی یہود شہادت کی دونو اُنگلیان سلام کے لئے ملاتے ہین اور نصاریٰ دونو ہتیلیون کو ملاتے ہین سید اِذَا لَقِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَاِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ اَوْ جِدَارٌ اَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ جب تم مین سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اُسکو سلام کرے اگر دونو کے بیچ مین درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جاوے پھر اُس سے ملے تو اُسکو سلام کرے یعنی دوبارہ اِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهٖ وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهٗ بِسَلَامٍ جب تم گھر مین داخل ہو تو گھر والونکو سلام کرو اور جب باہر نکلو تو گھر والون کو رخصت کرو سلام سے يَا بُنَيَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضہ کو فرمایا کہ اے میرے بیٹے جب تو اپنے گھر والون پر داخل ہو تو سلام کر یہ سلام تجھپر اور تیرے گھر والون پر موجب برکت ہوگا اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ جب تم مین سے کوئی کسی مجلس مین پہونچے تو چاہئے کہ سلام کرے پھر اگر اُسکے دل مین بیٹھنا آوے تو بیٹھ جاوے پھر جب مجلس سے اُٹھے تو سلام کرے کیونکہ پہلے مرتبہ کا سلام دوسرے کی بنسبت لائق تر نہین **ف** یعنی دونو سلام حق اور سنت ہونے مین اور ثواب وغیرہ مین برابر ہین سید **باب دوم اذن چاہنے کا بیان**۔ **ف** جب کسیکے گھر مین داخل ہو تو سنت یہ ہے کہ یون کہے السلام علیکم میں اندر آؤن یا پکارکے سبحان اللہ اور اللہ اکبر پڑھے یا کھنکارے یا دستک دے۔ شرح وشرح مسلم قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ وَلَمْ اَسْتَاْذِنْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَدْخُلُ کلدہ صحابی رضہ کہتے ہین کہ مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں داخل ہوا اور میں نے سلام نہ کیا اور نہ اجازت چاہی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر جا اور یوں کہہ السلام علیکم کیا میں اندر آؤں لَا تَأْذَنُوا لِمَنْ لَمْ يَبْدَأْ بِالسَّلَامِ مت اذن دو ایسے شخص کو جو ابتدا سلام سے نکرے

باب سوم مصافحہ اور معانقہ کا بیان

ف مصافحہ کہتے ہیں ہاتھ سے ہاتھ ملانا اور معانقہ گلے ملنا مصافحہ مستحب ہے ملاقات کے وقت لیکن امرد لڑکے اور اجنبی جوان عورت سے حرام ہے اور معانقہ سفر سے آنیکے وقت مستحب ہے قَبَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ الْأَقْرَعُ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے امام حسن بن علی مرتضیٰ کا بوسہ لیا اور آپکے پاس اقرع بن حابس صحابی موجود تھے اقرع نے کہا کہ میرے دس فرزند ہیں میں نے انمیں سے کسیکا بوسہ نہیں لیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اقرع کی طرف دیکھا پھر فرمایا کہ جو رحم نہیں کرتا اُسپر رحم نہیں کیا جاتا مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا کوئی دو مسلمان ایسے نہیں کہ آپس میں ملکر ایک دوسرے سے مصافحہ کریں تو اُن دونو کے جدا ہونے سے پیشتر انکی مغفرت نہو تو ہو اور ایک روایت میں اسطرح ہے کہ جب دو مسلمان ملیں اور باہمدگر مصافحہ کریں اور اللہ کی حمد کریں اور اُس سے بخشش چاہیں تو انکی مغفرت ہوجاتی ہے قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ أَيَنْحَنِي لَهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَيَأْخُذُهُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم میں سے ایک شخص اپنے بھائی یا اپنے دوست سے ملتا ہے کیا اُسکے لئے جھکے آپنے فرمایا نہیں اُسنے عرض کیا کہ کیا اُسکے گلے لگے اور اُسکا بوسہ لے آپنے فرمایا نہیں اُسنے عرض کیا کہ کیا اُسکا ہاتھ پکڑ کے اُس سے مصافحہ کرے آپنے فرمایا ہاں ف سلام وغیرہ کے لئے جھکنا مکروہ ہے بلکہ بعض علما نے اسکو قریب کفر کے لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اس بات کی ریس نکرے کہ اکثر اہل علم اور صلاح ایسا کرتے ہیں کیونکہ جو کوئی ایسا کرتا ہے برا کرتا ہے اللہ سب کو بچاوے سید وحق تَمَامُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ أَوْ عَلَى يَدِهِ فَيَسْأَلَهُ كَيْفَ هُوَ وَتَمَامُ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ بیمار کی پوری بیمار پرسی اسطرح ہے کہ تم میں سے ایک اپنا ہاتھ اُسکی پیشانی یا اُسکے ہاتھ پر رکھکر اُس سے پوچھے کہ تو کیسا ہے اور تمہارا پورا سلام علیک باہمدگر مصافحہ کرنا ہے ف یعنی سلام کے بعد مصافحہ بھی کرو کہ سلام کا تحفہ پورا ادا ہو حق قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَأَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ زید بن حارثہ مدینہ منورہ میں آئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے (یہ حضرت عائشہ کا قول ہے) تو زید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُنکی طرف برہنہ اُٹھے اپنا کپڑا کھینچتے ہوئے یعنی جلدی کے سبب کپڑا درست نہو سکا بخدا میں نے آپ کو تن برہنہ اُس سے پہلے دیکھا نہ اُس حال کے بعد غرضکہ زید کو آپنے

گلے لگایا اور اُنکا بوسہ لیا ف یعنی کسیکی ملاقات کے وقت مین نے آنکو اسطرح برہنہ نہین دیکھا ۔ سید اِنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا اسْتَبَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُمَا اِلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ امام حسن اور امام حسین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑے آپنے دونو کو گلے لگایا اور فرمایا کہ اولاد بخل اور نامردی کا سبب ہے ف کیونکہ مال دیتے ہوئے آدمی یہ خیال کرتا ہے کہ اگر یہ مال دوسرے کو دونگا تو بچے بھوکے رہین گے اسلئے بخل کرتا ہے اور جہاد مین خیال کرتا ہے کہ اگر مارا جاؤنگا بچون کو کون پالیگا اسوجہ سے نامردی کرتا ہے ۔ سید مَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ فَكَاَنَّمَا صَلَّاهُنَّ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْمُسْلِمَانِ اِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ اِلَّا سَقَطَ جو کوئی دوپہر سے پہلے چار رکعت پڑھے گو شب قدر مین پڑھا اور دو مسلمان جب آپسمین مصافحہ کرین تو اُنکے درمیان کوئی گناہ ایسا نہین رہتا جو دور نہو

باب چہارم تعظیم کے لئے اُٹھنے کا بیان

لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ وَكَانَ قَرِيْبًا مِّنْهُ فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنٰى مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ جب بنو قریظہ سعد بن معاذ رضہ کے حکم پر اُترے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد کے پاس آدمی بھیجا اور وہ آپ سے قریب ہی تھے غرضکہ وہ ایک گدھے پر سوار آئے اور جب مسجد سے قریب ہوئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کو فرمایا کہ اُٹھو اپنے سردار کی طرف ف اہل فضل کے لئے کھڑا ہونا آنیکے وقت مستحب ہے ۔ حق لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا کوئی شخص دوسرے شخصکو اُسکے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اُٹھاوے کہ پھر آپ اُس جگہ مین بیٹھے لیکن کہے کہ کھل جاؤ اور فراخ ہو جاؤ فقیر کہتا ہے کہ اس حدیث کی ایک روایت مین پچھلا جملہ اسطرح ہے ولکن یقول تفسحوا مترجم نے اُس نسخہ کے بموجب ترجمہ کیا لیکن ان الفاظ سے ادا مطلب نہوا اسکا صحیح ترجمہ شیخ عبدالحق نے بدون لفظ یقول کے یہ لکھا ہے کہ لیکن جگہ کو فراخ کرو اور جو شخص کہ آیا ہے اُسکی جگہ کردو تاکہ کسیکو جگہ سے اُٹھانیکی ضرورت نہ پڑے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اکثر صحیح نسخون مین لفظ یقول نہین ہے ۔ حق ۔ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ جو شخص کہ اپنی بیٹھنے کی جگہ سے اُٹھے پھر اُس جگہ لوٹکر آوے تو وہ اُس جگہ کا زیادہ مستحق ہے ۔ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذٰلِكَ کوئی شخص صحابہ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ پیارا نتھا اور صحابہ کا دستور تھا کہ جب آپکو دیکھتے تو کھڑے نہوتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مکروہ جاننا اس کھڑے ہونیکو ف یہ حدیث قیام کے کراہت پر دلالت نہین کرتی بلکہ حضرت اپنی کسر نفسی کی جہت سے قیام کو مکروہ جانتے تھے اور دوسری حدیثون سے قیام ثابت ہوتا ہے مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ جس شخص کو یہ اچھا معلوم ہو کہ لوگ کھڑے ہو کر اُسکی خدمت کرین تو چاہئے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین ڈھونڈے جاءَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ فِيْ شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْ مَّجْلِسِهٖ فَاَبٰى اَنْ يَّجْلِسَ فِيْهِ وَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهٗ بِثَوْبِ مَنْ لَّمْ يَكْسُهٗ حضرت ابوبکرہ رضہ کسی گواہی مین ہمارے پاس آئے ایک شخص اُنکے

لئے اپنی جگہ سے اُٹھا یعنی تاکہ وہ اُس جگہ بیٹھیں ابوبکرہ رضہ نے اُس جگہہ بیٹھنے سے انکار کیا اور کہا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے
اس سے منع کیا ہے کہ کوئی کسیکی جگہ اُسکو اُٹھا کر بیٹھے اور نیز پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ اپنا ہاتھ ایسے شخص کے کپڑے
پونچھے جسکو اُسنے پہنایا نہین **ف** یعنی بھرا ہوا ہاتھ ہر کسی کے کپڑے سے نہ پونچھے بلکہ اپنے کپڑے سے یا جسکو کپڑا پہناتا ہے
مثلاً اپنے غلام اور بیٹے کے کپڑے سے پونچھے سید لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ یُّفَرِّقَ بَیْنَ اثْنَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا کسی شخص کو یہ بات
درست نہین کہ دو شخصون کے درمیان بدون اُنکی اجازت کے فاصلہ کرے یعنی خود بیٹھ جائے **ف** یعنی ایسے دو شخصون مین
کہ آپسمین محبت رکھتے ہین اور باتین کرتے ہین اُنکے درمیان بدون اُنکی اجازت کے نہ بیٹھے دَخَلَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِى الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَزَحْزَحَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِى الْمَكَانِ
سَعَةً فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا اِذَا رَاٰهُ اَخُوْهُ اَنْ يَّتَزَحْزَحَ لَهٗ ایک شخص رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کے لئے حرکت کی
یعنی جگہ سے سرک گئے اُسنے عرض کیا یا رسول اللہ جگہ مین گنجایش ہے یعنی سرکنے کی ضرورت نہین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان
کا حق ہے کہ جب اُسکو اُسکا بھائی دیکھے تو اُسکے لئے سرک جائے **باب پنجم بیٹھنے اور سونے اور چلنے کا بیان** قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّتَبَخْتَرُ فِىْ بُرْدَيْنِ وَقَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهٗ خُسِفَ بِهِ الْاَرْضُ
فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس اثنا مین کہ ایک شخص دو چادرون مین تکبر کی چال
چلتا تھا اور اُسکو اُسکے نفس نے غرور مین ڈال رکھا تھا کہ یکایک اُسکو زمین مین دھنسا دیا گیا کہ اُسمین قیامت تک چلا جاتا ہے یہ
حال قارون کا ہے كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا يُوْضَعُ فِىْ قَبْرِهٖ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ
رَاْسِهٖ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا بچھونا اُسی چادر جیسا تھا کہ آپکی قبر مین رکھا گیا اور سونے کے وقت مسجد آپکے سر کے پاس ہوتی
ف یعنی بچھونا آپکا سرخ چادر کا تھا اور چادر بھی قبر مین رکھی گئی یا اُس جیسی یا یہ معنی کہ بچھونا اسقدر تھا کہ قبر مین مردہ کے نیچے آجاے
سید حجرہ مبارک مشرق کی جانب ہے اور مسجد نبوی جنوب کی جانب تو آپ اسطرح آرام فرماتے کہ مسجد سر کی طرف ہوتی اور چہرہ
قبلہ کیطرف حق قَالَ بَيْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعٌ مِّنَ السَّحَرِ عَلٰى بَطْنِىْ اِذَا رَجُلٌ يُّحَرِّكُنِىْ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ
يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طخفہ کہتے ہین کہ اس اثنا مین کہ مین پیٹ کے
بل لیٹا ہوا تھا یعنی پھیپھڑے کے مرض کے سبب کہ ناگاہ دیکھا کہ کوئی شخص مجھکو اپنے پاؤن سے ہلاتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ یہ وہ
لیٹنا ہے جسکو اللہ بُرا جانتا ہے مین نے جو نظر کی تو وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ يَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی ایسی چھت پر سوئے
جسپر منڈیر نہو مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ وہ شخص لعنت کیا گیا ہے محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پر جو کہ حلقہ کے درمیان بیٹھے **ف** یعنی لوگون کی گردنون پر پاؤن رکھتا ہوا حلقہ کے بیچ مین بیٹھنا جائے
یا نقالون کی طرح لوگون کے ہنسانے کو بیٹھے یا بدون اُنکی رضامندی کے بیچ مین جا بیٹھے ط خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا مجلسون مین

سب سے بہتر اُنکی کشادہ تر ہے یعنی مجلس ایسی جا ہونی چاہئے کہ فراخ ہو۔ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
اَصْحَابُهُ جُلُوْسٌ فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ عِزِيْنَ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپکے اصحاب بیٹھے تھے آپنے
فرمایا کہ یہ کیا بات ہے کہ مین تمکو متفرق دیکھتا ہون **ف** اسمین اشارہ ہے کہ اکٹھے بیٹھنا محبت کا باعث ہے ایک مجلس مین
جدا جدا نہ بیٹھے۔ ح۔ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ فَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ
جب تم مین سے ایک شخص سایہ مین ہو اور اُسپر سے سایہ چلا جائے اور وہ شخص کچھ دھوپ مین اور کچھ سایہ مین ہو جائے تو چاہئے کہ
اُٹھ کھڑا ہو **ف** اسلئے کہ اسطرح بیٹھنا مضر ہے۔ سید قَالَ مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا
وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرٰى خَلْفَ ظَهْرِيْ وَاتَّكَأْتُ عَلٰى اَلْيَةِ يَدِيْ فَقَالَ اَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ شرید کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس گذرے اور مین ایسی طرح بیٹھا تھا کہ اپنا بایان ہاتھ اپنے پشت کے
پیچھے رکھکر اپنی ہاتھ کی جڑ پر تکیہ کر لیا تھا آپنے فرمایا کہ کیا تو بیٹھتا ہے اُن لوگون کی سی بیٹھک جنپر غضب ہوا یعنی یہود کی طرح بیٹھا

باب ششم چھینکنے اور جمائی لینے اور ہنسنے کا بیان اور ناموں کا ذکر

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ
وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ اَنْ يَقُوْلَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ
فَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَاءَبَ
ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ اللہ دوست رکھتا ہے چھینکنے کو اور برا جانتا ہے جمائی کو جب کوئی تم مین سے چھینکے اور اللہ کی حمد کرے
تو ہر مسلمان پر جو اُسکی چھینک سُنے یہ حق ہے کہ اُسکو یرحمک اللہ کہے اور جمائی کا یہ حال ہے کہ وہ شیطان کی طرف سے ہے تو جو
کوئی تم مین سے جمائی لے تو جہانتک ہو سکے اُسکو روکے کیونکہ جب کوئی تم مین سے جمائی لیتا ہے تو شیطان اُس سے ہنستا ہے
ف چھینکنے کو اللہ اسلئے چاہتا ہے کہ اُس سے دماغ ہلکا ہوتا ہے اور آدمی کو نشاط معلوم ہوتی ہے اور عبادت کرنیکی آمادگی ہوتی
ہے اور جمائی کسل کی علامت ہے۔ ح۔ اور شرح مسلم مین لکھا ہے کہ جمائی شیطان کی طرف اسلئے منسوب کیا کہ شیطان خوش ہوتا
[illegible] ہے اور جمائی بہت کھانا کھانے سے ہوتی ہے اور بہت کھانا بھی شیطان کا فریب ہے اور حاصل یہ کہ بہت کھانا نہ کھانا
چاہئے اِذَا تَثَاءَبَ [illegible] فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ جب تم مین سے کوئی جمائی لے تو چاہئے
کہ اپنا ہاتھ اپنے مونھہ پر رکھ لے کیونکہ شیطان مونھہ مین گھس جاتا ہے اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَطَسَ
غَطّٰى وَجْهَهُ بِيَدِهِ اَوْ ثَوْبِهِ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم جب چھینکتے تو اپنے چہرہ کو اپنے ہاتھ سے یا اپنے
کپڑے سے ڈھانکتے اور چھینکنے مین اپنی آواز کو پست کرتے اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلِ
الَّذِيْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ جب تم مین سے کوئی چھینکے تو کہے الحمد للہ
علی کل حال اور جو شخص اُسکو جواب دے وہ یون کہے یرحمک اللہ اور خود چھینکنے والا اس جواب کا جواب یون کہے یہدیکم اللہ
ویصلح بالکم یعنی اللہ تمکو ہدایت کرے اور تمہارا حال درست کرے مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا
ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ حضرت عائشہ رض کہتی ہین کہ مین نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو مونھہ

پھیلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ اُس ہنسنے میں آپکا کوا دیکھتے بلکہ آپ مسکرایا کرتے تھے مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مین نے کسیکو زیادہ مسکراتے نہیں دیکھا بنسبت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُونَ قَالَ نَعَمْ وَالْإِيمَانُ فِي قُلُوبِهِمْ أَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ أَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّونَ بَيْنَ الْأَغْرَاضِ وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى الْبَعْضِ فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوا رُهْبَانًا حضرت ابن عمر رضہ سے پوچھا گیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی کیا ہنسا کرتے تھے اُنہوں نے کہا ہان اور اُنکے دلون مین ایمان پہاڑ سے زیادہ بڑھا ہوا تھا اور بلال بن سعد نے کہا کہ مین نے صحابہ کو پایا کہ نشانون کے درمیان دوڑتے تھے اور ایک دوسرے سے ہنستے تھے اور جب رات ہوتی تو خدا ترس ہوجاتے **ف** یعنی ایسا نہ ہنستے تھے کہ اہل غفلت ہنستے ہین اور دلکو مردہ کر لیتے ہین اور نور ایمان مین تاریکی ڈالتے ہین بلکہ اُنکا یہ حال تھا جو ذکر کیا اور رہبان جمع راہب کی ہے اور راہب وہ ہے جو دنیا کو ترک کرے اور اُس سے بے رغبت ہوکر اُسکو اور دنیا والون کو ترک کرے اور آخرت کا قصد کرے حق وک إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ تمہارے نامون مین سے بہت پیارے اللہ کو یہ نام ہین عبد اللہ اور عبد الرحمن أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ نامون مین سے بُرا قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اُس شخص کا نام ہے جو شہنشاہ کہلاویگا کیونکہ سب بادشاہونکا بادشاہ سواے خدا کے کوئی نہین تو دوسرے کو شہنشاہ کہنا شرک ہوا لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلٰكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ یون مت کہو کہ جو اللہ نے چاہا اور فلانے نے چاہا بلکہ یون کہو کہ جو اللہ نے چاہا پھر فلانے نے چاہا لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ منافق کو سردار مت کہو کیونکہ اگر وہ سردار ہے تو تمنے غصے کیا اپنے پروردگار کو **ف** یعنی اگر وہ سردار نہین تھا اور تمنے سردار کہا تو جھوٹ بولا اور اگر وہ سردار تھا اور تمنے اُسکو سردار کہا تو اپنے پروردگار کو خفا کیا کیونکہ تمنے اُسکی نافرمانی کی سید۔ **باب ہفتم بیان اور شعر کا ذکر** هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ قَالَهَا ثَلٰثًا ہلاک ہوئے بنا بنا کر باتین کرنے والے ۔ یہ کلمہ آپنے تین بار فرمایا أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ زیادہ سچا قول کہ شاعر نے اُسکو کہا لبید کا یہ قول ہے آگاہ ہو کہ ہر ایک چیز خدا کے سوا بیکار اور فانی ہے **فقیر** کہتا ہے کہ لبید ایک شاعر کا نام ہے جو اسلام سے پہلے ہوا اور یہ شعر کا دوسرا مصرعہ یہ ہے ۔ وکل نعیم لامحالة زائل ✦ یعنی ہر نعمت کو یقینا زوال ہے أُهْجُ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانَ أَجِبْ عَنِّي اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ مشرکین کی ہجو کر کہ جبرئیل تیرے ساتھ ہین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حسان کو ارشاد فرماتے کہ میری طرف سے جواب دے یا اللہ تو اُسکی تائید کر جبرئیل سے **ف** پہلا جملا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قریظہ کے دن حسان بن ثابت رضہ سے فرمایا تھا اَلْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ حیا اور کم گوئی ایمان کی دو شاخین ہین اور تیز زبانی اور زیادہ تقریر کرنی نفاق کی دو شاخین ہین **ف** نفذ بیان سے مراد تقریر پر دلیری کرنا اور حق و ناحق کی پروا نکرنا ہے اور اسکی یہ وجہ کہ مومن حیا کے سبب اور مسکینی اور شغل عبادت کے باعث

زبان درازی کی قدرت نہین رکھتا اور منافق اسکے خلاف ہے۔ سید و شیخ اِنَّ اَحَبَّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
اَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ اَبْغَضَکُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدَکُمْ مِنِّیْ مَسَاوِیْکُمْ اَخْلَاقًا اَلثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ
الْمُتَفَیْہِقُوْنَ تم مین سے مجھکو زیادہ پیارے اور مجھسے زیادہ نزدیک قیامت کے دن وہ لوگ ہونگے جو تم مین سے عادتون
مین سب سے اچھے ہین اور تم مین سے مجھے زیادہ نفرت والے اور مجھسے زیادہ دور وہ لوگ ہونگے جنکے تم مین سے اخلاق برے
زیادہ گو بیہودہ بکنے والے منھ بھر بھر باتین کرنے والے ہین **فقیر** کہتا ہے کہ ثرثارون ثرثرہ سے ہے جسکے معنی بہت بکنے والا اور
متشدقون شدق بکسر شین سے ہے بمعنی باچھ یعنی باچھین چیر کر تکلف سے فصاحت کرنیوالا اور متفیہق تفیہق سے ہے بمعنی
مونھ بھر کر بات کرنے کے اسکا مجرد فہق ہے بمعنی برتن بھرنے کے۔ حق لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَخْرُجَ قَوْمٌ یَاْکُلُوْنَ
بِاَلْسِنَتِہِمْ کَمَا تَاْکُلُ الْبَقَرَۃُ بِاَلْسِنَتِہَا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ ایک قوم ایسی نکلیگی جو اپنی زبانون سے کھائنگی
جیسی گائین اپنی زبانون سے کھاتی ہین **ف** یعنی زبان کو کھانیکا وسیلہ کرینگے حق و باطل بات مین کچھ تمیز نکرینگے اور نہ حرام و
حلال مین فرق کرینگے حاصل یہ کہ جیسے گائین ہر طرحکا چارہ کھاتی ہین مضر مفید کا خیال نہین کرتین ایسی ہی وہ بھی لپر زبانین
چلائینگے اچھے برے کلام کی تمیز نہ کرینگے۔ ط اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْبَلِیْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِیْ یَتَخَلَّلُ بِلِسَانِہٖ کَمَا یَتَخَلَّلُ
الْبَاقِرَۃُ بِلِسَانِہَا اللہ دشمن رکھتا ہے آدمیون مین سے کلام کے مبالغہ کرنیوالے کو جو اپنی زبان سے کھاتا ہے جیسے گائے
اپنی زبان سے کھاتی ہے مَرَرْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاہُہُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنَ النَّارِ فَقُلْتُ یَا
جِبْرَئِیْلُ مَنْ ہٰؤُلَاۗءِ قَالَ ہٰؤُلَاۗءِ خُطَبَاۗءُ اُمَّتِکَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ اپنی شب معراج کو مین ایک
ایسی قوم پر گذرا کہ انکے ہونٹھ آگ کی مقراضون سے کترے جاتے تھے مین نے پوچھا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہین جبرئیل نے
کہا کہ یہ تیری امت کے واعظ ہین جو لوگون کو کہتے ہین ایسی بات کہ خود نہین کرتے مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْکَلَامِ لِیَسْبِیَ بِہٖ قُلُوْبَ
الرِّجَالِ اَوِ النَّاسِ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا جو کوئی کلام کی فصاحت اس غرض سے
سیکھے کہ اسکے سبب سے مردونکے دل یا فرمایا لوگون کے دل تابعدار کرے تو اللہ تعالی اس سے قیامت کے دن نہ نفل قبول کریگا
نہ فرض قَالَ یَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَاَکْثَرَ الْقَوْلَ فَقَالَ عَمْرٌو لَوْ قَصَدَ فِیْ قَوْلِہٖ لَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَقَدْ رَاَیْتُ اَوْ اُمِرْتُ اَنْ اَتَجَوَّزَ فِی الْقَوْلِ فَاِنَّ الْجَوَازَ ہُوَ خَیْرٌ عمرو بن عاص رض
نے ایک روز کہا ایسے حال مین کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور بہت تقریر کی یعنی وعظ مین لمبی تقریر کی تو عمرو رض نے کہا کہ اگر یہ شخص اپنے
کلام مین میانہ روی کرتا تو اسکے حق مین بہتر ہوتا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ مین نے
معلوم کیا یا مجھکو حکم ہوا ہے کہ بات مین اختصار کرون کیونکہ اختصار بہتر ہے یعنی بقدر ضرورت کے کلام کرنا اچھا ہے اِنَّ مِنَ
الْبَیَانِ سِحْرًا وَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَہْلًا وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُکْمًا وَاِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِیَالًا بعض بیان جادو ہے اور بعض
علم جہالت ہے اور بعض شعر حکمت ہے اور بعض قول وبال ہے **ف** جہالت ایسا علم ہے جسکی احتیاج نہو مثلاً نجوم وغیرہ کہ انمین
مشغول ہونے سے ضروری اور حاجت کے علم سے باز رہیگا تفسیر و حدیث نہ آویگی یا مراد اس علم سے ہے کہ جسپر عمل نکرے کذا ذکرہ علی

فقیر کہتا ہے کہ ایک روایت مین حکما کی جگہ حکمۃ آیا ہے مترجم نے اُسی کے موجب ترجمہ کیا اور معنی حکما کے یہ ہین کہ بعض شعر حکم ہے
یعنی مفید ہین کیونکہ حکم کے معنی علم و فقہ اور عدل کے موافق حکم کرنے کے ہین اور جس جگہ حکمۃ ہے وہان حکمت سے یہی مراد ہے
اور بعض قول وبال ہے اسکے یہ معنی کہ اُسکا ضرر کہنے والے کو ہوتا ہے یا سُننے والیکو ملال ہوتا ہے۔ حق ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ وَ قَبِيْحُهُ قَبِيْحٌ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین شعر کا ذکر ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شعر ایک کلام ہے جسکا اچھا اچھا ہے
اور بُرا خراب ہے یعنی جیسا مضمون شعر کا ہوگا اُسیکا حکم اُسپر لگایا جائیگا قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ اِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّيْطَانَ اَوْ اَمْسِكُوا
الشَّيْطَانَ لَاَنْ يَّمْتَلِيَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِيَ شِعْرًا حضرت ابو سعید خدری رض کہتے ہین کہ ہم رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موضع عرج مین چلتے تھے کہ ایک شاعر سامنے آیا جو شعر پڑھتا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اِس شیطان کو پکڑو یا فرمایا کہ اس شیطان کو روکو آدمی کا پیپ سے پیٹ بھرنا اُسکے حق مین بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ شعر سے بھرے
اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ راگ نفاق اُگاتا ہے دل مین جیسے پانی کھیتی اُگاتا ہے یعنی
اُگنے کا سبب ہوتا ہے قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيْقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ فِي اُذُنَيْهِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِيْقِ
اِلَى الْجَانِبِ الْاٰخَرِ ثُمَّ قَالَ لِي بَعْدَ اَنْ بَعُدَ يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قُلْتُ لَا فَرَفَعَ اِصْبَعَيْهِ مِنْ اُذُنَيْهِ
قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ قَالَ نَافِعٌ وَكُنْتُ
اِذْ ذَاكَ صَغِيْرًا نافع کہتے ہین کہ مین حضرت ابن عمر رض کے ساتھ ایک راہ مین تھا کہ اُنھون نے نَے کی آواز سنی اور اپنی دونوا انگلیان
اپنے دونو کانون مین رکھ لین اور راہ سے دوسری طرف دور ہوگئے پھر مجھکو دور ہونیکے بعد کہا کہ اے نافع کیا تو کچھ آواز سنتا
ہے مین نے کہا نہین پھر انہون نے اپنی دونوا انگلیان دونو کانون مین سے اُٹھا کر کہا کہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ تھا کہ آپنے ایک نَے کی آواز سنی اور یہی فعل کیا جیسا مین نے کیا نافع کہتے ہین کہ مین اُسوقت چھوٹا تھا **ف** اگر کوئی کہے
کہ نافع کو منع کیون نہ کیا تو اُسکا جواب دیا کہ مین اُسوقت چھوٹا تھا۔ **سید باب ہشتم زبان کی محافظت اور غیبت
اور گالیون کی بُرائی کا بیان۔ ف** زبان کی محافظت سے یہ غرض ہے کہ اُسکو اپنے اختیار مین رکھے کیونکہ بعض
مرتبہ تھوڑی سی بات مین زیادہ گنہگار ہوجاتا ہے۔ حق قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّضْمَنْ لِّي مَا بَيْنَ
لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میرے لئے ضامن ہو اپنی زبان
اور اپنے ستر کا تو مین اُسکے لئے جنت کا ضامن ہونگا اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَرْفَعُ
اللّٰهُ بِهَا دَرَجٰتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ
يَهْوِيْ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ بندہ ایک بات اللہ کی خوشنودی کی بولتا ہے کہ اُسکے انجام کا
دھیان نہین کرتا اللہ تعالی اُسکے سبب سے اُسکے درجے بلند فرماتا ہے اور بندہ ایک بات خدا تعالی کی غصہ کی بولتا ہے کہ اُسکے انجام

کا دھیان نہین کرتا حالانکہ اُسکے سببسے دوزخ مین گرتا ہے اور ایک روایت مین یون ہے کہ اُسکے سببسے دوزخ مین گرتا ہے زیادہ دور فاصلہ پر بہ نسبت فاصلہ پورب اور پچھم کے **ف** غرض یہ ہے کہ زبان کی محافظت چاہیئے بعض دفعہ کوئی کلمہ بیساختہ ایسا کہدیتا ہے کہ اُسکا گناہ بہت زیادہ ہوتا ہے اور وہ یہ نہین جانتا کہ مین نے کیا کہا تھا سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُہٗ کُفْرٌ مسلمان کو بُرا کہنا خدا کی نافرمانی ہے اور اُسکو جان سے مارنا کفر ہے اَیُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِیْہِ کَافِرٌ فَقَدْ بَآءَ بِھَا اَحَدُھُمَا جو آدمی کہ اپنے بھائی کو کافر کہے تو اُن دونو مین سے ایک اُس قول کا مصداق ہوگا **ف** یعنی جسکو کافر کہا ہے اگر واقع مین وہ کافر تھا تو کفر اُسی پر پڑا ورنہ کہنے والا کافر ہوتا ہے سید لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْہِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْہِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ صَاحِبُہٗ کَذٰلِکَ کوئی آدمی دوسرے پر تہمت بدکاری کی اور تہمت کفر کی اگر کرتا ہے تو یہ تہمت کہنے والے پر پھرتی ہے اگر وہ دوسرا ایسا نہو یعنی جسکو کافر یا فاسق کہا اگر وہ واقع مین نہو گا تو کہنے والا ہوگا اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ مَا لَمْ یَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ آپس مین دو گالی دینے والے جو کچھ وہ کہتے ہین اُسکا گناہ شروع کرنیوالے پر ہوتا ہے جب تک کہ مظلوم زیادتی نکرے **ف** یعنی جب مظلوم حد سے بڑھ جاوے تو گناہ دونو پر ہوگا اِنَّ اللَّعَّانِیْنَ لَا یَکُوْنُوْنَ شُھَدَآءَ وَلَا شُفَعَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بہت لعنت کرنے والے نہ گواہ ہونگے اور نہ سفارشی قیامت کے دن اِذَا قَالَ الرَّجُلُ ھَلَکَ النَّاسُ فَھُوَ اَھْلَکُھُمْ جب آدمی یون کہے کہ لوگ تباہ ہو گئے تو وہ اُنہین کا زیادہ تباہ ہونیوالا ہے **ف** اسلئے کہ اورون کی غیبت مین مشغول ہوا اور اپنے آپکو اچھا جانا امام مالک نے کہا کہ مکروہ ہے اپنے آپکو اچھا اور دوسرونکو برا جانکر ایسا کہنا اور اگر غمخواری کی جہت سے یا اُنکے کسی گناہ دیکھنے کے سبب سے کہے تو مضائقہ نہین تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ذَا الْوَجْھَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ ھٰٓؤُلَآءِ بِوَجْہٍ وَھٰٓؤُلَآءِ بِوَجْہٍ لوگون مین سب سے بدتر قیامت کے دن دو رویہ شخص کو پاؤگے جو ایک جماعت کے پاس ایک طرح آوے اور دوسرے لوگون مین دوسری طرح جاوے لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ بہشت مین داخل نہو گا چغل خور عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَصْدُقُ وَیَتَحَرَّی الصِّدْقَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللہِ صِدِّیْقًا وَاِیَّاکَ وَالْکِذْبَ فَاِنَّ الْکِذْبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکِذْبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللہِ کَذَّابًا سچ بولنے کو اپنے اوپر لازم کرو کیونکہ سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی بہشت کی راہ بتاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کا قصد کرتا ہے یہانتک کہ اللہ کے نزدیک صدیق کے مرتبہ مین لکھا جاتا ہے اور اپنے آپکو جھوٹ سے بچاؤ کیونکہ جھوٹ گناہ کی راہ بتاتا ہے اور گناہ دوزخ کی راہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ ہی کی نیت رکھتا ہے یہانتک کہ اللہ کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُوْلُ خَیْرًا وَیَنْمِیْ خَیْرًا جھوٹا وہ نہین جو لوگون مین صلح کراتا ہے اور بہتر کہتا ہے اور بہتر پہونچاتا ہے **ف** کیونکہ دو شخصون کے صلح کرانے مین جھوٹ بولنا درست ہے سید اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْھِھِمُ التُّرَابَ جب تم تعریف کرنے والونکو دیکھو تو اُنکے مونھہ مین خاک ڈالو **ف** یعنی اُنکو محروم رکھو اور کچھ نہ دو اور جب تمہاری تعریف کرین تو منع کرو کیونکہ تمکو مغرور اور متکبر کرتے ہین سید نے

رجل على رجل عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال ويلك قطعت عنق اخيك ثلثا من كان منكم
مادحا لا محالة فليقل احسب فلانا والله حسيبه ان كان يرى انه كذلك ولا يزكي على الله احدا ایک شخص نے
دوسرے پر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ثنا کہی آپنے فرمایا کہ خرابی ہو تجھے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی۔ یہ کلام تین بار فرمایا اگر کوئی
تم مین سے ضرور ہی تعریف کرنے والا ہو تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین فلان شخص کو ایسا گمان کرتا ہون اور اللہ اسکا حساب لینے
والا ہے اگر اسکے گمان مین وہ شخص ایسا ہی ہے اور خدا پر کسیکو صاف وستھرا نہ بیان کرے **ف** مطلب یہ ہے کہ اگر خواہ مخواہ تعریف
ہی کرنی منظور ہو اور اپنے گمان مین ممدوح نیک ہو تب بھی یقیناً نہ کہے کہ فلان شخص نیک ہے بلکہ یون کہے کہ میرے گمان مین
فلان شخص ایسا ہے تاکہ علم آلہی پر حکم نہو یقیناً خوبی بیان کرنے مین علم آلہی کا حکم بیان کرنا ہے اتدرون ما الغيبة قالوا
الله ورسوله اعلم قال ذكرك اخاك بما يكره قيل افرايت ان في اخي ما اقول قال ان كان في اخي
ما اقول قال ان كان فيه ما تقول فقد اغتبته وان لم يكن فيه ما تقول فقد بهته تم جانتے ہو کہ غیبت
کیا چیز ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اسکا رسول خوب جانتے ہین آپنے فرمایا کہ غیبت تیرا ذکر کرنا اپنے بھائی کو اسطرح کہ وہ برا مانے
کسی نے عرض کیا کہ یہ فرمائیے کہ اگر میرے بھائی مین وہ عیب ہو جسے مین کہتا ہون آپنے فرمایا کہ اگر اسمین وہ بات ہو جسکو تو بیان کرتا ہے تو
تو نے اسکی برائی کی یہی غیبت ہے اور اگر اسمین وہ عیب جو تو بیان کرتا ہے نہو تو تو نے اسپر بہتان کیا **ف** یعنی یہ دوسرا گناہ ہے اور غیبت
صرف اسیقدر ہے کہ ایسی بات کہے جو اسکو بری معلوم ہو اگرچہ سچ ہی کہتا ہو مثلاً لنگڑے کو لنگڑا یا کانے کو کانا کہنا حقارت سے
غیبت مین داخل ہے ح ان رجلا استاذن على النبي صلى الله عليه وسلم فقال ائذنوا له فبئس اخو
العشيرة فلما جلس تطلق النبي صلى الله عليه وسلم في وجهه وانبسط اليه فلما انطلق الرجل قالت
عائشة يا رسول الله قلت له كذا وكذا ثم تطلقت في وجهه وانبسطت اليه فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم متى عاهدتني فحاشا ان شر الناس عند الله منزلة يوم القيمة من تركه الناس اتقاء
شره ایک شخص نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونیکی اجازت چاہی آپنے فرمایا کہ اجازت دو یہ شخص اپنے قبیلہ مین برا ہے
شخص بیٹھا تو پیغمبر صلعم نے اسکے سامنے خوشی ظاہر کی اور اسکے ساتھ کشادہ پیشانی رہے جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے اسکے حق مین
فرمایا تھا کہ یہ برا شخص ہے پھر اسکے سامنے آپنے خوشی ظاہر کی اور کشادہ پیشانی ہوئے رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ تو نے مجھکو فحش کہنے والا کب دیکھا تھا لوگون مین
بدتر مرتبہ مین اللہ کے نزدیک قیامت کے دن وہ ہوگا جسکو آدمی اسکی برائی سے بچنے کے لئے اسکو چھوڑ دین **ف** اس شخص کو جو آپنے
برا کہا اس سے یہ غرض تھی کہ لوگ اسکا حال معلوم کرلین اور اسکے فریب مین نہ آوین یا وہ شخص کھلم کھلا گناہ کرتا تھا سیدہ اور ترکہ
الناس اتقاء شرہ کا یہ مطلب کہ اسکے ضرر رسانی کے خوف سے مونہہ پر اسکو نصیحت نکر سکین اور اسکی حرکات بیجا بیان نکرسکین
كل امتي معافى الا المجاهرون وان من المجانة ان يعمل الرجل بالليل عملا ثم يصبح وقد ستره الله
فيقول يا فلان عملت البارحة كذا وكذا وقد بات يستره ربه ويصبح يكشف ستر الله عنه میری ساری
امت معاف ہے یعنی کسیکی غیبت نہ کی جائے بجز ان لوگون کے جو گناہ ظاہر کرین اور یہ بات بیباکی کی ہے کہ آدمی رات کو کوئی کام

کرے پھر صبحکو اللہ تعالی اُسکی پردہ پوشی کرے اور وہ یون کہے کہ اے فلان مین نے آجکی رات ایسا ایسا کام کیا اور اُسکے پروردگار نے
تو رات بھر اُسکی پردہ پوشی کی تھی اور وہ صبح کو اللہ کی پردہ پوشی اپنے اوپر سے کھولتا ہے یعنی اپنا پوشیدہ گناہ جسکو اللہ نے چھپایا تھا خود
لوگون سے کہتا پھرتا ہے مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ
فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بُنِيَ لَهُ فِي أَعْلَاهَا جسنے جھوٹ کو چھوڑا اور وہ جھوٹ باطل تھا تو اُسکے لئے جنت کے
حوالی مین مکان بنایا جاتا ہے اور جو کوئی جھگڑے کو چھوڑے حالانکہ وہ حق پر ہو اُسکے لئے جنت کے بیچ مین مکان بنایا جاویگا اور
جو کوئی اپنی عادت اچھی کرے اُسکے لئے بہشت برین مین مکان بنایا جائیگا **فقیر** کہتا ہے کہ جھوٹ کہنا باطل ہے اِسکے یہ معنی کہ
جھوٹ بولنا ناجائز ہو کیونکہ بعض صورتین ایسی ہین جنمین جھوٹ جائز ہوا ہے اسلئے باطل کی قید لگائی گئی حدیث اَتَدْرُوْنَ
مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ أَتَدْرُونَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْأَجْوَفَانِ
الْفَمُ وَالْفَرْجُ کیا تم جانتے ہو ایسی بات کہ لوگون کو جنت مین بہت داخل کرے وہ بات اللہ سے ڈرنا اور اچھی عادت ہے
کیا تم جانتے ہو ایسی بات کہ لوگون کو آگ مین زیادہ داخل کرے وہ دو خالی چیزین ہین یعنی مونہہ اور شرمگاہ کہ اُنکی حفاظت نکرنے
سے بکثرت دوزخی ہونگے وَيْلٌ لِمَنْ يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ خرابی ہے اُسکو جو
بات کرے اور جھوٹ بولے تاکہ اُس سے لوگون کو ہنساوے خرابی ہے اُسکو اور واے ہے اُسکو إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُولُ
الْكَلِمَةَ لَا يَقُولُهَا إِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ يَهْوِي بِهَا أَبْعَدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَإِنَّهُ لَيَزِلُّ عَنْ
لِسَانِهِ أَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهِ بندہ ایک بات بولتا ہے اُسکو اسی لئے کہتا ہے کہ اُس سے لوگون کو ہنساوے تو
اُسکے سبب سے آسمان و زمین کے فاصلہ سے بھی زیادہ دور گرتا ہے یعنی خدا کی رحمت سے اسقدر دور ہو جاتا ہے اور وہ اپنی زبان سے
زیادہ پھسلتا ہے بہ نسبت اُس پھسلنے کے کہ اپنے پاؤن سے پھسلتا ہے **ف** یعنی زبان کا ضرر زیادہ سخت ہے پاؤن سے
گرنے کے ضرر سے سید مَنْ صَمَتَ نَجَا جو کوئی چپکا رہا یعنی بری باتون سے اُسنے نجات پائی قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ
عقبہ رض کہتے ہین کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور عرض کیا کہ نجات کا سبب کیا ہے آپنے فرمایا کہ تابعدار کر
اپنی زبان کو اور بیٹھ رہ اپنے گھر مین اور گریہ کر اپنے گناہون پر إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ
فَتَقُولُ اتَّقِ اللهَ فِينَا فَإِنَّا نَحْنُ بِكَ فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا جب آدمی صبح کرتا
ہے تو سارے اعضا زبان سے عاجزی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمارے حق مین اللہ سے ڈرنا کیونکہ ہم تیرے ساتھ ہین اگر تو سیدھی
رہی تو ہم سیدھے رہینگے اور اگر تو ٹیڑھی ہو تو ہم ٹیڑھے ہو جاوینگے تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ رَجُلٌ أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَا تَدْرِي فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ أَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ
ایک شخص نے صحابہ مین سے وفات پائی تو ایک مرد نے کہا کہ مژدہ ہو جنت کا یعنی حضرت کے تشریف لانے سے تجھے بہشت
کا مژدہ ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو یہ کہتا ہے اور جانتا نہین یعنی حقیقت حال کو کہ شاید اس شخص نے بے فائدہ

کلام کیا ہو یا ایسی چیز کا بخل کیا ہو کہ دینے سے اُسکو نقصان نہو تا **ف** کلام بیفائدہ کرنے سے اُسکے سوال اور حساب مین مبتلا ہوا ہو اور بخل سے یہ غرض کہ صدقہ اور علم وغیرہ مین بخل کیا ہو جنکے دینے سے نقصان نہو تا بلکہ برکت ہوتی۔ حق وسید قُلتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَیَّ قَالَ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ وَقَالَ هٰذَا سفیان رض کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا چیز ہے جسکا خوف آپ مجھ پر کرتے ہین سفیان رض کہتے ہین کہ آپنے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا کہ تم پر مجھکو اسکا زیادہ خوف ہے اِذَا کَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِنْهُ مِیْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهٖ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اُس سے ایک کوس دور ہو جاتا ہے جھوٹ بولنے کی بدبو کی وجہ سے کَبُرَتْ خِیَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِیْثًا هُوَ لَكَ بِهٖ مُصَدِّقٌ وَاَنْتَ بِهٖ کَاذِبٌ یہ بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی سے ایسی بات کہے جسمین وہ تجھے سچا جانے اور تو اُس سے جھوٹ بولتا ہے مَنْ کَانَ ذَا وَجْهَیْنِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ جو کوئی دنیا مین دورویہ ہو تو قیامت مین اُسکے لئے آگ کی دو زبانین ہونگی لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیِّ مومن نہین ہوتا ہے بہت طعن کرنیوالا نہ بہت لعنت کرنے والا نہ سخت کہنے والا نہ بیہودہ بکنے والا یعنی ایسی باتین کرنی شان مومن کے شایان نہین اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَیْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَی السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ دُوْنَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَی الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا ثُمَّ تَاْخُذُ یَمِیْنًا وَشِمَالًا فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَی الَّذِیْ لُعِنَ فَاِنْ کَانَ لِذٰلِكَ اَهْلًا وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلٰی قَائِلِهَا بندہ جب کسی چیز کو لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کو چڑھتی ہے اور آسمان کے دروازے اُسپر بند ہو جاتے ہین پھر وہ زمین کو اُترتی ہے تو زمین کے دروازے بھی اُسپر بند کئے جاتے ہین پھر وہ داہنے بائین پھرتی ہے اور جب گذرنے کی جگہ نہین پاتی تو اُس شخص کی طرف جاتی ہے جسپر لعنت کی گئی اگر وہ اُسکا لائق ہوا تو اُسپر پڑی ورنہ اپنے کہنے والے کے پاس پھر آتی ہے اِنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّیْحُ رِدَاءَهٗ فَلَعَنَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْهَا فَاِنَّهَا مَامُوْرَةٌ وَاِنَّهٗ مَنْ لَعَنَ شَیْئًا لَیْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَیْهِ ایک شخص کی چادر ہوا نے اُڑادی اُسنے ہوا کو لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہوا کو لعنت مت کر کیونکہ وہ حکم کی تابع ہے اور جو کوئی ایسی چیز کو لعنت کرتا ہے کہ وہ لعنت کے لائق نہین تو لعنت اُسی پر لوٹ آتی ہے لَا یُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِیْ عَنْ اَحَدٍ شَیْئًا فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَیْکُمْ وَاَنَا سَلِیْمُ الصَّدْرِ مجھکو کوئی نہ پہونچاوے میرے کسی صحابی کی طرف سے یعنی کچھ اقوال وافعال جو کدورت کے باعث ہون کیونکہ مین دوست رکھتا ہون کہ تمہارے سامنے نکلون اسیطرح کہ مین صاف سینہ ہون یعنی کسیکی طرف سے کچھ کدورت نہو قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِیَّةَ کَذَا وَکَذَا تَعْنِیْ قَصِیْرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ کَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ حضرت عائشہ رض کہتی ہین کہ مین نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ تمکو صفیہ ہی کافی ہے ایسی ایسی یعنی ٹھنگنی آپنے فرمایا کہ تو نے ایسی بات کہی کہ اگر اُسکو دریا مین ملایا جاوے تو اُسے بھی بگاڑ دے **ف** حسبك من صفیتہ کے یہ معنی کہ باوجود اُنکے پست قد ہونے کے تمکو پسند ہین مَا کَانَ الْفُحْشُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَهٗ وَمَا کَانَ الْحَیَاءُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَهٗ برائی جس چیز مین ہوتی ہے اُسکو عیب دار

کرتی ہے اور حیا جس چیز مین ہوتی ہے اُسکو زینت دیتی ہے مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ يَعْنِي مِنْ ذَنْبٍ
قَدْ تَابَ مِنْهُ جو کوئی اپنے بھائی کو کسی گناہ کی عار دلاوے تو وفات نپائیگا یہانتک کہ اُس گناہ کو کرے یعنی وہ گناہ جس سے
توبہ کی ہو لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحَمَهُ اللهُ وَيَبْتَلِيكَ مت ظاہر کر ہنسی کی بات اپنے بھائی کی کہ اللہ اُسپر رحم
کریگا اور تجھکو مبتلا کردیگا ف یعنی اپنے بھائی کے لئے بلا کا آنا اور اُسپر ہنسنا مت چاہ مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ أَحَدًا وَأَنَّ
لِي كَذَا وَكَذَا مین دوست نہین رکھتا کہ کسیکی نقل بیان کرون اور مجھکو اتنا مال ملے ف یعنی کسیکی نقل کرنی اور عیب بیان
کرنے پر مثلاً لنگڑے کی نقل کے لئے لنگڑا بنکر چلنا وغیرہ اگر مجھے مال دنیا کتنا ہی ملے مین اُسکو پسند نہین کرتا إِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ
غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالَى وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالی غصے ہوتا ہے اور اُسکے لئے
عرش ہلتا ہے ف عرش کی حرکت سے امر عظیم کا واقع ہونا مراد ہے سید قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَكُونُ
الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ بَخِيلًا قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا قَالَ لَا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا گیا کہ آیا مومن نامرد ہوتا ہے آپنے فرمایا ہان پھر عرض کیا گیا آیا مومن بخیل
ہوتا ہے آپنے فرمایا ہان پھر پوچھا گیا آیا مومن جھوٹا ہوتا ہے آپنے فرمایا نہین إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ
فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيثِ مِنَ الْكَذِبِ فَيَتَفَرَّقُونَ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا أَعْرِفُ
وَجْهَهُ وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ شیطان ایک آدمی کی صورت بنکر ایک قوم مین آتا ہے اور اُنسے ایک بات جھوٹی
بیان کرتا ہے تو وہ لوگ علیحدہ ہوتے ہین اور اُنمین سے ایک شخص یون کہتا ہے کہ مین نے ایک آدمی سے سنا ہے جسکی مین صورت پہچانتا
ہون اُسکا نام نہین جانتا کہ وہ یون بیان کرتا تھا ف اسمین یہ اشارہ ہے کہ سننے والے کو چاہئے کہ بیان کرنیوالیکا حال معلوم
کرلے کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اُسکی بات دوسرون سے نہ کہے اور اگر سچا ہے تو دوسرون سے کہے بے حال معلوم کئے اُسکی بات
نقل نہ کرے قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا بِكِسَاءٍ أَسْوَدَ وَحْدَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا هَذِهِ
الْوَحْدَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيسِ السُّوءِ وَالْجَلِيسُ
الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ وَإِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوتِ وَالسُّكُوتُ خَيْرٌ مِنْ إِمْلَاءِ الشَّرِّ عمران رض کہتے ہین
کہ مین حضرت ابوذر کے پاس آیا اور اُنکو مسجد مین ایک سیاہ کمبل کی گوٹ مارے ہوئے تنہا پایا مین نے کہا اے ابوذر یہ تنہائی کیا
ہے اُنہون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ یون فرماتے تھے کہ تنہائی بہتر ہے بُرے ہمنشین سے اور
اچھا ہمنشین بہتر ہے تنہا رہنے سے اور بھلائی کا بیان کرنا چپ رہنے سے بہتر ہے اور چپ رہنا بری بات بیان کرنے سے بہتر
ہے مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً آدمی کا مرتبہ چپ رہنے سے افضل ہے ساٹھ برس
کی عبادت سے ف یعنی جب چپ رہکر حقائق اور صفات آلہی کا ذکر کرے اور اپنے دل کو اُسکی یاد مین مستغرق کرے اگر
ایک ہی ساعت ہو تو ایسے سکوت کا مرتبہ ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہوگا حق قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَوْصِنِي
قَالَ أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ فَإِنَّهُ أَزْيَنُ لِأَمْرِكَ كُلِّهِ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ

عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذِكْرٌ لَّكَ فِي السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَّكَ فِي الْاَرْضِ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ
مَطْرَدَةٌ لِّلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَّكَ عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضَّحِكِ فَاِنَّهٗ يُمِيْتُ الْقَلْبَ
وَيَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ لَا تَخَفْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ
لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ لِيَحْجِزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ حضرت ابوذر رض کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا
رسول اللہ مجھے نصیحت فرمائیے آپنے فرمایا کہ تجھکو نصیحت کرتا ہوں خدا سے ڈرنیکی کیونکہ خوف خدا تیرے سب معاملہ کا بہت زینت
دینے والا ہے میں نے عرض کیا کہ زیادہ نصیحت فرمائیے آپنے فرمایا کہ لازم کرلیجیے اوپر قرآن کی تلاوت اور خدا سے عزوجل کا ذکر کرنا کیونکہ
یہ امر تیرے لیئے سبب ذکر کا ہے آسمان میں اور تیرے لئے نور ہے زمین میں یعنی نور معرفت و یقین تجھکو زیادہ ہوگا میں نے
کہا اور فرمائیے آپنے فرمایا کہ لازم کرلیجیے اوپر زیادہ چپ رہنا کیونکہ یہ امر شیطان کے دور کرنیکا سبب اور تیرے لئے تیرے دین
کے معاملہ میں مدد دینے والا ہے میں نے عرض کیا کہ اور نصیحت فرمائیے آپنے فرمایا کہ بہت ہنسنے سے اپنے آپکو علیحدہ رکھنا کیونکہ
زیادہ ہنسنا دلکو مارتا ہے یعنی آدمی سنگدل ہوجاتا ہے اور مولی کی یاد سے غافل اور چہرہ کا نور دور کرتا ہے میں نے عرض کیا کہ
کچھ زیادہ فرمائیے آپنے فرمایا کہ حق بات کہا کر اگرچہ تلخ ہو میں نے عرض کیا کہ اور کچھ فرمائیے آپنے فرمایا کہ خدا کے معاملہ میں یعنی
دین کے ظاہر کرنے میں کسی ملامت گر کی ملامت سے مت ڈرنا میں نے عرض کیا کہ زیادہ نصیحت فرمائیے آپنے فرمایا کہ لوگوں
کی عیب گیری سے تجھکو باز رکھے وہ عیب جو تو اپنے نفس کا جانتا ہے ف یعنی امر معروف اور نہی منکر کر لیکن لوگوں کی عیب
جوئی مت کیجیو نہ انکی غیبت کر بلکہ جو عیب تیرے نفس میں ہو اسکی اصلاح کا فکر کر کہ اسکے سبب سے لوگوں کی عیب جوئی سے باز رہے
حق قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى خَصْلَتَيْنِ هُمَا اَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ وَاَثْقَلُ فِي الْمِيْزَانِ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ طُوْلُ
الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے
ابوذر رض کیا میں تجھکو ایسی دو خصلتیں نہ بتاؤں جو پیٹھ پر ہلکے ہوں یعنی انکا کرنا سہل ہو اور میزان اعمال میں بھاری ہوں ابوذر
کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ بہتر آپ فرمائیں آپنے فرمایا کہ وہ دو باتیں یہ ہیں بہت چپ رہنا اور اچھی عادت ہونا قسم ہے
اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ مخلوق نے عمل نہیں کیا ان دونو کے برابر ف یعنی کوئی کام ان دونو کاموں
سے بہتر نہیں ہے حق مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ يَلْعَنُ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ فَقَالَ
لَعَّانِيْنَ وَصِدِّيْقِيْنَ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَاَعْتَقَ اَبُوْ بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ ثُمَّ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا اَعُوْدُ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رض پر گذرے کہ وہ اپنے کسی غلام کو لعنت
کر رہے تھے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف التفات فرمایا ارشاد فرمایا کہ لعنت والے اور صدیق ہرگز نہیں قسم ہے رب
کعبہ کی یعنی یہ دونو صفتیں کبھی جمع نہیں ہوتیں تو تعجب ہے کہ تو صدیق ہو کر لعنت کرتا ہے تو حضرت ابوبکر رض نے اس روز اپنے
ایک غلام کو آزاد کیا پھر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ دوبارہ ایسا نکرونگا یعنی کسیکو لعنت نہ کرونگا اِنَّ
عُمَرَ دَخَلَ يَوْمًا عَلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَهُوَ يَجْبِذُ لِسَانَهٗ فَقَالَ عُمَرُ مَهْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ

إِنَّ هٰذَا أَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ حضرت عمر فاروق رضؓ ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے پاس آئے اور حضرت صدیق رضؓ اپنی زبان کھینچ رہے تھے تو حضرت عمر رضؓ نے کہا کہ ایسا مت کیجئے اللہ آپکی مغفرت کرے حضرت ابوبکر رضؓ نے اُنسے کہا کہ اس زبان نے مجھکو بہت سی ہلاکت کی جگہون مین داخل کیا ہے قَالَ اضْمَنُوا لِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اُصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ وَأَدُّوا إِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی طرف سے میرے سامنے چھ باتون کے ضامن ہو مین تمہارے لئے جنت کا ضامن ہونگا ایک یہ کہ سچ کہو جب بات کرو دوم پورا کرو جب وعدہ کرو سوم جب تمہارے پاس امانت رکھائی جاوے تو ادا کرو چہارم اپنی شرمگاہون کی حفاظت کرو یعنی حرام سے پنجم اپنی نگاہین نیچی رکھو یعنی اجنبی عورتون سے ششم اپنے ہاتھ بند کرو یعنی زیادتی سے خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاؤُونَ بِالنَّمِيمَةِ الْمُفَرِّقُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ الْبَاغُونَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ اللہ کے اچھے بندے وہ ہین کہ جب انکو کوئی دیکھے تو اللہ کی یاد آوے اور اللہ کے بُرے بندے وہ ہین جو چغلی لیکر پھرین اور دوستون مین جدائی ڈالین اور بری شخصون مین گناہ تلاش کرین ف یعنی اللہ کے نیک بندے اُس سے ایسی خصوصیت رکھتے ہین کہ اُنکے دیکھنے سے اللہ یاد آتا ہے کیونکہ اُنمین عبادت کی علامت اور صلاح کی نشانی ہوتی ہے اُسکے دیکھتے ہی خدا یاد آتا ہے اور اچھے دن مین گناہ ڈھونڈھتے ہین کہ جو لوگ عیب اور فساد سے پاک و مبرا ہین خراب آدمی انکو متہم کرتے ہین کسی خطا اور فساد سے سیدا إِنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ أَعِيدُوا وُضُوءَكُمَا وَصَلٰوتَكُمَا وَامْضِيَا فِي صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا آخَرَ قَالَا لِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اغْتَبْتُمْ فُلَانًا دو شخصون نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھی اور وہ دونو روزہ دار تھے جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پوری کرلی تو اُن دونو سے ارشاد فرمایا کہ تم دونو اپنا وضو اور اپنی نماز پھیرو اور اپنے روزہ کو پورا کرلو اور اُسکو دوسرے دن قضا کرنا اُنھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کس وجہ سے آپنے فرمایا کہ تمنے فلان شخص کی غیبت کی الْغِيبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ الْغِيبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِي فَيَتُوبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهُ وَإِنَّ صَاحِبَ الْغِيبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهُ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهُ صَاحِبُهُ پیٹھ پیچھے بُرا کہنا زنا کرنے سے زیادہ گناہ ہے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ غیبت گناہ زنا سے بڑھکر کیسے ہے آپنے فرمایا کہ آدمی زنا کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکو بخشدیتا ہے اور غیبت کرنے والے کی بخشش نہ ہوگی جب تک اُسکو وہ شخص معاف نکرے جسکی غیبت کی ہے إِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيبَةِ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهُ تَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ تو دعاء مغفرت کرے اُس شخص کے حق مین جسکی تونے غیبت کی یون کہے کہ یا اللہ تو ہمکو اور اُسکو بخش ف یہ حدیث بیہقی نے روایت کی ہے اور اُسکی اسناد مین ضعف ہے اور غیبت اگر غیبت والے کو پہونچے تو بعضون نے کہا ہے اُسکے بخشوانے مین اُسکا بیان کرنا ضرور ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہی کافی ہے کہ اسطرح کہے کہ مین نے تیری غیبت کی تھی اُسکو معاف کر اور اگر مرنیکے بعد اُسکے وارثون نے معاف کردیا اعتبار نہین اور اگر غیبت کا حال اُس شخص

تک نہین پہونچا تو اس صورت مین شرمندگی اور اسد تعالیٰ سے اپنی اور اسکی مغفرت کی دعا کرنی کافی ہے امید ہے کہ گناہ مین تخفیف ہوجائے۔ **باب خوش طبعی اور وعدہ کا بیان** قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهُ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُهُ اَنْ اٰتِيَهُ بِهَا فِيْ مَكَانِهٖ فَنَسِيْتُ فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَاِذَا هُوَ فِيْ مَكَانِهٖ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ اَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلٰثٍ اَنْتَظِرُكَ عبد اسد کہتے ہین کہ مین نے پیغمبر صلی اسد علیہ وسلم سے نبی ہونے سے پیشتر کچھ معاملہ خرید و فروخت کا کیا اور آپکے کچھ دام باقی رہے مین نے آپسے وعدہ کیا کہ مین انکو آپکے اسی جگہ مین لاتا ہون اور مین بھول گیا تین دن کے بعد مجھکو یاد ہوا تو دیکھا کہ آپ اپنے اسی جگہ پر بیٹھے اور آپنے فرمایا کہ تو نے مجھ پر مشقت ڈالی مین تین دن سے اسی جگہ انتظار کر رہا ہون اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ اَخَاهُ وَمِنْ نِيَّتِهٖ اَنْ يَّفِيَ لَهٗ فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِئْ لِلْمِيْعَادِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ جب آدمی اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اسکی نیت وعدہ کے پورے کرنیکی ہو اور پورا نکرے اور وقت پر نہ آوے یعنی کسی عذر کے باعث وقت پر اور پورا نہ ہوسکے تو اسپر کچھ گناہ نہ ہوگا قَالَ دَعَتْنِيْ اُمِّيْ يَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِيْ بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ اُعْطِيْكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرَدْتِّ اَنْ تُعْطِيْهِ قَالَتْ اَرَدْتُّ اَنْ اُعْطِيَهٗ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيْهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ عبد اسد بن عامر کہتے ہین کہ ایک دن میری مان نے مجھکو بلایا اور رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم ہمارے گھر بیٹھے ہوے تھے تو میری مان نے کہا کہ ادھر آ تجھے کچھ دون رسول خدا صلے اسد علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ تو نے اُسکو کیا دینا چاہا تھا میری مان نے عرض کیا کہ مین نے یہ چاہا تھا کہ اسکو ایک چھوارا دونگی رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے اُسکو ارشاد فرمایا کہ آگاہ ہو اگر تو اُسکو کچھ نہ دیتی تو تجھ پر ایک جھوٹ لکھا جاتا مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَاْتِ اَحَدُهُمَا اِلٰى وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَذَهَبَ الَّذِيْ جَاءَ لِيُصَلِّيَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ جبکہ کسی شخص سے وعدہ کیا اور انمین کا ایک وقت نماز تک نہ آیا اور جو آیا تھا وہ نماز پڑھنے چلا گیا تو اُسپر کچھ گناہ نہین ف اسکی صورت یہ ہے کہ دو شخصون نے آپسمین وعدہ کیا کہ فلان جگہ ملاقات ہوگی انمین سے ایک آیا اور نماز کے وقت تک دوسرے کا انتظار کرکے نماز کو چلا گیا جب دوسرا آیا اور اُسکو نپایا تو یہ خلاف وعدگی نہین کیونکہ وہ نماز کو گیا ہے اور یہ عذر شرعی ہے۔ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اسد آپ ہمسے خوش طبعی کرتے ہین آپنے فرمایا کہ مین سچ کے سوا اور کوئی بات نہین کہتا۔ قَالَ لِامْرَاَةٍ عَجُوْزٍ اِنَّهٗ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوْزٌ فَقَالَتْ وَمَا لَهُنَّ وَكَانَتْ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَهَا اَمَا تَقْرَئِيْنَ الْقُرْاٰنَ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا آنحضرت صلے اسد علیہ وسلم نے ایک بڑھیا عورت سے کہا کہ جنت مین بڑھیا داخل نہوگی اُس بڑھیا نے کہا کہ انکو کیا ہوا ہے اور یہ عورت قرآن پڑھی ہوئی تھی آپنے اُس سے فرمایا تو کیا قرآن نہین پڑھتی ہے کہ اسد تعالیٰ نے فرمایا ہے انا انشاناہن الآیہ یعنی ہم بی بیون کو نوعمر پیدا کرینگے اور انکو کنواری بنائینگے لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهٗ اپنے بھائی سے جھگڑا مت کر اور نہ اُس سے ٹھٹھا کر اور نہ اُس سے ایسا وعدہ کر کہ جسکا تو اُس سے خلاف کرے **باب فخر ہم لینے اور حمایت کرنے کا بیان** ف فخر کے معنی اپنی خصلتون سے

تعریف کرنے کے نہین فقط اگر یہ امر اللہ کے لئے کرے تو درست ہے مثلاً جہاد مین اپنی تعریف کرے اور اگر نفس کے لئے تو برا ہے اور حمایت
کے معنی یہ ہین کہ اگر حق بات کی حمایت کرے درست ہے اور ناحق کی درست نہین سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَکْرَمُ قَالَ اَکْرَمُھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاھُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْأَلُکَ قَالَ فَاَکْرَمُ النَّاسِ
یُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰہِ ابْنُ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ خَلِیْلِ اللّٰہِ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْأَلُکَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ
الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِیْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِیَارُکُمْ فِی الْجَاھِلِیَّةِ خِیَارُکُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُھُوْا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگون مین بزرگتر کون ہے آپنے فرمایا کہ اُنمین بزرگتر اللہ کے نزدیک اُنکا بڑا پرہیزگار ہے لوگون نے عرض
کیا کہ اسکا حال ہم آپسے نہین پوچھتے آپنے فرمایا تو لوگون مین بزرگتر یوسف علیہ السلام اللہ کے نبی نبی اللہ کے بیٹے نبی اللہ کے
پوتے خلیل اللہ کے پرپوتے ہین صحابہ نے عرض کیا کہ ہم اسکا حال آپسے نہین پوچھتے آپنے فرمایا کہ پھر عرب کے قبیلونکا حال مجھ
سے دریافت کرتے ہو لوگون نے عرض کیا ہان آپنے فرمایا کہ تم مین سے اچھی حالت کفر مین وہ لوگ ہین جو تم مین سے اسلام کی حالت
مین بہتر ہین جب دین کو سمجھین ف یعنی جو کفر کی حالت مین پسندیدہ اور بزرگ تھے مثلاً سخاوت اور شجاعت اور دوسرے
اچھی خصلتین رکھتے تھے وہی لوگ جب مسلمان ہوے اور علم دین سیکھا اچھے ہوے ـ ح لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی
ابْنَ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُہٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ میری تعریف حد سے زیادہ مت کرو جیسے نصاریٰ نے حد
سے زیادہ تعریف پسر مریم یعنی حضرت عیسیٰ کی کی کیونکہ مین اللہ کا بندہ ہون تو تم یون ہی کہو کہ اللہ کا بندہ اور اُسکا رسول اِنَّ
اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا یَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَّلَا یَبْغِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ اللہ تعالیٰ نے مجھپر وحی بھیجی
کہ تواضع کرو یہانتک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر ظلم کرے اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْکَرَمُ التَّقْوٰی حسب مال ہے
اور بزرگی پرہیزگاری ہے ف یعنی حسب اور فضیلت آدمیون کے نزدیک مال ہی ہے کہ آدمی بدون مال کے عوام کی نظرون
مین خوار ہے اور کرم تمام اچھی صفتون کا نام ہے لیکن خدا کے نزدیک اُن صفات مین سے عمدہ تر تقویٰ ہے بدون تقوے
کے کوئی فضیلت اعتبار کے قابل نہین ـ ح مَنْ نَصَرَ قَوْمَہٗ عَلٰی غَیْرِ الْحَقِّ فَھُوَ کَالْبَعِیْرِ الَّذِیْ رُدِیَ فَھُوَ یُنْزَعُ بِذَنَبِہٖ
جو کوئی اپنی قوم کو ناحق پر مدد کرے تو وہ اُس اونٹ کی مانند ہے جو کنوے مین گرے اور وہ اپنی دُم پکڑکے نکالا جاوے ف یعنی جو کوئی
اپنے نفس کو بلند کرتا ہے اسطرح کہ اپنی قوم کو ناحق پر مدد کرے تو وہ گناہ کے کنوے مین گرتا ہے اُسکا حال اُس اونٹ کی مانند
ہے جو کنوے مین گرکر مر جاوے کہ دم کے بل نہین کھینچا جاتا ویسا ہی یہ شخص گناہ کے کنوے سے نہین نکل سکتا خَیْرُکُمُ الْمُدَافِعُ
عَنْ عَشِیْرَتِہٖ مَا لَمْ یَأْثَمْ تم مین کا بہتر وہ ہے جو ظلم دفع کرنے والا ہو اپنے قبیلہ سے جب تک کہ گنہگار نہ ہو یعنی اس دفعہ کے
سبب سے کسی معصیت مین مبتلا نہ ہو لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰی عَصَبِیَّةٍ وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِیَّةً وَلَیْسَ مِنَّا
مَنْ مَاتَ عَلٰی عَصَبِیَّةٍ نہین ہے ہم مین سے وہ شخص کہ حمایت ناحق پر بلاوے اور نہ وہ شخص جو ناحق حمایت کی وجہ سے
قتال کرے اور نہ وہ شخص کہ حمایت ناحق پر مر جاوے یعنی یہ تینون صفتین اسلام سے خارج کرنیکی چیزین ہین اُنسے احتراز
چاہیے حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ ایک چیز کو تیرا دوست رکھنا اندھا اور بہرا کر دیتا ہے ف مطلب اسکا یہ ہے کہ جس چیز کو

آدمی پسند کرتا ہے اسکا عیب نہ خود دیکھتا ہے اور نہ دوسرے کے کہنے سے سنتا ہے اسیطرح اپنے دوست کی برائی نہیں سنتا اور اسکا ظلم اچھا معلوم ہوتا ہے اور حاصل یہ کہ بُری صحبت کے باعث امر واقعی اسکا معلوم نہیں ہوتا

باب یازدہم ناتے داروں اور شہروں سے سلوک کرنیکا بیان

قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ الصَّحَابَةِ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أَبُوكَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کون زیادہ مستحق ہے جسکی میں اچھی رفاقت کروں آپنے فرمایا کہ تیری ماں اُسنے عرض کیا کہ پھر کون ہے آپنے فرمایا کہ تیری ماں اُسنے عرض کیا کہ پھر کون ہے آپنے فرمایا کہ تیری ماں اُسنے عرض کیا کہ پھر کون ہے آپنے فرمایا کہ تیرا باپ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آپنے یہ ارشاد فرمایا کہ حسن رفاقت اپنی ماں سے کر پھر اپنی ماں سے پھر اپنی ماں سے پھر اپنے باپ سے پھر اپنے قریب تر پھر اپنے قریب تر سے۔ ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ماں کا حق مقدم ہے باپ کے حق پر اور ماں ہی زیادہ محبت بھی کرتی ہے رَغِمَ أَنْفُهُ رَغِمَ أَنْفُهُ رَغِمَ أَنْفُهُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ خاک آلودہ ہو اسکی ناک اسکو تین بار فرمایا یعنی وہ شخص ذلیل ہو کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون آپنے فرمایا جس شخص نے اپنے ماں باپ میں سے ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کے وقت پایا پھر جنت میں داخل نہ ہوا یعنی انکی خدمت نہ کی کہ جنت میں داخل ہوتا قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيهَا اسماء کہتی ہیں کہ میرے پاس میری ماں آئی اور وہ مشرک تھی قریش کے صلح کے زمانہ میں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ماں میرے پاس آئی ہے اور وہ اسلام سے بیزار ہے تو کیا میں اس سے سلوک کروں آپنے فرمایا ہاں اس سے سلوک کر إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ اللہ تعالی نے تم پر حرام کی ماؤں کی نافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ گاڑنا اور نہ دینے کو اور نہ لینے کو اور مکروہ کیا تمہارے لئے قیل وقال یعنی کثرت کلام کو اور کثرت سوال اور مال کے تلف کرنے کو ف اور روکنے کو اور لینے کو حرام کیا یعنی جو چیز دینی چاہیئے مثلاً زکوٰۃ وغیرہ تو اُسکا نہ دینا حرام ہے اور جو چیز لینی حرام ہے مثلاً رشوت وغیرہ اسکا لینا حرام ہے اور کثرت سوال کے کئی معنی ہیں ایک یہ کہ لوگوں کے احوال پوچھا کرے دوسرے سوالات علمی دوسروں کے امتحان کے لئے اور اپنی بڑائی ظاہر کرنے کو تیسرے صحابہؓ کا بہت سوال کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چوتھے بدون حاجت کے مانگنا غرض یہ ساری چیزیں ممنوع ہیں مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ کبیرہ گناہوں میں سے ہے آدمی کا گالی دینا اپنے ماں باپ کو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دیتا ہے آپنے فرمایا ہاں وہ شخص کسی دوسرے آدمی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ دوسرا اسکے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ اسکی ماں کو

گالی دیتا ہے تو دوسرا اُسکی ماں کو گالی دیتا ہے **ف** یعنی جب کوئی شخص باعث ہوا گالی دلوانے کا تو گویا اُسنے گالی دی
اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ بڑے احسانونکا احسان آدمیکا سلوک کرنا اپنے باپ کے
دوستون کے ساتھ ہے بعد پیٹھ دینے یعنی باپ کے مرنے یا کہین چلے جانے کے بعد سید مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَ
يُنْسَاَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ جو شخص یہ بات دوست رکھے کہ اُسکے رزق مین وسعت کی جائے اور اُسکی اجل مین تاخیر
کی جائے تو چاہئے کہ اپنے قرابتیون سے سلوک کرے خَلَقَ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوَيِ
الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ
وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ اللہ تعالی نے خلق کو پیدا کیا اور جب اُس سے فارغ ہوا تو قرابت
کھڑی ہوئی اُسنے اللہ تعالی کا دامن پکڑا خدا تعالی نے فرمایا کیا کہتی ہے اُسنے عرض کیا کہ یہ اُس شخص کے کھڑے ہونیکی جگہ ہے
جو قطع قرابت سے تیری پناہ مانگے اللہ تعالی نے فرمایا کہ کیا تو راضی نہین ہوتی اس بات سے کہ مین ملاؤن اپنی رحمت سے
اُس شخص کو جو تجھے ملاوے اور مین توڑون اُس شخص سے جو تجھ کو توڑے اُسنے عرض کیا کہ ہان اے میرے رب مین اس سے
راضی ہون اللہ تعالی نے فرمایا کہ تیرے لئے یہی ہوگا **ف** عرب مین دستور ہے کہ جسکی پناہ چاہتے ہین اُسکے دامن یا کپڑے کا
کونا پکڑکر عرض حال کرتے ہین تو اللہ تعالی کے دامن پکڑنے سے اُسکی پناہ مانگنی مقصود ہے اور یہ جو کہا کہ اُس شخص کے کھڑے
ہونے کی جگہ ہے الخ اسکے یہ معنی کہ مین جو تیری درگاہ مین کھڑی ہوئی اور تیرا دامن عزت پکڑا تو اس بات سے پناہ چاہتی ہون
کہ کوئی مجھے کاٹے اور میری رعایت نکرے سید وحق لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ
رَحِمُهٗ وَصَلَهَا صلہ رحم کرنے والا وہ نہین جو بدلہ دے بلکہ صلہ رحم کرنے والا وہ شخص ہے کہ جب اُسکی قرابت قطع کیجائے تو اُسکو
ملاوے **ف** یعنی جو کوئی ناتہ دارون سے اُنکے سلوک کے عوض مین کچھ سلوک کرے تو یہ سلوک معتبر نہین بلکہ واقعی سلوک وہ ہے
کہ قرابتی اُس سے کاٹتے جاوین اور وہ اُنسے سلوک کرتا رہے حق اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ
وَيَقْطَعُوْنِيْ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ
فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ ایک شخص نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ میرے کچھ قرابتی ہین کہ مین اُنسے سلوک کرتا ہون اور وہ مجھ سے قطع قرابت کرتے ہین اور مین اُنکے ساتھ نیکی کرتا
ہون اور وہ مجھ سے بُرائی کرتے ہین اور مین اُنسے بردباری کرتا ہون اور وہ مجھ پر جہالت کرتے ہین یعنی ناحق غصہ ہوتے ہین آپنے
فرمایا کہ اگر تو ایسا ہی ہے جیسا کہتا ہے تو گویا اُنکے منہ مین گرم خاک ڈالتا ہے اور تیرے ساتھ اللہ کی طرف سے برابر ایک فرشتہ
مددگار اُنپر رہیگا جب تک تو اس خصلت پر رہیگا **ف** اُنکے مونہہ مین گرم خاک ڈالتا ہے اسکے یہ معنی ہین کہ جب وہ لوگ تیرا شکر
ادا نہین کرتے تو تیری عطا اُنپر حرام ہوگی اور اُنکے پیٹون مین آگ ہو جاویگی۔ سید لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ
فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهٗ تقدیر کو سوا دعا کے کوئی چیز نہین پھیرتی اور عمر کو
سوائے نیکی کے اور کوئی چیز زیادہ نہین کرتی اور آدمی رزق سے محروم ہو جاتا ہے گناہ کے سبب سے کہ اُسکا مرتکب ہو **ف** اگر

کوئی کہے کہ کافر بھی تو مالدار ہوتے ہین باوجودیکہ کفر کرتے ہین کہ اُس سے بڑا گناہ اور نہین اُسکا جواب یہ ہے کہ رزق سے
مراد یہان آخرت کا رزق ہے یا رزق عبرت کے ساتھہ کہ کافر اس سے محروم ہین حق دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا قِرَاءَةً
فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا حَارِثَةُ ابْنُ النُّعْمَانِ كَذَالِكُمُ الْبِرُّ كَذَالِكُمُ الْبِرُّ وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِأُمِّهِ مین جنت مین
داخل ہوا اور اُسمین قرآن پڑھنے کی آواز سنی مین نے کہا یہ کون ہے فرشتون نے کہا کہ یہ حارث ابن نعمان ہے نیکی ایسی ہی چیز
سلوک ایسی ہی چیز ہے اور وہ شخص اپنی مان کے ساتھہ بہت سلوک کرنے والا تھا ف گویا صحابہ کرام کی خاطر مین گذرا ہوگا
کہ حارثہ کو یہ درجہ کیسے ملا اُسپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کذلکم البر یعنی والدین سے سلوک کرنا ایسا ہوتا ہے حق
رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ رب کی خوشی باپ کی خوشی مین ہے اور رب کی ناخوشی
باپ کی ناخوشی مین ہے أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ أَوْ
ضَيِّعْ ایک شخص حضرت ابودرداء کے پاس آیا کہ میری ایک بی بی ہے اور میری مان اُسکے طلاق دینے کا حکم مجھکو کرتی ہے
ابودرداء نے اُس سے کہا کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ باپ جنت کے دروازونکا افضل
دروازہ ہے یعنی اُسکی رضامندی دخول جنت کا افضل سبب ہے تو اگر چاہے تو اس دروازہ کی محافظت کر یا ضائع کر ف یعنی اگر
طلاق دیگا تو مان کی رضامندی کا لحاظ رکھیگا ورنہ یہ رعایت نہ رہیگی اور حدیث مین لفظ والد آیا ہے اور حضرت ابودرداء نے
والدہ کے باب مین یہ حدیث سنائی اِس سے معلوم ہوا کہ دونو کے حق برابر ہین اور اگر والد سے اُسکو لغوی معنی لیئے جائین تو زیادہ
مناسب معلوم ہوتے ہین حق لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ رحمت خدا اُس قوم پر نہین اترتی جنمین قرابت
کا کاٹنے والا ہو مَا مِنْ ذَنْبٍ أَحْرَى أَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ
مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ کوئی گناہ باغی ہونا اور قطع قرابت سے بڑھکر اس بات کا لائق نہین کہ خدا اُسکے مرتکب کو
دنیا کا عذاب دے اور آخرت کے لئے عذاب علحدہ رکھہ چھوڑے ف یعنی ان دونو گناہون پر دنیا اور آخرت مین عذاب
کا گرفتار ہوتا ہے ۔ سید لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ بہشت مین داخل نہوگا یعنی بدون عذاب
کے احسان جتانے والا اور والدین کی نافرمانی کرنے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ
بِهِ أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ تم اپنے نسب سے اُسقدر سیکھو
جس سے اپنے ناتہ دارون سے سلوک کرو کیونکہ اقربا سے سلوک کرنا قربیون مین محبت مال مین زیادتی اجل مین تاخیر کا سبب ہے
أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي مِنْ
تَوْبَةٍ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا ایک شخص پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے ایک بڑا گناہ کیا ہے آیا میرے لئے بھی توبہ ہے آپنے فرمایا کہ تیری
مان بھی ہے اُسنے عرض کیا کہ نہین۔ آپنے فرمایا کہ تیری کوئی خالہ ہے اُسنے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا کہ اُسی سے سلوک کر

آزاد کا یہ کفارہ ہو جائیگا ۔ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا
بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمِ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ
الَّتِي لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا یکایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص بنی سلمہ سے آیا اور
عرض کیا کہ یا رسول اللہ آیا کوئی چیز میرے ماں باپ کے سلوک کرنیکی باقی ہے جس سے میں اُن دونوں کے ساتھ اُنکے مرنیکے بعد سلوک
کروں آپنے فرمایا ہاں یہ باتیں ہیں اُنکے لئے دعا مانگنا اور اُنکی بخشش چاہنی اور اُنکی وصیت کو اُنکے مرنیکے بعد پورا کرنا اور
اُنکے ناتہ واروں سے سلوک کرنا جن سے سلوک کرنیکی وجہ سوا رضا جوئی ماں باپ کے اور اُنکے خالص حق کے اور کچھ نہو اور اُنکے
دوستوں کی تعظیم کرنا ۔ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعْرَانَةِ اِذَا اَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ حَتّٰى دَنَتْ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هِيَ فَقَالُوْا هِيَ اُمُّهُ الَّتِي
اَرْضَعَتْهُ ابو طفیل رض کہتے ہیں کہ میں نے پیغمبر صلے اللہ علیہ سلم کو دیکھا کہ جعرانہ میں گوشت بانٹتے تھے کہ ایک عورت آئی یہانتک
کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوئی آپنے اُسکے لئے اپنی چادر بچھائی اور وہ اُسپر بیٹھ گئی میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے لوگوں
نے کہا کہ یہ عورت آپکی ماں ہے جسنے آپکو دودھ پلایا ہے **ف** جعرانہ ایک جگہ کا نام ہے مکہ معظمہ سے ایک منزل ۔ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا اِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ
عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا
لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ
وَلِيَ صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ اَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ اَسْقِيْهِمَا قَبْلَ
وَلَدِيْ وَاِنَّهُ قَدْ نَاٰى بِيَ الشَّجَرُ فَمَا اَتَيْتُ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ
فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَبْدَاَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ
يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِيْ وَدَاْبُهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ
ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللهُ لَهُمْ حَتّٰى يَرَوْنَ السَّمَاءَ قَالَ الثَّانِيْ
اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَتْ لِيَ بِنْتُ عَمٍّ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى
اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ
يَا عَبْدَ اللهِ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ
وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ
اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهُ قَالَ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهُ حَتّٰى
جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِيْ فَقَالَ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَظْلِمْنِيْ وَاَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَقُلْتُ اذْهَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ
وَرَاعِيْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَهْزَاْ بِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَا اَهْزَاُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَاَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا

فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ اس اثنا مین کہ تین آدمی چلے جاتے تھے اُنپر بارش آئی تو وہ پہاڑ مین ایک غار کی طرف پھرے
یعنی غار مین چلے گئے اور اُنکے غار کے مونہہ پر پہاڑ سے ایک پتھر گرا کہ اُنپر غار کا مونہہ ڈھانک لیا اُنھون نے آپسمین کہا کہ اپنے
اُن نیک اعمال کو خیال کرو جنکو تمنے خاص اللہ کے واسطے کیا ہو اور اُنھین اعمال کے ذریعہ سے اللہ سے دعا مانگو شاید
خداوند کریم اس غار کو کھولدے تو اُنمین سے ایک نے کہا کہ خدایا میرے ماں باپ دونو بوڑھے کلان سال تھے اور میرے چھوٹے
بچے تھے کہ اُنکے خرچ کے لئے بکریاں چراتا تھا جب مین شام کو ریوڑ اُنکے پاس لاتا اور دودھ نکالتا تو پہلے اپنے ماں باپ سے
شروع کرتا کہ اپنی بچون سے پہلے اُن دونو کو پلاتا اور ایک بار مجھسے چراگاہ دور پڑی تو مین نہ آیا یہانتک کہ مجھکو شام ہو گئی
پھر مین نے ماں باپ کو پایا کہ سو گئے اور مین نے دودھ نکالا جیسے نکالا کرتا تھا اور دودھ لایا اور ماں باپ کے سر کے پاس
کھڑا ہوا کہ اُنکا جگانا بُرا جانتا تھا اور یہ بھی برا سمجھتا تھا کہ اُن دونو سے پہلے بچون کو دیدون حالانکہ بچے میرے قدمون
کے پاس بھوک سے چلاتے تھے میرا اور اُنکا یہی حال برابر رہا یہانتک کہ فجر ہو گئی تو خدایا اگر تو جانتا ہے کہ مین نے یہ فعل تیری
رضامندی کے طلب کرنیکو کیا ہے تو ہمارے لیے ایک سوراخ کھولدے جسمین سے ہم آسمان کو دیکھین اللہ تعالی نے اُنکے لئے
سوراخ کھولدیا کہ آسمان کو دیکھین دوسرے نے کہا الٰہی میرے ایک چچا کی بیٹی تھی جس سے مین نہایت درجہ محبت رکھتا تھا
جیسے مرد عورتون کو چاہتے ہین اور مین نے اُس سے درخواست اُسکے نفس کی یعنی صحبت کی کی اُسنے انکار کیا یہانتک
کہ مین اُسکو سو اشرفیان دون تو مین نے محنت کرکے سو اشرفیان جمع کین اور یہ اشرفیان لیکر اُس عورت سے ملا جب مین
اُسکے ٹانگون کے بیچ مین بیٹھا یعنی بارادہ صحبت تو اُسنے کہا اے اللہ کے بندے خدا سے ڈر اور مُہر کنوارپنے کی مت توڑ مین
اُس سے اُٹھ کھڑا ہوا الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ مین نے یہ فعل تیری رضاجوئی کو کیا ہے تو ہمارے لئے کشادگی کر اللہ تعالی نے
اُنکے لئے کشادگی کی یعنی وہ پتھر اور سرک گیا - اور تیسرے نے کہا کہ الٰہی مین نے ایک مزدور آٹھ سیر چاولون کے عوض لگایا تھا
جب وہ اپنا کام کر چکا تو اُسنے کہا کہ میرا حق مجھے دے مین نے اُسپر اُسکا حق پیش کیا اُسنے اُسکو نہ لیا اور اُس سے بیزار ہوا مین
برابر اُس سے کھیتی کرتا رہا یہانتک کہ اُسکی پیداوار سے گائین اور اُنکے چرواہے یعنی غلام جمع کئے پھر وہ شخص میرے پاس آیا
اور کہا کہ اللہ سے ڈر اور مجھپر ظلم نکر اور مجھکو میرا حق دیدے مین نے کہا کہ ان گایون اور اُنکے چرواہون کے پاس جا یعنی ان
سب کو لیجا اُسنے کہا کہ خدا سے ڈر اور مجھسے ہنسی مت کر مین نے کہا کہ مین ہنسی نہین کرتا تو یہ گائین اور اُنکے چرواہے لیلے وہ
اُنکو لیکر چلا گیا تو اگر جانتا ہے کہ مین نے یہ بات تیری خوشنودی طلب کرنیکو کی ہے تو تو ہمارے لئے جتنا باقی رہا ہے اُسکو کھولدے
اللہ تعالی نے غار کو اُنکے لئے کھولدیا **ف** فرق ایک پیمانہ ہے جسمین سولہ رطل یعنی قریب آٹھ سیر اناج کے آتے ہین اور یہ حدیث
اسپر دلالت کرتی ہے کہ شدت کے وقت اپنے اچھے عملون کو وسیلہ کرکے دعا کرے چنانچہ مصنف حصن حصین نے بھی ابتدا
کتاب مین ایسا ہی بیان کیا ہے - ۳۶ اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا
جَنَّتُكَ وَنَارُكَ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ماں باپ کا حق اُنکے بیٹے کے ذمے کیا ہے آپنے فرمایا کہ ماں باپ تیرے

جنت اور تیرے دوزخ ہین ف یعنی اُنسے سلوک کرنا جنت مین داخل ہونیکا سبب ہے اور اُنکی نافرمانی دوزخ مین جانیکا سبب۔ سید إِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوتُ وَالِدَاهُ أَوْ أَحَدُهُمَا وَإِنَّهُ لَهُمَا لَعَاقٌّ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو لَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتَّى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ بَارًّا بندہ کے مان باپ یا ایک اُنمین سے مرجاتا ہے اور وہ اُن دونوںکا نافرمان ہوتا ہے اور برابر اُنکے حق مین دعا کرتا ہے اور اُنکی بخشش مانگتا ہے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اُسکو سلوک کرنے والا لکھتا ہے یعنی مرنے کے بعد اگر اُنکے لئے دعا کریگا تو نافرمانی کے عوض اُنکا فرمانبردار لکھا جائیگا مَنْ أَصْبَحَ مُطِيعًا لِلّٰهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ أَمْسَى عَاصِيًا لِلّٰهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ النَّارِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا قَالَ رَجُلٌ وَإِنْ ظَلَمَاهُ قَالَ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ جو شخص صبح کرے اللہ کی اطاعت کرنے والا اپنے مان باپ کے حق مین تو اُسکے لئے دو دروازہ جنت کے کھل جائینگے اور اگر ایک ہو تو ایک یعنی مان باپ مین سے ایک کی خدمت کریگا تو ایک دروازہ کھلیگا اور جو کوئی شام کرے اللہ کی نافرمانی کرنے والا اپنے والدین کے حق مین تو اُسکے لئے دو دروازے دوزخ کے کھل جائینگے اور اگر ایک ہو تو ایک۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ اگرچہ مان باپ اُسپر ظلم کرین آپنے فرمایا کہ اگرچہ مان باپ اُسپر ظلم کرین اور اُسکو تین بار فرمایا مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ إِلَى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُورَةً قَالُوا وَإِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَالَ نَعَمْ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ جو بیٹا مان باپ سے سلوک کرنیوالا کہ اپنے مان باپ کی طرف رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لئے ہر نظر کے بدلے ایک حج مقبول لکھتا ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اگرچہ وہ ہر روز سو دفعہ دیکھے آپنے فرمایا ہان اللہ بہت بڑا ہے اور پاک ہے۔ ف یعنی اُسکے نزدیک اتنا ثواب دینا کچھ حقیقت نہین رکھتا۔ سید كُلُّ الذُّنُوبِ يَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَّا عُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّهُ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَيٰوةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ تمام گناہون مین سے اللہ تعالیٰ جو گناہ چاہتا ہے بخشتا ہے بجز مان باپ کی نافرمانی کے کہ اُسکے مرتکب کو اللہ تعالیٰ زندگی مین مرنے سے پہلے جلد عذاب دیتا ہے۔ حَقُّ كَبِيرِ الْإِخْوَةِ عَلَى صَغِيرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهٖ بڑے بھائیوںکا حق چھوٹے بھائیوں پر ایسا ہے جیسے باپ کا حق اپنے بیٹے پر

باب دوازدہم خلق پر رحمت اور شفقت کا بیان

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رحم نہین فرماتا اُس شخص پر جو لوگون پر رحم نکرے جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ حضرت عائشہ کہتی ہین کہ میرے پاس ایک عورت آئی یعنی مانگنے والی اور اُسکے ساتھ اُسکی دو بیٹیان تھین وہ مجھ سے سوال کرتے تھے اور میرے پاس سوا ایک کھجور کے اور کچھ نہ پایا پس وہ کھجور اُس کو دیدی اُسنے اُس کھجور کو اپنی دونون بیٹیون کو بانٹ دیا اور اُس مین سے خود نکھائی

پھر اٹھکر چلے گئے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے مین نے آپکی خدمت مین یہ حال بیان کیا آپنے فرمایا کہ جو
کوئی ان بیٹیون مین سے کسی چیز مین مبتلا ہو یعنی اگر خدا اُسکو بیٹیان ہی دے اور وہ اُنکے ساتھ نیکی کرے تو وہ لڑکیان اُسکے
لئے آتش دوزخ سے پردہ ہونگے مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ
جو شخص دو لڑکیون کی پرورش کرے یہانتک کہ بالغ ہون تو قیامت کے دن مین اور وہ اسطرح آئینگے اور آپنے اپنی دو
انگلیون کو ملایا یعنی انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملا کر بتایا کہ ایسے مین گے ح اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمِلَةِ وَ
الْمِسْكِيْنِ كَالسَّاعِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ کما کر خرچ کرنے والا
بیوہ اور مسکین پر ایسا ہے جیسا کما کر خرچ کرنے والا راہ خدا یعنی جہاد مین راوی کہتا ہے اور مین گمان کرتا ہون آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو کہ یہ فرمایا کہ ایسا ہے جیسا رات کو عبادت کرنے والا کہ سست نہو اور جیسا روزہ دار کہ افطار نکرے اَنَا وَكَافِلُ
الْيَتِيْمِ لَهٗ وَلِغَيْرِهٖ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا مین اور یتیم کا کفیل یتیم اپنا ہو
یا غیر کا جنت مین اسطرح ہونگے اور اشارہ فرمایا شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اور انمین کچھ فرق رکھا یعنی بہت قریب ہونگے
تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ
الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى مومنون کو آپس مین رحم کرنے اور ایک دوسرے پر محبت کرنے اور باہم مہربانی کرنے مین تو ایسا پائیگا
جیسے جسم کہ جب ایک جوڑ دکھے تو تمام جسم بیداری اور تپ مین اُس جوڑ کا شریک ہو **ف** یہی مضمون شیخ سعدی نے بیان کیا
ہے **ع** بنی آدم اعضای یکدیگر اند * کہ در آفرینش ز یک جوہر اند * چو عضوے بدرد آورد روزگار * دگر عضوہا را نماند قرار * اور حدیث
کا حاصل یہ ہے کہ مومن کو مومن کی راحت و مشقت مین شریک ہونا چاہئے جیسے بدن کے اعضا کہ ایک کا دکھ سب کے دکھ کا
باعث ہوتا ہے ح اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ ایماندار مومن
کے لئے عمارت کی مثل ہے کہ اُسکا بعض حصہ بعض کو قوت دیتا ہے پھر آپنے اپنی انگلیان ایک دوسری مین ڈالین **ف** یعنی
صورت بتانیکے لئے کہ اسطرح ملا رہنا چاہئے ح اِنَّهٗ كَانَ اِذَا اَتَاهُ السَّائِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا
وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ مَا شَاءَ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب آپکے پاس سائل یا حاجتمند آتا تو
آپ صحابہ رض کو ارشاد فرماتے کہ سفارش کرو مجھ سے کہ تمکو ثواب ملیگا اور اللہ تعالی اپنے رسول کی زبان پر جو چاہیگا جاری کریگا
ف یعنی یون نسمجھو کہ ہماری سفارش آپ مانینگے یا نہین تمکو ہر نوع اُس شخص کی سفارش کا ثواب ملیگا اور سفارش کا
قبول کرنا نکرنا میرا اللہ کے حکم پر موقوف ہے چنانچہ فرمایا ويقضي الله الخ ح اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ
مدد کر اپنے بھائی کی خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اُسکی مدد مظلومی کی حالت مین کرونگا لیکن
ظالم ہونیکی حالت مین اُسکی مدد کیسے کرون آپنے فرمایا کہ ظالم کو ظلم سے منع کرنا یہی تیری مدد اُسکو ہوگی ح اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ
لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ

اللہ عنہ کُرْبَۃً مِّنْ کُرُبَاتِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے کہ نہ اُسپر ظلم کرے اور نہ ہلاکی مین ڈالے
اور جوکوئی اپنے بھائی کی حاجت روائی مین رہتا ہے اللہ تعالی اُسکی حاجت روائی مین رہتا ہے اور جوکوئی مسلمان سے
سختی کو دور کرتا ہے اللہ تعالی اُس سے قیامت کے دن سختیون مین سے سختی دور کرتا ہے اور جوکوئی کسی مسلمان کی
پردہ پوشی کرے اللہ تعالی قیامت کے دن اُسکی پردہ پوشی کرے اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یَخْذُلُہٗ
وَلَا یَحْقِرُہٗ اَلتَّقْوٰی ھٰھُنَا وَیُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِہٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِءٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ یَّحْقِرَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ کُلُّ الْمُسْلِمِ
عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُہٗ وَمَالُہٗ وَعِرْضُہٗ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے کہ نہ اُسپر ظلم کرے اور نہ اُسکی مدد چھوڑ دے اور
نہ اُسکو ذلیل سمجھے پرہیزگاری یہان ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ فرماتے تھے اپنے سینہ کی طرف تین بار فرمایا
آدمی کو برائی سے اسیقدر کافی ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر جانے سارا مسلمان مسلمان پر حرام ہے یعنی اُسکا خون اور
اُسکا مال اور اُسکی آبرو **ف** سینہ کی طرف اشارہ اس غرض سے ہے کہ تقوے کی جگہ دل ہے اور وہ تجھ سے پوشیدہ ہے
تو اپنے بھائی مسلمان کو حقیر کیسے جانتا ہے کیونکہ احتمال تقوی کا رکھتا ہے جسکے باعث وہ اللہ کے نزدیک گرامی تر ہے سید
اَھْلُ الْجَنَّۃِ ثَلٰثَۃٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُّقْسِطٌ مُّتَصَدِّقٌ مُّوَفَّقٌ وَّرَجُلٌ رَّحِیْمٌ رَقِیْقُ الْقَلْبِ لِکُلِّ ذِیْ قُرْبٰی
وَمُسْلِمٍ وَعَفِیْفٌ مُّتَعَفِّفٌ ذُوْ عِیَالٍ وَاَھْلُ النَّارِ خَمْسَۃٌ اَلضَّعِیْفُ الَّذِیْ لَا زَبْرَ لَہٗ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْکُمْ
تَبَعٌ لَا یَبْتَغُوْنَ اَھْلًا وَّلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِیْ لَا یَخْفٰی لَہٗ طَمَعٌ وَّاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَہٗ وَرَجُلٌ لَا یُصْبِحُ وَ
لَا یُمْسِیْ اِلَّا وَھُوَ یُخَادِعُکَ عَنْ اَھْلِکَ وَمَالِکَ وَذَکَرَ الْبُخْلَ اَوِ الْکِذْبَ وَالشِّنْظِیْرُ الْفَحَّاشُ جنتی تین
شخص ہین ایک صاحب حکومت عادل اور خلق پر محسن اور طاعت کی توفیق دیا ہوا اور ایک مرد مہربان نرم دل ہر قرابتی
پر اور ہر مسلمان پر اور ایک پرہیزگار حرام سے اور بچنے والا سوال سے اور کنبہ والا اور دوزخی پانچ شخص ہین اول وہ ضعیف جسکو
عقل نہین ہے وہ ہین کہ تمہارے خادم ہین نہ بیوی کی خواہش رکھین نہ مال کی دوم وہ خائن کہ اُسکی طمع چھپی نہ رہے اگرچہ کم چیز
ہو مگر اُسمین خیانت کرتا ہے سوم وہ شخص کہ صبح اور شام اُسکا یہی حال ہے کہ تجھکو تیرے گھر والون اور تیرے مال مین فریب دیتا
رہتا ہے اور آپنے ذکر بخل کا یا جھوٹ کا فرمایا یعنی چوتھا بخیل یا جھوٹے کو فرمایا پانچوان بدخلق اور فحش بکنے والا **ف** جسکو عقل
نہو یعنی اُنکو اس بات کی عقل نہین کہ حرام سے بچین اور بی بی اور مال کی خواہش نہین یعنی حلال کی طلب کی پروا نہین
رکھتے بلکہ حرام کی طرف مائل ہین اور لا یخفی لہ الطمع کے یہ معنی کہ طمع کی چیز ڈھونڈھکر نکالتا ہے اور اُسمین سے کچھ نہین چھوڑتا
جسمین خیانت نکرے اور گھر والون اور مال مین فریب دیتا رہتا ہے یعنی ظاہر مین پارسائی اور امانت داری پر کام کرتا ہے
اور باطن مین تیرے اہل و مال مین خیانت کے درپے ہے اور ذکر البخل سے یہ غرض ہے کہ بخیل یا جھوٹے کو دوزخیون سے
فرمایا راوی کو حدیث کے لفظ یاد نرہے اسلیئے ان لفظون سے بیان کیا ۔ سید وعن وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ
وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ بخدا کہ مومن نہوگا ان الفاظ کو آپنے
تین بار ارشاد فرمایا کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون مومن نہوگا آپنے فرمایا کہ وہ شخص کہ جسکے ہمسایے اُسکے مضرون سے امن نہون

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ جنت مین داخل نہ ہوگا وہ شخص جسکا ہمسایہ اُسکے ضررون سے امون
نہو مَازَالَ جِبْرَئِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ جبرئیل علیہ السلام مجھکو ہمیشہ ہمسایہ کے
حق مین نصیحت کرتے تھے یہانتک کہ مین نے گمان کیا کہ وہ ہمسایہ کو وارث کردینگے اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى
اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ يُّحْزِنَهُ جب تم تین شخص ہو تو اُنمین سے دو آدمی
بدون تیسرے کے سرگوشی نکرین یہانتک کہ تم لوگون سے ملو کیونکہ دو کا سرگوشی کرنا تیسرے کو غمگین کریگا **ف** یعنی جب
بہت سے آدمی جمع ہوجائین اُسوقت دو کی سرگوشی کا مضائقہ نہین فقط تین مین دو کی سرگوشی نہین چاہئے کہ تیسرے
کو رنج ہوگا اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ثَلٰثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ
دین کا ستون خیرخواہی کرنا ہے اسکو آپنے تین بار فرمایا ہمنے عرض کیا کہ کسکی خیرخواہی کرنی آپنے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی اور
اُسکی کتاب کی اور اُسکے رسول کی اور مسلمانون کے حاکمون کی اور سب مسلمانون کی **ف** اللہ کی خیرخواہی یہ ہے کہ اُسکو
وحدانیت کا معتقد ہو اور اُسکی عبادت مین نیت خالص رکھے اور قرآن کی خیرخواہی یہ ہے کہ اُسکو سچ جانے اور اُسکے
بموجب عمل کرے اور رسول کی خیرخواہی یہ ہے کہ اُنکی نبوت کی تصدیق کرے اور اوامر اور نواہی مین اُنکی فرمانبرداری
کرے اور احکام کی خیرخواہی یہ ہے کہ حق بات مین اُنکی اطاعت کرے اور اُنسے باغی نہو اور عام مسلمانون کی خیرخواہی
یہ ہے کہ اُنکو اچھی باتون کی ہدایت کرے۔ یہانیہ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ
الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ جریر کہتے ہین کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی
یعنی آپکے ہاتھ پر عہد کیا نماز کے قائم رکھنے اور زکوۃ کے دینے اور ہر مسلمان کی خیرخواہی کرنیکا لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ
شَقِيٍّ رحمت نہین نکالی جاتی مگر بدبخت کے دل سے یعنی بدبخت ہی رحیم نہین ہوتا اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ
اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ رحم کرنے والون پر رحمن رحم فرماتا ہے تم رحم کرو اُن لوگون پر جو زمین
مین ہین تمپر وہ رحم کریگا جو آسمان مین ہے یعنی اللہ تعالی لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَ
يَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ ہمارے تابعین سے نہین ہے وہ شخص جو ہمارے چھوٹون پر رحم نکرے اور ہمارے
بڑے کی توقیر نکرے اور اچھی بات کا حکم نکرے اور بری بات سے منع نکرے مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِنْ اَجْلِ
سِنِّهٖ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ مَنْ يُّكْرِمُهٗ جو کوئی جوان شخص ایک بوڑھے کی توقیر اُسکے بڑھاپے کی وجہ
سے کرتا ہے تو اللہ تعالی اُس جوان کے لئے اُسکے بوڑھا ہونے پر ایسے شخص کو معین کرتا ہے جو اُسکی توقیر کرے اِنَّ
مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ اِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَيْرِ الْغَالِيْ فِيْهِ وَلَا الْجَافِيْ عَنْهُ وَاِكْرَامَ
السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ خدا کی تعظیم مین سے ہے بوڑھے مسلمان کی توقیر کرنا اور ایسے قرآن جاننے والے کی جو قرآن مین مبالغہ
نہین کرتا اور نہ اُس سے الگ رہتا ہے اور بادشاہ عادل کی توقیر کرنی **ف** مبالغہ نہین کرتا یعنی تجوید مین اور نہ جلدی
پڑھتا ہے کہ معانی مین فکر کرنے سے باز رہے اور الگ نہین رہتا یعنی قرآن کی تلاوت اور اُسپر عمل کرنے سے اعراض

نہین کرتا۔ سید۔ خَیرُ بَیۡتٍ فِی الۡمُسۡلِمِیۡنَ بَیۡتٌ فِیۡہِ یَتِیۡمٌ یُحۡسَنُ اِلَیۡہِ وَشَرُّ بَیۡتٍ فِی الۡمُسۡلِمِیۡنَ بَیۡتٌ فِیۡہِ یَتِیۡمٌ یُسَاءُ اِلَیۡہِ مسلمانون مین اچھا گھر وہ ہے جس مین یتیم ہو کہ جسکے ساتھ احسان کیا جائے اور مسلمانون مین برا گھر وہ ہے کہ جس گھر مین کوئی یتیم ہو اور اُسکو ایذا دیجاتی ہو مَنۡ مَسَحَ رَاۡسَ یَتِیۡمٍ لَمۡ یَمۡسَحۡہُ اِلَّا لِلّٰہِ کَانَ لَہٗ بِکُلِّ شَعۡرَۃٍ تَمُرُّ عَلَیۡہَا یَدُہٗ حَسَنَاتٌ وَمَنۡ اَحۡسَنَ اِلٰی یَتِیۡمَۃٍ اَوۡ یَتِیۡمٍ عِنۡدَہٗ کُنۡتُ اَنَا وَہُوَ فِی الۡجَنَّۃِ کَہَاتَیۡنِ وَقَرَنَ بَیۡنَ اِصۡبَعَیۡہِ جو کوئی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اور بجز اللہ کی خوشی کے اور کسی غرض سے نہ پھیرے تو اُسکے لئے ہر بال کی مقدار جسپر اُسکا ہاتھ پھرتا ہے نیکیان ہونگی اور جو کوئی کسی اپنے پاس کے یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے کے ساتھ سلوک کرے تو مین اور وہ شخص جنت مین اُن دونو اُنگلیون کی طرح ہونگے اور آپنے اپنی دونو اُنگلیون کو ملایا یعنی کیفیت تبلانے کے لئے مَنۡ اٰوٰی یَتِیۡمًا اِلٰی طَعَامِہٖ وَشَرَابِہٖ اَوۡجَبَ اللّٰہُ لَہُ الۡجَنَّۃَ اَلۡبَتَّۃَ اِلَّا اَنۡ یَّعۡمَلَ ذَنۡبًا لَا یُغۡفَرُ وَمَنۡ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ مِثۡلَہُنَّ مِنَ الۡاَخَوَاتِ فَاَدَّبَہُنَّ وَرَحِمَہُنَّ حَتّٰی یُغۡنِیَہُنَّ اَوۡجَبَ اللّٰہُ لَہُ الۡجَنَّۃَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ اَوِ اثۡنَتَیۡنِ قَالَ اَوِ اثۡنَتَیۡنِ حَتّٰی لَوۡ قَالُوۡا اَوۡ وَاحِدَۃً وَمَنۡ اَذۡہَبَ اللّٰہُ کَرِیۡمَتَیۡہِ وَجَبَتۡ لَہُ الۡجَنَّۃُ قِیۡلَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ وَمَا کَرِیۡمَتَاہُ قَالَ عَیۡنَاہُ جو کوئی بٹھاوے کسی یتیم کو اپنے کھانے اور پینے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لئے بیشک جنت واجب کرتا ہے مگر اس صورت مین کہ وہ کوئی گناہ ایسا کرے جو بخشا نجاوے یعنی شرک کرے اور جو کوئی تین بیٹیون کی یا تین بہنون کی پرورش کرے اور اُنکو ادب سکھاوے اور اُنپر رحم کرے یہانتک کہ اللہ اُنکو بے پروا کرے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لئے جنت واجب کرتا ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ یا دو بیٹیون کی پرورش کرے آپنے فرمایا یا دو کی پرورش کرے۔ راوی کہتا ہے کہ یہانتک کہ اگر لوگ کہتے یا ایک کی پرورش کرے تو آپ ایک کے لئے بھی وجوب جنت کا ارشاد فرماتے اور جس شخص کی دو عزیز چیزین اللہ کھووے تو اُسکے لئے جنت واجب ہوتی ہے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ اُسکی دو عزیز چیزین کیا ہین آپنے فرمایا کہ اُسکی دونو آنکھین لَاَنۡ یُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَہٗ خَیۡرٌ لَّہٗ مِنۡ اَنۡ یَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ آدمی کا اپنے بیٹے کو ادب دینا اُسکے حق مین بہتر ہے ایک صاع کے صدقہ دینے سے **ف** صاع ایک پیمانہ ہے جسمین اسی روپیہ کے سیر سے ساڑھے تین سیر کے قریب گیہون آتے ہین مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَہٗ مِنۡ نَحۡلٍ اَفۡضَلَ مِنۡ اَدَبٍ حَسَنٍ باپ نے اپنے بیٹے کو کوئی عطیہ نہین دیا اچھے ادب سے بہتر یعنی عمدہ ادب سکھانا سب عطایا سے بہتر ہے اَنَا وَامۡرَاَۃٌ سَفۡعَاءُ الۡخَدَّیۡنِ کَہَاتَیۡنِ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَاَوۡمَا یَزِیۡدُ بۡنُ زُرَیۡعٍ اِلَی الۡوُسۡطٰی وَالسَّبَّابَۃِ اِمۡرَاَۃٌ اٰمَتۡ مِنۡ زَوۡجِہَا ذَاتُ مَنۡصَبٍ وَمَالٍ حَبَسَتۡ نَفۡسَہَا عَلٰی یَتَامَاہَا حَتّٰی بَانُوۡا اَوۡ مَاتُوۡا مین اور سیاہ رخسارون والی عورت قیامت کے دن دو انگلیون کی طرح ہونگے اور یزید بن زریع راوی نے اشارہ کیا بیچ کی اور شہادت کی اُنگلی سے وہ عورت وہ ہے جو اپنے شوہر سے بیوہ ہو مرتبہ اور جمال والی تھی اُسنے اپنے نفس کو اپنے یتیمون پر روکے رکھا یہانتک کہ پرورش سے جدا ہوئی یا مرگئی **ف** یعنی پہلے خوبصورت تھی لیکن اپنی اولاد کی پرورش اور نکاح نکرنے اور شوہر کے مرنے کے بعد زینت چھوڑنے سے سیاہ پڑگئی سید مَنۡ کَانَتۡ لَہٗ اُنۡثٰی فَلَمۡ یَئِدۡہَا وَلَمۡ

يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا يَعْنِي الذُّكُوْرَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ جس شخص کی کوئی بیٹی ہو اور وہ اسکو نہ جیتی گاڑے
اور نہ اُسکی اہانت کرے اور نہ اپنے فرزند یعنی بیٹون کو اُسپر ترجیح دے تو اللہ تعالی اُسکو جنت مین داخل کریگا مَنِ اغْتِيْبَ
عِنْدَهُ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ فَنَصَرَهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَاِنْ لَمْ يَنْصُرْهُ وَ
هُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ اَدْرَكَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ جس کسی کے پاس اُسکے مسلمان بھائی کی غیبت
کی جائے اور وہ اُسکے مدد کرنے پر قادر ہے یعنی غیبت سے اُسکو منع کرسکتا ہے اور اُسنے اُسکی مدد کی تو اللہ تعالی دنیا او
آخرت مین اُسکی مدد کریگا اور اگر اُسنے مدد نہ کی اور وہ اُسکی مدد پر قادر تھا
تو اللہ تعالی اُس سے اس بات کا مواخذہ دنیا اور آخرت مین کریگا مَنْ ذَبَّ عَنْ
لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْمَغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ جو کوئی اپنے بھائی کے گوشت سے اُسکے پیٹھ کے
پیچھے کیسا دفع کرے تو اللہ پر حق ہوگا کہ اُسکو آتش دوزخ سے آزاد کرے ف یعنی کسی نے غائبانہ کسیکی غیبت کی اور اُسنے
اُسکو منع کیا۔ سید مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ جو مسلمان کہ منع کرے اپنے بھائی کی آبروریزی
سے تو اللہ پر حق ہوتا ہے کہ اُس سے قیامت کے دن دوزخ کی آگ دور کرے پھر آپنے یہ آیت پڑھی وکان حقا علینا نصر
المؤمنین یعنی اور ہمپر حق ہے مدد کرنا مومنون کو مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَاً مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ فِيْهِ
حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهُ وَمَا مِنِ امْرِئٍ
مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ مِنْ عِرْضِهٖ وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهٖ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي
مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهُ کوئی مرد مسلمان کہ کسی مسلمان آدمی کو چھوڑ دے ایسی جگہ مین کہ اُسکی ہتک حرمت ہوتی ہے اور اُسکی
آبرو اُسمین کم کی جاتی ہو تو اللہ تعالی اُسکی مدد ایسی جگہ مین چھوڑیگا جسمین وہ اپنی مدد دوست رکھتا ہے یعنی آخرت مین اور جو مرد
مسلمان کہ کسی مسلمان کی مدد کرے ایسی جگہ مین کہ اُسکی آبرو گھٹائی جاتی ہے اور اُسکی حرمت اُسمین ہتک کیجاتی ہے
تو اللہ تعالی اُسکی مدد ایسی جگہ مین کریگا جس مین وہ اپنی مدد دوست رکھتا ہے مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ
كَمَنْ اَحْيَا مَوْءُدَةً جس شخص نے کسی کا عیب دیکھا اور اُسکو چھپایا تو وہ ایسا ہوگا جیسے موودہ کو زندہ کیا ف موودہ
اُس لڑکی کو کہتے ہین کہ زندہ گاڑ دین جیسے جاہلیت مین کرتے تھے اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ
اَذًى فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ تم مین سے ایک اپنے بھائی کا آئینہ ہے اگر اُسمین کوئی چیز دیکھے تو چاہیے کہ اُسکو اُس سے دور کرے
ف یعنی جیسے آئینہ مین چہرہ کا عیب معلوم ہوجاتا ہے ویسے ہی ایک آدمی دوسرے آدمی کا عیب دیکھ لیتا ہے تو
چاہیے کہ اُسکو اُس عیب سے آگاہ کرے تاکہ وہ اُسکو چھوڑ دے۔ سید مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا
يَحْمِيْ لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيْدُ بِهٖ شَيْنَهُ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى
جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ جو کوئی بچاوے کسی مومن کو کسی منافق کے شر سے تو اللہ تعالی ایک فرشتے کو بھیجیگا کہ قیامت کے دن

اُسکے گوشت کو دوزخ کی آگ سے بچا دیگا اور جو کوئی کسی مسلمان پر کسی بات کی تہمت لگاوے جس سے اُسکا مقصود اُسپر عیب لگانا
ہو تو اللہ تعالیٰ اُسکو دوزخ کے پل پر روکیگا یہانتک کہ اُس بات کے عہدے سے نکلے جو اُسنے کہی تھی ف یعنی اسقدر عذاب دیگا یا دشمن
کو راضی کر لیگا تب نجات ہوگی حق خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ
لِجَارِهٖ یاروں میں اچھے یار اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو اچھے ہوں اپنے رفیقوں کے حق میں اور ہمسایوں میں سے بہتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو
اپنے ہمسایوں کے حق میں بہتر ہوں قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِيْ أَنْ أَعْلَمَ إِذَا
أَحْسَنْتُ أَوْ إِذَا أَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقَدْ
أَحْسَنْتَ وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ أَسَأْتَ فَقَدْ أَسَأْتَ ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول
اللہ میں کیسے جانوں جب میں نے نیکی کی ہو یا برا کیا ہو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو اپنے ہمسایوں سے سنے کہ وہ کہیں کہ تو نے اچھا کیا تو
معلوم کر کہ تو نے اچھا کیا اور جب تو اُنسے سنے کہ وہ کہیں کہ تو نے برا کیا تو جان لے کہ تو نے برا کیا ف یہ حکم اُس صورت میں ہے کہ ہمسایہ
نیک لوگ حق اور انصاف والے ہوں اور زیادہ محبت اور عداوت نہ رکھتے ہوں۔ حق أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ لوگوں
کو اُتارو اُنکے مرتبوں پر ف یعنی ہر ایک شخص کی موافق اُسکے فضل اور شرف کے توقیر کرو اور رذیل اور شریف میں
اور خادم اور مخدوم میں برابری مت کرو۔ سید إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ يَوْمًا فَجَعَلَ أَصْحَابُهٗ
يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰهِ وَ
رَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يُحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ أَوْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهٗ إِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ أَمَانَتَهٗ إِذَا اؤْتُمِنَ وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهٗ پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم نے ایک روز وضو کیا تو آپکے اصحاب وضو کا بچا ہوا پانی اپنے مونہہ پر ملنے لگے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو فرمایا
کہ اس فعل پر تمکو کون چیز باعث ہوئی اُنہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اُسکے رسول کی محبت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ جسکو یہ اچھا لگے کہ اللہ اور اُسکے رسول سے محبت کرے یا اللہ اور اُسکا رسول اُس سے محبت کرے تو اُسکو چاہئے کہ
جب بات کرے تو بات میں سچ کہے اور امانت کو ادا کرے جب امانت اُسکے پاس رکھی جائے اور حق ہمسائگی اچھی طرح
ادا کرے اُس شخص سے جو اُسکا ہمسایہ ہو لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ إِلٰى جَنْبِهٖ مومن کامل
وہ شخص نہیں ہے جو خود شکم سیر ہو اور اُسکا ہمسایہ اُسکے پہلو میں بھوکا رہے قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فُلَانَةَ
تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ
قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةَ صِيَامِهَا وَصَلَاتِهَا وَصَدَقَتِهَا وَإِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ
مِنَ الْأَقِطِ وَلَا تُؤْذِيْ بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں عورت
کا ذکر ہوتا ہے کہ نماز بہت پڑھتی ہے اور روزہ بہت رکھتی ہے اور خیرات بہت دیتی ہے یعنی لوگ کہتے ہیں کہ عبادت
بہت کرتی ہے لیکن وہ اپنے ہمسایوں کو اپنی زبان سے ایذا دیتی ہے آپنے فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہے اُس شخص نے

عرض کیا یا رسول اللہ فلان عورت کا ذکر ہوتا ہے روزہ اور نماز اور خیرات کے کم کرنیکا اور وہ پنیر کے ٹکڑے خیرات کرتی ہے اور اپنی زبان سے اپنے ہمسایون کو ایذا نہین دیتی آپنے فرمایا کہ وہ جنتی ہے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰی نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِکُمْ مِنْ شَرِّکُمْ قَالَ فَسَکَتُوْا فَقَالَ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنَا بِخَیْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ خَیْرُکُمْ مَنْ یُرْجٰی خَیْرُہٗ وَیُؤْمَنُ شَرُّہٗ وَشَرُّکُمْ مَنْ لَّا یُرْجٰی خَیْرُہٗ وَلَا یُؤْمَنُ مِنْ شَرِّہٖ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چند بیٹھے ہوئے لوگون پر کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ کیا نہ بتاؤن تمکو تم مین سے اچھے کو تم مین سے بُرے سے۔ راوی کہتا ہے کہ لوگ چپ ہو رہے اور آپنے اس سوال کو تین دفعہ فرمایا ایک شخص نے عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ بتا دیجئے ہمکو ہمارے بہتر کو ہمارے بُرے سے آپنے فرمایا کہ تم مین سے بہتر وہ ہے جسکی بھلائی کی امید کیجائے اور اُسکی برائی سے مامون رہین اور تم مین سے بُرا وہ ہے کہ نہ اُسکی بھلائی کی توقع ہو اور نہ اُسکی برائی سے امن ہو **ف** مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوال کا یہ ہے کہ تمکو بتاؤن کہ بہتر کون ہے اور بُرا کون ہے تاکہ بہتر آدمی بُرے سے ممتاز ہو جاوے۔ حق اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَسَمَ بَیْنَکُمْ اَخْلَاقَکُمْ کَمَا قَسَمَ بَیْنَکُمْ اَرْزَاقَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُعْطِی الدُّنْیَا مَنْ یُّحِبُّ وَمَنْ لَّا یُحِبُّ وَلَا یُعْطِی الدِّیْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ الدِّیْنَ فَقَدْ اَحَبَّہٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰی یُسْلِمَ قَلْبُہٗ وَلِسَانُہٗ وَلَا یُؤْمِنُ حَتّٰی یَاْمَنَ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ اللہ تعالی نے تم مین تمہارے اخلاق کو تقسیم کیا جیسے تمہارے رزق تم مین تقسیم کئے اللہ تعالی دنیا کو عطا کرتا ہے اس شخص کو جسے دوست رکھتا ہے اور جسے دوست نہین رکھتا اور دین صرف اُسی شخص کو عنایت کرتا ہے جسے دوست رکھتا ہے تو جس کسیکو اللہ نے دین عطا فرمایا تو اُسنے اُسکو دوست رکھا قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ کوئی بندہ مسلمان نہین ہوتا یہانتک کہ اُسکا دل اور زبان مسلمان ہون اور نہ کوئی مومن ہوتا ہے جب تک کہ اسکا ہمسایہ اُسکے نقصانون سے مامون رہے **ف** دلکا اسلام یہ ہے کہ باطل عقیدون سے اور بُرے اخلاق سے پاک ہو اور زبان کا اسلام یہ ہے کہ اُسکو ایسی چیزون سے روکے رہے جو اُسکی آفتین ہین۔ سید المؤمن مِنْ مَالَفَ وَلَا خَیْرَ فِیْمَنْ لَا یَاْلَفُ وَلَا یُؤْلَفُ مومن الفت کرنے والا ہوتا ہے اور ایسے شخص مین کچھ بھلائی نہین جو نہ خود الفت کرے نہ کوئی اُس سے الفت کرے مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ حَاجَۃً یُرِیْدُ اَنْ یَّسُرَّہٗ بِہَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰہَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ جو کوئی میری امت مین سے کسیکی حاجت پوری کرے اس ارادہ سے کہ اُس شخص کو اُس حاجت روائی سے خوش کرے تو اُسنے مجھکو خوش کیا اور جس شخص نے مجھکو خوش کیا اُسنے اللہ کو خوش کیا اور جسنے اللہ کو خوش کیا اللہ اُسکو جنت مین داخل کریگا مَنْ اَغَاثَ مَلْہُوْفًا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ ثَلٰثًا وَّسَبْعِیْنَ مَغْفِرَۃً وَّاحِدَۃٌ فِیْہَا صَلَاحُ اَمْرِہٖ کُلِّہٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَہٗ دَرَجٰتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ جس نے کسی غمزدہ کی فریادرسی کی اللہ تعالی اُسکے لئے تہتر بخششین لکھتا ہے ایک مین اُسکو سب کامون کی درستی ہوتی ہے یعنی دنیا اور آخرت مین اور بہتر اُسکے لئے قیامت کے دن درجات کے باعث ہونگی اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ

مخلوق خدا کی عیال ہے تو مخلوق میں سے خدا کے نزدیک زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو اُسکے عیال سے سلوک کرے **ف** اللہ تعالیٰ عیال سے پاک ہے مگر یہاں مجازاً فرمایا کہ جیسے آدمی اہل و عیال کو پرورش کرتا ہے ویسے ہی اللہ بھی مخلوق کو پرورش کرتا ہے اِنَّ رَجُلًا شَكٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْوَةَ قَلْبِهٖ قَالَ امْسَحْ رَاْسَ الْيَتِيْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْكِيْنَ ایک آدمی نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی سنگدلی کا شکوہ کیا آپنے فرمایا کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر اور مسکین کو کھانا کھلا یعنی ان باتوں سے سنگدلی جاتی رہیگی اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ اِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةٌ اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ کیا میں تمکو نہ بتاؤں افضل صدقہ کو وہ صدقہ تیری بیٹی کا خرچ ہے جو تیرے ذمے آپڑی ہو یعنی بعد طلاق دینے اُسکے شوہر کے کہ کوئی اُسکے لئے کمانے والا تیرے سوا نہو

باب سیزدہم خدا کی محبت اور اُسکی خوشنودی کے لئے کسی سے محبت کرنیکا بیان

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَنْ تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روحیں لشکر کی طرح اکٹھی تھیں یعنی بدن کے پیدا ہونے سے پہلے تو جو آپسمیں اُنمیں سے جان پہچان رکھتی تھیں وہ باہم الفت رکھتی ہیں اور جو اُنمیں سے انجان تھیں وہ اختلاف رکھتی ہیں **ف** یعنی جن روحوں میں ازل کے روز صفات میں مناسبت تھی اُنمیں یہاں بھی محبت ہوتی ہے اور جنمیں وہاں اختلاف تھا یہاں بھی اختلاف رہتا ہے مثلاً نیکوں کو باہم موافقت ہوتی ہے اور فاسقوں کو فاسقوں سے اور وہاں انکا تعارف خدا کے الہام سے ہوتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں وہاں کی محبت کے سبب سے یہاں بھی محبت ڈال دیتا ہے - ط - اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ قَالَ فَيُحِبُّهٗ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهٗ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَيُبْغِضُوْنَهٗ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں فلاں شخص کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اُسکو دوست رکھ آپنے فرمایا کہ جبرئیل اُسکو دوست رکھتا ہے پھر آسمان میں پکارتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو دوست رکھتا ہے تم اُسکو دوست رکھو اسپر آسمان والے اُسکو دوست رکھتے ہیں پھر اُسکے لئے زمین میں قبولیت رکھی جاتی ہے اور جب کسی بندہ کو اللہ دشمن رکھتا ہے تو جبرئیل کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلاں شخص سے نفرت رکھتا ہوں تو بھی اُس سے نفرت کر - آپنے فرمایا کہ جبرئیل اُس سے نفرت کرتا ہے پھر آسمان والوں میں پکار دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے نفرت رکھتا ہے تم اُس سے نفرت کرو آپنے فرمایا کہ فرشتے […] کرتے ہیں پھر اُسکے لئے نفرت زمین میں رکھی جاتی ہے یعنی سب لوگ نفرت کرنے لگتے ہیں **ف** اس سے […]ن کی محبت خدا کی محبت کی نشانی ہے لیکن محبت اور نفرت اچھے لوگوں کی معتبر ہے سیاتی اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ […] الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا

ظلی اللہ تعالی قیامت کے دن فرمائیگا کہ کہان ہین میری بزرگی کے سبب سے باہم محبت کرنے والے مین انکو آج اپنے سایہ مین
کرونگا یہ وہ دن ہے کہ کوئی سایہ بجز میرے عرش کے سایہ کے نہین إِنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَّهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرْصَدَ اللّٰهُ
لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أُرِيدُ أَخًا لِّي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَّكَ عَلَيْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ
تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ قَالَ فَإِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ
فِيهِ ایک آدمی نے اپنے کسی بھائی کے دیکھنے کا دوسرے گاؤن مین ارادہ کیا اللہ تعالی نے ایک فرشتہ کو اسکے راہ پر معین
کیا کہ تو کہاں کا ارادہ کرتا ہے اسنے کہا کہ مین اپنے ایک بھائی کا اس گاؤن مین ارادہ کرتا ہون فرشتہ نے کہا کہ تیرا اسپر کچھ احسان
ہے کہ تو اسکا بدلہ لیگا یعنی تونے اسکو کچھ دیا ہے جسکا بدلہ لینے جاتا ہے اس شخص نے کہا کہ کوئی غرض نہین بجز اسکے کہ مین نے
اسکو للّٰہ دوست رکھا ہے فرشتہ نے کہا کہ تو مین اللہ تعالی کا ایلچی تیری طرف ہون یہ پیام لیکر کہ اللہ نے تجھ کو دوست رکھا جیسے
تونے اس شخص کو اللہ کے لئے دوست رکھا۔ إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا أَعْدَدْتَ
لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَمَا رَأَيْتُ
الْمُسْلِمِينَ فَرِحُوا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی آپنے فرمایا کہ
واے ہے تجھ پر تونے اسکے لئے کیا تیار کیا یعنی قیامت اپنے وقت پر آئیگی اسکو کیا پوچھتا عمل اچھے کر اسنے عرض کیا کہ مین نے
اسکے لئے کچھ سامان نہین کیا بجز اسکے کہ مین اللہ اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہون آپنے فرمایا کہ تو انہین کے ساتھ ہوگا جنکو
تونے دوست رکھا حضرت انس رض کہتے ہین کہ مین نے مسلمانونکو نہین دیکھا کہ بعد اسلام کے کسی چیز سے اتنا خوش ہوے ہون جسقدر
اس ارشاد سے خوش ہوے۔ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ
إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ
ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً نیک ہمنشین اور برے ہمنشین کی مثال ایسی ہے جیسے مشک کا اٹھانے
والا اور بھٹی دہونکنے والا کہ مشک والا یا تجھے مشک مفت دیگا یا تو اس سے خریدیگا یا اس سے خوشبو
سونگھیگا یعنی مثلاً کسی نیک آدمی کی خدمت اور صحبت کی تو اس سے کچھ نہ کچھ فیض حاصل ہوگا اور بھٹی دھونکنے والا یا تیرے
کپڑے پھونکیگا یا تو اس سے بدبو سونگھیگا ف پہلی صورت مین اگر مشک نہ ملیگی تو خوشبو ہی پہونچیگی ایسے ہی جب نیک
آدمی سے فیض نہ ملیگا تو یہی کافی ہے کہ ایک ساعت اسکی صحبت مین خوش حال اور فارغ بیٹھیگا اور برا ہمنشین وقت کو ضائع
کریگا اور پرہیزگاری مین خلل ڈالیگا اور یہ نہو تو بدحالی اور وقت کی ناخوشی بالفعل موجود ہے۔ حق قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَجَبَتْ
مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ
تَعَالَى الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُّورٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میری
محبت واجب ہوئی آپسمین بیٹھنے والون کو میری خاطر اور باہم ملاقات کرنیوالون کو میری خاطر ایک دوسرے پر مال صرف کرنیوالون
کو میرے ثواب کے خاطر یعنی بدون شائبہ نمود و شہرت کے اور ایک روا

والون کو میری بزرگی کے سبب سے نور کے منبر ہونگے کہ اُنپر انبیا اور شہداء رشک کرینگے یعنی اُنکی تعریف کرینگے اور اُنکے درجہ کو اچھا سمجھینگے۔ یہان رشک سے یہی معنی مراد ہین ورنہ انبیا اور شہدا مدارج مین سب سے زیادہ ہین یَا اَبَاذَرٍّ اَیُّ عُرَی الْاِیْمَانِ اَوْثَقُ قَالَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ الْمُوَالَاتُ فِی اللّٰہِ وَالْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر ایمان کی زیادہ مضبوط رستی کونسی ہے ابوذر نے عرض کیا کہ اللہ اور اُسکا رسول زیادہ جانتے ہین آپنے فرمایا کہ موالات اللہ کے واسطے اور دوستی اللہ کے واسطے اور بغض اللہ کے واسطے **ف** سوال کا مطلب یہ ہے کہ کونسا رکن اور ایمان کی صفت زیادہ مضبوط ہے کہ نجات آخرت اور حصول ثواب کے لئے اُسپر تمسک کیا جاوے اور موالات کے یہ معنی کہ ایسی محبت رکھنی جو ایک دوسرے کی مہم کو کفایت کرے حق ط اِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ اَخَاہُ اَوْزَارَہٗ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاکَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّۃِ مَنْزِلًا جب مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے یا اُسکی ملاقات کرتا ہے تو اللہ تعالی فرماتا ہے کہ تیری زندگی خوب ہوئی یعنی دنیا اور آخرت مین اور تیرا چلنا اچھا ہوا اور تو نے جگہ لی جنت کے ایک مکان مین **ف** چلنا اچھا اسلئے ہوا کہ ہر قدم پر گناہ دور ہوتے ہین اور نیکی لکھی جاتی ہے سید اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ اَخَاہُ فَلْیُخْبِرْہُ اَنَّہٗ یُحِبُّہٗ جب کوئی آدمی اپنے بھائی کو دوست رکھے تو چاہئے کہ اُس سے کہدے کہ مین تجھ کو دوست رکھتا ہون **ف** اسلئے اُس سے کہنا چاہئے کہ وہ بھی دعا وغیرہ مین محبت کی رعایت کرے حق لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَأْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ یارانہ مت کر بجز مومن صالح کے اور تیرا کھانا کوئی نہ کھاوے بجز پرہیزگار کے **ف** کھانے سے یہان مقصود دعوت کا کھانا ہے ورنہ بھوک کی حالت مین سب کو کھانا دینا درست ہے سط اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو چاہئے کہ تم مین سے ایک دیکھ بھال لے جسکو دوست رکھتا ہے تو اُسکی تاثیر ہوا کرتی ہے اسلئے چاہئے کہ نیک شخص کی دوستی کرے اِذَا اٰخَی الرَّجُلُ فَلْیَسْئَلْہُ عَنِ اسْمِہٖ وَاسْمِ اَبِیْہِ وَمِمَّنْ ھُوَ فَاِنَّہٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّۃِ جب کوئی کسی سے بھائی چارہ کرے تو چاہئے کہ اُس سے اُسکا نام اور اُسکے باپ کا نام اور اُس قبیلہ کا نام جس سے وہ ہے پوچھے کیونکہ یہ بات محبت کو زیادہ بڑھاتی ہے لَوْاَنَّ عَبْدَیْنِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَاحِدٌ فِی الْمَشْرِقِ وَاٰخَرُ فِی الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللّٰہُ بَیْنَھُمَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتَ تُحِبُّہٗ فِیَّ اگر دو بندے خدا ئے عزوجل کی راہ مین باہم محبت کرین اور ایک مشرق مین ہو اور دوسرا مغرب مین تو اللہ تعالی قیامت کے دن اُن دونو کو جمع کر کے فرمائیگا کہ یہ وہ شخص ہے جسکو تو میری راہ مین دوست رکھتا تھا اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی مِلَاکِ ھٰذَا الْاَمْرِ الَّذِیْ تُصِیْبُ بِہٖ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ عَلَیْکَ بِمَجَالِسِ اَھْلِ الذِّکْرِ وَاِذَا خَلَوْتَ حَرِّکْ لِسَانَکَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِکْرِ اللّٰہِ وَاَحِبَّ فِی اللّٰہِ وَاَبْغِضْ فِی اللّٰہِ یَا اَبَا رَزِیْنٍ ھَلْ شَعَرْتَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ زَائِرًا اَخَاہُ شَیَّعَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ کُلُّھُمْ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ وَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِنَّہٗ وَصَلَ فِیْکَ فَصِلْہُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُعْمِلَ جَسَدَکَ فِیْ ذٰلِکَ فَافْعَلْ کیا مین نہ بتاؤن تجھ کو اس کام یعنی دین کا مدار کہ جس سے تجھ کو دنیا اور آخرت کی بھلائی ملے وہ یہ ہے کہ اپنے اوپر لازم کر ذکر والون کی مجلسین اور جب تو اکیلا ہو

تو اپنی زبان کو جسقدر تجھ سے ہو سکے اللہ کے ذکر سے ہلا اور اللہ کی راہ مین دوستی کر اور اللہ کی راہ مین دشمنی کر اے ابورزین کیا تجھ کو معلوم ہے کہ آدمی جب اپنے گھر سے اپنے بھائی کی ملاقات کی نیت سے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اُسکے پیچھے ہوتے ہین کہ سب کے سب اُسکے حق مین دعا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اے ہمارے پروردگار اس شخص نے تیری راہ مین ملاقات کی تو تو اُسکو اپنی رحمت سے ملا تو اگر تجھ سے ہو سکے کہ اپنے بدن کو اس باب مین مشقت مین ڈالے تو کر **ف** مجالس اہل ذکر سے یہ مراد ہے کہ تو بھی ذکر کرنے مین اُنکا شریک ہو اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَعُمُدًا مِّنْ یَاقُوْتٍ عَلَیْھَا غُرَفٌ مِّنْ زَبَرْجَدٍ لَّھَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَۃٌ تُضِیْئُ کَمَا یُضِیْئُ الْکَوْکَبُ الدُّرِّیُّ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ یَّسْکُنُھَا قَالَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِی اللّٰہِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِی اللّٰہِ ؛ جنت مین یاقوت کے ستون ہین جنپر زبرجد کے بالاخانہ ہین اُنکے دروازہ کھلے ہوسے ایسے چمکتے ہین جیسے روشن ستارہ چمکتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اُنمین کون شخص رہیگا آپنے فرمایا کہ باہم محبت رکھنے والے اللہ اور اُسمین بیٹھنے والے اللہ اور ایک دوسرے سے ملنے والے اللہ اُنمین رہین گے

باب چہاردہم ملاقات کے چھوڑنے اور عیب جینی کے ممنوع ہونے کا بیان

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ ھٰذَا وَخَیْرُھُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آدمی کو حلال نہین کہ اپنے بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑ دے اسطرح کہ دونو ملین تو یہ مونہہ پھیر لے اور ان دونو مین بہتر وہ ہے جو پہلے سلام علیک کرے **ف** مقصود یہ ہے کہ دشمنی کی راہ سے ملنا چھوڑ کر غیبت وغیرہ دوسرے کی کرنی حرام ہے اور اگر دین و مذہب کے سبب سے ترک ملاقات کرے تو جائز ہے پس اہل بدعت اور اہل اہوا مثلاً رافضیون اور خارجیون وغیرہم سے ترک ملاقات واجب ہے جب تک توبہ نکرین اور اگر کوئی شخص کسیکے ساتھ کلام اور محبت کرنے سے اپنے دین کے فساد یا دنیا کی مضرت کا خوف کرے تو اُس سے یکسوئی جائز ہے۔ ح اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا بچاؤ اپنے آپکو بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات دلکی ہے اور نہ ٹٹولو اور نہ جاسوسی کرو اور نہ مول بڑھاؤ اور نہ حسد کرو اور نہ باہم دشمنی کرو اور نہ غیبت کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی **ف** لاتحسسوا بحاء مہملہ یعنی آنکھ اور کان سے کسی کے عیب نہ ٹٹولو اور لاتجسسوا بجیم کے یہ معنی کہ کسیکا حال نرمی سے مت دریافت کرو جیسے جاسوس کرتے ہین اور لاتناجشوا کے یہ معنی کہ اگر کوئی ایک چیز خریدتا ہے اور دوسرے کو لینا منظور نہین مگر کہتا ہے کہ ہم زیادہ کو لینگے تو ناحق مول مت بڑھاؤ اور لاتحاسدوا کے یہ معنی کہ کسیکی نعمت کا زوال مت چاہو۔ سید تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ لَّا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا اِلَّا رَجُلٌ کَانَتْ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَخِیْہِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اَنْظِرُوْا ھٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا جنت کے دروازہ پیر اور جمعرات کے

دن کھولے جاتے ہین اور ہر بندہ کی بخشش کیجاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نکرتا ہو مگر ایسے آدمی کی بخشش نہین ہوتی کہ اُسمین اور اُسکے بھائی مین عداوت ہو تو حکم ہوتا ہے فرشتون کو کہ ان دونو کو مہلت دو یہانتک کہ آپسمین صلح کرین لَا یَحِلُّ الْکِذْبُ اِلَّا فِیْ ثَلٰثٍ کِذْبُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ لِیُرْضِیَھَا وَالْکِذْبُ فِی الْحَرْبِ وَالْکِذْبُ لِیُصْلِحَ بَیْنَ النَّاسِ جھوٹھ بولنا درست نہین مگر تین جگہ مین اول آدمی کا جھوٹھ بولنا اپنی بی بی سے کہ اُسکو خوش کرے دوسرے جھوٹھ بولنا لڑائی مین تیسرے جھوٹھ بولنا کہ لوگون مین صلح کرادے **ف** عورت سے جھوٹھ بولنا مثلاً اُس سے کہے کہ تجھ کو سب سے زیادہ چاہتا ہون اور ایسا ہی ایک روایت مین یہ آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اجازت اپنے شوہر سے جھوٹھ بولنے کی دی جیسے یہان شوہر کو عورت کے لئے فرمایا مشکوٰۃ لَا یَکُوْنُ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلٰثَةٍ فَاِذَا لَقِیَهٗ سَلَّمَ عَلَیْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ کُلُّ ذٰلِكَ لَا یَرُدُّ عَلَیْهِ فَقَدْ بَآءَ بِاِثْمِهٖ کسی مسلمان کو لائق نہین کہ ملنا چھوڑے مسلمان سے تین دن سے زیادہ اور جب اُس سے ملے اُسپر سلام کرے تین بار ہر دفعہ اُسکے سلام کا جواب ندے تو یہ جواب نہ دینے والا نہ ملنے کا گناہ اپنے ذمہ لیکر پھریگا لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَنْ ھَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ کسی مسلمان کو درست نہین کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ملنا چھوڑے تو جو کوئی تین دن سے زیادہ ملنا چھوڑے وہ دوزخ مین داخل ہوگا **ف** یعنی دوزخ مین جانے کے لائق ہوا اب چاہے اللہ اُسکو عذاب کرے چاہے معاف کرے۔ سید مَنْ ھَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَھُوَ کَسَفْكِ دَمِهٖ جو کوئی اپنے بھائی سے ایک برس کو ملنا چھوڑے تو وہ گناہ مین اُسکی خونریزی کے برابر ہے لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّھْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاِنْ مَرَّتْ بِهٖ ثَلٰثٌ فَلْیَلْقَهٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ فَاِنْ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَکَا فِی الْاَجْرِ وَاِنْ لَّمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ فَقَدْ بَآءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْھِجْرَةِ کسی مومن کو درست نہین کہ دوسرے مومن سے تین دن سے زیادہ ملنا چھوڑے تو اگر تین دن اُسپر گذرین اور وہ اُس سے ملے تو چاہئے کہ اُسپر سلام کرے اور اگر وہ اُسکے سلام کا جواب دے تو دونو ثواب مین شریک ہوے اور اگر اُسکے سلام کا جواب ندے تو جواب ندینے والا گناہ لیکر پھرا اور سلام کرنے والا ملنا چھوڑنے کے گناہ سے باہر ہوا اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّیَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلٰوةِ قَالَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَیْنِ ھِیَ الْحَالِقَةُ کیا مین تمکو نہ بتاؤن وہ عمل جو روزہ اور صدقہ اور نماز سے افضل ہے راوی کہتا ہے کہ ہمنے عرض کیا کہ ہان بتایئے آپنے فرمایا کہ صلح کرانا آپسمین اور فساد ڈالنا یہ خصلت دین کی جڑ اکھاڑنے والی ہے دَبَّ اِلَیْکُمْ دَآءُ الْاُمَمِ قَبْلَکُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَآءُ ھِیَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰکِنْ تَحْلِقُ الدِّیْنَ تم مین تم سے پہلے کی امتون کا روگ آگیا ہے یعنی حسد اور بغض اور یہ مونڈنے والی ہے میری یہ غرض نہین کہ بال مونڈتی ہے بلکہ دین کو مونڈتی ہے یعنی تم اپنے آپکو اس سے بچاؤ اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ تم اپنے آپکو حسد سے دور رکھو کیونکہ حسد نیکیون کو ایسا کھاتا ہے جیسے آگ لکڑیون کو کھاتی ہے اِیَّاکُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ

الْبَيْنِ فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ اپنے آپ کو بچاؤ آپس مین برائی کرنے سے کیونکہ یہ خصلت دین کو جڑ سے اُٹھاتی ہے مَنْ ضَارَّ
ضَارَّ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ جو شخص کسی کو ضرر پہونچا دے اللہ تعالیٰ اُسکو ضرر پہونچاتا ہے اور جو کوئی کسی
سے دشمنی کرے اللہ تعالیٰ اُس سے دشمنی کرتا ہے مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَكَرَ بِهٖ لعنت کیا گیا ہے وہ شخص جو
کسی مومن کو ضرر پہونچا دے یا اُسکے ساتھ مکر کرے صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰى
بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيْمَانُ اِلٰى قَلْبِهٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا
تُعَيِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ
عَوْرَتَهٗ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهٖ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور آواز بلند سے پکارا اور فرمایا کہ اے وہ لوگو
جو اپنی زبان سے اسلام لائے اور ایمان اُنکے دل تک نہین پہونچا ایذا نہ دو مسلمانون کو اور نہ اُنکو عار دلاؤ اور نہ اُنکے عیب ڈھونڈو
کیونکہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کے عیب ڈھونڈھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے عیب ڈھونڈھتا ہے اور اللہ تعالیٰ جسکے عیب
ڈھونڈھتا ہے اُسکو رسوا کرتا ہے اگرچہ وہ شخص اپنے گھر مین ہو اِنَّ مِنْ اَرْبَى الرِّبَا الْاِسْتِطَالَةَ فِيْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ
بِغَيْرِ حَقٍّ سب بیاجونکا بڑا بیاج زبان درازی ہے مسلمان کی آبرو مین ناحق ف یعنی غیبت کرنے اور گالیان دینے
اور دوسری باتون مین کہ جن مین ناحق کسی مسلمان کی آبروریزی ہو سود سے بھی زیادہ گناہ ہے۔ حق لَمَّا عُرِجَ بِيْ رَبِّيْ
مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَئِيْلُ
قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِيْ اَعْرَاضِهِمْ جب مجھکو میرا پروردگار اوپر لیگیا یعنی معراج
مین تو مین ایک قوم پر گذرا جنکے تانبے کے ناخن تھے وہ اپنے چہرون اور سینون کو نوچتے تھے یعنی اُنہین ناخونون سے مین نے
کہا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہین جبرئیل نے کہا کہ وہ لوگ ہین کہ لوگون کے گوشت کھاتے ہین یعنی اُنکی غیبت کرتے ہین اور
اُنکی آبروریزی مین پڑتے ہین یعنی اُنکو ناحق عیب کرتے ہین اور گالیان دیتے ہین مَنْ اَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اُكْلَةً فَاِنَّ اللّٰهَ
يُطْعِمُهٗ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كُسِيَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَكْسُوْهُ مِثْلَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ
مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْمُ لَهٗ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جو کوئی کسی مرد مسلمان کی غیبت
کی وجہ سے ایک نوالہ کھاوے تو اللہ تعالیٰ اُسکو اُسیقدر دوزخ کی آگ سے کھلائیگا اور جو کوئی کسی مسلمان کی غیبت کے سبب سے
کپڑا پہنے تو اللہ تعالیٰ اُسکو اُسی جیسا دوزخ کی آگ سے پہنائیگا اور جو کوئی قائم کرتا ہے کسیکو سنانے اور دکھانے کی جگہ مین تو اللہ
تعالیٰ اُسکے لیے قائم ہوگا قیامت کے سنانے اور دکھانے کی جگہ مین ف یعنی جو کوئی کسیکا صلاح و تقویٰ ظاہر کرے تاکہ لوگ
اُسکے معتقد ہون اور کمائی کا وسیلہ ہو جیسے ہمارے زمانہ مین بعضے درویشون کے مرید اُسکے لئے کرتے ہین تو اللہ تعالیٰ فرشتون
کو حکم کریگا کہ اُسکو فضیحت اور رسوا کرین کہ یہ شخص جھوٹا تھا۔ ط حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ اچھا گمان رکھنا اچھی
عبادت مین سے ہے یعنی کسیکے ساتھ اچھا گمان رکھنے سے اچھی عبادت کا ثواب ملتا ہے اِعْتَلَّ بَعِيْرٌ لِصَفِيَّةَ وَ
عِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ اَعْطِيْهَا بَعِيْرًا فَقَالَتْ اَنَا اُعْطِيْ

تِلْكَ الْيَهُوْدِيَّةَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ الصَّفَرِ
ایک اونٹ حضرت صفیہؓ کا بیمار ہوا اور حضرت زینب کے پاس سواری زیادہ تھی صفیہؓ اور زینبؓ دونو ام المومنین ہین
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ کو فرمایا کہ صفیہ کو ایک اونٹ دیدے زینبؓ نے کہا کہ اس یہودی عورت
کومین دونگی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خفا ہوے اور زینب سے ملنا چھوڑا ماہ ذی الحجہ اور محرم اور کچھ ماہ صفر تک رَاٰى عِيْسَى
ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِيْسٰى سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ
بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِيْ حضرت عیسی ابن مریم علیہما السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ کچھ چراتا ہے حضرت عیسی علیہ السلام نے
اُس سے کہا کہ تو نے چوری کی اُسنے کہا ہرگز نہین قسم ہے اُس ذات کی کہ کوئی معبود سوا اُسکے نہین حضرت عیسی علیہ
السلام نے فرمایا کہ مین اللہ پر ایمان لایا اور مینے اپنے نفس کو جھٹلایا **ف** یعنی تیری قسم کو سچا جانا اور اپنے نفس کو جھوٹا کیا اس
سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص ایک بات پر قسم کھاوے اور سُننے والے کو اُسکے خلاف معلوم ہو تو اپنے علم کو متہم جانے اور
قسم کے موافق سالم کو تصور کرے بوجہ حق کے نام کی تعظیم کے۔ حق كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا وَكَادَ الْحَسَدُ اَنْ
يَّغْلِبَ الْقَدَرَ قریب ہے کہ محتاجی کفر ہو جاوے اور قریب ہے حسد کہ تقدیر پر غالب ہو **ف** یعنی اکثر محتاجی کے سبب کفر
کے کلمات سرزد ہوتے ہین اور اگر بالفرض کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو وہ حسد ہی ہوتی۔ حق مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰى اَخِيْهِ
فَلَمْ يَعْذِرْهُ اَوْ لَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيْئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ جو کوئی اپنے بھائی کے سامنے عذر
بیان کرے اور وہ اُسکو معذور نرکھے یا اُسکا عذر نہ مانے تو اُسپر ایسا گناہ ہوگا جیسا ظلم سے محصول لینے والے پر ہوتا ہے
ف معذور نرکھا یعنی اُسکے عذر کا انکار کیا اور کہا کہ تیرے پاس کوئی عذر نہین اور عذر نہ مانا یعنی کہا کہ اگرچہ تو عذر رکھتا
ہے لیکن مین نہین مانتا۔ حق **باب پانزدہم معاملات مین احتیاط اور آہستگی کرنیکا بیان۔**

ف یعنی آدمی کو چاہئے کہ لوگون کے شر سے اور زمانہ کی آفتون سے احتیاط اور ہوشیاری کرے اور انجام کار کا خیال
رکھے اور معاملات مین جلدی نکرے سوچ سمجھ کر کام کرے۔ حق قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہین
کاٹا جاتا **ف** ایک شاعر ابوعزہ نام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر مین قید کیا پھر احسان رکھکر چھوڑ دیا اور عہد
لیا کہ ہماری ہجو کرکے اپنے قوم کو لڑائی کی رغبت نہ دلانا اُسنے اپنی قوم مین جاکر پھر ہجو کی اور لڑائی کی رغبت دلائی جنگ
احد مین وہ شاعر پھر قید ہوا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے احسان چاہا اُسوقت آپنے یہ ارشاد فرمایا اور اُسکی گردن
مارنیکا حکم دیا پس مومن کی شان یہ ہے کہ اگر ایک بار دین یا دنیا کے امور مین فریب کھاوے تو پھر ہوشیار رہے دوبارہ
فریب مین نہ آوے قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عبد القیس کو ارشاد فرمایا کہ تجھ مین دو خصلتین ایسی ہین جنکو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے ایک
بردباری اور دوسری آہستگی **ف** عبد القیس ایک قبیلہ کا نام ہے جسکے سردار اشج تھے جب وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ

۱۵۱

وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تب لوگ شوق سے مارے سواریون سے کود کود پڑے اور اشج نے اترکر غسل کیا اور لباس
پہنا اور مسجد مین آکر دو رکعت نماز پڑھی اسوقت حاضر ہوے آپنے انکو یہ ارشاد فرمایا۔ حق اَلْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعُجْلَةُ مِنَ
الشَّيْطَانِ آہستگی اللہ کی طرف سے ہے یعنی اسکی خوشی کا باعث ہے اور جلدی کرنی شیطان کی طرف سے ہے لَاحَلِيْمَ اِلَّا
ذُوْعَثْرَةٍ وَلَاحَكِيْمَ اِلَّا ذُوْتَجْرِبَةٍ نہین ہے بردبار مگر لغزش والا اور نہین ہے حکیم مگر تجربہ والا نہین ہوتا سوائے گنہگار کے اور کوئی دانا نہین سوائے تجربہ کار کے
بردباری گناہ کے سبب سے ... اسلئے دوسرون
کے گناہ معاف کرتا ہے اور اُسنے بردباری کا ... اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِيْ فَقَالَ
خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِيْرِ فَاِنْ رَاَيْتَ فِيْ عَاقِبَتِهٖ خَيْرًا فَامْضِهٖ فَاِنْ خِفْتَ غَيًّا فَاَمْسِكْ ایک شخص نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین عرض کیا کہ مجھکو کچھ نصیحت فرمائیے آپنے فرمایا کہ کام کو سوچ بچار کے کر اگر تو اُسکے انجام مین بھلائی دیکھے تو اُسپر کار بند
ہو اور اگر گمراہی سے ڈرے تو اُس سے رُک جا۔ اَلتُّؤَدَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ اِلَّا فِيْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ آہستگی ہر
چیز مین اچھی ہے مگر آخرت کے کام مین اچھی نہین اَلسَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ اَرْبَعٍ وَّ
عِشْرِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ روش نیک اور آہستگی اور میانہ روی چوبیسوان حصہ ہے نبوت کا اِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ
وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ سیرت نیک اور طریق نیک اور
میانہ روی پچیسوان حصہ نبوت کا ہے فقیر کہتا ہے پہلی حدیث مین ان چیزون کو چوبیسوان حصہ اور اس حدیث مین
پچیسوان حصہ بیان فرمایا تو یہ فرق راوی کے وہم کے باعث ہے یا کسی اور راز کی وجہ سے اور مقصود یہ ہے کہ یہ باتین انبیا
کی خصلتون مین سے ہین اور عدد کی تعیین بجز شارع علیہ السلام کے اور کسیکو معلوم نہین کیونکہ یہ حکمتین بجز نور نبوت کے دریافت
نہین ہوسکتین سچے خواب کے بیان مین فرمایا کہ وہ چھیالیسوان حصہ نبوت کا ہے واللہ اعلم حق اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ
ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ جب کوئی آدمی کوئی بات کہے پھر چلا جاوے تو وہ امانت ہوگی یعنی اُسکا افشا کرنا سُننے والے کو
نہین چاہیے اگر افشا کریگا تو خیانت ہوگی اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ اِلَّا ثَلٰثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ اَوْ فَرْجٍ
حَرَامٌ اَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ مجلسین امانت سے متعلق ہین یعنی ہمنشین نے جو بات کہی وہ دوسرے سے نہ
کہنی چاہیے مگر تین مجلسین اول ناحق خونریزی کرنی دوم زنا کرنا سوم کسیکا مال ناحق لینا ف یعنی اگر کوئی کسی سے کہے
کہ مین فلان شخص کے قتل کا ارادہ کرتا ہون یا فلان عورت سے زنا کیا چاہتا ہون یا کسیکا مال چاہتا
ہون تو سننے والے پر واجب ہے کہ اُن لوگون کو خبر کردے اِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُوْنُ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ
وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَتّٰى ذَكَرَ سِهَامَ الْخَيْرِ كُلَّهَا وَمَا يُجْزٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ آدمی نمازیون مین سے
ہوتا ہے اور روزہ دارون اور زکوٰۃ والون اور حج والون اور عمرہ والون مین سے ہوتا ہے یہانتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھلائی کی سب قسمین ذکر فرمائین اور قیامت کے دن جزا نہ دیا جائیگا مگر اپنی عقل کی مقدار پر ف اسلئے کہ عاقل شخص جو
عمل اور عبادت ادا کرتا ہے اُسکو خالص اللہ کے واسطے کرتا ہے اور مفسد چیزون سے اُسکو محفوظ رکھتا ہے۔ حق لَاعَقْلَ

كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ کوئی عقل مثل تدبیر کے نہین اور نہ کوئی پرہیزگاری باز رہنے کی برابر اور
نہ کوئی شرافت اچھی عادت کی مثل **ف** تدبیر سے غرض انجام کار کے سوچنے سے ہے اور باز رہنے سے غرض مسلمانوں
کی ایذا سے یا زبان کو بے معنی باتون سے بند رکھنے سے۔ سید الاقتصاد فی النفقۃ نصف المعیشۃ والتودد
الی الناس نصف العقل وحسن السوال نصف العلم خرچ کرنے مین میانہ روی آدھی معیشت ہے اور
لوگون سے محبت کرنی آدھی عقل ہے اور سوال اچھی طرح کرنا آدھا علم ہے **باب شانزدہم نرمی اور حیا اور اچھی
عادت کے بیان مین** اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ
وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَيْكِ
بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نرمی کرنے والا ہے نرمی کو دوست رکھتا ہے اور نرمی پر وہ چیز عنایت
کرتا ہے جو سختی پر نہین دیتا اور نہ نرمی کے سوا کسی اور چیز پر دے اور ایک روایت مین یون ہے کہ آپنے حضرت عائشہ رض کو
فرمایا کہ اپنے اوپر نرمی کو لازم کر اور اپنے آپکو سختی اور بدزبانی سے دور رکھ کیونکہ نرمی جس چیز مین ہوتی ہے اُسکو سنوار دیتی ہے
اور جس چیز سے دور کی جاتی ہے اُسکو بگاڑ دیتی ہے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ
الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ
الْاِيْمَانِ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک شخص انصاری پر گذرے کہ وہ اپنے بھائی کو شرم کرنے پر ڈانٹتا تھا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو چھوڑ دے کیونکہ حیا ایمان کی شاخ ہے اَلْحَيَاءُ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ
كُلُّهٗ حیا خیر کے سوا کچھ نہین لاتی اور ایک روایت مین یون ہے کہ حیا بالکل اچھی ہے اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ
الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ جو بات کہ آدمیون نے اگلے انبیاء کے کلام سے پائی ہے وہ یہ ہے کہ جب تو
حیا نکرے تو کر جو چاہے **ف** یعنی آدمی کو بری باتون سے حیا روکتی ہے جب حیا نہی تو جو چاہے گا کریگا۔ حق سَاَلْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ
صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ نواس بن سمعان رض کہتے ہین کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
نیکی اور گناہ کا حال پوچھا آپنے ارشاد فرمایا کہ نیکی اچھی عادت ہے اور گناہ وہ بات ہے کہ تیرے دل مین چبھے اور تو اس بات
کو اچھا نہ جانے کہ لوگ اُسپر مطلع ہون **ف** دل مین چبھے یعنی دلکو اُسپر اطمینان نہو اور یہ بات اچھے لوگون کے لئے ہے
حق اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا تم مین سے مجھکو زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو اخلاق مین تم سب سے اچھا ہو
مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِيَ حَظَّهٗ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ
حَظَّهٗ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ جس کسیکو نرمی مین سے حصہ ملا اُسکو دنیا اور آخرت کی بھلائی کا حصہ ملا اور جو کوئی
نرمی کے حصہ سے محروم رہا وہ دنیا اور آخرت کی بھلائی کے حصہ سے محروم رہا اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ

وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ حیا ایمان کی شاخ ہے اور ایمان والے جنت مین رہینگے اور بدزبانی برائی
کی شاخ ہے اور برے لوگ دوزخ مین ہونگے لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ جنت مین داخل نہ ہونگے
بدخلق اور نہ متکبر فقیر کہتا ہے کہ جواظ بفتح جیم و تشدید واو و ظاء معجمہ ہے اور جعظری بیاء نسبت بروزن جعفری ہے ان دونو
لفظون کے معنون مین دو قول ہین ایک یہ کہ دونو کے ایک ہی معنی ہین یعنی سخت گو اور بدخو اور دوسرے یہ کہ جواظ وہ
شخص ہے کہ مالدار ہو کر بخل کرے اور جعظری بدگو اور بدخو ہے غرضکہ دونو کے معنی قریب قریب ہین ۔ حق ۔ إِنَّ أَثْقَلَ شَيْءٍ يُوضَعُ
فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ بہت بھاری چیز کہ
مومن کی ترازو مین قیامت کے دن رکھی جائیگی اچھی عادت ہوگی اور اللہ تعالی بدزبان بیہودہ گو کو دشمن رکھتا ہے إِنَّ
الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ مومن اپنی اچھی عادت کے سبب اُس
شخص کا درجہ پاتا ہے جو رات کا نماز گذار اور دن کا روزہ دار ہو اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ
تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ اللہ سے ڈر جہان کہین تو ہو یعنی تنہائی اور مجمع اور سفر اور وطن مین اور برائی کے پیچھے
بھلائی کر کہ یہ بھلائی اُس برائی کو مٹا دیگی اور لوگون کے ساتھ اچھی عادت سے معاملہ کر أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى
النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ عَلَى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيبٍ سَهْلٍ کیا مین تمکو نہ بتاؤن اُس شخص کو کہ وہ آگ پر حرام ہو اور
آگ اُسپر حرام ہو وہ شخص ہر وقار والا بردبار لوگون سے قریب خو کا نرم ہے **ف** یعنی لوگون مین ملا رہتا ہے اور معاملات مین
نرمی کرتا ہے تو باوجود ملے رہنے کے لوگون کے ایذا پر صبر کرنا اور نرمی کرنا بڑا کام ہے ۔ سید ۔ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ
خَبٌّ لَئِيمٌ مومن فریب کھانے والا بزرگ ہے اور فاجر فریب دینے والا پاجی ہے **ف** یعنی مومن اپنے گمان نیک کی وجہ
سے دھوکا کھاتا ہے کہ لوگون کو اچھا سمجھتا ہے اسلئے دنیا کے کامون مین دھوکا کھا جاتا ہے اور امور آخرت مین مشغول ہونے
اور اپنے نفس کے سنوارنے مین ہوشیار رہتا ہے ۔ حق ۔ الْمُؤْمِنُونَ هَيِّنُونَ لَيِّنُونَ كَالْجَمَلِ الْأَنِفِ إِنْ قِيدَ
انْقَادَ وَإِنْ أُنِيخَ عَلَى صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ ایماندار آسانی کرنے والے نرمی کرنے والے ہوتے ہین جیسے مہار والا اونٹ
کہ اگر کھینچا جاوے تو کھنچتا ہے اور اگر پتھر پر بٹھلایا جاوے تو بیٹھ جاتا ہے **ف** یعنی مومن اللہ تعالی کے اوامر و نواہی کا نہایت
تابعدار ہوتا ہے ۔ حق ۔ الْمُسْلِمُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُهُمْ
وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ جو مسلمان کہ لوگون مین ملا رہے اور اُنکی ایذا پر صبر کرے وہ ثواب مین اُس شخص سے افضل ہے جو
اُنمین ملا نہ رہے اور اُنکی ایذا پر صبر نہ کرے مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلَى رُءُوسِ
الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ جو کوئی غصہ پیوے اور وہ اُسکے جاری کرنے پر قادر ہو اللہ
تعالی اُسکو مخلوق کے روبرو قیامت کے دن بلائیگا یہانتک کہ اُسکو مختار کردیگا جس حور کے پسند کرنے مین کہ وہ چاہے
إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ قُرِنَا جَمِيعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ حیا اور ایمان دونو ملے ہوئے ہین جب انمین
سے ایک اُٹھ جاوے تو دوسری بھی اُٹھ جاتی ہے كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ

خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ آئینہ دیکھکر فرماتے اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ الخ یعنی یا اللہ تونے میری
صورت اچھی بنائی تو میری عادت کو اچھا کر اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ خِيَارُكُمْ اَطْوَلُكُمْ اَعْمَارًا وَاَحْسَنُكُمْ
اَخْلَاقًا کیا مین تمکو خبر ندون تم مین سے بہتر لوگون کی صحابہ نے عرض کیا ہان فرمائی آپنے فرمایا کہ تم مین سے بہتر تمہارے
بڑی عمر والے اور اچھی عادتون والے ہین اِنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَا بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ
وَيَتَبَسَّمُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ
وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يَشْتِمُنِيْ وَاَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ
كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطَانُ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ ثَلٰثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ مَا مِنْ
عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَةٍ فَيُغْضِيْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهٗ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيْدُ
بِهَا صِلَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ يُرِيْدُ بِهَا كَثْرَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً
ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رض کو برا کہا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوے تعجب کرتے تھے اور مسکراتے تھے جب اُس
شخص نے بہت برا کہا تو حضرت ابوبکر رض نے اُسکی بعض بات کا جواب کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوکر اُٹھ کھڑے ہوے
حضرت ابوبکر رض آپکے پاس پہونچے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ شخص مجھکو برا کہتا تھا اور آپ بیٹھے تھے اور جب مین نے
اُسکی بعض بات کا جواب دیا تو آپ خفا ہوکر اُٹھ کھڑے ہوے آپنے فرمایا کہ تیرے ساتھ ایک فرشتہ اُسکا جواب دے رہا تھا
یعنی جبتک تو خاموش تھا اور جب تونے اُسکو جواب دیا تو شیطان آپڑا پھر آپنے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر تین چیزین ہین
کہ وہ سب حق ہین اول یہ کہ جو بندہ کہ اُسپر کوئی کسی حق کا ظلم کرے اور وہ اپنے حق سے خدائے عز وجل کے واسطے چشم پوشی
کرے یعنی معاف کردے تو اللہ تعالی اس حق کے سبب سے اُسکی مدد قوی کرتا ہے اور جو آدمی بخشش کا دروازہ کھولتا ہے کہ
اُس سے سلوک کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالی اس مانگنے سے اُسکی مال کی کمی زیادہ کرتا ہے لَا يُرِيْدُ اللّٰهُ بِاَهْلِ بَيْتٍ
رِفْقًا اِلَّا نَفَعَهُمْ وَلَا يَحْرِمُهُمْ اِيَّاهُ اِلَّا ضَرَّهُمْ اللہ تعالی جس گھر والون کے ساتھ نرمی چاہتا ہے تو اُنکو نرمی نفع
دیتی ہے اور جن لوگون کو نرمی سے محروم کرتا ہے اُنکو محرومی ضرر پہونچاتی ہے **باب ہفدہم غضب اور تکبر کے بیان مین**
اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِيْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ
ایک شخص نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ مجھکو کچھ نصیحت فرمائیے آپنے فرمایا کہ غصہ مت کیا کر اُسنے
یہی سوال کئی دفعہ کیا آپنے یہی جواب فرمایا کہ غصہ مت کیا کر ف اُس شخص کو غصہ بہت آتا ہوگا اسلئے بار بار یہی فرمایا کیونکہ
آپکا معمول شریف یہی تھا کہ جسکو جیسا مرض دیکھتے اُسکو ویسا ہی علاج فرماتے حق لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا
الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ پہلوان وہ شخص نہین جو پچھاڑتا ہو بلکہ پہلوان وہ ہے جو اپنے
نفس پر غصہ کے وقت قابو رکھتا ہو اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ
اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ کیا مین تمکو نہ بتاؤن جنتی آدمی کو وہ ہر ضعیف حقیر ہے یعنی لوگ

اُسکو حقیر جانتے ہین اور اُسپر جبر اور قہر کرتے ہین یہ شخص ایسا ہوتا ہے کہ اگر قسم کھا بیٹھے اللہ پر تو اللہ اُسکو سچا کرے کیا مین تملوا
نہ بتاؤن دوزخی کو وہ ہر جھگڑالو متکبر ہے لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ کِبْرٍ فَقَالَ
رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَّکُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَّنَعْلُهٗ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِیْلٌ یُّحِبُّ الْجَمَالَ اَلْکِبْرُ
بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ بہشت مین داخل نہوگا وہ شخص جسکے دل مین ذرہ کے برابر تکبر ہے ایک آدمی نے عرض
کیا کہ آدمی دوست رکھتا ہے کہ اُسکا کپڑا اچھا ہو اُسکا جوتا اچھا ہو آپنے فرمایا کہ اللہ زینت والا ہے زینت کو دوست رکھتا
ہے تکبر اُسکا نام ہے کہ حق کو باطل کرے اور لوگون کو حقیر جانے **ف** سائل نے یہ سمجھا کہ متکبرون کی عادت ہے کہ نفیس
لباس پہنتے ہین اسلئے یہ جانا کہ یہ مطلق علامت متکبرون کی ہے اُسکا جواب یہ فرمایا کہ یہ زینت کی بات ہے اور خدا کے
نزدیک محبوب ہے تکبر اُسکا نام ہے کہ حق کو باطل کرے یعنی توحید اور عبادت نکرے اور حق دے سرکشی کرے اور امر حق کو قبول
نکرے ـ حق ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَّمَلِكٌ کَذَّابٌ وَّعَائِلٌ مُّسْتَکْبِرٌ تین شخص ہین جنسے اللہ قیامت کے دن کلام نکریگا اور نہ انکی
تعریف کریگا اور ایک روایت مین یہ بھی ہے کہ نہ انکی طرف دیکھیگا اور انکو عذاب دردوالا ہوگا ـ وہ لوگ یہ ہین اول بوڑھا
زناکار دوم بادشاہ جھوٹا سوم فقیر تکبر کرنے والا **ف** کلام کا نکرنا اور تعریف نہ کرنی اور نظر رحمت سے نہ دیکھنا یہ سب باتین
اُسکی ناخوشی اور غضب سے کنایہ ہین ـ حق یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا
مِّنْهُمَا اَدْخَلْتُهُ النَّارَ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذاتی بزرگی میری چادر ہے اور صفاتی بزرگی میرا تہبند ہے جو کوئی انمین سے
ایک کو مجھسے چھینے اُسکو مین آگ مین ہمیشہ کے لئے داخل کرونگا **ف** یعنی کبریا اور عظمت میری خاص صفتین ہین دوسرون
کو انکے ساتھ مجازاً متصف ہونا اور صفتون کی مانند جائز نہین لَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰی یُکْتَبَ فِی
الْجَبَّارِیْنَ فَیُصِیْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ آدمی اپنے نفس کو برابر دور کھینچتا رہتا ہے یہانتک کہ متکبرون مین لکھا جاتا ہے تو
اُسکو وہ چیز پہونچتی ہے جو انکو پہونچی یعنی آفات دنیا اور آخرت مین ـ حق یُحْشَرُ الْمُتَکَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ فِیْ صُوَرِ الرِّجَالِ یَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ یُسَاقُوْنَ اِلٰی سِجْنٍ فِیْ جَهَنَّمَ یُسَمّٰی بُوْلَسَ
تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْیَارِ یُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِیْنَةَ الْخَبَالِ متکبر قیامت کے دن چیونٹیون کی طرح اٹھائے
جاوینگے آدمیون کی صورت مین کہ ذلت انکو ہر جگہ سے ڈھانکیگی اور ہانکے جاوینگے دوزخ کے اُس محبس مین جسکا نام بولس
ہے غالب ہوگی انپر آگون کی آگ پلائے جاوینگے دوزخیون کے عصارہ سے یعنی دوزخیون کے پیپ لہو کا تلچھٹ **ف**
چیونٹیون کی طرح اٹھائے جاوینگے کنایہ انکے خوار اور پامال ہونے سے ہے یعنی جیسے چیونٹیان پامال ہوتی ہین ویسے
ہی یہ لوگ محشر مین ہونگے اور بولس بفتح باء موحدہ و لام مفتوح بمعنی تحیر اور نا امیدی کے ہے اور آگون کی آگ سے یہ غرض کہ
یہ آگ دوسری آگون کو ایسا جلاتی ہے جیسے دنیا کی آگ لکڑیون کو معاذ اللہ منہا ـ حق اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّیْطٰنِ وَ
اِنَّ الشَّیْطٰنَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَاِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَوَضَّأْ غصہ شیطان کی طرف

سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے اور آگ کو پانی ہی سے بجھاتے ہین تو جب تم مین سے کوئی غصہ ہو تو اُسکو چاہئے
کہ وضو کرے یعنی وضو کرنے سے غصہ جاتا رہتا ہے اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ
الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ جب کوئی تم مین سے غصہ ہوا اور وہ کھڑا ہو تو چاہئے کہ بیٹھ جاے اور اگر اُسکا غصہ جاتا رہے تو
بہتر ورنہ لیٹ جاوے بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ
وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ
عَتَا وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ
عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهٗ برا بندہ وہ بندہ
ہے جسنے آپکو اچھا سمجھا اور تکبر کیا اور اللہ تعالیٰ کو بھول گیا برا بندہ وہ بندہ ہے جسنے لوگون پر قہر کیا اور حد سے بڑھا اور خدا کے
برتر کو بھول گیا برا بندہ وہ بندہ ہے جو امور دین کو بھولا اور بیفائدہ باتون مین مشغول ہوا اور قبرون اور بوسیدہ ہونیکو خاک
مین بھول گیا۔ برا بندہ وہ بندہ ہے جسنے تکبر کیا اور سرکشی کی اور اپنے آغاز اور انجام کو بھولا کہ اُسکا آغاز نطفہ سے ہوا اور انجام
کو خاک مین جائیگا برا بندہ وہ بندہ ہے جو دین کے بدلہ مین دنیا طلب کرے برا بندہ وہ بندہ ہے جو دین والون کو فریب
دیتا ہے شبہون سے برا بندہ وہ بندہ ہے کہ طمع اُسکو لیجاتی ہے یعنی اہل دنیا کے دروازہ پر برا بندہ وہ بندہ ہے کہ خواہش
نفسانی اُسکو گمراہ کرتی ہے برا بندہ وہ بندہ ہے کہ دنیا کی حرص اُسکو ذلیل کرتی ہے **ف** شبہات سے فریب دیتا
ہے یعنی شبہات کا مرتکب ہوکر اُسکی تاویل کرتا ہے تاکہ اس فریب سے اپنے آپکو دیندار ظاہر کرے اور حرام صریح کا مرتکب
اسلیئے نہین ہوتا کہ اہل دین اُسکو دین سے صریح نکال دین۔ ط و حق مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَ
جَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ کسی بندہ نے خدائے عزوجل کے نزدیک کوئی گھونٹ نہین
پیا جو افضل ہو بہ نسبت غصہ کے گھونٹ کے جسکو اللہ کی مرضی ڈھونڈنے کے لیے پیوے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ
قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَاءَةِ فَاِذَا فَعَلُوْا
عَصَمَهُمُ اللّٰهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ قَرِيْبٌ حضرت ابن عباس رضہ سے مروی ہے اللہ تعالیٰ کے اِس
ارشاد کی تفسیر مین کہ ادفع بالتی ہی احسن یعنی دفع کر بدی کو اُس خصلت سے جو بہت اچھی ہے مقصود یہ ہے کہ اگر کوئی تجھ سے
برائی کرے تو تو اُس سے بھلائی کر ابن عباس رضہ نے فرمایا کہ اس سے مراد غصہ کے وقت صبر کرنا اور کسیکی برائی کرنیکے وقت معاف
کرنا تو جب لوگ یہ باتین کرینگے اللہ تعالیٰ اُنکو نفس اور خلق کی آفات سے بچائیگا اور اُنکے سامنے اُنکے دشمن کو ایسا پست
کریگا کہ گویا وہ ولی دوست یعنی قرابتی ہے **ف** یعنی برائی کے دفع کرنے سے بھلائی کے ساتھ یہ مراد ہے کہ اگر غصہ آوے
تو صبر کرے اور اگر کسی سے اپنی نسبت برائی دیکھے تو معاف کرے۔ حق اِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا
يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ غصہ ایمان کو ایسا بگاڑتا ہے جیسے ایلوا شہد کو بگاڑ دیتا ہے قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ
يَا اَيُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوْا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ

رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِي نَفْسِهٖ صَغِيْرٌ وَفِي اَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِي اَعْيُنِ النَّاسِ
صَغِيْرٌ وَفِي نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ حَتّٰى لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ اَوْ خِنْزِيْرٍ حضرت عمرؓ نے فرمایا جسوقت وہ منبر پر تھے
کہ اے لوگو فروتنی کرو کیونکہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ جو کوئی لوگون سے اللہ کے
لئے فروتنی کرتا ہے تو وہ اپنے دل مین حقیر ہوتا ہے اور لوگون کی نظرون مین بڑا ہوتا ہے یعنی حب اللہ نے اُسکا مرتبہ بلند کیا
تو لوگ بھی اُسکو بڑا جانتے ہین - اور جو کوئی تکبر کرتا ہے اللہ تعالی اُسکو پست کرتا ہے تو وہ لوگون کی آنکھ مین حقیر ہوتا ہے
اور اپنے دل مین بڑا یہان تک کہ وہ اُنکے نزدیک زیادہ خوار ہوتا ہے کتے سے یا فرمایا سور سے قَالَ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ يَا رَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ موسی بن عمران علیہ السلام نے جناب باری
مین عرض کیا کہ یا رب تیرے نزدیک تیرے بندون مین سے کونسا بہت عزیز ہے اللہ تعالی نے فرمایا کہ وہ شخص زیادہ عزیز ہے
کہ جب ظالم سے بدلہ لینے پر قادر ہو بخشدے مَنْ خَزَنَ لِسَانَهٗ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهٗ كَفَّ اللّٰهُ
عَنْهُ عَذَابَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهٗ جو شخص اپنی زبان کو محفوظ رکھے یعنی
نہ بولے تو اللہ تعالی اُسکے عیب ڈھانکے گا اور جو کوئی اپنا غصہ روکے تو اللہ اُس سے اپنا عذاب قیامت کے دن روکیگا اور جو کوئی اللہ کے
سامنے عذر کرے یعنی اپنی خطا سے توبہ کرے تو اللہ تعالی اُسکا عذر قبول کریگا ثَلٰثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ
فَاَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَا
وَالْفَقْرِ وَاَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ وَهِيَ اَشَدُّهُنَّ تین چیزین
عذاب سے نجات دینے والی ہین اور تین چیزین آخرت مین ہلاک کرنے والی نجات دینے والی تو یہ ہین اللہ سے ڈرنا باطن اور
ظاہر مین یعنی لوگون کے سامنے اور غائبانہ یا ہر شخص کا باطن و ظاہر مراد ہے اور سچ بات کہنا خوشی اور ناخوشی مین اور میانہ روی
تونگری اور درویشی مین - اور ہلاک کرنے والی چیزین یہ ہین کہ خواہش نفسانی جسکی پیروی کیجائے اور بخل جسکی اطاعت کیجائے
اور آدمی کا خوش ہونا اپنے نفس سے اور یہ خصلت ان سب سے بری ہے **ف** خواہش نفس کا اتباع اسطرح کہ مثلاً ظالم سے
نفع پہونچا تو اُسکی تعریف کرنے لگا اور نیک آدمی سے خفا ہوا تو اُسکو برا کہنے لگا ایسا نکرے ہر حال مین سچ اور حق کو ہاتھ سے
نہ دے اور بخل مین اطاعت کی قید اسلئے لگائی کہ اگر بخل کی اطاعت نکریگا تو مضر نہین کیونکہ آدمی بخل اور حرص سے خالی
نہین ہوتا لیکن جب اُسکے موجب کاربند ہوگا تو ہلاک ہوگا اور اپنے نفس سے خوش ہونا یہ معنی کہ اپنے آپ کو اچھا جانے اور
اپنی ہی صفتین اچھی معلوم ہون تو اس سے عجب اور شیخی پیدا ہوتی ہے اور شیخی سے تکبر ہوتا ہے - ق

باب بیسویں ظلم کے بیان مین

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ ظلم کرنا قیامت کے دن تاریکیون کا سبب ہوگا اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِيْ لِلظَّالِمِ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ
ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ الْاٰيَةَ اللہ تعالی ظالم کو مہلت دیتا ہے یہانتک کہ
جب اُسکو پکڑتا ہے تو نہین چھوڑتا پھر آپنے یہ آیت پڑھی وکذلک اخذ ربک الخ یعنی اسیطرح ہے تیرے رب کا پکڑنا جب پکڑتا

ہے گانو والون کو اُس حال مین کہ وہ ظالم ہون آخر آیت تک اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاکِنَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَہُمْ اِلَّا اَنْ تَکُوْنُوْا بَاکِیْنَ اَنْ یُّصِیْبَکُمْ مَّا اَصَابَہُمْ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَہٗ وَاَسْرَعَ السَّیْرَ حَتّٰی اجْتَازَ الْوَادِیَ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم جب حجر پر گذرے یعنی زمین ثمود قوم صالح علیہ السلام پر تو فرمایا کہ داخل مت ہو اُن لوگون کے مکانون مین جنہون نے اپنی جانون پر ظلم کیا یعنی کفر اور شرک کیا بجز ایسی حالت کے کہ تم روتے ہوے ہو اس بات پر کہ تمکو وہ کیفیت پہونچے جو انکو پہونچی پھر آپنے اپنے سر مبارک پر کپڑا ڈالا اور جلد چلے یہانتک کہ اُس میدان سے گذر گئے مَنْ کَانَتْ لَہٗ مَظْلِمَۃٌ لِاَخِیْہِ مِنْ عِرْضِہٖ اَوْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْہُ مِنْہُ الْیَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْہَمٌ اِنْ کَانَ لَہٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْہُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِہٖ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ لَّہٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِہٖ فَحُمِلَ عَلَیْہِ جس شخص کے ذمہ کوئی حق اُسکے بھائی کا ہو خواہ اُسکی آبرو سے یا کسی اور چیز سے تو چاہئے کہ اُس سے آج وہ حق معاف کرالے اِس سے پیشتر کہ دینار و درم نہ ہونگے یعنی قیامت مین اگر ظالم کا کوئی نیک عمل ہوگا تو اُس عمل مین سے حقدار کے حق کی مقدار لے لی جائیگی اور اگر اُسکے پاس نیکیان نہونگی تو مظلوم کی برائیان لیکر ظالم پر رکھدی جائینگی۔ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَّا دِرْہَمَ لَہٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِصَلٰوۃٍ وَّصِیَامٍ وَّزَکٰوۃٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ ھٰذَا وَقَذَفَ ھٰذَا وَاَکَلَ مَالَ ھٰذَا وَسَفَکَ دَمَ ھٰذَا وَضَرَبَ ھٰذَا فَیُعْطٰی ھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ وَھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُہٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْہِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاھُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْہِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم مین مفلس وہ ہے جسکے پاس نہ روپیہ ہو نہ اسباب آپنے فرمایا کہ میری امت مین سے مفلس وہ ہے جو قیامت مین آئیگا نماز اور روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ یعنی اُسنے طرح طرح کی عبادتین کی ہونگی اس حال مین آویگا کہ ایک کو برا کہا ہوگا ایک پر زنا کی تہمت کی ہوگی اور ایک کا مال کھایا ہوگا اور ایک کا خون کیا ہوگا اور کسیکو مارا ہوگا یعنی طرح طرح کے ظلم کئے ہونگے تو ان مظلومون مین سے کسیکو اُسکی بعض نیکیان دیجائینگی اور کسیکو بعض نیکیان اور جب اُسکی نیکیان ختم ہوچکین گی پیشتر اِس سے کہ اُسپر سزاے گناہ کا حکم کیا جاے یعنی نیکیان دیکر بدلا حقوق کا پورا نہ ہوا کچھ باقی رہگیا تو اُن مظلومون کی خطائین لیکر اُس شخص پر ڈالی جائینگی پھر وہ آگ مین ڈالا جائیگا لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰی اَھْلِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُقَادَ لِلشَّاۃِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاۃِ الْقَرْنَاءِ حقوق قیامت کے دن حق والون کو ادا کئے جاینگے یہانتک کہ سنڈی بکری کا بدلا لیا جائیگا سینگ والی بکری سے **ف** یعنی اُس روز عدالت اِس حد کو پہونچیگی کہ جانورونکا قصاص لیا جائیگا آدمی کا تو کیا ذکر ہے لَا تَکُوْنُوْا اِمَّعَۃً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰکِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا تم امعہ مت ہو کہ یون کہو اگر لوگ ہمسے نیکی کرینگے تو ہم نیکی کرینگے اور اگر لوگ ظلم کرینگے تو ہم ظلم کرینگے بلکہ اپنے نفسون مین یہ عادت ڈالو کہ اگر لوگ نیکی کرین تو تم نیکی کرو اور اگر برائی کرین تو تم ظلم نکرو **فقیر** کہتا ہے امعہ بکسر ہمزہ و تشدید میم مفتوحہ و فتح عین مہملہ اُس آدمی کو کہتے ہین جو اپنے مین

لوگونکا تابع ہو اپنی راے پر قایم نہو اسیکی تفسیر فرمائی ان احسن الناس الخ حق اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ رض اَنِ اكْتُبِيْ اِلَيَّ
كِتَابًا تُوْصِيْنِيْ فِيْهِ وَلَا تُكْثِرِيْ فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مَؤُنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ
وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ حضرت امیر معاویہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رض کو لکھا کہ آپ مجھکو ایک خط لکھین جسمین آپ مجھکو نصیحت کرین
اور بہت نہ لکھین یعنی نصیحت مختصر ہو حضرت عائشہ رض نے لکھا کہ سلام علیک بعد سلام کے یہ معلوم کرو کہ مین نے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جو کوئی اللہ کی خوشی لوگون کے غصہ سے ڈھونڈھے اسکو اللہ تعالے
لوگون کی مشقت سے بچاتا ہے اور جو کوئی لوگون کی خوشی اللہ کی خفگی مین ڈھونڈھے اللہ تعالی اسکو لوگون کے حوالے
کرتا ہے یعنی لوگون کے شر اُس سے دور نہین کرتا والسلام علیک ف یعنی اگر خدا تعالی کی رضا چاہی اور لوگ ناراض
ہین تو اللہ تعالی اُنکی ایذا اُس سے دور رکھیگا یعنی وہ بھی اُس سے راضی ہو جائینگے مثلا اگر ہم رسمین اللہ تعالی کی
خوشی کے لئے چھوڑین اور لوگون کو ناگوار ہوا تو آخر کو وہ لوگ بھی راضی ہو جائینگے غرضکہ اللہ کی خوشی ہر حال مین
اور ونکی خوشی پر مقدم رکھے کہ اسمین دارین کا فائدہ ہے اور اگر لوگونکی خوشی کے لئے خدا کو ناراض کیا تو دارین کا نقصان
ہے۔ حق مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ لوگون مین
سے مرتبہ مین برا اللہ کے نزدیک قیامت کے دن وہ بندہ ہوگا کہ اپنی آخرت کو غیر کے دنیا کے سبب سے برباد کرے ف
یعنی لوگون پر ظلم کیا تاکہ اُسکے سبب سے دوسرے کو دنیا ملے جیسے عامل اور ظالمون کے مصاحب اور جھوٹے گواہ بھی کرتے
ہین حق اَلدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ
اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِيْوَانٌ
لَا يَعْبَاُ اللّٰهُ بِهٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ فَذَاكَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ
اعمالنامے تین ہین ایک ایسا اعمالنامہ ہے کہ اللہ اسکو نہین بخشتا وہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا ہے کیونکہ خدائے عزوجل
فرماتا ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ یعنی اللہ تعالی نہین بخشتا اس بات کو کہ اُسکے ساتھ شرک کیا جاوے اور دوسرا
اعمالنامہ وہ ہے کہ جسکو اللہ تعالی رائیگان نہین چھوڑتا یعنی بموجب اُسکے عمل کے ضرور حکم فرماتا ہے وہ بندونکا ظلم ہے
آپسمین یہانتک کہ بعض اُنکا بعض سے بدلا لیگا یعنی خدا کے حکم سے اور تیسرا اعمالنامہ وہ ہے جسکی اللہ تعالی پروا نہین
کرتا وہ بندونکا ظلم کرنا ہے اپنے اور اللہ کے درمیان تو یہ اعمالنامہ اللہ کے سپرد ہے اگر چاہے اُسکو عذاب دے اور اگر
چاہے اُس سے درگذر کرے فقیر کہتا ہے کہ مراد اس تیسرے سے حقوق الہی مین قصور کرنا ہے تو حقوق خداوندی کا
معاملہ خدا کی مشیت پر ہے اور حاصل حدیث یہ ہے کہ بندون کے حقوق مین مواخذہ ضروری ہے باقی رہے اللہ کے
حقوق اُنمین سے شرک کی مغفرت نہو گی اور باقی حقوق مین انحصار اُسکی مشیت پر ہے۔ حق اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ
فَاِنَّمَا يَسْاَلُ اللّٰهَ حَقَّهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهٗ اپنے آپکو مظلوم کی بددعا سے بچا کیونکہ وہ اللہ تعالی سے

اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالی حق والے کو اُسکے حق سے منع نہین کرتا مَنْ مَشٰى مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّيَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ جو کوئی ظالم کے ساتھ چلے اس غرض سے کہ اُسکی تقویت کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ ظالم ہے تو وہ شخص طریقۂ اسلام سے باہر ہوگیا اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اِنَّ الظَّالِمَ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهُ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَلٰى وَاللّٰهِ حَتَّى الْحُبَارٰى لَتَمُوْتُ فِيْ وَكْرِهَا هُزَالًا لِظُلْمِ الظَّالِمِ حضرت ابوہریرہ رض نے ایک شخص کو سنا کہ یون کہتا ہے کہ ظالم صرف اپنی جان کا ضرر کرتا ہے ابوہریرہ رض نے کہا ہان بخدا یعنی اور کو بھی ضرر کرتا ہے یہانتک کہ حباری اپنے گھونسلے مین دبلے پن سے ظالم کے ظلم کی وجہ سے مرجاتا ہے ف حباری ایک پرند تیز پر ہے کہ آب و دانہ کے لئے چند روز کی راہ پر جاتا ہے اُسپر بھی ظالم کا ظلم کام کرتا ہے کہ ظالم کی شامتِ اعمال سے مینہ نہین برستا اور حباری بھوک سے ہلاک ہو جاتا ہے توجب ظلم کا اثر جانورون تک ہو تو لوگون پر تاثیر کیون نہ کریگا۔ حق **باب نوزدہم امر بالمعروف کے بیان مین۔** ف جو چیز شرع مین پسندیدہ ہے اُسکو معروف کہتے ہین اور ناپسند شرعی کو منکر کہتے ہین اچھی بات کا حکم کرنا اور بُری بات سے منع کرنا واجب ہے چنانچہ حدیث مین مذکور ہے اور جس شخص نے اس واجب کو ادا کیا اور منکر نہ مانا تو اُسکے ذمہ سے واجب ساقط ہوا اور اگر باوجود قدرت کے امر و نہی نکریگا تو گنہگار ہوگا اور اُسکی فرضیت کفایہ ہے یعنی بعض کے کرنے سے سبکے ذمہ سے گناہ جاتا رہتا ہے لیکن اُس صورت مین فرض عین ہے کہ ایک جگہ بُری بات ہوتی ہے اور ایک شخص کے سوا اُسکی بُرائی کوئی نہین جانتا تو اُس شخص پر اُس بُرائی سے منع کرنا فرض عین ہے نہ دوسرے پر اور امر معروف مین یہ شرط نہین کہ کہنے والا خود بھی کرے اور اسکے بدون جائز نہو کیونکہ خود کرنا ایک واجب ہے اور دوسرے کو کہنا دوسرا واجب تو جب ایک واجب ترک ہو دوسرے واجب کا ترک کرنا جائز نہین۔ حق عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّاٰى مِنْكُمْ مُّنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا جو کوئی تم مین سے خلاف شرع بات دیکھے تو چاہیے کہ اُسکو اپنے ہاتھ سے بگاڑے اور اگر اپنے ہاتھ سے نہ بگاڑ سکے تو اپنی زبان سے بگاڑے اور اگر یہ بھی نہو سکے تو اپنے دل سے اور دل سے بُرا جاننا علامت بہت ضعیف ایمان کی ہے ف زبان سے بگاڑنا یہ کہ بُرا کہے اور منع کرے اور دل سے بگاڑنا یہ کہ دل مین اُسکو بُرا جانے اور اُسکے بگاڑنے کا بشرطِ قدرت ارادہ رکھے۔ حق مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا مَثَلُ قَوْمٍ اِسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ اَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا فَتَاَذَّوْا بِهٖ فَاَخَذَ فَاْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا مَا لَكَ قَالَ تَاَذَّيْتُمْ بِيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ مثال سستی کرنے والے کی اللہ کی منع کی ہوئی چیزون سے اور اُنمین پڑنے والے کی ایسی ہے جیسے کچھ لوگ ایک جہاز مین بیٹھنے کے لئے قرعہ ڈالین اور اُسمین سے کچھ نیچے کے درجہ مین ہون اور کچھ اوپر کے درجہ مین اور جو شخص کہ نیچے کے درجہ مین ہے وہ پانی لیکر اوپر کے درجے والون پر گذرتا ہے اور وہ لوگ اُس سے ایذا

پانی میں تو اُس شخص نے ایک تبر لیا اور جہاز کے نیچے کے درجہ میں چھید کرنا شروع کیا اور پہلے درجہ والے اُسکے پاس آئے اور کہا
کیا ہو گیا تجکو کہ تو ایسا کرتا ہے اُسنے کہا کہ تمنے بہت ایذا پائی اور مجھکو پانی کی ضرورت ہے پس اپنے چھید کرتا ہوں تو اگر اوپر والے اُسکے
دونو ہاتھ تھام لینگے تو اُسکو بھی نجات دینگے اور اپنے آپکو بھی نجات دینگے اور اگر اُسکو چھوڑ دینگے اپنی چھید کرنے دینگے تو اُسکو بھی ہلاک
کرینگے اور اپنی جانوں کو بھی ہلاک کرینگے **ف** حاصل اسکے یہ معنی کہ جب نیچے والا اوپر آتا ہے اور اپنی جگہ میں پانی لیجاتا ہے
تو پانی لیکر آنے میں جو اوپر والوں پر گذرتا ہے وہ لوگ اُس سے ایذا پاتے ہیں اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اسیطرح اگر لوگ
فاسق کو گناہ سے منع کرینگے تو خود بھی نجات پاوینگے اور اُسکو بھی نجات ملیگی اور اگر اُسکے گناہ پر سستی کرینگے تو وہ بھی ہلاک ہوگا
اور اُسکے گناہ کی شامت سے وہ لوگ بھی ہلاک ہونگے۔ حق وسید یُجَآءُ بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ فَتَنْدَلِقُ
اَقْتَابُہٗ فِی النَّارِ فَیَطْحَنُ فِیْہَا کَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاہُ فَیَجْتَمِعُ اَہْلُ النَّارِ عَلَیْہِ فَیَقُوْلُوْنَ اَیْ فُلَانُ مَا شَانُکَ اَلَیْسَ
کُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْہَانَا عَنِ الْمُنْکَرِ قَالَ کُنْتُ اٰمُرُکُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِیْہِ وَاَنْہَاکُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاٰتِیْہِ قیامت
کے دن ایک شخص لایا جاویگا اور آگ میں ڈالا جاویگا اُسکی آنتیں آگ میں نکل پڑینگی تو وہ اُس میں ایسے پھریگا جیسے گدھا چکی
لیکر پھرتا ہے تو دوزخ والے اُسپر جمع ہونگے اور کہینگے کہ اے فلان تیرا کیا حال ہے کیا تو ہمکو اچھی بات کا حکم اور بُری بات سے
منع نکرتا تھا وہ جواب دیگا کہ میں تمکو اچھی بات کا حکم کرتا تھا اور خود اُسکو نکرتا تھا اور میں تمکو بُری بات سے منع کرتا تھا اور خود بُری
بات کرتا تھا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اورونکا امر و نہی کرنا اور آپ اُسپر عمل نکرنا عذاب کا موجب ہے لیکن یہ عذاب عمل نکرنیکے
سبب سے ہے نہ امر و نہی کے کرنے سے کیونکہ اگر امر و نہی نکرتا تو اس سے زیادہ عذاب کے لائق ہوتا۔ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَاْمُرُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْہَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ اَوْ لَیُوْشِکَنَّ اللّٰہُ اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِہٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّہٗ وَلَا
یُسْتَجَابُ لَکُمْ قسم ہے اُس ذات کی کہ میری جان اُسکے قبضہ میں ہے کہ تم اچھی بات کا حکم کرو اور بُری بات سے منع کرو ورنہ
قریب ہے کہ اللہ تعالی تمپر ایک عذاب اپنے پاس سے بھیجیگا پھر تم اُس سے دعا مانگوگے اور تمہاری دعا مقبول نہوگی **ف**
یعنی دوسرے عذاب اور بلائیں دعا سے دور ہو جانے کا احتمال رکھتی ہیں لیکن امر معروف اور نہی منکر کے چھوڑنے سے
جو عذاب نازل ہوتا ہے دور ہونیکا احتمال نہیں رکھتا اور اُس میں دعا مقبول نہیں ہوتی۔ حق اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِیْئَۃُ فِی
الْاَرْضِ مَنْ شَہِدَہَا فَکَرِہَہَا کَانَ کَمَنْ غَابَ عَنْہَا وَمَنْ غَابَ عَنْہَا فَرَضِیَہَا کَانَ کَمَنْ شَہِدَہَا جب
زمین میں گناہ کیا جاوے تو جو کوئی اُس گناہ میں حاضر ہوا اور اُسکو بُرا جانے تو وہ ایسا ہوگا کہ گویا اُس سے غائب تھا اور جو کوئی
اُس گناہ سے غائب ہوا اور اُس سے راضی ہو تو وہ ایسا ہوگا گویا اُسمیں حاضر تھا **ف** یعنی گناہگار کا سا گناہ اُسکو بھی ہوگا
کیونکہ حرام سے راضی ہونا حرام ہے۔ سید مَا مِنْ رَّجُلٍ یَکُوْنُ فِیْ قَوْمٍ یَّعْمَلُ فِیْہِمْ بِالْمَعَاصِیْ یَقْدِرُوْنَ عَلٰی اَنْ
یُّغَیِّرُوْا عَلَیْہِ وَلَا یُغَیِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَہُمُ اللّٰہُ مِنْہُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتُوْا جو آدمی کہ ایسی قوم میں ہو کہ
جن میں وہ گناہ کرتا ہو حالانکہ وہ لوگ اُسکو منع کرنے پر قادر ہوں اور اُسکو منع نکریں تو اللہ تعالی اُسکے سبب سے اُنکو عذاب اُنکے
مرنے سے پہلے پہونچا دیگا عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اہْتَدَیْتُمْ

فقال اما واللہ لقد سالت عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بل ائتمروا بالمعروف وتناہوا
عن المنکر حتی اذا رأیت شحا مطاعا وہوی متبعا ودنیا موثرۃ واعجاب کل ذی رأی برأیہ ورأیت
امرا لابد لک منہ فعلیک نفسک ودع امر العوام فان وراءکم ایام الصبر فمن صبر فیہن قبض
علی الجمر للعامل فیہن اجر خمسین رجلا یعملون مثل عملہ قالوا یا رسول اللہ اجر خمسین منہم
قال اجر خمسین منکم ۔ ابو ثعلبہ سے روایت ہے اللہ تعالی کے اس ارشاد کی تفسیر مین علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا
اہتدیتم یعنی لازم کرو اپنے اوپر اپنے جانون کے نکرینگے تمکو ضرر نکریگا وہ شخص کہ بہکا ہو جب تمنے راہ پائی۔ ابو ثعلبہ نے کہا کہ
آگاہ ہو بخدا مین نے اسکا حال رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یعنی یہ دریافت کیا کہ اس آیت کے ظاہر مضمون کے
موافق ہم امر معروف اور نہی منکر کو کیا چھوڑ دین تو آپنے فرمایا کہ نہین بلکہ معروف کا حکم کرو اور بری باتون سے منع کرو یہانتک
کہ جب تو دیکھے بخل اطاعت کیا گیا اور خواہش نفسانی پیروی کی گئی اور دنیا اختیار کی گئی یعنی آخرت پر اور اچھا جانا ہر عقل
والیکا اپنی عقل کو اور تو کسی کام کو ایسا دیکھے کہ اُس سے تجھکو چارہ نہ ہو تو اپنے اوپر اپنی ذات کو لازم کر اور عوام کا معاملہ
ترک کر کیونکہ تمہارے سامنے صبر کے دن ہین کہ جو کوئی انمین صبر کریگا گویا چنگاری کو ہاتھ مین لیگا شریعت پر عمل کرنیوالے
کو اُن دنون مین پچاس آدمیونکا ثواب ہوگا جو اُسی کی طرح عمل کرتے ہون صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اُن مین سے
پچاس آدمیونکا ثواب آپنے فرمایا کہ تم مین سے پچاس آدمیونکا ثواب **ف** رأیت امرا لابد لک منہ کے یہ معنی کہ ایسا
کام دیکھے کہ تیری خواہش نفسانی اُسکے کرنیکا میل کرے مثل غیبت وغیرہ کہ اگر لوگون کے مجمع مین آئیگا اور اُنمین رہیگا
بے اختیار طبیعت کے مقتضی سے بری صفات مین مبتلا ہوگا تو جب ایسا حال دیکھے اپنے آپکو بچا اور عوام کا معاملہ چھوڑ کر
اور ایسے دنون مین صبر کرنا چاہئے ان ایام کی ابتدا خلفاء راشدین کے بعد ظاہر ہوئی آجتک وہی حال ہے اور پچاس
مردون سے یہ مراد ہے کہ جو اُس زمانہ مین نہین ہین اور اُسکی بلا مین مبتلا نہین ہوے یہان ایک اعتراض ہوتا ہے کہ اس
حدیث سے آخر امت کی فضیلت صحابہ پر اس صفت مین لازم آتی ہے اُسکا جواب یہ ہے کہ فضل جزئی فضل کلی کے منافی
نہین ہے اگر اس بات مین افضل ہوئے تو صحابہ طرح طرح کی بزرگیان رکھتے ہین۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ عن ابی سعید
قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا بعد العصر فلم یدع شیئا یکون الی قیام الساعۃ
الا ذکرہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ وکان فیما قال ان الدنیا حلوۃ خضرۃ وان اللہ مستخلفکم
فیہا فناظر کیف تعملون الا فاتقوا الدنیا واتقوا النساء وذکر ان لکل غادر لواء یوم القیمۃ بقدر
غدرتہ فی الدنیا ولا غدر اکبر من غدر امیر العامۃ یغرز لواءہ عند استہ قال ولا یمنعن احدا منکم
ہیبۃ الناس ان یقول بحق اذا علمہ ۔ حضرت ابو سعید کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمین وعظ کہنے کو بعد عصر
کے کھڑے ہوے تو کوئی چیز نہ چھوڑی کہ قیامت کے ہونے تک ہوگی یعنی دین کے امور ضروری کہ اُسکو آپنے بیان نہ فرمایا ہو
اُسکو یاد رکھا جسنے اُسکو یاد کیا اور اُسکو بھولا جسنے بھلا دیا یعنی وہ چیزین بہت تھین بعضون کو یاد رہین اور بعضے

بھول گئے اور اُن باتون مین یہ تھا کہ آپنے فرمایا کہ دنیا شیرین یا سبز ہے یعنی لوگون کے دلون مین عزیز ہے اور اللہ تعالی تمکو اُسمین
خلیفہ بنانے والا ہے اِسمین اشارہ ہے کہ تمہارے مال وغیرہ اُسکی ملک ہین اور تم اُنکے صرف کرنے مین اُسکے وکیل ہو تو دیکھنے والا
ہے کہ تم کیسے عمل کرو گے آگاہ ہو کہ دنیا سے بچو اور عورتون سے بچو اور یہ بیان فرمایا کہ ہر عہد توڑنیوالے کو قیامت کے دن ایک نیزہ ہوگا بقدر اُسکے
عہد شکنی کے دنیا مین یعنی جتنی عہد شکنی زیادہ ہوگی اُسکا نیزہ بھی اُسیقدر بلند ہوگا کہ اُس سے پہچانا جاوے اور کوئی عہد شکنی
عوام کے حاکم کی عہد شکنی سے بڑھکر نہین اُسکا نیزہ اُسکے سرین کے پاس گاڑا جاویگا یعنی فضیحت کے لئے آپنے فرمایا کہ کسیکو
تم مین سے لوگونکا خوف اس بات سے نہ روکے کہ حق بات کہے جب اُسکو جانتا ہو وَفِي رِوَايَةٍ إِنْ رَأَى مُنْكَرًا أَنْ يُغَيِّرَهُ فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ
وَقَالَ قَدْ رَأَيْنَاهُ فَمَنَعَتْنَا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ نَتَكَلَّمَ فِيهِ اور ایک روایت مین ان یقول بحق کی جگہ یہ ہے کہ اگر خلاف
شرع دیکھے تو اُسکو بگاڑے یعنی لوگون کی ہیبت سے خلاف شرع چیزون کے بگاڑنے سے باز نہ رہے پھر ابو سعید رو دئے اور
کہا کہ ہمنے خلاف شرع بات دیکھی اور لوگون کی ہیبت نے ہمکو روکدیا کہ ہم اُسمین کچھ بولین ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ بَنِي آدَمَ خُلِقُوا
عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى فَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَى مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا
وَيَحْيَى كَافِرًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَى مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ
كَافِرًا وَيَحْيَى كَافِرًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا پھر آپنے فرمایا کہ خبردار ہو کہ بنی آدم مختلف طبقے پیدا ہوئے ہین اُنمین سے بعض
وہ ہین کہ مومن پیدا ہوتے ہین اور مومن ہی جیتے ہین اور مومن ہی مرتے ہین اور اُنمین سے کچھ ایسے ہین کہ کافر ہی پیدا ہوتے
ہین اور کافر ہی جیتے ہین اور کافر ہی مرتے ہین اور اُنمین سے کچھ ایسے ہین کہ مومن ہی پیدا ہوتے ہین اور مومن ہو جیتے ہین اور
کافر ہوکر مرتے ہین اور اُنمین سے بعض ایسے ہین کہ کافر پیدا ہوتے ہین اور کافر ہی جیتے رہتے ہین اور مومن ہوکر مرتے ہین
قَالَ وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ بَطِيءَ
الْفَيْءِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ ابو سعید
راوی کہتے ہین کہ آپنے غصہ کو بیان فرمایا کہ بعض آدمی جلد غصہ لانیوالے اور جلد غصہ سے پھر نیوالے ہوتے ہین تو ایک خصلت دوسری کے مقابل ہے اور اُنمین
بعض ایسے ہین کہ غصہ دیر مین کرتے ہین اور دیر ہی مین اُس سے پھرتے ہین تو ایک خصلت دوسری کے مقابل ہے یعنی لائق تعریف کے ہے نہ لائق مذمت کے اور تم مین
سے بہتر وہ لوگ ہین کہ دیر کر غصہ کرین اور جلد غصہ سے پھرین اور تم مین سے برے وہ ہین کہ جلد غصہ کرین اور اُس سے دیر کر پھرین قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَإِنَّهُ
جَمْرَةٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ أَلَا تَرَوْنَ إِلَى انْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ فَمَنْ أَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ
بِالْأَرْضِ آپنے فرمایا کہ غصہ سے بچو کیونکہ وہ آدمی کے دل پر ایک چنگاری ہے کیا نہین دیکھتے ہو غصہ والیکی گردن کی رگونکے پھولنے اور اُسکی آنکھون کے سرخ
ہونیکو یعنی گرمی کے سبب سے یہ حال ہوتا ہے اور جو کوئی کچھ غصہ معلوم کرے تو چاہئے کہ کروٹ سے لیٹ جاوے زمین سے چمٹ جاوے اُس سے غصہ فرو ہو جاتا ہے قَالَ وَ
ذَكَرَ الدَّيْنَ فَقَالَ مِنْكُمْ مَنْ يَكُونُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَإِذَا كَانَ لَهُ أَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ
سَيِّئَ الْقَضَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَخِيَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ
أَحْسَنَ الْقَضَاءَ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ أَسَاءَ الْقَضَاءَ وَإِنْ

كَانَ لَهُ اَلْفُحْشَ فِي الطَّلَبِ ابو سعید رض کہتے ہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرض کا ذکر فرمایا اور کہا کہ تم مین
بعض ایسے ہین کہ قرض کو اچھی طرح ادا کرتے ہین اور جب انکا قرض کسی پر ہوتا ہے تو مانگنے مین سختی کرتے ہین تو یہ ایک
صفت دوسری کے مقابل ہے اور انمین سے بعض وہ ہین کہ بری طرح ادا کرتے ہین اور انکا قرض کسی پر ہوتا ہے تو اسکے مانگنے
مین سہولت کرتے ہین تو یہ ایک خصلت دوسری کے مقابل ہے اور تم مین سے بہتر وہ ہین کہ جب انپر قرض ہو تو ادا
اچھی طرح کرین اور جب انکا قرض کسی پر ہو تو مانگنے مین نرمی کرین اور تم مین سے برے وہ ہین کہ جب انپر کسی کا قرض
ہو تو بری طرح ادا کرین اور انکا قرض کسی پر ہو تو مانگنے مین سختی کرین حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رُؤُوْسِ النَّخْلِ
وَاَطْرَافِ الْحِيْطَانِ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهَا اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا
فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وعظ فرمایا یہانتک کہ جب آفتاب کھجوروں کی چوٹیوں پر اور دیواروں کی منڈیروں
پر ہوا یعنی تھوڑا ہی دن باقی رہگیا تو یہ ارشاد فرمایا کہ آگاہ ہو کہ دنیا مین سے زمانہ آیندہ بہ نسبت اس زمانہ کے جو اسمین گذر گیا
اتنا ہی باقی رہا ہے جیسا کہ تمہارے اس دن مین سے بہ نسبت اسوقت کے کہ گذر گیا باقی رہا ہے۔ یعنی جیسا یہ وقت کہ آفتاب
منڈیروں پر چلا گیا سارے دن کی نسبت بہت تھوڑا ہے اسیطرح دنیا کی عمر زمانہ گذشتہ کے نسبت بہت تھوڑی ہے فقیر
کہتا ہے کہ یہ حدیث قام فینا رسول اللہ سے لیکر یہانتک تھی اسکی طوالت کی وجہ سے ہر مضمون کے ٹکڑے جدا جدا لکھ دیے گئے
ہین لَنْ يَّهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِهِمْ آدمی ہرگز ہلاک نہ ہونگے جب تک کہ عذر بیان کرین اپنے نفسون
کی طرف سے ف یعنی جب گناہ کے مرتکب ہونگے اور بیکار عذر اور باطل تاویلین اپنے گناہوں کی بیان کرینگے تب ہلاک
ہونگے۔ سید اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّنْكِرُوْهُ
فَلَا يُنْكِرُوْا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ اللہ تعالی عذاب نہین کرتا ہے عوام کو خاص
لوگون کے عملون سے یہانتک کہ وہ اکثر باتین خلاف شرع اپنے درمیان دیکھین یعنی جنکے مرتکب بعض شخص ہون اور وہ اُسکے
بگاڑنے کی قدرت رکھتے ہون اور اُسکو نہ بگاڑین تو جب ایسا کرتے ہین تب اللہ تعالی عام اور خاص سب کو عذاب کرتا ہے
یعنی گناہ سے سکوت اور سستی کرنے مین عذاب سب کو ہوتا ہے گنا ہگارون کو گناہ کی وجہ سے اور دیکھنے والون کو منع نکرنے
کی جہت سے۔ حق لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ
وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ
ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ
لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَأْطِرُوْهُمْ اَطْرًا جب بنی اسرائیل گناہون مین پڑے اُنکے علما نے اُنکو منع کیا اور وہ باز
نہ آئے عالمون نے اُنکی ہمنشینی اُنکی مجلسون مین کی اور کھانے اور پینے مین اُنکے شریک رہے یعنی منع مین سستی کر کے اُنسے
اختلاط کیا تو اللہ تعالی نے اُنمین سے بعض کے دل بعض کی وجہ سے سیاہ کئے اور حضرت داؤد اور حضرت عیسی ابن مریم علیہما
السلام کی زبان پر انکو لعنت کی اور یہ اس سبب سے ہوا کہ اُنھون نے نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کرتے تھے۔ ابن مسعود راوی کہتے

ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اٹھ بیٹھے اور پہلے تکیہ لگائے تھے اور فرمایا کہ عذاب سے نجات نپاؤگے قسم ہے اس ذات کی
کہ میری جان اسکے قبضہ مین ہے یہانتک کہ تم گناہون سے توبہ کرو **ف** ضرب اللہ قلوب بعضہم ببعض یعنی جو لوگ گناہون
سے پاک تھے اللہ تعالی نے اُن کو بھی گناہگارون کے شامت اور انکے ساتھ اختلاط کرنے سے سنگدل کردیا تو سب
کے سب سنگدل ہوگئے اور قبول خیر اور رحمت سے دور پڑے مظہر اور تکیہ سے اٹھ بیٹھنا بغرض اہتمام اور اظہار حکم کے تھا
رَأَیْتُ لَیْلَةَ أُسْرِیَ بِیْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَارٍ قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ
خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ یَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ مین نے شب معراج مین کچھ لوگون کو دیکھا کہ انکے ہونٹ
آگ کی قینچیون سے کاٹے جاتے ہین مین نے کہا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہین اُنہون نے کہا کہ یہ تمہاری امت کے واعظ
ہین جو لوگون کو بھلائی کرنیکا حکم کرتے تھے اور اپنے آپکو بھولتے تھے یعنی آپ عمل نہ کرتے تھے اور لوگون کو عمل کرنے کو کہتے
تھے أُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَلَحْمًا وَأُمِرُوْا أَنْ لَا یَخُوْنُوْا وَلَا یَدَّخِرُوْا لِغَدٍ فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَ
رَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوْا قِرَدَةً وَخَنَازِیْرَ حضرت عیسے علیہ السلام کی قوم پر آسمان سے روٹی اور گوشت کا خوان اتارا گیا اور
انکو حکم ہوا کہ خیانت نکرین اور نہ کل کے لئے ذخیرہ رکھین اُن لوگون نے خیانت کی یعنی کسی نے انکو اس فعل سے منع نہ کیا اور
کل کے لئے ذخیرہ کیا اسلئے وہ لوگ بندر اور سور ہوگئے إِنَّهُ تُصِیْبُ أُمَّتِیْ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ
لَا یَنْجُوْ مِنْهُ إِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰهِ فَجَاهَدَ عَلَیْهِ بِلِسَانِهِ وَیَدِهِ وَقَلْبِهِ فَذٰلِكَ الَّذِیْ سَبَقَتْ لَهُ
السَّوَابِقُ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰهِ فَصَدَّقَ بِهِ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَلَیْهِ فَإِنْ رَأَی مَنْ یَعْمَلُ الْخَیْرَ أَحَبَّهُ عَلَیْهِ
وَإِنْ رَأَی مَنْ یَعْمَلُ بِبَاطِلٍ أَبْغَضَهُ عَلَیْهِ فَذٰلِكَ یَنْجُوْ عَلٰی إِبْطَانِهِ كُلِّهِ میری امت کو آخر زمانہ مین انکی بادشاہ
سے سخت بلائین پہونچین گی یعنی افعال بد دیکھینگے اور بری باتین سنینگے نجات نپائیگا اس سے مگر وہ شخص جو اللہ کے
دین کو پہچانے اور اس بری بات پر اپنی زبان اور ہاتھ اور دل سے جہاد کرے یہ وہ شخص ہے کہ اسکے لئے پہلے سے درجے
کی سعادتین تیار ہین اور نیز وہ شخص کہ اللہ کے دین کو پہچانے اور اسکی تصدیق کرے یعنی دل سے اور ہاتھ سے جہاد نکرے اور
ایک وہ شخص کہ اللہ کے دین کو پہچانے اور اسپر سکوت کرے یعنی صرف دل سے جہاد کرے کہ اگر کسیکو بھلائی کرتے دیکھے تو اسکو
اس بات پر محبوب رکھے اور جسکو باطل کرتے دیکھے اسکو اسپر دشمن رکھے تو یہ شخص نجات پائیگا اپنی خفیہ محبت و بغض کی
وجہ سے أَوْحَی اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلٰی جِبْرَئِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ أَنِ اقْلِبْ مَدِیْنَةَ كَذَا وَكَذَا بِأَهْلِهَا فَقَالَ
یَا رَبِّ إِنَّ فِیْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ یَعْصِكَ طَرْفَةَ عَیْنٍ قَالَ فَقَالَ اقْلِبْهَا عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ فَإِنَّ وَجْهَهُ لَمْ
یَتَمَعَّرْ فِیَّ سَاعَةً قَطُّ خدائے عز وجل نے جبرئیل علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ شہر فلانے وفلان کو مع اسکے باشندون کے
الٹ دے یعنی اس شہر کو جسکے صفت ایسی اور ایسی ہے جبرئیل نے عرض کیا کہ یارب اُن لوگون مین تیرا فلان بندہ ہے جسنے
ایک پلک جھپکنے تک بھی تیری نافرمانی نہین کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے حکم دیا کہ اس شہر کو اوس
شخص اور سب پر الٹ دے کیونکہ اس شخص کا چہرہ کبھی ایک ساعت میری راہ مین متغیر نہین ہوا **ف** تمعر چہرہ ہین غصہ

سے رنگ بدل جانے کو۔ تو مقصود یہ ہے کہ بُری بات کے دیکھنے سے اُسکے چہرہ کا رنگ نہ بدلتا تھا یعنی اُسکو ناگوار
نہ تھا۔ سید **والذی نفس محمد بیده ان المعروف والمنکر خلیقتان تنصبان للناس یوم
القیمة فاما المعروف فیبشر اصحابه ویوعدهم الخیر واما المنکر فیقول الیکم الیکم
وما یستطیعون له الا لزوما** قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ مین محمد کی جان ہے کہ اچھی بات اور بُری بات آدمی
کی صورت پیدا ہوکر لوگون کے لئے قیامت کے دن قایم کی جائینگی۔ اچھی بات اپنے کرنے والون کو مژدہ دیگی
اور اُنسے بھلائی کا وعدہ کریگی اور بُری بات یون کہیگی کہ مجھ سے دور رہو مجھ سے دور رہو اور وہ لوگ اُس سے چمٹنے کے
سوا اور کچھ نکر سکینگے یعنی اُس سے جدا نہو سکین گے

باب بستم متفرقات حدیثون کے بیان مین مشکوٰۃ اور جامع صغیر سے

**قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بنی الاسلام علی خمس شهادة
ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله واقام الصلوة وایتاء الزکوة والحج وصوم رمضان**
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام پانچ چیزون پر بنایا گیا ہے اول گواہی دینی اس بات کی کہ کوئی معبود سوا
خدا کے نہین اور اس بات کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے اور رسول ہین دوم نماز کا قایم کرنا سوم زکوٰۃ کا دینا چہارم
حج کرنا پنجم ماہ رمضان کے روزے رکھنے **قل امنت بالله ثم استقم** تو کہہ مین ایمان لایا اللہ پر پھر اُسپر مستقیم رہ
یعنی اُسکے احکام بجالا اور ممنوع باتون سے باز رہ دل سے بھی اور جسم سے بھی جب استقامت حاصل ہوگی۔ سید۔ **یا
معشر النساء تصدقن فانی اریتکن اکثر اهل النار فقلن بم یا رسول الله قال تکثرن اللعن و
تکفرن العشیر ما رایت من ناقصات عقل و دین اذهب للب الرجل الحازم من احدٰکن قلن
وما نقصان دیننا وعقلنا یا رسول الله قال الیس شهادة المرأة مثل نصف شهادة الرجل قلن بلی
قال فذلك من نقصان عقلها قال الیس اذا حاضت لم تصل ولم تصم قلن بلی قال فذلك
من نقصان دینها** اے عورتون کے گروہ صدقہ دو کہ مجھے تمہارا حال دکھایا گیا کہ تم اکثر دوزخی ہو عورتون نے عرض کیا
کہ کس سبب سے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ تم لعنت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو مین نے کسی عقل اور دین کے نقصان
والیون کو تم مین سے ایک کی نسبت زیادہ لیجانیوالی دانا آدمی کی عقل کو نہین دیکھا اُنہون نے عرض کیا کہ ہمارے دین اور عقل
کا نقصان کیا ہے آپنے فرمایا کہ کیا ایک عورت کی گواہی مرد کی گواہی کے نصف کے برابر نہین اُنہون نے عرض کیا کہ
ہان آدھی کے برابر ہے آپنے فرمایا کہ یہ بات اُسکی عقل کے نقصان کے سبب سے ہے آپنے فرمایا کہ کیا یہ بات نہین ہے کہ
جب حائض ہوتی ہے تو نماز نہین پڑھتی اور روزہ نہین رکھتی اُنہون نے عرض کیا کہ ہان ایسا ہوتا ہے آپنے فرمایا کہ
یہ بات اُسکے دین کے نقصان کی وجہ سے ہے۔ **قال قلت یا رسول الله اخبرنی بعمل یدخلنی الجنة
ویباعدنی من النار قال لقد سألت عن عظیم وانه لیسیر علی من یسره الله تعالی علیه تعبد
الله ولا تشرك به شیئا وتقیم الصلوة وتؤتی الزکوة وتصوم رمضان وتحج البیت ثم قال الا**

اَدُلُّكَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ وَالصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰی بَلَغَ یَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَۃِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوۃُ وَذِرْوَۃُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ کُلِّهٖ قُلْتُ بَلٰی یَا نَبِیَّ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ وَقَالَ کُفَّ عَلَیْكَ هٰذَا فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِهٖ قَالَ ثَکِلَتْكَ اُمُّكَ یَا مُعَاذُ وَهَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰی مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ

حضرت معاذ کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو کوئی ایسا عمل بتا دیجیے کہ مجھکو جنت مین داخل کرے اور دوزخ سے دور کرے آپنے فرمایا کہ تو نے بڑی بات پوچھی اور وہ آسان ہے اُس شخص پر جس پر اللہ تعالی آسان کرے وہ یہ ہے کہ تو اللہ تعالی کی عبادت کرے اور اُسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نکرے اور نماز کو قائم کرے اور زکوۃ دے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور خانہ کعبہ کا حج کرے پھر آپنے فرمایا کہ کیا مین نہ بتاؤن تجھکو خیر کی راہین وہ یہ ہین کہ روزہ رکھنا سپر ہے یعنی آگ سے اور صدقہ دینا گناہون کو دور کرتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور آدمی کا نماز پڑھنا رات کے اندر یعنی یہ بھی خطاؤن کو دور کرتا ہے پھر آپنے پڑھا تتجافی جنوبھم عن المضاجع یہانتک کہ پہونچے یعملون تک یعنی اُنکے پہلو خوابگاہون سے جدا ہوتے ہین الآیۃ (اس آیت مین فضیلت تہجد گذارون کی ہے) پھر فرمایا کہ کیا نہ بتاؤن مین تجھکو امر دین کا سردار اور ستون اور اُسکے کوہان کی چوٹی یعنی سب باتون سے اعلی چیز مین نے عرض کیا کہ ہان فرمائیے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ دین کا سردار مسلمان ہونا ہے یعنی کلمہ شہادت اور اُسکا ستون نماز ہے اور اُسکے کوہان کی چوٹی جہاد ہے پھر آپنے فرمایا کہ کیا خبر دون مین تجھکو اس کی جڑ سے مین نے عرض کیا کہ ہان اے پیغمبر خدا آپنے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا کہ اسکو بند رکھا چاہیے اور پھر مین نے عرض کیا اے پیغمبر خدا اور ہم پکڑے جائینگے اُس بات سے کہ جسکو بولتے ہین آپنے فرمایا اے معاذ تجھکو تیری مان روے آدمیون کو دوزخ مین اُنکے چہرہ کے بل یا فرمایا کہ ناک کے نتھنون کے بل کوئی چیز نہین گراتی سوا اُنکی زبانون کی باتون کے

قَالَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَیْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُکَنَّ صَلٰوۃً مَّکْتُوْبَۃً مُّتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوۃً مَّکْتُوْبَۃً مُّتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّۃُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّهٗ رَاْسُ کُلِّ فَاحِشَۃٍ وَاِیَّاكَ وَالْمَعْصِیَۃَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِیَۃِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ وَاِیَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَّاَنْتَ فِیْهِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰی عِیَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا وَّاَخِفْهُمْ فِی اللّٰهِ

حضرت معاذ کہتے ہین کہ مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتون کی نصیحت کی فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کر اگرچہ تو مارا جاوے اور جلایا جاوے دوم یہ کہ اپنے والدین کی نافرمانی مت کر اگرچہ وہ دونون تجھکو حکم کرین کہ اپنے اہل اور مال سے باہر ہو سوم یہ کہ فرض نماز کو جانکر مت چھوڑ کیونکہ جو کوئی فرض نماز دانستہ چھوڑتا ہے اُس سے اللہ تعالی

کا عہد ہری ہوتا ہے چہارم شراب مت پی کیونکہ شراب ہر برائی کی جڑ ہے پنجم اپنے آپکو نافرمانی سے دور رکھ کیونکہ نافرمانی سے
خدا تعالی کا غضب نازل ہوتا ہے ششم کفار کی لڑائی سے بھاگنے سے اپنے آپکو بچا اگرچہ لوگ ہلاک ہوجائین یہ بات اولی
ہے اور جب کافر دو چند سے زیادہ ہوں تو بھاگنا جائز ہے کذا ذکر علی ہفتم جب لوگوں کو موت پہونچے یعنی وبا یا قحط پڑے
اور تو اسمین ہو تو ثابت رہ ہشتم اپنے عیال پر اپنے مال سے خرچ کر نہم اُنسے لاٹھی ادب دینے کی مت اٹھا یعنی ادب کے لئے
انکو مارا کر دہم انکو اللہ کی نافرمانی میں ڈرا كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ
اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى میری تمام امت بہشت میں داخل ہوگی بجز اُس شخص کے جسنے
انکار کیا کسی نے عرض کیا کہ انکار کون کرتا ہے آپنے فرمایا جسنے میری اطاعت کی بہشت میں داخل ہوا اور جسنے میری نافرمانی
کی اُسنے انکار کیا لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ تم میں سے کوئی مومن کامل نہوگا یہاں تک
کہ ہوجاوے اسکی خواہش نفس تابع میری شریعت کی يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ
غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ
كَانَ مَعِيْ فِي الْجَنَّةِ حضرت انس کو ارشاد فرمایا کہ اے میرے بیٹے اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو صبح اور شام کرے اور تیرے
دل میں کسی سے کدورت نہو تو ایسا کر پھر فرمایا اے بیٹے صاف دل رہنا میری سنت ہے اور جو کوئی میری سنت کو دوست
رکھے وہ مجھکو دوست رکھے اور جسنے مجھکو دوست رکھا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ
فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ جو کوئی میری سنت کو تھامے میری امت کے بگڑنے کے وقت اُسکو سو
شہید کا ثواب ہے اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ
يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ جب آدمی مرتا ہے تو اُس سے اُسکے عمل کا ثواب موقوف ہوجاتا ہے مگر تین چیزوں
کا ثواب باقی رہتا ہے اول صدقہ جاری دوم علم کہ اُس سے نفع اٹھایا جاوے سوم نیک اولاد کہ اُسکے حق میں دعا کرے ف
صدقہ جاری جیسے زمین کو وقف کرنا یا کنواں یا پل بنانا یا اور کوئی دوسری ایسی ہی بات اور علم جس سے لوگوں کو نفع ہو مثلاً
انکو علم دین پڑھایا اور انکے اور شاگرد ہوے یا کوئی کتاب دین کی تصنیف کی اور نیک اولاد کے ارشاد سے اولاد کو دعا کی رغبت
دلائی یہانتک کہ کہا گیا ہے کہ باپ کو اولاد کے نیک اعمال کا ثواب حاصل ہوتا ہے خواہ اولاد دعا کرے یا نکرے سیدہ
عن وع مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ
لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَ
الْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَآءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَآئِرِ الْكَوَاكِبِ
وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ وَاِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ
فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ جو کوئی چلے ایسا رستہ کہ اُسمین علم کو طلب کرے تو اللہ تعالی اُسکو ایک راہ میں جنت کی راہوں
سے لیجائیگا اور فرشتے طالب علم کی رضامندی کے لئے اپنے بازو بچھاتے ہیں اور عالم کے لئے بخشش مانگتے ہیں آسمانوں

اور زمین کے لوگ اور پانی مین مچھلیان اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھوین رات کے چاند کی فضیلت
سب ستارون پر اور علما پیغمبرون کے وارث ہین اور انبیا نے اشرفی اور روپیہ کو نہین چھوڑا ہے بلکہ علم کو چھوڑا ہے جسنے علم کو حاصل کیا اُسنے
پورا حصہ لیا **ف** فرشتون کا بازو بچھانا کنایہ ہے تواضع اور فرمانبرداری اور رجوع رحمت اور مہربانی سے اور یہ بھی ہو سکتا
ہے کہ معنی حقیقی ظاہری مراد ہون طالب علم کی خوشنودی کے لئے اور آسمانون اور زمین کے لوگون سے مراد فرشتہ اور
آدمی اور جنات وغیرہ ہین اور عالم کی فضیلت عابد پر اس سے یہ غرض ہے کہ جو عالم فرایض اور سنن مؤکدہ ادا کر کے علم کے
پھیلانے مین مشغول رہتا ہے وہ اُس عابد سے بہتر ہے کہ اتنا علم رکھتا ہے جس سے عبادت صحیح ہو لیکن اپنی اوقات
کو نوافل مین مشغول رکھتا ہے تو ایسا عالم ایسے عابد سے اسطرح کی فضیلت رکھتا ہے۔ ح و ع اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا
يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ
الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ کیا نہ بتاؤن مین تمکو ایسی چیز جس سے اللہ
گناہونکو مٹا دے اور جس سے درجے جنت مین بلند کرے صحابہ نے عرض کیا کہ ہان بتلائیے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ وہ یہ ہین پورا
کرنا وضو کا مشقتون کے وقت یعنی سردی اور بیماری مین اور قدمون کی کثرت مسجدون کی طرف اور نماز کا انتظار کرنا نماز کے
بعد تو یہی رباط ہے **ف** یعنی کلام اللہ مین جو حکم ہے یا ایہا الذین آمنوا اصبروا و صابروا و رابطوا یعنی اے ایمان والو
صبر کرو اور بہ تکلف صبر کرو اور کافرون کی ناکہ بندی کرو جسکو رباط کہتے ہین تو یہان رباط حقیقی یہ باتین ہین کیونکہ شیطان
کو روکنا ہے۔ سید تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلٰوةِ الَّتِيْ لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفًا
جسکے لئے مسواک کیجاتی ہے ستر حصہ افضل ہے اُس نماز سے جس مین مسواک نہین کیجاتی اَلصَّلَوٰتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ
اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ م پانچون نمازین اور جمعہ
دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک اُن گناہون کو دور کرنے والے ہین جو اُنکے درمیان ہون جبکہ
کبیرہ گناہون سے پرہیز کیا جائے **ف** یعنی اگر کبیرہ گناہون سے پرہیز کیا تو یہ چیزین اپنے درمیان کے صغیرہ گناہون
کو مٹا دینگے اور اگر کبیرہ سے پرہیز نہ کیا تو یہ بات نہوگی سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ
اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ مین نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے آپنے فرمایا کہ وہ نماز ہے اُسکے وقت پر
مین نے عرض کیا کہ پھر کونسا ہے آپنے فرمایا کہ سلوک کرنا مان باپ سے مین نے عرض کیا پھر کونسا آپنے فرمایا جہاد کرنا اللہ کی
راہ مین مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ
سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ اپنی اولاد کو حکم کرو نماز پڑھنے کا جب وہ سات برس کے
ہون اور انکو نماز پر مارو جب وہ دس برس کے ہون اور جدائی کرو اُنمین خوابگاہون مین **ف** یعنی بہن اور بھائی جدا جدا
سوئین تو انکے سوا دوسرے سے علحدہ سونا بطریق اولیٰ چاہیے۔ حق اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا

فقد كفر جو عہد کہ ہم مین اور منافقون مین ہے وہ نماز ہے جس نے نماز کو چھوڑا وہ کافر ہوا **ف** یعنی منافق نماز پڑھنے کے
سبب سے اہل اسلام کی مشابہت رکھتے ہین اسی لئے ہم انکو قتل نہین کرتے امن دے رکھا ہے تو اگر کسی نے نماز چھوڑ دی
اُسکو کافر کہنا درست ہوا کیونکہ دل مین تو نفاق تھا ہی ظاہری علامت بھی اسلام کی کوئی نرہی ح مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ
لَهُ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً
وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ جو کوئی نماز کی نگہبانی کرے تو نماز اُسکے حق مین نور
اور ایمان کی دلیل اور نجات کا سبب قیامت کے دن ہوگی اور جو کوئی اُسپر نگہبانی نہ کرے تو اُسکے لئے نہ نور ہوگا نہ دلیل
نہ نجات کا سبب اور وہ شخص قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا **ف**
نماز کی نگہبانی یہ ہے کہ ہمیشہ پڑھے اور اُسکے واجبات اور فرائض اور آداب بجالاوے ح يَا عَلِيُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا
الصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدَتْ لَهَا كُفُوًا اے علی تین چیزین ہین کہ انمین
دیر مت کرنا اول نماز جب وقت ہو جاوے دوم جنازہ جب موجود ہو یعنی اُسکی نماز پڑھکر جلد دفن کیا جاوے سوم بیوہ عورت
جب تجھ کو اُسکا ہمسر ملے یعنی اُس عورت کا نکاح اُس سے کر دینا چاہیے اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ
اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ نماز کا اول وقت ادا کرنا اللہ تعالی کی خوشنودی کا سبب ہے اور آخر وقت مین
ادا کرنا خدا کے معاف کرنیکا سبب ہے یعنی اگرچہ فرض ذمہ سے ساقط ہو جاتا ہے مگر خوشنودی خدا کی حاصل نہین ہوتی اَحَبُّ
الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا شہرون مین سے زیادہ محبوب اللہ کو انکی
مسجدین ہین اور شہرون مین سے زیادہ بُرے اللہ کے نزدیک اُنکے بازار ہین سَبْعَةٌ يُّظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ
لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ
مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا
فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ
بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ سات آدمی ہین کہ اللہ تعالی اُنکو اپنے سایۂ رحمت
مین رکھیگا اُسدن کہ کوئی سایہ سوا اُسکے عرش کے سایہ کے نہوگا اول بادشاہ عدل کرنیوالا دوم وہ جوان جسنے اللہ کی
عبادت مین ہوش سنبھالا سوم وہ شخص جسکا دل مسجد مین لگا رہے جب اُس سے نکلے یہانتک کہ پھر مسجد مین آوے
چہارم وہ دو شخص جو باہم اللہ کی راہ مین محبت رکھتے ہین کہ اُسی پر جمع ہوے اور اُسی پر جدا ہوے یعنی حاضر غائب محبت
خالص رکھتے ہین پنجم وہ شخص جسنے اللہ کو خلوت مین یاد کیا اور اُسکی دونو انکھین آنسوؤن سے بہ نکلین ششم وہ شخص جسکو
کسی عورت حسب وجمال والی نے بلایا یعنی بدکاری کے لئے تو اُسنے جواب دیا کہ مین اللہ سے ڈرتا ہون ہفتم وہ شخص
جسنے کوئی خیرات دی اور اُسکو یہانتک چھپایا کہ اُسکا بایان ہاتھ نہ جانے کہ داہنا کیا دے رہا ہے مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ
مُتَطَهِّرًا اِلٰى صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ فَاَجْرُهٗ كَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ اِلٰى تَسْبِيْحِ الضُّحٰى لَا يُنْصِبُهٗ

إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلَوٰةٌ عَلَى أَثَرِ صَلَوٰةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ جو کوئی اپنے گھر سے
با وضو نکلے نماز فرض کے لئے تو اسکا ثواب احرام والے حاجی کا سا ثواب ہوگا اور جو کوئی نماز چاشت کے لئے نکلے کہ اسکو بجز اس
نماز کے کوئی چیز مشقت مین نہ ڈالے تو اسکا ثواب عمرہ کرنیوالیکا سا ثواب ہوگا اور نماز ادا کرنا دوسری نماز کے پیچھے کہ دونو کے
بیچ مین لغویات دنیا کی نہو لکھی جاتی ہے علیین مین **ف** علیین ایک جگہ کا نام ہے ساتوین آسمان مین جہان نیکون کے
اعمال لکھے جاتے ہین صَلَوٰةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَوٰةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً جماعت کی نماز اکیلے
کی نماز سے ستائیس درجہ فضیلت رکھتی ہے وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ
آمُرَ بِالصَّلَوٰةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَوٰةَ فَأُحَرِّقَ
عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ
لَشَهِدَ الْعِشَاءَ قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ مین قصد کرتا ہون کہ لکڑیون کے جمع کرنیکا حکم کرون
اور وہ لائی جائین پھر نماز کا حکم کرون یعنی عشا کا تو اُسکے لئے اذان دیجائے پھر کسی شخص کو حکم کرون کہ وہ لوگون کی امامت
کرے پھر مین اُن لوگون کی طرف جاؤن جو نماز عشا مین حاضر نہین ہوتے اور اُنپر اُنکے گھرون کو پھونک دون قسم ہے اُس
ذات کی کہ میری جان اُسکے قبضہ مین ہے کہ اگر اُنمین سے کوئی یہ جانے کہ مجھکو فربہ گوشت کی ہڈی ملیگی یا بکری کی دو
کھریان ملینگی تو ضرور عشا مین حاضر ہو **ف** یعنی دنیا کے فائدہ پر اگرچہ تھوڑا سا ہو دوڑتے ہین اور دین کی کچھ پروا نہین
کرتے مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهُ
وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَوٰةِ الْفَجْرِ کوئی ایک دن اور رات مین بارہ رکعتین
پڑھے تو اسکے لئے جنت مین ایک گھر بنایا جائیگا وہ بارہ رکعتین یہ ہین چار ظہر سے پہلے اور دو اُسکے بعد اور دو مغرب کے بعد
دو عشا کے بعد اور دو نماز فجر سے پہلے إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا
أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ أَلَانَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ بہشت مین
کچھ بالاخانے ہین جنکے باہر کا رخ اُنکے اندر سے معلوم ہوتا ہے اور اندر کا رخ باہر کی جانب سے اللہ تعالی نے اُنکو ایسے لوگون
کے لئے بنایا ہے جو کلام نرم کرین اور کھانا کھلائین اور پیاپے روزہ رکھین یعنی اکثر روزہ سے ہون اور رات کو نماز پڑھین اُس وقت
کہ لوگ سوتے ہون مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا وَإِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلَى رَأْسِ الْعَبْدِ
مَا دَامَ فِي صَلَوٰتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللّٰهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِي الْقُرْآنَ اللہ تعالی بندہ پر کسی چیز مین
متوجہ نہین ہوتا دو رکعتون سے بڑھکر جنکو بندہ پڑھے اور اللہ کی رحمت بندہ کے سر پر چھڑکی جاتی ہے جب تک وہ اپنی نماز مین
رہے اور بندے خدا کی نزدیکی حاصل نہین کرتے برابر اُس تقرب کے کہ حاصل ہوتا ہے اُس سے یعنی قرآن سے **ف** مقصود اذن
سے یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالی نمازی پر رحمت سے متوجہ ہوتا ہے اور عبادت والے پر ایسا نہین ہوتا اور آخر جملہ کا یہ مطلب ہے کہ
تلاوت قرآن کے برابر دوسری عبادت مین خدا کا قرب میسر نہین ہوتا ح أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ

اَلْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّیَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ
قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَعَلَیْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ چار چیزین میری امت مین
جاہلیت کی باتون سے ہین جنکو لوگ نہین چھوڑتے اول فخر کرنا حسب مین دوئم طعن کرنا نسب مین سوئم مینہ مانگنا ستارون
سے چہارم نوحہ کرنا اور آپنے فرمایا کہ نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنے مرنے سے پہلے توبہ نکریگی تو قیامت کے دن ایسے
حال سے کھڑی کیجائیگی کہ اُسپر قطران کا کُرتہ اور کھجلی کا قمیص ہوگا **ف** ستارون سے مینہ مانگنا اسطرح کہ ایک ستارہ
ڈوبیگا اور دوسرا نکلیگا تو مینہ برسے گا۔ اور قطران ایک دوا سیاہ بودار ہے کہ خارشتی اونٹون پر اسکو ملتے ہین غرض
یہ ہے کہ اسکے بدن پر خارش مسلّط ہوگی کہ اُسپر قطران ملی جائیگی تاکہ اور زیادہ تکلیف ہو۔ مولٰنا و قاموس وعن مَنْ
اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَہٗ مُثِّلَ لَہٗ مَالُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَہٗ زَبِیْبَتَانِ یُطَوِّقُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
ثُمَّ یَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَیْهِ یَعْنِیْ شِدْقَیْهِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ
یَبْخَلُوْنَ الْاٰیَةَ جس کسیکو اللہ مال دے اور وہ اُسکی زکٰوۃ ادا نکرے تو اُسکا مال قیامت کے دن اُسکے لئے ایک گنجا
سانپ بنایا جائیگا جسکی آنکھون پر دو سیاہ نقطے ہونگے یہ سانپ قیامت کے دن اُسکی گردن مین طوق کی طرح ہوگا
پھر اُسکے دونو مونہہ کے کنارے یعنی دونو باچھین پکڑیگا پھر کہیگا مین تیرا مال ہون مین تیرا خزانہ ہون پھر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ ساری آیت پڑھی ولایحسبن الذین یبخلون آخر تک **ف** باقی آیت یہ ہے بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی گمان نکرین وہ لوگ جو بخل کرتے ہین اُس مال کا کہ اللہ
تعالی نے انکو اپنے فضل سے دیا کہ یہ بات اُنکے حق مین بہتر ہے بلکہ اُنکے لئے بُرا ہے قریب ہے کہ طوق ڈالے جائینگے اُس مال
کا جس سے بخل کرتے تھے قیامت کے دن مین مَا خَالَطَتِ الزَّكٰوةُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَهْلَكَتْهُ نہین ملتی ہے زکٰوۃ کبھی
کسی مال مین کہ اُسکو ہلاک نکرے **ف** یعنی جو شخص غنی ہوکر زکٰوۃ لیتا ہے تو اُسکا مال برباد ہوجاتا ہے اور ایسا ہی جو مال
کہ اُسکی زکٰوۃ نہ دی گئی ہو اور زکٰوۃ مال ہی مین ملی رہے تو وہ مال ہی تلف ہوجاتا ہے۔ عن مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ
تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا یَسْاَلُ جَمْرًا فَلْیَسْتَقِلَّ اَوْ لِیَسْتَكْثِرْ جو کوئی لوگون سے اُنکے مال جمع کرنیکی غرض سے مانگے تو وہ صرف
انگارا ہی مانگتا ہے اب چاہے کم مانگے یا بہت **ف** یعنی اگر کم مانگیگا تو آگ کے لائق کم ہوگا اور زیادہ مانگنے سے زیادہ
لائق ہوگا مَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰی یَاْتِیَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَیْسَ فِیْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ آدمی برابر لوگون
سے مانگتا رہتا ہے یہانتک کہ قیامت کے دن آویگا کہ اُسکے چہرہ مین گوشت کی بوٹی نہوگی قَالَ دَعَانِیْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَشْتَرِطُ عَلَیَّ اَنْ لَّا تَسْاَلَ النَّاسَ شَیْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ
اِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتّٰی تَنْزِلَ اِلَیْهِ فَتَاْخُذَهٗ حضرت ابوذر رض کہتے ہین کہ مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا
اور آپ مجھ سے یہ شرط کرتے تھے کہ لوگون سے کچھ مت مانگنا مین نے عرض کیا بہتر یعنی یہ شرط قبول ہے آپنے فرمایا کہ نہ اپنا کوڑا
مانگنا اگر تیرے پاس سے گر جاوے یہانتک کہ تو اُسکے پاس اُترے اور اُسکو خود اُٹھالے **ف** اِس مین کمال مبالغہ ہے سوال

ذکر کیا حق ما من یوم یصبح العباد فیہ الا ملکان ینزلان فیقول احدہما اللہم اعط منفقا خلفا و
یقول الاخر اللہم اعط ممسکا تلفا کوئی دن جس مین بندے صبح کرتے ہین ایسا نہین کہ دو فرشتے نہ اترتے ہون انمین
سے ایک کہتا ہے کہ خدایا خرچ کرنے والے کو اچھا عوض عنایت فرما اور دوسرا کہتا ہے یا اللہ ممسک کو تلف عطا کر قال اللہ
تعالی انفق یا ابن آدم انفق علیک اللہ تعالی فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے تو خرچ کر مین تجھ پر خرچ کرونگا السخی قریب
من اللہ قریب من الجنۃ قریب من الناس بعید من النار والبخیل بعید من اللہ بعید من الجنۃ بعید من الناس
ولجاہل سخی احب الی اللہ من عابد بخیل سخی آدمی اللہ سے قریب جنت سے قریب لوگون
سے قریب آگ سے دور ہے اور بخیل شخص اللہ سے دور جنت سے دور لوگون سے دور دوزخ سے قریب ہے اور جاہل سخی اللہ
کو زیادہ محبوب ہے بہ نسبت بخیل عابد کے **ف** مراد جاہل سے وہ شخص ہے جو عابد نہو صرف فرض ادا کرتا ہو اور نوافل نہ پڑھتا
ہو سید خصلتان لا تجتمعان فی مؤمن البخل وسوء الخلق دو خصلتین مومن کامل مین جمع نہین ہوتین بخل اور
بدخلقی لا یدخل الجنۃ خب ولا بخیل ولا منان جنت مین داخل نہوگا فسادی اور نہ بخیل اور نہ وہ شخص کہ دیکر احسان
رکھے من تصدق بعدل تمرۃ من کسب طیب ولا یقبل اللہ الا الطیب فان اللہ یتقبلہا بیمینہ
ثم یربیہا لصاحبہا کما یربی احدکم فلوہ حتی تکون مثل الجبل جو کوئی کھجور کے برابر حلال کمائی سے
کرے اور اللہ تعالی بجز مال حلال کے قبول نہین کرتا تو اللہ تعالی اُس صدقہ کو اپنے داہنے ہاتھ سے قبول کرتا ہے یعنی کمال
قبولیت اور رضامندی سے پھر اُسکو بڑھاتا ہے دینے والے کے لئے جیسے تم مین سے کوئی اپنی بچھیری کو پالتا ہے
کہ وہ صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے یعنی قیامت مین اُسکا اتنا ثواب ہوگا علی کل مسلم صدقۃ قالوا فان لم
یجد قال فلیعمل بیدیہ فینفع نفسہ ویتصدق قالوا فان لم یستطع او لم یفعل قال فیعین
ذا الحاجۃ الملہوف قالوا فان لم یفعلہ قال فیامر بالخیر قالوا فان لم یفعل قال فیمسک
عن الشر فانہ لہ صدقۃ ہر مسلمان پر صدقہ ضرور ہے یعنی شکرانہ نعمت کے ادا کے لئے صحابہ نے عرض کیا کہ اگر
کوئی کچھ نہ پاوے آپنے فرمایا کہ اپنے ہاتھون سے کوئی کام کرے اور اپنے نفس کو نفع دے اور خیرات بھی کرے انہون
عرض کیا کہ اگر کام نہ کر سکے یا یون عرض کیا کہ نہ کرے آپنے فرمایا کہ تو حاجتمند حیران کی مدد کرے انہون نے عرض کیا کہ
اگر مدد بھی نہ کرے آپنے فرمایا کہ اچھی بات کا حکم کرے انہون نے عرض کیا کہ اگر یہ بھی نہ کرے آپنے فرمایا کہ برائی سے
باز رہے کہ یہی اُسکے حق مین صدقہ ہوگا الصدقۃ علی المسکین صدقۃ وہی علی ذی الرحم ثنتان صدقۃ
وصلۃ صدقہ دینا مسکین کو ایک صدقہ ہے اور قرابتی کو دینا دو ہین ایک صدقہ دوسرے صلہ رحم جاء رجل الی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال عندی دینار قال انفقہ علی نفسک قال عندی آخر قال
انفقہ علی اہلک قال عندی آخر قال انفقہ علی خادمک قال عندی آخر قال انت اعلم
ایک شخص پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ میرے پاس ایک دینار ہے آپنے فرمایا کہ اسکو اپنے نفس پر

اُسنے عرض کیا کہ میرے پاس دوسرا ہے آپنے فرمایا کہ اُسکو اپنی ... میرے پاس ایک اور ہے آپنے فرمایا کہ اُسکو اپنے گھر والون پر
اُسنے عرض کیا کہ میرے پاس ایک اور ہے آپنے فرمایا کہ اُسکو اپنے خادم پر خرچ کر اُسنے عرض کیا کہ میرے پاس ایک اور ہے آپنے فرمایا کہ تو اُسکا خرچ خوب جانتا
یعنی جسکو مناسب جانے اُسکو دے أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ
بْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ لِلّٰهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ
نْ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ تمہارے پاس رمضان آیا یہ مہینا بابرکت ہے اللہ تعالی نے تمپر اُسکا روزہ
ض کیا اُسمین آسمان کے دروازے کھلتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند ہوتے ہین اور اُسمین شیطان سرکش
ے جاتے ہین اُسمین اللہ کے لئے ایک رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے یعنی شب قدر جو کوئی اُسکی بھلائی یعنی
سے محروم رہا وہ سب بھلائیون سے محروم رہا مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ
إِنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذَلِكَ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ
طَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا جو کوئی خرچ راہ اور سواری کا مالک ہو جو اُسکو خانہ کعبہ تک پہونچا دے اور وہ حج نکرے تو اُسپر
نہین کہ یہودی مرے یا نصرانی اور یہ اسلئے ہے کہ اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے وللہ علی الناس الآیہ یعنی اللہ کا
ن پر ہے بیت اللہ کا حج کرنا اُس شخص کے حق مین جو اُسکی راہ کی طاقت رکھے كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ
مُرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ ابن آدم کا جو کلام ہے اُسکے حق مین مضر ہے اُسکو مفید نہین
ت کے حکم کرنے یا بُری بات سے منع کرنے یا خدا کے ذکر کے یعنی یہ باتین مفید ہین لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ
نَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي کلام بدون ذکر
بت مت کرو کیونکہ بدون ذکر الٰہی کے کلام کی کثرت سنگدلی کا سبب ہے اور اللہ سے زیادہ دور لوگون مین کا وہی
ل ہو الرِّبَا سَبْعُونَ جُزْءًا أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ سود کے گناہ ستر جزو ہین اُنمین سے
کہ آدمی اپنی ماں سے صحبت کرے دِرْهَمُ رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ
زِنْيَةٍ سود کا ایک درم کہ آدمی اُسکو کھاوے جان بوجھکر گناہ مین زیادہ ہے چھتیس زنا سے قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ
يُوا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قَالُوا إِنَّا نَسْتَحْيِي مِنَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ
اسْتَحْيَى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا
لْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلَى وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَى
حَقَّ الْحَيَاءِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکروز اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اللہ سے حیا کرو جیسا حق حیا کرنیکا ہے
رض کیا کہ ہم اللہ سے حیا کرتے ہین اے پیغمبر خدا اور خدا کا شکر ہے اس بات پر آپنے فرمایا کہ یہ نہین بلکہ جو کوئی
یا کرنیکے حق کے موافق حیا کرے اُسکو چاہیئے کہ سر کی حفاظت کرے اور جسکو سر نے جمع کیا ہے اور پیٹ کی حفاظت
س چیز کو پیٹ نے جمع کیا ہے اور موت کو اور قبر مین بوسیدہ ہونے کو یاد کرے اور جو کوئی آخرت کو چاہے دنیا کی زینت

ترک کرے تو جو کوئی یہ باتین کریگا وہ اللہ سے حیا کریگا جتنا حیا کا حق ہے ف یعنی حیا کا حق یہ نہین کہ تم کہو
ہم حیا کرتے ہین بلکہ جو اسکا طریق ہے فکر اور زبان اور آنکھ اور کان اور سب اعضا کو غیر خدا سے اور بدی سے بچاوے کہ
غیر خدا کا اور پیٹ مین حرام کھائیگا اور دوسرے اعضا مین برائی کا اثر نہونے پاوے - سید اِنَّمَا الْاَعْمَالُ
بات یہی ہے کہ عملون کا اعتبار نیتون پر ہے یعنی انکا ثواب نیتون کے موجب ہوگا مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ
مَا لَا يَعْنِيهِ آدمی کے اسلام کی خوبی مین سے ہے اسکا ترک کرنا بیفائدہ بات کو ف امام غزالی رح نے کہا کہ یہ
یہ ہے جسکے بولنے مین گنہگار نہوا اور اس سے کچھ ضرر نہ اسوقت ہو نہ آئندہ کو - حق اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ
وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان دونو کے بیچ مین شبہ کی چیزین ہین وَا
نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ قسم ہے اس ذات کی کہ میری
قبضہ مین ہے کہ بندہ پورا مومن نہین ہوتا یہانتک کہ دوست رکھے اپنے بھائی کے لئے وہ بات کہ اپنے لئے
رکھتا ہے ف ابوداود نے کہا ہے کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پانچ لاکھ حدیثین لکھین اور انمین سے
انتخاب کر کے حدیثین اپنی کتاب سنن ابوداود مین جمع کین ... کافی ہے آدمی کو انمین سے چار حدیثین
مین انما الاعمال بالنیات سے یحب لنفسہ تک لیکن ابوداود نے جو تھی حدیث یون روایت کی ہے لا یکون
حتی لا یرضی لاخیہ ما یرضی لنفسہ مطلب ایک سا ہے صرف لفظون کا فرق ہے - حق ثَلٰثُ خِلَالٍ مَنْ لَمْ
وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ كَانَ الْكَلْبُ خَيْرًا مِنْهُ وَرَعٌ يَحْجُزُهُ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَوْ حِلْمٌ يَرُدُّهُ
جَاهِلٍ اَوْ حُسْنُ خُلُقٍ يَعِيْشُ بِهٖ فِي النَّاسِ تین خصلتین ہین کہ جس کسی مین انمین سے ایک بھی نہ ہو
بہتر ہوگا اول پرہیزگاری کہ اسکو خدا کی حرام کی چیزون سے باز رکھے ... جاہل کی جہالت کو دفع کرے
کہ اس سے لوگون مین زندگانی بسر کرے قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ
بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا بِهٖ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ
نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ اٰخِرَتِهٖ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ
وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ اَحْوَالُ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ اَيِّ اَوْدِيَتِهَا هَلَكَ حضرت ابن مسعود
کہا ہے کہ اگر علما یعنی علم کے قدر شناس دیندار علم کو محفوظ رکھتے اور اسکو اہل کے پاس رکھتے یعنی دنیا دارون کو
مال کی طمع مین نہ دیتے اور قدر والون کو علم سکھاتے تو اسکے سبب سے اپنے وقت کے سردار ہوتے لیکن انہون نے علم
کے لئے خرچ کیا تاکہ اسکے ذریعہ سے انکی دنیا سے حاصل کرین اسلئے وہ انکے نزدیک ذلیل ہوئے مین نے تمہارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جو کوئی اپنے سب فکرون کو ایک فکر یعنی آخرت کا فکر کرے اور سوا آخرت کے کچھ مقصود نہ رکھے تو اللہ
اسکی فکر دنیوی سے کفایت کریگا اور جسکو فکر شاخ در شاخ ہو یعنی دنیا کی پریشانیان کہ کبھی ایک بات کا فکر ہے کبھی دوسری کا اسطرح پیچ پیچ
... تو اللہ پروا نہ کریگا کہ وہ دنیا کے کس جنگل مین ہلاک ہو - والحمد للہ اولا و آخرا وظاہرا و باطنا وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

فہرست مطالب کتاب مستطاب خیر متین ترجمہ اردو حصن حصین

خاتمۃ الکتاب

...ن اللہ یہ عجیب اور لاجواب کتاب ہے اگر اسکی کوئی مثال تلاش کیجائے تو قطعاً عالم میں نہیں ملیگی - اگر
...ق سے اسکی شان میں کہا جائے عجباً یہدی الی الرشد کہیں تو بیشک بجا ہوگا اور [illegible] کہا
...ہا اسکی صفت میں پڑھیں تو لاریب سزا ہوگا - اگر از راہ عجب یہ کہیں کہ مالِ ہٰذا الکتاب لا یغادر صغیرۃ
...بیرۃ الا احصاہا تو کچھ مبالغہ نہوگا اور جو تفصیل لکل شیء و ہدی و رحمۃ لقوم یؤمنون اسکی توصیف میں
...تو کلام حد سے متجاوز نہوگا - کیونکہ اذکار و انوار اوراد و دعیات ماثورہ [illegible] اسرار کی جامع اور مخزن ہے
...ہے اسمیں جو اذکار ہیں یا جو تسبیحات یا تکبیرات یا تہلیلات یا ادعیہ حاجات یا اوراد شکر یا وظائف [illegible]
...حال یا اذکار ہر شان و احوال ہیں [illegible]
... تحصیل وغیرہ وغیرہ سے مستفید ہونے کے موقع پر کیا کیا عمدہ مضامین کی دعائیں ہیں
...ہم فرمائی [illegible] سب کی سند صحاح سے ہے جسکے واجب الایمان اور لازم الیقین ہونے میں شبہ ہی نہیں
... الصالحات [illegible] بطور تبلیغ رسالت ہے نہ قیاسی و تخمینی جیسے [illegible]

مؤلف یا مصنف اہل دعوات و حضرات مشائخ علیہم الرحمہ ہین - میرا یہ مقولہ حاشا نہین ہے کہ اذکار و اوراد مشائخ رح کچھ

رتبہ نہین رکھتے یا بیکار ہین نعوذ باللہ بلکہ مین یہ کہتا ہون کہ جن اوراد کی سند حضور کی حدیث سے

الٰہی ہے کہ آیہ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى اسکی شاہد ہے یہ بات تالیفی اوراد مین (از

تخمینی ہین) کب میسر ہو سکتی ہے - لوگون کے عدم آمد سے تعجب ہے کہ ایسی کیمیائے سعادت ابدی و ...

یا وصف ہونے سہل الحصول اور کثیر النفع اور جزیل الثواب کے) مہجور رہکر جنتر منتر یا انجیر (یعنی اکثر) یا الفاظ مجہول المعانی کی

تلاش مین سرگردان رہتے ہین جنکے اگر معنی کئے جائین تو اصول شرع کے خلاف یا قریب بسحر یا منجر باستعانت غیر اللہ

ہوجائین (جیسے - اَجِبْ یا جبرئیل یا میکائیل یا رقمائیل وغیرہ وغیرہ یا جیسے اُقْتُلْ یا مریخ) اور گو بعض اوعیات ان اقسام

سے خالی بھی ہون تاہم انمین ایسے کامل اثرون کی کب توقع ہو سکتی ہے جبکہ وظائف مسنونہ اور حضور کے بتائے ہوئے

اوراد سے - ہر مسلمان کو لازم ہے کہ ایسی کتاب کو حرز جان اور تعویذ دین و ایمان بنائے - اور حق بھی یہی ہے کہ اگر

فضائل ذکر کے مضامین اس کتاب مین دیکھے جائین تو شاید کسی وظائف کی کتاب مین نہین پائے جائینگے اور عجیب

عجیب تسبیحات یا جو عالی مضامین اور پُر اثر الفاظ اور جامع کلمات کی دعائین اس مین ملینگی کسی مجموعۂ اوراد مین نہونگی کیونکہ

ان کلمات کے روشن موتی ایسے شخص کے صدف دہن سے اپنی امت کے زیور حال کی زینت کے لئے نکلے ہین جو حاجات

بنی آدم اور فطرت و شیون انسانی پر کامل اطلاع دیا گیا اور حجۃ الصدر اور نور من انوار الصدر اور مظہر قدرت اور ہادی کافۂ خلائق

اور حکیم مرشد نے شفاوت تھا بھلا اسکے تعلیمی الفاظ سے دوسرون کے لفظ کب برابری کر سکتے ہین - غرضکہ جو لوگ کہ پیغمبر الٰہی

کے عشق یا نعمت شناسی مین سرشار ہین انکے لئے یہ عجیب راز و نیاز کی کتاب ہے یہ کتاب بتاتی ہے کہ درحقیقت محبت

رکھنے والے اگر صبح کرین یا شام یا سوئین یا جاگین یا اٹھین یا بیٹھین یا ایک حالت سے دوسری حالت بدلین تو ہر حال اسطرح اپنے

رب سے مناجات اور مکالمہ مین رہین تا کثرت مناجات اور اذکار سے اس حدیث کے مصداق بنجائین کہ مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا

فَاَكْثَرَ ذِكْرَهٗ - اور اس حب عشقی کے غلبہ سے فوز عظیم اور مدارج مقیم پر پہونچ جائین +

آگاہ ہو اب یہ دولت اور بھی ارزان بلکہ رائیگان (مفت) ملتی ہے کیونکہ یہ کتاب اب دوبارہ بامحاورہ اردو مین ترجمہ

ہوئی ہے - سابق مین جو نواب قطب الدین خان صاحب مرحوم نے اسکا ترجمہ شائع کیا تھا وہ عربی ترکیب کا ترجمہ تھا یعنی

جیسے کہ عربی مین مضاف پہلے ہوتا ہے اور مضاف الیہ پیچھے یا بعض جملہ مقدم اور بعض مؤخر اسیطرح ترجمہ مین تھا حالانکہ

اردو کی ترکیب اسکے بالعکس ہے اگر اس ترکیب پر ترجمہ ہو تو سوائے ان لوگون کے جو زبان عربی سے ماہر ہون دوسرا

شخص اس سے پورا فائدہ نہین اٹھا سکتا - اب صاحب مطبع **مجتبائی دہلی** مولانا مولوی **محمد عبد الاحد صاحب** نے

اسکا ترجمہ بامحاورہ اردو مین از سر نو کراکے مع اضافہ عمدہ فوائد و تحقیق لغات اصل زبان عبد کمال التصحیح طبع کیا ہے +

اے شائقین اصحاب سابقین بالخیرات جلد دوڑو اور اس یوسف خوبی کو گلزار بار کی دیگر خرید لو ورنہ پچھتاؤ گے اور

وقت نکلنے پیچھے ہاتھ ملتے رہ جاؤگے ❁ بر رسولان بلاغ باشد و بس محمد نیاز علی کاتب ہوا ۲ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۸